

سُننِ نِسائی شریف مترجم

تالیف

امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی

مترجم: مولانا نورشید حسن قاسمی

جلد سوم

مکتبۃ المدینہ
لاہور

۱۸۔ اردو بازار لاہور

فَاتَّبِعُوا سُنَنَ رَسُولِ اللَّهِ وَلَا تَتَّبِعُوا سُنَنَ الْكُفْرِ فَإِنَّهُمْ
اللہ کے رسولؐ جو کچھ تم کو دیں، اسکو لے لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آ جاؤ

سُنَنِ نَبِیِّهِ ﷺ

جلد سوم

تالیف: امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب الثسانی

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

نظر ثانی: حافظ محبوب احمد خان
مولانا حکیم محمد عبدالرحمن جامی (ایم اے علوم اسلامیہ)

ناشر

۱۸- اردو بازار ۵ لاہور ۵ پاکستان

Ph: 7231788-7211788

مکتبۃ المسلمین

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب: سنن نسائی شریف ج ۱

تالیف: امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

نظر ثانی: [حافظ محبوب احمد خان
مولانا حکیم محمد عبدالرحمن جامی (ایم اے علوم اسلامیہ)]

طابع: خالد مقبول

مطبع: لعل سار پرنٹرز



❖ مکتبہ رحمانیہ، اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7224228

❖ مکتبہ علوم اسلامیہ، اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7221395

❖ مکتبہ جویریہ ۱۸- اردو بازار، لاہور، پاکستان۔ 7211788

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت و طباعت صحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔

بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لئے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔

(ادارہ)

سنن نسائی شریف جلد ۳

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۴۱	عمری سے متعلق احادیث مبارکہ	۴۵	کتاب النحل ﴿۳۱﴾
۴۲	جابر رضی اللہ عنہ نے جو خبر اور حدیث عمری کے باب میں نقل کی اور ناقلین نے اس میں اختلاف کیا	۴۶	عطیہ اور بخشش سے متعلق احادیث
۴۳	اس اختلاف کا تذکرہ جو کہ زہری پر اس خبر میں نقل کیا گیا ہے	۴۷	نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں راویوں کے اختلاف کا بیان
۴۴	اس حدیث میں یحییٰ بن کثیر اور محمد بن عمرو کا	۴۸	کتاب الہبہ ﴿۳۲﴾
۴۵	حضرت ابوسلمہ پر اختلاف کا بیان	۴۹	ہبہ سے متعلق احادیث
۴۶	بیوی اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر کچھ دے سکے اس کے بیان میں	۵۰	مشترکہ چیز میں ہبہ کرنے کا بیان
۴۷	کتاب الایمان والذکر ﴿۳۵﴾	۵۱	اگر والد اپنے لڑکے کو ہبہ کرنے کے بعد ہبہ واپس لے لے؟
۴۸	قسموں اور نذروں سے متعلق احادیث	۵۲	حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں اختلاف
۴۹	مصرف القلوب کے لفظ کی قسم	۵۳	اس اختلاف کا تذکرہ جو راویوں نے طاؤس کی روایت میں بیان کیا
۵۰	اللہ عزوجل کی عزت کی قسم کھانے کے بارے میں	۵۴	کتاب الرقبیٰ ﴿۳۳﴾
۵۱	اللہ تعالیٰ کے سوا قسم کھانے کی ممانعت کا بیان	۵۵	رقبی سے متعلق احادیث
۵۲	باپوں کی قسم کھانے سے متعلق	۵۶	حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت میں ابن ابی نجیح پر اختلاف
۵۳	ماؤں کی قسم کھانے سے متعلق	۵۷	اس حدیث میں جو لو زبیر رضی اللہ عنہما پر اختلاف کیا گیا ہے اس کا تذکرہ
۵۴	اسلام کے علاوہ اور کسی ملت کی قسم کھانے سے متعلق	۵۸	جابر رضی اللہ عنہ نے جو خبر اور حدیث عمری کے باب میں نقل کی اور ناقلین نے اس میں اختلاف کیا
۵۵	اسلام سے بیزار ہونے کے واسطے قسم کھانا	۶۱	کتاب العمری ﴿۳۴﴾
۵۶	خانہ کعبہ کی قسم سے متعلق		
۵۷	جھوٹے معبودوں کی قسم کھانا		

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۶۷	منت پوری کرنا	۵۶	لا ت (بت کی قسم) سے متعلق
	اُس نذر سے متعلق کہ جس میں رضاء الہی کا قصد نہ کیا جائے	۵۷	لا ت اور عزئی کی قسم کھانا
	اُس شے کی نذر ماننا جو کہ ملکیت میں نہ ہو		قسموں کا پورا کرنا
	جو شخص خانہ کعبہ کے لیے پیدل جانے سے متعلق نذر کرے		کسی شخص نے کسی چیز کے کرنے یا نہ کرنے پر قسم کھانے کے بعد دیگر کو عمدہ اور بہتر پایا تو وہ کیا کرے؟
۶۹	اگر کوئی عورت ننگے پاؤں ننگے سر چل کر حج پر جانے کی قسم کھائے	۵۸	قسم توڑنے سے قبل کفارہ دینا
	اُس شخص سے متعلق کہ جس نے روزے رکھنے کی نذر مان لی پھر وہ شخص فوت ہو گیا اور روزے نہ رکھ سکا	۵۹	قسم توڑنے کے بعد کفارہ دینے سے متعلق
	اُس شخص سے متعلق کہ جس کی وفات ہو جائے اور اُس کے ذمہ نذر ہو	۶۰	انسان جس شے کا مالک نہیں تو اُس کی قسم کھانا
	اگر کوئی شخص منت پوری کرنے سے پہلے مسلمان ہو جائے تو کیا کرے؟		قسم کے بعد ان شاء اللہ کہنا
	اگر کوئی شخص اپنے مال و دولت کو نذر کے طور پر ہدیہ کرے تو اُس کا کیا حکم ہے؟		قسم میں نیت کا اعتبار ہے
	مال نذر کرتے وقت اس میں زمین بھی داخل ہے یا نہیں؟	۶۱	حلال شے کو اپنے لیے حرام کرنا
۷۳	ان شاء اللہ کہنے سے متعلق		اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں سالن نہیں کھاؤں گا اور سرکہ کے ساتھ روٹی کھالی تو اُس کے حکم کے بیان میں
	اگر کوئی شخص قسم کھائے اور دوسرا اس شخص کے واسطے ان شاء اللہ کہے تو دوسرے شخص کا ان شاء اللہ کہنا اس کے واسطے کیسا ہے؟	۶۲	جو شخص ول سے قسم نہ کھائے بلکہ زبان سے کہے تو اُس کا کیا کفارہ ہے؟
۷۴	نذر کے کفارہ سے متعلق		اگر خرید و فروخت کے وقت جھوٹی بات یا لغو کلام زبان سے نکل جائے
	اُس شخص کا کیا واجب ہے کہ جس نے نذر مانا	۶۳	نذر اور منت ماننے کی ممانعت
			منت آنے والی چیز کو پیچھے اور پیچھے کی چیز کو آگے نہیں کرتی کا بیان
			نذر اس واسطے ہے کہ اس سے کچھوں شخص کا مال خرچ کرائے
		۶۴	گناہ کے کام میں منت سے متعلق

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۱۱۲	شوہر اور بیوی نکاح سے الگ ہوں تو کیا تحریر لکھی جائے؟	۷۹	ہو ایک کام کے کرنے کی اور پھر وہ شخص اُس کام کی انجام دہی سے عاجز ہو جائے
۱۱۳	غلام یا باندی کو مکاتب کرنا	۸۰	ان شاء اللہ کہنے سے متعلق
	غلام یا باندی کو مدبر بنانا	۸۱	کتاب الشروط
۱۱۵	غلام یا باندی کو آزاد کرتے وقت یہ تحریر لکھی جائے		شرطوں سے متعلق احادیث
۱۱۶	کتاب المحاربة	۸۲	اس باب میں بیٹائی اور معاہدہ کی پابندی سے متعلق احادیث مذکور ہیں
	جنگ کے متعلق احادیث		زمین کو تہائی یا چوتھائی پیداوار پر کرایہ پر دینا
۱۲۳	خون کی حرمت		امام نسائی <small>رحمہ اللہ</small> نے کہا مزارعت کا معاملہ لکھنا اس شرط پر کہ تخم اور خرچہ زمین کے مالک کا ہے جو تھے اور بونے والے کا پیداوار سے چوتھائی حصہ
۱۲۹	کبیرہ گناہوں سے متعلق احادیث	۱۰۳	ان مختلف عبارات کا تذکرہ جو کہ کھیتی کے سلسلہ میں منقول ہیں
	بڑا گناہ کونسا ہے؟ اور اس حدیث مبارکہ میں	۱۰۵	حضرت سعید بن مسیب <small>رضی اللہ عنہ</small> نے فرمایا خالی زمین کو سونے چاندی کے عوض اجرت پر دینے میں کوئی بُرائی نہیں
۱۳۰	بچی اور عبدالرحمن کا سفیان پر اختلاف		تین افراد کے درمیان شرکت عنان ہونے کی صورت میں کس طریقہ سے تحریر لکھی جائے؟
۱۳۲	کن باتوں کی وجہ سے مسلمان کا خون حلال ہو جاتا ہے؟	۱۰۸	چار افراد کے درمیان شرکت مفادضہ کے جواز سے متعلق اور اس کی تحریر لکھے جانے کا طریقہ
	جو شخص مسلمانوں کی جماعت سے علیحدہ ہو جائے اُس کو قتل کرنا	۱۱۰	شرکت الابدان (یعنی شرکت صنایع) سے متعلق
	اس آیت کریمہ کی تفسیر: ”اُن لوگوں کی سزا جو کہ اللہ اور رسول سے لڑتے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ ملک میں فساد برپا کریں وہ (سزا) یہ ہے کہ وہ لوگ قتل کیے جائیں یا ان کو سولی دے دی جائے یا اُن کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ ڈالے جائیں یا وہ لوگ ملک بدر کر دیئے جائیں“ اور یہ آیت کریمہ کن لوگوں سے متعلق نازل ہوئی ہے اُن کا بیان ہے	۱۱۱	شرکاء کی شرکت چھوڑنے سے متعلق حدیث رسول <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small>
۱۳۵			

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۱۶۱	بھی شہید ہے جو شخص اپنا دین بچاتے ہوئے (حفاظت کرتے ہوئے) مارا جائے وہ شخص بھی شہید ہے جو شخص ظلم ذور کرنے کے واسطے جنگ کرے؟ جو کوئی تلوار نکال کر چلانا شروع کرے اس سے متعلق	۱۳۷	زیر نظر حدیث شریف میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حمید راوی پر دوسرے راویوں کے اختلاف کا تذکرہ
۱۶۲	مسلمان سے جنگ کرنا	۱۳۸	زیر نظر حدیث شریف میں حضرت یحییٰ بن سعید پر راوی طلحہ اور مصرف کے اختلاف کا تذکرہ
۱۶۶	جو شخص گمراہی کے جھنڈے کے نیچے جنگ کرے؟	۱۳۹	مشکل کرنے کی ممانعت
۱۶۷	مسلمان کا خون حرام ہونا	۱۴۰	پھانسی دینا
۱۶۸	۳۸ کتاب قسم الفنی فنی تقسیم کرنے سے متعلق احادیث	۱۴۱	مسلمان کا غلام اگر کفار کے علاقہ میں بھاگ جائے
۱۶۹	۳۹ کتاب البیعة بیعت سے متعلق احادیث تا بعد اری کرنے پر بیعت	۱۴۲	راوی ابو اسحق پر اختلاف سے متعلق مرتد سے متعلق احادیث
۱۷۰	اس پر بیعت کرنا کہ جو بھی ہمارا امیر مقرر ہوگا ہم اس کی مخالفت نہیں کریں گے	۱۴۳	مرتد کی توبہ اور اس کے دوبارہ اسلام قبول کرنے سے متعلق
۱۷۱	سچ کہنے پر بیعت	۱۴۴	رسول کریم ﷺ کو (نعوذ باللہ) بُرا کہنے والے کی سزا
۱۷۲	انصاف کی بات کہنے پر بیعت کرنے سے متعلق	۱۴۵	مذکورہ بالا حدیث شریف میں حضرت اعمش پر اختلاف
۱۷۳	کسی کی فضیلت پر صبر کرنے پر بیعت کرنا	۱۴۶	جادو سے متعلق
۱۷۴	اس بات پر بیعت کرنا کہ ہر ایک مسلمان کی بھلائی چاہیں گے	۱۴۷	جادو گر سے متعلق حکم
۱۷۵	مرنے پر بیعت کرنے سے متعلق	۱۴۸	اہل کتاب کے جادو گروں سے متعلق حدیث رسول ﷺ
۱۷۶	جہاد پر بیعت کرنے سے متعلق	۱۴۹	اگر کوئی شخص مال لوٹنے لگ جائے تو کیا کیا جائے؟
		۱۵۰	اگر کوئی اپنے مال کے دفاع میں مارا جائے؟ جو شخص اہل و عیال کی حفاظت میں مارا جائے وہ

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۱۸۹	متعلق حدیث	۱۸۹	ہجرت پر بیعت کرنے سے متعلق
۱۹۰	تم لوگ اللہ اور اُس کے رسول اور حاکم کی فرمانبرداری کرو	۱۹۰	ہجرت ایک دشوار کام ہے
۱۹۱	امام کی نافرمانی کی مذمت سے متعلق	۱۹۰	بادیہ نشین کی ہجرت سے متعلق
۱۹۱	امام کے واسطے کیا باتیں لازم ہیں؟	۱۹۱	ہجرت کا مفہوم
۱۹۱	امام سے اخلاص قائم رکھنا	۱۹۱	ہجرت کی ترغیب سے متعلق
۱۹۱	امام کی طاقت کا بیان	۱۹۱	ہجرت سے منقطع ہونے کے سلسلہ میں
۱۹۱	اگر کسی شخص کو حکم ہو گناہ کے کام کرنے کا اور وہ شخص گناہ کا ارتکاب کرے تو اُس کی کیا سزا ہے؟	۱۹۱	اختلاف سے متعلق حدیث
۱۹۱	جو کوئی کسی حاکم کی ظلم کرنے میں امداد کرے اُس سے متعلق	۱۹۱	ہر ایک حکم پر بیعت کرنا چاہے وہ حکم پسند ہوں یا ناپسند
۱۹۱	جو شخص حاکم کی مدد کرے ظلم و زیادتی کرنے میں اُس کا اجر و ثواب	۱۹۱	کسی کافر و مشرک سے علیحدہ ہونے پر بیعت سے متعلق
۱۹۱	جو شخص ظالم حکمران کے سامنے حق بات کہے اُس کی فضیلت	۱۹۱	خواتین کو بیعت کرنا
۱۹۱	جو کوئی اپنی بیعت کو مکمل کرے اُس کا اجر حکومت کی نری خواہش سے متعلق	۱۹۱	کسی میں کوئی بیماری ہو تو اُس کو بیعت کس طریقہ سے کرے؟
۱۹۱	عقیدہ سے متعلق احادیث	۱۹۱	نابالغ لڑکے کو کس طریقہ سے بیعت کرے؟
۱۹۱	عقیدہ کے آداب و احکام	۱۹۱	غلاموں کو بیعت کرنا
۱۹۱	لڑکے کی جانب سے عقیدہ	۱۹۱	بیعت فسخ کرنے سے متعلق
۱۹۱	لڑکی کی جانب سے عقیدہ کرنا	۱۹۱	ہجرت کے بعد پھر دوبارہ اپنے دیہات میں آ کر رہنا
۱۹۱	لڑکی کی جانب سے کس قدر بکریاں ہونا چاہئیں؟	۱۹۱	اپنی قوت کے مطابق بیعت کرنے سے متعلق
		۱۹۱	جو شخص کسی امام کی بیعت کرے اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دیدے تو اس پر کیا واجب ہے؟
		۱۹۱	امام کی فرمانبرداری کا حکم
		۱۹۱	امام کی فرمانبرداری کرنے کی فضیلت سے

صفحہ	باب	صفحہ	باب
	اگر اپنے کتے کے ساتھ دوسرا کتا شامل ہو جائے جو بسم اللہ کہہ کر نہ چھوڑا گیا ہو	۲۰۹	عقیدہ کون سے دن کرنا چاہیے؟
۲۲۶	جب تم اپنے کتے کے ساتھ دوسرے کتے کو پاؤ	۲۱۱	۱۱۱ کتاب الفرع والعتیرة
۲۲۸	اگر کتا شکار میں سے کچھ کھالے تو کیا حکم ہے؟	۲۱۳	فرع اور عتیرہ سے متعلق احادیث
۲۲۹	کتوں کے مارنے کا حکم	۲۱۵	عتیرہ سے متعلق حدیث
	آپ ﷺ نے کس طرح کے کتے کو ہلاک کرنے کا حکم فرمایا؟	۲۱۶	فرع سے متعلق احادیث
۲۳۰	جس مکان میں کتا موجود ہو وہاں پر فرشتوں کا داخل نہ ہونا		مردار کی کھال سے متعلق
	جانوروں کے گلے کی حفاظت کی خاطر کتابالنے کی اجازت	۲۲۰	مردار کی کھال کو کس چیز سے دباغت دی جائے؟
۲۳۲	شکار کرنے کے واسطے کتابالنے کی اجازت سے متعلق		مردار کی کھال سے دباغت کے بعد نفع حاصل کرنا
	کھیت کی حفاظت کرنے کے واسطے کتابالنے کی اجازت	۲۲۱	دردوں کی کھال سے نفع حاصل کرنے کی ممانعت
۲۳۳	کتے کی قیمت لینے کی ممانعت		ممانعت
	شکاری کتے کی قیمت لینا جائز ہے اس سے متعلق حدیث رسول ﷺ	۲۲۱	مردار کی چربی سے نفع حاصل کرنے کی ممانعت
۲۳۵	اگر پالتو جانور وحشی ہو جائے؟		حرام شے سے فائدہ حاصل کرنے کی ممانعت سے متعلق حدیث
۲۳۶	اگر کوئی شکار کو تیر مارے پھر وہ تیر کھا کر پانی میں گر جائے؟	۲۲۲	اگر چوہا گھی میں گر جائے تو کیا کرنا ضروری ہے؟
	اگر شکار تیر کھا کر غائب ہو جائے تو کیا حکم ہے؟	۲۲۳	۱۱۲ کتاب الصيد والذباحہ
۲۳۷	جس وقت شکار کے جانور سے بدبو آنے لگ جائے؟		شکار اور ذبیحوں سے متعلق احادیث
۲۳۸	معراض کے شکار سے متعلق	۲۲۵	شکار اور ذبح کرنے کے وقت بسم اللہ کہنا جس چیز پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اس چیز کو کھانے کی ممانعت
		۲۲۶	سدھے ہوئے کتے سے شکار
			جو کتا شکاری نہیں ہے اس کے شکار سے متعلق
			اگر کتا شکار کو قتل کر دے؟

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۲۵۷	جس شخص میں قربانی کرنے کی طاقت نہ ہو؟	۲۳۹	جس جانور پر آڑا معراض پڑے
	امام کا عید گاہ میں قربانی کرنے کا بیان		معراض کی نوک سے جو شکار مارا جائے اُس
۲۵۸	لوگوں کا عید گاہ میں قربانی کرنا		سے متعلق حدیث
	جن جانوروں کی قربانی ممنوع ہے جیسے کہ	۲۴۰	شکار کے پیچھے جانا
	کانے جانور کی قربانی		خرگوش سے متعلق
۲۵۹	لنگڑے جانور سے متعلق	۲۴۱	گاوہ سے متعلق حدیث
	قربانی کے لیے ذیلی گائے وغیرہ	۲۴۲	بجوسے متعلق حدیث
	وہ جانور کہ جس کے سامنے سے کان کٹا ہو اُس		درندوں کی حرمت سے متعلق
۲۶۰	کا حکم	۲۴۵	گھوڑے کا گوشت کھانے کی اجازت
	مدابرہ (پیچھے سے کان کٹا جانور) سے متعلق	۲۴۶	گھوڑے کا گوشت حرام ہونے سے متعلق
	خرقاہ (جس کے کان میں سوراخ ہو) سے		بستی کے گدھوں کے گوشت کھانے سے متعلق
۲۶۱	متعلق		حدیث
	جس جانور کے کان چرے ہوئے ہوں اُس کا		وحشی گدھے کے گوشت کھانے کی اجازت سے
	حکم	۲۴۹	متعلق
	قربانی میں اعضا، (یعنی سینگ ٹوٹی ہوئی) سے		مرغ کے گوشت کی کھانے کی اجازت سے
	متعلق		متعلق حدیث
۲۶۲	قربانی میں مسنہ اور جذعہ سے متعلق		چڑیوں کے گوشت کھانے کی اجازت سے
۲۶۳	میںڈھے سے متعلق احادیث	۲۵۱	متعلق حدیث
	اُونٹ میں کتنے افراد کی جانب سے قربانی کافی		دریائی مرے ہوئے جانوروں سے متعلق
۲۶۵	ہے؟		احادیث
	گائے کی قربانی کس قدر افراد کی جانب سے	۲۵۳	میںڈک سے متعلق احادیث
۲۶۶	کافی ہے؟		نڈی سے متعلق حدیث شریف
	امام سے قبل قربانی کرنا		چیونٹی مارنے سے متعلق حدیث
۲۶۸	دھاردار پتھر سے ذبح کرنا	۲۵۶	کتاب الضحایا
۲۶۹	تیز لکڑی سے ذبح کرنا		قربانی سے متعلق احادیث مبارکہ

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۲۷۵	دوسرے کے واسطے	۲۶۹	ناخن سے ذبح کرنے کی ممانعت
	تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنا اور		دانت سے ذبح کرنے کی ممانعت
۲۷۷	اس کے کھانے کی اجازت	۲۷۰	چاقو چھری تیز کرنے سے متعلق
۲۷۹	قربانیوں کے گوشت کو ذخیرہ بنانا		اگر اونٹ کو بجائے غر کے ذبح کریں اور
۲۸۰	یہود کے ذبح کیے ہوئے جانور		دوسرے جانوروں کو بجائے ذبح کے غر کریں تو
	وہ جانور کہ جس کے متعلق یہ علم نہ ہو کہ بوقت		حرج نہیں
	ذبح اللہ کا نام لیا گیا یا نہیں؟	۲۷۱	جس جانور میں درندہ دانت مارے تو اس کا
	آیت ”جس کو اللہ موت دے دے“ کی تفسیر		ذبح کرنا
۲۸۲	بجھ (جانور کو نشانہ بنا کر) مارنے کا ممنوع ہونا		اگر ایک جانور کونٹوں میں گر جائے اور وہ
۲۸۳	جو کوئی بلا وجہ کسی چیز یا کو ہلاک کرے؟		مرنے کے قریب ہو جائے تو اس کو کس طرح
۲۸۴	جلالہ کے گوشت کے ممنوع ہونے سے متعلق		حلال کریں؟
	جلالہ کا دودھ پینے کی ممانعت		بے قابو ہو جانے والے جانور کو ذبح کرنے کا
۲۸۵	کتاب البہوۃ		طریقہ
	خرید و فروخت کے مسائل و احکام	۲۷۲	عمدہ طریقہ سے ذبح کرنا
	خود کھا کر کھانے کی ترغیب		قربانی کا جانور ذبح کرنے کے وقت اس کے
	آمدنی میں شبہات سے بچنے سے متعلق	۲۷۳	پہلو پر پاؤں رکھنا
۲۸۶	احادیث شریفہ	۲۷۴	قربانی کرتے وقت بسم اللہ کہنا
۲۸۷	تجارت سے متعلق احادیث		قربانی ذبح کرنے کے وقت اللہ اکبر کہنے سے
	تاجروں کو خرید و فروخت میں کسی ضابطہ پر عمل		متعلق
	کرنا چاہیے؟		اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنے سے
۲۸۸	جھوٹی قسم کھا کر اپنے سامان فروخت کرنا		متعلق
۲۸۹	دھوکہ دہور کرنے کے واسطے کھانے سے متعلق		ایک شخص دوسرے کی قربانی ذبح کر سکتا ہے
	جو شخص فروخت کرنے میں سخی قسم کھائے تو اس		جس جانور کو ذبح کرنا چاہے تو اس کو غر کرے تو
۲۹۰	کو صدقہ دینا	۲۷۵	درست ہے
	جس وقت تک خریدنے اور فروخت کرنے والا		جو شخص ذبح کرے علاوہ اللہ عزوجل کے کسی

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۳۰۰	متعلق	۲۹۲	شخص علیحدہ نہ ہو جائیں تو ان کو اختیار حاصل ہے
۳۰۱	نجش کی ممانعت		نافع کی روایت میں الفاظ حدیث میں راویوں کا اختلاف
	نیلام سے متعلق		زیر نظر حدیث شریف کے الفاظ میں حضرت عبداللہ بن دینار سے متعلق راویوں کا اختلاف جس وقت تک فروخت کرنے والا اور خریدار دونوں علیحدہ نہ ہوں اُس وقت تک ان کو اختیار حاصل ہے
۳۰۳	بیع ملامہ سے متعلق احادیث		بیع کے معاملہ میں دھوکہ ہونا
	مندرجہ بالا حدیث کی تفسیر		کسی جانور کے سینہ میں دودھ اکٹھا کر کے فروخت کرنے سے متعلق
	بیع منابذہ سے متعلق حدیث		مصراۃ بیچنے کی ممانعت یعنی کسی دودھ والے جانور کو بیچنے سے کچھ عرصہ قبل دودھ نہ نکالنا تاکہ زیادہ دودھ دینے والا جانور سمجھ کر زیادہ بولی گے
	مذکورہ مضمون کی تفسیر		
	کنکری کی بیع سے متعلق	۲۹۵	فائدہ اسی کا ہے جو کہ مال کا ذمہ دار ہو
	پھلوں کی فروخت ان کو پکنے دینے سے پہلے	۲۹۶	مقیم کا دیہاتی کے لیے مال فروخت کرنا ممنوع ہے
۳۰۵	پہلے	۲۹۷	کوئی شہری شخص دیہاتی کا مال فروخت نہ کرے
	پھلوں کے پختہ ہونے سے قبل ان کا اس شرط پر خریدنا کہ پھل کاٹ لیے جائیں	۲۹۸	قائد سے آگے جا کر ملاقات کرنے کی ممانعت سے متعلق
۳۰۷	پھلوں پر آفت آنا اور اس کی تلافی		اپنے بھائی کے نرخ پر نرخ لگانے سے متعلق
	چند سال کے پھل فروخت کرنا	۲۹۹	اپنے (مسلمان) بھائی کی بیع نہ کرنے سے
	درخت کے پھلوں کو خشک پھلوں کے بدلہ فروخت کرنا		
	تازہ انگور خشک انگور کے عوض فروخت کرنے سے متعلق		
۳۰۹	عرایا میں اندازہ کر کے خشک کھجور دینا		
۳۱۰	عرایا میں تر کھجور دینا		
۳۱۱	تر کھجور کے عوض خشک کھجور		
	کھجور کا ڈھیر جس کی پیمائش کا علم نہ ہو کھجور کے عوض فروخت کرنا		
	اناج کا ایک انبار اناج کے انبار کے عوض فروخت کرنا		
۳۱۲			

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۳۲۸	جو شخص غلہ کا انبار بغیر تاپے ہوئے خرید لے اس کا اس جگہ سے اٹھانے سے قبل فروخت کرنا	۳۱۲	غلہ کے عوض غلہ فروخت کرنا
۳۲۹	کوئی شخص ایک مدت تک کے لیے غلہ ادھار خریدے اور فروخت کرنے والا شخص قیمت کے اطمینان کے واسطے اس کے چیز رہن رکھے مکانات میں کوئی شے رہن رکھنا	۳۱۳	وہ سفید نہ ہو جائیں
۳۳۰	اس چیز کا فروخت کرنا جو کہ فروخت کرنے والے شخص کے پاس موجود نہ ہو	۳۱۵	کھجور کو کھجور کے عوض کم زیادہ فروخت کرنا
۳۳۱	غلہ میں بیع سلم کرنے سے متعلق خشک انگور میں سلم کرنا	۳۱۶	کھجور کو کھجور کے عوض فروخت کرنا
۳۳۲	بھلوں میں بیع سلف سے متعلق جانور میں سلف سے متعلق جانور کے عوض ادھار فروخت کرنا	۳۱۹	گیہوں کے عوض گیہوں فروخت کرنا
۳۳۳	جانور کو جانور کے عوض نقد کم زیادہ میں فروخت کرنا	۳۲۰	جو کے عوض جو فروخت کرنا
۳۳۴	پہیٹ کے بچہ بچہ کو فروخت کرنا مذکورہ مضمون کی تفسیر سے متعلق	۳۲۱	اشرفی کو اشرفی کے عوض فروخت کرنا
۳۳۵	چند سالوں کے واسطے بھل فروخت کرنا ایک مدت مقرر کر کے ادھار فروخت کرنے سے متعلق	۳۲۲	روپیہ روپیہ کے عوض فروخت کرنا
۳۳۶	سلف اور بیع ایک ساتھ کرنا جیسے کہ کوئی کسی کے سات ایک شے فروخت کرے اس شرط پر اس کے ہاتھ کسی میں سلم کرے اس سے متعلق	۳۲۳	سونے کے بدلے سونا فروخت کرنا
	حدیث	۳۲۴	گھینہ اور سونے سے جڑے ہوئے ہار کی بیع
	یک بیع میں دو شرائط ملے کرنا مثلاً اگر میرے ایک	۳۲۵	چاندی کو سونے کے بدلے ادھار فروخت کرنے سے متعلق
		۳۲۶	چاندی کو سونے کے عوض اور سونے کو چاندی کے عوض فروخت کرنا
		۳۲۷	سونا لینے سے متعلق
		۳۲۸	سونے کے عوض چاندی لینا
		۳۲۹	تولنے میں زیادہ دینے سے متعلق
		۳۳۰	تولنے وقت جھکتا لینا
		۳۳۱	غلہ فروخت کرنے کی ممانعت جس وقت تک اس کو تول نہ لے یا تاپ نہ کر لے
		۳۳۲	جو شخص غلہ تاپ کر خریدے اس کا فروخت کرنا درست نہیں ہے جس وقت تک اس پر قبضہ نہ کر لے
		۳۳۳	

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۳۳۶	اگر مکاتب نے اپنے بدل کتابت میں کچھ بھی تدوینا ہو تو اس کا فروخت کرنا درست ہے	۳۳۵	ماہ میں ادا کرو تو اتنے اور دو ماہ میں اتنے (زائد)
۳۳۷	دلا کا فروخت کرنا	۳۳۶	ایک بیع کے اندر دو بیع کرنا جیسے کہ اس طریقہ سے کہے کہ اگر تم نقد فروخت کرو تو سو روپیہ میں اور ادھار لو تو دو سو روپے میں
۳۳۸	پانی کا فروخت کرنا		فروخت کرتے وقت غیر معین چیز کو مستثنیٰ کرنے کی ممانعت
۳۳۹	ضرورت سے زائد پانی فروخت کرنا		کھجور کا درخت فروخت کرے تو پھل کس کے ہیں؟
۳۴۰	شراب فروخت کرنا		غلام فروخت ہو اور خریدار اور اس کا مال لینے کی شرط مقرر کرے
۳۵۰	کتے کی فروخت سے متعلق		بیع میں شرط لگانے سے متعلق حدیث
۳۵۱	کونسا کتاب فروخت کرنا درست ہے؟		بیع میں اگر شرط خلاف ہو تو بیع صحیح ہو جائے اور شرط باطل ہوگی
۳۵۱	خزیر کا فروخت کرنا	۳۳۰	غنیمت کے مال کو فروخت کرنا تقسیم ہونے سے قبل
۳۵۱	آؤنٹ کی جفتی کو فروخت کرنا یعنی نر کو مادہ پر چڑھانے کی اجرت لینا	۳۳۱	مشترکہ مال فروخت کرنا
۳۵۱	ایک شخص ایک شے خریدے پھر اس کی قیمت دینے سے قبل مفلس ہو جائے اور وہ چیز اسی طرح موجود ہو اس سے متعلق	۳۳۲	کوئی چیز فروخت کرتے وقت گواہی ضروری نہیں
۳۵۲	ایک شخص مال فروخت کرے پھر اس کا مالک کوئی دوسرا شخص نکل آئے؟	۳۳۳	فروخت کرنے والے اور خریدنے والے کے درمیان قیمت میں اختلاف سے متعلق
۳۵۲	قرض لینے سے متعلق حدیث	۳۳۳	یہود اور نصاریٰ سے خرید و فروخت کرنے سے متعلق
۳۵۵	قرض داری کی مذمت	۳۳۴	مدیر کی بیع سے متعلق
۳۵۵	قرض داری میں آسانی اور سہولت سے متعلق حدیث شریف	۳۳۵	مکاتب کو فروخت کرنا
۳۵۶	دولت مند شخص قرض دینے میں تاخیر کرے اس سے متعلق	۳۳۶	
۳۵۶	قرض دار کو کسی دوسرے کی طرف محول کرنا جائز ہے		
۳۵۷	قرض کی ضمانت		

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۳۸۲	ذمی کا قتل سے متعلق	۳۸۷	قرض بہتر طریقہ سے ادا کرنے کے بارے میں
۳۸۳	غلاموں میں قصاص نہ ہونا جبکہ خون سے کم جرم کا ارتکاب کریں	۳۸۸	حسن معاملہ اور قرضہ کی وصولی میں نرمی کی فضیلت
۳۸۴	دانت میں قصاص سے متعلق	۳۸۹	بغیر مال کے شرکت سے متعلق
۳۸۵	دانت کے قصاص سے متعلق	۳۹۲	غلام باندی میں شرکت درخت میں شرکت سے متعلق
۳۸۵	کاٹ کھانے میں قصاص سے متعلق حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کی روایت میں اختلاف سے متعلق	۳۹۳	کتاب القسامۃ
۳۸۷	ایک آدمی خود اپنے کو بچائے اور اس میں دوسرے شخص کا نقصان ہو تو بچانے والے پر ضمان نہیں ہے	۳۹۴	قسامت کے متعلق احادیث مبارکہ
۳۸۷	زیر نظر حدیث میں حضرت عطاء پر راویوں کا اختلاف	۳۹۴	دو روایت کی قسامت سے متعلق
۳۹۰	بچو کا لگانے میں قصاص	۳۹۴	قسامت سے متعلق احادیث
۳۹۱	طمانچہ مارنے کا انتقام	۳۹۵	قسامت میں پہلے مقتول کے ورثاء کو قسم دی جائے گی
۳۹۱	بچو کر کھینچنے کا قصاص	۳۹۶	راویوں کا اس حدیث سے متعلق اختلاف
۳۹۲	بادشاہوں سے قصاص لینا	۳۹۶	قصاص سے متعلق احادیث
۳۹۲	بادشاہ کے کام میں کسی قسم کی آفت یا مصیبت آ جائے؟	۳۹۷	حضرت علقمہ بن وائل کی روایت میں راویوں کے اختلاف سے متعلق
۳۹۳	تکوار کے علاوہ دوسری چیز سے قصاص لینے کے بارے میں	۳۹۷	اس آیت کریمہ کی تفسیر اور اس حدیث میں مکرمہ پر اختلاف سے متعلق
۳۹۳	آیت کریمہ "لازم کرو یا ان لوگوں کا بدلہ" کی تفسیر	۳۹۸	آزاد اور غلام میں قصاص سے متعلق
۳۹۳	قصاص سے معاف کرنے کے حکم سے متعلق	۳۹۹	اگر کوئی اپنے غلام کو قتل کر دے تو اس کے عوض قتل کیا جائے
۳۹۳	کیا قاتل سے دیت وصول کی جائے اس وقت	۳۹۹	عورت کو عورت کے عوض قتل کرنا
		۴۰۰	مرد کو عورت کے عوض قتل کرنے سے متعلق
		۴۰۱	کافر کے بدلے مسلمان نہ قتل کیا جائے

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۳۱۸	حاکم سے نہ کہے	۳۹۵	مقتول کا وارث خون معاف کر دے؟
	ان احادیث کا تذکرہ جو کہ سنن کبریٰ میں موجود نہیں ہیں لیکن مجلس میں اضافہ کی گئی ہیں سے متعلق	۳۹۶	خواتین کے خون معاف کرنا
۳۱۹		۳۹۷	جو پتھر یا کوڑے سے مارا جائے
۳۲۳	کتاب قطع السارق	۳۹۷	شبہ عمد کی دیت کیا ہوگی؟
	چور کا ہاتھ کاٹنے سے متعلق		سابقہ حدیث میں خالد الخزاء کے متعلق اختلاف
	چوری کس قدر سخت گناہ ہے؟	۴۰۰	قتل خطا کی دیت کے متعلق
	چور سے چوری کا اقرار کرانے کے واسطے اس کے ساتھ مار پیٹ کرنا یا اس کو قید میں ڈالنا	۴۰۱	چاندی کی دیت سے متعلق
۳۲۴			عورت کی دیت سے متعلق
۳۲۵	چوری کرنے والے کو تعلیم دینا	۴۰۲	کافر کی دیت سے متعلق حدیث
	جس وقت چور حاکم تک پہنچ جائے پھر مال کا مالک اس کا جرم معاف کر دے اور اس حدیث میں اختلاف	۴۰۳	مکاتب کی دیت سے متعلق
۳۲۶	کونسی چیز محفوظ ہے اور کونسی غیر محفوظ (جسے چرانے پر چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جاسکتا)		عورت کے پیٹ کے بچہ کی دیت
۳۲۷	راویوں کے اختلاف کا بیان زیر نظر حدیث میں		حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں راویوں کے اختلاف اور قتل شبہ عمد اور پیٹ کے بچہ کی دیت کس پر ہے؟
۳۳۰	حدود قائم کرنے کی ترغیب	۴۰۴	کیا کوئی شخص دوسرے کے جرم میں گرفتار اور تاخت ہوگا؟
۳۳۵	کس قدر مالیت میں ہاتھ کاٹا جائے گا؟	۴۰۵	اگر آنکھ سے دکھائی نہیں دیتا ہو لیکن وہ اپنی جگہ قائم ہو اس کو کوئی شخص اکھاڑ دے
۳۳۷	زہری پر راویوں کے اختلاف سے متعلق	۴۱۰	دانتوں کی دیت کے متعلق
۳۳۹	زیر نظر حدیث میں راویوں کے اختلاف کا بیان	۴۱۵	انگلیوں کی دیت سے متعلق
۳۴۵	اگر کوئی شخص درخت پر لگے ہوئے پھل کی چوری کر لے؟		بڑی تک پہنچ جانے والا زخم
	جس وقت پھل درخت سے توڑ کر کھلیان میں ہو اور کوئی شخص اس کی چوری کرے؟		عمر بن حزم کی حدیث اور راویوں کا اختلاف
			عمر بن حزم کی حدیث اور راویوں کا اختلاف جو کوئی اپنا انتقام لے لے اور وہ بادشاہ (یا شہری

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۳۶۳	چاہیے؟		جن اشیاء کی چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا؟
۳۶۶	اہل ایمان کا ایک دوسرے سے بڑھنا	۳۴۷	ہاتھ کاٹنے کے بعد چور کا پاؤں کاٹنا کیسا ہے؟
۳۶۷	ایمان میں کمی بیشی سے متعلق	۳۵۰	چور کے دونوں ہاتھ اور پاؤں کاٹنے کا بیان
۳۶۸	ایمان کی علامت	۳۵۱	سفر میں ہاتھ کاٹنے سے متعلق
۳۷۱	منافق کی علامات		مرد کے بالغ ہونے کی عمر اور مرد و عورت پر کس عمر میں حد لگائی جائے؟
	رمضان المبارک میں عبادت کرنے سے متعلق	۳۵۲	چور کا ہاتھ کاٹ کر اس کی گردن میں لٹکانا
۳۷۲	شب قدر میں عبادت کرنا		کتاب الایمان و شرآنہ
	زکوٰۃ بھی ایمان میں داخل ہے	۳۵۵	کتاب الایمان اور اس کے ارکان
۳۷۳	جہاد کا بیان		افضل اعمال
	مالِ خیمت میں سے اللہ کے راستہ میں پانچواں حصہ نکالنا		ایمان کا مزہ
۳۷۴	جنازہ میں شرکت بھی ایمان میں داخل ہے	۳۵۶	ایمان کے ذائقہ سے متعلق
	شرم و حیا		اسلام کی شیرینی
	دین آسان ہونے سے متعلق	۳۵۷	اسلام کی تعریف
۳۷۶	اللہ کے نزدیک پسندیدہ عبادت		ایمان اور اسلام کی صفت
	دین کی حفاظت کی خاطر فتنوں سے فرار اختیار کرنا	۳۵۹	آیت: قَالَتِ الْأَعْرَابُ كَيْ تَفْسِرَ الْمُؤْمِنِينَ كَيْ صِفَاتٍ مِنْهُنَّ
	منافق کی مثال سے متعلق	۳۶۱	مسلمان کی صفت سے متعلق
	مؤمن اور منافق کی مثال جو کہ قرآن کریم پڑھتے ہوں	۳۶۲	کسی انسان کے اسلام کی خوبی
۳۷۷	مؤمن کی نشانی سے متعلق	۳۶۳	افضل اسلام کونسا ہے؟
	کتاب الزینۃ		کونسا اسلام بہترین ہے؟
۳۷۸	زینت (آرائش) سے متعلق		اسلام کی بنیاد کیا ہیں؟
	پیدائشی سنتوں سے متعلق	۳۶۴	اسلام پر بیعت سے متعلق
۳۷۹	موتیوں کترنے سے متعلق		لوگوں سے کس بات پر جنگ (قتال) کرنا

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۳۹۶	دانتوں کو کشادہ کرنے والیاں	۳۸۰	سرمنڈانے کی اجازت
۳۹۷	دانتوں کو رگڑ کر باریک کرنا حرام ہونے سے متعلق		عورت کے سرمنڈانے کی ممانعت سے متعلق
۳۹۸	سرمد کا بیان	۳۸۱	قزع کی ممانعت سے متعلق
-	زعفران کے رنگ سے متعلق		سر کے بال کترنے سے متعلق
۳۹۹	عبر لگانے سے متعلق	۳۸۳	ایک دن چھوڑ کر کنگھی کرنے سے متعلق
۵۰۰	مردوں اور خواتین کی خوشبو میں فرق سے متعلق		دائیں جانب سے کنگھی کرنا
۵۰۱	سب سے بہتر خوشبو	۳۸۴	سر پر بال رکھنے سے متعلق
	زعفران لگانے سے متعلق	۳۸۵	چوٹی رکھنے کے بارے میں
۵۰۲	خواتین کو کونسی خوشبو لگانا ممنوع ہے		بالوں کو لمبا کرنے سے متعلق
	عورت کا غسل کر کے خوشبو دور کرنا		داڑھی کو موڑ کر چھوٹا کرنا
۵۰۳	کوئی خاتون خوشبو لگا کر جماعت میں شامل نہ ہو	۳۸۶	سفید بال اکھاڑنا
۵۰۴	خواتین کو زیور اور سونے کے اظہار کی کراہت سے متعلق		خضاب کرنے کی اجازت
۵۰۵	مردوں پر سونا حرام ہونے کے بارے میں	۳۸۷	کالے رنگ کے خضاب ممنوع ہونے سے متعلق
۵۰۶	جس کی ناک کٹ جائے کیا وہ شخص سونے کی ناک بنا سکتا ہے؟	۳۸۸	مہندی اور وسہ کا خضاب
۵۱۱	مردوں کے لیے سونے کی انگوٹھی پہننے سے متعلق حدیث	۳۹۱	خواتین کا خضاب کرنا
۵۱۲	سونے کی انگوٹھی سے متعلق		مہندی کی نو ناپسند ہونا
۵۱۳	یحییٰ بن ابی کثیر کے بارے میں اختلاف	۳۹۲	سفید بال اکھاڑنا
۵۱۴	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث شریف میں	۳۹۳	بالوں کو جوڑنے سے متعلق
۵۱۸	حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ پر اختلاف سے متعلق		جو خاتون بالوں میں جوڑ لگائے
۵۲۰	انگوٹھی میں چاندی کی مقدار کا بیان	۳۹۴	بالوں کو جوڑانا
			جو خواتین چہرہ کے بال (یعنی منہ) کا رواں
			اکھاڑیں
		۳۹۵	جسم گدوانے والیوں کا بیان اور راویوں کا اختلاف

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۵۳۶	جوڑ لگانے والی یعنی بال میں بال ملائے والی پر لعنت سے متعلق	۵۲۱	رسول کریم ﷺ کی انگوٹھی کی کیفیت
	بال میں بال ملائے والی اور بال ملوانے والی دونوں لعنت کی مستحق ہیں	۵۲۳	انگوٹھی کس ہاتھ میں پہنے؟
	جسم کو گودنے اور گودوانے والی عورتوں پر لعنت		جس لوہے پر چاندی چڑھی ہو اس کی انگوٹھی پہننا
	چہرہ کارواں اکھاڑنے والی اور دانتوں کو کشادہ کرنے والی پر لعنت	۵۲۵	کانسی کی انگوٹھی کا بیان
۵۳۸	زعفران کے رنگ سے متعلق		انگوٹھی پر عربی عبارت نہ کھدواؤ
	خوشبو کے متعلق احادیث	۵۲۶	کلمہ کی انگلی میں انگوٹھی پہننے کی ممانعت
۵۳۹	کونسی خوشبو عمدہ ہے؟		بیت الخلاء جاتے وقت انگوٹھی اتارنے سے متعلق
۵۴۰	سونا پہننے کی ممانعت سے متعلق	۵۲۷	گھونگر و اور گھنڈہ سے متعلق احادیث
	سونے کی انگوٹھی پہننے کی ممانعت سے متعلق	۵۲۹	فطرت کا بیان
	رسول کریم ﷺ کی (مبارک) انگوٹھی اور اس پر کندہ عبارت	۵۳۰	موتغھیں کٹوانے اور داڑھی بڑھانے کا بیان
۵۴۲	کونسی انگلی میں انگوٹھی پہنے		بچوں کا سر موٹڈنے کا بیان
۵۴۳	تھمبہ کی جگہ		بچے کا سر کچھ منڈانا اور کچھ چھوڑنا ممنوع ہے
۵۴۵	انگوٹھی اتارنا اور اس کو نہ پہننا	۵۳۱	سر پر بال رکھنے سے متعلق
	کس قسم کے کپڑے پہننا بہتر ہیں اور کس قسم کے کپڑے بُرے ہیں؟		بالوں کو برابر کرنے یعنی کنگھی کرنے اور تیل لگانے سے متعلق
۵۴۶	سیرا (لباس) کی ممانعت سے متعلق	۵۳۲	بالوں میں مانگ نکالنا
۵۴۷	عورتوں کو سیرا (نامی لباس) کی اجازت سے متعلق	۵۳۳	کنگھی کرنے سے متعلق
	استبرق پہننے کی ممانعت		کنگھی دائیں جانب سے شروع کرنے سے متعلق
۵۴۸	استبرق کی کیفیت سے متعلق	۵۳۴	خضاب کرنے سے متعلق
۵۴۹	دیبا پہننے کی ممانعت سے متعلق	۵۳۵	درس اور زعفران سے داڑھی کو زرد کرنا
			بالوں میں جوڑ لگانے سے متعلق
			دھجی سے بال جوڑنے سے متعلق

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۵۶۱	سیاہ رنگ کا عمامہ باندھنا	۵۴۹	دیبا پہننا جو کہ سونے کے تار سے بنا گیا ہو
	دونوں کندھوں کے درمیان (عمامہ کا) شملہ		مذکورہ بالا شے دیبا کے منسوخ ہونے سے
	لٹکانے سے متعلق	۵۵۰	متعلق
۵۶۲	تصاویر کے بیان سے متعلق		ریشم پہننے کی سزا اور وعید اور جو شخص اس کو دیتا
۵۶۳	سب سے زیادہ عذاب میں مبتلا لوگ		میں پہننے کا آخرت میں نہیں پہننے کا
	تصویر سازی کرنے والوں کو قیامت کے دن	۵۵۱	ریشمی لباس پہننے کی ممانعت کا بیان
۵۶۵	کس طرح کا عذاب ہوگا؟	۵۵۲	ریشم پہننے کی اجازت سے متعلق
۵۶۶	کن لوگوں کو شدید ترین عذاب ہوگا؟	۵۵۳	کپڑوں کے جوڑے پہننا
۵۶۷	اوزھنے کی چادر سے متعلق		بیمن کی چادر پہننے سے متعلق
	آپ ﷺ کے جوتے کیسے تھے؟		زعفرانی رنگ کی ممانعت سے متعلق
۵۶۸	ایک جوتہ بہن کر چلنا ممنوع ہونے سے متعلق	۵۵۴	ہرے رنگ کا لباس پہننا
	کھالوں پر بیٹھنا اور لیٹنا		چادریں پہننے سے متعلق
	خدمت کے لیے ملازم رکھنا اور سواری رکھنے	۵۵۵	سفید کپڑے پہننے کے حکم سے متعلق
	سے متعلق		قباء پہننے سے متعلق
۵۶۹	تکوار کے زیور سے متعلق	۵۵۶	پانچامہ پہننے سے متعلق
	لال رنگ کے زین پوش کے استعمال کی		بہت زیادہ تہہ بند لٹکانے کی ممانعت
	ممانعت	۵۵۷	تہہ بند کس جگہ تک ہونا چاہیے؟
۵۷۰	کرسیوں پر بیٹھنے سے متعلق		مٹھنوں سے نیچے ازار رکھنے کا حکم (وعید)
	لال رنگ کے خیموں کے استعمال سے متعلق		تہہ بند لٹکانے سے متعلق
۵۷۱	کتاب (۴۹) کتاب اداب القضاة	۵۵۹	خواتین کس قدر آچل لٹکائیں؟
	عادل حاکم کی تعریف اور منصف حاکم کی		تمام جسم پر کپڑا پہننے سے متعلق اس طریقہ سے
	فضیلت	۵۶۰	کہ ہاتھ باہر نہ نکل سکیں ممنوع ہے
۵۷۲	انصاف کرنے والا امام		ایک ہی کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنے کی ممانعت
	اگر کوئی شخص صحیح فیصلہ کرے؟		سے متعلق
	جو کوئی قاضی بننے کی آرزو کرے اس کو کبھی	۵۶۱	سیاہ رنگ کا عمامہ باندھنا

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۵۸۷	کوئی باتوں سے (قاضی) حاکم کو پہنچانا چاہیے؟	۵۷۳	قاضی نہ بنایا جائے
	جو حاکم ایماندار ہو تو وہ بحالت غصہ فیصلہ کر سکتا ہے	۵۷۴	حکومت کی خواہش نہ کرنا
۵۸۸	اپنے گھر میں فیصلہ کرنا		(ایک یعنی قوم) اشعریوں کو حکومت سے نوازنا
	مدد چاہنے سے متعلق	۵۷۵	جس وقت کسی کو فیصلہ کے لیے ثالث مقرر کریں اور وہ فیصلہ دے
۵۸۹	خواتین کو عدالت میں حاضر کرنے سے بچانے سے متعلق	۵۷۶	خواتین کو حاکم بنانے کی ممانعت سے متعلق
۵۹۰	جس نے زنا کیا ہو حاکم وہ اس کا طلب کرنا		مثال پیش کر کے ایک حکم نکالنا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ولید بن مسلم پر راویوں کا اختلاف
۵۹۱	حاکم کا رعایا کے درمیان صلح کرانے کے لیے خود جانا		زیر نظر حدیث شریف میں حضرت یحییٰ بن ابی اسحق پر اختلاف
۵۹۲	حاکم دونوں فریقوں میں سے کسی ایک کو مصالحت کے واسطے اشارہ کر سکتا ہے	۵۷۸	علماء جس امر پر اتفاق کریں اس کے مطابق حکم کرنے سے متعلق
۵۹۳	حاکم معاف کرنے کے واسطے اشارہ کر سکتا ہے	۵۷۹	آیت کریمہ "جو کوئی حکم نہ کرے خداوند کے حکم کے موافق" کی تفسیر سے متعلق
۵۹۴	حاکم پہلے نرمی کرنے کا حکم دے سکتا ہے	۵۸۱	قاضی کا ظاہر شرع پر حکم
۵۹۵	مقدمہ کے فیصلہ سے قبل قبل حاکم کے سفارش کرنے سے متعلق	۵۸۲	حاکم اپنی عقل سے فیصلہ لے سکتا ہے
	اگر کسی شخص کو مال کی ضرورت ہو اور وہ شخص اپنے مال کو ضائع کر دے تو حاکم روک سکتا ہے		قاضی و حاکم کے لیے اس کی گنجائش کہ جو کام نہ کرنا ہو اس کو ظاہر کرے کہ میں یہ کام کروں گا تاکہ حق ظاہر ہو جائے
	فیصلہ کرنے میں تھوڑا اور زیادہ مال برابر ہے	۵۸۳	ایک حاکم اپنے برابر والے کا یا اپنے سے زیادہ درجہ والے شخص کا فیصلہ توڑ سکتا ہے اگر اس میں خلطی کا علم ہو
۵۹۵	جس وقت حاکم کسی شخص کو پہچان رہا ہو اور وہ شخص موجود نہ ہو تو اس کے بارے میں فیصلہ کرنا صحیح ہے	۵۸۴	جب کوئی حاکم ناحق فیصلہ کر دے تو اس کو رد کرنا صحیح ہے
۵۹۶	ایک حکم میں دو حکم کرنے سے متعلق	۵۸۵	
	فیصلہ کو کیا چیز توڑتی ہے؟	۵۸۶	
۵۹۶	قتل و فساد بچانے والا		

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۶۱۱	تاوان سے پناہ	۵۹۶	جہاں پر گواہ نہ ہو تو وہ کس طریقہ سے حکم دے
۶۱۲	قرض سے پناہ مانگنے سے متعلق		حاکم کا قسم دوانے کے وقت نصیحت کرنے سے متعلق
۶۱۳	مقروض ہونے کے غلبہ سے پناہ مانگنے سے متعلق	۵۹۷	حاکم قسم کس طریقہ سے لے؟
	قرض کے بوجھ سے پناہ مانگنا	۵۹۸	۵۰ کتاب الاستعاذۃ
	مالداری کے فتنہ سے پناہ مانگنے سے متعلق		پناہ چاہنا
	قتلہ دنیا سے پناہ مانگنا	۶۰۲	اس دل سے پناہ کہ جس میں خوفِ الہی نہ ہو
۶۱۵	شرم گاہ کی برائی سے پناہ	۶۰۳	سینہ کے فتنہ سے پناہ مانگنا
	کفر کے شر سے پناہ		کان اور آنکھ کے فتنہ سے پناہ مانگنے سے متعلق
۶۱۶	گمراہی سے پناہ مانگنے سے متعلق	۶۰۴	بزولی اور نامردی سے پناہ مانگنا
	دشمن کے غلبہ سے پناہ مانگنا		کنجوسی سے پناہ مانگنے سے متعلق
	دشمنوں کی ملامت سے پناہ مانگنا	۶۰۵	رنج و غم سے پناہ مانگنا
	بڑھاپے سے پناہ مانگنا	۶۰۶	تاوان اور گناہ سے پناہ مانگنے کے بارے میں
	بُری قضا سے پناہ مانگنا		کان اور آنکھ کی بُرائی سے پناہ مانگنا
۶۱۷	بد نصیبی سے پناہ مانگنا	۶۰۷	آنکھ کی بُرائی سے پناہ مانگنا
	جنون سے پناہ مانگنا		سستی سے پناہ مانگنے سے متعلق
	بجائت کے نظر لگانے سے پناہ		عجزی سے پناہ مانگنے سے متعلق
	غرور کی بُرائی سے پناہ	۶۰۸	ذلت و رسوائی سے پناہ مانگنا
۶۱۸	بڑی عمر سے پناہ مانگنا	۶۰۹	(بے برکتی اور کمی سے پناہ مانگنا
	عمر کی بُرائی سے پناہ مانگنا	۶۱۰	فقیری سے پناہ مانگنے سے متعلق
	نفع کے بعد نقصان سے پناہ مانگنا		فتنہ قبر سے پناہ مانگنے سے متعلق
۶۱۹	مظلوم کی بددعا سے پناہ مانگنے سے متعلق		جنس سیر نہ ہو اس سے پناہ مانگنے سے متعلق
	سفر سے واپسی کے وقت رنج و غم سے پناہ		بھوک سے پناہ مانگنے سے متعلق
	بُے پروسی سے پناہ مانگنا		خیانت سے پناہ مانگنے سے متعلق
۶۲۰	لوگوں کے فساد سے پناہ سے متعلق		دُشمنی، نفاق اور بُرے اخلاق سے پناہ مانگنا

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۶۳۲	گدڑی اور خشک کھجور کے آمیزہ کو شراب کہا جاتا ہے خلیطین کی نمیز پینے کی ممانعت سے متعلق کچی اور پکی کھجور کو ملا کر بھگونے سے ممانعت کچی اور تر کھجور کو ملا کر بھگونے کی ممانعت کچی اور خشک کھجور کا آمیزہ	۶۳۰	فتنہ دجال سے پناہ سے متعلق عذاب دوزخ اور دجال کے شر سے پناہ سے متعلق
۶۳۳	گدڑی اور خشک کھجور کو ملا کر بھگونا	۶۳۱	انسانوں کے شر سے پناہ مانگنے سے متعلق زندگی کے فتنہ سے پناہ مانگنا
۶۳۴	کچی اور تر کھجور کو ملا کر بھگونے سے ممانعت کھجور اور انگور ملا کر بھگونے کی ممانعت گدڑی کھجور اور انگور ملانا	۶۳۲	فتنہ موت سے پناہ مانگنے سے متعلق عذاب قبر سے پناہ مانگنا
۶۳۵	کچی اور تر کھجور کو ملا کر بھگونے سے ممانعت کھجور اور انگور ملا کر بھگونے کی ممانعت گدڑی کھجور اور انگور ملانا	۶۳۳	فتنہ قبر سے پناہ مانگنا اللہ عزوجل کے عذاب سے پناہ مانگنا عذاب دوزخ سے پناہ مانگنا
۶۳۶	گدڑی کھجور اور انگور ملانے کی ممانعت دو چیزیں ملا کر بھگونے کی ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ ایک شے سے دوسری شے کو تقویت حاصل ہوتی ہے اور اس طرح نشہ جلدی پیدا ہونے کا امکان ہے صرف گدڑی کھجور کر بھگو کر نمیز بنانے او پینے کی اجازت جب تک کہ اس فیض میں تیزی اور جوش پیدا نہ ہو	۶۳۴	آگ کے عذاب سے پناہ دوزخ کی گرمی سے پناہ مانگنا اعمال کی بُرائی سے پناہ مانگنے سے متعلق جو اعمال انجام نہیں دیئے اُن کے شر سے پناہ زمین میں دھنس جانے سے متعلق گرنے اور مکان تلے دب جانے سے پناہ اللہ عزوجل کے غصہ سے پناہ مانگنے سے متعلق اس کی رضا کے ساتھ
۶۳۷	مشکوں میں نمیز بنانا کہ آگے سے جس کے منہ بندھے ہوئے ہوں	۶۳۵	قیامت کے دن جگہ کی تنگی سے پناہ سے متعلق ایسی دُعا سے پناہ مانگنے سے متعلق جو قبول نہ ہو
۶۳۸	صرف کھجور بھگونے کی اجازت سے متعلق صرف انگور بھگونا گدڑی کھجور کو علیحدہ پانی میں بھگونے کی اجازت سے متعلق	۶۳۶	ایمانی کتاب الاشریۃ شراب کی حرمت سے متعلق جس وقت شراب کی حرمت نازل ہوئی تو کس قسم کی شراب بہائی گئی؟
۶۳۹	آیت کریمہ: وَمِنْ ثَمَرَاتِهَا تفسیر	۶۳۷	

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۶۵۵	روغنی برتنوں کا بیان	۶۳۰	جس وقت شراب کی حرمت ہوئی تو شراب کون کونسی اشیاء سے تیار کی جاتی تھی؟
	مذکورہ برتنوں کے استعمال کی ممانعت ضرور تھی		جو شراب غلہ یا پھلوں سے تیار ہوا اگرچہ وہ کسی قسم کا ہوا اگر اس میں نشہ ہو تو وہ حرام ہے۔
۶۵۶	ان برتنوں کا بیان	۶۳۱	جس شراب میں نشہ ہو وہ خمر ہے اگرچہ وہ انگور سے تیار نہ کی گئی ہو
	کن برتنوں میں نبیذ بنانا درست ہے اس سے متعلق احادیث اور مشکوٰۃ میں نبیذ بنانے سے متعلق احادیث	۶۳۲	ہر ایک نشہ لانے والی شراب حرام ہے
۶۵۷	مٹی کے برتن کی اجازت	۶۳۵	بیج اور مزر کونسی شراب کو کہا جاتا ہے؟
۶۵۸	شراب کیسی شے ہے؟		جس شراب کے بہت پینے سے نشہ ہو اُس کا
۶۶۰	شراب پینے کی مذمت سے متعلق	۶۳۷	کچھ حصہ بھی پینا حرام ہے
۶۶۱	شرابی کی نماز قبول نہیں ہوتی	۶۳۸	جو کی شراب کی ممانعت سے متعلق
۶۶۳	شراب نوشی سے کون کون سے گناہ کا ارتکاب ہوتا ہے۔ نماز چھوڑ دینا، ناحق خون کرنا جس کو اللہ عزوجل نے حرام فرمایا ہے		رسول کریم ﷺ کے واسطے کن برتنوں میں نبیذ تیار کی جاتی تھی؟
۶۶۴	شراب پینے والے کی توبہ		اُن برتنوں سے متعلق کہ جن میں نبیذ تیار کرنا ممنوع ہے۔ مٹی کے برتن میں نبیذ تیار کرنے کے ممنوع ہونے سے متعلق
۶۶۵	جو لوگ ہمیشہ شراب پیتے ہیں اُن کے متعلق	۶۳۹	ہر سے رنگ کے لاکھی برتن کے متعلق
۶۶۷	شرابی کو جلا وطن کرنے کا بیان	۶۵۰	کدو کے تونے کی نبیذ کی ممانعت
	اُن احادیث کا تذکرہ جن سے لوگوں نے یہ دلیل لی کہ نشہ آور شراب کا کم مقدار میں پینا جائز ہے	۶۵۱	تو تونے اور روغنی برتن کی نبیذ کی ممانعت
	جو لوگ شراب کا جواز ثابت کرتے ہیں اُن کی دلیل حضرت عبدالملک بن نافع والی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث بھی ہے	۶۵۲	کدو کے تونے اور لاکھی اور چوبی برتن میں نبیذ پینے کی ممانعت
۶۷۲	اُس ذلیل کر دینے والے عذاب کا بیان جو کہ اللہ عزوجل نے شرابی کے لیے تیار کر رکھا ہے	۶۵۳	تو تونے لاکھی اور روغنی برتن کی نبیذ کی ممانعت
۶۷۷			کدو کے تونے اور چوبی برتن اور روغنی برتن اور لاکھی کے برتن کی نبیذ کے ممنوع ہونے سے متعلق

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۶۸۱	کونسی طلاء پینا درست ہے اور کونسی نہیں؟ اس کا بیان	۶۷۸	جس شے میں شبہ پیدا ہو جائے اس کو چھوڑ دینے کا بیان
۶۸۳	حلال اور حرام نبیذ کا بیان	۶۷۹	جو شخص شراب تیار کرے اس کے ہاتھ انگور فروخت کرنا مکروہ ہے
۶۸۶	نبیذ سے متعلق ابراہیم پر راویوں کے اختلاف کا بیان		انگور کا شیرہ فروخت کرنا مکروہ ہے
۶۸۷	کون سے مشروبات (پینا) درست ہے؟		اس قسم کا طلاء پینا درست ہے اور کونسی قسم کا ناجائز؟
۶۸۸	خاتمہ کتاب		

(۳)

کتاب النحل

عطیہ اور بخشش سے متعلق احادیث مبارکہ

باب: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں راویوں

کے اختلاف کا بیان

۳۷۰۵: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے عطیہ اور بخشش سے ان کو ایک غلام عنایت کیا پھر حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے والد ماجد خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تاکہ آپ کو اپنے عطیہ اور بخشش پر گواہ بنائیں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تم نے تمام لڑکوں کو عطیہ دیا ہے؟“ انہوں نے جواب دیا: نہیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا: ”پس اس عطیہ کو واپس لے لو“ اور مصنف پیسہ کے اس حدیث کے دو استاد ہیں اس وجہ سے اس حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ الفاظ راوی محمد کے ہیں حضرت قتیبہ رضی اللہ عنہ (راوی) کے نہیں ہیں۔

۳۷۰۶: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد ان کو ایک دن رسول کریم کی خدمت میں لے گئے اور انہوں نے عرض کیا کہ میں نے اپنا ایک غلام اپنے اس لڑکے کو بطور عطیہ کے دے دیا۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تم نے اپنے تمام لڑکوں کو غلام بطور عطیہ دیا ہے؟“ (یا صرف تم نے اس ایک ہی لڑکے کو عطیہ میں غلام دیا ہے؟) اس نے عرض کیا: ”نہیں“ (باقی تمام لڑکوں کو میں نے کچھ نہیں دیا) اس پر آپ نے فرمایا: ”پھر تم اپنے اس عطیہ کو واپس لے لو۔“

۱۵۵۹: ذِکْرُ اخْتِلَافِ الْفَاطِمِ النَّاقِلِينَ

لِخَبَرِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ فِي النَّحْلِ

۳۷۰۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ أَبْنَانَ مُحَمَّدُ بْنُ مَنصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ النَّعْمَانِ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ نَحَلَهُ غُلَامًا فَآتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْهَدُهُ فَقَالَ كُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتُ قَالَ لَا قَالَ فَأَرَادَهُ وَالْفَلْفُطُ لِمُحَمَّدٍ۔

۳۷۰۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَرِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ مُحَمَّدِ ابْنِ النَّعْمَانِ بِحَدِيثَيْهِ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي غُلَامًا تَكَانَ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ قَالَ لَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَرَادَهُ

۳۷۰۷: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کو خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام عطیہ کر دیا ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا: ”تم نے کیا اپنے دوسرے بیٹوں کو بھی کچھ (غلام) دیا ہے؟“ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا: ”پھر تم اس کو واپس لے لو۔“ (یعنی اگر بخشش کرنا ہے تو سب کو بخشش کرو)۔

۳۷۰۸: حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک روز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام بخشش کر دیا ہے اگر آپ حکم فرمائیں تو میں اپنے اس عطیہ کو باقی رکھوں؟ آپ نے فرمایا: ”کیا تم نے اپنے تمام بیٹوں کو عطیہ کیا ہے؟“ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”تو تم اس غلام کو اس سے واپس لے لو“ (یعنی جس کو تم نے بخشش کیا ہے تم وہ بخشش واپس لے لو)

۳۷۰۹: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے ان کو کچھ عطیہ کے طور پر عنایت کیا۔ اس پر حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی والدہ نے حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کے والد سے کہا کہ تم نے میرے بیٹے کو جو کچھ دیا ہے تم اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنا لو۔ چنانچہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ نے اس پر گواہ بن جانے کو مکروہ خیال فرمایا (کیونکہ یہ حق تلفی پر گواہ ہونا تھا)۔

۳۷۱۰: حضرت بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے لڑکے کو ایک غلام بخشش میں عنایت کیا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وہ اس ارادہ سے حاضر ہوئے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو (اس پر) گواہ بنا لیں آپ نے فرمایا: ”کیا تم نے تمام لڑکوں کو اسی طرح عطا کیا ہے؟“ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”پس اس کو رد کر لے“ (یعنی تم اس کو وہ غلام نہ دو)

۳۷۰۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ ابْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ جَاءَ بِابْنِهِ النُّعْمَانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غُلَامًا كَانَ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكُلَّ يَتِيمَكَ نَحَلْتُ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْهُ.

۳۷۰۸: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ النُّعْمَانَ وَحُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَاهُ عَنْ بَشِيرِ ابْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ فَقَالَ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غُلَامًا فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تَنْفِذَهُ أَفَلَنْتَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكُلَّ يَتِيمَكَ نَحَلْتَهُ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْهُ.

۳۷۰۹: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُقَارِبَةَ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ نَحَلَهُ نُحْلًا فَقَالَتْ لَهُ أُمُّهُ أَشْهَدُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَيَّ مَا نَحَلْتُ ابْنِي فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُشْهَدَ لَهُ.

۳۷۱۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو غَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ يَعْنَى ابْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ بَشِيرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ نَحَلَ ابْنَهُ غُلَامًا فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارَادَ أَنْ يُشْهَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ بِنْتٌ ذَا قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْهُ.

۳۷۱۱: حضرت ابن عمرو اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک روز حضرت بشیر بن سائبؓ خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میں نے نعمان کو بطور عطیہ (کچھ) دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تم نے اس کے بھائیوں (یعنی اپنے دوسرے لڑکوں) کو کچھ دیا ہے؟“ اس نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”تم اس کو واپس لے لو“ (یعنی بخشش نہ کرو)۔

۳۷۱۲: حضرت نعمانؓ سے روایت ہے کہ ان کے والد ان کو گود میں لے کر رسول کریم ﷺ کی خدمت میں لے گئے اور عرض کیا: آپ اس پر گواہ رہیے کہ میں نے نعمان کو اپنے مال میں سے بطور بخشش کے فلاں فلاں چیز دی ہے۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تم نے اپنے تمام لڑکوں کو اسی مقدار میں عطا کیا ہے (جتنا حضرت نعمانؓ کو دیا ہے)؟“

۳۷۱۳: حضرت نعمانؓ سے روایت ہے کہ ان کے والد ان کو نبی کی خدمت میں لے گئے تاکہ جو کچھ انہوں نے بخشش کی تھی اس پر آپ کو گواہ بنائیں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تم نے اپنے دوسرے لڑکوں کو اسی مقدار میں دیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”میں اس پر گواہ نہیں بنتا کیا تم کو یہ بات پسندیدہ نہیں کہ تمہارے ساتھ سب کے سب لڑکے احسان کا ایک جیسا معاملہ کریں؟“ انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”تم پھر ایسا کام نہ کرو۔“

۳۷۱۴: حضرت نعمان بن بشیر انصاریؓ سے روایت ہے کہ حضرت نعمانؓ کی والدہ جو کہ رواحہ کی بیٹی تھیں نے نعمانؓ کے والد سے عرض کیا کہ تم اپنے مال میں سے ان کے لڑکے نعمانؓ کو کچھ دے دو۔ لیکن حضرت نعمانؓ کے والد نے اس مسئلہ کو ایک سال تک التواء میں ڈالے رکھا۔ پھر خود ہی ان کے دل میں خیال ہوا تو انہوں نے بخشش کی چیز نعمانؓ کو دے دی۔ نعمانؓ کی والدہ نے عرض کیا: میں نہیں مانتی جس وقت تک تم نبیؐ کو اس بات پر گواہ نہ بنا لو تو

۳۷۱۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِجَابٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ عَنْ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ بَشِيرًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهُ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ نِحْلَةً قَالَ أَعْطَيْتَ لِأَخُوهِ قَالَ لَا قَالَ فَأَرُدُّهُ۔

۳۷۱۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَّازِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانَ قَالَ انْطَلَقَ بِهِ أَبُوهُ يُعْمَلُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَشْهَدُ أَنِّي لَمَّا نَحَلْتُ النُّعْمَانَ مِنْ مَالِي كَذَا وَكَذَا قَالَ كُلُّ بَيْتِكَ نَحَلْتُ بِمِثْلِ الَّذِي نَحَلْتُ النُّعْمَانَ۔

۳۷۱۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ عَنِ النُّعْمَانَ أَنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْهَدُ عَلَى نُحْلِ نِحْلَةَ أَبِيهِ فَقَالَ أَكُلُّ وَكَانَ نَحَلْتُ بِمِثْلِ مَا نَحَلْتَهُ قَالَ لَا قَالَ فَلَا أَشْهَدُ عَلَى شَيْءٍ وَاللَّهِ يَسْرُكُ أَنْ يَكُونُوا إِلَيْكَ فِي الْبِرِّ سَوَاءً قَالَ بَلَى قَالَ فَلَا إِذَا۔

۳۷۱۴: أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَتَّى عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ بِالْأَنْصَارِيِّ أَنَّ أُمَّهُ ابْنَةَ رَوَاحَةَ سَأَلَتْ أَبَاهُ بَعْضَ الْمَوْهَبَةِ مِنْ مَالِهِ لِابْنِهَا فَأَلْفَوِي بِهَا سَنَةً لَمْ يَدَالَهُ فَوَهَبَهَا لَهُ فَقَالَتْ لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهَدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمَّ هَذَا ابْنَةَ رَوَاحَةَ

قَاتَلْتَنِي عَلَى الْيَدِي وَهَبْتُ لَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَشِيرُ أَلَيْكَ وَلَدٌ يَسُوءُ هَذَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَكَلْتَهُمْ وَهَبْتُ لَهُمْ مِثْلَ الْيَدِي وَهَبْتُ لِأَيْتِكَ هَذَا قَالَ لَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تُشْهِدُنِي إِذَا قَاتَيْتَ لَا أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ-

۳۷۱۵: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ قَالَ سَأَلْتُ أُمَّيْ أُمَّيْ أَبِي بَعْضَ الْمَوْجِبَةِ فَوَهَبَهَا لِي فَقَالَتْ لَا أَرْضَى حَتَّى أَشْهَدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاتَّخَذَ أَبِي يَدِي وَأَنَا غُلَامٌ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمَّ هَذَا ابْنَةٌ وَوَاحَةٌ طَلَبْتُ مِنِّي بَعْضَ الْمَوْجِبَةِ وَقَدْ أَعْجَبَهَا أَنْ أَشْهَدَكَ عَلَى ذَلِكِ قَالَ يَا بَشِيرُ أَلَيْكَ ابْنٌ غَيْرُ هَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَبْتُ لَكَ مِثْلَ مَا وَهَبْتُ لِهَذَا قَالَ لَا قَالَ فَلَا تُشْهِدُنِي إِذَا قَاتَيْتَ لَا أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ-

نعمانؓ کے والد نے نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! اس لڑکے کی والدہ یعنی روادہ کی لڑکی مجھ سے جھگڑا کر رہی ہے اس پر جو میں نے اس (لڑکے) کو بخشش کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: "اے بشیر! کیا تمہارا اس کے علاوہ اور لڑکا بھی ہے؟" عرض کیا: جی ہاں۔ اس پر آپ نے فرمایا: "کیا تم نے ان سب کو بھی اسی طرح عطیہ کیا ہے جو اب دیا نہیں۔ آپ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا: "تب تم مجھ کو اس مسئلہ میں گواہ نہ بناؤ کیونکہ میں کسی ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔"

۳۷۱۵: حضرت نعمانؓ سے روایت ہے کہ میری والدہ محترمہ نے میرے والد ماجد سے میرے لیے کچھ عطیہ اور بخشش کے طور پر مانگے۔ اس نے ہبہ کیا اور مجھ کو کچھ دینا چاہا۔ اس وقت میری والدہ نے کہا کہ میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گی کہ جس وقت تک اس پر رسول کریمؐ گواہ نہ بن جائیں۔ اس پر حضرت نعمانؓ نبیؐ نقل کرتے ہیں کہ میرے والد نے میرے ہاتھ پکڑ کر مجھ کو رسول کریمؐ سے ملایا اور ان دنوں میں لڑکا (یعنی کم عمر) تھا اور آ کر عرض کیا: یا رسول اللہ! اس لڑکے کی والدہ روادہ کی لڑکی کچھ ہبہ اور بخشش کے طور پر مانگ رہی ہے اور اس کی خوشی اور رضامندی اس میں ہے کہ میرے بخشش کرنے پر آپ گواہ بن جائیں۔ آپ نے فرمایا: "اے بشیر! کیا تمہارا اسکے علاوہ کوئی اور لڑکا بھی ہے؟" عرض کیا: جی ہاں! ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا: "اے بشیر! کیا تم نے اس کو بھی اسی طرح عطیہ دیا ہے؟" انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: "اگر ایسا ہے تو تم اس سلسلہ میں میری گواہی نہ لو۔ اسلئے کہ میں ظلم کی بات پر گواہ نہیں بنتا ہوں۔"

۳۷۱۶: حضرت عامرؓ سے روایت ہے کہ حضرت بشیر بن سعدؓ رسول کریمؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری اہلیہ عمرہ نامی روادہ کی لڑکی کہتی ہے کہ تم میرے لڑکے نعمان کے لیے کچھ صدقہ (یعنی بخشش) کر دو اور وہ کہتی ہیں تم اس دینے ہوئے پر رسول کریمؐ کو

۳۷۱۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ أُحْبِرْتُ أَنَّ بَشِيرَ بْنَ سَعْدٍ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ امْرَأَتِي عُمْرَةَ بِنْتُ رَوَاحَةَ أَمْرَتُنِي أَنْ أَتُصَدَّقَ عَنِّي ابْنِي نَعْمَانَ بِصَدَقَةٍ

وَأَمْرَتُنِي أَنْ أَشْهَدَكَ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ هَلْ لَكَ بَنُونَ سِوَاهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَعْطَيْتَهُمْ مِثْلَ مَا أَعْطَيْتَ لِهَذَا قَالَ لَا قَالَ فَلَا تُشْهِدْنِي عَلَى جُورٍ-

۳۷۱۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلِيمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّادَةَ بْنِ مَسْعُودٍ ح وَأَبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ أَبَانَا جَبَانُ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّادَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ مُحَمَّدُ ابْنِي النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى أَبِي بِصَدَقَةٍ فَاشْهَدْ فَقَالَ هَلْ لَكَ وَلَدٌ غَيْرُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَعْطَيْتَهُمْ كَمَا أَعْطَيْتَهُ قَالَ لَا قَالَ أَشْهَدُ عَلَى جُورٍ-

۳۷۱۸: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ لَطْرِ قَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ صَبِيحٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ ذَهَبَ بِي أَبِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْهَدُهُ عَلَى شَيْءٍ فَأَعْطَانِيهِ فَقَالَ أَلَيْكَ وَلَدٌ غَيْرُهُ قَالَ نَعَمْ وَصَفَّ بِيَدِهِ بِكَفِّهِ أَجْمَعَ كَذَا الْأَسْوَيْتُ بَيْنَهُمْ-

۳۷۱۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ أَبَانَا جَبَانُ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ لَطْرِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صَبِيحٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ يَقُولُ وَهُوَ يَخْطُبُ انْطَلَقَ بِي أَبِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْهَدُهُ عَلَى عَطِيَّةٍ فَأَعْطَانِيهَا فَقَالَ هَلْ لَكَ بَنُونَ سِوَاهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَوَّيْتَهُمْ-

گواہ بنا لو۔ چنانچہ آپ نے بشیر سے دریافت فرمایا: ”کیا تمہارے اور لڑکے بھی ہیں؟“ عرض کیا: ”جی ہاں۔“ آپ نے فرمایا: ”کیا تم نے ان کو بھی اسی مقدار میں بخشش کی؟“ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: تم اس سلسلہ میں مجھ کو گواہ نہ بناؤ اس ظلم پر۔

۳۷۱۷: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور محمد جو کہ مصنف کے استاذ ہیں ان کی روایت میں جاء کا لفظ نہیں ہے بلکہ لفظ آتی مذکور ہے اور معنی دونوں کے ایک ہی ہیں اور اس شخص نے آ کر عرض کیا: میں نے دیا ہے اپنے لڑکے کو آپ گواہ رہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا: ”تمہارے کیا اور اولاد بھی ہے؟“ انہوں نے عرض کیا جی ہاں ہے۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تم نے اس کو بھی اسی طرح بخشش کی ہے یا نہیں؟“ انہوں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”مجھ کو تم کیا ظلم پر گواہ بناتے ہو؟“

۳۷۱۸: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ کو میرے والد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے تاکہ آپ کو اس پر گواہ بنا لیں جو کہ مجھ کو دیا تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا: ”کیا اس کے علاوہ تمہارے کوئی اور لڑکا بھی ہے؟“ اس نے عرض کیا: جی ہاں! آپ نے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ”تمام لڑکوں کو برابر رکھنا چاہیے۔“ (ایک لڑکے کو دینا اور دوسرے کو نہ دینا ظلم ہے)۔

۳۷۱۹: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اور وہ خطبہ دے رہے تھے انہوں نے نقل فرمایا کہ میرے والد صاحب مجھ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے تاکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے عطیہ پر گواہ بنا لیں چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد سے فرمایا: ”کیا تمہارے اور بیٹے بھی ہیں؟“ والد نے کہا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم سب کے ساتھ برابری اور

انصاف کا معاملہ کرو۔“

۳۷۲۰: حضرت جابر بن مفضل سے مروی ہے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے خطبہ کے دوران سنا کہ آپ نے فرمایا: ”تم لوگ اولاد کے سلسلہ میں انصاف سے کام لو۔“ آپ نے اسی طرح دو مرتبہ فرمایا۔

۳۷۲۰ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا
سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ
جَابِرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ الْمُهَلَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَخُطُّبُ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اَعْدِلُوا بَيْنَ اَبْنَائِكُمْ اَعْدِلُوا بَيْنَ
اَبْنَائِكُمْ۔

۳۲

کتاب الہبۃ

ہبہ سے متعلق احادیث مبارکہ

۱۸۱۰ : بِأُهْبَةِ الْمُشَاعِرِ

باب: مشترکہ چیز میں ہبہ کرنے کا بیان

۳۷۲۱: حضرت عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے سنا انہوں نے کہا ہم آپ سے نزدیک تھے۔ جس وقت (قبیلہ) ہوازن کے نمائندے حاضر ہوئے تھے اور کہنے لگے کہ اے محمد! ہم لوگ سب کے سب ایک ہی اصل اور ایک ہی خاندان کے فرد ہیں اور ہم لوگوں پر جو بھی آفت ومصیبت نازل ہوتی ہے وہ آپ پر ظاہر ہے۔ آپ ہم لوگوں کے ساتھ احسان فرمائیں۔ اللہ عزوجل آپ پر احسان فرمائے۔ آپ نے فرمایا: "تم دو چیزوں میں سے ایک چیز اختیار کرو یا دولت لے یا اپنی عورتوں کو چھڑا لو۔" انہوں نے عرض کیا: آپ نے ہم کو اختیار دیا تو ہم اپنی عورتوں اور بچوں کو اختیار کرتے ہیں۔ نبی نے ارشاد فرمایا: "جس قدر میرا اور عبدالمطلب کی اولاد کا حصہ ہے وہ میں تم کو دے چکا لیکن جس وقت میں نماز ظہر ادا کروں تو تم سب کھڑے رہو اور اس طریقہ سے کہو کہ ہم لوگ مدد چاہتے ہیں رسول کریم کے سبب تمام مؤمنین سے یا مسلمانوں سے اپنی عورتوں اور مال میں۔" راوی نقل کرتے ہیں کہ جس وقت لوگ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ نمائندے کھڑے ہو گئے

۳۷۲۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ آتَتْهُ وَفَدَّ هَوَازِنَ فَقَالُوا يَا مُحَمَّدُ إِنَّا أَصْلٌ وَ عَشِيرَةٌ وَ لَقَدْ نَزَلَ بِنَا مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَا يَخْفَى عَلَيْكَ فَأَمِنُّنَا عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ عَلَيْكَ فَقَالَ اخْتَارُوا مِنْ أَمْوَالِكُمْ أَوْ مِنْ نِسَائِكُمْ وَآبَتَانِكُمْ فَقَالُوا لَقَدْ خَيْرْتَنَا بَيْنَ أَحْسَابِنَا وَآمَوَالِنَا بَلْ نَخْتَارُ نِسَاءَنَا وَآبَتَانَنَا نَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا مَا كَانَ لِي وَرَبِّي عَبْدُ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكُمْ فَإِذَا صَلَّيْتُ الظُّهْرَ فَقُومُوا فَقُولُوا إِنَّا نَسْتَعِينُ بِرَسُولِ اللَّهِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَوِ الْمُسْلِمِينَ فِي نِسَائِنَا وَآبَتَانِنَا فَلَمَّا صَلُّوا الظُّهْرَ قَامُوا فَقَالُوا ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ لِي

● مراد جنگ ہے اس میں قبیلہ ہوازن کی عورتیں اور بچے غلام بنا لئے گئے۔ (جاتی)

وَلَيْبِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَهَوَ لَكُمْ فَقَالَ الْمُهَاجِرُونَ
 وَمَا كَانَ لَنَا فَهَوَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَقَالَتِ الْأَنْصَارُ مَا كَانَ لَنَا فَهَوَ لِرَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ أَمَا
 أَنَا وَبَنُو تَمِيمٍ فَلَا وَقَالَ عُبَيْدُ بْنُ حَضَنٍ أَمَا أَنَا وَ
 بَنُو فِزَارَةَ فَلَا وَقَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ مِرْدَاسٍ أَمَا أَنَا
 وَبَنُو سَلِيمٍ فَلَا فَقَامَتْ بَنُو سَلِيمٍ فَقَالُوا كَذَبْتَ مَا
 كَانَ لَنَا فَهَوَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا
 النَّاسُ رُدُّوا عَلَيَّهِمْ بِنَاءَهُمْ وَآبَاءَهُمْ فَمَنْ
 تَمَسَّكَ مِنْ هَذَا الْقَوْمِ بِشَيْءٍ فَلَهُ بِسْتُ قَرَائِضٍ
 مِنْ أَوْلَى شَيْءٍ يُغْنِيهِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْنَا وَرَزَقَتْ
 رَاحِلَتُهُ وَرَزَقَتْ النَّاسُ الْبَيْمُ عَلَيْنَا قَبَانَا فَالْجَوَاهُ
 إِلَى شَجَرَةٍ فَخَطَمْتُ رِدَائَهُ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
 رُدُّوا عَلَيَّ رِدَائِي قَوْلَ اللَّهِ لَوْ أَنَّ لَكُمْ شَجَرَتَاهُمَا
 نَعْمًا فَسَمَّتهُ عَلَيْكُمْ ثُمَّ لَمْ تَلْقَوْنِي بِخَيْلًا وَلَا بَجَانًا
 وَلَا كَذُوبًا ثُمَّ أَنَّى بَعِيرًا فَأَخَذَ مِنْ سَنَابِهِ وَبَرَّةَ بَيْنَ
 أَضْبَعِيهِ لَمْ يَقُولْ هَا إِنَّهُ لَيْسَ لِي مِنَ الْقَوْمِ شَيْءٌ
 وَلَا هِدْيَةٌ إِلَّا حُمْسٌ وَالنُّحُصُ مَرْدُودَةٌ فَيُكْمُ قَقَامٌ
 إِلَيْهِ رَحْلٌ يَكْبَةُ مِنْ شَعْرِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذْتُ هِدْيَةً لِأَصْلِحَ بِهَا بَرْدَعَةَ
 بَعِيرِي لِي فَقَالَ أَمَا مَا كَانَ لِي وَلَيْبِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
 فَهَوَ لَكَ فَقَالَ أَوْ بَلَعَتْ هِدْيَةَ فَلَا أَرَبَ لِي فِيهَا
 فَكَذَّهَا وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَدُّوا الْحِيَاطَ وَالْمِخْيِطَ
 فَإِنَّ الْعُلُولَ يَكُونُ عَلَى أَهْلِهِ عَارًا وَشَارًا يَوْمَ
 الْقِيَامَةِ

اور وہی بات کہی پھر نبی نے ارشاد فرمایا: "جو کچھ میرا اور عبدالمطلب کی
 اولاد کا حصہ ہے وہ تمہارے واسطے ہے۔" یہ بات سن کر مہاجرین نے
 بھی یہی کہا اس پر اقرع بن حابس نے کہا ہم اور قبیلہ بنی تمیم دونوں اس
 بات میں شامل نہیں ہوئے اور حضرت عبید بن حسان نے کہا ہم
 اور قبیلہ بنو فزارہ کے لوگ دونوں کے دونوں اس بات کا اقرار نہیں
 کرتے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما نے اسی طرح سے کہا اور
 اپنے ساتھ قبیلہ بنی سلیم کے لوگوں کو شامل کیا جس وقت انہوں نے
 علیحدگی کی بات کہی تو قبیلہ بنی سلیم نے اس کی بات پر انکار کر دیا اور کہا
 کہ تم نے جھوٹ بولا ہے اور ہمارا جو کچھ بھی ہے وہ تمام کا تمام رسول
 کیلئے ہے پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اے لوگو! تم لوگ ان
 کی خواتین اور بچوں کو واپس کر دو اور جو شخص مفت نہ دینا چاہے تو میں
 اس کیلئے وعدہ کرتا ہوں کہ اس کو چھ اونٹ دیئے جائیں اس مال میں
 سے جو کہ پہلے اللہ عزوجل نے عطا فرمائے۔" یہ فرما کر آپ سوار ہو
 گئے اونٹ پر۔ لیکن لوگ آپ کے پیچھے ہی رہ گئے اور کہنے لگے واہ واہ
 ہم لوگوں کا مال غنیمت ہمارے ہی درمیان تقسیم فرمادیں اور آپ کو
 چاروں طرف سے گھیر کر ایک درخت کی جانب لے گئے۔ وہاں پر
 آپ کی چادر مبارک درخت سے علیحدہ ہو کر الگ ہو گئی آپ نے
 فرمایا: "اے لوگو! مجھ کو میری چادر اٹھاؤ خدا کی قسم اگر تمہارا (جنگل)
 کے درختوں کے برابر بھی جانور ہوں تو تم لوگوں پر ان کو تقسیم کر دوں
 پھر تم لوگ مجھ کو کھوس اور بخیل نہیں قرار دو گے اور نہ ہی مجھ کو بزدل قرار
 دو گے اور نہ ہی میرے خلاف کرو گے۔" پھر آپ ایک اونٹ کے
 نزدیک تشریف لائے اور آپ نے اس کی پشت کے بال اپنے ہاتھ کی
 چٹکی میں لے لیے پھر فرمانے لگے کہ تم لوگ سن لو میں اس "قٹی" میں
 سے کچھ بھی نہیں لیتا مگر پانچواں حصہ اور وہ پانچواں حصہ بھی لوٹ کر تم
 لوگوں کے ہی خرچہ میں آجائے گا۔ یہ بات سن کر ایک شخص آپ کے
 نزدیک آ کر کھڑا ہو گیا اور اس کے پاس ایک گچھا تھا بالوں کا اور اس
 نے کہا یا رسول اللہ! میں نے چیزی لی تاکہ میں اپنے اونٹ کی کھلی درست

کر سکوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ”جو شے میرے واسطے اور عبدالمطلب کی اولاد کیلئے ہے بس وہ تمہاری ہے۔“ اس پر اس شخص نے عرض کیا جس وقت یہ معاملہ اس حد کو پہنچ گیا اب اسکی مجھ کو کوئی ضرورت نہیں ہے اور پھر اس نے وہ بالوں کا گچھا پھینک ڈالا۔ راوی بیان کرتا ہے کہ پھر نبیؐ نے لوگوں کو حکم فرمایا (اگر کسی نے) سوئی دھاگہ لے لیا ہو تو وہ بھی اس تقسیم میں داخل کرو کیونکہ غنیمت کے مال میں چوری شرم اور عیب ہوگا ایسے شخص کیلئے قیامت کے دن۔

باب: اگر والد اپنے لڑکے کو ہبہ کرنے کے بعد ہبہ واپس

لے لے؟

۳۷۲۲: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”کوئی شخص کسی کو کوئی شے ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس نہ لے مگر باپ اپنے بیٹے کو اگر دینے کے بعد واپس لے لے تو اس میں حرج نہیں ہے اس لیے کہ ہبہ کی ہوئی شے واپس لینے والا شخص تے کر کے اس کو چاٹنے والا ہے۔“

۱۸۱۱: رُجُوعُ الْوَالِدِ فِيمَا يُعْطَى وَلَدَهُ

وَدِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ لِلْخَبَرِ فِي ذَلِكَ

۳۷۲۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عُرْوَةَ عَنْ عَامِرِ الْأَحْوَالِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَرْجِعُ آخِذٌ فِي هَبْتِهِ إِلَّا وَالِدٌ مِنْ وَلَدِهِ وَالْعَائِدُ فِي هَبْتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَبْتِهِ۔

کتے کی تے سے تشبیہ دینا سے مراد:

گویا کہ کوئی چیز کسی کو ہبہ کر دینے کے بعد اس سے واپس لینا نہیں چاہئے آپ ﷺ نے اسے بہت ہی زیادہ ناپسند فرمایا اور یوں نہیں کہا کہ ہبہ کرنے کے بعد اگر کوئی ہبہ کی کوئی چیز واپس لے لے تو اس آدمی کی طرح ہے کہ جو تے کر کے واپس چاٹ لے بلکہ فرمایا وہ شخص ایسا ہے کہ جیسے کتاب تے کر کے واپس چاٹ لے یہ بات خود بتا رہی ہے انسان تو ایسا کر ہی نہیں سکتا کہ تے کر کے واپس چاٹ لے لیکن کتاب جو کہ حقیر جانور ہے وہ اگر تے کر کے چاٹ لے اگر انسان ہبہ کرنے کے بعد چیز واپس لے تو بھی ایسا ہے یعنی کہ ایسا کرنا کس قدر ناپسندیدہ فعل ہے۔ (جامی)

۳۷۲۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کو یہ بات جائز نہیں کہ وہ ہبہ کرنے کے بعد وہ شے واپس لے لے لیکن والد اپنے لڑکے کو کوئی شے ہبہ کرنے کے بعد واپس لے لے تو درست ہے اور آپ نے ارشاد فرمایا: ”ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس لینے کی ایسی مثال ہے کہ جس طریقہ سے کہ کوئی کتاب

۳۷۲۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي طَاوُسٌ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْفَعَانِ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَجْعَلُ لِرَجُلٍ يُعْطَى عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطَى وَلَدَهُ

کھائے چلا جاتا ہے لیکن جس وقت اس کا پیٹ بھر جاتا ہے تو وہ تے کر دیتا ہے پھر وہ اپنی تے کو واپس کر لے۔“
۳۷۲۳: ترجمہ سابقہ حدیث جیسا ہے۔

۳۷۲۵: حضرت طاؤسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”کسی شخص کے لئے یہ بات چتر نہیں ہے کہ بہہ کرے اور بہہ کرنے کے بعد اس کو واپس لے علاوہ والد کے۔ حضرت طاؤس نقل فرماتے ہیں کہ میں نے یہ بات سنی تھی اور میں ان دنوں کم عمر تھا اور وہ جملہ جو میں نے سنا تھا وہ جملہ ”عائذ لی فی قہنیہ“ تھا اور نہ معلوم آپ نے یہ مثال اس شخص کے لئے بیان فرمائی تھی یا نہیں اور وہ یہ ہے پھر جو شخص یہ کام کرے اس کی مثال کتے کی طرح ہے کہ کھاتا ہے اور پھرتے کر دیتا ہے اور پھر اس تے کو کھالیتا ہے۔

باب: حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی روایت میں

اختلاف

۳۷۲۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدق خیرات کرنے کے بعد اس کو واپس لینے والا شخص کتے کی مانند ہے اس لیے کہ کتا اپنے کھانے کو اگل دیتا ہے پھر اس کو کھاتا ہے۔

۳۷۲۷: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص صدقہ کر کے اس کو واپس کر لیتا ہے تو اس کی ایسی مثال ہے کہ جیسی کتے کی مثال ہے جو کہ (پہلے) تے کرتا ہے پھر اس کو کھالیتا ہے۔

رَكَالِ الْيَدِ يُعْطِي عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ إِكْلَ حَتَّى إِذَا شَبِعَ قَاءَهُ ثُمَّ عَادَ فِي قَيْدِهِ۔
۳۷۲۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَلْجِيُّ الْمُقَدِسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ وَهُوَ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ عَنْ رَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعَائِدُ فِي هَيْبَةِ الْكَلْبِ يَفِيءُ ثُمَّ يَعُودُ لِي قَيْدِهِ۔

۳۷۲۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَبَّانٌ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجِلُّ لِأَعْدِي أَنْ يَهَبَ هَبَةً ثُمَّ يَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا مِنْ وَطْدِهِ قَالَ طَاوُسٌ كُنْتُ أَسْمَعُ وَأَنَا صَبِيرٌ عَائِدٌ لِي قَيْدِهِ فَلَمْ تَدِرْ أَنَّهُ صَرَبٌ لَهُ مَثَلًا قَالَ لَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ لَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَأْكُلُ ثُمَّ يَفِيءُ ثُمَّ يَعُودُ لِي قَيْدِهِ۔

۱۸۱۲: ذِكْرُ الْإِخْتِلَافِ لِخَبَرِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عباسؓ فیہ

۳۷۲۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَبِّبِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَثَلُ الْيَدِي يَرْجِعُ فِي صَدَقَتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَرْجِعُ لِي قَيْدِهِ فَيَأْكُلُهُ۔

۳۷۲۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبٌ وَهُوَ ابْنُ شَدَادٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ وَهُوَ الْأَوْزَاعِيُّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنِ ابْنَ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَهُ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ
ﷺ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يَتَصَدَّقُ بِالصَّدَقَةِ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا
كَمَثَلِ الْكَلْبِ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِي قَيْهِ فَآكَلَهُ

۳۷۲۸: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے
کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”صدقہ کر کے اس کو
واپس لینے والا شخص کتے کی مانند ہے کتے کی عادت ہے تے کر کے
چاٹ لینا۔“

۳۷۲۸: أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ مَرْوَانَ بْنِ الْهَيْثَمِ بْنِ
عِمْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ
قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ
عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ حَدَّثَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَثَلُ
الَّذِي يَرْجِعُ فِي صَدَقَتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ
يَعُودُ فِي قَيْهِ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَطَاءَ
بْنَ أَبِي رَبَاحٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ۔

۳۷۲۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بہہ کر کے اس کو واپس لینے والا تے کر
کے چاٹ لینے والے جیسا ہے۔“

۳۷۲۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ
بْنِ الْمُسَيْبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ
الْعَائِدُ فِي هَيْبِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْهِ۔

۳۷۳۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے
کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بہہ کرنے
کے بعد اس کو واپس لینے والا شخص تے چاٹنے والے شخص جیسا
ہے۔“

۳۷۳۰: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعَائِدُ فِي هَيْبِهِ
كَالْعَائِدِ فِي قَيْهِ۔

۳۷۳۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بری مثال ہمارے واسطے نہیں ہے۔ بہہ
کرنے کے بعد اس کو واپس لینے والا شخص تے کر کے چاٹ لینے
والے کی مانند ہے۔“

۳۷۳۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو
خَالِدٍ وَهُوَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي
عَرُوبَةَ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السُّوءِ الْعَائِدِ فِي
هَيْبِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْهِ۔

۳۷۳۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا: ”بری مثال ہمارے واسطے نہیں ہے۔ (در اصل) بہہ
کرنے کے بعد اپنی شے کو واپس لینے والا شخص تے کر کے چاٹ لینے

۳۷۳۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السُّوءِ

أَتَانِدُ فِي هَبْتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْبِهِ۔

۳۷۳۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا جِبَانٌ قَالَ أُنَبِّأُ عَبْدَ اللَّهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ لِمَثَلِ السُّوءِ الرَّاجِعُ فِي هَبْتِهِ كَالْكَلْبِ فِي قَيْبِهِ۔

۱۸۱۳: ذِكْرُ الْإِخْتِلَافِ عَلَى طَاوُسٍ فِي

الرَّاجِعِ فِي هَبْتِهِ

۳۷۳۴: أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمَخْزُومِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَلْعَائِدُ فِي هَبْتِهِ كَالْكَلْبِ فِي قَيْبِهِ تَمَّ يَعُودُ فِي قَيْبِهِ۔

۳۷۳۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ حَنَافٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلْعَائِدُ فِي هَبْتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْبِهِ۔

۳۷۳۶: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بِهِ حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَجِلُّ لِأَخِي أَنْ يُعْطِيَ الْعَطِيَّةَ فَيَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطَى وَلَدَهُ وَمَثَلُ الْيَدِي يُعْطَى الْعَطِيَّةَ فَيَرْجِعَ فِيهَا كَالْكَلْبِ يَأْكُلُ حَتَّى إِذَا شَبِعَ قَاءً تَمَّ عَادَ فَرَجَعَ فِي قَيْبِهِ۔

۳۷۳۷: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

والے کی مانند ہے۔“

۳۷۳۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا ”ہمارے واسطے بُری مثال کی مشابہت کی ضرورت نہیں ہے۔ اپنی شے کو واپس لینے والا شخص کتے کی مانند ہے جو کہتے کرتے کے بعد اس کو کھالے۔“ یعنی جس طریقہ سے کتے کی ہوئی شے کھا لیتا ہے اس طریقہ سے ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس لینے والا شخص بھی ہے۔“

باب: اُس اختلاف کا تذکرہ جو راویوں نے طاؤس کی

روایت میں بیان کیا

۳۷۳۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”ہبہ کر کے اس کو واپس لینے والا شخص کتے کی طرح ہے جس طریقہ سے کتے کرتا ہے اور پھر اس کو وہ کھا لیتا ہے۔“

۳۷۳۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اپنے ہبہ کیے ہوئے مال کو ہبہ کرنے کے بعد واپس لینے والا شخص کتے کی عادت والا ہے جو کہتے کرتا ہے اور پھر اس کو کھا لیتا ہے۔“

۳۷۳۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے کسی کے واسطے ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس لینا حلال نہیں فرمایا لیکن والد اپنے لڑکے کو کوئی شے دے کر واپس لے لے تو اس میں حرج نہیں ہے بلکہ جائز ہے اس کے لئے اور اس شخص کی مثال جو کہ ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس لے لیتا ہے اس کتے کی طرح ہے جو کہتے کر کے اس کو کھا لیتا ہے جس وقت اس کا پیٹ بھر جاتا ہے تو وہ کہتے کرتا ہے اس کھائے ہوئے کی اور پھر کھا لیتا ہے اس کے کو۔“

۳۷۳۷: حضرت طاؤس سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”کسی شخص کے لئے حلال نہیں کہ وہ ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس لے لیکن والد کے لئے درست ہے کہ اپنے بیٹے سے

ہبہ کرنے کے بعد ہبہ کی ہوئی شے واپس لے لے۔“ حضرت طاؤس (راوی) بیان فرماتے ہیں کہ میں لڑکوں سے یہ بات سنا کرتا تھا کہ قے کر کے چائے والا..... لیکن مجھ کو اس بات کا علم نہیں تھا کہ رسول کریم نے مثال میں اس مثال کو بیان فرمایا تھا آخر مجھ کو معلوم ہوا کہ رسول کریم ﷺ فرماتے تھے کہ ہبہ کر کے اس کو واپس لے لینے والا شخص کتے کی طرح ہے جو کہ اپنی قے کو کھاتا ہے۔

۳۷۳۸: حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے یہ حدیث شریف طاؤس سے سنی اور طاؤس نقل فرماتے ہیں کہ میں نے ایسے شخص سے یہ حاصل کی کہ جس کو رسول کریم ﷺ کی صحبت حاصل ہوئی تھی اور وہ خبر اور حدیث شریف یہ ہے۔ نبی نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی مثال جو کہ ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس لے لے اس کتے کی طرح ہے جو کہ قے کرتا ہے اور پھر اس قے کو دوبارہ کھا لیتا ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يَهَبُ هِبَةً ثُمَّ يَعُودُ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدَ قَالَ طَاوُسٌ كُنْتُ أَسْمَعُ الصَّبِيَّانَ يَقُولُونَ يَا عَائِدًا فِي قَبْنِهِ وَلَمْ أَشْعُرْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ ذَلِكَ مَثَلًا حَتَّى بَلَّغْنَا أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَثَلُ الَّذِي يَهَبُ الْهِبَةَ ثُمَّ يَعُودُ فِيهَا وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَأْكُلُ قَبْنَهُ.

۳۷۳۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَبَّانُ ابْنَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ حَنْظَلَةَ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ أَخْبَرَنَا بَعْضُ مَنْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يَهَبُ الْهِبَةَ ثُمَّ يَأْكُلُ قَبْنَهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَأْكُلُ قَبْنَهُ ثُمَّ يَأْكُلُ قَبْنَهُ.

(۳۳)

کتاب الرقیبی

رقیبی سے متعلق احادیث مبارکہ

باب: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت میں ابن ابی

نجیح پر اختلاف

۳۷۳۹: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”رقیبی جائز ہے۔“

۱۸۱۳: إِذْ كُرِيَ الْإِخْتِلَافُ عَلَى ابْنِ أَبِي

نَجِيحٍ فِي مَخْبَرِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِيهِ

۳۷۳۹: أَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ سُفْيَانَ عَنِ

ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الرَّقِيبِيُّ جَائِزٌ.

تشریح (۳) رقیبی کا مفہوم یہ ہے کہ مکان ہو یا زمین وغیرہ کوئی شخص کسی دوسرے کو یوں کہے کہ اگر پہلے میں مر گیا تو یہ مکان یا زمین تو لے لینا اگر تو مر گیا تو پھر میں اپنا مکان واپس لے لوں گا اسے رقیبی کہتے ہیں۔

۳۷۴۰: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رقیبی کا مالک اسی کو بنایا کہ جس کو مالک

نے وہ چیز عطا فرمائی تھی۔

۳۷۴۰: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زَيْدِ

بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَعَلَ الرَّقِيبِيَّ الَّذِي أُرْقِبَهَا.

۳۷۴۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں

نے فرمایا: رقیبی نہیں کرنا چاہئے پھر جس شخص نے رقیبی کیا تو اس کا راستہ

میراث کا ہے۔

۳۷۴۱: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ بَحَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي

نَجِيحٍ عَنْ طَاوُسٍ لَعَلَّهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَارْقِيبِي

لَمَنْ أُرْقِبَ شَيْئًا فَهُوَ سَبِيلُ الْمِيرَاثِ.

ذِكْرُ الْإِخْتِلَافِ عَلَى

أَبِي الزُّبَيْرِ

۳۷۳۲: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَرُقُّوا أَمْوَالَكُمْ فَمَنْ أَرَقَبَ شَيْئًا فَهُوَ لِمَنْ أَرَقَبَهُ.

۳۷۳۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمَرَى جَائِزَةٌ لِمَنْ أُعِمِرَهَا وَالرُّقْبَى جَائِزَةٌ لِمَنْ أَرَقَبَهَا وَالْعَائِدُ فِي هَيْبِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْبِهِ.

۳۷۳۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ الْعُمَرَى وَالرُّقْبَى سَوَاءٌ.

۳۷۳۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا تَحِلُّ الرُّقْبَى وَلَا الْعُمَرَى فَمَنْ أُعِمِرَ بَيْنَا فَهُوَ لَهُ وَمَنْ أَرَقَبَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ.

۳۷۳۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا تَصْلُحُ الْعُمَرَى وَلَا الرُّقْبَى فَمَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا أَوْ أَرَقَبَهُ فَإِنَّهُ لِمَنْ أُعِمِرَهُ وَارْقَبَهُ حَيَاتَهُ وَمَوْتَهُ أَرْسَلَهُ حَنْظَلَةُ.

باب: اس حدیث میں ابو زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا گیا ہے اُس کا تذکرہ

۳۷۳۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے مال دولت کا رقبہ نہ کیا کرو پھر جو شخص کسی شے کا رقبہ نہ کرے تو وہ چیز جس کے لئے رقبہ کیا گیا اسی کی ہوگی۔

۳۷۳۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمری جائز ہے اور جو شخص اس کے لئے جاتا ہے کہ جس کو دیا جاتا ہے اور رقبہ جائز ہے اس کا کہ جس کے لئے رقبہ کیا گیا اور ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس لینے والا شخص ایسا ہے کہ جیسے کہ تے کھانے والا۔

۳۷۳۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فرمان ہے کہ عمری اور رقبہ (جائز ہے) اور دونوں برابر ہیں۔

۳۷۳۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رقبہ درست نہیں ہے اور سے عمری بھی جائز نہیں ہے کہ عمری بھی پھر فرمایا: جو شخص کسی چیز کو عمری کے طور پر دے دے وہ اس کی ہے کہ جس کو کہ عمری دیا گیا اور جس نے رقبہ میں کوئی شے دی تو وہ رقبہ لینے والے کی ہوگی۔

۳۷۳۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عمری یا رقبہ کرنا مصلحت کی بات نہیں ہے پھر جس شخص کو کوئی شے دی گئی عمری اور رقبہ میں سے تو وہ شے اسی کی ہوگی زندگی میں اور موت میں بھی۔ حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس روایت کو مرسل فرمایا ہے۔

۳۷۴۷: حضرت حظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت طاؤس فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قہمی کرنا حلال نہیں ہے۔ پھر جس شخص کو قہمی کے طور پر کوئی شے دی گئی تو اس کا میراث کا راستہ ہے۔

۳۷۴۸: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمری یعنی زمین یا مکان لینے والے کے ورثہ کی میراث ہو جاتا ہے۔

۳۷۴۹: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمری وارثوں کی وراثت ہے۔

۳۷۵۰: حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمری کرنا درست ہے۔

۳۷۵۱: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: عمری وارث کی میراث ہے۔

۳۷۵۲: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمری وارث کی وراثت ہے۔

۳۷۴۷. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ أَنَا جَبَانٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ حَنْظَلَةَ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَجْعَلُ الرَّقْبَى فَمَنْ أَرْقَبَ رُقْبَى لَهُوَ سَبِيلُ الْمِيرَاثِ.

۳۷۴۸. أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ وَكَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعُمَرَى مِيرَاثٌ.

۳۷۴۹. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حُجْرِ بْنِ الْمَدْرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعُمَرَى لِلْوَارِثِ.

۳۷۵۰. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ أَبِي طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حُجْرِ بْنِ الْمَدْرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعُمَرَى جَائِزَةٌ.

۳۷۵۱. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعُمَرَى لِلْوَارِثِ.

۳۷۵۲. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ أَنَا جَبَانٌ قَالَ أَنبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرُوَ ابْنَ دِينَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ حُجْرِ بْنِ الْمَدْرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْعُمَرَى لِلْوَارِثِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

۳۳

کتاب العمری

عمری سے متعلق احادیث مبارکہ

۳۷۵۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ طَاوُسًا يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعُمَرَى هِيَ لِلْوَارِثِ۔

۳۷۵۳: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمری وارث کا حق ہے۔

۳۷۵۴: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ طَاوُسًا يُحَدِّثُ عَنْ حُجْرِ بْنِ الْمَدْرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْعُمَرَى لِلْوَارِثِ۔

۳۷۵۴: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمری وارث کی ملکیت ہے۔

۳۷۵۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو عَنْ طَاوُسٍ عَنْ حُجْرِ بْنِ الْمَدْرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بِالْعُمَرَى لِلْوَارِثِ۔

۳۷۵۵: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وارث کے واسطے عمری کا حکم فرمایا۔

۳۷۵۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّهُ عَرَّضَ عَلَيَّ مَعْقَلٌ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِينَارٍ عَنْ حُجْرِ بْنِ الْمَدْرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لِمُعْمِرِهِ مَحْيَاهُ وَرَمَاتِهِ وَلَا تُرَقَّبُوا لِمَنْ أَرَقَّبَ شَيْئًا فَهُوَ لِسَبِيلِهِ۔

۳۷۵۶: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کسی شے میں عمری کیا تو وہ شے اس کی زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی اسی کی ہوگی اور رقی نہیں کیا کرو جس شخص نے کسی شے میں رقی کیا تو وہ شے اس کے ورثہ کی ہوگی۔

۳۷۵۷: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمری جائز ہے۔

۳۷۵۷ أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْزَمٍ قَالَ أَخْبَانَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَنَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ الْحَجُورِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعُمَرَى جَائِزَةٌ.

۳۷۵۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمری جائز ہے۔

۳۷۵۸ أَخْبَرَنَا هُرُونُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ تَخَارِ بْنِ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ بَشِيرٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنْ الْعُمَرَى جَائِزَةٌ.

۳۷۵۹: حضرت کحول سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمری اور رقیٰ کو جائز اور ثابت رکھا۔

۳۷۵۹ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَبَّانٌ قَالَ أَخْبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْلَاقٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَكْحُومٌ عَنْ طَاوُسٍ بَلَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعُمَرَى وَالرَّقِيَّ.

باب: جابر رضی اللہ عنہ نے جو خبر اور حدیث عمری کے باب میں

۱۸۱۷: ذِكْرُ اخْتِلَافِ الْفَاطِمِ النَّاقِلِينَ

نقل کی اور ناقلین نے اس میں اختلاف کیا

لِخَبَرِ جَابِرٍ فِي الْعُمَرَى

۳۷۶۰: حضرت عطاء سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ کے وقت ارشاد فرمایا: عمری درست ہے یعنی عمری کرنے کے بعد وہ نافذ ہو جاتا ہے۔

۳۷۶۰ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا بِسْطَامُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَطَبَهُمْ فَقَالَ الْعُمَرَى جَائِزَةٌ.

۳۷۶۱: حضرت عطاء سے روایت ہے کہ رسول کریم نے عمری اور رقیٰ کرنے سے منع فرمایا۔ راوی نے اپنے استاذ جابر سے دریافت کیا رقیٰ کیا شے ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کوئی شخص دوسرے شخص سے کہے کہ یہ چیز تمہاری زندگی تک تمہارے واسطے ہے اور تم ہی اسکے مالک ہو اس طریقہ سے دینے کو منع فرمایا پھر اگر کسی شخص نے کسی کو اس طریقہ سے کہہ کر دینے دیا تو وہ چیز اسکی ہو جاتی ہے کہ جس کو اس طریقہ سے کہا ہے۔

۳۷۶۱ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ أَخْبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعُمَرَى وَالرَّقِيَّ قُلْتُ وَمَا الرَّقِيَّ قَالَ يَقُولُ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ هِيَ لَكَ حَيَاتِكَ فَإِنْ قَعَلْتُمْ فَهِيَ جَائِزَةٌ.

۳۷۶۲: حضرت عطاء نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمری نماز درست ہے (یعنی عمری کرنے

۳۷۶۲ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَنَادَةَ

يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ
الْعُمْرَى جَانِزَةٌ۔

۳۷۶۳: حضرت عطاء سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کسی کو کوئی شے دی زندگی میں اس کو استعمال کرنے کو تو وہ شے زندگی اور اس کے مرنے کے بعد اسی کی ہوگی۔

۳۷۶۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ أُنْبَأَنَا جِبَانٌ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أُعْطِيَ شَيْئًا حَيَاتَهُ فَهُوَ لَهُ حَيَاتُهُ وَمَوْتُهُ۔

۳۷۶۴: حضرت عطاء نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے کیا کرو اور عمری کرنا اچھا کام نہیں ہے پھر جس شخص کو رقمی دیا جائے گا یا عمری کسی شے میں تو وہ شے اس کے ورثہ کی ہو جائے گی۔

۳۷۶۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ أَبِي جَرِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تُرْقَبُوا وَلَا تُعْمِرُوا لَمَنْ أُرْقِبَ أَوْ أُعْمِرَ شَيْئًا فَهُوَ لِوَرِثَتِهِ۔

۳۷۶۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ تو عمری کرنا چاہیے اور نہ ہی رقمی کرنا اچھا کام ہے پھر جس کسی شخص نے عمری یا رقمی کیا تو پھر وہ شے ہمیشہ کے لیے اس شخص کی ہوگی چاہے وہ شخص زندہ رہے یا اس کا انتقال ہو جائے۔

۳۷۶۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أُنْبَأَنَا ابْنُ جَرِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا عُمْرَى وَلَا رُقْبَى لَمَنْ أُعْمِرَ شَيْئًا أَوْ أُرْقِبَ فَهُوَ لَهُ حَيَاتُهُ وَوَمَاتِهِ۔

۳۷۶۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ تو رقمی ہے اور نہ عمری پھر جس شخص نے کسی شے میں عمری یا رقمی کیے پھر وہ اسی کا ہو گیا زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی۔

۳۷۶۶: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي نَابِطٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَلَمْ يَسْمَعْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا عُمْرَى وَلَا رُقْبَى لَمَنْ أُعْمِرَ شَيْئًا أَوْ أُرْقِبَ فَهُوَ لَهُ حَيَاتُهُ وَوَمَاتِهِ عَطَاءٌ هُوَ لِالْآخِرِ۔

۳۷۶۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رقمی اور عمری سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی کو کوئی شے رقمی میں دے تو وہ شے اسی کی ہو جاتی ہے جس کو وہ شے دی گئی۔

۳۷۶۷: أَخْبَرَنِي عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ أُنْبَأَنَا وَكَيْعٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادٍ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي نَابِطٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الرُّقْبَى وَقَالَ مَنْ أُرْقِبَ رُقْبَى فَهُوَ لَهُ۔

۳۷۶۸: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رقمی کرنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ جو شخص کسی شے کو رقمی میں دے تو وہ شے اسی کی ہو جاتی ہے کہ جس کو وہ شے دی

۳۷۶۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جَرِيحٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

مَنْ أُعْمِرَ شَيْئًا لَهُوَ لَهُ حَيَاتُهُ وَمَمَاتُهُ۔

گئی۔

۳۷۶۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے انصاری لوگو! تم لوگ اپنے مال دولت کو اپنے پاس رکھو اور تم لوگ اپنے مال میں عمری نہ کرو۔ پھر جو شخص عمری کرے گا کسی شے میں دوسرے کی جو کہ زندگی میں کی جائے اور مرنے کے بعد۔

۳۷۶۹. أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ صُدْرَانَ عَنْ بَشْرِ بْنِ الْمُفْضَلِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ امْسِكُوا عَلَيْكُمْ بَعْضِي أَمْوَالِكُمْ لَا تُعْمِرُوهَا فَإِنَّهُ مَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا فَإِنَّهُ لَيَمُنَّ أُعْمِرَةَ حَيَاتُهُ وَمَمَاتُهُ۔

۳۷۷۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم سنبھال رکھو اپنے مال میں اور عمری نہ کیا کرو ان مالوں میں پھر جو شخص عمری کرے گا کسی شے میں دوسرے کیلئے تو اسکی زندگی بھر کے لیے وہ شے ہو جائے گی جب تک کہ وہ شخص زندہ رہے اور اس کی مرنے کے بعد بھی وہ شے اس شخص کی ہے۔

۳۷۷۰. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ امْسِكُوا عَلَيْكُمْ أَمْوَالَكُمْ وَلَا تُعْمِرُوهَا لِمَنْ أُعْمِرَ شَيْئًا حَيَاتُهُ لَهُوَ لَهُ حَيَاتُهُ وَبَعْدَ مَوْتِهِ۔

۳۷۷۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہی اس شخص کا ہے کہ جس شخص کے لئے تمہی کیا گیا۔

۳۷۷۱. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرَّقِيبُ لِمَنْ أُرْتَبَاهَا۔

۳۷۷۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمری ان لوگوں کا ہو جاتا ہے کہ جن کو دیا گیا ہے اور تمہی کے مالک بھی اس کے لوگ (جن کے لئے تمہی کیا گیا) ہوتے ہیں۔

۳۷۷۲. أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعُمَرَى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا وَالرَّقِيبَى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا۔

باب: اس اختلاف کا تذکرہ جو کہ زہری پر اس خبر میں نقل

۱۸۱۸: ذِكْرُ الْإِخْتِلَافِ عَلَى

کیا گیا ہے

الزُّهْرِيِّ فِيهِ

۳۷۷۳: حضرت زہری نے عروہ سے اور انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی کے لئے عمری کیا تو وہ شے اس شخص کی ہوگی اور اس کے بعد اس کے ورثاء کی ہے جو کہ اس کے پیچھے رہ گئے ہیں۔

۳۷۷۳. أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّوْدَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي عَسْرُ بْنُ عُثْمَانَ أَنَّهُمَا بَيْتَةٌ بِنُ الْوَلِيدِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَعْمَرَ عُمَرَى فِيهِ لَهْ وَلِعَقِبِهِ يَرِثُهَا مَنْ يَرِثُهُ

مِنْ عَقِبِهِ۔

عمری کیا ہے؟

اس حدیث مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ جس کسی نے کسی آدمی کو زندگی بھر کے لئے کوئی چیز استعمال کرنے کو دی ہے وہ ساری زندگی وہ چیز دوبارہ نہیں لے سکتا وہ چیز جس کو دی گئی وہ ہمیشہ اس کا مالک رہے گا ہاں اس دینے والے آدمی کی وفات کے بعد اس کے ورثاء وہ چیز واپس لیں گے اور عمری کی تین قسمیں ہیں ایک یہ کہ کوئی شخص یوں کہے کہ میں نے یہ چیز تمہیں زندگی بھر کے لئے دے دی ہے اور تمہارے مرنے کے بعد یہ چیز تمہارے ورثاء کے پاس رہے گی۔

دینے والے نے اگر یہ کہہ کر دیا کہ یہ چیز تمہاری زندگی تک تمہاری ہے تو علماء میں سے کثرت کی رائے یہ ہے کہ اس کا حکم بھی پہلی قسم کی طرح ہے۔ اور تیسری قسم عمری کی یہ ہے کہ چیز دینے والا یوں کہے کہ تمہاری زندگی تک یہ تمہاری ہے اور تمہاری وفات کے بعد یہ مکان وغیرہ تمہاری ہو جائے گا اگر پہلے میں مر گیا یہ مکان میرے ورثاء کا ہوگا ان اقسام کی مزید تفصیل کتب فقہ سے ملاحظہ فرمائیں۔ (جاری)

۳۷۷۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمری اس شخص کے لئے ہے کہ جس کے لئے عمری کیا گیا اور اس کے پہلے لوگوں کے لئے وارث اس عمری کا وہ ہے جو کہ وارث اس کے مال کا ہوگا اس کے مرنے کے بعد۔

۳۷۷۳: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُسَاوِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ وَعَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعُمَرَى لِمَنْ أُعْمِرَهَا هِيَ لَهُ وَلِعَقِبِهِ بِرِثَتَا مَنْ بَرَّئَتْهُ مِنْ عَقِبِهِ۔

۳۷۷۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمری اس شخص کے لئے ہے کہ جس کے لئے عمری کیا گیا ہے اور عمری میں سے جو شے اس کو ملی ہے وہ اس کی ہے اور اس کے بعد اس کی ہے جو وارث پیچھے رہ جائے گا اور جو شخص اس کے مال کا وارث ہوگا وہی شخص اس عمری کا بھی وارث ہے۔

۳۷۷۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ وَالثَّعْلَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَابْنِ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعُمَرَى لِمَنْ أُعْمِرَهَا هِيَ لَهُ وَلِعَقِبِهِ بِرِثَتَا مَنْ بَرَّئَتْهُ مِنْ عَقِبِهِ۔

۳۷۷۶: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی شخص کو عمری میں کوئی چیز دے اس کے پیچھے رہنے والے کو تو وہ بخشش میں آئی ہوئی شے اس کی ملکیت ہے کہ جس کو مالک نے دی اور پھر اس کی ہے جو شخص اس عطیہ کے وصول کرنے والے کا ہو گا۔

۳۷۷۶: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ الدَّمَشَقِيُّ عَنْ أَبِي عُمَرَ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا رَجُلٌ رَجُلًا أَعْمَرَ رَجُلًا عُمَرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَهِيَ لَهُ وَلِمَنْ بَرَّئَتْهُ مِنْ عَقِبِهِ مَوْرُوثَةٌ۔

۳۷۷۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے عمری میں اپنی شے دی کسی دوسرے شخص کو اور اس کے وارثوں کو اس نے اپنی گفتگو سے اپنے حق

۳۷۷۷: أَخْبَرَنَا قُسَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ

کو مٹایا اس کے کہنے سے وہ شے اس کی ہوگئی اور اس کے پہلے لوگوں کی۔

۳۷۷۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی کے لئے عمری کرے اور اس کے پیچھے رہنے والوں کے لئے یعنی اس کے ورثاء کے لئے البتہ اس دی ہوئی شے کا مالک ہو جاتا ہے وہ لینے والا شخص واپس نہیں لے سکتا اور وہ چیز دینے والے کی طرف واپس نہیں ہو سکتی کیونکہ اس نے ایسی شے کا عطیہ کیا ہے کہ اس میں لینے والے ورثہ کی وراثت ہوگئی ہے۔

۳۷۷۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا: جس شخص نے کسی شے کو دیا کسی کو کچھ عمری کے طور سے اور مالک بنا دیا اس کو اور پچھلے ورثاء کو اس عمری کا تو مالک ہو گیا وہ آدمی اس چیز کا اب اس کے وارث اللہ کے مقرر کیے ہوئے حصوں کے اس عمری کو لے لیں گے اور دینے والے کو کچھ نہ ملے گا۔

۳۷۸۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کے مقدمہ میں جس نے عمری میں دی اپنی چیز دوسرے آدمی کو اور اس آدمی کے وارثوں کو اس کے مرنے کے بعد حکم یہ ہے کہ آپ نے فرمایا: وہ ایسی بخشش اور عطیہ ہے جو کہ دینے والے کو نہیں مل سکتا اور دینے والے کو جائز نہیں ہے کسی قسم کی شرط لگانا اور نہ ہی اس میں کسی قسم کا استثناء کرنا درست ہے۔ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مذکورہ عطیہ اس وجہ سے واپس نہیں ہو سکتا کہ اس دینے والے شخص نے اس طریقہ سے بخشش کی ہے کہ اس میں لینے والے شخص کے ورثاء کی وراثت ثابت ہوئی ہے پھر ورثہ نے اس شرط کو منقطع کر دیا۔

۳۷۸۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے کسی دوسرے کے لئے عمری کیا اور اس کے ورثاء کے لئے عمری کیے۔ (یعنی اس طرح سے کہا کہ یہ مکان وغیرہ تمام زندگی تمہارے لیے اور تمہارے مرنے کے بعد تمہارے ورثاء،

أَعْمَرَ رَجُلًا عُمْرِي لَهُ وَلَعِقِبِهِ فَقَدْ قَطَعَ قَوْلَهُ حَقَّةً وَهِيَ لِعَنْ أَعْمَرَ وَلَعِقِبِهِ۔

۳۷۷۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْخَرِثِيُّ بْنُ سَيْبِينَ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَيُّمَارُ جُلِي أَعْمَرَ عُمْرِي لَهُ وَلَعِقِبِهِ فَإِنَّهَا لِلَّذِي يُعْطَاهَا لَا تَرْجِعُ إِلَى الَّذِي أَعْطَاهَا لِأَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ۔

۳۷۷۹: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ جَابِرًا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى أَنَّهُ مَنْ أَعْمَرَ رَجُلًا عُمْرِي لَهُ وَلَعِقِبِهِ فَإِنَّهَا لِلَّذِي أَعْمَرَهَا يَرْتَبُهَا مِنْ صَاحِبِهَا الَّذِي أَعْطَاهَا مَا وَقَعَتْ مِنَ الْمَوَارِيثِ لِلَّهِ وَحَقِيقِهِ۔

۳۷۸۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لُدَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى لِمَنْ أَعْمَرَ عُمْرِي لَهُ وَلَعِقِبِهِ لَهَا لَهُ بَعْلَةٌ لَا يَجُوزُ لِلْمُعْطِي مِنْهَا شَرْطٌ وَلَا نَيْبٌ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ لِأَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ لَقَطَعَتْ الْمَوَارِيثُ شَرْطًا۔

۳۷۸۱: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ سَلِيمَانُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي شِهَابٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَارُ جُلِي

کے لیے ہے اور اس دیتے والے شخص نے کہا کہ میں نے وہ مکان یا کچھ اور شے تمہارے پچھلے کے لئے بخش دی۔ جب تک کہ ان میں سے کوئی باقی رہا۔ تو اب وہ مکان اس کے لئے ہو گیا اب وہ واپس نہیں لوٹ سکتا کیونکہ اس دیتے والے (یعنی ہبہ کرنے والے نے اس طریقہ سے ہبہ کیا ہے کہ اس میں وراثت کے لیے وراثت قائم ہوگی۔

۳۷۸۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمری سے متعلق فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو عطیہ کرے اور اس کو اس چیز کا مالک بنا دے اور استثناء کرتے ہوئے اس طریقہ سے کہے کہ اگر تمہارے اوپر کسی قسم کا حادثہ پیش آجائے تو وہ شے میری ہے اور میرے بعد رہنے والوں (یعنی میرے وراثت) کی ہے تو اس پر اور اس قسم کی شرط لگانے والوں سے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص عطیہ میں دی گئی شے کا مالک ہو گیا (اور اس کے مرنے کے بعد) اس دوسرے شخص کے وراثت مالک ہو گئے۔

باب: اس حدیث میں یحییٰ بن کثیر اور محمد بن عمرو کا حضرت

ابو سلمہ پر اختلاف کا بیان

۳۷۸۳: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمری اس شخص کا ہوتا ہے کہ جس کو بخشش کی گئی۔

۳۷۸۴: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمری اس شخص کا ہو جاتا ہے کہ جس کو بخشش کیا گیا۔

۳۷۸۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمری کرنا بہتر نہیں ہے لیکن جس کسی شخص نے عمری میں دے دی کوئی چیز تو وہ اسی شخص کی ہو گئی کہ جس کو وہ شے عتیہ کی ہے (یعنی ہبہ کیا ہے)۔

أَعْمَرَ رَجُلًا عُمَرَى لَهُ وَلَعَقِبِهِ قَالَ قَدْ أَعْطَيْتُكُمَهَا وَعَقَبُكَ مَا بَقِيَ مِنْكُمْ أَحَدٌ فَإِنَّهَا لِمَنْ أُعْطِيَهَا وَإِنَّهَا لَا تَرْجِعُ إِلَى صَاحِبِهَا مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ أَعْطَاهَا عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ۔

۳۷۸۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ ابْنِ سَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَفَضِيَ بِالْعُمَرَى أَنْ يَهَبَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ وَلَعَقِبِهِ الْهَبَةَ وَيَسْتَتِينِي إِنْ حَدَثَ بِكَ حَدَثٌ وَيَعْقِبُكَ فَهُوَ إِلَيَّ وَإِلَى عَقِيبِي إِنَّهَا لِمَنْ أُعْطِيَهَا وَلَعَقِبِهِ۔

۱۸۱۹: ذَكَرُوا اِخْتِلَافَ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ وَ

مُحَمَّدَ ابْنَ عَمْرٍو عَلَى أَبِي سَلَمَةَ فِيهِ

۳۷۸۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْخُرَيْبِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ ﷺ الْعُمَرَى لِمَنْ وَهَبَتْ لَهُ۔

۳۷۸۴: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ فَرُّسٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْعُمَرَى لِمَنْ وَهَبَتْ لَهُ۔

۳۷۸۵: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا عُمَرَى لِمَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ۔

۳۷۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی شے میں عمری کیے تو وہ شخص اس کی ہوئی کہ جس کو وہ شے مالک نے بخشش کی۔

۳۷۸۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کسی شے میں عمری کیے تو وہ شے اس کی ہوئی کہ جس کو مالک نے بخشش کی۔

۳۷۸۸: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

۳۷۸۹: حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت زہری نے بیان کیا کہ جس وقت عمری دیا جائے کسی شخص کو اس کی زندگی بھر اور اس کے بعد اس کے درمیان تو پھر وہ دینے والے شخص کی جانب واپس نہیں ہوگا اور جو شخص اس کے درمیان کے لئے نہ کہے تو شرط کے موافق عمل ہوگا یعنی دینے والے کو مل سکتا ہے۔ قتادہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ کسی شخص نے عطاء بن ابی رباح سے دریافت کیا انہوں نے نقل کیا کہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے مجھ کو حدیث سنائی کہ نبی نے ارشاد فرمایا: عمری جائز ہے۔ حضرت قتادہ اور حضرت زہری سے سن کر بیان کرتے ہیں کہ خلفاء نے اس کے موافق حکم نہیں کیا (یعنی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عمری کے جواز کا حکم نہیں فرمایا۔ لیکن حضرت عطاء بن ابی رباح نے اس کے موافق حکم فرمایا۔

باب: بیوی اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر کچھ دے سکے

اس کے بیان میں

۳۷۹۰: حضرت عمرو بن شعیب اپنے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول

۳۷۸۶ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَيْسَى وَغَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا لَهُوَلَهُ۔

۳۷۸۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَسِيْبٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعُمْرَى جَائِزَةٌ۔

۳۷۸۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مَعَاذُ ابْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الْعُمْرَى فَقُلْتُ حَدَّثَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ شَرِيحٍ قَالَ قَضَى نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ أَنَّ الْعُمْرَى جَائِزَةٌ۔

۳۷۸۹: قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ أَسِيْبٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْعُمْرَى جَائِزَةٌ۔ قَالَ قَتَادَةُ وَقُلْتُ كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ الْعُمْرَى جَائِزَةٌ۔ قَالَ قَتَادَةُ فَقَالَ الزُّهْرِيُّ إِنَّمَا الْعُمْرَى إِذَا أُعْمِرَ عَقِبُهُ مِنْ بَعْدِهِ فَإِذَا لَمْ يَجْعَلْ عَقِبَهُ مِنْ بَعْدِهِ كَانَ لِلدِّيِّ يَجْعَلُ شَرْطَهُ۔ قَالَ قَتَادَةُ فَسُئِلَ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْعُمْرَى جَائِزَةٌ۔ قَالَ قَتَادَةُ فَقَالَ الزُّهْرِيُّ كَانَ الْخُلَفَاءُ لَا يَقْضُونَ بِهَذَا قَالَ عَطَاءُ قَضَى بِهَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ۔

۱۸۴۰: عَطِيَّةُ الْمَرْأَةِ بِغَيْرِ

إِذْنِ زَوْجِهَا

۳۷۹۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَبَّانُ

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مال سے کسی خاتون کو ہبہ اور بخشش کرنا جائز نہیں ہے یعنی جس وقت مالک ہو گیا مرد اس کی عصمت کا (مطلب یہ ہے کہ نکاح ہونے کے بعد شوہر کی بغیر اجازت کسی عورت کو کسی کو ہبہ کرنا جائز نہیں ہے)۔

۳۷۹۱: حضرت عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ فتح کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے خطبہ پڑھنے کے لیے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ کسی خاتون کے لئے جائز نہیں ہے کہ شوہر کی اجازت کے بغیر وہ کسی کو کچھ بخش کرے۔

۳۷۹۲: حضرت عبدالرحمن بن ملقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ ثقیف کے نمائندے ایک دن خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے اور ان کے ساتھ تحفہ بھی تھا۔ آپ نے فرمایا: یہ ہدیہ ہے یا صدقہ و خیرات ہے اگر یہ تحفہ اور ہدیہ ہے تو اس میں خدا اور اس کے رسول ﷺ کی رضامندی ہے اور یہ ضرورت پوری ہونے کی چیز ہے اور اگر صدقہ اور خیرات ہے تو اس میں رضامندی ہے خدا اور اس کے رسول ﷺ کی۔ ان نمائندوں نے سن کر عرض کیا: نہیں یہ صدقہ نہیں ہے بلکہ ہدیہ اور تحفہ ہے۔ آپ نے اس وقت اس کو قبول فرمایا اور آپ ﷺ ان لوگوں کے پاس بیٹھ گئے اور وہ آپ سے گفتگو کرنے لگے اور سوال کرنے لگ گئے یہاں تک کہ آپ نے نماز ظہر اور نماز عصر ایک ساتھ ملا کر پڑھیں۔

۳۷۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میری خواہش ہے کہ میں کسی کا ہدیہ اور تحفہ نہ قبول کروں لیکن قریشی کا یا انصاری کا۔ یا ثقیفی کا یا دوسی کا۔ (یہ قبائل کے

قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَآخِرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يُونُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ دَاوُدَ وَهُوَ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ وَحَبِيبُ الْمَعْلَمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَجُوزُ لِامْرَأَةٍ هِبَةٌ فِي مَالِهَا إِذَا مَلَكَ زَوْجُهَا عِصْمَتَهَا اللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ۔

۳۷۹۱: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمَعْلَمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَآخِرُ بْنُ حَمِيدٍ بْنُ مَسْعُودَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمَعْلَمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ قَامَ عَطِيَّةً فَقَالَ فِي عَطِيَّةٍ لَا يَجُوزُ لِامْرَأَةٍ عَطِيَّةٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا۔

۳۷۹۲: أَخْبَرَنَا هَمَادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي هَانِئٍ عَنْ أَبِي حَدَيْفَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُلْفَةَ الثَّقِيفِيِّ قَالَ لَدِمَ وَفَدَهُ ثَقِيفٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَعَهُمْ هَدِيَّةٌ فَقَالَ أَهْدِيَّةٌ أَمْ صَدَقَةٌ لَإِنْ كَانَتْ هَدِيَّةً فَإِنَّمَا يَتَّعَى بِهَا وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَضَاءُ الْحَاجَةِ وَإِنْ كَانَتْ صَدَقَةً فَإِنَّمَا يَتَّعَى بِهَا وَجْهَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالُوا لَا بَلْ هَدِيَّةٌ فَقَبِلَهَا مِنْهُمْ وَقَعَدَ مَعَهُمْ يُسَائِلُهُمْ وَيَسْأَلُونَ حَتَّى صَلَّى الظُّهْرَ مَعَ الْمُصْرِبِ۔

۳۷۹۳: أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ خُشَيْبُ بْنُ أَصْرَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

﴿ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَقْبَلَ هَدِيَّةً إِلَّا مِنْ ﴾ نام ہیں۔

قُرَيْشِي أَوْ أَنْصَارِي أَوْ ثَقَفِي أَوْ دَوْسِي۔

۳۷۹۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک دن گوشت پیش کیا گیا آپ نے فرمایا کیسا ہے یہ گوشت؟ لوگوں نے یعنی گھروالوں نے عرض کیا بریرہ کو کسی شخص نے صدقہ دیا تھا یہ بات سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے لئے تھا اور ہمارے واسطے ہدیہ اور تحفہ ہے۔

۳۷۹۴ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى بِلَحْمٍ فَقَالَ مَا هَذَا فَقِيلَ تَصَدَّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هِيَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَهَا هَدِيَّةٌ۔

(ترمذی بہ زرقی ذوالخوری)

(۳۵)

کتاب الایمان والنذور

قسموں اور نذروں سے متعلق احادیث مبارکہ

۳۷۹۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ((یا مقلب القلوب)) کہہ کر قسم کھایا کرتے تھے۔ یعنی قسم ہے مجھ کو اس (اللہ عزوجل) کی جو کہ دلوں کا پھیرنے والا ہے۔

۳۷۹۵ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الرَّقَاقِيُّ وَمُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالََا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ يَمِينُ يَحْلِفُ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَقْلِبِ الْقُلُوبِ۔

باب: مصرف القلوب کے لفظ کی قسم

۳۷۹۶: حضرت سالم اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم لاؤ مصرف القلوب کے جمد کے ساتھ تھی یعنی اس طریقہ سے کہ قسم ہے دلوں کے پھیرنے والے کی دلوں کا پھیرنے والا اللہ ہے۔

۱۸۲۲: الْحَلْفُ بِمَصْرِفِ الْقُلُوبِ

۳۷۹۶ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ أَبُو يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتْ يَمِينُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّتِي يَحْلِفُ بِهَا لَا وَمَصْرِفِ الْقُلُوبِ۔

باب: اللہ عزوجل کی عزت کی قسم کھانے کے بارے میں ۳۷۹۷: حضرت ابو جبریلہ بن سنان سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ عزوجل نے جنت کو پیدا فرمایا اور آگ کو پیدا فرمایا تو جبریل کو جنت کی جانب بھیجا اور ارشاد فرمایا: تم اس کو دیکھ لو کہ ہم نے کیا کچھ تیار کیا ہے اس میں اہل جنت کے لیے چنانچہ جبریل نے آ کر دیکھا پھر بارگاہ خداوندی میں عرض کیا کہ تیری عزت کی قسم ہے کہ وہ ایسی چیز ہے جو شخص اس کا حال سنے گا تو وہ اس کے بغیر نہ رہے

۱۸۲۳: الْحَلْفُ بِعِزَّةِ اللَّهِ تَعَالَى

۳۷۹۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ أَرْسَلَ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى الْجَنَّةِ لَقَالَ انظُرْ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا أَعَدَدْتُ لِأَهْلِهَا فِيهَا فَنَظَرَ إِلَيْهَا

سکے گا یعنی ہر شخص اس میں داخل ہوگا پھر اس کے لئے حکم ہوا تو وہ ڈھانپ دی گئی مشکل اور ناپسند باتوں سے۔ پھر جبرئیل کو حکم ہوا کہ تم پھر جا کر جنت کو دیکھو اور اس چیز کو دیکھو کہ جو جنت میں تیار کی گئی اہل جنت کے واسطے۔ چنانچہ حسب الحکم پھر جبرئیل نے جنت کو جا کر دیکھا تو دیکھا کہ وہ ڈھانپ دی گئی ہے ناپسند اور ناگوار چیزوں سے۔ پھر جبرئیل نے دربار الہی میں حاضر ہو کر عرض کیا: تیری عزت کی قسم اب تو اس کی حالت یہ ہے کہ مجھ کو اس کا اندیشہ ہوا کہ شاید جنت میں کوئی بھی داخل نہ ہوگا پھر جبرئیل کو حکم ہوا کہ تم جا کر دوزخ کی آگ کو دیکھو اور اس تیار کی کو دیکھو کہ جو اہل دوزخ کے لئے تیار کی گئی ہے چنانچہ جبرئیل نے وہاں پر جا کر دیکھا کہ دوزخ تو ایک پر ایک چڑھی جاتی ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آ کر عرض کیا: اے میرے پروردگار تیری عزت کی قسم اس میں کوئی بھی داخل نہ ہوگا پھر باری تعالیٰ کا حکم ہوا تو فوراً ڈھانپ دی گئی پسندیدہ اشیاء سے پھر جبرئیل نے اس کو دیکھا اور عرض کیا: قسم ہے تیری عزت کی اب اس کی حالت کو دیکھ کر یہ خوف ہوا مجھ کو اس میں بغیر داخل ہوئے ایک بھی باقی نہ بچے گا۔

باب: اللہ تعالیٰ کے سوا قسم کھانے کی ممانعت

کا بیان

۳۷۹۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قسم کھایا کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اللہ عزوجل کے نام کے علاوہ کسی کی قسم نہ کھایا کرے اور قریش کی عادت تھی کہ وہ اپنے باپوں کے نام پر قسم کھایا کرتے تھے آپ نے منع فرمایا کہ باپوں کی قسم نہ کھایا کرو۔

۳۷۹۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل تم کو منع کرتا ہے باپوں کی قسم کھانے سے۔

لَا حَاقَ لِقَالَ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا
فَأَمَرَ بِهَا فَحُقَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَقَالَ أَذْهَبَ إِلَيْهَا فَاذًا
أَنْظُرُ إِلَيْهَا وَاللَّي مَا أَعَدَدْتُ لِأَهْلِهَا فَبِهَا لَنْظَرِي
قَدْ حُقَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ
لَا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ قَالَ أَذْهَبُ فَاَنْظُرُ إِلَى النَّارِ وَاللَّي
مَا أَعَدَدْتُ لِأَهْلِهَا فَبِهَا لَنْظَرِي فَإِذَا هِيَ
بِرُكْبٍ بَعْضُهَا بَعْضًا فَرَجَعَ فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَا
يَدْخُلُهَا أَحَدٌ فَأَمَرَ بِهَا فَحُقَّتْ بِالشَّهَوَاتِ فَقَالَ
ارْجِعْ فَاَنْظُرْ إِلَيْهَا لَنْظَرِي فَإِذَا هِيَ قَدْ حُقَّتْ
بِالشَّهَوَاتِ فَرَجَعَ وَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ
لَا يَنْجُو مِنْهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا۔

۱۸۲۳: لَلتَّشْدِيدِ فِي الْحَلْفِ بِغَيْرِ

اللَّهِ تَعَالَى

۳۷۹۸: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ وَهُوَ
ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا
يَحْلِفُ إِلَّا بِاللَّهِ وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَحْلِفُ بِآبَائِهَا
فَقَالَ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ۔

۳۷۹۹: أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ
عَلِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي اسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنِي
رَجُلٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ فِي مَجْلِسِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ وَهُوَ
يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ اللَّهُ يَهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا

بَابُكُمْ

۱۸۲۵: الْحَلْفُ بِالْأَبَاءِ

۳۸۰۰: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَفَصِيحَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَسَلَّمَ عُمَرَ مَرَّةً وَهُوَ يَقُولُ وَابِي وَأَبِي فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمُ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ فَوَاللَّهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا بَعْدَ ذَا كِرًا وَلَا آثِرًا.

۳۸۰۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ وَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمُ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ قَالَ عُمَرُ فَوَاللَّهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا بَعْدَ ذَا كِرًا وَلَا آثِرًا.

۳۸۰۲: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَبَانًا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمُ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ قَالَ عُمَرُ فَوَاللَّهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا بَعْدَ ذَا كِرًا وَلَا آثِرًا.

۱۸۲۶: الْحَلْفُ بِالْأُمَّهَاتِ

۳۸۰۳: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ وَلَا بِأُمَّهَاتِكُمْ وَلَا بِالْأَنْدَادِ وَلَا تَحْلِفُوا إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا تَحْلِفُوا إِلَّا وَأَنْتُمْ صَادِقُونَ.

باب: باپوں کی قسم کھانے سے متعلق

۳۸۰۰: حضرت سالم نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت عمرؓ سے رسول کریمؐ نے ایک مرتبہ یہ جملہ سنا: واپی واپی! یعنی والد کی قسم! مجھ کو باپ کی قسم! یہ سن کر آپؐ نے ان سے فرمایا: اللہ عزوجل منع کرتا ہے تم کو والد کی قسم کھانے سے۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں اللہ عزوجل کی قسم یہ مسئلہ سننے کے بعد میں نے پھر کبھی والد کی قسم نہیں کھائی نہ ہی آپؐ کسی اور سے ایسی بات نقل کرتے۔

۳۸۰۱: حضرت عمرؓ روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا اللہ عزوجل تم کو منع فرماتا ہے اپنے باپوں کی قسم کھانے سے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ خدا کی قسم جس وقت سے میں نے یہ بات سنی تو پھر میں نے قسم نہیں کھائی باپوں کی۔ نہ اپنی جانب سے اور نہ ہی کسی دوسرے کی بات نقل کر کے (یعنی میں نے قسم کھانا ہی چھوڑ دیا) ۳۸۰۲: ترجمہ حسب سابق ہے۔

باب: ماؤں کی قسم کھانے سے متعلق

۳۸۰۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: قسم نہ کھایا کرو باپوں اور ماؤں اور شرکاء یعنی بہت کی اور اللہ عزوجل کے علاوہ کسی کی قسم نہ کھایا کرو اور تم اللہ عزوجل کی قسم بھی کھاؤ تو سچی قسم کھایا کرو۔

۱۸۲۷: اَلْحَلْفُ بِمِلَّةِ سَوِي

اَلْاِسْلَامِ

باب: اسلام کے علاوہ اور کسی ملت کی قسم کھانے سے

متعلق

۳۸۰۴: حضرت ثابت بن ضحاک جیسا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی ملت اور دین کے علاوہ اسلام کی جھوٹی قسم کھائے تو وہ شخص ایسا ہی ہوگا کہ اس نے جیسی قسم کھائی اور جس شخص نے اپنی جان کو کسی چیز سے ہلاک کیا (خودکشی کر لی) تو اللہ عزوجل اس شخص کو اسی شے سے عذاب دے گا کہ جس چیز سے اس نے خود کو ہلاک کیا تھا۔

۳۸۰۴ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ خَالِدِ بْنِ خَالِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةِ سَوِي الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ قَالَ قُتَيْبَةُ فِي حَدِيثِهِ مُتَعَمِّدًا وَقَالَ يَزِيدُ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَذَّبَهُ اللَّهُ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ۔

خودکشی کرنے والے کو دائمی عذاب کی وعید شدید:

خودکشی کرنا اپنے ساتھ بہت ہی بڑا ظلم ہے کہ وہ اپنی جان کو وہ نقصان پہنچا رہا ہے اور کسی کو بھی کسی کے ساتھ ایب کرنے کی اسلام اجازت نہیں دیتا تو وہ شخص کیسا ظالم ہے کہ جو اپنی جان کے درپے ہو کر اپنے آپ کو کسی آلہ سے قتل کر ڈالے وہ تو یوں سوچ کر یہ عمل کر رہا ہے کہ دنیا کے عذاب اور مصیبت سے بچ جاؤں گا لیکن ایسا نہیں بلکہ وہ اپنے آپ کو ہلاک کرنے والا ہے اور ہمیشہ اسی عذاب میں مبتلا رہے گا اور عذاب میں کمی نہ ہوگی۔

یعنی خودکشی کرنے کے لیے اس نے جو آلہ استعمال کیا ہوگا اسی آلہ اور اسی طریقہ سے ہمیشہ ہمیشہ وہ شخص عذاب میں مبتلا رہے گا۔ آج کل ذرا ذرا سی مالی مشکلات سے گھبرا کر خودکشی (Suicide) کا جو رجحان چل پڑا ہے اور جس طرح ہمارے ملک کے اخبارات اس کو کورتج دیتے ہیں اور انہیں ہیرو بنا کر پیش کرتے ہیں انہیں خود ہی اس حدیث پر غور کر لینا چاہیے کہ ایسا شخص کسی عذاب میں گرفتار کیا جائے گا۔

نعوذ باللہ آج تو اس عمل بد کو کچھ بھی معیوب نہیں جانا جاتا تھوڑی سی بات پر اپنے آپ کو ہلاک کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں گھریلو جھگڑا و مالی مشکلات لین دین کے چکر یا کسی بھی معاملہ کی بوج سے خودکشی کو ترجیح دیتے ہیں اور یہ عمل کر گزرنے والا جس بھی آلہ کے ساتھ اپنے آپ کو ہلاک کرے گا اسی آلہ کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ عذاب میں گرفتار رہے گا۔

(جاری)

۳۸۰۵ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو

الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى أَنَّهُ حَدَّثَنَا قَالَ

۳۸۰۵: ترجمہ حسب سابق ہے۔

حَدَّثَنِي أَبُو فَلَانَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةِ يَسْوَى الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَذَّبَ بِهِ فِي الْآخِرَةِ۔

۱۸۲۸: الْحَلْفُ بِالْبِرِّ آءٍ قَامٍ مِنَ الْإِسْلَامِ

باب: اسلام سے بے زار ہونے کے لئے قسم کھانا

۳۸۰۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کہے کہ اسلام سے میں بری ہوں تو اگر وہ شخص جھوٹ بول رہا ہے تو وہ شخص ویسا ہی ہے جیسا کہ اس نے خود کو اپنے ہارے میں ظاہر کیا (یعنی جس چیز کا اپنے واسطے اقرار کیا) اور اگر وہ شخص سچا ہے تو وہ شخص اسلام کی جانب سلامتی کے ساتھ رخ نہیں کرے گا۔

۳۸۰۶: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَالَ آتَى تَرِيْقَ مِنَ الْإِسْلَامِ لِيَنْ كَانَتْ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَإِنْ كَانَتْ صَادِقًا لَمْ يَعُدَّ إِلَى الْإِسْلَامِ سَابِلًا۔

دین اسلام سے بے زار ہونے کی بابت قسم کھانے والے کو گناہ عظیم:

حدیث مذکورہ کا مفہوم یہ ہے کہ مثلاً کسی شخص نے کہا کہ اگر میں یہ کام انجام نہ دوں تو (خدا نخواستہ) میں یہودی ہوں یا نصرانی اور عیسائی بن جاؤں یا کوئی شخص کہے کہ میں دین اسلام سے یا قرآن کریم سے بے زار ہوں اور وہ شخص اپنی قسم میں جھوٹا پڑ گیا تو ایسی قسم کا پورا کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ قسم توڑ کر اس کا کفارہ ادا کرے اور مذکورہ بالا احادیث شریف میں خودکشی سے متعلق وعید بھی بیان فرمادی گئی ہے کہ ایسا شخص ہمیشہ ہمیشہ اسی عذاب میں مبتلا رہے گا کہ جس سے اس نے خود کو ہلاک کیا۔ واضح رہے کہ شریعت اسلام میں خودکشی اگر چہ سخت ترین گناہ ہے لیکن ایسے شخص کی نماز جنازہ بہر حال ادا کی جائے گی جیسا کہ حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے: ((صَلُّوا عَلٰی كُلِّ بَرٍّ وَ فَاجِرٍ)) یعنی ہر ایک گناہ گار اور ہر ایک نیک شخص سب پر نماز جنازہ ادا کرو۔۔۔۔۔ الحدیث (جامی)

باب: خانہ کعبہ کی قسم سے متعلق

۱۸۲۹: الْحَلْفُ بِالْكَعْبَةِ

۳۸۰۷: قبیلہ جہینہ کی ایک خاتون روایت نقل کرتی ہیں کہ ایک یہودی ایک دن خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ تم اللہ عزوجل کے ساتھ شریک مقرر کرتے ہو اور تم لوگ شرک کرتے ہو اور کہتے ہو کہ تم لوگ "مَا شَاءَ اللَّهُ وَ بَشِئَتْ" یعنی چاہے اللہ اور چاہو تم اور تم لوگ وَالْكَعْبَةِ کہتے ہو یعنی قسم ہے خانہ کعبہ کی۔ پھر رسول کریم ﷺ نے حکم فرمایا لوگوں کو کہ جب تم قسم کھانے کا ارادہ کرو تو تم لوگ وَ رَبِّ

۳۸۰۷: أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ قَتِيلَةَ امْرَأَةٍ مِنْ جُهَيْنَةَ أَنَّ يَهُودِيًّا آتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنَّكُمْ تَسْتَدُونُ وَإِنَّكُمْ تُشْرِكُونَ تَقُولُونَ مَا شَاءَ اللَّهُ وَ بَشِئَتْ وَ تَقُولُونَ وَالْكَعْبَةَ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا

الرَّادُّوْا اَنْ يَّحْلِفُوْا اَنْ يَقُوْلُوْا وَرَبِّ الْكُفْبَةِ وَيَقُوْلُوْنَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ سِنَتْ۔

الْكُفْبَةُ کہا کرو یعنی قسم ہے خانہ کعبہ کے پروردگار کی اور اگر کوئی شخص کہا چاہے تو ماشاء اللہ کہے۔ اس کے بعد "ثُمَّ سِنَتْ" کہا کرے اور لفظ "سِنَتْ" نہ کہا کرے۔

۱۸۳۰: الْحَلْفُ بِالطَّوَاغِيْتِ

۳۸۰۸: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ أَنبَأَنَا هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَحْلِفُوا بِأَبَائِكُمْ وَلَا بِالطَّوَاغِيْتِ۔

باب: جھوٹے معبودوں کی قسم کھانا

۳۸۰۸: حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے باپوں اور جھوٹے معبودوں کی قسمیں نہ کھایا کرو۔

۱۸۳۱: الْحَلْفُ بِاللَّاتِ

۳۸۰۹: أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الرَّهَوِيِّ عَنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ بِاللَّاتِ فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أَمَا صِرَكَ فَلْيَنْصَدُقْ۔

باب: لات (بت کی قسم) سے متعلق

۳۸۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص لات کی قسم کھائے (لات عرب کے ایک مشہور بت کا نام ہے) تو اس کو چاہیے کہ وہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہے اور جو شخص اپنے ساتھی کو کہے کہ آؤ جو اکھلیس گے تو اس کو چاہیے کہ وہ کچھ صدقہ کرے۔

۱۸۳۲: الْحَلْفُ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى

۳۸۱۰: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُمَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نَذْكُرُ بَعْضَ الْأُمْرِ وَإِنَّا حَدِيثُ عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ فَحَلَفْتُ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَقَالَ لِي أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَسْ مَا قُلْتَ أَنْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبِرْتِ فَإِنَّا لَا نَرَاكَ إِلَّا قَدْ كَفَرْتِ فَأَبَيْتِ فَأَخْبِرْتِ فَقَالَ لِي قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَتَعَوَّذَ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَاتَّقِلْ عَنِ بَسَارِكِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَا

باب: لات اور عزی کی قسم کھانا

۳۸۱۰: حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے نقل کیا کہ ہم لوگ لوگوں کے درمیان گفتگو کر رہے تھے اور میں ان دنوں نیا نیا مسلمان ہوا تھا کہ میرے منہ سے نکل گیا لات اور عزی کی قسم۔ مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے کہا کہ تم نے ایک بُری بات کہہ ڈالی آؤ تم میرے ساتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلو اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں جا کر عرض کریں اور انہوں نے کہا کہ ہمارے خیال میں تم نے کفر کے جملے بولے ہیں۔ حضرت مصعب کے والد صاحب کہتے ہیں کہ ہم لوگ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور جا کر ہم نے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم کلمہ لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ تین مرتبہ کہو اور تم اعوذ باللہ پڑھو اور تم تین مرتبہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم جس وقت پڑھ کر فارغ ہو جاؤ تو تم تین مرتبہ

تَعَدُّةٌ۔

بائیں جانب تھوک دو اور تم پھر کبھی اس طرح کی قسم نہ کھانا۔

۳۸۱۱: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَلَفْتُ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى لَقَالَ لِي أَصْحَابِي يَنْسَ مَا قُلْتَ قُلْتَ هَجْرًا فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنْفُتَ عَنْ يَسَارِكَ فَلَا تَأْتِ بِشَيْءٍ مِنَ الشَّيْطَانِ ثُمَّ لَا تَعُدُّ۔

۳۸۱۱: حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے نقل کیا کہ میں نے لات اور عزیٰ کی قسم کھائی۔ میرے ساتھی نے سن کر کہا: تم نے بری بات کہی اور تم نے نفس اور بیہودہ کلام کیا پھر میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور میں نے یہ حال آپ کے سامنے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ پڑھ کر تم اپنے بائیں جانب تھوک دو اور تم "اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" پڑھو اور آئندہ اس طرح نہ کہنا۔

باب: قسموں کا پورا کرنا

۱۸۳۳: اِبْرَآءُ الْقَسَمِ

۳۸۱۲: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں کو رسول کریم ﷺ نے سات چیزوں کا حکم فرمایا: ۱: جنازوں کے پیچھے چلنا، ۲: بیماروں کی مزاج پرسی کے لئے جانا، ۳: چھینک کا جواب دینا یعنی جس وقت کوئی چھینکے والا شخص چھینک کر الحمد للہ کہے تو اس وقت یرحمک اللہ کہے، ۴: اور جب کوئی شخص دعوت کرے تو اس کو قبول کرنا، ۵: اور جس شخص پر ظلم ہوا ہو یا ظلم ہو رہا ہو تو اسکی امداد کرنا جس طریقہ سے ممکن ہو سکے، ۶: اور قسموں کو سچا کرنا (جائز قسم کھانے کے بعد اسکو پورا کرنا)۔ ۷: سلام کا جواب دینا۔

۳۸۱۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَدَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَشْعَثِ بْنِ سَلِيمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ بْنِ مَقْرِنٍ عَنِ الْبُرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَبْعِ أَمْرٍ يَأْتِي بَعْضَ الْجَنَائِزِ وَعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَ تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَاجَابَةِ الدَّاعِي وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَابْرَآءِ الْقَسَمِ وَرَدِّ السَّلَامِ۔

باب: کسی شخص نے کسی چیز کے کرنے یا نہ کرنے پر قسم

۱۸۳۳: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا

کھانے کے بعد عمدہ اور بہتر پایا تو وہ شخص کیا کرے؟

خَيْرًا مِنْهَا

۳۸۱۳: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: زمین پر کوئی ایسی قسم نہیں ہے کہ اگر میں اس پر قسم کھاؤں تو میں پھر اس کو بہتر خیال کروں اس کے علاوہ تو وہ ہی کام میں انجام دوں جو کہ بہتر ہے۔

۳۸۱۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي السَّيْلِ عَنْ زُهْلَامَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا عَلَى الْأَرْضِ يَمِينٌ أَحْلَفُ عَلَيْهَا فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا آتَيْتَهُ۔

۱۸۳۵: الْكُفَّارَةُ قَبْلَ الْحَدِيثِ

باب: قسم توڑنے سے قبل کفارہ دینا

۳۸۱۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ
عِيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى
الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَهُ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسَّحِمِلُهُ فَقَالَ
وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ لِمَ
لَبِثْنَا مَا شَاءَ اللَّهُ فَاتَيْتُ بِبَابِلٍ فَأَمَرَنَا بِثَلَاثِ ذَوْدٍ
فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ لَا يَبَارِكُ اللَّهُ لَنَا
أَتَيْتَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَسَّحِمِلُهُ فَخَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا قَالَ أَبُو مُوسَى
فَاتَيْتَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا
ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ مَا آتَا حَمَلْتُكُمْ بَلَى اللَّهُ حَمَلْتُكُمْ
إِلَيَّ وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُ عَلَى يَمِينٍ لَأَرَى غَيْرَهَا
خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا كَفَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي
هُوَ خَيْرٌ-

۳۸۱۳: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں خدمت
نبوی ﷺ میں حاضر ہوا یعنی تمہا نہیں بلکہ اپنی جماعت میں شامل ہو کر
حاضر ہوا تھا اور ہم سب اسی غرض سے آپ کی خدمت میں حاضر
ہوئے تھے تاکہ آپ سے سواری مانگ سکیں۔ آپ نے ہم لوگوں سے
فرمایا: خدا کی قسم! میں تم کو سواری نہیں دوں گا اور میرے پاس سواری
کی چیز تمہارے واسطے نہیں ہے۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
ہم لوگ اس قدر دیر تک ٹھہرے رہے کہ جس قدر دیر اللہ عزوجل کی
مرضی ہوئی اس دوران کچھ اونٹ آئے پھر حکم ہوا ہمارے واسطے تین
اونٹ دینے کا۔ پس جس وقت ہم لوگ وہاں سے روانہ ہوئے تو آپ نے
آپس میں تذکرہ کرنے لگے کہ یہ سواریاں ہم کو مبارک نہیں ہوں
اس لیے کہ جس وقت ہم نے آپ کے پاس آنے کے بعد سواریاں
مانگیں تو آپ نے قسم کھائی اور فرمایا کہ تم کو سواری نہیں دیں گے۔ ابو
موسیٰ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم
نے آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا جو کہ ہم نے آپ سے کہی تھی آپ
نے فرمایا میں نے تم کو سواری نہیں دی بلکہ اللہ عزوجل نے دی ہے اور
یہ بات ارشاد فرمائی: خدا کی قسم میں جو قسم کھاتا ہوں اور پھر میں بہتر
دیکھتا ہوں اس کے غیر کو اس سے تو کفارہ دے دیتا ہوں اپنی قسم کا اور
میں وہ کام انجام دیتا ہوں جو کہ اس قسم سے بہتر ہوتا ہے۔

۳۸۱۵: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْنَسِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ
شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى
غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكْفِرْ عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَأْتِ الَّذِي
هُوَ خَيْرٌ-

۳۸۱۵: حضرت عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے
باپ سے سنا۔ انہوں نے اپنے دادا سے فرمایا رسول کریم ﷺ نے
ارشاد فرمایا: جو شخص قسم کھائے کسی شے کی پھر وہ شخص اس کے غیر میں
بہتری خیال کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دے پھر
اس کو چاہیے کہ وہ شخص اس کام کی جانب رجوع کرے جو بہتر نظر آیا
ہے اس کو اس چیز سے کہ جس پر قسم کھائی تھی۔

۳۸۱۶: حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے میں سے جو شخص قسم کھائے کسی بات پر

۳۸۱۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا
الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

اور پھر وہ شخص اس کے خلاف میں بھلائی اور خیر سمجھے تو اس کو چاہیے کہ وہ شخص کفارہ ادا کرے اپنی قسم کا اور غور و فکر کرے اس کو جو کہ بہتر ہے اس سے اور اس کام کی جانب آئے جو کہ بہتر ہے۔

۳۸۱۷: حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم کسی چیز پر قسم کھاؤ تو پہلے کفارہ ادا کرو اپنی قسم کا پھر اس کام کو کرو جو بہتر ہو اس چیز سے کہ جس پر تو نے قسم کھائی تھی۔

۳۸۱۸: حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ جب تو کسی کام پر قسم کھالے پھر تجھے اس کے علاوہ دوسرے کام میں بہتری نظر آئے تو تو قسم کا کفارہ دیدے اور اس بہتر کام کو کر لے۔

باب: قسم ٹوٹنے کے بعد کفارہ دینا

۳۸۱۹: حضرت عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حاتم سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی چیز پر قسم کھائے پھر وہ اس کے علاوہ (کسی اور چیز) میں بھلائی تصور کرے تو پہلے اس کام کو انجام دے جو کہ بہتر ہو اور پھر کفارہ ادا کرے اپنی قسم کا۔

۳۸۲۰: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی کام کے کرنے کی قسم کھالے پھر وہ اس کے علاوہ دوسرے کام میں بہتری دیکھے تو اس بہتر کام کو انجام دے لے اور اپنی قسم کا کفارہ دیدے۔

۳۸۲۱: حضرت عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حاتم سے روایت ہے

ابن سمرہ عن رسول اللہ ﷺ قَالَ إِذَا حَلَفْتَ أَخَذْتُكُمْ عَلَى يَمِينٍ قَرَأَىٰ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَكْفِرْ عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَسْطِرِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ فَلْيَأْتِهِ۔

۳۸۱۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلِيمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا حَلَفْتَ عَلَىٰ شَيْءٍ فَكْفِرْ عَنْ يَمِينِكَ ثُمَّ آتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ۔

۳۸۱۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْوَى الْقَطِيعِيُّ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَىٰ وَ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا حَلَفْتَ عَلَىٰ يَمِينٍ قَرَأْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكْفِرْ عَنْ يَمِينِكَ وَآتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ۔

۱۸۳۶: الْكُفَّارَةُ بَعْدَ الْحِنْتِ :

۳۸۱۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مَرْثَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ يُحَدِّثُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ عَلَىٰ يَمِينٍ قَرَأَىٰ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْيَكْفِرْ عَنْ يَمِينِهِ۔

۳۸۲۰: أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي يَكْرُبَ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُقَيْعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ عَلَىٰ يَمِينٍ قَرَأَىٰ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَدْعُ يَمِينَهُ وَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْيَكْفِرْهَا۔

۳۸۲۱: أَخْبَرَنَا عَمْرٍو بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُبُنُ

کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی بات پر قسم کھائے پھر وہ دیکھے کہ خیر اس کے علاوہ میں ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ شخص اسی کام کو انجام دے جو کہ خیر ہے اور اپنی قسم چھوڑ دے۔

أَسَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رَفِيعٍ قَالَ سَمِعْتُ تَمِيمَ بْنَ طَرَفَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَاتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْيَتْرِكْ يَمِينَهُ۔

۳۸۲۲: حضرت ابو زعراء اپنے چچا ابوالاحوص سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے نقل کیا کہ میں ایک دن خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے چچا کے لڑکے کی آپ ﷺ نے بات دیکھی میں جب اس کے پاس جا کر سوال کرتا ہوں تو وہ مجھ کو کچھ نہیں دیتا اور وہ تو رشتہ داری کا بھی لحاظ نہیں کرتا اور جب اس کو کچھ کام کرنا پڑتا ہے تو میرے پاس آ کر سوال کرنے لگتا ہے اس وجہ سے میں نے قسم کھائی کہ میں کبھی اس کو کچھ نہ دوں گا اور میں رشتہ داری کا بھی خیال نہ کروں گا۔ آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ تم وہ کام انجام دو کہ جس میں خیر ہو۔

۳۸۲۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُهَيْبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّعْرَاءِ عَنْ عَمِّهِ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ عَمَّ لِي أَيْتُهُ أَسْأَلُهُ فَلَا يُعْطِينِي وَلَا يَصِلُنِي ثُمَّ يَحْتَاجُ إِلَيَّ لِمَا يَنْبَغِي لِمَسْأَلَتِي وَلَقَدْ حَلَفْتُ أَنْ لَا أُعْطِيَهُ وَلَا أُصِلَهُ فَأَتَمَّرُنِي أَنْ أَبِي الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَأَكْفَرُ عَنْ يَمِينِي۔

۳۸۲۳: حضرت عبدالرحمن بن سرور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم قسم اور عہد کرو تو کسی شے پر دیکھو اس کے علاوہ میں بھلائی تو تم اس کام کی جانب آ جاؤ کہ جس میں بھلائی ہے اور تم اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو۔

۳۸۲۳: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ وَ يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ إِذَا آلَيْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَ كَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ۔

۳۸۲۴: حضرت عبدالرحمن بن سرور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تو کسی کام کی قسم کھا لے پھر تجھے کسی دوسرے کام میں بہتری نظر آئے تو تو وہ بہتہ کام کر لے اور اپنی قسم کا کفارہ دیدے۔

۳۸۲۴: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ حَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ يَعْنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ مِنْهَا وَ كَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ۔

۳۸۲۵: حضرت عبدالرحمن بن سرور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: جب تو کسی کام کی قسم کھا لے پھر اس سے بہتر کوئی کام اور دیکھے تو اس کام کو کر کے اور

۳۸۲۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا

حَلَفْتُ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَاتَّ
الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَّرَ عَنْ يَمِينِكَ۔

۱۸۳۷: الْمِيمِينُ فِي مَالًا

بِمَلِكٍ

باب: انسان جس شے کا مالک نہیں تو اس

کی قسم کھانا

۳۸۲۶: حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا اور انہوں نے اپنے دادا سے سنا کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نذر اور قسم اس شے کی نہیں ہو سکتی کہ انسان جس شے کا مالک نہیں ہے اور گناہ کی بات اور رشتہ ختم کرنے میں بھی قسم نہیں ہو سکتی۔

۳۸۲۶: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْطَبِ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ وَلَا يَمِينَ فِيهَا لَا تَمْلِكُ وَلَا فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا لَطِيعَةٍ رَجِمَ۔

غیر کی ملکیت کی شے کی قسم کھانا:

مذکورہ بالا حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی آدمی ایسی چیز کی منت مانے جو کہ اس کے ملک میں نہیں بلکہ کسی اور کی ہے مثلاً کوئی شخص یوں کہے کہ اگر میں بیماری سے شفاء پا گیا تو فلاں آدمی کے غلام کو آزاد کر دوں گا تو یہ سمجھ لیں کہ اس قسم کا توڑ دینا ضروری ہے اور اس کا کفارہ ادا کرنا بھی ضروری ہے گویا کہ اس طرح کی قسم نہیں اٹھانی چاہئے ایک تو قسم اٹھانا ویسے اچھا عمل نہیں لیکن کسی غیر کے ملک کی چیز کے بارہ ایسی قسم کھانا چہ معنی دارد۔ کفارہ قسم کی تفصیل کتب فقہ میں ملاحظہ فرمائیں۔ (جاتی)

باب: قسم کے بعد ان شاء اللہ

کہنا

۱۸۳۸: مَنْ حَلَفَ

فَأَسْتَشْنِي

۳۸۲۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص قسم کھا کر انشاء اللہ کہے تو چاہے قسم پوری کرے یا نہیں تو اس کا کفارہ واجب نہ ہوگا۔

۳۸۲۷: أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَبَّانٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ حَلَفَ فَأَسْتَشْنِي فَإِنْ شَاءَ مَضَىٰ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ غَيْرَ حَنِثٍ۔

باب: قسم میں نیت کا اعتبار ہے

۳۸۲۸: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی کام ہو تو اس میں نیت کا اعتبار ہے اور انسان کو وہ ہی شے ملے گی جس کی اُس نے نیت کی ہوگی جس وقت یہ نیت معلوم ہوئی تو جو شخص خدا اور اس کے رسول کی جانب ہجرت کرے کا یعنی

۱۸۳۹: النَّيَّةُ فِي الْمِيمِينِ

۳۸۲۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ

وَمَا لِأَمْرِي مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ
وَرَسُولِهِ فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ
هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ
إِلَى مَا هَاخَرَ إِلَيْهِ

مکان اور دنیا و اللہ عزوجل کی رضامندی کے لئے چھوڑے تو اس کا یہ
عمل اللہ عزوجل کے واسطے ہوگا اور جو شخص دنیا کے لئے ہجرت کرے
یعنی اس خیال سے ہجرت کرے کہ میں اگر ہجرت کروں گا تو مال
دولت مجھ کو حاصل ہوگا یا عورت کیلئے کہ اس سے شادی کروں گا تو اس
کی ہجرت ان ہی اشیاء کیلئے ہوگی یعنی عورت کی اور دنیا کی طرف تو
اب اسکو پتہ چلنے والا نہیں ہے بہر حال عمل میں خالص نیت کا ہونا
ضروری ہے ایسی قسم میں نیت معتبر ہے کیونکہ قسم بھی ایک عمل ہے۔

۱۸۴. تَحْرِيمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ

۳۸۲۹: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّعْفَرِيُّ قَالَ
حَدَّثَنَا حِجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ رَأَيْتُ عَطَاءَ أَنَّهُ
سَمِعَ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ
تَزْعُمُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُتُ
عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا
فَتَرَاصَبْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ آيَتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَنَقُلُ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ
مَغْفِيرَةٍ أَ كُنْتُ مَغْفِيرَةً فَدَخَلَ عَلَيَّ إِحْدَاهُمَا
فَقَالَتْ ذَلِكَ لَكَ فَقَالَ لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ
زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُودَ لَكَ فَزَلْتُ (بِأَيْهَا
النَّبِيُّ لِمَ تَحْرِمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ إِلَى إِنْ تَتُوبَا إِلَى
اللَّهِ) عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ (وَإِذْ أَسَرَ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ
أَرْوَاجِهِ حَدِيثًا) لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا۔

باب: حلال شے کو اپنے لیے حرام کرنے کا بیان
۳۸۲۹: حضرت جاکش سے روایت ہے کہ نبی نہیب بنت جحش کے
پاس تشریف فرما تھے اور آپ ان کے مکان میں کچھ وقت تک قیام
فرمایا کرتے تھے۔ ایک روز آپ نے ان کے پاس شہد نوش فرمایا میں
نے اور حفصہ بیٹھنے نے ایک دوسرے سے مشورہ کیا کہ جس وقت نبی
ہم دونوں میں سے کسی کے پاس تشریف لائیں تو اس طریقہ سے کہنا
چاہیے کہ آپ سے مغفیر یعنی گوندہ وغیرہ (یا کسی بدبودار پھل وغیرہ کی)
بو آ رہی ہے۔ کیا آپ نے مغفیر کھایا ہے؟ اس بات کے بعد نبی
دونوں ازواج مطہرات بیٹھنے میں سے کسی ایک کے پاس تشریف
لائے تو انہوں نے وہی بات فرمائی۔ آپ نے ان کو جواب ارشاد
فرمایا: میں نے مغفیر نہیں کھا رکھا ہے لیکن شہد ضرور پیا ہے اور حضرت
نہیب بنت جحش بیٹھنے کے گھر میں نے شہد پیا ہے اور فرمایا کہ پھر دوبارہ
اس شہد کو نہیں پیوں گا پھر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ
تُحْرِمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ آخِرَتِكَ۔ یعنی: اے نبی! تم کس وجہ سے
حرام کرتے ہو جو حلال فرمایا اللہ عزوجل نے۔ تم اپنی بیویوں کی
رضامندی چاہتے ہو اور اللہ عزوجل مغفرت فرمانے والا مہربان ہے۔
اللہ عزوجل نے تم کو اپنی قسموں کا کھول ڈالنا ضروری قرار دیا ہے اور
اللہ تعالیٰ مالک ہے اور تمہارا مولیٰ ہے وہ سب کچھ جانتا ہے حکمت والا
ہے اور جس وقت نبی نے چھپا کر اپنی بیوی سے ایک بات کہی پھر جس
وقت خبر اور اطلاع کر دی اس نے دوسری بیوی کو اور اللہ عزوجل نے

ظاہر فرمادی اس میں سے کچھ اور نال دی پھر جس وقت وہ ظاہر ہوا تو عورت نے کہا کس نے بتایا کہا کہ مجھ کو بتلایا اس خبر والے نے اگر تم دونوں توبہ کرتی تو دل جھک جاتے۔ راوی نقل فرماتے ہیں آیت میں دونوں کے توبہ کرنے کا جو تذکرہ آیا ہے اس سے مراد عائشہ اور حفصہ ہیں اور آیت میں یہ جو فرمایا گیا ہے کہ جس وقت نبی نے پوشیدہ طریقہ سے فرمائی اپنی کسی زوجہ سے وہ بات فرمادی اس پوشیدہ بات سے مراد ہے کہ تم نے شہد پیا ہے یعنی میں نے اور کچھ نہیں پیا ملا وہ شہد کے۔

حلال شے کو حرام کرنے سے متعلق:

مذکورہ حدیث شریف میں اس تاریخی واقعہ کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے جس کی تفصیل شروحات حدیث میں اس طریقہ سے مذکور ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ازواج مطہرات میں سے ایک کے مکان پر شہد نوش فرمایا تھا۔ لیکن دوسری ازواج مطہرات نے ایک سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت آپ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ آپ کے منہ مبارک سے تو کسی بدبودار شے کی بو محسوس ہو رہی ہے اس پر آپ نے رنجیدہ ہو کر قسم کھالی تھی کہ میں اب شہد نہیں پیوں گا جس پر آیت کریمہ: لِمَ تَعَزَّوْا مَا آخَلَ اللَّهُ لَكَ تَاوَلَ اس واقعہ کی تفصیل جلد دوم میں گزر چکی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس قسم کی قسم کا توڑنا اور اس کا کفارہ ادا کرنا ضروری ہے اور قسم کے کفارہ کی تفصیل اور اس سلسلہ کے فقہی احکام شروحات حدیث میں ملاحظہ فرمائے جاسکتے ہیں۔ (قاسمی)

باب: اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں سالن نہیں کھاؤں گا اور

۱۸۳۱: إِذَا حَلَفَ لَا يَأْتِيهِمْ فَأَكَلَ خُبْزًا

سرکہ کے ساتھ روٹی کھالی تو اس کے حکم کے بیان میں

بَخَلٍ

۳۸۳۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کے گھر میں داخل ہوا تو آپ ﷺ کے ہاں روٹی کا ایک ٹکڑا اور سرکہ موجود تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سرکہ بھی سنت عمہ سالن ہے (چلو) کھاؤ۔

۳۸۳۰: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بَيْتَهُ فَإِذَا فَلَاقَ رَحْلٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلْ لِنِعْمِ الْإِدَامِ الْحَلْلِ۔

باب: جو شخص دل سے قسم نہ کھائے بلکہ زبان سے کہے تو

۱۸۳۲: فِي الْحَلْفِ وَالْكَذِبِ لِمَنْ لَمْ

اس کا کیا کفارہ ہے؟

يَعْتَقِدُ الْيَمِينِ بِقَلْبِهِ

۳۸۳۱: حضرت قیس بن ابی غرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں

۳۸۳۱: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ

”سم سار“ یعنی دلال کہا کرتے تھے ایک مرتبہ ہم لوگ بیچ فروخت کر رہے تھے کہ رسول کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: ہمارا نام اس نام سے بہتر ہے اس لیے کہ سو اگر فروخت کرنے میں قسم بھی کھاتے ہیں اور جھوٹ بھی بولتے ہیں اگرچہ دل سے جھوٹ نہ بولو تو مل دیا کر داپنی خرید و فروخت میں صدقہ و خیرات کو۔

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرْزَةَ قَالَ كُنَّا نُسَمِّي السَّمَايِرَةَ قَاتَانَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نَبِيعُ لَسَمَانًا بِاسْمِ هُوَ خَيْرٌ مِنِّ اسْمِنَا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النَّجَارِ إِنَّ هَذَا الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ الْحَيْفُ وَالْكَذِبُ فَشُوبُوا بَيْعَكُمْ بِالصَّدَقَةِ۔

صدقہ و زکوٰۃ کا گناہوں کو مٹاؤ التنا:

یعنی اگر بے دھیانی یا لاپرواہی سے کوئی غلط بیانی ہو جائے تو ایسا کیا کرو کہ تم کچھ اللہ عزوجل کے راستہ میں (صدقہ)

نکالا کرو تو تمہارا یہ گناہ (ان شاء اللہ) ختم ہو جائے گا۔

۳۸۳۲: حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ بیچ میں فروخت کیا کرتے تھے اور ہمیں سمسار کہا جاتا تھا۔ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم تاجروں کا نام ہمارے پہلے نام سے بہتر رکھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ بیچ میں جھوٹ اور قسم بھی چلتی رہتی ہے اس لئے بیچ کے بعد کچھ صدقہ خیرات کرو دیا کرو۔

۳۸۳۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ وَ عَاصِمٍ وَ جَامِعٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرْزَةَ قَالَ كُنَّا نَبِيعُ بِالْبَيْعِ قَاتَانَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَ كُنَّا نُسَمِّي السَّمَايِرَةَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النَّجَارِ لَسَمَانًا بِاسْمِ هُوَ خَيْرٌ مِنِّ اسْمِنَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَا الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ الْحَيْفُ وَالْكَذِبُ فَشُوبُوا بِالصَّدَقَةِ۔

باب: اگر خرید و فروخت کے وقت جھوٹی بات یا لغو کلام

۱۸۳۳ فی اللغو

زبان سے نکل جائے

وَالْكَذِبُ

۳۸۳۳: حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہم لوگ بازار میں تھے آپ نے فرمایا: یہ بازار ہے اس میں بیہودہ کلام اور جھوٹ بات بھی ہوتی ہے تو تم لوگ اس میں صدقہ شامل کرو۔

۳۸۳۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرْزَةَ قَالَ أَتَانَا النَّبِيُّ ﷺ وَنَحْنُ فِي السُّوقِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ السُّوقُ يُخَالِطُهَا اللَّغْوُ وَالْكَذِبُ فَشُوبُوا بِهَا بِالصَّدَقَةِ۔

۳۸۳۳: حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ مدینہ منورہ میں خرید و فروخت کیا کرتے تھے اور ہم لوگ اوساق (کھجوروں وغیرہ) کی بیچ کرتے تھے اور ہم لوگ اس کو ساسرہ کہتے تھے اور جھوٹ بھی ہم کو ساسرہ یعنی دلالی کہتے تھے۔ ہم جب مکان سے روانہ

۳۸۳۳: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرْزَةَ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ نَبِيعُ الْأُرْسَاقِ وَبِتَا عَنْهَا وَكُنَّا نُسَمِّي أَنْفُسَنَا

ہوئے تو ہماری جانب نبی ایک دن تشریف لائے اور نام لیا ہمارا ایسے نام کے ساتھ کہ جو کہ بہتر تھا اس نام سے جو ہم نے رکھا تھا اپنے واسطے اور اس سے بہتر تھا کہ جو لوگ ہم کو کہہ کر پکارتے تھے اور ارشاد فرمایا: اے تاجروں کے گروہ! تم لوگوں کے کاروبار میں جھوٹ اور قسمیں بھی ہوتی ہیں تم لوگوں کے لئے صدقہ کا اس تجارت و کاروبار میں شامل رکھنا ضروری ہے۔

السَّمَايِرَةَ وَيُسَمِّيْنَا النَّاسُ فَنَخْرَجُ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ خَيْرٌ مِّنَ الَّذِي سَمَّيْنَا أَنْفُسَنَا وَسَمَّانَا النَّاسُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ إِنَّهُ يَشْهَدُ بَيْنَكُمْ الْحَلْفُ وَالْغَدَبُ فَشُورُهُ بِالصَّدَقَةِ۔

باب: نذر اور منت ماننے کی ممانعت

۳۸۳۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے نذر اور منت ماننے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا: نذر سے انسان کی کچھ بھلائی اور بہتری نہیں ہوتی بلکہ نذر اس وجہ سے ہے کہ بخیل شخص کے ہاتھ سے کچھ صدقہ خیرات نکلے۔

۱۸۳۳: النَّهْيُ عَنِ النَّذْرِ

۳۸۳۵: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَلِدُ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْصُورٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَرْثَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَأْتِي بِخَيْرٍ إِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ۔

۳۸۳۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے منع فرمایا منت ماننے سے اور فرمایا کہ وہ نذر نہیں کرتی ہے کسی شے کو لفظ نذر اس واسطے ہے کہ کنجوں شخص کے مال میں سے کچھ خرچہ کیا جائے۔

۳۸۳۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا إِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الشَّحِيحِ۔

نذر پورا کرنے کی تاکید:

اسلام میں نذر ماننے سے اس وجہ سے منع کیا گیا ہے کہ نذر ماننے والا شخص گویا کہ اللہ عزوجل سے ایک شرط کرتا ہے اور دعائے مانگتا ہے کہ اگر اللہ عزوجل میرا فلاں (جائز) کام کر دے تو میں راہ خدا میں خرچہ کروں گا اور اگر فلاں کام نہیں کرے گا تو نہیں اور اس قسم کا اعتقاد کسی کنجوں شخص کا بھی ہو سکتا ہے تو گویا کہ منت کنجوں شخص کے حق میں اس کی دولت کے خرچہ کرانے کے لئے ہوتی ہے اور سخاوت کرنے والا شخص دینے والے شخص کو منت ماننے کی کیا ضرورت ہے وہ تو منت بغیر مانے بھی خرچہ کرتا ہے اور دراصل منت مان لینا گویا کہ خود کو کنجوں کہلانا ہے اور کنجوں شخص کے لئے منت اللہ عزوجل کی جانب سے بطور جرمانہ کے عائد ہوتی ہے بہر حال منت اور نذر مان کر اس کو پورا کرنا لازم ہے بشرطیکہ وہ جائز کام کی منت اور نذر ہو ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَلَمَّا قُوتُوا نَذْرَهُمْ اور نذر دراصل صرف اور صرف اللہ عزوجل کے لئے کرنا چاہیے نہ کہ اپنی ذات کے لیے اگرچہ اپنی ذات اور اپنے کام کے لئے بھی نذر کرنا جائز ہے۔ مزید تفصیل کے لیے شروحات حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

۱۸۳۵: النَّذْرُ لَا يَقْدِمُ شَيْئًا وَلَا

يُؤَخِّرُهُ

باب: منت آنے والی چیز کو پیچھے اور پیچھے کی چیز کو آگے نہیں کرتی، اس سے متعلق احادیث

۳۸۳۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منت کسی شے کو آگے پیچھے نہیں کرتی اور (دراصل) منت کنبوس شخص کا مال خرچہ کرانے کے لئے ہے۔

۳۸۳۷: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَسْرُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّذْرُ لَا يَقْدِمُ شَيْئًا وَلَا يُؤَخِّرُهُ إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الشَّيْءِ.

۳۸۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نذر انسان کے لئے کوئی چیز نہیں لاتی اور نذر انسان کو کسی شے کا مالک نہیں بناتی کہ جو شے اس کے مقدر میں نہیں لیکن نذر ایک (ایسی) شے ہے جو کہ کنبوس آدمی کا مال خرچہ کراتی ہے۔

۳۸۳۸: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَأْتِي النَّذْرُ عَلَى ابْنِ آدَمَ شَيْئًا لَمْ يَقْدِرْهُ عَلَيْهِ وَلَكِنَّهُ شَيْءٌ اسْتُخْرِجَ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ.

۱۸۳۶: النَّذْرُ يَسْتَخْرِجُ بِهِ مِنَ

الْبَخِيلِ

باب: نذر اس واسطے ہے کہ اس سے کنبوس شخص کا مال خرچہ کرائے

۳۸۳۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ منت اور نذر نہ مانا کرو اس لیے کہ نذر اور منت مقدر کے لکھے ہوئے میں کام نہیں آتی اور جو بات پیش آنے والی ہے وہ بات پیش آکر رہتی ہے وہ تو اس واسطے ہے کہ کنبوس آدمی کا مال دولت خرچہ کرائے۔

۳۸۳۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْذِرُوا فَإِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِي مِنَ الْقَدْرِ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ.

باب: کسی عبادت کے لئے منت ماننا

۳۸۴۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی نذر مانے کہ میں اللہ عزوجل کی اطاعت کروں گا تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کی اطاعت کرے اور جو شخص نذر مانے کہ میں اللہ عزوجل کی نافرمانی کروں گا تو اس کو چاہیے کہ وہ اللہ عزوجل کی نافرمانی نہ کرے (کیونکہ گناہ کے کام میں قسم اور نذر کا پورا کرنا ضروری

۱۸۳۷: النَّذْرُ فِي الطَّاعَةِ

۳۸۴۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يُعْصِيَ اللَّهَ فَلَا يُعْصِه.

نہیں ہے بلکہ اس کو توڑ دینا لازم ہے۔

باب: گناہ کے کام میں منت سے متعلق

۳۸۳۱: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ عزوجل کی فرمانبرداری کی نذر مانے تو اس کو چاہیے کہ وہ اللہ عزوجل کی فرمانبرداری کرے اور جو کوئی اس بات کی نذر مانے کہ وہ اللہ عزوجل کا گناہ کرے گا یعنی اس کی نافرمانی کرے گا تو اس کو لازم ہے کہ وہ اس نذر کو پورا نہ کرے یعنی اللہ عزوجل کی نافرمانی نہ کرے۔

۳۸۳۲: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۱۸۴۸: التَّذْرُ فِي الْمَعْصِيَةِ

۳۸۳۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنِي طَلْحَةَ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِيعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يُعْصِيَ اللَّهَ فَلَا يُعْصِمِ.

۳۸۳۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِيعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يُعْصِيَ اللَّهَ فَلَا يُعْصِمِ.

باب: منت پوری کرنا

۳۸۳۳: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمام لوگوں سے بہتر وہ لوگ ہیں جو کہ میرے دور میں ہیں پھر اس کے بعد وہ لوگ ہیں جو کہ میرے زمانہ سے قریب ہیں پھر وہ لوگ بہتر ہیں جو کہ اس زمانہ سے قریب ہوں گے یعنی تیسرے زمانہ کے لوگ پھر راوی نقل فرماتے ہیں مجھ کو یاد نہیں رہا آپ نے دو مرتبہ یہ جملے ارشاد فرمائے یا تین مرتبہ ارشاد فرمائے پھر ان لوگوں کا تذکرہ فرمایا جو کہ خیانت کرتے ہیں اور امانت داری سے کام نہیں لیتے اور جو کہ گواہی دیتے ہیں اور گواہی کو بلائے نہیں جاتے اور جو کہ منت مانتے ہیں لیکن منت کو پورا نہیں کرتے۔

۱۸۴۹: الْوَفَاءُ بِالنَّذْرِ

۳۸۳۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ أَبِي سَمِيْعٍ عَمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ يَذْكُرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ خَيْرُكُمْ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ فَلَا أَدْرِي أَذْكَرَ مَرَّتَيْنِ بَعْدَهُ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ ذَكَرَ قَوْمًا يَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَرُونَ وَيَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَنْذِرُونَ وَلَا يُؤْفَوْنَ وَيُظْهَرُ فِيهِمُ الْيَمْنُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا نَصْرُ بَنِي عَمْرَانَ أَبُو جَمْرَةَ.

باب: اس نذر سے متعلق کہ جس میں رضاء الہی کا قصد نہ

کیا جائے

۳۸۳۴: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی ﷺ کا ایک شخص کے پاس سے گذرنا ہوا وہ شخص (کہ جس کے پاس سے

۱۸۵۰: التَّذْرُ فِيمَا لَا يُرَادُ بِهِ

وَجْهُ اللَّهِ

۳۸۳۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ

آپ کا گذر ہوا) ایک دوسرے شخص کو رتی میں باندھ کر کھینچ رہا تھا۔ چنانچہ آپ اس شخص کے پاس تشریف لے گئے اور آپ نے اسکو (رتی کو) کاٹ دیا کہ جس سے وہ شخص دوسرے کو کھینچ رہا تھا۔ اس شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس شخص نے اس طریقہ سے نذر مانی تھی۔

۳۸۳۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا اور دیکھا کہ اس کو دوسرا شخص کھینچ رہا تھا اونٹ کی نگیل سے باندھ کر تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے مبارک ہاتھوں سے کاٹ دیا اور حکم فرمایا کہ تم اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچ لو اور حضرت ابن جریج کی دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس آدمی کے پاس سے گذرے اور وہ شخص خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا اور ایک شخص نے اس کے ہاتھ باندھ دیئے تھے دوسرے شخص کے ساتھ اور جس شے سے ہاتھ باندھے تھے وہ تسمہ یا ڈورا تھا یا کوئی اور چیز تھی پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھ سے اس کو کاٹ ڈالا اور اس کو کھینچنے والے شخص سے فرمایا کہ تم اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچ لو۔

باب: اُس شے کی نذر ماننا جو کہ ملکیت میں نہ ہو

۳۸۳۶: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جائز نہیں نذر کرنا اللہ کی نافرمانی اور گنہ کی چیز میں اور اُس چیز میں بھی نذر جائز نہیں کہ جس کا انسان مالک نہیں۔

۳۸۳۷: حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اسلام کے علاوہ کسی ملت کی قسم کھائے اور وہ شخص اپنی قسم میں جھوٹا ہو جائے تو وہ شخص ایسا ہے کہ جیسا اس نے اپنے کو کہا اور جس شخص نے خود کو کسی چیز سے ہلاک کیا تو اس شخص کو اس شے کے ساتھ کہ جس شے (یعنی آگ وغیرہ سے) اس نے خود کو ہلاک کیا تھا تو قیامت کے دن تک اس طرح عذاب دیا جاتا رہے گا اور جس چیز کا انسان مالک نہیں ہے اس کی نذر نہیں ہوتی۔

عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يَقْوَدُ رَجُلًا فِي قَرْنٍ فَنَنَّا وَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِطَعَهُ قَالَ إِنَّهُ نَذَرٌ۔

۳۸۳۵: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَلِيمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَطْوِفُ بِالْكَعْبَةِ يَقْوَدُهُ إِنْسَانٌ بِخِزَامَةٍ فِي أَنْفِهِ لَقِطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَقْوَدَهُ بِيَدِهِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَأَخْبَرَنِي سَلِيمَانُ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يَطْوِفُهُ بِالْكَعْبَةِ وَإِنْسَانٌ قَدْ رَتَبَ يَدَهُ إِنْسَانٍ آخَرَ بِسَيْرٍ أَوْ عَيْطٍ أَوْ بِشَيْءٍ غَيْرِ ذَلِكَ لَقِطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ لَقِطَعَهُ بِيَدِهِ۔

۱۸۵۱: النَّذْرُ فِي مَالٍ يَمْلِكُ

۳۸۳۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي أَيُّوبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو فِلَابَةَ عَنْ عَمِّهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَذَرَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ۔

۳۸۳۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُعْبِرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ أَبِي فِلَابَةَ عَنْ نَابِتِ بْنِ الصَّحَّاحِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِمَلَّةٍ بِيَوْمِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عَذَّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ عَلَى رَجُلٍ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ۔

۱۸۵۲: مَنْ نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ

تعالیٰ

۳۸۴۸: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ نَذَرْتُ أُخْتِي أَنْ تَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ فَأَمَرْتَنِي أَنْ أَسْتَفِي لَهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَفَيْتُ لَهَا النَّبِيَّ ﷺ لَقَالَ لِيَمْشِيَ وَلِتُرَكَّبَ.

۱۸۵۳: إِذَا حَلَقَتِ الْمَرْأَةُ لِيَمْشِيَ خَافِيَةً غَيْرَ

مُخْتَمِرَةً

۳۸۴۹: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْشِي قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ أُخْتٍ لَهُ نَذَرَتْ أَنْ تَمْشِيَ خَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ مَرَّهَا فَلِتُخْتَمِرَ وَلِتُرَكَّبَ وَلِتَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ.

۱۸۵۴: مَنْ نَذَرَ أَنْ يَصُومَ ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ

أَنْ يَصُومَ

۳۸۵۰: أَخْبَرَنَا بَشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَلِيزَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَكِبَتِ امْرَأَةٌ الْبُحْرَ فَنَذَرَتْ أَنْ تَصُومَ شَهْرًا فَمَاتَتْ قَبْلَ أَنْ تَصُومَ فَآتَتْ أُخْتَهَا

باب: جو شخص خانہ کعبہ کے لیے پیدل جانے سے متعلق

نذر کرے

۳۸۴۸: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری بہن نے نذر مانی کہ میں خانہ کعبہ تک پیدل چل کر جاؤں گی اور مجھ کو حکم کیا کہ تم یہ مسئلہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو۔ چنانچہ میں نے اس (اپنی بہن) کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: اس کو چاہیے کہ (جہاں تک ہو سکے وہ) پیدل چلے اور ہاتھی سوار ہو کر چلے۔

باب: اگر کوئی عورت ننگے پاؤں ننگے سر چل کر حج پر جانے

کی قسم کھائے

۳۸۴۹: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بہن کے لیے (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے) مسئلہ دریافت کیا کہ اس نے نذر مانی ہے ننگے پاؤں اور ننگے سر چلنے کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی بہن سے کہہ دو کہ وہ اپنا دوپٹہ اوڑھ لے اور سوار ہو کر جائے اور تین دن کے روزے رکھے۔

باب: اس شخص سے متعلق جس نے روزے رکھنے کی نذر

مان لی پھر وہ شخص فوت ہو گیا اور روزے نہ رکھ سکا

۳۸۵۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک خاتون دریا میں سوار ہوئی تھی اور اس نے ایک ماہ کے روزے رکھنے کی نذر مانی تھی کہ وہ مرگئی روزے رکھنے سے قبل ہی۔ پھر اس کی بہن خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا اس کا حال۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا۔ (جو کہ اوپر

النَّبِيِّ ﷺ وَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَأَمَرَهَا أَنْ تَصُومَ عَنْهَا۔

(مذکور ہے)

۱۸۵۵ : مَنْ مَاتَ

باب: اس شخص سے متعلق کہ جس کی وفات ہو جائے اور

وَعَلَيْهِ نَذْرٌ

اس کے ذمہ نذر ہو

۳۸۵۱ أَخْبَرَنَا يَسِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَالْحَارِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ سُلَيْحَانَ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْضَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي نَذْرِ كَانَ عَلَى أُمِّهِ تَوَقَّيْتُ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ أَقْضِهِ عَنْهَا۔

۳۸۵۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی والدہ کی نذر کے متعلق دریافت کیا کہ جسے پورا کرنے سے پہلے ہی ان کی والدہ کی وفات ہو گئی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی والدہ کی طرف سے نذر پوری کرو۔

۳۸۵۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اسْتَفْضَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي نَذْرِ كَانَ عَلَى أُمِّهِ تَوَقَّيْتُ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَقْضِهِ عَنْهَا۔

۳۸۵۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی والدہ کی منت کے بارے میں دریافت کیا جسے پورا کرنے سے پہلے ہی وہ وفات پا گئی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی والدہ کی طرف سے اس منت کو پورا کرو۔

۳۸۵۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ وَهَرُونَ بْنُ اسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ هِشَامٍ وَهُوَ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ يَكْرِ ابْنِ زَائِلٍ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ أُمَّيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ قَلِمَ تَقْضِيَهُ قَالَ أَقْضِهِ عَنْهَا۔

۳۸۵۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگے کہ میری والدہ کی وفات ہو گئی جبکہ ان کے ذمہ نذر تھی جسے وہ پورا نہ کر سکیں تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان کی طرف سے ان کی نذر کو پورا کر دو۔

۱۸۵۶: إِذَا نَذَرْتُمْ أَسْلَمَ قَبْلَ

باب: اگر کوئی شخص منت پوری کرنے سے پہلے مسلمان ہو

أَنْ يَقِيءَ

جائے تو کیا کرے؟

۳۸۵۴: أَخْبَرَنَا اسْحَقُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَاءَهُ كَانَ عَلَيْهِ لَبْلَةٌ نَذَرَفِي الْجَاهِلِيَّةِ يَعْكِفُهَا فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَهُ أَنْ يَعْكِفَ۔

۳۸۵۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن العاص نے نذرمانی تھی تمام رات مسجد حرام میں اعتکاف کرنے کی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا یہ مسئلہ تو آپ نے حکم ارشاد فرمایا ان کو اعتکاف کرنے کا۔

۳۸۵۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دور جاہلیت میں ایک روز کے اعتکاف کی نیت فرمائی تھی پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کیا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس جگہ اعتکاف کرنے کا حکم فرمایا۔

۳۸۵۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں ایک دن کے اعتکاف کی نذر مانی تھی تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اعتکاف کرنے کا حکم دیا۔

۳۸۵۷: حضرت عبد اللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی جس وقت توبہ مقبول ہوئی تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اپنے مال و دولت سے علیحدہ ہوں اور میں اس کو صدقہ کر دیتا ہوں تاکہ میں اس کو خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب صدقہ خیرات کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے مال میں سے رکھ لو تاکہ اس سے تمہارا کام چل جائے اور تم کو آرام حاصل ہو سکے۔

باب: اگر کوئی شخص اپنے مال و دولت کو نذر کے طور پر ہدیہ کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟

۳۸۵۸: حضرت عبد اللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے حضرت کعب بن مالک سے سنا جس وقت کہ انہوں نے اپنے پیچھے رہ جانے کی حالت بیان کی یعنی اس زمانہ کا حال کہ جس زمانہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں تشریف لے گئے۔ حضرت کعب بن مالک نقل فرماتے ہیں کہ جس وقت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری توبہ میں یہ بات بھی شامل ہے نہ میں

۳۸۵۵ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ عُمَرَ نَذَرَ فِي اعْتِكَافٍ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ لَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ ذَلِكَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَعَكَّفَ۔

۳۸۵۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ كَانَ جَعَلَ عَلَيْهِ يَوْمًا يَتَعَكَّفُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَعَكَّفَ۔

۳۸۵۷: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ جِئْتُ نَيْبَ عَلَيْهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَنْخَلِعُ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمِيكَ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُشْبِهُ أَنْ يَكُونَ الزُّهْرِيُّ سَمِعَ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْهُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ الطُّوْبِيُّ تَوْبَةً كَعْبٍ۔

۱۸۵۷: إِذَا أَهْدَى مَالَهُ عَلَى وَجْهِ

النَّذْرِ

۳۸۵۸: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ جِئْتُ تَخَلَّفْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَالَ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ

اپنے مال دولت سے علیحدہ ہو جاؤں اور میں اس کو صدقہ کر دوں اور اس کو میں خدا اور رسول ﷺ کے لئے بھیجوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے نزدیک کچھ مال دولت رکھ لو یہ بات تمہارے واسطے بہتر ہے۔ وہ نقل کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: میں نے اپنے واسطے وہ حصہ رکھ لیا ہے جو کہ خیر میں ہے۔ (مختصراً)

۳۸۵۹: حضرت عبد اللہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کعب بن مالک سے سنا جبکہ وہ غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے پیچھے رہ جانے کا قصہ بیان کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھا تو میں نے عرض کیا کہ میری توہ میں یہ بات بھی شامل ہے کہ میں اپنا مال اللہ اور اس کے رسول کے واسطے صدقہ کر دوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے بعض مال کو اپنے پاس روک لو کہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ تو میں نے کہا کہ میں اپنا وہ حصہ روک لیتا ہوں جو خیر میں ہے۔

۳۸۶۰: حضرت عبید اللہ بن کعب جیونڈ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد حضرت کعب بن مالک جیونڈ سے سنا۔ وہ نقل فرماتے تھے کہ میں نے جناب نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! خدا بزرگ و برتر نے مجھ کو حج کی برکت سے (آفت سے) نجات عطا فرمائی اور میری توہ میں یہ چیز بھی ہے کہ میں اپنے مال دولت سے صدقہ خیرات علیحدہ کروں (یعنی راہ خدا میں خرچ کروں) خدا اور اس کے رسول کے واسطے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس میں سے کچھ مال رکھ لو اپنے واسطے اور یہ بات بہتر ہے تمہارے حق میں وہ کہتے تھے کہ میں نے عرض کیا: رکھ لیا ہے اپنے واسطے وہ حصہ جو کہ خیر میں ہے۔

باب: مال نذر کرتے وقت اس میں زمین بھی داخل ہے یا

يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَالْأَيُّ رَسُولِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ لَقُلْتُ فَإِنِّي أَمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْرٍ مُخْتَصِرٌ.

۳۸۵۹: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ بْنَ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَالْأَيُّ رَسُولِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمْسِكْ عَلَيْكَ مَالَكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ لَقُلْتُ فَإِنِّي أَمْسِكُ عَلَيَّ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْرٍ.

۳۸۶۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ بْنِ عِيْسَى قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا نَجَّانِي بِالصَّدَقِ وَإِنْ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَالْأَيُّ رَسُولِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ لَقُلْتُ فَإِنِّي أَمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْرٍ.

۱۸۵۸: هَلْ تَدْخُلُ الْأَرْضُ فِي الْمَالِ إِنَّا

نَذْرٌ

نہیں؟

۳۸۶۱: قَالَ الْحَرِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةٌ عَلَيْهِ
وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْفَيْثِ مَوْلَى ابْنِ
مُطِيعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ عَامَ حَيْبَرَ فَلَمْ نَعْنَمُ إِلَّا الْأَمْوَالَ وَالْمَتَاعَ
وَالْيَابَ فَأَهْدَى رَجُلٌ مِنْ بَنِي الصُّبَيْبِ يُقَالُ لَهُ
رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ غُلَامًا أَسْوَدَ
يُقَالُ لَهُ مِذْعَمٌ فَوَجَّهَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى وَادِي
الْقُرَى حَتَّى إِذَا كُنَّا بِوَادِي الْقُرَى بَيْنَا مِذْعَمَ
يَحْطُ رَجُلٌ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِقَاءَهُ سَهُمٌ
فَأَصَابَهُ لِقَاتُهُ لَقَا لِقَاءِ النَّاسِ هَبِينَا لَكَ الْجَنَّةُ لَقَا لِقَاءِ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَلًّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ
السَّمْلَةَ الَّتِي أَخَذَهَا يَوْمَ حَيْبَرَ مِنَ الْمُغَانِمِ
لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارٌ فَلَمَّا سَمِعَ النَّاسُ بِذَلِكَ جَاءَ
رَجُلٌ بِبِشْرٍ أَوْ بِبِشْرَاكَيْنِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
لَقَا لِقَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِشْرَاكٍ أَوْ بِشْرَاكَيْنِ مِنْ
نَارٍ۔

۳۸۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم
ﷺ کے ساتھ تھے کہ خیبر والے سال میں ہم کو وہاں پر لوٹ حاصل نہ
ہوئی یعنی سامان اور کپڑے ہمارے ہاتھ نہیں آئے تو ایک شخص نے
غلام دیا جس کا نام رفاعہ بن زید تھا اور وہ شخص قبیلہ صبیب سے تھا اس
نے ایک جیسی غلام دیا اس غلام کو مرغم کہا جاتا تھا پھر وہاں سے رسول
کریم ﷺ کو وادی القری کی جانب متوجہ ہوئے جس وقت کہ ہم لوگ
وادی القری پہنچے تو اچانک اس غلام کے بے خبری میں ایک تیر آ کر
لگا اور اس تیر نے اس غلام کو ختم کر دیا اور اس غلام کے وہ تیر ایسی
حالت میں لگا کہ جس وقت کہ وہ غلام (مدغم) رسول کریم ﷺ کا
سامان اُتار رہا تھا۔ لوگ عرض کرنے لگے کہ تم کو جنت مبارک ہو یہ
سن کر آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہرگز یہ بات نہیں ہوئی یعنی
جنت کامل جانا خیر ہے۔ اُس پروردگار کی قسم! کہ جس کے ہاتھ میں
میری جان ہے وہ کھلی (چادر) جو اس نے لی تھی خیبر والے دن
لوٹ اور مال غنیمت میں سے جبکہ مال تقسیم نہیں ہوا تھا (یعنی تقسیم
سے قبل جو چیز اس نے لے لی تھی) اس کی وجہ سے اس پر دوزخ کی
آگ شعلے مارے گی اور اس پر آگ بر سے گی جب لوگوں نے یہ
بات آنحضرت ﷺ سے سنی تو اس وقت ایک شخص چڑھے کی ایک یا
دو دوالین (تسے) لے کر حاضر ہوا اس پر آپ ﷺ نے فرمایا:
چڑھے کی جو ایک یا دو دوالین ہیں وہ آگ ہیں۔

نذر میں زمین بھی داخل ہے:

مذکورہ بالا حدیث میں نذر سے متعلق گھر یا اشیاء کا تذکرہ ہے یعنی صرف ایسی ہی چیزوں کا تذکرہ ہے کہ جن کی گھر
میں ضرورت پڑتی ہے اور مذکورہ تین اشیاء کے علاوہ کسی اور شے کا نام نہیں لیا۔ حالانکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاتھ زمین اور
باغات بھی آئے تھے۔ اس سے یہ بات واضح ہوئی کہ نذر میں زمین اور مال سب داخل ہے۔

باب: ان شاء اللہ کہنے سے متعلق

۱۸۵۹: الْإِسْتِثْنَاءُ

۳۸۶۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم کھا کر جو شخص انشاء اللہ کہے دے تو اس شخص نے استثناء کر لیا۔ یعنی قسم میں سے نکال لیا اب اس کو اختیار ہے کہ وہ شخص اپنی قسم پوری کرے یا نہ کرے۔

۳۸۶۳: ترجمہ گذشتہ حدیث کے مطابق ہے۔

۳۸۶۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی شے پر قسم کھائے اور اس کے بعد وہ شخص انشاء اللہ کہے تو اس شخص کو اختیار ہے چاہے وہ شخص وہ بات پوری کرے یا نہ کرے۔

باب: اگر کوئی شخص قسم کھائے اور دوسرا شخص اس کے لئے انشاء اللہ کہے تو دوسرے شخص کا انشاء اللہ کہنا اس کے لئے کیسا ہے؟

۳۸۶۵: عبدالرحمن بن اعرج حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سن کر روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ایک دن حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے کہا تھا میں ایک ہی رات میں اپنی نوکی تو بیویوں کے پاس جاؤں گا (یعنی میں اپنی تمام کی تمام بیویوں سے ایک ہی رات میں ہم بستری کروں گا) ہر ایک بیوی سے ولادت ہوگی ایک سوار (یعنی مجاہد) کی جو کہ راہ خدا میں جہاد کرے گا۔ یہ سن کر ان کے ساتھ والے شخص نے کہا کہ اس بات کے لئے انہوں نے انشاء اللہ نہیں کہا پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ پھر میں اپنی بیویوں کے پاس گیا اور ان سے صحبت کی لیکن کوئی بھی اہلیہ

۳۸۶۲: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَرِثِ أَنَّ كَثِيرَ بْنَ فَرْقِدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ لِقَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَدْ اسْتَشَى.

۳۸۶۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ لِقَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَدْ اسْتَشَى.

۳۸۶۴: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلِيمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ لِقَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَهُوَ بِالْإِخَارِ إِنْ شَاءَ امْتَضَى وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ.

۱۸۶۰: إِنْ حَلَفَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ

إِنْ شَاءَ اللَّهُ هَلْ لَهُ

اسْتِثْنَاءٌ

۳۸۶۵: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيَّاشٍ قَالَ أَبَانَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ مِمَّا حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ مِمَّا ذَكَرَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ بِهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ سَلِيمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَا طَوْلَ لَئِلَّةٍ عَلَى تِسْعِينَ امْرَأَةً كُلَّهُنَّ تَأْتِي بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ لَهُ صَاحِبَةٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَقُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَطَافٌ عَلَيْهِنَّ جَمِيعًا فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةً وَاحِدَةً جَاءَتْ بِشِقِ

حاملہ نہ ہو سکی۔ علاوہ ایک اہلیہ محترمہ کے اور ایک اہلیہ بھی ایسی حاملہ ہوئی کہ اس کے ناقص بچہ پیدا ہوا پھر آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اگر وہ حملہ انشاء اللہ کہہ لیتے تو البتہ اگلے تمام کے تمام صاحبزادے راہ خدا میں جہاد فرماتے۔

ان شاء اللہ نہ کہنے کی وجہ سے:

حضرت سلیمان علیہ السلام کی بھی تو ہی ازواج مطہرات تھیں جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہو رہا ہے بہر حال انہوں نے مذکورہ بالا قسم تو کھائی لیکن انشاء اللہ کی طرف توجہ نہ فرما سکے جس کی وجہ سے مذکورہ بالا کی واقع ہو گئی اور صرف اتنی سی بات کی وجہ سے وہ بہت بڑی نعمت سے محروم ہو گئے ورنہ ہر ایک اہلیہ سے ایک مجاہد پیدا ہوتا۔

باب: نذر کے کفارہ سے متعلق

۱۸۶۱: كَفَّارَةُ النَّذْرِ

۳۸۶۶: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نذر کا کفارہ وہ ہی کفارہ ہے جو کہ قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۶۶. أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَىٰ بْنِ الْوَزِيرِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَالْحَرِثُ بْنُ سَبْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَرِثِ عَنْ كُثَيْبِ بْنِ عُلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ عُفَّةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ۔

۳۸۶۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ کی بات میں نذر نہیں ہوتی۔

۳۸۶۷. أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا نَذْرَ لِي مَعْصِيَةٍ۔

۳۸۶۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ کے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۶۸. أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا نَذْرَ لِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ۔

۳۸۶۹: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

۳۸۶۹. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا

گناہ کی بات میں نذر نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۷۰: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ کے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۷۱: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ کے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔ ابو عبد الرحمن کہتے ہیں کہا گیا ہے کہ زہری نے ابوسلمہ سے یہ روایت نہیں سنی۔

۳۸۷۲: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گناہ کے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۷۳: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معصیت کے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔ ابو عبد الرحمن کہتے ہیں سلیمان ارقم متروک الحدیث ہے اور اس کی اس حدیث میں یحییٰ بن ابی کثیر کے متعدد اصحاب نے مخالفت کی ہے۔

ابن المبارک عن یونس عن الزہری عن ابی سلمة عن عائشة قالت قال رسول الله ﷺ لا نذر فی معصية وکفارتها کفارة یمن۔

۳۸۷۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عُمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكُفَّارَتُهَا كُفَّارَةُ يَمِينٍ۔

۳۸۷۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكُفَّارَتُهَا كُفَّارَةُ الْيَمِينِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَقَدْ قِيلَ إِنَّ الزُّهْرِيَّ لَمْ يَسْمَعْ هَذَا مِنْ أَبِي سَلَمَةَ۔

۳۸۷۲: أَخْبَرَنَا هُرُونُ بْنُ مُوسَى الْقُرَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكُفَّارَتُهَا كُفَّارَةُ الْيَمِينِ۔

۳۸۷۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُرَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ وَمُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَرْقَمٍ أَنَّ يَحْيَى بْنَ أَبِي كَثِيرٍ الْدَيْ كَانُ يَسْكُنُ الْيَمَامَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ يُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكُفَّارَتُهَا كُفَّارَةُ يَمِينٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ سُلَيْمَانُ بْنُ أَرْقَمٍ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ خَالَفَهُ غَيْرٌ وَاحِدٌ مِنْ أَصْحَابِ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ۔

۳۸۷۴: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کے غضب میں نذر اور منت نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۷۵: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: معصیت کے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۷۶: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے غضب و غصہ والے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔ ابو عبد الرحمن کہتے ہیں کہ محمد بن زبیر ضعیف ہے اور اس حدیث میں مختلف ہے۔

۳۸۷۷: حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے غصہ کے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۷۸: حضرت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے غصہ والے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور کہا گیا ہے کہ زبیر نے یہ حدیث عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نہیں سنی۔

۳۸۷۹: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

۳۸۷۴: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكَيْعٍ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَهُوَ عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْحَنْظَلِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ كَفَّارَتُهَا وَكَفَّارَةُ يَمِينٍ۔

۳۸۷۵: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَيْتَةُ عَنْ أَبِي عَمْرٍو وَهُوَ الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْحَنْظَلِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهَا كَفَّارَةُ يَمِينٍ۔

۳۸۷۶: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنْظَلِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا نَذْرَ فِي غَضَبٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَيْرِ ضَعِيفٌ لَا يَقُومُ بِمِثْلِهِ حُجَّةٌ وَقَدْ اخْتَلَفَ عَلَيْهِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ۔

۳۸۷۷: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا نَذْرَ فِي غَضَبٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ۔

۳۸۷۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَنبَاءَ حَمَادٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا نَذْرَ فِي غَضَبٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ وَقِيلَ إِنَّ الزُّبَيْرَ لَمْ يَسْمَعْ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ۔

۳۸۷۹: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نذریں دو قسم کی ہوتی ہیں جو نذر اللہ عزوجل کی فرمانبرداری کے لیے ہو بس وہ ہی نذر اللہ عزوجل کے لئے ہے اور اس نذر کے پورا کرنے کا حکم ہے اور جو نذر ایسی ہو کہ جس میں گناہ ہے وہ نذر شیطان کے لئے ہے اور اس کا پورا کرنا کچھ لازم نہیں ہے اور مت کا کفارہ دیا۔

ابن سلمة قال حدثني ابن اسحاق عن محمد بن الزبير عن ابيه عن رجل من اهل البصرة قال صحبت عمران بن حصين قال سمعت رسول الله يقول النذر نذران فما كان من نذر في طاعة الله فذلك لله وفيه الوفاء وما كان من نذر في معصية الله فذلك للشيطان ولا وفاء فيه ويكفره ما يكفر اليمين.

۳۸۸۰: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جائز نہیں نذر اللہ عزوجل کے کام میں اور کفارہ نذر کا وہ ہے جو کہ قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۸۰: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْحَنْظَلِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّ رَجُلًا حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ عَنْ رَجُلٍ نَذَرَ نَذْرًا لَا يَشْهَدُ الصَّلَاةَ فِي مَسْجِدِ لَوْمِهِ لَقَالَ عِمْرَانُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا غَضَبٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ.

۳۸۸۱: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ کے کام میں نذر نہیں ہے اور نہ (اللہ عزوجل) کے غضب کے کام میں نذر جائز ہے اور کفارہ اس کا وہ ہی ہے جو کفارہ قسم کا ہے۔

۳۸۸۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا غَضَبٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ.

۳۸۸۲: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معصیت کے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔ منصور بن زاذان نے اس سے مختلف الفاظ بیان کئے ہیں۔

۳۸۸۲: أَخْبَرَنَا هَلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلِيمٍ وَهُوَ عُيَيْدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّهْشَلِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا نَذْرَ فِي الْمَعْصِيَةِ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ خَالَفَهُ مَنْصُورُ بْنُ زَاذَانَ فِي لَفْظِهِ.

۳۸۸۳: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان کی نذر اس چیز میں صحیح نہیں ہے کہ جس چیز کا وہ

۳۸۸۳: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنْبَأَنَا مَنْصُورُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ

مالک نہیں ہے اور اس کام کی نذر بھی صحیح نہیں ہے کہ جس کام میں نافرمانی ہو اللہ بزرگی عزت والے کی۔ واضح رہے کہ منصور کے خلاف حضرت علی بن زید چچو نے حضرت حسن سے روایت نقل کی ہے اور حضرت حسن نے حضرت عبدالرحمن بن سمرہ سے روایت کی ہے۔

۳۸۸۴: حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابن آدم کی نذر اس چیز میں صحیح نہیں جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہو اور نہ ہی اس چیز میں صحیح ہے جس کا وہ مالک نہ ہو۔ ابو عبدالرحمن کہتے ہیں کہ علی بن زید ضعیف ہے۔

بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ قَالَ يَغْنِي النَّبِيُّ ﷺ لَا نَذْرَ لِابْنِ آدَمَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا لِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ خَالَفَهُ عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ لَمَرَّاهُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ -

۳۸۸۴. أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَلْفُ بْنُ تَمِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جَدْعَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا نَذْرَ لِي مَعْصِيَةٍ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ ضَعِيفٌ وَهَذَا الْحَدِيثُ خَطَأً وَالصَّوَابُ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ مِنْ وَجْهِ آخَرَ -

۳۸۸۵: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معصیت کے کام میں آدمی کی نذر صحیح نہیں اور نہ ہی اس چیز میں جس کا وہ مالک نہ ہو۔

۳۸۸۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَرٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قَلَابَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا نَذْرَ لِي مَعْصِيَةٍ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ -

باب: اُس شخص پر کیا واجب ہے کہ جس نے نذر مانی ہو ایک کام کے کرنے کی اور پھر وہ شخص اس کام کی انجام

۱۸۶۲: مَا الْوَأَجِبُ عَلَيَّ مَنْ أَوْجَبَ

عَلَيَّ نَفِيهِ

نَذْرًا فَعَجَزَ عَنْهُ

وہی سے عاجز ہو جائے

۳۸۸۶: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک شخص کو نبی نے دیکھا کہ وہ دو شخصوں کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر چل رہا ہے یہ دیکھ کر آپ نے دریافت فرمایا: اس کی کیا وجہ ہے۔؟ لوگوں نے عرض کیا: اس شخص نے خانہ کعبہ تک پیدل چلنے کی سنت مانی تھی۔ آپ نے فرمایا: اللہ اسکی جان کو تکلیف میں ڈالنے سے بے نیاز ہے تم اس شخص سے کہو کہ وہ شخص سوار ہو جائے۔

۳۸۸۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلًا يَهَادِي بَيْنَ رَجْلَيْهِ فَقَالَ مَا هَذَا قَالُوا نَذْرٌ أَنْ يَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيبِ هَذَا نَفْسَهُ مَرَّةً فَلْيَرْتَكَبْ -

۳۸۸۷: ترجمہ حسب سابق ہے۔

۳۸۸۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَيْخٍ يَهَادِي بَيْنَ اثْنَيْنِ فَقَالَ مَا بَالُ هَذَا قَالُوا نَذَرْنَا أَنْ يَمْشِيَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنْ تَعْدِيْبِ هَذَا نَفْسُهُ مَرَّةً فَلْيَرْكَبْ فَاَمْرَةً أَنْ يَرْكَبَ۔

۳۸۸۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک شخص کے پاس تشریف لائے جو کہ اپنے دونوں لڑکوں کے درمیان چل رہا تھا یعنی اس کو اس کے دونوں لڑکے پکڑ کر چل رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی کیا حالت ہے؟ یعنی یہ شخص اس طریقہ سے کس وجہ سے چل رہا ہے؟ کسی شخص نے عرض کیا: اس نے نذر مانی ہے خانہ کعبہ تک پیدل جانے کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل اس قسم کے عذاب اور تکلیف دہ عذاب اٹھانے کی قدر نہیں فرماتا۔ پھر آپ نے اس کو حکم فرمایا سوار ہونے کا۔

۳۸۸۸: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أتى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ يَهَادِي بَيْنَ اثْنَيْنِ فَقَالَ مَا شَأْنُ هَذَا فَقِيلَ نَذَرْنَا أَنْ يَمْشِيَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَضَعُ بِتَعْدِيْبِ هَذَا نَفْسَهُ شَيْئًا فَاَمْرَةً أَنْ يَرْكَبَ۔

باب: ان شاء اللہ کہنے سے متعلق

۱۸۶۳: الْإِسْتِثْنَاءُ

۳۸۸۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی بات پر قسم کھائے اور پھر وہ شخص ان شاء اللہ کہہ دے تو دراصل اس نے استثناء کیا اور وہ شخص حادث نہ ہوگا۔

۳۸۸۹: أَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ أَنبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَدْ اسْتِثْنَى۔

۳۸۹۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت سلیمان علیہ السلام نے قسم کھائی کہ آج کی رات میں اپنی نوبیوں کے پاس جاؤں گا جن میں سے ہر ایک سے جو بچہ پیدا ہوگا وہ راہ خدا کا مجاہد ہوگا تو آپ سے کہا گیا کہ تم انشاء اللہ کہہ لو تو وہ یہ جملہ نہ کہہ سکے تو وہ عورتوں کے پاس گئے (یعنی اپنی تمام بیویوں سے ہم بستری کی) لیکن کسی سے کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا لیکن ایک بیوی نے آدھا بچہ جنا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر وہ انشاء اللہ کہتے تو حادث نہ ہوتے۔

۳۸۹۰: أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ قَالَ سَأَلْتُهُمْ لِمَ لَا تُقَوِّمُونَ الْكَلِمَةَ عَلَى نَسْتَجِينُ امْرَأَةً تَلِدُ كُلَّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقِيلَ لَهُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَقُلْ لَطَفَاتٍ بَيْنَهُنَّ فَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةً وَاحِدَةً نِصْفَ إِنْسَانٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَحْتَجْ وَكَانَ دَرَكًا لِحَاجَتِهِ۔

۳۱

کتاب المزارعة

مزارعت سے متعلق احادیث مبارکہ

باب: شرائط سے متعلق احادیث رسول (ﷺ) اس
باب میں بٹائی اور معاہدہ کی پابندی سے متعلق احادیث
مذکورہ ہیں

۳۸۹۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
جس وقت تم مزدوری کرانا چاہو کسی مزدور سے تو تم اس کی مزدوری ادا
کرو۔

۳۸۹۲: حضرت حسن سے روایت ہے کہ وہ اس بات کو ناکوار سمجھتے تھے
کہ مزدور سے مزدوری مقرر کیے بغیر کام کرائیں۔

۳۸۹۳: حضرت حماد بن ابی سلیمان سے روایت ہے کہ ان سے کسی
شخص نے مسئلہ دریافت کیا کہ کسی شخص نے اس شرط پر مزدور رکھا کہ وہ
اس کے پاس کھانا کھا لیا کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟ تو انہوں نے
جواب دیا مزدوری مقرر کیے بغیر مزدور نہ رکھنا چاہیے۔

۳۸۹۴: حضرت حماد اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ان دو
آدمیوں سے کہ ایک نے دوسرے سے کہا کہ تم سے مکہ مکرمہ تک کا

۱۸۶۴: باب الشُّرُوطِ فِيهِ

الْمُزَارَعَةُ

وَالْوَثَائِقُ

۳۸۹۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ أَنْبَأَنَا جِبَانُ
قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَمَادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ إِذَا اسْتَأْجَرْتَ أَجِيرًا
فَاعْلَمْهُ أَجْرَهُ۔

۳۸۹۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ قَالَ أَنْبَأَنَا جِبَانُ قَالَ أَنْبَأَنَا
عَبْدُ اللَّهِ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ
الْحَسَنِ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَسْتَأْجَرَ الرَّجُلَ حَتَّى يُعْلِمَهُ
أَجْرَهُ۔

۳۸۹۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ أَنْبَأَنَا جِبَانُ
قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ حَمَادٍ
هُوَ ابْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ أَنَّهُ سِئِلَ عَنْ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ
أَجِيرًا عَلَى طَعَامِهِ قَالَ لَا حَتَّى تُعْلِمَهُ۔

۳۸۹۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ قَالَ حَدَّثَنَا جِبَانُ قَالَ
أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مُعَمَّرٍ عَنْ حَمَادٍ وَقَتَادَةَ فِي

کرایہ اس قدر قیمت مقرر کرتا ہوں بشرطیکہ میں ایک ماہ تک یا اتنے روز تک یا اتنے دن زیادہ رہا۔ غرض یہ کہ کرایہ مقرر کیا اور یہ بھی کہا کہ تم کو میں اس قدر کرایہ زیادہ دوں گا (اگر مقرر کردہ فاصلہ سے زیادہ دور گیا) راوی حماد اور قتادہ کہتے تھے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور وہ یہ بات مکروہ سمجھتے تھے کہ اگر کوئی شخص کہے کہ میں کسی کو کرایہ پر مقرر کرتا ہوں تم سے اس قدر قیمت کے بدلے اگر میں نے ایک ماہ سے زیادہ زمانہ لگایا چلنے میں اس قدر کرایہ دوں گا۔

۳۸۹۵: حضرت ابن جریج نے حضرت عطاء سے دریافت فرمایا کہ اگر میں ایک غلام کو ملازم رکھوں ایک سال تک کھانے کے عوض اور پھر اگلے سال اس قدر یا اتنا مال اس کے بدلے میں اجرت دوں تو انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور میرا شرط رکھنا کافی ہے کہ اتنے دن تک کے لیے میں ملازم رکھوں گا اگر سال میں سے کچھ دن گذر گئے تو اس طریقہ سے کہہ دے کہ جو دن گذر چکے ہیں ان کا حساب نہیں ہے (یعنی وہ دن معاف ہیں)۔

باب: زمین کو تہائی یا چوتھائی پیداوار پر

کرایہ پردینے سے متعلق

مختلف احادیث

۳۸۹۶: حضرت اسید بن ظہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنی برادری کے لوگوں کے پاس آئے اور ان کو بتایا کہ اے قبیلہ بنو حارثہ کے لوگو! تم پر آفت نازل ہونے والی ہے۔ لوگوں نے عرض کیا: کیسی آفت؟ اس پر حضرت اسید رضی اللہ عنہ نے وہ آفت بیان کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو اجرت پردینے کی ممانعت فرمائی۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! اگر ہم لوگ زمین دالوں کے عوض کرایہ پردے دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ پھر کہا کہ ہم لوگ زمین کو انبیروں کے بدلے اجرت پردینے کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: نہیں! پھر فرمایا: ہم اس کو کرایہ میں اس پیداوار کے بدلے دیتے تھے جو کہ میندھوں پر ہو آپ نے فرمایا کہ

رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ اسْتَكْرِي مِنْكَ اِلَى مَكَّةَ بِكَذَا وَكَذَا لَانِ سِرْتٌ شَهْرًا اَوْ كَذَا وَكَذَا شَيْئًا سَمَاهُ لَلْكَ زِيَادَةً كَذَا وَكَذَا فَلَمْ يَرِيَا بِهِ بَأْسًا وَكَرِهَا اَنْ يَقُولَ اسْتَكْرِي مِنْكَ بِكَذَا وَكَذَا لَانِ سِرْتٌ اَكْثَرَ مِنْ شَهْرٍ نَقَصْتُ مِنْ كِرَانِكَ كَذَا وَكَذَا۔

۳۸۹۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَالِمٍ قَالَ اُنْبَاَنَا جَبَّانٌ قَالَ اُنْبَاَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قِرَاءَةً قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ عَنِّي اَوْ اجْرُهُ سَنَةً بِطَعَامِهِ وَسَنَةً اُخْرَى بِكَذَا وَكَذَا لَانِ لَا بَأْسَ بِهِ وَيُجْزِيهِ اشْتِرَاؤُكَ حِينَ تُوَاجِرُهُ اَيَّامًا اَوْ اجْرَتُهُ وَ لَقَدْ مَطَى بَعْضُ السَّنَةِ قَالَ اِنَّكَ لَا تُحَاسِبُنِي لِمَا مَطَى۔

۱۸۶۵: ذِكْرُ الْأَحَادِيثِ الْمُخْتَلِفَةِ فِي النَّهْيِ عَنِ كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبْعِ وَالاختلافِ فِي الْأَقْطَابِ الدَّائِلِينَ لِلْخَبْرِ

۳۸۹۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ اُنْبَاَنَا خَالِدُ بْنُ مَرْثَدَةَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ رَالِعِ بْنِ أُسَيْدِ بْنِ ظَهْرٍ عَنْ أَبِيهِ أُسَيْدِ بْنِ ظَهْرٍ أَنَّهُ خَرَجَ إِلَى قَوْمِهِ إِلَى بَنِي حَارِثَةَ فَقَالَ يَا بَنِي حَارِثَةَ لَقَدْ دَخَلْتُ عَلَيْكُمْ مُصِيبَةً قَالُوا مَا هِيَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ كِرَاءِ الْأَرْضِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا نُكْرِبَهَا بِشَيْءٍ مِنَ الْعَبِّ قَالَ لَا قَالَ وَكُنَّا نُكْرِبُهَا بِالْبَيْتِ فَقَالَ لَا وَكُنَّا نُكْرِبُهَا بِمَا

عَلَى الرَّبِيعِ السَّاقِي قَالَ لَا اَزْزَعُهَا اَوْ اَمْتَحُهَا
 اَخَاكَ خَالْفَةَ مُجَاهِدًا -
 نہیں اور فرمایا کہ تم کھیتی کرو (یعنی زمین میں خود کھیتی کرو) یا اپنے
 مسلمان بھائی پر مہربانی کرو اور اس کو تم بخشش کے طور سے دے دو۔

مزاہنت کیا ہے؟

یعنی مذکورہ حدیث میں جو مزاہنت کی ممانعت سے متعلق فرمایا گیا ہے اس سلسلہ میں بعض حضرات فرماتے ہیں کہ ابتداء
 اسلام میں مزاہنت سے منع فرمایا گیا تھا جس وقت کہ رسول کریم ﷺ نے منورہ تشریف لے گئے تھے وہاں پر انصاری حضرات کے
 پاس کافی مقدار میں زمین تھی جو کہ وہ حضرات بنائی پر دیا کرتے تھے آپ نے فرمایا کہ تم لوگ یا تو خود ہی کھیتی کیا کرو اور یا دوسرے
 مسلمان کو زمین بطور تحفہ یا ہبہ بنا دے دو اور مذکورہ بالا حدیث شریف میں مذکورہ لفظ کھل کے مختلف معنی بیان فرمائے گئے ہیں یعنی
 زمین کو اس طرح سے کہہ کر دینا کہ جو کچھ پیداوار ہوگی اس میں سے تمہاری یا جو تمہاری لیں گے اور مزاہنت کے معنی ہیں کسی شخص کی کھیتی یا
 باغ ہو کوئی شخص اس کا اندازہ کر کے اس کے مالک سے جا کر کہے اس میں اس قدر جو غلہ وغیرہ ہو تم وہ مجھ کو دے دینا۔ میں اس کے
 عوض تم کو اس مقدار میں غلہ وغیرہ دوں گا اگرچہ وہ دونوں اس پر راضی ہوں لیکن جب بھی اس کو حرام قرار دیا گیا۔

۳۸۹۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ
 حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهَرَابُ بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا مَفْضَلٌ وَهُوَ ابْنُ
 مَهْلَبٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ
 طَهْبِيرٍ قَالَ جَاءَنَا رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ لَقَالَ أَنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ ﷺ نَهَاكُمْ عَنِ الْحَقْلِ وَالْحَقْلِ الثَّلَاثُ وَالرُّبْعُ
 وَعَنِ الْمَزَابِنَةِ وَالْمَزَابِنَةُ شِرَاءٌ مَا لِي رُؤْيِي النَّخْلِ
 بِكَذَا أَوْ كَذَا وَسُقَايْنِ تَمْرٍ -
 ۳۸۹۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا
 مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ سَمِعْتُ
 مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ طَهْبِيرٍ قَالَ أَتَانَا
 رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ لَقَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ
 أَمْرِ تَمْرٍ لَنَا نَالِعًا وَطَاعَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَيْرٌ
 لَكُمْ نَهَاكُمْ عَنِ الْحَقْلِ وَقَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ
 فَلْيَمْنَحْهَا أَوْلَيْدَ غَهَا وَنَهَى عَنِ الْمَزَابِنَةِ
 وَالْمَزَابِنَةُ الرَّجُلُ يَكُونُ لَهُ الْعَالُ الْعَظِيمُ مِنَ
 النَّخْلِ فَيَجِيءُ الرَّجُلُ لِيَأْخُذَهَا بِكَذَا وَ كَذَا

۳۸۹۷: حضرت اسید بن ظہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
 کہ ہمارے پاس حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 تشریف لائے اور فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم
 لوگوں کو کھل اور مزاہنت سے منع فرمایا ہے۔ کھل پیداوار پر
 بنائی کرنے کو اور مزاہنت درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کو
 درخت سے اتری ہوئی کھجوروں کے عوض خریدنے کو کہتے
 ہیں۔
 ۳۸۹۸: حضرت اسید بن ظہیر سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن
 خدیج رضی اللہ عنہ ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور وہ فرمانے لگے کہ ہم کو
 رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ایسے کام سے جو کہ خود ہمارے ہی نفع کا
 تھا اور فرمایا کہ تم لوگوں کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری بہتر
 ہے اور تم کو منع کیا کھل سے اور فرمایا کہ جس کسی شخص کے پاس زمین ہو
 تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کو بخشش کر دے یا چھوڑ دے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 منع فرمایا مزاہنت سے۔ راوی کہتے ہیں کہ مزاہنت اس کو کہتے ہیں کہ
 کسی شخص کے پاس دولت ہو اور کھجور کے باغات ہوں مختلف قسم کے
 اور کوئی آدمی اس کے پاس آئے اور وہ شخص اس باغ کو یہ کہہ کر لے

وَسُقَايْنِ تَمْرٍ -

لے کہ اس قدر سوخ خشک کھجوروں کے میں تجھ کو دوں گا۔

۳۸۹۹ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ
عَنْ مَسْرُورٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُوَيْبٍ عَنْ
أَبِي عَلِيٍّ رَافِعِ بْنِ حَدِيحٍ فَقَالَ وَلَمْ أَفْتِهِ فَقَالَ إِنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ عَنْ أَمْرِ
تَكَانَ يَنْفَعُكُمْ وَطَاعَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَيْرٌ لَكُمْ مِمَّا يَنْفَعُكُمْ نَهَاكُمْ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَقْلِ وَالْحَقْلِ
الْمَزَارَعَةُ بِالثَّلْثِ وَالرُّبْعِ لَمَنْ تَكَانَ لَهُ أَرْضٌ
فَاسْتَفَى عَنْهَا فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ أَوْلَادَهُ وَنَهَاكُمْ
عَنِ الْمَزَابِيَةِ وَالْمَزَابِيَةِ الرَّجُلُ يَجِيءُ إِلَى النَّخْلِ
الْكَبِيرِ بِالْمَالِ الْعَظِيمِ لِقَوْلِ عَدُوِّهِ بَغْذَا أَوْ كَذَا
وَسُقَايْنِ تَمْرٍ ذَلِكَ الْعَامِ -

۳۸۹۹: حضرت اسید بن ظہیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رافع بن خدیج
ہم لوگوں کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ میری سمجھ میں کچھ نہیں آیا۔ پھر
کہنے لگے کہ نبی نے تمہیں ایک کام سے منع فرمایا اور وہ کام تم لوگوں
کے نفع کا تھا لیکن تمہارے حق میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری بہتر ہے
اس نفع سے اور تم لوگوں کو کھل سے منع کیا گیا اور کھل کہتے ہیں کہ کھیتی یا
باغ کو تہائی یا چوتھائی پر مقرر کر کے کسی دوسرے شخص کو دینا۔ راوی نقل
کرتے ہیں اور نبی نے فرمایا: جس شخص کے پاس اس قدر زمین ہو کہ
اس کو کسی قسم کی کوئی پرواہ نہیں۔ اس قسم کی زمین کو مسلمان بھائی کو دے
دینا چاہیے یا یہ چھوڑ دینا بہتر ہے بھائی پر دے دینے سے اور راوی نے
نقل کیا کہ تم لوگوں کو مزاحمت سے منع کیا گیا اور راوی نقل کرتے ہیں
کہ مزاحمت وہ ہے کہ کسی مال دار شخص کے پاس کافی کھجور کے درخت
ہوں اور وہ شخص کہے کسی دوسرے سے کہ تم اس کو لے لو۔

۳۹۰۰ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أُسَيْدُ بْنُ رَافِعِ بْنِ حَدِيحٍ
قَالَ قَالَ رَافِعُ بْنُ حَدِيحٍ نَهَاكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرِ تَكَانَ لَنَا نَالِعًا وَطَاعَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْفَعُ لَنَا قَالَ
مَنْ تَكَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا فَإِنْ عَجَزَ عَنْهَا
فَلْيَزْرَعْهَا أَخَاهُ خَالَفَهُ عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ مَالِكٍ -

۳۹۰۰: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تم لوگوں کو
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کے کام سے منع فرمایا جو کہ ہم لوگوں
کے نفع کے لئے تھا لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فرماں برداری زیادہ بہتر
ہے ہم لوگوں کے لئے پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے
پاس کھیتی کی زمین ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ شخص خود کھیتی کرے اس
سے کھیتی نہ ہو سکے تو اپنے مسلمان بھائی کو دے دے تاکہ وہ اس میں
کھیتی کرے۔

مزاحمت کیا ہے؟

مذکورہ بالا احادیث میں مزاحمت سے متعلق حکم مذکور ہے جب کہ اس کی تشریح سابق میں گذر چکی ہے کہ مزاحمت کا مفہوم
یہ ہے کہ کوئی شخص مالک سے کہتا ہے کہ اس درخت پر اس قدر تر کھجور ہیں میں تم کو خشک کھجوریں اتنے من یا اتنے صاع دوں گا اس
باغ کے مالک اس طرح کے معاملہ پر رضامند ہوتے ہیں تاکہ محنت و مشقت سے بچ جائیں اور ہوا بارش طوفان وغیرہ کی وجہ سے جو
نقصان باغ یا کھیتی میں ہو جاتا ہے اس سے بھی بچنے کی وجہ سے بعض مالک باغ اس طرح کا معاملہ کر لیتے ہیں اس میں چونکہ سینے
والے کا نقصان ہوتا ہے اور باغ وغیرہ دینے والے کو دوسرے کے نقصان سے کچھ مطلب نہیں ہوتا اس وجہ سے شریعت نے اس کو

جائز قرار نہیں دیا کیونکہ ہر دو معاملہ جو کہ فریقین کے درمیان اختلاف کا باعث ہو شریعت اس کو ناجائز قرار دیتی ہے اور احادیث مذکورہ میں وسق سے مراد ایک پیانہ ہے جو کہ ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور ایک صاع نو (۹) رطل کا ہوتا ہے اور رطل آدھ سے کم ہوتا ہے والندائم۔ (قاسمی)

۳۹۰۱: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو توڑا یہ پردینے سے منع فرمایا۔ طاؤس نے اس سے انکار کیا اور انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا کہ وہ اس میں کسی قسم کا کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

۳۹۰۱ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَتَيْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ ابْنَ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ أَخَذْتُ بِيَدِ طَاوُسٍ حَتَّى أَذْخُلْتُهُ عَلَى ابْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ بَرَءِ الْأَرْضِ فَأَبَى طَاوُسٌ فَقَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ لَا يَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا وَرَوَاهُ أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ عَنْ رَافِعٍ مَرَّةً.

۳۹۰۲: حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ وہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت رافع بن خدیج جہنم نے بیان کیا کہ ہم لوگوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ایک کام سے جو کہ ہمارے لیے مفید تھا اور آنحضرت کا ارشاد مبارک ہمارے سر آنکھوں پر ہے۔ آپ نے ہمیں منع فرمایا کہ ہم لوگ وہ زمین قبول کریں اس کی تہائی اور چوتھائی پیداوار پر یعنی بٹائی پر۔

۳۹۰۲ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَمْرِ تَمَانَ لَنَا نَالِعًا وَأَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى الرَّاسِ وَالْعَيْنِ نَهَانَا أَنْ نَتَقَبَّلَ الْأَرْضَ بِبَعْضِ خُرُجِهَا تَابِعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُهَاجِرٍ.

۳۹۰۳: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ایک شخص کی زمین کے نزدیک سے گزرے۔ وہ ایک انصاری شخص تھا۔ آپ کو معلوم ہو گیا کہ یہ شخص (انصاری ہے) اور محتاج آدمی ہے آپ نے فرمایا: یہ زمین کس کی ہے؟ عرض کیا گیا کہ ایک لڑکے کی زمین ہے کہ جس نے مجھ کو یہ زمین اجرت پر دی ہے یعنی بٹائی پر دی ہے یہ بات سن کر آپ نے فرمایا کہ اگر مسلمان بھائی کسی دوسرے مسلمان بھائی کو اس طریقہ سے دے دیتا تو بہتر تھا۔ یہ بات سن کر رافع رضی اللہ عنہ ان سے پاس آئے اور ان سے کہا کہ آنحضرت نے منع فرمایا ہے تم لوگوں کو ایک کام سے کہ وہ کام (بظاہر) تم لوگوں کے فائدے ہی کے لئے تھا اور آنحضرت کی فرمانبرداری بہت نفع کی چیز ہے۔

۳۹۰۳ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَرْضِ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ قَدْ عَرَفْتُ أَنَّهُ مُحْتَاجٌ فَقَالَ لِمَنْ هَذِهِ الْأَرْضُ قَالَ لِفُلَانٍ أَعْطَانِيهَا بِالْأَجْرِ لَقَالَ لَوْ مَنَحَهَا أَخَاهُ فَأَنَّى رَافِعُ الْأَنْصَارُ لَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ عَنْ أَمْرِ تَمَانَ لَكُمْ نَالِعًا وَطَاعَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْفَعُ لَكُمْ.

۳۹۰۴: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیداوار کے عوض زمین کرائے پردینے سے منع

۳۹۰۴ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ

الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ نَهَى
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْحَقْلِ۔

فرمایا۔

۳۹۰۵: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمیں ایک ایسے کام سے منع کر دیا جو ہمارے لیے فائدہ مند تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس زمین نہ ہو وہ یا خود زراعت کرے یا کسی دوسرے کو دے دے یا اسی اسی طرح پڑا رہنے دے۔

۳۹۰۶: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایسے کام سے منع کر دیا جو ہمارے لئے فائدہ مند تھا اور آپ ﷺ کا یہ عمل ہمارے حق میں بہتر تھا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے پاس زمین ہو تو وہ خود اس میں زراعت کرے یا اس کو پڑا رہنے دے یا کسی دوسرے کو دیدے۔

۳۹۰۷: حضرت عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت طاؤس اس چیز کو برا سمجھتے تھے کہ کوئی شخص اپنی زمین کو سونے چاندی کے عوض کرایہ پر دے (یا رقم کے عوض دے) لیکن تہائی یا چوتھائی غلہ کی ہٹائی پر دینے میں حرج نہیں سمجھتے تھے حضرت مجاہد نے حضرت طاؤس سے کہا کہ تم حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کے پاس چلو اور تم ان سے حدیث سنو حضرت طاؤس نے فرمایا خدا کی قسم اگر میں سمجھتا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے تو میں اس کام کو انجام نہ دیتا اور میں نے حدیث سنی ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ بڑے عالم دین تھے انہوں نے نقل فرمایا۔ آنحضرت ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ تم لوگ اس طرح سے مسلمان کو بغیر اجرت اور بغیر کسی معاوضہ کے (زمین) دے دیا کرو کھیتی کرنے کے لیے اس لیے کہ تم لوگوں کے حق میں یہ چیز اجرت مقرر کرنے سے بہتر ہے۔

۳۹۰۵ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ خَالِدِ بْنِ وَهَّابِ بْنِ الْحَرْبِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَتَهَانَا عَنْ أَمْرِ كَانَتْ لَنَا مَائِعًا فَقَالَ مَنْ كَانَ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ يَمْسُحْهَا أَوْ يَنْدُرْهَا۔

۳۹۰۶ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ وَطَاوُسٍ وَ مُجَاهِدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَتَهَانَا عَنْ أَمْرِ كَانَتْ لَنَا مَائِعًا وَأَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَيْرٌ لَنَا قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ يَنْدُرْهَا أَوْ يَمْسُحْهَا وَمِمَّا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ طَاوُسًا لَمْ يَسْمَعْ هَذَا الْحَدِيثَ۔

۳۹۰۷ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ كَانَ طَاوُسٌ يَكْرَهُ أَنْ يُوَجَرَ أَرْضُهُ بِاللَّحَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا يَبْرَى بِالثَّلْبِ وَالرُّبْعِ بِنَاسٍ فَقَالَ لَهُ مُجَاهِدٌ أَذْهَبَ إِلَيْهِ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ فَاسْمَعُ مِنْهُ حَدِيثَهُ فَقَالَ إِنِّي وَاللَّهِ لَوْ أَعْلَمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْهُ مَا لَعَنْتُهُ وَلَكِنْ حَدَّثَنِي مَنْ هُوَ أَعْلَمُ مِنْهُ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَالَ لَأَنْ يَمْنَحَ أَحَدَكُمْ أَحَاهُ أَرْضَهُ حَيْرِينَ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا حَرَا جًا مَعْلُومًا وَقَدْ احْتَلَفَ عَلِيٌّ عَطَاءُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْرَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ رَافِعٍ وَقَدْ تَقَدَّمَ دِكْرُنَا لَهُ وَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سَلِيمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ۔

زمین کرایہ پر دینا:

ارشاد رسول ﷺ کا حاصل یہ ہے کہ اللہ عزوجل نے جس مسلمان کو وسعت عطا فرمائی ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ دوسرے مسلمان بھائی کے ساتھ احسان کا معاملہ کرے یہ زیادہ بہتر ہے حضرت طاؤس اسی وجہ سے اُجرت پر یعنی بھائی پر (زمین) دینے کو جائز اور درست خیال فرماتے تھے وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ارشاد سے دلیل پیش کرتے تھے اور جن حضرات کے نزدیک ممانعت ثابت ہے اور وہ حضرات زمین کو اُجرت پر دینے کو جائز بھی رکھتے ہیں وہ حضرات مذکورہ ممانعت کا یہ جواب دیتے ہیں کہ اسلام کے شروع دور میں حالات کی تنگی کی وجہ سے ممانعت تھی اور حالات بدلنے سے جب تنگی دور ہوگئی تو یہ حکم بھی ختم ہو گیا یعنی اب زمین کرایہ اور اُجرت پر دینا درست ہے۔ واللہ اعلم (قاسمی)

۳۹۰۸: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ أَرْضٌ فَلْيُزْرِعْهَا فَإِنْ عَجَزَ أَنْ يَزْرِعَهَا فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ الْمُسْلِمَ وَلَا يَزْرِعْهَا إِنَاءً۔

۳۹۰۸: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے پاس زمین ہو اسے اس میں خود زراعت کرنی چاہیے اگر وہ خود نہ کر سکتا ہو تو اپنے مسلمان بھائی کو دیدے لیکن اس سے زراعت نہ کروائے (یعنی اُجرت نہ مانگنے لگ پڑے)۔

۳۹۰۹: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَ لَهُ أَرْضٌ فَلْيُزْرِعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ وَلَا يَكْرِهْهَا تَابِعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرِوٍ بِالْأَوْزَاعِيِّ۔

۳۹۰۹: اس سند سے بھی سابقہ حدیث کی مانند منقول ہے۔

۳۹۱۰: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ لِلنَّاسِ لُضُولُ أَرْضَيْنِ يَكْرَهُنَّهَا بِالنِّصْفِ وَالثَلَاثِ وَالرُّبْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَ لَهُ أَرْضٌ فَلْيُزْرِعْهَا أَوْ يَزْرِعْهَا أَوْ يَمْسِكْهَا وَالْفَقْرُ مَطْرَبُ الْهَمَّانِ۔

۳۹۱۰: حضرت عطاء حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی کے پاس زمین ہو تو وہ اس میں خود ہی کھیتی کرے یا اپنے مسلمان بھائی کو دے دے اور کسی دوسرے کو وہ اُجرت پر نہ دے۔

۳۹۱۱: أَخْبَرَنَا عَيْسَىٰ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهُوَ أَبُو عَمِيرٍ ابْنُ النَّعَّاسِ وَعَيْسَىٰ بْنُ يُونُسَ هُوَ الْفَاخُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنِ ابْنِ شَوَّازٍ عَنْ مَعْقِلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ مَنْ كَانَ لَهُ أَرْضٌ فَلْيُزْرِعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا وَلَا

۳۹۱۱: حضرت معقل حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن آنحضرت ﷺ نے خطبہ پڑھا اور ارشاد فرمایا کہ جس شخص کے پاس زمین اس کی ضرورت سے زیادہ ہے تو اس شخص کو اس زمین میں خود ہی کھیتی کرنا چاہیے یا دوسرے سے کھیتی کرائے۔ راوی نقل فرماتے ہیں کہ یہ جملہ صرف اسی قدر فرمایا اور اس کے ساتھ والا

یُواجِرُهَا۔

(یُواجِرُهَا)) کے جملہ کا بھی اضافہ فرمایا یعنی کرایہ پر نہ دیا کرے۔

۳۹۱۲: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مَطَرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَفَعَهُ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ وَالْفَقَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جُرَيْجٍ عَلَى النَّهْيِ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ۔

۳۹۱۲: حضرت مطر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین اجرت پر دینے سے منع فرمایا۔ مذکورہ روایت کے سلسلہ میں عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج نے ممانعت کی حدیث میں اُن کی موافقت فرمائی۔

۳۹۱۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَطَاءٍ وَأَبِي الرَّبِيعِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمَزَابَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَبَيْعِ الشَّمْرِ حَتَّى يُطْعَمَ إِلَّا الْعَرَابِيَا تَابَعَهُ يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ۔

۳۹۱۳: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے زمین کو اجرت پر دینے سے منع فرمایا اور آپ نے قربانہ۔ محافلہ کرنے سے بھی منع فرمایا اور ان پھلوں کے فروخت کرنے سے بھی منع فرمایا جو کہ ابھی کھانے کے لائق نہ بنے لیکن بیع مزایانہ کی عرایا کے لئے اجازت ہے۔

۳۹۱۴: أَخْبَرَنِي زَيْدَادُ بْنُ أَبِي بَرْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمَزَابَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَعَنِ الثَّنْبَا إِلَّا أَنْ تَعْلَمَ وَفِي رِوَايَةٍ هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى كَالذَّلِيلِ عَلَى أَنْ عَطَاءٌ لَهُ يَسْمَعُ مِنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ تَمَّانَ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَبْرَزْهَا۔

۳۹۱۴: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی محافلہ کرنے سے اور مزایانہ کرنے سے اور مفاہرہ اور مثنیاء کرنے سے۔

عرایا و مثنیاء کا مفہوم:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں عرایا کی اجازت عطا فرمائی گئی ہے اور عرایا کا مفہوم یہ ہے کہ کھجوروں کے درخت کسی نادار غریب و مسکین کو عاریت یعنی مانگے ہوئے دیئے جائیں تاکہ وہ غرباء اس درخت کے پھل اپنے استعمال میں لائیں اور مفاہرہ کا مطلب یہ ہے کہ زمین تو ایک شخص کی ہو اور اس کا بیج کسی دوسرے شخص کا ہو اور جس وقت کھیتی کٹنے کا وقت ہو تو زمین کا مالک اس میں سے کچھ حصہ لے لے۔ لفظ مثنیاء کے معنی ہیں کہ فروخت کی گئی شے میں سے بغیر مقرر کیے ہوئے کچھ نکال لینے کی شرط کرنا جیسا کہ اس طریقہ سے ہے کہ میں تمہارے ہاتھ پر تمام کا تمام غلہ فروخت کرتا ہوں مگر کچھ غلہ اس میں سے نکال لوں گا تو یہ جائز نہیں ہے جس وقت تک کہ غلہ نکال لینے کی مقدار مقرر نہ کرے کیونکہ مقدار مقرر نہ کرنے سے اختلاف ہوگا اور ہر وہ معاملہ جو مفضی الی النزاع یعنی جھگڑا پیدا کرنے والا ہو وہ ناجائز ہے۔

۳۹۱۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے پاس زمین ہو تو وہ خود اس میں زراعت کرے یا اپنے بھائی کو زراعت کیسے دیکھے لیکن اس زمین کو کرائے پر نہ دے۔ یزید بن نعیم نے جابر بن عبد اللہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا محاذ سے منع کرنا بھی روایت کیا ہے۔

۳۹۱۶: حضرت یزید بن نعیم حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیع محاذ سے اور اسی کو مزائنہ بھی کہتے ہیں۔

۳۹۱۷: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مزائنہ بیع محاذ سے منع فرمایا اور محاذ پھلوں یا غلہ کا ان کے پختہ ہونے سے قبل فروخت کرنا اور محاذ پرہ کے معنی ہیں انگور کا خشک انگور کے عوض فروخت کرنا۔

۳۹۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاذ اور مزائنہ سے منع فرمایا ہے۔

۳۹۱۹: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاذ اور مزائنہ سے منع فرمایا ہے۔

۳۹۱۵ أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يَحْيَى قَالَ سَأَلَ عَطَاءُ سَلِيمَانَ بْنَ مُوسَى قَالَ حَدَّثَ جَابِرٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَكَاتُ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَزْرَعْهَا أَخَاهُ وَلَا يَكْرِهْهَا أَخَاهُ وَ قَدْ رَوَى النَّهْيُ عَنِ الْمُحَاذِلَةِ يَزِيدُ بْنُ نَعِيمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.

۳۹۱۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ نَعِيمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْحَقْلِ وَهِيَ الْمَزَابِنَةُ خَالَفَهُ هِشَامٌ وَ رَاوَهُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ.

۳۹۱۷: أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْمَزَابِنَةِ وَالْمُحَاضِرَةِ وَقَالَ الْمُحَاضِرَةُ بَيْعُ الثَّمْرِ قَبْلَ أَنْ يَزْهَوْا وَالْمُحَاضِرَةُ بَيْعُ الْكُرْمِ بِكَذَا وَكَذَا صَاعٍ خَالَفَهُ عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۳۹۱۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِسْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاذِلَةِ وَالْمَزَابِنَةِ خَالَفَهُمَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ.

۳۹۱۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي

سَعِيدٌ بِالْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ
الْمُحَاكَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ خَالَفَهُمُ الْأَسْوَدُ بْنُ الْعَلَاءِ
فَقَالَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ -

ھل اور مزابنت کیا ہے؟

ان اصطلاحی الفاظ کا مفہوم سابق حدیث: ۳۸۹۶ میں گذر چکا ہے اور ھل کے معنی حضرت جابر بن عبد اللہ نے اس طریقہ سے بیان فرمائے ہیں کہ کھڑے کھیت کو فروخت کرنا خشک غلہ کے عوض اور مزابنت کے معنی ہیں پھلوں کو درخت پر فروخت کرنا اس شرط پر کہ ہم اس قدر انگور یا کھجوریں خشک اس کے عوض لیں گے تو دراصل دونوں الفاظ کا مفہوم ایک ہی ہوا لیکن لفظ ھل کھیت کی فروخت میں مستعمل ہوتا ہے اور مزابنت پھل فروخت کرنے کے مفہوم کے لیے ہے۔

۳۹۲۰: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

بْنُ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
حُمُرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ
الْأَسْوَدِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ
خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى
عَنِ الْمُحَاكَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ رَوَاهُ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ
عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ -

۳۹۲۱: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
آنحضرت ﷺ نے محاکلہ اور مزابنت سے منع فرمایا۔

۳۹۲۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو
عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَرْثَدَةَ قَالَ سَأَلْتُ
الْقَاسِمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ فَحَدَّثْتُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُحَاكَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ
قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَرْثَدَةُ الْخُرَاسِيُّ -

۳۹۲۲: حضرت عثمان بن مرثدہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت
قاسم سے دریافت کیا کہ زمین کو اجرت پر دینا کیسا ہے؟ تو انہوں
نے کہا کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو اجرت پر دینے کی ممانعت
فرمائی۔

۳۹۲۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ أَبُو عَاصِمٍ
عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ سَأَلْتُ الْقَاسِمَ عَنْ بَرَءِ
الْأَرْضِ فَقَالَ فَقَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ نَهَى عَنْ بَرَءِ الْأَرْضِ وَاجْتِلَافِ عَلَى سَعِيدِ بْنِ
الْمُسْتَبِيِّ لِيهِ -

۳۹۲۳: حضرت یحییٰ سے روایت ہے کہ ابو جعفر خطمی کہ جس کا نام عمیر
بن یزید ہے فرماتے تھے کہ مجھ کو میرے چچا نے بھیجا اور میرے ساتھ

۳۹۲۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا
يَحْيَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطَمِيِّ وَاسْمُهُ عُمَيْرُ

ایک لڑکا بھی بھیجا تا کہ وہ اور میں سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مزارعت کا مسئلہ دریافت کر کے آئیں چنانچہ ہم دونوں سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کھیتی کرنے میں کسی قسم کا کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے پھر انہوں نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے ملاقات فرمائی۔ اس کے بعد رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز قبیلہ بنی حارثہ کے پاس تشریف لائے اور آپ نے ایک کھیت دیکھا اور فرمایا: کیا عمدہ ظہیر کا کھیت ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یہ کھیت ظہیر کا نہیں ہے لیکن اس کھیت میں ظہیر نے کھیتی کی ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا: کیا یہ کھیت ظہیر کا نہیں ہے۔ لوگوں نے پھر عرض کیا: ہاں ظہیر کا نہیں ہے لیکن اس نے کھیتی کی ہے۔ آپ نے یہ بات سن کر فرمایا: تم لوگ اپنی کھیتی کو لے لو اور جو کچھ اس کا خرچہ ہوا ہے وہ اس کو دے دو۔ راوی کہتا ہے کہ ہم نے اپنی کھیتی کو لے لیا اور جو کچھ ان کا خرچہ ہوا تھا وہ ہم نے ان کو ادا کر دیا۔

۳۹۲۳: حضرت طارق نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی نے محافلہ مزایہ کی ممانعت ارشاد فرمائی اور فرمایا: تین شخص ہی کھیتی کر سکتے ہیں نمبر: اوہ شخص کہ جس کی زمین ہو یعنی زمین کا مالک، نمبر: اوہ شخص جس کو کہ احسان کے طور پر کھیتی کا کہا جائے، نمبر: اوہ شخص کہ جس نے زمین کو سونے یا چاندی کے عوض کرایہ اور اجرت پر لیا ہو۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ (راوی) اسرائیل نے اس روایت کو نسیحہ کیا طارق سے سن کر۔ مرسل کہا پہلے کلام کو اور آخری والے کلام سے بارے میں فرمایا کہ یہ سعید بن مسیب کا ارشاد گرامی ہے اور یہ حدیث نہیں ہے۔

۳۹۲۵: حضرت اسرائیل نے حضرت طارق سے اور طارق نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محافلہ سے منع فرمایا اسی طرح سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے نقل فرمایا۔

۳۹۲۶: حضرت سفیان ثوری حضرت طارق سے روایت کرتے ہیں کہ

بُنْ يَزِيدَ قَالَ أُرْسِلُنِي عَمِي وَعَلَامًا لَهُ إِلَى سَعِيدِ ابْنِ الْمُسْتَبِيبِ أَسْأَلُهُ عَنِ الْمَزَارَعَةِ فَقَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَرَى بِهَا بَأْسًا حَتَّى يَلْفَهُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ حَدِيثٌ فَلَقِيَهُ فَقَالَ رَافِعُ آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنِي حَارِثَةَ فَرَأَى زُرْعًا فَقَالَ مَا أَحْسَنَ زُرْعَ طَهِيرٍ فَقَالُوا لَيْسَ بِطَهِيرٍ فَقَالَ أَلَيْسَ أَرْضُ طَهِيرٍ قَالُوا بَلَى وَلَكِنَّهُ أَرَزَعَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلُّوا زُرْعَكُمْ وَرُدُّوا إِلَيْهِ نَفَقَتَهُ قَالَ فَاخَذْنَا زُرْعَنَا وَرَدَدْنَا إِلَيْهِ نَفَقَتَهُ وَرَوَاهُ طَارِقُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدٍ وَاخْتَلَفَ عَلَيْهِ فِيهِ۔

۳۹۲۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ طَارِقِ بْنِ سَعِيدٍ ابْنِ الْمُسْتَبِيبِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَافَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَقَالَ إِنَّمَا يَزْرَعُ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ لَهُ أَرْضٌ فَهُوَ يَزْرَعُهَا أَوْ رَجُلٌ مُبِيعَ أَرْضًا فَهُوَ يَزْرَعُ مَا مُبِيعَ أَوْ رَجُلٌ اسْتَكْرَمَى أَرْضًا يَذْهَبُ أَوْ بَطْنٌ مِيزَةٌ إِسْرَائِيلُ عَنْ طَارِقِ بْنِ قَارِسَ الْكَلَامَ الْأَوَّلَ وَجَعَلَ الْآخِرَ مِنْ قَوْلِ سَعِيدٍ۔

۳۹۲۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ أَبَانَا إِسْرَائِيلُ عَنْ طَارِقِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَافَلَةِ قَالَ سَعِيدٌ فَذَكَرَهُ نَحْوَهُ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ طَارِقِ۔

۳۹۲۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَهُوَ ابْنُ

طارق فرماتے تھے کہ میں نے سعید بن مسیب رضی اللہ عنہما سے سنا۔ وہ فرماتے تھے کہ تم آرمیوں کے علاوہ کسی کیلئے کھیتی کرنا مناسب نہیں۔ (۱) مالک کو (۲) اس شخص کو جس کو زمین میں کھیتی کرنے کے لئے بطور احسان وہ زمین بغیر کسی قیمت کے دی گئی ہو۔ (۳) اس شخص کو کہ جس نے کوئی میدان کرایہ پر لیا ہو سونے چاندی (یا رقم) کے عوض۔ زہری نے پہلے کلام کو سعید بن مسیب رضی اللہ عنہما سے روایت کیا اور حارث کہتے ہیں کہ میں نے قاسم سے سنا اور انہوں نے مالک سے اور مالک نے ابن شہاب سے اور ابن شہاب نے سعید رضی اللہ عنہما سے اور سعید بن مسیب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی نے بیع محافلہ سے منع فرمایا اور بیع مزابنہ سے منع فرمایا اور اس کو روایت کیا محمد بن عبدالرحمن بن لہیہ نے سعید بن مسیب سے سعید بن مسیب نے فرمایا۔ سعد بن ابی وقاص سے۔

۳۹۲۷: حضرت سعید بن مسیب نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محافلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا۔ محمد بن عبدالرحمن بن لہیہ اسے سعید بن مسیب سے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں۔

۳۹۲۸: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما نے کہا کہ کھیتی کرنے والے لوگ اپنے کھیتوں کو عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اجرت پر دیا کرتے تھے۔ اس اتاج اور غلہ کے عوض جو کہ نالیوں کے کنارے پر لگتا پھر وہ حضرات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان لوگوں نے اس زمین کے بعض مقدمات میں جھگڑا کیا تھا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجرت پر دینے سے منع کیا اور فرمایا: تم یہ معاملہ نقد رقم کے عوض (یا نقد سونے چاندی کے عوض) کیا کرو۔ اس حدیث کو روایت کیا حضرت سلیمان نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انہوں نے کسی دوسرے شخص سے جو کہ ان کے چچاؤں میں سے

مِمَّنْ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَارِقٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ يَقُولُ لَا يُضْلِحُ الزَّرْعَ غَيْرُ ثَلَاثٍ أَرْضٍ يَمْلِكُ رَقَبَتَهَا أَوْ مَنَحَةٍ أَوْ أَرْضٍ بِنِضَاءٍ يَسْتَأْجِرُهَا بِذَهَبٍ أَوْ بِلِضَّةٍ وَ رَوَى الزُّهْرِيُّ الْكَلَامَ الْأَوَّلَ عَنْ سَعِيدٍ فَأَرْسَلَهُ۔

۳۹۲۷: قَالَ الْحَرِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُحَافَلَةِ وَالْمَزَابِنَةِ وَ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ لَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ فَقَالَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ۔

۳۹۲۸: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِكْرَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ لَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ الْمَزَارِعِ يُكْرُونَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَرَارِعَهُمْ بِمَا يَكُونُ عَلَى السَّاقِي مِنَ الزَّرْعِ فَجَاؤُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَخْتَصَمُوا فِي بَعْضِ ذَلِكَ فَتَهَاَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَكْرُوا بِذَلِكَ وَقَالَ أَكْرُوا بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ سُلَيْمَانُ عَنْ رَافِعٍ فَقَالَ عَنْ رَجُلٍ

مِنْ عُمُومِيَه۔

تھے۔

۳۹۲۹: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيَّةَ قَالَ أَتَانَا أَيُّوبُ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَالِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُحَاقِلُ بِالْأَرْضِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكُفِرَ بِهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبْعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمَّى فَجَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ رَجُلٌ مِنْ عُمُومِيَه فَقَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَمْرِ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَوَاعِيَةً اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَنْفَعُ لَنَا نَهَانَا أَنْ نُحَاقِلَ بِالْأَرْضِ وَنُكْفِرَ بِهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبْعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمَّى وَأَمَرَ رَبَّ الْأَرْضِ أَنْ يَزْرَعَهَا أَوْ يَزْرِعَهَا وَتَحْرَةَ كِرَاءَ هَا وَمَا يَسُو ذِيكَ أَيُّوبُ لَمْ يَسْمَعَهُ مِنْ يَعْلَى۔

۳۹۲۹: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں کھیتی فروخت کر دیا کرتے تھے اور ہم لوگ تہائی یا چوتھائی کے عوض کرایہ اور اجرت پر دیا کرتے تھے یا مقررہ کھانے پر اجرت کر دیا کرتے تھے چنانچہ ایک دن میرے چچاؤں میں سے ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ مجھ کو رسول کریم ﷺ نے ایک ایسے کام سے منع فرمایا کہ جو کام ہم لوگوں کے نفع کا تھا اور ہمارے لیے خدا اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری زیادہ نفع بخش ہے اور ہم لوگوں کو آپ نے منع فرمایا کھل کرنے سے اور آپ نے ہم کو تہائی، چوتھائی، بٹائی کرایہ پر دینے سے منع فرمایا اور مقررہ کھانے پر بھی دینے سے منع فرمایا اور آپ نے زمین والے کو حکم فرمایا کہ وہ خود کھیتی کرے یا دوسرے سے کھیتی کرائے اور آپ نے بٹائی کرنے کو برا سمجھا اور جو اس کے علاوہ صورت ہوں ان سے بھی منع فرمایا ہے۔

۳۹۳۰: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ يَعْلَى بْنُ حَكِيمٍ أَنِّي سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَالِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُحَاقِلُ الْأَرْضَ نُكْفِرُ بِهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبْعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمَّى رَوَاهُ سَعِيدٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ۔

۳۹۳۰: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم زمین کا محافلہ کرتے تھے۔ چنانچہ ہم لوگ زمین کو تہائی یا چوتھائی یا مقررہ کھانے کے بدلے اجرت پر دیا کرتے تھے۔

۳۹۳۱: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَالِدُ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَالِعَ بْنَ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُحَاقِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرَعِمَ أَنْ بَعْضَ عُمُومِيَه آتَاهُ فَقَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَمْرِ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَوَاعِيَةً اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَنْفَعُ لَنَا قَدْ سَأَلْنَا ذَلِكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَزْرَعْهَا آخَاهُ وَلَا

۳۹۳۱: حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دو رنبوی رضی اللہ عنہم میں ہم لوگ کھیتی کو اناج اور غلہ کے عوض فروخت کر دیا کرتے تھے تو ایک روز ہمارے چچاؤں میں سے ایک چچا میرے پاس آیا اور وہ کہنے لگا کہ مجھ کو رسول کریم ﷺ نے ایک نفع بخش کام سے منع فرمایا اور خدا اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری بہت زیادہ نفع بخش ہے ہم لوگوں کے واسطے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا: وہ کونسی شے ہے تو اس نے کہا کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے پاس زمین ہو تو اس

کو چاہیے کہ وہ خود اس میں کھیتی کرے یا اس کا مسلمان بھائی تہائی چوتھائی پر کھیتی کرے اور کرایہ اور اجرت پر نہ دیا کرے اور آپ نے غلہ لے کر کرایہ پر دینے سے منع فرمایا۔

۳۹۳۲: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے میرے چچا نے حدیث نقل فرمائی اور کہا کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زمین کو کرایہ اور اجرت پر دیا کرتے تھے۔ اس پیداوار کے بدلہ جو کہ نالیوں پر ہو جو کہ زمین والے کی ہوتی تھی پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا زمین کو کرایہ پر دینے سے۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے ان کے شاگرد نے دریافت کیا نقدی سے کرایہ پر لینا کیسا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ اس میں کسی قسم کا کوئی حرج نہیں ہے دینار اور درہم سے کرایہ پر دینے میں۔

۳۹۳۳: حضرت حنظلہ بن قیس رضی اللہ عنہ انصاری سے روایت ہے کہ میں نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے یہ دریافت کیا کہ کیا زمین کو اجرت پر دینا دینار چاندی یا نقد رقم کے عوض جائز ہے؟ اس پر رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ جائز ہے اور اس میں کچھ حرج نہیں ہے اور انہوں نے بیان فرمایا کہ عبد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں تو لوگ زمین کو اس پیداوار کے عوض دیا کرتے تھے جو کہ پانی کے بہنے کی جگہوں پر ہوتی تھی پھر کبھی وہاں پر پیداوار ہوتی اور جگہ نہ ہوتی اور کبھی وہ دوسری جگہ ہوتی اس جگہ نہ ہوتی لیکن لوگوں کا یہی حصہ تھا اس وجہ سے اس کی ممانعت ہوئی اور اگر کرایہ کے عوض کوئی چیز مقرر ہو کہ جس کا کوئی شخص ذمہ دار ہو تو اس میں کسی قسم کا کوئی حرج نہیں ہے۔

۳۹۳۴: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو اجرت پر دینے سے منع فرمایا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے شاگرد نے دریافت کیا کہ زمین کو سونے چاندی کے ساتھ کرایہ پر دینے سے متعلق کیا حکم ہے؟ حضرت رافع

يُكَارِيهَا بِنُطْبٍ وَلَا رُبْعٍ وَلَا طَعَامٍ مُّسَمًّى رَوَاهُ حَنْظَلَةُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ زَالِعٍ لَمْ يَخْتَلَفْ عَلَيَّ رِبْعَةً فِي رَوَاتِهِ۔

۳۹۳۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا حُجْرُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ زَالِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِيٌّ أَنَّهُمْ كَانُوا يَكْرُونَ الْأَرْضَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمَا يَبْتِ عَلَى الْأَرْبَعَاءِ وَنَسِيءٍ مِنَ الزَّرْعِ يَسْتَشِي صَاحِبُ الْأَرْضِ لَهَا نَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ لَقُلْتُ لِزَالِعٍ لَكَيْفَ يَكْرَأُهَا بِالْبَيْتَانِ وَالْبَدْرَمِ لَقَالَ زَالِعٌ قَيْسٌ بِهَا بَأْسٌ بِالْبَيْتَانِ وَالْبَدْرَمِ خَالَفَهُ الْأَوْزَاعِيُّ۔

۳۹۳۳: أَخْبَرَنِي الْمُغْبِرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَيْسَى هُوَ ابْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ رَبِيعَةَ ابْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ يَكْرَاءِ الْأَرْضِ بِالْبَيْتَانِ وَالْوَرِي لَقَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ إِنَّمَا كَانَ النَّاسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُؤَاجِرُونَ عَلَى الْعَاذِ يَا نَاتٍ وَأَقْبَالَ الْجَدِ أُولَئِكَ هَذَا وَيَهْلِكُ هَذَا وَيَسْلَمُ هَذَا وَيَهْلِكُ هَذَا فَلَمْ يَكُنْ لِلنَّاسِ يَكْرَاءُ إِلَّا هَذَا فَلِذَلِكَ وَجِوَ عَنهُ لَأَمَّا شَيْءٌ مَعْلُومٌ مَضْمُونٌ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَالْفَقْهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَلَى إِسْنَادِهِ وَخَالَفَهُ لِي لَفِيظِهِ۔

۳۹۳۴: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ زَالِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ يَكْرَاءِ الْأَرْضِ لَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ يَكْرَاءِ الْأَرْضِ قُلْتُ

بن خدیج رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو اشیاء زمین سے پیدا ہوتی ہیں ان کو کرایہ کے عوض دینا منع ہے اور سونے چاندی کے ساتھ دینا اس میں کسی قسم کا کوئی حرج نہیں ہے۔

۳۹۳۵: حضرت حنظلہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے سونے چاندی کے بدلہ زمین کو (جو کہ صاف) میدان کی شکل میں ہو اس کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ حلال اور درست ہے چاندی یا سونے کے ساتھ کرایہ پر دینا وہ زمین جو صاف میدان ہو اس کو کرایہ پر دینا درست ہے جو کہ زمین کا حق اور حصہ ہے۔

۳۹۳۶: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ اور اجرت پر دینے سے منع فرمایا اور اس زمانہ میں لوگوں کے پاس سونا چاندی نہیں تھا اور اس زمانہ میں کوئی شخص اپنی زمین اجرت پر لیا کرتا تھا کہ جس زمین میں کہ کھیتی ہوئی جایا کرتی تھی نہروں اور نالیوں پر جو اناج پیدا ہو اس کے عوض اور اشیاء تھیں۔ پھر حدیث آخر تک بیان نقل فرمائی۔

۳۹۳۷: یہی حدیث مذکورہ سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

۳۹۳۸: حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنی زمین کرایہ پر دیا کرتے تھے تو ان کو یہ اطلاع ملی کہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ زمین کو اجرت پر دینے سے منع فرماتے ہیں چنانچہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے ملاقات فرمائی اور ان سے کہا کہ وہ کونسی حدیث ہے کہ جس کو تم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہو زمین کو اجرت پر

بِالدَّهَبِ وَالْوَرِقِ قَالَ لَا إِنَّمَا نَهَى عَنْهَا بِمَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَأَمَّا الدَّهَبُ وَالْفِضَّةُ فَلَا بَأْسَ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَبِيعَةَ وَلَمْ يَرْفَعَهُ۔

۳۹۳۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ وَكَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ رَافِعَ ابْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ الْبَيْضَاءِ بِالدَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَقَالَ حَلَالٌ لَا بَأْسَ بِهِ ذَلِكَ فَرَضُ الْأَرْضِ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ وَرَفَعَهُ كَمَا رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ۔

۳۹۳۶: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيِّ لِيُ حَدِيثُهُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كِرَاءِ أَرْضِنَا وَلَمْ نَكُنْ يَوْمَئِذٍ دَهَبَ وَلَا فِضَّةً لَكَانَ الرَّجُلُ يَكْرِئُ أَرْضَهُ بِمَا عَلَى الرَّبِيعِ وَالْأَقْبَالِ وَأَشْيَاءَ مَعْلُومَةٍ وَسَأَلَهُ رَوَاهُ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَاخْتَلَفَ عَلِيُّ الرَّهْرِيُّ لِيهِ۔

۳۹۳۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ عَنْ جُوَيْرِيَةَ عَنْ مَالِكِ عَنِ الرَّهْرِيِّ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَذَكَرَ نَحْوَهُ تَابَعَهُ عَقِيلُ بْنُ خَالِدٍ۔

۳۹۳۸: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ أَخْبَرَنِي عَقِيلُ ابْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَكْرِئُ أَرْضَهُ حَتَّى بَلَغَهُ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ كَانَ يَنْهَى عَنْ كِرَاءِ

دینے کے سلسلہ میں۔ تو رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے اپنے چچاؤں سے سنا اور وہ دونوں غزوہ بدر میں شریک رہ چکے ہیں وہ بیان اور نقل کرتے تھے حدیث اپنے گھر والوں کے سامنے کہ رسول کریم ﷺ نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا۔ چنانچہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ بات سن کر فرمانے لگے کہ میں اچھی طرح سے واقف ہوں کہ دو ربہوی میں زمین کرایہ اور اجرت پر دی جا یا کرتی تھی پھر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ڈرے اس بات سے اور انہوں نے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ نے اس سلسلہ میں جو فرمایا ہے میں اس سے واقف نہیں ہوں اس وجہ سے زمین کو کرایہ اور اجرت پر دینا چھوڑ دیا۔

۳۹۳۹: ترجمہ حدیث سابق میں گزر چکا۔

الْأَرْضِ فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ يَا ابْنَ خَدِيجٍ مَاذَا تَحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي كِرَاءِ الْأَرْضِ فَقَالَ رَافِعُ لِعَبْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ عُمَى وَكَانَا قَدْ شَهِدَا بَدْرًا يُحَدِّثَانِ أَهْلَ الدَّارِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَلَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ الْأَرْضَ تُكْرَى ثُمَّ خَشِيَ عَبْدُ اللَّهِ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحَدًا فِي ذَلِكَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ يَعْلَمُهُ فَتَرَكَ كِرَاءَ الْأَرْضِ أَرْسَلَهُ شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ۔

۳۹۳۹: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ بْنُ خَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَسْرُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ بَلَّغْنَا أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَى وَكَانَا يَرَاهُمُ شَهِدَا بَدْرًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ رَوَاهُ عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعَيْبٍ وَلَمْ يَذْكُرْ هَمِّيهِ۔

۳۹۴۰: حضرت زہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کو رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے یہ روایت پہنچی کہ جس کو انہوں نے اپنے چچاؤں سے نقل کیا اور ان ہی کا قول ہے کہ وہ دونوں چچا ان کے بدری تھے۔ ان دونوں نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو اجرت پر دینے سے منع فرمایا۔

۳۹۴۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْمُصَيْبَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ كَانَ ابْنُ الْمُصَيْبِ يَقُولُ لَيْسَ بِاسْتِكْرَاءِ الْأَرْضِ بِاللُّصْبِ وَالْوَرِي بِأَسْ وَكَانَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ ذَلِكَ وَالْفَقْهُ عَلَى زَيْتِ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ الْحَارِثِ۔

۳۹۴۱: حضرت عبد الکریم بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو اجرت پر دینے سے منع فرمایا حضرت ابن شہاب فرماتے تھے کہ کسی نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ اس کے بعد کس طریقہ سے لوگ زمین کی اجرت دیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ مقررہ غلہ کے ساتھ اور نہ مقرر کرتے تھے جو کہتے تھے چاہے وہ

۳۹۴۱: قَالَ الطَّرِيفُ ابْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو حَزِيمَةَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَرِيفٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ لَسَيْلَ رَافِعٍ بَعْدَ ذَلِكَ كَيْفَ كَانُوا يَكْرُونَ الْأَرْضَ قَالَ بِشَوءٍ

نہروں پر ہو یا اس میں نالیاں جو آتی ہیں اس میں سے اپنا حصہ لیں گے۔

۳۹۳۲: حضرت موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے نقل فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اپنے چچاؤں کی روایت بیان کی وہ حضرات (یعنی ان کے چچا) نبی کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور پھر آپ کے پاس سے واپس گھر آئے تھے اور انہوں نے نقل کیا کہ نبی نے منع فرمایا ہے کرایہ پر دینے سے کھیتوں کو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم لوگ خوب واقف ہیں کہ کرایہ اور اجرت پر دیا کرتے تھے کھیتی کو یعنی کھیتی والے در نبوی میں کھیت کو کرایہ پر دیا کرتے تھے اس شرط پر کہ کھیت والے کا حصہ اس کھیتی میں ہوگا جو کہ نہروں کے کنارے پر واقع ہے اور اس نہر سے اس زمین کو پانی پہنچتا ہے اور تھوڑی گھاس کے عوض کرایہ دیا کرتے تھے نہ معلوم اس کی مقدار کہ کس قدر گھاس لیتے تھے (یعنی گھاس کی مقدار کا علم نہیں)۔

۳۹۳۳: حضرت ابن مومن رضی اللہ عنہ نافع رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما زمین کا کرایہ وصول فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی کچھ بات سنی۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے میرا ہاتھ پکڑا اور وہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے پاس چلے میں بھی ساتھ تھا چنانچہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے اپنے چچا کے نام سے حدیث یف بیان کی کہ نبی نے زمین کا کرایہ اور اس کی اجرت لینے کی ممانعت بیان فرمائی تھی چنانچہ اس دن سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کرایہ لینا چھوڑ دیا۔

۳۹۳۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ زمین کا کرایہ وصول کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت رافع رضی اللہ عنہ تعالیٰ عنہ نے اپنے چچا کی نسبت سے یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کا کرایہ لینے سے ممانعت کی تھی۔

مِنَ الطَّعَامِ مُسْمًى وَبُشْرَطُ أَنَّ لَنَا مَا تَبَيْتُ مَا ذِيَانَاتُ الْأَرْضِ وَأَقْبَالَ الْجَدَاوِلِ رَوَاهُ نَافِعٌ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَاخْتَلَفَ عَلَيْهِ فِيهِ۔

۳۹۳۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ تَرْوَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا فَضِيلٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقَبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ أَخْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَنَّ عُمُومَةَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعُوا فَأَخْبَرُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَمَّا عَلِمْنَا أَنَّهُ كَانَ صَاحِبَ مَزْرَعَةٍ يَكْرِئُهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنَّ لَهُ مَا عَلَى الرَّبِيعِ السَّالِي الَّذِي يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْمَاءُ وَطَائِفَةٌ مِنَ الْجِبِنِ لَا أَذْرَى كَمْ هِيَ رَوَاهُ ابْنُ عُزَيْنٍ عَنْ نَافِعٍ فَقَالَ عَنْ بَعْضِ عُمُومِيَةٍ۔

۳۹۳۳: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ أَنبَأَنَا ابْنُ عُزَيْنٍ عَنْ نَافِعٍ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَأْخُذُ بِكِرَاءِ الْأَرْضِ فَلَمَّا كَلَّمَهُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ شَيْءٌ لَأَخَذَ بِيَدِي فَمَشَى إِلَيَّ رَافِعٌ وَأَنَا مَعَهُ فَحَدَّثَنِي رَافِعٌ عَنْ بَعْضِ عُمُومِيَةٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَتَرَكَ عَبْدُ اللَّهِ بَعْدَ۔

۳۹۳۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُزَيْنٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ بِكِرَاءِ الْأَرْضِ حَتَّى حَدَّثَهُ رَافِعٌ عَنْ بَعْضِ عُمُومِيَةٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَتَرَكَ عَبْدُ اللَّهِ بَعْدَ۔

چنانچہ اس دن سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کرایہ لینا چھوڑ دیا۔

۳۹۳۵: حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ زمین کا کرایہ وصول فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو معاویہ رضی اللہ عنہ کی اخیر خلافت میں اطلاع ملی کہ حضرت نافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اس کرایہ وصول کرنے کے سلسلہ میں ممانعت کی حدیث نقل فرماتے ہیں پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما ان کے یہاں پوچھ کر لائے اور میں اس وقت ان کے ساتھ تھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے دریافت فرمایا انہوں نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے زمین کو اجرت پر دینے سے پھر اس کے بعد ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کرایہ وصول کرنا چھوڑ دیا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جو شخص مسئلہ دریافت کرتا تو وہ فرماتے تھے کہ نافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیتوں کا کرایہ لینے سے منع فرمایا ہے۔

۳۹۳۶: حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کھیت کی زمین کو کرایہ اور اجرت پر دیا کرتے تھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے حضرت نافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کام سے منع فرمایا حضرت نافع رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ان کی جانب چلے مقام بلاط میں اور میں ان کے ہمراہ تھا تو حضرت نافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیتوں کو اجرت پر دینے سے منع فرمایا ہے۔

۳۹۳۷: حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اطلاع دی کہ نافع بن خدیج رضی اللہ عنہ ایک روایت بیان فرماتے ہیں زمین کے کرایہ پر دینے سے متعلق۔ نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے پاس جانے کے لیے روات ہوئے نافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ اطلاع سنائی کہ نبی نے منع فرمایا تھا زمین کو اجرت پر دینے سے چنانچہ اس روز سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے زمین کو اجرت پر دینا چھوڑ دیا۔

نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَتَرَكَهَا بَعْدَ رَوَاهُ أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَافِعٍ وَلَمْ يَذْكُرْ عُمَرَاءَ.

۳۹۳۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِي مَزَارِعَهُ حَتَّى بَلَغَهُ لِيْ آخِرَ خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ يُخْبِرُ بِهَا بِنَهْيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأْتَاهُ وَأَتَاهُ مَعَهُ لَسْأَلَهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَتَرَكَهَا ابْنُ عُمَرَ بَعْدَ لَكَانَ إِذَا سِئِلَ عَنْهَا قَالَ زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْهَا وَأَقْبَهُ عُمَيْرُ بْنُ عُمَرَ وَكَبِيْرُ بْنُ فَرْقَدٍ وَجُوَيْرِيَةُ ابْنُ أَسْمَاءَ.

۳۹۳۶: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ كَبِيْرِ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِي الْمَزَارِعَ فَحَدَّثَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ يَأْتُرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ ذَلِكَ قَالَ نَافِعٌ فَخَرَجَ إِلَيْهِ عَلَى الْبَلَاطِ وَأَتَاهُ مَعَهُ لَسْأَلَهُ فَقَالَ نَعَمْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَتَرَكَ عَبْدُ اللَّهِ كِرَاءَهَا.

۳۹۳۷: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْهَرِيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا أَخْبَرَ ابْنَ عُمَرَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ يَأْتُرُ فِي كِرَاءِ الْأَرْضِ حَدِيثًا فَأَنْطَلَقْتُ مَعَهُ أَنَا وَالرَّجُلُ الَّذِي أَخْبَرَهُ حَتَّى أَتَى رَافِعًا فَاحْبَرَهُ رَافِعٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَتَرَكَ عَبْدُ اللَّهِ كِرَاءَ الْأَرْضِ.

۳۹۴۸: حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیتوں کو کرائے پر دینے سے منع فرمایا ہے۔

۳۹۴۹: حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی زمین کو اس غلہ کے عوض اجرت پر دیا کرتے تھے کہ جو غلہ اس زمین سے پیدا ہو پس حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ اطلاع ملی حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے کہ کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے اور وہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے۔ اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمانے لگے کہ ہم لوگ زمین کو کرایہ پر چلاتے تھے جبکہ ہم لوگ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کو نہیں پہنچتے تھے پھر جب کچھ خیال آیا تو انہوں نے اپنا ہاتھ میرے کاندھے پر رکھ دیا چنانچہ میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ تک ان کو پہنچایا۔ رافع سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا کہ کیا تم نے نبی سے یہ بات سنی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو اجرت پر دینے سے منع فرمایا ہے؟ تو حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا: تم لوگ زمین کو کسی شے کے بدلہ اجرت پر نہ دیا کرو۔

۳۹۵۰: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے۔

۳۹۵۱: حضرت عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرماتے تھے کہ ہم لوگ محابرة کرتے تھے اور ہم اس میں کسی قسم کی کوئی برائی نہیں محسوس کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو محابرة سے منع فرمایا ہے۔

۳۹۴۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْمُقْرِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ۔

۳۹۴۹: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُكْرِمُ أَرْضَهُ بِبَعْضِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَيَلْقَهُ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَزُجِرُ عَنْ ذَلِكَ وَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ قَالَ كُنَّا نَكْرِمُ الْأَرْضَ قَبْلَ أَنْ نَعْرِفَ رَافِعًا ثُمَّ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ لَوْصَعٌ يَدُهُ عَلَى مَنْكِبِي حَتَّى دَفَعْنَا إِلَى رَافِعٍ لَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ أَسَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ لَقَالَ رَافِعٌ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَكْرُوا الْأَرْضَ بِشَيْءٍ۔

۳۹۵۰: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ مُحَمَّدٍ وَنَافِعٍ أَخْبَرَاهُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ وَرَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَاخْتَلَفَ عَلَى عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ۔

۳۹۵۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنَا وَكَيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ كُنَّا نَحَابِرُ وَلَا نَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا حَتَّى زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُحَابَرَةِ۔

مخابره کیا ہے؟

شریعت کی اصطلاح میں مخابره زمین کو چوتھائی یا تہائی وغیرہ حصہ پر اجرت پر دیا جائے اور مخابرت میں کھیتی کا بیج کام کرنے والے یعنی اہل چلانے والے کی طرف سے ہوتا ہے اور مزارعت میں بیج مالک کی جانب سے ہوتا ہے۔

۳۹۵۲: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عُمَرَو بْنَ دِينَارٍ يَقُولُ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ وَهُوَ يُسْأَلُ عَنِ الْخَبْرِ لَيَقُولُ مَا كُنَّا نَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا حَتَّى أَخْبَرْنَا عَامَ الْأَوَّلِ ابْنَ خَدِيجٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخَبْرِ وَآ لَقَهُمَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ۔

۳۹۵۲: حضرت حجاج سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں گواہ ہوں لیکن میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ جس وقت ان سے کوئی شخص مخابره سے متعلق مسئلہ دریافت کرتا تھا تو وہ فرماتے تھے کہ میری رائے میں تو مخابره کرنے میں کسی قسم کی کوئی برائی نہیں ہے لیکن ہم کو شروع سال میں یہ اطلاع ملی کہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ وہ مخابره کرنے سے منع فرماتے تھے یعنی زمین کو اجرت اور بیٹائی پر دینے سے منع فرماتے تھے۔

۳۹۵۳: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيِّ عَنْ حَمَادِ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَو بْنَ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ كُنَّا لَا نَرَى بِالْخَبْرِ بَأْسًا حَتَّى كَانَ عَامَ الْأَوَّلِ لَزَعَمَ رَافِعٌ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْهُ۔

۳۹۵۳: حضرت عمرو بن دینار سے مروی ہے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو کہا کہ تم نے سنا کہ ہم مخابره کرنے میں کوئی مفسدہ نہیں سمجھتے تھے۔ یہاں تک کہ شروع سال میں ہمیں معلوم ہوا کہ حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابره سے منع کیا ہے۔

۳۹۵۴: خَالَفَهُ عَارِمٌ فَقَالَ عَنْ حَمَادٍ عَنْ عُمَرَو عَنْ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَو بْنَ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ تَابِعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ۔

۳۹۵۴: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرائے پر دینے سے منع فرمایا ہے۔

۳۹۵۵: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُرَيْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عُمَرَو بْنَ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاقَلَةِ وَالْمَزَابِنَةِ جَمَعَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ الْحَدِيثَيْنِ فَقَالَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ۔

۳۹۵۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بیان مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابره، محاقله اور مزابنه سے منع فرمایا۔

۳۹۵۶: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُسَوِّدِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ

۳۹۵۶: حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کو اس

وقت تک فروخت کرنے سے منع فرمایا کہ جس وقت تک کہ وہ اپنے مقصد کو نہ پہنچ جائیں (یعنی جب تک وہ پک نہ جائیں) اور کھانے کے قابل نہ ہو جائیں اور آپ نے (زمین کو) اجرت پر دینے سے منع فرمایا اور کرایہ پر زمین کو دینے سے منع فرمایا یعنی زمین کو تہائی یا چوتھائی پر دینے سے منع فرمایا۔

۳۹۵۷: حضرت ابو نجاہی سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے حدیث نقل فرمائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے رافع رضی اللہ عنہ تم لوگ کھیتوں کو اجرت پر دیا کرتے ہو؟ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ کھیتوں کو چوتھائی پر دیتے ہیں یا کسی سے دسق (وزن کا نام ہے) جو لے لیا کرتے ہیں اس پر آپ نے فرمایا: تم لوگ ایسا کام نہ کرو بلکہ خود ہی کھیتی کیا کرو یا کسی کو زمین مانگے ہوئے پر یعنی عاریت پر دے دیا کرو اگر تم ایسا نہ کرو تو اپنی زمین کو بغیر کھیتی کے اسی طرح رکھ لو (لیکن مستقلاً) ایسا نہ ہو کہ تم اپنی زمین کو اسی طرح بغیر کھیتی کرے ہی (بیکار) ڈال دو۔

۳۹۵۸: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے یہاں ایک روز ظہیر بن رافع رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور وہ بیان فرمانے لگے کہ ہم لوگوں کو نبی نے ایک نفع بخش کام سے منع فرمایا ہے اس پر ہم نے دریافت کیا کہ کیا بات ہے؟ یعنی کس چیز سے نبی نے منع فرمایا ہے؟ وہ جواب میں کہنے لگے نبی نے حکم فرمایا اور آپ کا فرمان مبارک برحق ہے بہر حال مجھ سے یہ دریافت کیا کہ تم لوگ اپنے کھیتوں کے معاملہ میں کس طریقہ سے کیا کرتے ہو؟ ظہیر بن رافع فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: چوتھائی حصہ پر دے دیتے ہیں اور کبھی چند دسق کھجوروں اور جو پر بھی اجرت مقرر کر کے معاملہ کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تم لوگ اس طریقہ سے نہ کیا کرو کہ دوسرے کو دے دو یا خالی رکھ چھوڑو۔

۳۹۵۹: حضرت اسید بن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رافع رضی اللہ عنہ کے بھائی نے اپنی برادری سے کہا کہ رسول کریم صلی

عَيْنُهُ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ جَابِرٍ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الثَّمْرِ حَتَّىٰ صَلَاحُهُ وَ نَهَى عَنِ الْمُخَابَرَةِ بِكَرَاءِ الْأَرْضِ بِالثَّلْثِ وَ الرَّبْعِ رَوَاهُ أَبُو النَّجَّاشِيِّ عَطَاءُ بْنُ صُهَيْبٍ وَ اخْتَلَفَ عَلَيْهِ فِيهِ۔

۳۹۵۷: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الطَّبْرَائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَحْيَىٰ قَالَ حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو النَّجَّاشِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِرَافِعِ الْأَوْجَارُونَ مَخَافِلَكُمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَوَاجِرُهَا عَلَى الرَّبْعِ وَعَلَى الْأَوْسَاقِ مِنَ الشَّعِيرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَفْعَلُوا إِزْرَعُوهَا أَوْ أَعْبُرُوهَا أَوْ أَمْسِكُوهَا خَالَفَهُ الْأَوْزَاعِيُّ فَقَالَ عَنْ رَافِعٍ عَنْ ظَهْرِ بْنِ رَافِعٍ۔

۳۹۵۸: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ يَحْيَىٰ بْنُ حَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي النَّجَّاشِيِّ عَنْ رَافِعٍ قَالَ أَنَا ظَهْرُ بْنُ رَافِعٍ فَقَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَمْرِ ثَمَانٍ لَنَا وَاقًا قُلْتُ وَمَا ذَاكَ قَالَ أَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ حَقٌّ سَأَلَنِي كَيْفَ تَصْنَعُونَ لِي مَخَافِلَكُمْ قُلْتُ نَوَاجِرُهَا عَلَى الرَّبْعِ وَ الْأَوْسَاقِ مِنَ الثَّمْرِ أَوْ الشَّعِيرِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا إِزْرَعُوهَا أَوْ أَعْبُرُوهَا أَوْ أَمْسِكُوهَا رَوَاهُ بَكِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ رَافِعٍ فَجَعَلَ الرَّوَايَةَ لِأَخِي رَافِعٍ۔

۳۹۵۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَبَّانٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ لَيْثٍ قَالَ

اللہ علیہ وسلم نے ایک چیز سے منع فرمایا کہ وہ چیز تم لوگوں کے نفع کی ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم اور فرماں برداری بہتر ہے تمام قائدوں سے اور جس چیز سے منع فرمایا وہ نخل ہے۔

حَدَّثَنِى بَكْرٌ بِنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَسْحَجِ عَنْ أَسِيدِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ أَخَا رَافِعٍ قَالَ لِقَوْمِهِ لَقَدْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْيَوْمَ عَنْ شَيْءٍ كَانَ لَكُمْ وَالْقَاءُ وَامْرَأَةٌ طَاعَةٌ وَخَيْرٌ نَهَى عَنِ الْحَقْلِ۔

۳۹۶۰: حضرت عبدالرحمن بن ہریر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت اسید بن رافع بن خدیج انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ نقل فرماتے تھے کہ ان لوگوں کو محافلہ سے ممانعت ہوئی اور محافلہ اس کو کہتے ہیں زمین کو کھیتی کرنے کے لیے کھیتی پردی اور اس کی پیداوار میں سے ایک حصہ زمین کے عوض مقرر کر لیں۔

۳۹۶۰: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سَلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ حَفْصِ بْنِ رَيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَزٍ قَالَ سَمِعْتُ أَسِيدَ ابْنَ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ بِالْأَنْصَارِيِّ يَذَكُرُ أَنَّهُمْ مَنَعُوا الْمُحَافِلَةَ وَهِيَ أَرْضٌ تَزْرَعُ عَلَى بَعْضِ مَا فِيهَا رَوَاهُ عَيْسَى بْنُ سَهْلٍ بِنِ رَافِعٍ۔

۳۹۶۱: حضرت عیسیٰ بن سہل بن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں یتیم تھا اور میں اپنے دادا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی گود میں پرورش پاتا تھا جس وقت میں جوان ہوا اور ان کے ساتھ حج کیا تو میرا بھائی عمران بن سہل بن رافع آیا اور کہنے لگا کہ اے باپ (یعنی دادا سے کہا) کہ ہم نے فلاں زمین دو سو درہم کے عوض اجرت پردی ہے انہوں نے کہا بیٹا تم اس معاملہ کو چھوڑ دو۔ اللہ عزوجل تم کو دوسرے راستہ سے رزق عطا فرمائے گا۔ اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو اجرت پردی سے منع فرمایا ہے۔

۳۹۶۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ أَبَانَا جَبَانٌ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ أَبِي شُجَاعٍ قَالَ حَدَّثَنِى عَيْسَى بْنُ سَهْلٍ بِنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ تَبَى لَيْثٌ لِي خَجْرٌ جَدَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَتَلَفْتُ رَجُلًا وَحَجَجْتُ مَعَهُ فَبَاءَ أَيْسَى عِمْرَانُ ابْنُ سَهْلٍ بِنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ فَقَالَ يَا أَبَاهُ إِنَّهُ لَقَدْ أَكْرَمَنَا أَرْضًا فَلَانَةً بِمِائَتَى دِرْهَمٍ فَقَالَ يَا بَنَى دَعْ ذَلِكَ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ سَيَجْعَلُ لَكُمْ رِزْقًا غَيْرَهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَقَدْ نَهَى عَنْ يَكْرَاءِ الْأَرْضِ۔

۳۹۶۲: حضرت مروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی معفرت فرمائے میں ان سے زیادہ اس حدیث شریف سے بخوبی واقف ہوں اصل واقعہ یہ ہے کہ دو اشخاص نے آپ س میں ایک دوسرے سے لڑائی کی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم لوگوں کی یہی حالت ہے تو تم لوگ کھیتوں کو کرایہ اور اجرت پر نہ دیا کرو۔

۳۹۶۲: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالْحَدِيثِ مِنْهُ إِنَّمَا كَانَا رَجُلَيْنِ التَّتَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ كَانَ هَذَا شَأْنُكُمْ فَلَا تُكْرُوا الْمَزَارِعَ فَسَمِعَ قَوْلَهُ لَا تُكْرُوا الْمَزَارِعَ۔

خلاصۃ الباب ☆ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے صرف اس قدر سن لیا کہ کرایہ اور اجرت پر کھیتوں کو نہ دیا کرو اور انہوں نے اس بات کا خیال نہیں کیا کہ اصل ممانعت کی کیا وجہ تھی؟ تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ مائی و درست خیال فرماتے تھے۔ حضرت امام نسائی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مزارعت کا معاملہ یہ ہے لکھنا اس شرط پر کہ بیج اور خرچہ زمین کے مالک کا ہے اور کھیت جو تنے اور بونے والے کا زمین کی پیداوار میں سے چوتھائی حصہ ہے۔

باب: امام نسائی رضی اللہ عنہ نے کہا مزارعت کا معاملہ لکھنا اس

شرط پر کہ تخم اور خرچہ زمین کے مالک کا ہے جو تنے اور

بونے والے کا پیداوار سے چوتھائی حصہ

۱۸۶۶: قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ كِتَابَةُ مَزَارَعَةٍ

عَلَى أَنَّ الْبُذْرَ وَالنَّفَقَةَ عَلَى صَاحِبِ الْأَرْضِ

وَلِلْمُزَارِعِ رُبْعٌ مَّا يُخْرِجُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهَا

گزشتہ حدیث سے متعلق باقی مفصل مہارت جو امام نسائی رضی اللہ عنہ نے صحیحہ باب باندہ تحریر فرمائی

هَذَا كِتَابُ كِتَابَةِ فُلَانٍ بِنِ فُلَانٍ ابْنِ فُلَانٍ فِي

صِغَةِ مِنَّةٍ وَجَوَازِ أَمْرِ لِفُلَانٍ ابْنِ فُلَانٍ إِنَّكَ دَقَعْتَ

إِلَيَّ جَمِيعَ أَرْضِكَ الَّتِي بِمَوْضِعِ كَذَا فِي مَدِينَةِ

كَذَا مَزَارَعَةٍ وَهِيَ الْأَرْضُ الَّتِي تُعْرَفُ بِكَذَا وَ

تَجْتَمِعُهَا حَدُودُ أَرْبَعَةٍ يُحِيطُ بِهَا كِلْتَا وَاحِدٍ

بِتِلْكَ الْحُدُودِ بِأَسْرِهِ لَرَبِيقٍ كَذَا وَالثَّانِي وَالرَّابِعُ

وَالرَّابِعُ دَقَعْتَ إِلَيَّ جَمِيعَ أَرْضِكَ هَذِهِ

الْمَحْدُودَةِ فِي هَذَا الْكِتَابِ بِحُدُودِهَا الْمُحِيطَةِ

بِهَا وَجَمِيعِ حُقُوفِهَا وَشُرْبِهَا وَأَنْهَارِهَا وَسَوَافِيقِهَا

أَرْضًا بَيْضَاءَ فَارِغَةً لَا نَسِيءَ فِيهَا مِنْ عَرْمٍ وَلَا

زُرْعٍ سَنَةً تَامَةً أَوْلَاهَا مُسْتَهْلٌ شَهْرٍ كَذَا مِنْ سَنَةِ

كَذَا وَآخِرُهَا أَسْبَلَاخُ شَهْرٍ كَذَا مِنْ سَنَةِ كَذَا

عَلَى أَنْ أَزْرَعَ جَمِيعَ هَذِهِ الْأَرْضِ الْمَحْدُودَةِ

فِي هَذَا الْكِتَابِ الْمَوْصُوفِ مَوْضِعُهَا فِيهِ هَذِهِ

السَّنَةُ الْمُؤَكَّدَةُ فِيهَا مِنْ أَوْلَاهَا إِلَى آخِرِهَا كُلِّ مَا

أَرَدْتُ وَبَدَأْتُ إِلَى أَنْ أَزْرَعَ لِيهَا مِنْ حَنْظَلَةٍ وَشَعِيرٍ

وَسَمَائِمٍ وَأَزْرٍ وَأَقْطَانٍ وَرِطَابٍ وَبَاقِلًا وَجَمِصٍ

وَلُوبِيَا وَغَدَسٍ وَمَقَائِي وَمَبَا طِيخٍ وَجَزْرٍ وَخَلْجَمٍ

یہ کتاب ہے کہ جس کو فلاں شخص نے لکھا ہے جو کہ فلاں کا لڑکا

ہے اور فلاں کا پوتا ہے اپنی سمدستی کی حالت میں اور اس حالت میں

جس وقت اس تمام کاروبار چلنے کے لائق ہیں (یعنی دیوانہ بخنوں اور

مریض نہیں ہے) اس کتاب میں یہ مضمون ہے کہ تم نے یعنی زمین کے

مالک نے یہاں اس کا نام اور اس کے باپ دادا کا نام لکھنا چاہیے اپنی

تمام زمین جو کہ فلاں گاؤں میں ہے کھیتی کرنے کے لئے مجھ کو وی اس

زمین کا نام و نشان یہ ہے اور اس کی چاروں حدود یہ ہیں (یعنی زمین کا

حدود اور بعد اس طرح ہے) اس کی ایک حد فلاں جگہ سے ملی ہوئی ہے

اور دوسری اور تیسری حد اور چوتھی حد اس طریقہ سے ہے (یعنی چاروں

حدود کی مکمل تفصیل درج ہونا چاہیے) تم نے تمام زمین کو جس کی حدود

اس کتاب میں درج ہیں جو کہ اس زمین کا احاطہ کیے ہوئے ہیں اس

کے تمام حقوق کے ساتھ یعنی پانی کا حصہ اور ٹھہریں اوڑھالیاں مجھ کو

دے دی اور وہ زمین ایک صاف و شفاف میدان ہے نہ تو اس میں

درخت موجود ہیں نہ کھیت کہ جس نے مکمل ایک سال کے لئے اس کا

معاملہ کیا کہ جس کا آغاز فلاں ماہ کے چاند دیکھتے ہی اور فلاں سنہ سے

ہوگا اور اس کا کام فلاں ماہ کے فلاں سنہ کے مکمل ہونے پر ہوگا اس شرط

کے ساتھ کہ میں مذکورہ بالا زمین میں کہ جس کے حدود اور مقام اوپر

مذکور ہوئے اس تمام سال میں جس وقت چاہوں گا۔ کھیتی کر لوں

گیہوں، جو، دھان، کپاس، کھجور، نیں، سبزیاں، چنا، لوبیا یا مسوز کھیرے، گکڑی، خر بوڑہ، گاجریا، شلغم، مولیٰ یا پیاز، لہسن یا ساگ، تیل، پھل وغیرہ جو غلہ ہو جائے یا گرمی میں مگر تمہارے بیج سے ترکاری کا ہو یا غلہ کا تمام بیج وغیرہ تمہارے اوپر ہے میرا کام تو صرف محنت ہے اپنے ہاتھ سے یا جس سے میں چاہوں اپنے دوستوں یا اپنے مزدوروں سے کھیتی کرنے کے لئے جو تیل اور مل ہو گا وہ میری جانب سے ہے میں زمین میں کھیتی کروں گا اور میں اس کو کھیتی سے آباد کروں گا جس طریقہ سے زمین میں پیداوار ہو اور میں زمین کو ٹھیک ٹھاک کروں گا اور میں زمین کو درست کروں گا اور جو کھیتی ایسی ہو جس کو پانی سے سیراب کرنے کی ضرورت ہو تو میں اس کو پانی سے سیراب کروں گا اور جو زمین کھاد کی ضرورت مند ہے میں اس کو کھاد دوں گا اور جو نہریں اور نالیاں ضروری ہیں میں ان کو کھود ڈالوں گا اور جو پھل پکنے کے لائق ہے میں اس کو منتخب کروں گا اور جو پھل کاٹ ڈالنے کے لائق ہے میں اس کو کاٹ ڈالوں گا اور اس کو اڑا کر صاف کر دوں گا لیکن ان تمام باتوں پر جو کچھ خرچہ ہو گا وہ تمہارا ہے لیکن کام اور محنت میری جانب سے ہے اس شرط پر کہ جو کہ اللہ عزوجل ان تمام کاموں کے بعد اس زمانے میں کہ جس کہ اوپر تہ کرہ ہوا شروع سے لے کر آخر تک دلاوے اس میں سے تین چوتھائی زمین اور پانی اور بیج اور خرچ کے عوض تمہاری ہے اور ایک چوتھائی میری ہے۔ میری کھیتی اور کام اور محنت کے عوض جو میں اپنے ہاتھ سے انجام دوں گا اور میرے لوگ (یعنی میرے متعلقین انجام دیں گے) یہ تمام زمین کہ جس کی حدود اس کتاب میں موجود نہیں مع تمام حقوق اور منافع کے تم نے مجھ کو دے دی اور میں نے ان تمام پر فلاں دن فلاں ماہ سے قبضہ کر لیا اب یہ تمام زمین مع نفع اور حقوق میرے قبضہ میں آگئی ہے لیکن وہ زمین میری ملکیت نہیں ہے اس میں سے کوئی شے اور نہ مجھے اس زمین سے کسی کا دعویٰ یا مطالبہ ہے لیکن صرف کھیتی کرنے کا کہ جس کا بیان اس کتاب میں ہے ایک ہی مقرر سال تک کہ جس کا اوپر تہ کرہ ہوا اور پھر اس زمانہ کے گزرنے کے بعد

وَفِعْلِ وَتَصِلَ وَتُؤْمِرَ وَتُقُولِ وَرَيَاجِيْنِ وَغَيْرِ ذَلِكَ مِنْ جَمِيعِ الْغَلَّاتِ بِشَاءٍ وَصَيْفًا بِزُرُوكِ وَتَذْرِيكَ وَجَمِيعُهُ عَلَيْكَ ذُوْنِي عَلَيَّ اَنْ اَتُوْلِي ذَلِكَ بِيَدِي وَبِمَنْ اَرَدْتُ مِنْ اَعْوَابِي وَاَجْرَائِي وَتَقْرِي وَ اَقْوَابِي وَاَلِي زِرَاعَةِ ذَلِكَ وَعِمَارَتِهِ وَالْعَمَلِ بِمَا فِيهِ سَمَاوَةٌ وَمَصْلَحَتُهُ وَكِرَابُ اَرْضِهِ وَتَنْقِيَةُ حَشِيْبَتِهَا وَسَقْيُ مَا يُحْتَاجُ اِلَى سَقْيِهِ مِمَّا زُرِعَ وَ تَسْمِيْدُ مَا يُحْتَاجُ اِلَى تَسْمِيْدِهِ وَ حَفْرِ سَوَافِيهِ وَاَنْهَارِهِ وَاَجْتِنَاءِ مَا يُجْتَنَى مِنْهُ وَالْقِيَامِ بِحَصَادِ مَا يُحْصَدُ مِنْهُ وَجَمْعِهِ وَدِيَامَةِ مَا يُدَاسُ مِنْهُ وَتَذْوِيْتِهِ بِنَفَقَتِكَ عَلَيَّ ذَلِكَ كَيْلَهُ ذُوْنِي وَاَعْمَلُ فِيهِ بِيَدِي وَاَعْوَابِي ذُوْنِكَ عَلَيَّ اَنْ لَكَ مِنْ جَمِيعِ مَا يُخْرِجُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ ذَلِكَ كَيْلَهُ فِي هَذِهِ الْمُدَّةِ الْمَوْصُوْلَةِ فِي هَذَا الْكِتَابِ مِنْ اَوَّلِهَا اِلَى آخِرِهَا فَلكَ ثَلَاثَةُ اَرْبَاعِهِ بِحِطِّ اَرْضِكَ وَبِرَبِّكَ وَتَذْرِيكَ وَنَفَقَاتِكَ وَلِي الرُّبْعُ الْبَاقِي مِنْ جَمِيعِ ذَلِكَ بِزَرَاعَتِي وَعَمَلِي وَبِأَيْدِي هَلِي ذَلِكَ بِيَدِي وَاَعْوَابِي وَذَلَعْتُ اِلَى جَمِيعِ اَرْضِكَ هَذِهِ الْمَحْدُوْرَةَ فِي هَذَا الْكِتَابِ بِجَمِيعِ حُقُوْقِهَا وَمَرَافِقِهَا وَكَبَضْتُ ذَلِكَ كُلَّهُ مِنْكَ يَوْمَ كَذَا مِنْ شَهْرِ كَذَا مِنْ سَنَةِ كَذَا فَصَارَ جَمِيعُ ذَلِكَ فِي يَدِي لَكَ لَا يَمْلِكُ لِي فِي شَيْءٍ مِنْهُ وَلَا دَعْوَى وَلَا طَلْبَةَ اِلَّا هَذِهِ الْمَزَارَعَةَ الْمَوْصُوْلَةَ فِي هَذِهِ الْكِتَابِ فِي هَذِهِ السَّنَةِ الْمُسَمَّاةِ فِيْهَا اِنْقَضَتْ لَكَ كُلُّهُ مَرْدُوْدًا اِلَيْكَ وَاِلَى يَدِكَ وَلَكَ اَنْ تُخْرِجَنِي بَعْدَ اِنْقِضَائِهَا مِنْهَا وَتُخْرِجَهَا مِنْ يَدِي وَتَذْكُلَ مَنْ صَارَتْ لَكَ

تمہاری زمین تمام کی تمام تم کو ملے گی اور تمہارے قبضہ میں جائے گی اور تم کو اختیار ہے کہ زمانہ گزرنے کے بعد مجھ کو اس زمین سے بے دخل کر دو یا اس شخص کو جو کہ میری وجہ سے عمل دخل رکھتا ہے اقرار کیا اس مضمون کا کہ فلاں اور فلاں نے (اس جگہ دونوں فریق کے دستخط نشان انگوٹھ یا نمبر وغیرہ ہونا چاہیے) اور اس کی دونوں نقل تحریر ہوں گی۔ ایک نقل زمین کے مالک کے پاس دے گی اور دوسری نقل زمین لینے والے کے پاس رہے گی۔

باب: ان مختلف عبارات کا تذکرہ جو کہ کھیتی کے سلسلہ میں

منقول ہیں

۳۹۶۳: حضرت ابن عمون سے روایت ہے کہ حضرت محمد بن میرین بیٹے فرماتے تھے کہ زمین کی حالت ایسی ہے کہ جس طریقہ سے مضاربت کا مال تو جو بات مضاربت کے مال میں درست ہے تو وہ زمین کے سلسلہ میں بھی جائز ہے اور مضاربت کے سلسلہ میں جو بات درست نہیں تو وہ بات زمین میں بھی درست نہیں ہے اور وہ فرماتے تھے کہ میری رائے میں کسی قسم کی کوئی برائی نہیں ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی تمام زمین کاشت کار کے حوالہ کرے اس شرط کے ساتھ کہ وہ خود اور اس کے اہل و عیال اور متعلقین محنت کریں گے لیکن خرچہ اس کے ذمہ لازم نہیں وہ تمام کا تمام زمین کے مالک کا ہے۔

۳۹۶۳: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں کو وہاں کے درخت سپرد کر دیئے اور ان کو زمین بھی دے دی کہ تم محنت کرو اپنے خرچہ سے اور جو کچھ اس میں سے پیدا ہو آدھا ہمارا ہے۔

۳۹۶۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں کو خیبر کے درخت اور زمین اس شرط پر سپرد کر دی کہ وہ ان میں اپنے خرچہ سے محنت کریں اور اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے اس کی پیداوار کا آدھا حصہ ہوگا۔

فِيهَا بَدَّ يَسْبِي اَقْرَ فُلَانٍ وَفُلَانٍ وَكَيْتَبَ هَذَا الْكِتَابَ نُسَخَتَيْنِ۔

۱۸۶۷: كُرُ اُخْتِلَافِ اَلْاَلْفَاظِ الْمَأْثُورَةِ فِي

الْمُزَارَعَةِ

۳۹۶۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ قَالَ قَالَ أَنبَانَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ كَانَ مُحَمَّدٌ يَقُولُ الْأَرْضُ عِنْدِي بِحُلِّ مَالِ الْمُضَارَبَةِ لَمَّا صَلَّحَ فِي مَالِ الْمُضَارَبَةِ صَلَّحَ فِي الْأَرْضِ وَمَا لَمْ يَصَلَّحْ فِي مَالِ الْمُضَارَبَةِ لَمْ يَصَلَّحْ فِي الْأَرْضِ قَالَ وَكَانَ لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ يَذْفَعَ أَرْضَهُ إِلَى الْأَعْكَارِ عَلَى أَنْ يَحْمَلَ فِيهَا بِنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَأَعْوَابِهِ وَبَقَرِهِ وَلَا يُنْفِقَ شَيْئًا وَتَكُونَ النِّفْقَةُ كُلُّهَا مِنْ رَبِّ الْأَرْضِ۔

۳۹۶۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ نَالِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ذَفَعَ إِلَى يَهُودِ خَيْبَرَ نَخْلَ خَيْبَرَ وَأَرْضَهَا عَلَى أَنْ يَعْمَلُوهَا مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَأَنَّ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَطْرَ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا۔

۳۹۶۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ نَالِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ذَفَعَ إِلَى يَهُودِ خَيْبَرَ

نَحَلَ خَيْرَ وَارْضَهَا عَلَى أَنْ يَعْمَلُهَا بِأَمْوَالِهِمْ
وَأَنَّ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَطْرَ تَمْرَتَيْهَا۔

۳۹۶۶: حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں پیداوار جو منڈیر (پانی کی ٹالیوں) پر ہو اور کچھ گھاس کہ جس کی مقدار کا علم نہیں ہے زمین کے مالک کو ملے گا۔

۳۹۶۶: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ كَاتِبَ الْمَزَارِعِ تَكْرُمَى عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَنْ لِرَبِّ الْأَرْضِ مَا عَلَى رِبْعِ السَّاقِي مِنَ الزَّرْعِ وَطَائِفَةٌ مِنَ النَّبِيِّ لَا أَدْرِي كَمْ هُوَ۔

۳۹۶۷: حضرت عبدالرحمن بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے دونوں چچا تہائی اور چوتھائی پر بٹائی کرتے تھے اور میں ان دونوں کا شریک اور حصہ دار تھا اور حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت اسود رضی اللہ عنہ کو اس بات کا علم تھا لیکن وہ حضرات کچھ نہیں فرماتے تھے۔

۳۹۶۷: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَبَانَا شَرِيكَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ كَانَ عَمَامَى يَزْرَعَانِ بِالثَّلَاثِ وَالرُّبْعِ وَأَبِي شَرِيكُهُمَا وَعَلَقْمَةُ وَالْأَسْوَدُ يَعْلَمَانِ فَلَا يُغَيِّرَانِ۔

۳۹۶۸: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: بہتر ہے جو تم لوگ (عمل) کرتے ہو کہ اپنی زمین کو سونے یا چاندی کے عوض کرایہ اور اجرت پر دیتے ہیں۔

۳۹۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزْرِيِّ قَالَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ خَيْرَ مَا أَنْتُمْ صَائِعُونَ أَنْ يُوَاجِرَ أَحَدُكُمْ أَرْضَهُ بِالذَّهَبِ وَالْوَرْدِيِّ۔

۳۹۶۹: حضرت ابراہیم اور حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بجز زمین کو کرایہ اور اجرت پر دینے کو برا نہیں خیال فرماتے تھے۔

۳۹۶۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَبْرِ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَرَسِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُمَا كَانَا لَا يَرْتَابَانِ بَأْسًا بِاسْتِئْجَارِ الْأَرْضِ الْبَيْضَاءِ۔

۳۹۷۰: حضرت محمد بن سید نے کہا کہ حضرت شریح بن سید (جو کہ کوفہ کے قاضی تھے) وہ مضاربت کرنے والے کے سلسلہ میں دو طرح سے حکم فرمایا کرتے تھے کبھی تو وہ مضارب کو فرماتے کہ تم اس مصیبت پر گواہ لاؤ کہ تم جس کی وجہ سے معذور ہو اور ضمان ادا نہ کرنا پڑے اور کبھی مال والے سے کہتے کہ تم اس بات پر گواہ لاؤ کہ مضارب نے کسی قسم کی کوئی خیانت نہیں کی تم اس سے حلف لے لو اس نے اللہ عزوجل کی کوئی قسم کی خیانت نہیں کی۔

۳۹۷۰: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زَرَّارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ لَمْ أَعْلَمْ شَرِيحًا كَانَ يَقْضِي فِي الْمَضَارِبِ إِلَّا بِقَضَاءِ بَيْنِ كَانَ رَبَّمَا قَالَ لِلْمَضَارِبِ بَيْنَتِكَ عَلَى مُصِيبَةٍ تُعَذَّرُ بِهَا وَرَبَّمَا قَالَ لِصَاحِبِ الْمَالِ بَيْنَتِكَ أَنْ أَمِينِكَ خَائِنٌ وَالْأَلْفِيمِينَةُ بِاللَّهِ مَا خَانَكَ۔

۱۸۶۸: باب عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ لَا
بَأْسَ بِاجَارَةِ الْأَرْضِ الْبَيْضَاءِ بِالذَّهَبِ
وَالْفِضَّةِ

أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَرِيثُ عَنْ
حَارِقِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ لَا بَأْسَ بِاجَارَةِ
الْأَرْضِ الْبَيْضَاءِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ إِذَا دَفَعَ
رَجُلٌ إِلَى رَجُلٍ مَالًا قِرَاطًا فَأَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ عَلَيْهِ
بِذَلِكَ كِتَابًا كَتَبَ هَذَا كِتَابٌ كَتَبَهُ فَلَانٌ بْنُ فَلَانٍ
كَلُوعًا مِنْهُ فِي صِحَّةٍ مِنْهُ وَجَوَازٍ أَمْرِهِ لِفَلَانِ بْنِ
فُلَانٍ أَنْتَ دَفَعْتَ إِلَيَّ مُسْتَهْلًا شَهْرًا كَذَا مِنْ سَنَةِ
كَذَا عَشْرَةَ آلَافٍ دِرْهَمٍ وَضَحًا جَدَادًا وَزَنَ سَبْعَةَ
قِرَاطًا عَلَى تَقْوَى اللَّهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَأَدَاءِ
الْأَمَانَةِ عَلَى أَنْ أَشْتَرِيَ بِهَا مَا شِئْتُ مِنْهَا كُلَّ مَا
أَرَى أَنْ أَشْتَرِيَهُ وَأَنْ أَصْرِفَهَا وَمَا شِئْتُ مِنْهَا فِيمَا
أَرَى أَنْ أَصْرِفَهَا فِيهِ مِنْ صُلُوفِ التِّجَارَاتِ
وَأَخْرَجَ بِمَا شِئْتُ مِنْهَا حَتَّى شِئْتُ وَأَبَيْعَ مَا أَرَى
أَنْ أَبَيْعَهُ مِمَّا أَشْتَرِيَهُ بِتَقْدِيرِ رَأْيِي أَمْ بِنَيْيْتِي وَبِعَيْنِ
رَأْيِي أَمْ بِعَرْضِ عَلِيٍّ أَنْ أَعْمَلَ فِي جَمِيعِ ذَلِكَ
كُلَّهُ يَوْمَئِذٍ وَأُرْتَجَلَ فِي ذَلِكَ مَنْ رَأَيْتُ وَكُلُّ مَا
رَزَقَ اللَّهُ فِي ذَلِكَ مِنْ فَضْلٍ وَرَبِحَ بَعْدَ رَأْسِ
الْمَالِ الَّتِي دَفَعْتَهُ الْمَذْكُورِ إِلَيَّ الْمَسْمُومَةَ مَبْلُغَةً
فِي هَذَا الْكِتَابِ فَهَوَّ بَيْنِي وَبَيْنَكَ نِصْفَيْنِ لَكَ
مِنْهُ النِّصْفُ بِحِظِّ رَأْسِ مَالِكَ وَلِي فِيهِ النِّصْفُ
تَأْمًا بِعَمَلِي فِيهِ وَمَا كَانَ لِي مِنْهُ مِنْ وَصِيَّةٍ لَعَلِّي
رَأْسِ الْمَالِ لَقَبَضْتُ مِنْكَ هَذِهِ الْعَشْرَةَ آلَافٍ
دِرْهَمٍ الْوَضْعَ الْجِيَادَ مُسْتَهْلًا شَهْرًا كَذَا فِي سَنَةِ

باب: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا خالی زمین کو
سونے، چاندی کے عوض اجرت پر دینے میں کوئی
برائی نہیں

جو شخص کسی کو کچھ مال مضاربت پر دے دے تو اس کو چاہیے
کہ وہ اس کو تحریر اور قلم بند کرالے اور وہ اس طریقہ سے لکھے کہ یہ وہ تحریر
ہے کہ جس کو کہ فلاں نے جو کہ فلاں کا لڑکا ہے اس نے بخوشی لکھا ہے
اور بحالت صحت لکھا ہے اور اس حالت میں جو کہ فلاں کے لیے اور
فلاں کا لڑکا ہے تم نے مجھ کو دیئے فلاں ماہ فلاں سنہ کے شروع ہوتے
ہی دس ہزار درہم جو کہ کھرے اور ہر طریقہ سے درست تھے۔ ہر ایک
دس درہم سات مثقال وزن کے ہیں بطور مضاربت کے اس شرط پر کہ
میں اللہ عزوجل سے ڈرتا رہوں گا ظاہر اور باطن اور امانت ادا کروں گا
اور اس شرط پر کہ جو مال میں چاہوں گا ان درہم سے خریدوں گا اور اس
کو میں خرچ کروں گا (یعنی دوسرے درہم یا دیناروں سے بدل لوں
گا) اور خرچ کروں گا جس جگہ میں مناسب خیال کروں گا اور میں جس
تجارت میں چاہوں گا اور جس جگہ مناسب خیال کروں گا اس جگہ میں
وہاں پر لے جاؤں گا اور میں جو مال خریدوں گا اس کو نقد یا ادھار جس
طرح سے مناسب سمجھوں گا وہاں پر فروخت کروں گا اور مال کی قیمت
میں نقد رقم لوں گا یا دوسرا مال لوں گا ان تمام باتوں میں میں اپنی رائے
کے مطابق عمل کروں گا اور جس کو چاہوں گا میں اپنی جانب سے وکیل
کروں گا پھر جو اللہ عزوجل نفع عطا فرمائے وہ اصل مال کے بعد جو تم
نے مجھ کو دیا ہے اور جس کا تذکرہ اس کتاب میں ہو چکا ہے آدھا آدھا
ہم دونوں میں تقسیم ہوگا اور تم کو آدھا نفع تمہارے مال کے عوض ملے گا
اور مجھ کو آدھا نفع میری محنت کے عوض ملے گا اگر تجارت میں کسی قسم کا
نقصان ہو تو وہ تمہارے مال کا ہوگا اس شرط پر کہ یہ دس ہزار درہم
خالص اور صحیح و سالم جو کہ میں نے اپنے قبضہ میں کیے فلاں ماہ کے
شروع سے فلاں سنہ میں اور یہ مال بطور قرض مضاربت کے ان تمام

شرائط پر جو اس کتاب میں مذکور ہوئیں میرے ہاتھ میں آیا اس بات کا اقرار کیا فلاں اور فلاں نے۔ اگر صاحب مال کا یہ ارادہ ہو کہ مضارب کرنے والا قرض کا معاملہ نہ کرے تو کتاب میں اس طرح سے لکھے کہ تم نے مجھ کو قرض پر دینے سے منع کیا ہے اور ادھار خریدنے اور فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

باب: تین افراد کے درمیان شرکت عنان ہونے کی

صورت میں کس طریقہ سے تحریر لکھی جائے؟

یہ وہ کتاب ہے کہ جس میں فلاں فلاں کی شرکت کا بیان ہے اور ان کے احوال صحت اور ہوش و حواس کی درستگی اور معاملہ کے جواز میں یہ تینوں شخص شریک ہوئے ہیں۔ شرکت عنان کے طور سے نہ کے بطور معاوضہ کے تیس ہزار درہم میں جو کہ تمام کے تمام عمدہ اور نیک ہیں اور ہر ایک دس ہزار درہم سات مثقال وزن کے ہیں اور ہر ایک شخص کے دس ہزار درہم ہیں ان تمام کو تینوں نے ملا دیا تو مل کر تمام تیس ہزار درہم ہوئے ان تینوں کے ہاتھ میں ایک تہائی حصہ اس شرط پر کہ تمام محنت کریں اللہ سے ڈر کر اور ہر ایک دوسرے کی امانت ادا کرنے کی نیت سے اور تمام مل کر خرید لیں مال کو اور جس مال کو ول چاہے نقد خرید لیں اور جس کی ول چاہے ادھار خریداری کر لیں اور چاہے جس طرح کا کاروبار کریں اور ہر ایک شخص ان میں سے بغیر دوسرے کی شرکت کے جو ول چاہے نقد یا ادھار خرید لے ان تمام رقم میں تینوں شریک مل کر ایک ساتھ معاملہ کر لیں یا ہر ایک تنہا ہو کر معاملہ کرے جو معاملہ تمام کے تمام مل کر انجام دے لیں۔ وہ تمام کا تمام سب لوگوں پر لازم اور نافذ ہوگا اور معاملہ کرنے والے پر بھی لاگو ہوگا اور اس کے دونوں ساتھیوں پر بھی لاگو اور نافذ ہوگا اور جو شخص تنہا معاملہ کرے گا تو وہ بھی اس کے اوپر اور اس کے دونوں ساتھیوں پر لازم ہوگا غرض یہ کہ ہر ایک معاملہ تھوڑا ہو یا زیادہ وہ معاملہ تمام لوگوں پر نافذ ہوگا۔ چاہے ایک شخص کا معاملہ کیا ہو یا تمام حضرات کا

كَذَا وَصَارَتْ لَكَ فِي يَدِي قَرَارًا عَلَى الشَّرْطِ
نُشْرَطُ فِي هَذَا الْكِتَابِ الْفُلَانُ وَالْفُلَانُ
وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُطْلَقَ لَهُ أَنْ يَشْتَرِيَ وَيَبِيعَ
بِالنِّسْبَةِ كَتَبَ وَقَدْ نَهَيْتَنِي أَنْ أَشْتَرِيَ وَأَبِيعَ
بِالنِّسْبَةِ۔

۱۸۶۹: شَرِكَةُ عَنَانٍ بَيْنَ

ثَلَاثَةٍ

هَذَا مَا اشْتَرَكْتُمْ عَلَيْهِ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ فِي
صِحَّةِ عُقُولِهِمْ وَجَوَازِ أَمْرِهِمْ اشْتَرَكُوا شَرِكَةَ
عَنَانٍ لِشَرِكَةِ مَفَاوِضَةٍ بَيْنَهُمْ فِي ثَلَاثِينَ أَلْفَ
دِرْهَمٍ وَضَعًا جَمَادًا وَزَنَ سَبْعَةَ لِكَلِّيٍّ وَوَاحِدٍ مِّنْهُمْ
عَشْرَةَ أَلْفِ دِرْهَمٍ مَخْلُوطًا جَمِيعًا فَصَارَتْ
هَذِهِ الثَّلَاثِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ فِي أَيْدِيهِمْ مَخْلُوطَةً
بِشَرِكَةٍ بَيْنَهُمْ أَلْفًا عَلَى أَنْ يَتَعَمَّلُوا فِيهِ بِتَقْوَى
اللَّهِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ مِنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ إِلَى كُلِّ
وَاحِدٍ مِّنْهُمْ وَيَشْتَرُونَ جَمِيعًا بِذَلِكَ وَبِمَا رَأَوْا
مِنْهُ اشْتِرَاءً أَوْ بِالنَّقْدِ وَيَشْتَرُونَ بِالنِّسْبَةِ عَلَيْهِ مَا
رَأَوْا أَنْ يَشْتَرُوا مِنْ أَنْوَاعِ التِّجَارَاتِ وَأَنْ يَشْتَرِيَ
كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ عَلَى حِدَّتِهِ ذُرْنَ صَاحِبِهِ بِذَلِكَ
وَبِمَا رَأَى مِنْهُ مَا رَأَى اشْتِرَاءً أَوْ مِنْهُ بِالنَّقْدِ وَبِمَا رَأَى
اشْتِرَاءً أَوْ عَلَيْهِ بِالنِّسْبَةِ يَتَعَمَّلُونَ فِي ذَلِكَ كِتَابَهُ
مُجْتَمِعِينَ بِمَا رَأَوْا وَيَتَعَمَّلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ مُفْرَدًا
بِهِ ذُرْنَ صَاحِبِهِ بِمَا رَأَى جَائِزًا لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ فِي
ذَلِكَ كِتَابَهُ عَلَى نَفْسِهِ وَعَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْ صَاحِبِهِ
فِيمَا اجْتَمَعُوا عَلَيْهِ وَفِيمَا انفردوا بِهِ مِنْ ذَلِكَ كُلِّ
وَاحِدٍ مِّنْهُمْ ذُرْنَ الْآخَرِينَ لِمَا لَزِمَ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ
فِي ذَلِكَ مِنْ قَلِيلٍ وَمِنْ كَثِيرٍ فَهِيَ لَزِيمٌ لِكُلِّ وَاحِدٍ

معاہدہ کیا ہوا ہو پھر جو اللہ عزوجل نفع عطا فرمائے وہ اصل مال کے تین حصہ کر کے تمام شرکاء پر تقسیم ہوگا اور اس میں جو کچھ نقصان ہوگا تو وہ تمام لوگوں پر تقسیم ہوگا تہائی تہائی اس المال کے بموجب۔ اس کتاب کے تین حصے کیے گئے (یعنی تین کاپی اس مضمون کی کی جائے اور) ایک ایک کاپی ایک ہی عبارت اور الفاظ کا ہر ایک شریک کو دیا گیا تاکہ بطور ثبوت اور سند کے وہ اپنے پاس رکھ لے۔ اس بات پر فلاں فلاں نے اقرار کیا اور فلاں فلاں نے یعنی تینوں شرکاء نے۔

مَنْ صَاحِبِهِ وَهُوَ وَاجِبٌ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا وَمَا رَزَقَ اللَّهُ لِي ذَلِكَ مِنْ فَضْلٍ وَرَبِحَ عَلَى رَأْسِ مَا لِيهِمُ الْمُسْمَى مَبْلَغُهُ فِي هَذَا الْكِتَابِ لَهُوَ بَيْنَهُمُ اثَلَاثًا وَمَا كَانَ فِي ذَلِكَ مِنْ وَضِيعَةٍ وَتَبَعَةٍ لَهُوَ عَلَيْهِمُ اثَلَاثًا عَلَى قَدْرِ رَأْسِ مَا لِيهِمْ وَقَدْ كُتِبَ هَذَا الْكِتَابُ ثَلَاثَ نُسُخٍ مَتَسَاوِيَاتٍ بِالْفَاظِ وَاحِدَةٍ فِي يَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْ فَلَانٍ وَفُلَانٍ وَفُلَانٍ وَاحِدَةٍ وَبَيِّنَةٌ لَهٗ أَقْرَبُ فَلَانٍ وَفُلَانٍ وَفُلَانٍ۔

شرکت کی اقسام:

شرکت کی اقسام مذکورہ بالا حدیث شریف میں بیان فرمائی گئی ہیں واضح رہے کہ شریعت میں شرکت کی چار اقسام ہیں نمبر ۱ شرکت مفاوضہ اس شرکت میں دونوں شرکاء برابر کے درجہ کے ہوتے ہیں یعنی سرمایہ اور منافع دونوں کا برابر برابر ہوتا ہے اور اس شرکت میں ہر ایک شخص دوسرے کا وکیل اور کفیل ہوتا ہے: اما مفاوضۃ ان نعمت و مالۃ و کفالتہ و تساویا مالا تصنع بہ الشریکۃ و کذا ربحا و تصرفا و دینا در مختار ص ۴۹۲ ج ۳۔ حدیث شریف میں اس شرکت کو باعث برکت فرمایا گیا ہے۔ حدیث میں ہے:

((فاوضوا بانہ اعظم للبرکۃ عینی)) شرح ہدایہ ص: ۹۵۰ ج ۲۔ (قدیم مطبع کلاں سائز) دوسری شرکت شرکت عثمان ہے۔ اس شرکت میں صرف وکالت ہوتی ہے اور کفالت نہیں ہوتی اور اس میں اگر بعض مال میں شرکت ہو اور بعض مال میں نہ ہو یا ایک شریک کا مال زائد ہو اور دوسرے کا کم ہو لیکن منافع دونوں کا برابر ہو یا مال دونوں کے برابر ہو اور منافع میں برابر ہی نہ ہو یا ایسی صورت ہو کہ ایک شریک کی رقم ہو اور دوسرے شریک کی اثرفنی یا سونا ہو ہر طرح درست ہے۔ ولذا تصنع بہ العفاضل فی المال دون ابکہ و عکہ و ببعض المال دون بعض و یخلاف الجنس کدنا نید من احدہما و دراہم من الآخر و بخلاف الوصف ابیض۔۔۔۔۔ رد المحتار ص: ۴۹۱ ج ۳ اور شرکت کی تیسری قسم شرکت صنایع ہے اس کو شرکت تکمیل سے تعبیر کیا جاتا ہے جس میں فرم یا کمپنی کے طرز پر کاروبار تجارت کرتا ہوتا ہے اور چند ہم پیشہ صاحب صنعت و حرفت اپنے روپیہ کو مشترک طور پر چلاتے ہیں اور نفع و نقصان میں شریک ہوتے ہیں۔ و اما تقبل و تمفی شرکت صنایع و اعمال و ابدان ان اتفق صانعان او خیاطان و صباغ (رد مختار ص ۴۷۹ ج ۳ کتاب شرکت) شرکت وجوہ: یہ شرکت کی چوتھی قسم ہے جس میں چند افراد بغیر کسی سرمایہ کے مساوی عمل و محنت پر شرکت کرتے ہیں اور تجارتی نوعیت سے ادارہ، کمپنی اور فرم میں خرید و فروخت اور نفع و نقصان میں برابر کے درجہ کے شریک ہوتے ہیں اور اس قسم کی شرکت کے لئے مال ہو: لازم نہیں ہے بلکہ متعلقہ افراد اپنے ذاتی اثرو رسوخ کی بنیاد پر شرکت کرتے ہیں۔ و اما وجوہ ان عقداہما ان یشتریا

بوجوہہما ای بسبب و جاہتہما و یباعہما حاصل بالبیع و یدفعان منہ ثمن ما اشتریا بالسنتہ

۱۸۷۰: بَابُ شِرْكَةِ مَفَاوِضَةٍ بَيْنَ أَرْبَعَةٍ
عَلَى مَذْهَبٍ مَنْ يُجِبُهَا قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ
وَتَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوفُوا

بِالْعُقُوبِ

هَذَا مَا اشْتَرَكْتَ عَلَيْهِ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ
بَيْنَهُمْ شِرْكَةٌ مَفَاوِضَةٍ فِي رَأْسِ مَالٍ جَمْعُوهُ
بَيْنَهُمْ مِنْ صِنْفٍ وَاحِدٍ وَتَقْدِيرٍ وَاحِدٍ وَخَلْطُوهُ
وَصَارَ فِي أَيْدِيهِمْ مُتَخَرِّجًا لَا يُعْرَفُ بَعْضُهُ مِنْ
بَعْضٍ وَمَالٌ كُلٌّ وَاحِدٌ مِنْهُمْ فِي ذَلِكَ وَحَقُّهُ
سَوَاءٌ عَلَى أَنْ يَعْمَلُوا فِي ذَلِكَ كَيْلَهُ وَفِي كُلِّ قَلْبٍ
وَكَثِيرٍ سَوَاءٌ مِنَ الْمُبَايَعَاتِ وَالْمَتَاجِرَاتِ نَقْدًا أَوْ
نِسْبَةً بَيْنًا وَبِرَاءً فِي جَمِيعِ الْمَعَامَلَاتِ وَفِي
كُلِّ مَا يَتَعَاطَاهُ النَّاسُ بَيْنَهُمْ مُجْتَمِعِينَ بِمَا رَأَوْا
يَعْمَلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَلَى الْفِرَادَةِ بِكُلِّ مَا رَأَى
وَ كُلِّ مَا بَدَأَهُ بَجَائِزِ أَمْرَةٍ فِي ذَلِكَ عَلَى كُلِّ
وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَعَلَى أَنَّهُ كُلُّ مَا لَزِمَ كُلُّ وَاحِدٍ
مِنْهُمْ عَلَى هَذِهِ الشَّرِكَةِ الْمَوْصُوفَةِ فِي هَذَا
الْبِكْتَابِ مِنْ حَقِّ وَ مِنْ قَبْلِ فَهُوَ لَا يَزِمُ لِكُلِّ وَاحِدٍ
مِنْهُمْ مِنْ أَصْحَابِهِ الْمُسْتَمِينَ مَعَهُ فِي هَذَا الْبِكْتَابِ
وَ عَلَى أَنْ جَمِيعُ مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ فِي هَذِهِ الشَّرِكَةِ
الْمُسْتَمَاءِ لِيُوَ مَا رَزَقَ اللَّهُ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ لِيُهَا
عَلَى جِدَّتِهِ مِنْ فَضْلِ وَ رِيحٍ فَهُوَ بَيْنَهُمْ جَمِيعًا
بِالسُّوِيَةِ وَمَا كَانَ لِيُهَا مِنْ نَقِيصَةٍ فَهُوَ عَلَيْهِمْ
جَمِيعًا بِالسُّوِيَةِ بَيْنَهُمْ وَ لَمْ يَجْعَلْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْ
فُلَانٍ وَفُلَانٍ وَفُلَانٍ وَفُلَانٍ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِهِ
الْمُسْتَمِينَ فِي هَذَا الْبِكْتَابِ مَعَهُ وَكَيْلُهُ فِي

باب: چار افراد کے درمیان شرکت مفاوضہ کے جواز
سے متعلق اور اس کی تحریر لکھے جانے کا طریقہ ارشاد
خداوندی ہے: ”اے ایمان والو! تم لوگ وعدوں کو

پورا کرو

یہ وہ کتاب ہے کہ جس کے اعتبار سے فلاں اور فلاں
اور فلاں بطور مفاوضہ کے شریک ہوئے اس مال میں کہ
جس کو کہ تمام حضرات نے جمع کیا تھا ایک ہی قسم کا سکہ کا اور اس کو
ملا دیا اور تمام کے قبضہ میں مل کر آ گیا اب کسی کا حصہ پہچانا نہیں
جاتا اور تمام مال اور حصہ برابر ہے اس شرکت پر تمام مل کر محنت
کریں اس میں اور اس کے علاوہ میں چاہے کم ہو یا زیادہ ہر
طرح کے معاملے چاہے وہ نقد ہوں یا ادھار خرید و فروخت جو
لوگ کرتے ہیں تمام مل کر لیکن ہر ایک کا معاملہ اس کے شرکاء پر
جائز اور نافذ ہے اور جو اس شرکت کے اعتبار سے کسی شریک پر
حق یا قرض لازم ہو تو وہ ہر ایک پر لازم ہے کہ جن کا نام اس
کتاب میں ہے اور جو اللہ عزوجل تمام کے تمام شرکاء یا کسی
ایک شریک کو نفع عطا فرمائے یا اس کا سرمایہ بیچ جائے وہ تمام
شرکاء کے درمیان تقسیم کر لی جائے گی اور جو نقصان ہو گا وہ بھی
تمام پر ہو گا برابر برابر اور ان چار آدمیوں میں سے ہر ایک
نے دوسرے کو اپنے ساتھیوں میں سے جس کے نام اس کتاب
میں لکھے ہیں اپنا وکیل بنایا۔ ہر ایک کی حق کے مطالبے کے لئے
اور جھگڑا کرنے کے لئے اور قبضہ الوصول کرنے کے لئے جو
کچھ مطالبہ کر کے کوئی اس کا جواب دینے کے لئے اور اس کو
وصی بنایا اپنا اس شرکت میں اپنے مرنے کے بعد اپنے قرضوں
کے ادا کرنے کے لئے اور وصیت پوری کرنے کے لئے اور ہر
ایک نے ان چاروں میں دوسرے کے تمام کام قبول کیے جو کہ
اس کو دیئے گئے ان تمام باتوں پر فلاں فلاں اور فلاں نے

الْمُطَابِقَةِ بِكُلِّ حَقٍّ هُوَ لَهُ وَالْمُخَاصَصَةِ لِيهِ وَ قَبْضِهِ وَ لِي غُصُومَةٍ كُلِّ مَنِ اعْتَرَضَهُ بِغُصُومَةٍ وَ كُلِّ مَنْ يُطَالِبُهُ بِحَقِّي وَ جَعَلَهُ وَصِيَّةً لِي فِي حَرْبِيهِ مِنْ بَعْدِ وَفَاتِهِ وَ لِي لِقَضَاءِ ذُبُولِهِ وَ الْفَادِ وَ صَاهِبَاهُ وَ قَبْلِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مِنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِهِ مَا جَعَلَ إِلَيْهِ مِنْ ذَلِكَ كَلِّهِ أَلَّا فُلَانٌ وَ فُلَانٌ وَ فُلَانٌ وَ فُلَانٌ.

اقرار کیا۔

۱۸۷۱: بابُ شَرِكَةِ

الْأُبْدَانِ

باب: شرکت الابدان (یعنی شرکت صنایع)

سے متعلق

۳۹۷۱: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ بدر کے دن میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ شریک ہوئے کہ جو بھی ہم لوگ کمائیں گے (یعنی مشرکین اور کفار کا مال یا ان کے قیدی وغیرہ سب کو) ہم سب آپ س میں تقسیم کر لیں گے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ دو قیدیوں کو پکڑ کر لائے اور مجھ کو اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو کچھ نہیں ملا۔

۳۹۷۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو اسْحَقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اشْتَرَكْتُ أَنَا وَعَمَّارٌ وَ سَعْدٌ يَوْمَ بَدْرٍ فَجَاءَ سَعْدٌ بِأَسِيرَيْنِ وَ لَمْ أَجِءْ أَنَا وَ لَا عَمَّارٌ بِشَيْءٍ.

۳۹۷۲: حضرت زہری نے بیان کیا کہ دو غلام شریک ہوں وہ شرکت معاوضہ کے طور سے شریک ہوں پھر ان میں سے ایک شخص بدل کتابت کرے تو یہ جائز ہے اور ان میں سے ایک دوسرے کی جانب سے ادا کرے گا۔

۳۹۷۲: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنبَأَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي عَبْدَيْنِ مُتَّفَارِقَيْنِ كَانَتْ أَحَدُهُمَا قَالَ جَائِزٌ إِذَا كَانَا مُتَّفَارِقَيْنِ يَتَّقِي أَحَدُهُمَا عَنِ الْآخَرِ.

۱۸۷۲: تَفَرُّقُ الشَّرِكَاءِ عَنْ شَرِيكِهِمْ

هَذَا كِتَابُ كِتَابَةِ فُلَانٍ وَ فُلَانٍ وَ فُلَانٍ وَ فُلَانٍ بَيْنَهُمْ وَ أَلَّا كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِهِ الْمُسْتَمِينِ مَعَهُ فِي هَذَا الْكِتَابِ بِجَمِيعِ مَا لِيهِ فِي صِحَّةٍ مِنْهُ وَ جَوَازٍ أَمْرٍ أَنَّهُ جَرَتْ بَيْنَنَا مُعَامَلَاتٌ وَ مُتَاجِرَاتٌ وَ أَشْرَبَةٌ وَ بَيُوعٌ وَ خُلُقَةٌ وَ شَرِكَةٌ فِي أَمْوَالٍ وَ لِي أَنْوَاعٌ مِنَ الْمُعَامَلَاتِ وَ قُرُوضٍ وَ مُصَارَفَاتٍ وَ وَقَائِعٍ وَ أَمَانَاتٍ وَ مَفَاحِجٍ وَ

باب: شرکاء کی شرکت چھوڑنے سے متعلق حدیث رسولؐ
یہ تحریر جو کہ فلاں فلاں اور فلاں نے لکھی ہے اور ان میں سے ہر ایک شخص نے اپنے دوسرے ساتھی کے لئے اقرار کیا ہے اس کتاب میں اس تمام لکھے ہوئے کا اپنی صحت اور تندرستی اور اس کام کے جواز میں کہ ہم چاروں کے درمیان معاملات اور تجارت اور خرید و فروخت اور ہر ایک قسم کا اموال اور ہر ایک قسم کے معاملات اور قرضوں اور اخراجات اور امانات نیز ہنڈیوں مضاربت عاریتوں قرضوں اور اجاروں اور

حزارتوں اور کرایوں میں جاری تھیں اب ہم نے اپنی رضامندی سے سب نے اس کو توڑ دیا۔ ہر ایک شرکت اور ملاپ کو ہر ایک مال اور معاملہ میں اب تک جاری تھی سب کو ہم نے نسخ کیا ہر ایک قسم کو اور ہر ایک نوع کو ہم نے بیان کر دیا الگ الگ اس کی حد اور مقدار اور جو بیع اور صحیح تھا اس کو دریافت کر لیا اور ہر ایک شریک نے اپنا کھل حق وصول کر کے اسے قبضہ اور تصرف میں کر لیا۔ اب ہمارے میں سے کسی کو ساتھی کی جانب تین کے نام اس تحریر میں درج ہیں یا اس کی وجہ سے یا اس کے نام سے دوسرے کی جانب کوئی دعویٰ اور مطالبہ نہیں رہا۔ اس لیے کہ ہر ایک نے اپنا حق جو کچھ تھا پورا پا لیا اور اپنے قبضہ اور ہاتھ میں کر لیا اس کا فلاں فلاں لے اقرار کیا۔

مُضَارَبَاتٍ وَ عَوَارِيٍّ وَ دِيُونٍ وَ مَوَاجِرَاتٍ وَ مُزَارَعَاتٍ وَ مَوَاكِرَاتٍ وَ اِنَّا تَنَاقَضْنَا عَلَيَّ التَّرَاضِيَّ مِنَّا جَمِيعًا بِمَا فَعَلْنَا جَمِيعًا مَا كَانَ بَيْنَنَا مِنْ كُلِّ شَرِكَةٍ وَمِنْ كُلِّ مُخَالَطَةٍ كَانَتْ جَرَتْ بَيْنَنَا فِي نَوْعٍ مِنَ الْاَمْوَالِ وَالْمُعَامَلَاتِ وَ لَسَخْنَا ذَلِكَ كُلَّهُ فِي جَمِيعِ مَا جَرَى بَيْنَنَا فِي جَمِيعِ الْاَنْوَاعِ وَالْاَصْنَافِ وَ بَيْنَنَا ذَلِكَ كُلَّهُ نَوْعًا نَوْعًا وَ عَلِمْنَا مَهْلَةً وَ مَسْتَهَاءً وَ عَرَفْنَاهُ عَلَى حَقِّهِ وَ صَدَقَهُ فَاسْتَوَى كُلُّ وَاٰحِدٍ مِنَّا جَمِيعَ حَقِّهِ مِنْ ذَلِكَ اَجْمَعٍ وَ صَارَ لِيْ يَدِيْهِ فَلَمْ يَبْقَ لِكُلِّ وَاٰحِدٍ مِنَّا قِبَلِ كُلِّ وَاٰحِدٍ مِنَ اَصْحَابِهِ الْمُسْتَمِينِ نَعْمَةً لِيْ هَذَا الْكِتَابِ وَلَا قِبَلِ اَحَدٍ بِسَبَبِهِ وَلَا بِاسْمِهِ حَقٌّ وَلَا دَعْوَى وَلَا حِكْمَةٌ لِأَنَّ كُلَّ وَاٰحِدٍ تَنَاقَضَ اسْتَوَى جَمِيعَ حَقِّهِ وَ جَمِيعَ مَا كَانَ لَهُ مِنْ جَمِيعِ ذَلِكَ كُلِّهِ وَ صَارَ لِيْ يَدِيْهِ مُؤَلَّمًا اَلْفُلَانُ وَ فُلَانٌ وَ فُلَانٌ وَ فُلَانٌ۔

باب: شوہر اور بیوی نکاح سے الگ ہوں تو کیا تحریر لکھی

۱۸۷۳: تَفَرُّقُ الرَّوْجَيْنِ عَنِ

جائے؟

مَزَاوَجَتَهُمَا

ارشاد باری تعالیٰ ہے تم لوگوں کے لئے خواتین کو دیا ہوا (مال) واپس لے لینا درست نہیں ہے مگر جس وقت دونوں ڈریں قانون خداوندی سے کہ ٹھیک نہ رکھ سکیں گے پھر جس وقت ایسا ڈر ہو تو عورت پر گناہ نہیں کہ کچھ دے کر اپنے کو چھڑالے یہ وہ کتاب ہے کہ جس کو فلاں عورت نے لکھا جو کہ فلاں کی لڑکی ہے اور وہ فلاں کا لڑکا ہے اپنی صحت کی حالت اور تصرف کے جواز میں جو کہ فلاں کا لڑکا ہے میں تمہاری بیوی تھی اور تم نے مجھ سے ہم بستری کی تھی اور دخول کیا تھا پھر مجھ کو تمہاری صحبت بری معلوم ہوئی اور میں نے تجھ سے الگ ہونا گوارا کیا تم نے مجھ کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچایا اور نہ تم نے میرے حق

قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى وَلَا يَجِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا بِمَا اَتَيْتُمُوْهُنَّ فَبِنَا اِلَّا اَنْ يَخَافَا اِلَّا يَفِيْمَا حُدُوْدَ اللهِ فَاِنْ خِفْتُمْ اِلَّا يَفِيْمَا حُدُوْدَ اللهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا التَّدْتُ بِهِ۔

هَذَا كِتَابٌ كَتَبْتُهُ لِفُلَانَةَ بِنْتِ فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ فِيْ صِحَّةٍ مِنْهَا وَ جَوَازٍ اَمْرٍ لِفُلَانِ ابْنِ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ اِنِّي كُنْتُ رَوْجَةً لَكَ وَ كُنْتُ دَخَلْتُ بِيْ فَالْضِّيْتِ اِلَيْ لِيْ لَمْ اِنِّي كَرِهْتُ صُحْبَتَكَ وَ اَحْبَبْتُ مُفَارَقَتَكَ عَنْ غَيْرِ اَضْرَاجٍ مِنْكَ بِيْ وَلَا مَنِيْ لِحَقِّيْ وَ اِحْبَبْتُ

کو جو کہ تمہارے ذمہ لازم تھا اس کو روکا اور میں نے تم کو درخواست کی کہ جس وقت ہم کو اندیشہ ہوا کہ ہم خدا کے دستور کو ٹھیک نہیں رکھ سکیں گے مجھ سے خلع کر لو اور مجھ کو ایک طلاق بائن دے دو اس تمام مہر کے عوض جو کہ میرا تم پر لازم اور واجب ہے اور وہ مہر اتنے دینا کہ میں بالکل کھرے (یعنی صحیح سالم) اس قدر مشقال کے اور جو میں نے تم کو ادا کرنا طے لیا ہے علاوہ میرے مہر کے پھر تم نے میری درخواست کو نہ مانا کی اور مجھ کو ایک طلاق بائن دے دی اس تمام مہر کے عوض جو کہ میرا مہر تمہارے ذمہ لازم تھا اور جس کی مقدار اس تحریر میں درج ہے اور ان دیناروں کے عوض کہ جن کی مقدار مندرجہ بالا ہے علاوہ مہر کے پھر میں نے منظور کیا یہ تمہارے سامنے جس وقت تم میری جانب مخاطب تھے اور میں تمہاری بات کا جواب دیا کرتی تھی۔ اس بات سے قبل کہ ہم اس بات چیت سے فارغ ہوں اور میں نے تم کو وہ تمام کے تمام دینار دے دیئے تھے کہ جن کی مقدار مندرجہ بالا سطور میں مذکور ہے کہ جن کے عوض تم نے مجھ سے خلع حاصل کیا مکمل مہر کے علاوہ میں تم سے بیحدہ ہوئی اور اپنی مرضی کی آپ ہی مالک ہو گئی اس خلع کی وجہ سے کہ جس کا اوپر تذکرہ ہے۔ اب تمہارا مجھ پر کوئی اختیار نہیں ہے نہ تو کچھ مطالب ہے اور نہ ہی تم کو رجوع کا اختیار ہے (یعنی رجعی طلاق نہیں ہے کہ پھر دل چاہے تو تم مجھ کو اپنی بیوی بنا لو بلکہ بائن ہے اور میں نے تم سے وہ تمام حقوق وصول کر لیے جو کہ مجھ جیسی خاتون کے ہوتے ہیں جس وقت میں تمہاری عدت میں رہوں یعنی نفقہ عدت وغیرہ اور تمام وہ اشیاء میں نے پوری کر لی ہیں جو کہ مجھ جیسی مطلقہ خاتون کے لئے ضروری ہوتی ہیں اور تم جیسے شوہر کو وہ تمام حقوق ادا کرنے ہوتے ہیں اب ہمارے میں سے کسی کو دوسرے پر کسی قسم کا حق یا دعویٰ یا مطالبہ کسی قسم کا جو بھی شخص پیش کرے تو اس کا تمام دعویٰ باطل ہے اور جس پر دعویٰ کیا وہ بالکل بری ہے ہمارے میں سے ہر ایک نے اپنے ساتھی کا اقرار اور اس کا ابراء (یعنی بری کرنا) قبول کیا جس کا تذکرہ اس کتاب میں یعنی اس تحریر میں ہوا۔ آئیں سامنے سوال و جواب کے وقت اس

لِي عَلَيْكَ وَآتَى سَأَلْتِكَ عِنْدَ مَا خِفْنَا أَنْ لَا نَقِيمَ
حُدُودَ اللَّهِ أَنْ تَخْلَعَنِي لَتُبَيِّنُنِي مِنْكَ بِتَطْلِيقِكَ
بِجَمِيعِ مَا لِي عَلَيْكَ مِنْ صَدَاقٍ وَهُوَ كَذَّاءٌ وَكَذَّاءٌ
دِينَارًا حَيَاةً مَثَاقِيلَ وَبِكَذَّاءٍ وَكَذَّاءٍ دِينَارًا حَيَاةً
مَثَاقِيلَ أَعْطَيْتُكَهَا عَلَى ذَلِكَ سِوَى مَا فِي
صَدَاقِي فَقَعَلْتَ الَّذِي سَأَلْتِكَ مِنْهُ فَطَلَّقْتَنِي
تَطْلِيقًا بَائِنَةً بِجَمِيعِ مَا كَانَ بَيْنِي لِي عَلَيْكَ مِنْ
صَدَاقِي الْمُسَمَّى مَبْلُغُهُ لِي هَذَا الْكِتَابِ
وَبِالذَّنَابِيرِ الْمُسَمَّاهِ فِيهِ سِوَى ذَلِكَ فَقَبِلْتُ ذَلِكَ
مِنْكَ مُشَافَهَةً لَكَ عِنْدَ مُحَاظَتِكَ إِيَّائِي بِهِ
وَمُحَاوَبَةً عَلَى قَوْلِكَ مِنْ قَبْلِ تَصَادُرِنَا عَنْ
مُطِيقِنَا ذَلِكَ وَذَلَعْتُ إِلَيْكَ جَمِيعَ هَذِهِ الذَّنَابِيرِ
الْمُسَمَّى مَبْلُغَهَا لِي هَذَا الْكِتَابِ الَّذِي خَالَعْتَنِي
عَلَيْهَا وَالْبَائِنَةَ سِوَى مَا لِي صَدَاقِي لَبِصْرُتُ بَائِنَةً
مِنْكَ مَالِكَةً لِأَمْرِي بِهَذَا الْخُلْعِ الْمَوْصُوفِ أَمْرُهُ
لِي هَذَا الْكِتَابِ فَلَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيَّ وَلَا مُطَاكَبَةَ
وَلَا رَجْعَةَ وَقَدْ قَبَضْتُ مِنْكَ جَمِيعَ مَا يَجِبُ
لِي بِمِثْلِ مَا ذُمْتُ لِي عِدَّةً مِنْكَ وَجَمِيعَ مَا أَسْتَأْجِ
إِلَيْهِ بِتَمَامِ مَا يَجِبُ لِلْمُطَلَّاقَةِ الَّتِي تَكُونُ فِي مِثْلِ
عَالِي عَلَى رُوحِهَا الَّذِي تَكُونُ فِي مِثْلِ خَالِكَ
فَلَمْ يَنْبَغِ لِي وَاحِدٌ مِمَّا قَبَلَ صَاحِبِهِ حَتَّى وَلَا دَعْوَى
وَلَا طَلَبَةَ لِكُلِّ مَا ادَّعَى وَاحِدٌ مِمَّا قَبَلَ صَاحِبِهِ
مِنْ حَقِّي وَمِنْ دَعْوَى وَمِنْ طَلَبَةِ يَوْجِهِ مِنَ الْوُجُوهِ
فَهُوَ لِي جَمِيعُ دَعْوَاهُ مُبْطَلٌ وَصَاحِبُهُ مِنْ ذَلِكَ
أَجْمَعَ بَرِيءٌ وَقَدْ قَبَلَ كُلُّ وَاحِدٍ مِمَّا كَلَّمَ مَا
أَقْرَبَهُ بِهِ صَاحِبُهُ وَكُلُّ مَا أَبْرَأَهُ مِنْهُ مِمَّا وَصَفَ
لِي هَذَا الْكِتَابِ مُشَافَهَةً عِنْدَ مُحَاظَتِهِ إِيَّائِي

سے پہلے کی ہم اس بات چیت سے قارغ ہوں یا اس مجلس سے اٹھ جائیں جس جگہ یہ اقرار ہوئے ہیں شوہر اور بیوی کی جانب سے یعنی ہم دونوں کے درمیان میں۔

قَالَ نَصَادِرِنَا عَنْ مَنْطِقِنَا وَالْفِرَاقِنَا عَنْ مَجْلِسِنَا الَّتِي جَرَى بَيْنَنَا فِيهِ اقْرَأَتْ فُلَانَةٌ وَفُلَانٌ۔

۱۸۷۴: الْكِتَابَةُ

قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا۔ هَذَا كِتَابٌ كَتَبَهُ فُلَانٌ بِنِ فُلَانٍ فِي صِحَّةٍ مِنْهُ وَجَوَازٍ أَمْرٍ لِقَاتِهِ النَّوْبِيِّ الَّذِي يُسَمَّى فُلَانًا وَهُوَ يُؤْتِيهِ فِي مِلْكِهِ وَيَدِهِ إِنِّي كَاتِبْتُكَ عَلَى ثَلَاثَةِ آلَافٍ دِرْهَمٍ رُضِحَ جِنَادٍ وَزِنِ سَبْعَةَ مَنَاجِمَةٍ عَلَيْكَ سِتُّ سِنِينَ مُتَوَالِيَاتٍ أَوْلَاهَا مُسْتَهْلٌ شَهْرٍ كَذَا مِنْ سَنَةِ كَذَا عَلَى أَنْ تَدْفَعَ إِلَيَّ هَذَا الْعَمَلُ الْمُسَمَّى مُبْلَغُهُ فِي هَذَا الْكِتَابِ فِي نُجُومِهَا فَانْتِ حُرِّبَهَا لَكَ مَا يَلَاخِرُ فِي رِعَابِكَ مَا عَلَيْهِمْ فَإِنْ أَخَلَّتْ شَيْئًا مِنْهُ عَنْ مَحِلِّهِ بَطَلَتْ الْكِتَابَةُ وَكُنْتَ رَقِيقًا لَا كِتَابَةَ لَكَ وَقَدْ قَبِلْتُ مَكَاتِبَتِكَ عَلَيْهِ عَلَى الشَّرْطِ الْمُصَوِّفَةِ فِي هَذَا الْكِتَابِ قَبْلَ نَصَادِرِنَا عَنْ مَنْطِقِنَا وَالْفِرَاقِنَا عَنْ مَجْلِسِنَا الَّتِي جَرَى بَيْنَنَا ذَلِكَ فِيهِ اقْرَأَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ۔

باب: غلام یا باندی کو مکاتب کرنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ الْكِتَابَ یعنی جو غلام یا باندیاں مکاتب ہونا چاہتے ہیں تو تم ان کو مکاتب بنا لو اگر تم کو علم ہو کہ وہ اس قابل ہیں کہ جس وقت وہ مکاتب بنائے تو یہ اقرار نامہ تحریر کرے کہ یہ وہ تحریر ہے کہ جس کو فلاں شخص نے تحریر کیا جو کہ فلاں کا لڑکا ہے اپنی تندرستی کی اور صحت کی حالت اور اپنے تصرف کے جواز میں اپنے غلام کے لئے جو کہ نوہ (ایک ملک کا نام ہے) وہ اس کا باشندہ ہے اور جس کا یہ نام ہے اور وہ آج تک میری ملکیت اور میرے تصرف میں ہے کیا یہ بات میں نے تم کو مکاتب بنایا تین ہزار درہم کے عوض جو کہ پورے ہوں اور کھرے ہوں اور ساتوں وزن کے برابر ہوں (یعنی ہر ایک درہم سات مثقال کے ہوں) اور ادائیگی جائیں قسط وار چھ سال کی مدت میں مسلسل پہلی قسط فلاں ماہ کے فلاں سال میں (قسط) چاند دیکھتے ہی ادا کی جائے۔ اگر یہ رقم کہ جس کی تعداد مندرجہ بالا اسطور میں مذکور ہے تم مجھ کو برابر قسط وار پہنچا دو تم آزاد ہو اور تمہارے واسطے وہ تمام باتیں ہوں گی جو کہ آزاد لوگوں کے لئے ہوتی ہیں اور وہ باتیں تمام کی تمام تم پر لاگو ہوں گی جو کہ آزاد انسانوں کے لئے لازم اور واجب ہوتی ہیں اگر تم نے اس میں کسی قسم یا خلل کا اظہار کیا اور تم نے بروقت قسط ادا نہیں کی تو وہ معاہدہ کتابت باطل اور کالعدم تصور ہوگا اور تم پہلے کی طرح غلام ہو جاؤ گے اور میں نے تمہاری شرائط کتابت قبول اور منظور کی ان شرائط پر کہ جن کا اس تحریر میں تذکرہ ہے اس بات سے قبل کہ ہم اپنی گفتگو سے فراغت حاصل کریں۔

باب: غلام یا باندی کو مدبر بنانا

یہ وہ تحریر ہے کہ جس کو فلاں آدمی نے تحریر کیا ہے جو کہ فلاں کا لڑکا ہے اس نے اپنے غلام کے لئے تحریر کیا ہے جو کہ صحت مند (توار تیز

۱۸۷۶: التَّدْبِيرُ

هَذَا كِتَابٌ كَتَبَهُ فُلَانٌ بِنِ فُلَانٍ بِنِ فُلَانٍ لِقَاتِهِ الصَّفَلِيِّ الْحَنَازِ الطَّبَّاحِ الَّذِي يُسَمَّى فُلَانًا وَهُوَ

کرنے والا) ہے یا روٹی پکانے والا باورچی ہے جس کا نام (پیشہ) یہ ہے اور وہ تاحال اس کی ملکیت اور قبضہ میں ہے کہ میں نے تم کو مدبر بنایا خالص اللہ عزوجل کے لیے اور ثواب کی امید سے اور تم میرے مرنے کے بعد آزاد ہو اور تم پر کسی کا اختیار نہیں ہے یعنی میرے مرنے کے بعد کسی کو تم پر کوئی اور کسی قسم کا اختیار باقی نہ رہے گا لیکن ولاء کے لئے اختیار رہے گا کہ وہ ولاء میری ہے اور میرے ورثہ نے اقرار کیا فلاں بن فلاں نے اقرار کیا اس کا کہ جو کچھ اس تحریر میں درج ہے اپنی خوشی سے صحت اور تصرف کے جواز کی حالت میں جس وقت یہ کتاب یعنی یہ تحریر لکھی گئی گواہان کے سامنے کہ جن کا نام اس تحریر میں درج ہے تو اس شخص نے اقرار کیا میں نے اس کتاب کو سنا اور سمجھا اور پہچان لیا اور میں خدا اور اس کے رسول ﷺ کو گواہ بناتا ہوں اور اللہ گواہی کے لئے کافی ہے پھر وہ گواہ جو حاضر ہیں اقرار کیا فلاں صیقل گریہ باورچی نے اپنے ہوش و حواس کے ساتھ اس کو تسلیم کیا اور ہوش و حواس کی حالت میں اس کا اقرار کیا کہ جو کچھ اس تحریر میں درج ہے وہ تمام کا تمام درست اور حقیقت پر مبنی ہے۔

باب: غلام یا باندی کو آزاد کرتے وقت یہ تحریر لکھی جائے

یہ وہ تحریر ہے کہ جس کو فلاں بن فلاں نے تحریر کیا اپنی خوشی سے اور حالت تندرستی میں تحریر کیا اور اپنے جائز تصرف کا حق رکھنے کی حالت میں لکھا فلاں ماہ فلاں سال میں اپنے رومی غلام کے لئے لکھا کہ جس کا یہ نام ہے اور وہ آج تک اس کی ملکیت اور تصرف میں ہے کہ میں نے تم کو آزاد کیا اللہ عزوجل کا قرب حاصل کرنے کے لیے اور اس کا اور عظیم اجر چاہنے کے لئے جس میں کوئی کسی قسم کی شرط نہیں ہے نہ رجوع کا حق ہے اب تم آزاد ہو اللہ عزوجل کے لیے اور آخرت کے اجر کے لیے میرا تم پر کسی قسم کا کوئی اختیار نہیں ہے اور نہ کسی دوسرے کا کوئی اختیار ہے لیکن ولاء کے لئے کہ وہ میری ہے اور میرے ورثہ کی ہے میرے مرنے کے بعد۔

يَوْمَئِذٍ لِي مَلِكِهِ وَيَدِهِ اِنِّي ذَبَرْتُكَ لِوَجْهِ اللّٰهِ
عَزَّوَجَلَّ وَرَجَاءِ ثَوَابِهِ فَانْتَ حُرٌّ بَعْدَ مَوْتِي لَا
سَبِيلَ لِاِخْتِارِكَ بَعْدَ وَفَاقِي اِلَّا سَبِيلَ الْوَلَاةِ
فَاِنَّ لِي وَلِعَاقِبِي مِنْ بَعْدِي اَقْرَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ
بِجَمِيعِ مَا فِي هَذَا الْكِتَابِ طَوَّعًا لِي صِحَّةً مِنْهُ وَ
خَوَازِ اَمْرٍ مِنْهُ بَعْدَ اَنْ قَرِئَتْ ذٰلِكَ كُلُّهُ عَلَيْهِ
بِمَحْضَرٍ مِنَ الشُّهُودِ الْمُسَمَّيْنَ فِيهِ لَأَقْرَأَنَّ عَنْهُمْ
اَنَّهُ قَدْ سَمِعَهُ وَفَهَمَهُ وَعَرَفَهُ وَأَشْهَدَ اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَكَفَى بِاللّٰهِ شَهِيدًا ثُمَّ مَنْ حَضَرَ مِنَ الشُّهُودِ
عَلَيْهِ اَقْرَ فُلَانُ الصَّقَلِيُّ الطَّيَّاحُ فِي صِحَّةٍ مِنْ عَقْلِهِ
وَبَدَنِهِ اَنْ جَمِيعِ مَا فِي هَذَا الْكِتَابِ حَقٌّ عَلَيَّ مَا
سُئِلْتُ وَوَصَفْتُ فِيهِ۔

۱۸۷۷: عتق

هَذَا كِتَابٌ كَتَبَهُ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ طَوَّعًا
لِي صِحَّةً مِنْهُ وَخَوَازِ اَمْرٍ وَ ذٰلِكَ لِي شَهِيدٌ كَذَا
مِنْ سَنَةِ كَذَا لِفَتَاةِ الرُّومِيَّةِ الَّتِي يُسَمِّي فُلَانًا
وَهُوَ يَوْمَئِذٍ لِي مَلِكِهِ وَيَدِهِ اِنِّي اَعْتَقْتُكَ
تَقَرُّبًا اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَابْتِغَاءً لِحَزْبِ ثَوَابِهِ
عِنَقًا بِنَالِ مَشْوَرَةٍ فِيهِ وَلَا رَجْعَةَ لِي عَلَيْكَ فَانْتَ
حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ وَالذَّارِ الْاٰخِرَةِ لَا سَبِيلَ لِي وَلَا
لِاِخْتِارِكَ اِلَّا الْوَلَاةُ فَاِنَّ لِي وَلِعَاقِبِي مِنْ
بَعْدِي۔

(۴۷)

کتاب المہاربة

جنگ کے متعلق احادیث مبارکہ

تَحْرِيمُ الدَّمِ

باب: خون کی حرمت سے

۳۹۷۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ کو مشرکین اور کفار سے جنگ کرنے کے حکم ہوا ہے کہ میں مشرکین سے جنگ کروں یہاں تک کہ وہ اس بات کی شہادت دیں کہ کوئی سچا پروردگار نہیں عداوت اللہ تعالیٰ کے اور بلاشبہ رسول کریم ﷺ اس کے بندے ہیں اور نماز پڑھیں، ہماری نماز کی طرح اور ہمارے قبلہ کی جانب منہ کریں نماز میں اور ہمارے ذبح کیے ہوئے جانور کھائیں جس وقت یہ تمام باتیں کرنے لگیں (یعنی یہ سب کام انجام دیئے لگیں) تو ہم پر حرام ہو گئے ان کے خون اور مال لیکن کسی حق کے عوض۔

۳۹۷۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم ہوا ہے کہ میں کفار سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ اس بات کی شہادت دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ پس جب وہ اس بات کی گواہی دے دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز میں ہمارے قبلہ کی طرف منہ کریں اور ہمارے ذبح کئے ہوئے جانور کھائیں اور ہمارے جیسی نماز پڑھیں تو ہم پر انکے خون اور مال حرام ہو گئے۔ الا یہ کہ کسی حق کے عوض ہوں۔

۳۹۷۳: أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ بَكَّارٍ بْنِ بِلَالٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى وَهُوَ ابْنُ سْتَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ الْمُشْرِكِينَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَإِذَا شَهِدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَصَلُّوا صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلُوا قِبَلَتَنَا وَكَلَّمُوا ذَبَابَنَا فَقَدْ حُرِّمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا۔

۳۹۷۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ بْنُ نَعِيمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا جَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولٌ لِلَّهِ فَإِذَا شَهِدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَصَلُّوا صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلُوا قِبَلَتَنَا وَكَلَّمُوا ذَبَابَنَا وَصَلُّوا صَلَاتَنَا فَقَدْ حُرِّمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِينَ وَ

عَلَيْهِمْ مَا عَلَيْهِمْ۔

۳۹۷۵: حضرت میمون بن سیاہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ اے ابو حمزہ مسلمان کے لئے خون اور مال کو کیا شے حرام کرتی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جو شخص شہادت دے اس بات کی کہ خدا اور اس کے رسول ﷺ کے علاوہ کوئی عبادت کے قابل نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ عزوجل کے بھیجے ہوئے ہیں اور ہمارے قبلہ کی جانب چہرہ کرے اور ہم لوگوں کی طرح نماز ادا کرے اور ہم لوگوں کا ذبح کیا ہوا جانور کھائے تو وہ شخص مسلمان ہے اور اس کیسے وہ تمام حقوق ہیں جو کہ مسلمانوں پر ہیں۔

۳۹۷۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سَأَلَ مَيْمُونُ بْنُ سِيَاهٍ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ يَا أَبَا حَمْرَةَ مَا يُحْرِمُ دَمَ الْمُسْلِمِ وَمَا لَهُ لِقَالِ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَاسْتَقْبَلَ قِبَلَنَا وَصَلَّى صَلَاتَنَا وَآكَلَ ذَبِيحَتَنَا فَهَوَّ مُسْلِمٌ لَهُ مَا لِلْمُسْلِمِينَ وَعَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ۔

۳۹۷۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت نبی کی وفات ہوگئی تو بعض عرب اسلام سے منحرف ہو گئے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابو بکر رضی اللہ عنہ تم اہل عرب سے کس طریقہ سے جہاد کرو گے؟ (حالانکہ وہ کلمہ توحید کے ماننے والے ہیں) ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی نے ارشاد فرمایا: مجھ کو حکم ہوا ہے لوگوں سے جہاد کرنے کا جس وقت تک کہ وہ لوگ شہادت دیں اس بات کی کہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے علاوہ اللہ عزوجل کے اور میں اللہ کا بھیجا ہوا ہوں اور نماز ادا کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔ خدا کی قسم اگر وہ ایک بکری کا بچہ نہیں دیں گے جو کہ نبی کو وہ (زکوٰۃ میں) دیتے تھے تو میں ان سے جہاد کروں گا۔ یہ سن کر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس وقت میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی (مذکورہ) رائے صاف سٹھری (یعنی مضبوط) دیکھی تو میں نے سمجھ لیا کہ حق یہی ہے (یعنی اس قدر معنائی اور استقلال حق بات میں ہی ہو سکتا ہے)۔

۳۹۷۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ أَبُو الْعَوَامِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ فَقَالَ لِقَالَ عُمَرُ يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تُقَابِلُ الْعَرَبَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِرْتُ أَنْ أَقَابِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَآبَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَيُحِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَاللَّهُ لَوْ مَعَرَنِي عَنَاقًا مِمَّا كَانُوا يُعْطُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَيْهِ قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَأَى أَبِي بَكْرٍ قَدْ شَرَحَ عَلِمْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ۔

۳۹۷۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم ﷺ کی وفات ہوگئی اور ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے اور عرب کے کچھ لوگ کافر ہو گئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم کس طریقہ سے جہاد کرو گے حالانکہ نبی نے ارشاد فرمایا کہ مجھے حکم ہوا ہے لوگوں سے جہاد کرنے کا۔ جس وقت تک کہ وہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" نہ کہہ لیں پھر میں نے کلمہ توحید "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کہا (اس کلمہ کے کہنے کی بیچ

۳۹۷۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتَبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ كَيْفَ تُقَابِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

سے) اس نے مجھ سے اپنا مال اور اپنی جان محفوظ کر لیا یہیں کسی حق کی وجہ سے (حد یا قصاص میں) اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ لازم ہے کہ وہ سچے دل سے کہتا ہے یا صرف (زبان سے)۔ ابو بکرؓ نے فرمایا: خدا کی قسم میں تو اس شخص سے جہاد کروں گا کہ جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان کسی قسم کا امتیاز کرے کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے خدا کی قسم اگر وہ لوگ (زکوٰۃ میں) نہیں ادا کریں گے جو کہ وہ لوگ نبی سے بیعت کر لیا کرتے تھے تو میں ان لوگوں سے جہاد کروں گا حتیٰ جہاد میں نہ بیٹے کی وجہ سے۔ یہ بات سن کر حضرت عمرؓ نے فرمایا: خدا کی قسم پتھ نہیں تھا لیکن خداوند تعالیٰ نے حضرت ابو بکرؓ کا سینہ سول دیا جہاد کرنے کے لئے پس اس وقت مجھ کو علم ہوا کہ یہی (فیصلہ) حق ہے۔

۳۹۷۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ کو حکم ہوا ہے لوگوں سے جہاد کرنے کا یہاں تک کہ وہ لوگ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کہیں پھر جس وقت یہ کہا تو مجھ سے اپنی جانوں کو اور اپنی دولت کو محفوظ کر لیا کہ کسی حق کی وجہ سے اور حساب ان کا اللہ عزوجل کے پاس ہوگا جس وقت اہل عرب دین سے منحرف ہوئے یعنی مرتد بن گئے تو عمرؓ نے ابو بکرؓ سے فرمایا: کیا تم ان لوگوں سے لڑتے ہو اور میں نے نبیؐ سے اس طریقہ سے سنا ہے وہ فرمانے لگے کہ خدا کی قسم! میں نماز اور زکوٰۃ میں کسی قسم کا فرق نہیں کروں گا اور جہاد کروں گا ان لوگوں سے جو کہ ان دونوں کے درمیان فرق کریں گے۔ پھر ہم ابو بکرؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور ہم نے یہی فیصلہ اور معاملہ درست پایا تو گویا کہ اس پر اجماع صحابہؓ فرمادیا ہو گیا۔ امام نسائیؒ نے فرمایا: یہ روایت قوی نہیں ہے اس لئے اس کو زہری سے حضرت سفیان بن حسین نے روایت کیا ہے اور وہ قوی (راوی) نہیں ہیں۔

۳۹۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ کو لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم ہوا ہے یہاں تک کہ وہ لوگ کلمہ توحید "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کا اقرار کر لیں پھر جس شخص نے "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کہہ لیا تو اس نے مال و

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أَقَابِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَبِي مَا لَهُ وَنَفْسُهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ لَا قَابِلَ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ لِأَنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي عَقَالًا كَانُوا يُوَدُّونَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتَهُمْ عَلَى مَنِّعِهِ قَالَ عُمَرُ قَالَ اللَّهُ مَا هُوَ إِلَّا أَبِي رَأَيْتُ اللَّهُ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْعَقَالِ لَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ۔

۳۹۷۸ أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أَقَابِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوهَا فَقَدْ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ فَلَمَّا كَتَبَ الرَّدَّةُ قَالَ عُمَرُ لَا بِي بَكْرٍ اتَّقِ إِلَهُمْ وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَرِيقُ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَلَا قَابِلَ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا فَقَاتَلْنَا مَعَهُ فَرَأَيْنَا ذَلِكَ رُشْدًا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَهُوَ سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ۔

۳۹۷۹ قَالَ الْخَرِطِيُّ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةُ عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ أَبِي وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ

جان کو محفوظ کر لیا لیکن کسی حق کے عوض اور اس کا حساب اللہ عزوجل پر ہے۔

أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمَ مِنِّي مَالُهُ وَنَفْسُهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ جَمَعَ شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ الْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا۔

مال و جان کے محفوظ ہونے کا مطلب:

یہ ہے کہ ایسے شخص سے حساب نہیں کیا جائے گا کیونکہ وہ شخص مومن ہے ایسا شخص دنیا میں بھی محفوظ ہے اور خدا کے

یہاں بھی۔

۳۹۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی اور ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے اور عرب کے کچھ لوگ مرتد ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا آپ کیسے لوگوں سے قتال کریں گے جبکہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ مجھے لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم ہوا ہے۔ یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہہ دیں۔ پھر جس نے لا الہ الا اللہ کہہ لیا اس نے مجھ سے اپنے مال و جان کو محفوظ کر لیا۔ الا یہ کہ کسی حق کی وجہ سے ہو اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تو اس شخص سے ضرور قتال کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے گے کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ اللہ کی قسم! اگر وہ ایک بکری کا بچہ بھی روکیں گے جو کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے تو میں ان لوگوں سے قتال کروں گا۔ یہ بات سن کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سیدہ قتال کیلئے کھول دیا تو میں نے جان یہاں پر کہ یہی فیصلہ حق ہے۔

۳۹۸۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الرَّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّادَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوِّفِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ وَكَفَرُوا مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تَقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَرْتُ أَنْ لَا أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالُهُ وَنَفْسُهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ أَبُو بَكْرٍ لَا قَاتِلِينَ مِنْ فُرْقٍ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ قَوْلَ اللَّهِ لَوْ مَنَعْتَنِي غَنَاقًا تَكَانُوا يُوَدُّونَهَا إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَعِيهَا قَالَ عُمَرُ قَوْلَ اللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللَّهَ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ۔

۳۹۸۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم ہوا ہے کہ میں کفار سے قتال کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہہ لیں تو جس نے یہ اقرار کر لیا اس نے مجھ سے اپنی جان و مال کو بچا لیا لیکن کسی حق کے عوض اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

۳۹۸۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الرَّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي نَفْسُهُ وَمَالُهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ خَالَفَهُ

الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ۔

۳۹۸۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا
مُؤَمَّلُ ابْنِ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنِي
شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ وَ سَفْيَانُ بْنُ عِيْنَةَ وَ ذَكَرَ
آخَرَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ فَاجْتَمَعَ أَبُو بَكْرٍ لِقَاتِلِهِمْ لَقَالَ عُمَرُ يَا
أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تَقَابِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ أَمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ فَإِذَا قَالُوا مَا عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ
إِلَّا بِحَقِّهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ لَا قَاتِلَ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ
الصَّلَاةِ وَ الزَّكَاةِ وَ اللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَّا قَانُوا
يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنَعِهَا
قَالَ عُمَرُ لَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللَّهَ قَدْ شَرَحَ
صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِقَاتِلِهِمْ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ۔

۳۹۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت
ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مانعین زکوٰۃ سے قتال کی تیاری کر لی تو
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوبکر! آپ ان لوگوں سے قتال کیسے کر
سکتے ہیں جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں
لوگوں سے قتال کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہہ لیں اور
جب وہ یہ نکرہ کہہ لیں تو انہوں نے اپنے خون اور اموال مجھ سے محفوظ
کر لئے مگر کسی حق کے عوض۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تو
ضرور بالضرور اس شخص سے قتال کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق
کرے گا۔ اللہ کی قسم! اگر وہ مجھے ایک بکری کا بچہ دینے سے بھی انکار
کریں گے جو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتے تھے تو میں اس پر ان سے قتال
کروں گا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! ہاتھ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ
نے مانعین زکوٰۃ سے قتال کے سلسلہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھول دیا
ہے تو میں نے جان لیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا فیصلہ ہی حق ہے۔

۳۹۸۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَ أَنبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ
النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوا مَا مَنَعُوا
مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحَسَابُهُمْ عَلَى
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۳۹۸۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے حکم ہوا ہے کہ میں کفار سے قتال
کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہہ لیں۔ جب انہوں نے
اس نکرہ کا اقرار کر لیا تو انہوں نے اپنی جانوں اور اموال کو مجھ سے
محفوظ کر لیا مگر یہ کہ کسی حق کے عوض ہوں اور ان کا حساب اللہ کے
ذمہ ہے۔

۳۹۸۴: أَخْبَرَنَا إِسْلَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنبَانَا يَعْلَى
ابْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ
وَعَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ أَمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوا مَا مَنَعُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ
إِلَّا بِحَقِّهَا وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ۔

۳۹۸۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم ہوا ہے کہ میں کفار
سے قتال کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہہ لیں۔ جب انہوں نے
اس نکرہ کا اقرار کر لیا تو انہوں نے اپنی جانوں اور اموال کو مجھ سے
محفوظ کر لیا مگر یہ کہ کسی حق کے عوض ہوں اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ
ہے۔

۳۹۸۵: ترجمہ سابقہ روایت کے مطابق ہے لیکن اس روایت میں اس قدر اضافہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم لوگوں سے جہاد کریں گے یہاں تک کہ وہ کلمہ توحید کہہ لیں۔

۳۹۸۶: حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ نبی کے ساتھ تھے کہ اس دوران ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے خاموشی سے آپ سے کچھ کہا۔ آپ نے فرمایا: وہ اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اس شخص نے کہا: جی ہاں لیکن وہ یہ بات اپنی شناخت کرنے کیلئے کہتا ہے (اس کو دل میں بالکل یقین نہیں) آپ نے فرمایا: تم اس کو قتل نہ کرو اس لیے کہ مجھ کو لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم ہوا ہے یہاں تک کہ وہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کہہ لیں پھر جس وقت وہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کہہ لیں تو انہوں نے اپنے مالوں اور جانوں کو بچا لیا لیکن کسی حق کی وجہ سے اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

۳۹۸۷: ایک صحابی سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور ہم لوگ اس وقت مدینہ منورہ کی مسجد میں ایک قبة کے اندر تھے آپ نے فرمایا: مجھ پر وحی آئی ہے کہ میں (کافر) لوگوں سے جہاد کروں تاکہ وہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کہیں (ہم نے اس جگہ لفظ قتال کا ترجمہ جہاد سے اس وجہ سے کیا ہے کہ دراصل آپ کا کفار سے جنگ کرنا جہاد تھا) باقی روایت مندرجہ بالا مضمون جیسی ہے۔

۳۹۸۸: حضرت اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور ہم لوگ ایک قبة کے اندر تھے پھر اوپر کی روایت کے مطابق حدیث نقل کی۔

۳۹۸۹: حضرت نعمان بن سالمؓ سے روایت ہے کہ میں نے اوس

۳۹۸۵: أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكْرِيَّا عَنْ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَقَاتِلِ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حَرَمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ.

۳۹۸۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ يَسَّادٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ لَسَارَةً فَقَالَ اقْتُلُوهُ ثُمَّ قَالَ أَبْشَهُدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ نَعَمْ وَلَكِنَّمَا يَقُولُهَا تَعْوِذًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقْتُلُوهُ فَإِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوهَا عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ.

۳۹۸۷: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ يَسَّادٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي قُبَّةٍ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ وَ قَالَ فِيهِ أَنَّهُ أَوْجِيءُ إِلَيَّ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ نَحْوَهُ.

۳۹۸۸: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَسَّادٌ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَوْسًا يَقُولُ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي قُبَّةٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

۳۹۸۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

کو فرماتے سنا کہ وہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے قبیلہ ثقیف کے لوگوں کے ہمراہ پھر ایک قبہ میں تمام لوگ سو گئے صرف میں اور آپ جاگتے تھے کہ اس دوران ایک شخص حاضر ہوا اور وہ شخص خاموشی سے آپ سے گفتگو کرنے لگا۔ آپ نے فرمایا: جاؤ تم اس کو قتل کر دو؛ لو پتھر آپ نے فرمایا: کیا وہ شخص اس بات کی شہادت نہیں دیتا کہ اللہ عزوجل کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے اور اللہ کے علاوہ کوئی پروردگار نہیں ہے اور میں اللہ عزوجل کا رسول (مُؤْتَمِرٌ) ہوں۔ اس شخص نے کہا: کیوں نہیں میں اس کی گواہی دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو چھوڑ دو۔ پھر فرمایا: مجھ کو لوگوں سے جنگ (یعنی جہاد) کرنے کا حکم ہوا ہے یہاں تک کہ وہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کہہ لیں۔ جس وقت انہوں نے یہ کہا تو ان کی جانیں اور ان کے مال محفوظ ہو گئے لیکن کسی حق کے عوض۔ محمد ﷺ نے کہا کہ میں نے حضرت شعبہ بن ربعی سے دریافت کیا کہ کیا یہ حدیث شریف میں نہیں ہے یَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ پھر اگر وہ لوگ کلمہ پڑھ لیں تو ان کے جان و مال مجھ پر حرام ہو گئے۔ مگر کسی حق کے بدلے میں۔

۳۹۹۰: حضرت اوس بن حنیس سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ کو حکم ہوا لوگوں سے جنگ کرنے کا یہاں تک کہ وہ شہادت دیں اس بات کی کہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے علاوہ اللہ عزوجل کے پھر حرام ہو جائیں گے ان کے خون اور مال لیکن کسی حق کے عوض۔

۳۹۹۱: حضرت ابو اور لیس بن جریج سے روایت ہے کہ میں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان سے سنا وہ خطبہ دے رہے تھے اور انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت کم احادیث روایت کی ہیں وہ فرماتے تھے کہ میں نے سنا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ خطبہ میں فرماتے تھے: ہر ایک گناہ اللہ عزوجل معاف فرمائے گا (یعنی مغفرت کی توقع ہے) یا جو شخص کفر کی حالت میں مرے تو اس کی بخشش کی توقع

مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَوْسًا يَقُولُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَادٍ ثَقِيفٍ فَكُنْتُ مَعَهُ فِي قُبَّةٍ فَنَادَى مَنْ كَانَ فِي الْقُبَّةِ غَيْرِي وَعَيْرَةَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَسَارَهُ فَقَالَ أَذْهَبُ فَاقْتُلْهُ فَقَالَ أَلَيْسَ بِشَهِدٍ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ بِشَهِدٍ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرَّهُ ثُمَّ قَالَ أَمِرتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُواهَا حَرَمْتُ دِمَاؤَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا قَالَ مُحَمَّدٌ فَقُلْتُ يَشْعَبُ أَلَيْسَ فِي الْحَدِيثِ أَلَيْسَ بِشَهِدٍ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ وَأَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أَطْنَهَا مَعَهَا وَلَا تَذَرِي۔

۳۹۹۰. أَحْبَبْتُ هُرُونَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرِ قَالَ حَدَّثَنَا حَالِمٌ بْنُ أَبِي صَيْغِرَةَ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ أَنَّ عَمْرُو بْنَ أَوْسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَوْسًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمِرتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى تَسْمَعُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ تَحْرُمَ دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا۔

۳۹۹۱. أَحْبَبْنَا مُحَمَّدَ بْنَ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَرُ بْنُ أَبِي عَيْسَى عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ مَعَاوِيَةَ يَخْطُبُ وَكَانَ قَلِيلَ لُخْرِيَّةٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُهُ يَخْطُبُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَغْفِرَهُ إِلَّا الرَّجُلُ يَقْتُلُ الْمُؤْمِنَ

مَتَّعِيًا أَوْ الرَّجُلُ يَمُوتُ كَافِرًا۔

نہیں ہے۔

۳۹۹۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا وَ ذَلِكَ أَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ تَرَ الْقَتْلَ۔

۳۹۹۲: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ظلم کی وجہ سے کوئی خون نہیں ہوتا (یعنی کوئی شخص قتل نہیں ہوتا) مگر آدم کے پہلے لڑکے (قائیل کی گردن) پر اس خون کے گناہ کا ایک حصہ ڈال دیا جاتا ہے اس لیے کہ اس نے پہلے خون کرنا ایجاد کیا اور اس نے اپنے بھائی (ہابیل) کو قتل کیا اس طریقہ سے جو شخص بری بات (یا گناہ کا کام) ایجاد کرے تو اس کا وبال اس پر ہوتا رہے گا۔

۱۸۷۹: تَعْظِيمُ الدَّمِ

باب: قتل گناہ شدید

۳۹۹۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ مَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَابِيُّ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَعْيُنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَتْلُ مُؤْمِنٍ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْيَا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُهَاجِرِ لَيْسَ بِالْقَوِي۔

۳۹۹۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ مسلمان کا قتل کرنا اللہ عزوجل کے نزدیک تمام دنیا کے تباہ ہونے سے زیادہ ہے۔

۳۹۹۴: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَزَوَالِ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ۔

۳۹۹۴: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ دنیا کا تباہ اور برباد ہو جانا اللہ عزوجل کے نزدیک حقیر ہے کسی مسلمان کو (ناحق) قتل کرنے سے۔

۳۹۹۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَتْلُ الْمُؤْمِنِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْيَا۔

۳۹۹۵: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مسلمان کا قتل کرنا اللہ عزوجل کے نزدیک شدید ہے دنیا کے تباہ ہونے سے۔

۳۹۹۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ يَزِيدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَتْلُ الْمُؤْمِنِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْيَا۔

۳۹۹۶: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مؤمن کو قتل کرنا اللہ کے نزدیک دنیا کی تباہی سے بڑھ کر ہے۔

۳۹۹۷: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمَرْوَزِيُّ ثِقَةً

۳۹۹۷: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (ایک) مؤمن کو قتل کرنا اللہ عزوجل کے نزدیک شدید ہے دنیا کے تباہ ہونے سے۔

۳۹۹۸: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز کا سب سے پہلے بندہ سے (قیامت کے دن) حساب ہوگا اور سب سے پہلے لوگوں کے خون کا فیصلہ کیا جائے گا۔

۳۹۹۹: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز سب سے پہلے جو لوگوں کا فیصلہ کیا جائے گا تو خون کے مقدمات کا فیصلہ ہوگا۔

۴۰۰۰: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے خون کے مقدمات کا فیصلہ ہوگا۔

۴۰۰۱: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت کے روز سب سے پہلے جن مقدمات کا فیصلہ ہوگا وہ خون کے مقدمات ہوں گے۔

۴۰۰۲: حضرت عمرو بن شریبل سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز لوگوں کے مابین سب سے پہلے خون کے مقدمات کا فیصلہ ہوگا۔

۴۰۰۳: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سب

حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ بَشِيرِ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَتْلُ الْمُؤْمِنِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْيَا۔

۳۹۹۸ أَخْبَرَنَا سَرِيْعُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَاسِطِيُّ الْخَصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ الْأَزْرَقِيُّ عَنْ شَرِيْكَ عَنْ عَاصِمِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ الصَّلَاةُ وَأَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ۔

۳۹۹۹ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ خَالِدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَوَّلُ مَا يُحْكَمُ بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ۔

۴۰۰۰ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ﷺ أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ۔

۴۰۰۱ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَيْبَةَ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرْحِبِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ۔

۴۰۰۲ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرْحِبِيلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوَّلُ مَا يُقْضَى فِيهِ مِنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ۔

۴۰۰۳ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو

سے پہلے لوگوں کے درمیان خون کے مقدمات کا فیصلہ کیا جائے گا۔

۳۰۰۳: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی نے فرمایا: قیامت کے دن ایک آدمی دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر لائے گا اور کہے گا اے پروردگار! اس نے مجھ کو قتل کر دیا تھا اللہ عزوجل ارشاد فرمائے گا کہ تو نے کس وجہ سے اس کو قتل کیا تھا وہ کہے گا کہ میں نے اس کو تیری رضا مندی کیلئے قتل کیا تھا تا کہ تجھ کو عزت حاصل ہو اور میں نے تیرا نام اونچا کرنے کی وجہ سے اس شخص کو (جہاد میں) قتل کیا تھا۔ اس پر اللہ ارشاد فرمائے گا کہ بلاشبہ عزت میرے واسطے ہے اور قیامت کے دن ایک آدمی دوسرے آدمی کا ہاتھ پکڑ کر لائے گا اور اللہ سے عرض کرے گا کہ اس شخص نے مجھ کو قتل کیا تھا تو پروردگار فرمائے گا کہ کس وجہ سے تو نے اس کو قتل کیا تھا؟ تو وہ شخص کہے گا کہ فلاں آدمی کو عزت دینے کیلئے قتل کیا تھا (یعنی کسی حاکم وقت یا بادشاہ کی حکومت مضبوط کرنے یا کسی دنیاوی مقصد کیلئے قتل کیا تھا اس پر اللہ عزوجل فرمائے گا کہ فلاں شخص کیلئے عزت نہیں ہے پھر وہ اس کا گناہ (اپنی طرف) سیٹ لے گا۔

۳۰۰۵: حضرت جناب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فلاں آدمی نے مجھ سے نقل کیا کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن مقتول شخص اپنے قاتل کو (پکڑ کر) لائے گا اور کہے گا کہ اے میرے پروردگار اس سے پوچھ لے کہ اس نے مجھ کو کس وجہ سے قتل کیا تھا؟ وہ کہے گا کہ میں نے اس کو قتل کیا تھا فلاں آدمی کی حکومت میں (یعنی فلاں حاکم یا فلاں فرمانروا کے تعاون کے واسطے) حضرت جناب رضی اللہ عنہ نے کہا پھر تم اس سے بچو (کیونکہ یہ گناہ معاف نہیں ہوگا)۔

۳۰۰۶: حضرت سالم بن ابی جعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے دریافت کیا گیا کہ جس کسی نے کسی مؤمن کو جان بوجھ کر قتل کیا پھر توبہ کی اور ایمان لایا اور اس نے نیک عمل کیے اور وہ شخص ہدایت کے راستہ پر آیا تو اس کیلئے توبہ کہاں قبول ہے؟ میں نے نبی سے سنا آپ فرماتے تھے کہ مقتول قاتل کو پکڑے ہوئے بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوگا اور

مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَرَأَيْتَ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ فِي الْقِيَامَةِ۔
۳۰۰۳: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيبِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرْحَبِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ يَجِيءُ الرَّجُلُ آخِذًا بِيَدِ الرَّحْلِ لِقَوْلِ يَا رَبِّ هَذَا قَتَلْتَنِي فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ لِمَ قَتَلْتَنِي لَيَقُولُ قَتَلْتَنِي لِتَكُونَ الْعِزَّةُ لَكَ لَيَقُولُ لَأَيْتَهَالِي وَيَجِيءُ الرَّجُلُ آخِذًا بِيَدِ الرَّجْلِ لَيَقُولُ إِنْ هَذَا قَتَلْتَنِي فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ لِمَ قَتَلْتَنِي لَيَقُولُ لِتَكُونَ الْعِزَّةُ لِفُلَانٍ لَيَقُولُ إِنَّهَا لَيْسَتْ لِفُلَانٍ لَيَبُوءُ بِأَيْمِهِ۔

۳۰۰۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ تَيْمِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَّاجٌ قَالَ أَخْبَرَنِي شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوَلِيِّ قَالَ قَالَ جُنْدَبٌ حَدَّثَنِي فُلَانٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيءُ الْمَقْتُولُ بِقَائِلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيَقُولُ سَلْ هَذَا مِنِّي قَتَلْتَنِي لَيَقُولُ قَتَلْتَنِي عَلَى مُلْكِ فُلَانٍ قَالَ جُنْدَبٌ لَأَتَّبِعَهَا۔

۳۰۰۶: أَخْبَرَنَا لَيْثُ بْنُ أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ عَمَارِ الدُّهْنِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سَأَلَ عَمْرًا قَتَلَ مُؤْمِنًا مَتَعَمِدًا ثُمَّ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَنَّى لَهُ التَّرْبَةُ سَمِعْتُ نَبِيَكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

اس کی رگوں سے خون بہتا ہوا ہوگا اور وہ کہے گا اے میرے پروردگار! اس سے پوچھ کہ اس نے مجھ کو کس وجہ سے گناہ میں قتل کیا تھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ عزوجل نے اس آیت کو نازل فرمایا: ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا﴾ پھر اس کو منسوخ نہیں فرمایا۔

۴۰۰۷: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اہل کوفہ نے اس آیت کریمہ میں اختلاف فرمایا ہے وہ آیت ہے: ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا﴾ یہ آیت کریمہ منسوخ ہے یا نہیں؟ تو میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ آیت کریمہ آخر میں نازل ہوئی اس کو کسی نے منسوخ نہیں کیا۔

يَجِيءُ مُتَعَلِّقًا بِالْقَاتِلِ تَشْحَبُ أَوْ دَاجَةٌ مِمَّا يَقُولُ
أَيُّ رَبِّ سَلْ هَذَا فِيمَ قَتَلَنِي ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ
أَنْزَلَهَا اللَّهُ ثُمَّ مَا نَسَخَهَا

۴۰۰۷: قَالَ رَأَى خَبْرَنِي أَزْهَرُ بْنُ جَمِيلٍ الْبَصْرِيُّ
قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ
الْمُغْبِرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ
اِخْتَلَفَ أَهْلُ الْكُوفَةِ فِي هَذِهِ الْآيَةِ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا
مُتَعَلِّقًا فَرَحَلْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَقَدْ
أَنْزَلَتْ فِي آخِرِ مَا أَنْزَلَ ثُمَّ مَا نَسَخَهَا شَيْءٌ۔

مسلمان قاتل کے لیے توبہ ہے یا نہیں؟

واضح رہے کہ مذکورہ بالا حدیث شریف میں جو مضمون بیان فرمایا گیا ہے اس سلسلہ میں قرآن کریم میں ایک جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ: ”وہ لوگ کسی نفس کو قتل نہیں کرتے کہ جس نفس کو اللہ عزوجل نے حرام کیا لیکن حق کے بدلے اور جو شخص ایسا کرے گا (یعنی اس قسم کی حرکت کرے گا) تو وہ قیامت میں گناہ گار ہوگا اور اس کو دو گنا عذاب ہے اور وہ اس میں ہمیشہ جتلا رہے گا ذلیل و خوار (ہو کر) لیکن جو کوئی توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے تو اللہ عزوجل اس کی برائیوں کو نیکیوں سے بدل دے گا۔“ مذکورہ بالا سورہ فرقان کی آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان کو قتل کرنے والے کی توبہ ہے اور اس کی توبہ قابل قبول ہے۔ مذکورہ بالا آیت کریمہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے اس کے بعد ایک آیت کریمہ اسی سلسلہ میں مدینہ منورہ میں نازل ہوئی وہ ہے: ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا﴾ جو شخص کسی مسلمان کو قصداً قتل کرے تو اس کا بدلہ دوزخ ہے وہ اس میں ہمیشہ رہے گا اور اللہ عزوجل نے اس پر عرصہ کیا اور لعنت بھیجی اور اس کے لئے بہت بڑا عذاب تیار کیا ہے۔“ اس دوسری آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان کو قتل کرنے والے کی توبہ قبول نہیں ہے بہر حال اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے بعض حضرات فرماتے ہیں مسلمان کے قاتل کی توبہ قبول نہیں ہے اور جس جگہ قاتل مسلم کے لیے دوزخ میں ہمیشہ رہنا مذکور ہے اس سے مراد زیادہ عرصہ دوزخ میں رہنا ہے اور آیت: ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا﴾ سے معلوم ہوتا ہے اور پہلی آیت منسوخ ہے اور بعض نے فرمایا: پہلی آیت جو مکہ میں نازل ہوئی یعنی وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ ان لوگوں سے متعلق نازل ہوئی کہ جنہوں نے کفر کی حالت میں مسلمانوں کو قتل کیا پھر وہ ایمان لے آئے اور توبہ کی تو ان کی توبہ قبول ہے اور دوسری آیت جو کہ مدینہ میں نازل ہوئی وہ ان سے متعلق ہے جو کہ مسلمان ہو کر مسلمان کو قتل کرے بہر حال جمہور علماء کا مذہب یہی ہے کہ مسلمان کے قاتل کی بھی دوسرے گناہ کبیرہ کے مرتکب کی طرح توبہ قبول ہے اور معتزلہ اور خوارج کہتے ہیں کہ ایسا شخص ہمیشہ دوزخ میں رہے گا اور اس کی توبہ قبول نہیں ہے۔ قولہ متعمداً و تمام الاية فجزاء والذي يستحقه بجنایته جهنم الى ان قال و تمسك الخوارج والمعتزلة بها في خلود عن قتل

المؤمن عمداً في النار ولا تمسك لهم يدهم الى المراد بالخلود هو المكث الطويل لا الدورم لتظاھر النصوص الناطقة بان عصاة المؤمن لا يردم عذابهم وما روى عن ابن عباس اني لا توبة لقاتل المؤمن عمداً مدى على الاقتدار بسنته الله تعالى التشديد والتغليظ الخ زهر الربى على سنن النسائي ص: ۱۶۳ ج ۲۔

۳۰۰۸: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ جو شخص کسی مسلمان کو قتل کرے اس کی توبہ قبول ہے یا نہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں۔ میں نے وہ آیت کریمہ تلاوت کی جو کہ سورہ فرقان میں مذکور ہے اور وہ آیت کریمہ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ بِهِ۔ انہوں نے فرمایا: یہ آیت کریمہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے اور اس کو ایک دوسری آیت کریمہ جو کہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے اس نے منسوخ کر دیا اور وہ مدنی آیت ہے: وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا۔

۳۰۰۹: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ کو عبدالرحمن بن ابی بکر نے حکم فرمایا کہ میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان دونوں آیات سے متعلق دریافت کروں: وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا میں نے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: اس کو کسی آیت کریمہ نے منسوخ نہیں کیا پھر اس آیت کریمہ کو وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ بیان کر کے انہوں نے کہا: یہ آیت مشرکین کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

۳۰۱۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عرب کی ایک قوم تھی کہ جس نے بہت خون کیے تھے (یعنی کافی تعداد میں لوگوں کو قتل کیا تھا) اور بہت زنا کئے تھے اور بہت زیادہ حرام کام کا ارتکاب کیا تھا وہ لوگ خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ اے محمد ﷺ ہم جو کہتے ہو اور تم جس طرف بلا تے ہو وہ اچھا ہے لیکن یہ بات کہو کہ ہم نے جو کام انجام دیئے ہیں ان کا کچھ کفارہ بھی ہے (یعنی معاف ہو سکتے ہیں) اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: وَالَّذِينَ

۳۰۰۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ أَبِي بَرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لَابْنِ عَبَّاسٍ هَلْ لِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ عَلَيْهِ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ هَذِهِ آيَةٌ مَكِّيَّةٌ نَسَخَتْهَا آيَةٌ مَدِينِيَّةٌ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءُ لَهُ جَهَنَّمُ۔

۳۰۰۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى أَنْ أَسْأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءُ لَهُ جَهَنَّمُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ وَعَنْ هَذِهِ الْآيَةِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ بَرَكْتَ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ۔

۳۰۱۰: أَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَنْبِجِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رَوَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى التَّلْعَبِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ لَوْمًا كَانَ قَاتِلًا لَكَثُرُوا وَزَنَوْا لَكَثُرُوا وَأَنْتَهَكُوا فَآتَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالُوا يَا مُحَمَّدُ إِنَّ الَّذِي تَقُولُ وَتَدْعُو إِلَيْهِ لِحَسَنٍ لَوْ تَخَبَّرْنَا أَنَّ لِمَا عَمَلْنَا كَفَّارَةً لَأَنْزَلَ اللَّهُ

لَا يَدْعُونَكَ إِلَىٰ أَنْ يَكْفُرُوا بِاللَّهِ وَاللَّهُ يَدْعُوكَ إِلَىٰ حَسَنَاتٍ ۗ أَلَمْ يَكُن لَكُمْ آيَاتٍ أَنْ تَقُولُوا لَا نَدْعُونَكَ إِلَّا بِسْمِ اللَّهِ الْأَعْرَابِيِّ ۗ وَتَكْفُرُوا بِاللَّهِ وَاللَّهُ يَدْعُوَكُمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۗ

لا يدعون تک یعنی اللہ عزوجل تبدیل فرمادے گا اگر وہ لوگ ایمان قبول فرمائیں اور توبہ کر لیں ان کے شرک کو ایمان سے اور ان کے زنا کو پاکی سے اور یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ يَدْعُونَ لِي لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْفَاسِقِينَ ۗ

”اے میرے بندو! جن لوگوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے (یعنی گناہوں کے مرتکب ہوئے ہیں)۔“

۴۰۱۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ کچھ لوگ مشرکین میں سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: آپ جو کچھ فرماتے ہیں اور جس جانب دعوت دیتے ہیں وہ اچھا اور بہتر ہے آخر آیت کریمہ تک سابقہ آیت جیسی۔

۴۰۱۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز مقتول شخص قاتل کو (چکڑ کر) لائے گا اور اس کی پیشانی اور اس کا سر اس کے ہاتھ میں ہوگا (یعنی مقتول کے) اور اس کی رگوں سے خون جاری ہوگا اور وہ کہے گا کہ اے میرے پروردگار! اس نے مجھ کو قتل کر دیا یہاں تک کہ عرش کے پاس سے جائے گا۔ راوی نے نقل کیا پھر لوگوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے توبہ کا تذکرہ کیا تو انہوں نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِدًا وَلَا هُدًى آتَاهُ الْآيَةُ وَالَّذِي يَدْعُوهُ إِلَىٰ ظُلْمٍ فَلَهُ بِقَتْلِهَا مِثْلَ ثَمَرِ النَّخْلِ بِحَرِّ شَهَادَتَيْهِ ۖ وَسَيُجَنَّبُهَا الْمُتَّقُونَ ۗ

یہ آیت منسوخ نہیں ہوئی اور اس کی توبہ کہاں قبول ہے؟

۴۰۱۳: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا يَهُودِيًّا وَلَا هُدًى آتَاهُ الْآيَةُ وَالَّذِي يَدْعُوهُ إِلَىٰ ظُلْمٍ فَلَهُ بِقَتْلِهَا مِثْلَ ثَمَرِ النَّخْلِ بِحَرِّ شَهَادَتَيْهِ ۖ وَسَيُجَنَّبُهَا الْمُتَّقُونَ ۗ

آیت کریمہ سورہ فرقان کی مذکورہ بالا آیت کریمہ کے بعد نازل ہوئی ہے۔

عَزَّوَجَلَّ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ إِلَىٰ قَوْلِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَبَّابَهُمْ حَسَنَاتٍ ۗ قَالَ يُبَدِّلُ اللَّهُ شِرْكُهُمْ إِيْمَانًا وَزِنَاهُمْ إِحْسَانًا وَنَزَّلَتْ قُلُوبًا يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ ۗ

۴۰۱۱: أَخْبَرَنَا أَحْسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّعْفَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي يُعْلَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ اتَّوَا مُحَمَّدًا ﷺ فَقَالُوا إِنَّ الَّذِي تَقُولُ وَتَدْعُو إِلَيْهِ لَحَسَنٌ لَوْ تَخْبِرُنَا أَنَّ لِمَا عَمِلْنَا كَفَّارَةً لَنَزَّلْتَ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَنَزَّلَتْ قُلُوبًا يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ ۗ

۴۰۱۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَهَابَةُ بْنُ سَوَّادٍ قَالَ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيءُ الْمَقْتُولُ بِالْقَائِلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاصِيئَةً وَرَأْسُهُ فِي يَدِهِ وَ أَوْ قَاجَةً تَشْتَبُ دَمًا يَقُولُ يَا رَبِّ قَتَلَنِي سَعَىٰ يَدِيهِ مِنَ الْعُرْضِ قَالَ فَذَكَرُوا لِابْنِ عَبَّاسٍ التَّوْبَةَ فَتَلَا هَذِهِ الْآيَةَ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِدًا وَلَا مَا يُسْمَعُ مِنْهُ نَزَّلَتْ وَالَّذِي يَدْعُوهُ إِلَىٰ ظُلْمٍ فَلَهُ بِقَتْلِهَا مِثْلَ ثَمَرِ النَّخْلِ بِحَرِّ شَهَادَتَيْهِ ۖ وَسَيُجَنَّبُهَا الْمُتَّقُونَ ۗ

۴۰۱۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الزَّنَادِ عَنْ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ نَزَّلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا الْآيَةُ كُلُّهَا بَعْدَ الْآيَةِ الَّتِي نَزَّلَتْ فِي الْفُرْقَانِ بِسِتَّةِ أَشْهُرٍ ۗ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ

مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو لَمْ يَسْمَعَنَّ أَبِي الزِّنَادِ-

۳۰۱۳: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آیت: ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا.....﴾ سورہ فرقان کی آیت: ﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ.....﴾ سے آٹھ مہینے بعد نازل ہوئی۔

۳۰۱۳: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ مُوسَى بْنِ عَقَبَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ خَارِجَةَ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ قَوْلِهِ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ بَعْدَ آيَتِي فِي تَبَارَكَ الْفُرْقَانِ بِتَمَانِيَةِ أَشْهُرٍ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ ادْخُلْ أَبُو الزِّنَادِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَارِجَةَ مُجَالِدِ بْنِ عَوْفٍ-

۳۰۱۵: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا تَوْهِيمًا وَهُوَ خَوْفُهُ هُوَ كَمَنْ قَاتَلَ الْكَاذِبَ لَمْ يَكُنْ بِأَقْرَبَ إِلَيْهِمْ مِنْ قَاتِلِ الْكَاذِبِ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ بَعْدَ آيَتِي فِي تَبَارَكَ الْفُرْقَانِ بِتَمَانِيَةِ أَشْهُرٍ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ ادْخُلْ أَبُو الزِّنَادِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَارِجَةَ مُجَالِدِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ خَارِجَةَ ابْنَ زَيْدٍ ابْنِ قَابِتٍ بِحَدِيثٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ نَزَلَتْ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا أَشْفَقْنَا مِنْهَا فَنَزَلَتْ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ-

۳۰۱۵: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُجَالِدِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ خَارِجَةَ ابْنَ زَيْدٍ ابْنِ قَابِتٍ بِحَدِيثٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ نَزَلَتْ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا أَشْفَقْنَا مِنْهَا فَنَزَلَتْ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ-

باب: کبیرہ گناہوں سے متعلق احادیث

۳۰۱۶: حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ عزوجل کی عبادت کرتا ہے اور اس کے ساتھ وہ کسی کو شریک نہیں قرار دیتا اور وہ نماز پڑھتا ہے اور زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور بڑے بڑے گناہوں سے بچتا ہے تو اس کے لئے جنت ہے لوگوں نے دریافت کیا کہ بڑے بڑے گناہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک قرار دینا اور مسلمان مرد یا عورت کو قتل کرنا اور کفار و مشرکین کے مقابلہ میں فرار اختیار کرنا (یعنی

۱۸۸۰: ذِکْرُ الْكَبَائِرِ

۳۰۱۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنبَأَنَا بِعَمَّةٍ قَالَ حَدَّثَنِي بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ أَنَّ أَبَاهُمْ السَّمْعِيُّ حَدَّثَهُمْ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ جَاءَ يَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَيَقِيمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ وَيَحْتَسِبُ الْكَبَائِرَ كَانَ لَهُ الْجَنَّةُ فَسَأَلُوهُ عَنِ الْكَبَائِرِ فَقَالَ الْإِشْرَاقُ بِاللَّهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ الْمُسْلِمَةِ وَالْفِرَارُ

یَوْمَ الرَّحْفِ۔

میدان جہاد سے بھاگنا۔

۳۰۱۷: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گناہ کبیرہ یہ ہیں: (۱) اللہ عزوجل کے ساتھ شریک قرار دینا (۲) والدین کی (جائز کاموں میں) نافرمانی کرنا (۳) مسلمان کو ناحق قتل کرنا اور (۴) جھوٹ بولنا۔

۳۰۱۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنْبَاءَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْكِبَائِرُ الشِّرْكَ بِاللَّهِ وَ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّورِ۔

۳۰۱۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ کبیرہ یہ ہیں: (۱) اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک قرار دینا (۲) والدین کی نافرمانی کرنا (۳) (ناحق کسی کا) خون کرنا اور مقابلہ والے دن کفار سے (قتال سے) بھاگنا۔ اس جگہ یہ روایت مختصر بیان کی گئی ہے۔

۳۰۱۸: أَخْبَرَنِي عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ شَمِيلٍ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا فِرَاسٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْكِبَائِرُ الْإِشْرَاقُ بِاللَّهِ وَ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِينُ الْقَمُوسُ۔

۳۰۱۹: حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے ان کے والد نے نقل کیا اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے کہ ایک آدمی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کہاں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: سب سے بڑے سات گناہ ہیں: (۱) خدا کے ساتھ کسی کو شریک کرنا (۲) اور ناحق خون بہانا (۳) اور مقابلہ کے روز کفار کے سامنے سے فرار ہونا۔

۳۰۱۹: أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَالِبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ حَدِيثِ عَبْدِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَبُوهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْكِبَائِرُ قَالَ هُنَّ سَبْعٌ أَعْظَمُهُنَّ إِشْرَاقُ بِاللَّهِ وَ قَتْلُ النَّفْسِ بِغَيْرِ حَقٍّ وَفِرَارُ يَوْمِ الرَّحْفِ مُخْتَصَرٌ۔

باب: بڑا گناہ کونسا ہے؟ اور اس حدیث مبارکہ میں یہی

اور عبدالرحمن کا سفیان پر اختلاف

کا بیان

۳۰۲۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کونسا گناہ سب سے زیادہ بڑا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

۱۸۸۱: ذِكْرُ أَعْظَمِ الذُّنُبِ وَ اخْتِلَافِ يَحْيَى

وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ عَلَى سَفْيَانَ فِي حَدِيثِ

وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فِيهِ

۳۰۲۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ

فرمایا: اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو برابر قرار دے حالانکہ اللہ عزوجل نے تجھ کو پیدا کیا ہے پھر میں نے عرض کیا: کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: تو اپنی اولاد کو قتل کر دے اس اندیشہ سے کہ وہ تیرے کھانے میں شریک ہوں گے۔ میں نے عرض کیا: پھر کون سا گناہ؟ آپ نے فرمایا: تو اپنے پڑوسی کی عورت سے زنا کر۔

أَبِي وَإِبْرَاهِيمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرْحِبِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ بَدَأًا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةً أَنْ يُطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ أَنْ تَزَانِيَ بِحَبْلَيْهِ جَارِكَ

اللہ (عزوجل) کے ساتھ دوسرے کو شریک کرنا:

اللہ عزوجل کے ساتھ برابر قرار دینے کا مطلب یہ ہے کہ تو غیر اللہ کی خدا کی طرح عظمت کرے اس کی عبادت کرے اور تو غیر اللہ کو نفع نقصان کا مالک سمجھے اور مصیبت کے وقت تو اس کو پکارے اور یہ کہ تو ان کاموں میں غیر اللہ سے مدد مانگے کہ جو کام صرف اللہ عزوجل کے قبضہ قدرت میں ہیں اور حدیث شریف کے آخری جملہ میں جو پڑوسی کی عورت سے زنا سے متعلق فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اول تو زنا کرنا سخت ترین گناہ ہے لیکن پڑوسی کی عورت لڑکی سے زنا سب سے زیادہ سخت گناہ ہے۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ کے ساتھ برابر قرار دینے کا مطلب یہ ہے کہ غیر اللہ کی عزت و عظمت اس قدر کرنا کہ جیسے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کی عبادت اور غیر اللہ کو نفع نقصان کا مالک جاننا وقت مصیبت اس کو پکارنا اور اس سے مدد مانگنا یعنی جو کام اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہیں غیر اللہ کو بھی اسی پر قادر جاننا جو اوصاف محض خاصہ خدا ہیں ان میں فیروں کو شریک ٹھہرانا یہ سب شرک یعنی ظلم عظیم والے کام ہیں اور آخر میں جو فرمایا گیا کہ پڑوسی عورت سے زنا کرنا یہ فعل بد تو ویسے ہیں قبیح اور ذلیل ہے مگر پڑوسی عورت سے ایسا کرنا اور زیادہ بڑا گناہ ہے اور سخت پکڑ ہے۔ (اللھم احفظنا) (جائی)

۴۰۲۱: حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کونسا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا تو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرے حالانکہ اللہ نے تجھے پیدا کیا۔ میں نے عرض کیا: پھر کونسا گناہ بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: تو اپنی اولاد کو اس اندیشے سے قتل کر دے کہ وہ وہ تیرے کھانے میں شریک ہو گئے۔ میں نے عرض کیا: پھر کونسا گناہ بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔

۴۰۲۱: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي وَاصِلٌ عَنْ أَبِي وَابِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ بَدَأًا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مِنْ أَجْلِ أَنْ يُطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ ثُمَّ أَنْ تَزَانِيَ بِحَبْلَيْهِ جَارِكَ

۴۰۲۲: حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا: کونسا گناہ بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: شرک کرنا یعنی اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک قرار دینا اور دوسرے کو اس کے برابر کرنا اور پڑوسی کی عورت سے زنا کرنا اور اپنی اولاد کو غربت اور تنگدستی کے اندیشہ سے قتل کرنا اس اندیشہ سے کہ وہ (بچے) ساتھ

۴۰۲۲: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَبَانُ يَزِيدُ قَالَ أَبَانُ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَابِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ قَالَ الشِّرْكُ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ بَدَأًا وَأَنْ تَزَانِيَ بِحَبْلَيْهِ جَارِكَ وَأَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ الْفَقْرِ أَنْ يَأْكُلَ مَعَكَ ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ

وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا خَطَاٌ وَالصَّوَابُ الَّذِي قَبْلَهُ وَحَدِيثُ يَزِيدُ هَذَا خَطَاٌ إِنَّمَا هُوَ وَاصِلٌ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

کھائیں گے۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی: وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ روایت غلط ہے اور صحیح روایت پہلی ہے اور یزید نے اس میں بجائے (راوی) واصل کے راوی عاصم کا نام غلطی سے لیا ہے۔

خلاصہ الباب ☆ مرتد کا معنی یہ ہے کہ کوئی بھی بد نصیب بد بخت انسان جو کہ اسلام جیسے مقدس و بے مثال دین سے ہٹ جائے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے اور مشرک و کافر بتوں کی پرستش کرنے والا۔ عیسائی۔ یہودی اسلام کے علاوہ کسی مذہب میں ہو جائے ایسے شخص کو پہلے تو اسلام کی خوب دعوت دی جائے اور اس تمام خدشات اور اشکالات کو موثر انداز سے دور کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے شاید حق تعالیٰ جل شانہ اسے دوبارہ سے ایمان کی دولت سے نواز دے اگر اس سب کچھ کے باوجود وہ اسلام و قبول نہ کرے تو اس کو بغیر مہمت دیئے فوراً قتل کر دیا جائے اور بلاشبہ اس کا نکاح بھی ارتداد کے ساتھ ہی ختم ہو جاتا ہے اس کے متعلق مزید احکامات فقہ کی کتابوں میں سے تفصیلاً پڑھے جاسکتے ہیں۔ (جامی)

۱۸۸۲: ذِكْرُ مَا يَحِلُّ بِهِ دَمُ

باب: کن باتوں کی وجہ سے مسلمان کا خون حلال ہو جاتا ہے؟

المسلم

۴۰۲۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنبَأَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَرْثَةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَآتَى رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا ثَلَاثَةً نَفَرِ النَّارِكُ لِلْإِسْلَامِ مُفَارِقِ الْجَمَاعَةِ وَالنَّبِيبِ النَّزَائِي وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ قَالَ الْأَعْمَشُ لَحَدَّثْتُ بِهِ إِبْرَاهِيمَ لَحَدَّثَنِي عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهِ۔

۴۰۲۳: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم کہ اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے مسلمان کا خون کرنا درست نہیں ہے جو (مسلمان) کلاس کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ عزوجل کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے اور میں اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوں لیکن تین شخصوں کا ایک تو وہ جو مسلمان اسلام چھوڑ کر مسلمانوں کی جماعت سے علیحدہ ہو جائے (مرتد) اور دوسرے نکاح ہونے کے بعد زنا کرنے والا اور تیسرے جان کے بدلہ جان (قصاص میں) رضی اللہ عنہ جو کہ اس حدیث شریف کے راوی ہیں کہ میں نے یہ حدیث حضرت ابراہیم سے بیان کی تو انہوں نے اسود سے انہوں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح سے روایت کیا ہے۔

۴۰۲۴: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ غَالِبٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ أَمَا عَلِمْتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا

۴۰۲۴: حضرت عمرو بن غالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کیا تم کو معلوم نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کا خون حلال نہیں لیکن اس شخص کا جو حصن (شاوی شدہ) ہو کر زنا کا مرتکب ہو یا مسلمان ہونے کے بعد کافر مشرک بن جائے یا دوسرے کا (ناحق) قتل

رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانِهِ أَوْ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ
وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَزُهَيْرٌ۔

۴۰۲۵: حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ انہوں نے غمار
جیسو سے فرمایا: تم واقف ہو کہ کسی انسان کا (ناحق) خون کرنا درست
اور حلال نہیں ہے لیکن تین آدمیوں کا یا تو جان کے بدلہ جان لینے
والے کا (قاتل سے قصاص لینا) یا جو شخص محض ہونے کے بعد زنا کا
مرکب ہو اور حدیث (کامل) بیان کی۔

۴۰۲۵. أَخْبَرَنَا هَلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ
قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ عَنْ عَمْرِو
ابْنِ غَالِبٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا عَمَارُ أَمَا إِنَّكَ تَعْلَمُ
أَنَّهُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ إِلَّا ثَلَاثَةَ النَّفْسِ بِالنَّفْسِ أَوْ
رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ مَا أَحْصَنَ وَسَاقِ الْحَدِيثِ۔

۴۰۲۶: حضرت ابو امامہ بن اسل اور حضرت عبد بن ربیعہ رضی اللہ عنہما سے
روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے جس وقت وہ
کھڑے ہوئے تھے (یعنی جب ان کو تداروں اور باغیوں نے
چاروں طرف سے گھیرے میں لے رکھا تھا) اور جس وقت ہم لوگ کسی
جگہ سے اندر کی جانب گھستے تو ہم لوگ بلاط کے لوگوں کی باتیں سنتے۔
ایک دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے پھر باہر نکلے اور
فرمایا: جو لوگ مجھ کو قتل کرنے کے لئے کہتے ہیں ہم نے کہا کہ ان کے
لئے اللہ عزوجل کافی ہے یعنی ان کو مزادینے کے واسطے) حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کس وجہ سے وہ لوگ مجھے قتل کرنے کے درپے
ہیں؟ (پھر فرمایا کہ) میں نے نبی سے سنا ہے آپ فرماتے تھے مسلمان
کا خون کرنا درست نہیں لیکن تین وجہ سے ایک تو جو شخص ایمان لانے
کے بعد پھر کافر ہو جائے یا احسان کرنے کے بعد زنا کا مرکب ہو یا
کسی کی (ناحق) جان لے تو اللہ عزوجل کی قسم کہ میں نے نہ تو زمانہ
جاہلیت میں زنا کیا اور نہ ہی اسلام لانے کے بعد اور نہ میں نے تمنا کی
کہ میں دین کو تبدیل کروں جس وقت سے اللہ عزوجل نے مجھ کو
ہدایت عطا فرمائی پھر وہ لوگ مجھ کو کس وجہ سے قتل کرنا چاہتے ہیں؟

۴۰۲۶: أَخْبَرَنِي أَبُو رَاهِمٍ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أَمَامَةَ بْنُ
سَهْلٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عَمِيرٍ ابْنِ رَبِيعَةَ قَالَا كُنَّا مَعَ
عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْضُورٌ وَكُنَّا إِذَا دَخَلْنَا مَدْخَلًا
نَسْمَعُ كَلَامَ مَنْ بِالْبَلَّاطِ فَدَخَلَ عُثْمَانُ يَوْمًا ثُمَّ
خَرَجَ فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيَتَوَّأَعِدُونِي بِالْقَتْلِ لَنَنَا
يَكْفِيكُمُ اللَّهُ قَالَ قَلِمَ يَقْتُلُونِي سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ
دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِأَحَدٍ ثَلَاثٍ رَجُلٌ كَفَرَ
بَعْدَ إِسْلَامِهِ أَوْ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانِهِ أَوْ قَتَلَ
نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ قَوْلَ اللَّهِ مَا زَلَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ
وَلَا إِسْلَامٍ وَلَا تَمَنَيْتُ أَنْ لِي بِدِينِي
بَدَلًا مِنْهُدَانِي اللَّهُ وَلَا قَتَلْتُ نَفْسًا قَلِمَ
يَقْتُلُونِي۔

اہل اسلام کے درمیان اختلافات کو ہوا دینا:

اہل اسلام کے درمیان اختلافات کو ہوا دینے والا اور ان میں انتشار پیدا کرنے والا ان کو آپس میں بڑانے کے لئے
کوشش کرنے والا انتہائی بد بخت انسان ہے مسلمانوں کے درمیان پھوٹ ڈالنا لڑائی پر اکسانا سب سے بڑا گناہ ہے بلکہ بدترین
گناہ ہے اس کے لئے وعید ارشاد فرمائی گئی ہے کیونکہ اس کے اس فعل خبیث سے مسلمانوں کی جماعت میں ٹکڑے ہوں گے فرقہ

فرقہ بن جائیں گے اور اس کو برحق سمجھیں گے اور مسلمانوں کی سلطنتیں ختم ہو سکتی ہیں۔ تمام تر سلسلہ برباد ہو سکتا ہے اسلام تمام مسلمانوں کو برابری کا حق دیتا ہے کہ سب مسلمان برابر ہیں اور ان کا ایک ہی پلیٹ فارم ہے اور سب مسلمانوں کے لئے تمام قوانین و ضوابط برابر ہیں خواہ وہ بادشاہ ہو یا ایک عام انسان ہو۔ جزا سزا میں سب برابر ہیں کیونکہ اسلام سے ہی الف بینی قلوبکم کا سلسلہ ہے اور قدر و منزلت اسلام نے سب مردوں عورتوں کو دی ہے وہ کسی بھی مذہب میں نہیں ہے اس لئے اسلام ایک انسان کے لئے منفرد اعمال کا نام نہیں بلکہ سب کے لئے عمل میں یکساں ہے اور سب مسلمانوں کو متفق رکھنا ہر مومن و مسلمان کا فرض ہے۔

باب: جو شخص مسلمانوں کی جماعت

سے علیحدہ ہو جائے اس

کو قتل کرنا

۱۸۸۳: قَتْلُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ وَذَكَرُوا

الْإِخْتِلَافِ عَلَى زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ

عُرْفَجَةَ فِيهِ

۴۰۲۷: حضرت عرفجہ بن شریح سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا آپ منبر پر خطبہ دے رہے تھے آپ نے فرمایا: میرے بعد نئی باتیں ہوں گی (یا فتنہ فساد کا زمانہ آئے گا) تو تم لوگ جس کو دیکھو کہ اس نے جماعت کو چھوڑ دیا یعنی مسلمانوں کے گروہ سے وہ شخص علیحدہ ہو گیا اس نے رسول کریم ﷺ کی امت میں پھوٹ ڈالی اور فرقہ پیدا کیا تو جو شخص ہو تو تم لوگ اس کو قتل کر ڈالو کیونکہ اللہ کا ساتھ جماعت پر ہے (یعنی جو جماعت اتفاق و اتحاد پر قائم ہے تو وہ اللہ عزوجل کی حفاظت میں ہے) اور شیطان اس کے ساتھ ہے جو کہ جماعت سے علیحدہ ہو وہ اس کو لات مار کر بھنکاتا ہے۔

۴۰۲۸: حضرت عرفجہ بن شریح سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے بعد (فتنہ و) فساد ہوں گے اور پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور فرمایا: جس کو تم لوگ دیکھو کہ وہ امت محمدیہ میں تفریق پیدا کرنا چاہ رہا ہے تو جب وہ تفریق ڈالے اس کو قتل کر ڈالو چاہے وہ کوئی ہو۔

۴۰۲۹: ترجمہ گذشتہ حدیث کے مطابق ہے۔

۴۰۲۷: أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مُرَّةٍ أَنَّهُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عُرْفَجَةَ ابْنِ شَرِيحٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّهُ سَتَكُونُ بَعْدِي هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ لَمَنْ رَأَيْتُمُوهُ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ أَوْ يَرِيدُ يَفْرُقُ أَمْرًا مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ كَانِنًا مَنْ كَانَ فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّ بَدَأَ اللَّهُ عَلَى الْجَمَاعَةِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ سَعَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ يَرْكُضُ۔

۴۰۲۸: أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بِالْمَرْوَزِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عُرْفَجَةَ بْنِ شَرِيحٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّهَا سَتَكُونُ بَعْدِي هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ وَهَاتٌ وَرَفَعَ يَدَيْهِ لَمَنْ رَأَيْتُمُوهُ يَرِيدُ تَفْرِيقَ أَمْرٍ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ جَمِيعٌ فَاقْتُلُوهُ كَانِنًا مَنْ كَانَ مِنَ النَّاسِ۔

۴۰۲۹: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ عَنْ

عُرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ
سَتَكُونُ بَعْدِي هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ لَمَنْ آرَادَ أَنْ يَفْرُقَ
أَمْرَ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ ﷺ وَهُمْ جَمْعٌ فَاضْرِبُوهُ
بِالسَّيْفِ۔

۴۰۳۰: حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص میری امت میں پھوٹ ڈالنے کے لئے
نکلے تو تم لوگ اس کی گردن اڑادو۔

۴۰۳۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ
عَنْ زَيْدِ بْنِ عَطَاءٍ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَّالَةَ
عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّمَا
رَجُلٍ خَرَجَ يَفْرُقُ بَيْنَ أُمَّتِي فَاضْرِبُوا عُنُقَهُ۔

باب: اس آیت کی تفسیر وہ آیت ہے: إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ
يُحَارِبُونَ اللَّهَ "ان لوگوں کی سزا جو کہ اللہ اور رسول سے
لڑتے ہیں اور وہ چاہتے ہیں ملک میں فساد برپا کریں وہ
(سزا) یہ ہے کہ وہ لوگ قتل کیے جائیں یا ان کو سولی دیدی
جائے یا ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ ڈالے جائیں یا وہ
لوگ ملک بدر کر دیئے جائیں" اور یہ آیت کریمہ کن لوگوں
سے متعلق نازل ہوئی ہے یہ ان کا بیان ہے

۱۸۸۴: تَاوِيلُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا جَزَاءُ
الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي
الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ
تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ
يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ وَفِيهِمْ نَزَلَتْ وَذِكْرُ
الْإِخْتِلَافِ الْفَاطِمِ النَّاقِلِينَ لِخَبْرِ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ فِيهِ

۴۰۳۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ (یعنی
قبیلہ عکل کی ایک جماعت) خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئی ان
لوگوں کو مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہیں آئی تھی اور وہ لوگ بیمار پڑ
گئے ان لوگوں نے رسول کریم ﷺ سے شکایت کی۔ آپ نے فرمایا: تم
لوگ ہمارے چرواہے کے ساتھ جاؤ گے۔ اونٹوں میں (تازہ آب و
ہوا کے لئے) اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیو (جو کہ تم لوگوں کے مرض کا
علاج ہے) ان لوگوں نے کہا کہ جی ہاں! چنانچہ وہ لوگ گئے اور انہوں
نے اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیا اور صحت یاب ہو گئے جس وقت وہ
لوگ تندرست ہو گئے تو نبی کے چرواہے کو انہوں نے قتل کر ڈالا (اور

۴۰۳۱: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حِجَّاجِ الصَّوَّافِ قَالَ حَدَّثَنَا
أَبُو رَجَاءٍ مَوْلَى أَبِي فَلَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو فَلَانَةَ قَالَ
حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَفَرًا مِنْ عُكْلٍ لَمَانِيَةً
قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْتَوْ
خَمُوا الْمَدِينَةَ وَسَقَمَتْ أَجْسَامُهُمْ فَشَكُوا ذَلِكَ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا
تَخْرُجُونَ مَعَ رَاعِيْنَا فِي إِبِلِهِ فَتَصِيَّبُوا مِنَ الْبَانِيهَا
وَأَبْوَالِهَا فَالْوَا بَلَى فَخَرَجُوا فَشَرِبُوا مِنَ الْبَانِيهَا

وَأَبَوَالْيَا فَضَحُوا فَفَقَلُوا رَاعِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ فَأَخَذَهُمْ فَأَتَى بِهِمْ لَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَارْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ وَبَدَّهْم فِي الشَّمْسِ حَتَّى مَاتُوا۔

اونٹوں کو لے کر فرار ہو گئے) آپ نے انکے پیچھے لوگوں کو روانہ کیا اور وہ ان کو پکڑ کر لائے چنانچہ آپ نے ان لوگوں کے ہاتھ پاؤں کو اٹن کر کے کٹوا دیا اور ان لوگوں کی آنکھوں کو گرم سلائی سے اندھا کیا اور پھر انکو دھوپ میں ڈلوادیا یہاں تک کہ وہ لوگ مر گئے۔

خلاصۃ الباب ☆ گویا کہ ہر مسلمان اس بات سے آشنا ہو جائے انسان عزت و عظمت درحقیقت دین اسلام میں ہی ہے مگر جو لوگ رسول اللہ ﷺ کی بات کو تسلیم نہ کریں اور ظلم پر اتر آئیں اور جس بات سے منع کیا جائے اسے کرتا رہیں اور پھر وہ وہاں سے چلے بھی جائیں تو انہیں راستہ سے ہی واپس لا کر ان کے کئے ہوئے ظلم کا بدلہ دینا ضروری ہے اس لئے آنحضرت ﷺ نے انہیں پکڑوا کر سخت سزا دی اور ان کے لئے یہی سزا مناسب تھی تاکہ آئندہ ظلم کا باب بند ہو جائے اور ایسی سزا کہ دنیا والوں کے کان اور آنکھیں کھلی رہیں کہ اگر ہم نے یہ کیا تو اس کا اسلام ہی بدلہ یہ ہے کیونکہ انہوں نے احسان کے بدلہ میں غداری کی اور ظلم کیا اور پھر دین اسلام سے منحرف ہو کر مرتد ہو گئے جہاں اسلام قبول کرنے سے بندہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک معزز ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ہر بڑی چھوٹی چیز کی حفاظت کا حکم دیتے ہیں مگر جو دین سے ہٹ جائے وہ جانور سے بھی بدتر ہے اور اس کو سزا بھی سخت سے سخت دی جائے۔ (جامی)

۴۰۳۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ عسکل کے کچھ لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تو ان کو مدینہ منورہ میں رہنا سہنا ناگوار اور گراں محسوس ہوا (کیونکہ ان کو مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہیں آئی تھی) آپ نے ان کو صدقہ کے اونٹ دیئے جانے کا حکم فرمایا اور ان کا دودھ اور پیشاب پی لینے کا (اس کی وجہ سابق میں گذر چکی ہے) چنانچہ ان لوگوں نے اسی طرح سے کیا اور انہوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو بھگا کر لے گئے آپ نے ان کو گرفتار کرنے کے لئے لوگوں کو بھیجا چنانچہ وہ لوگ گرفتار کر کے لائے گئے اور انکے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے پھر ان کی آنکھیں گرم سلائی سے گرم کر کے اندھی کی گئیں اور ان کے زخم کو (خون بند کرنے کے واسطے) حلا (داغ) نہیں بلکہ اُن کو اسی حال میں چھوڑ دیا گیا یہاں تک کہ وہ لوگ مر گئے۔ اس پر اللہ نے آیت: ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ﴾ نازل فرمائی۔

۴۰۳۲: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ ابْنِ دِينَارٍ عَنِ الْوَلِيدِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي فِلَالَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَفَرًا مِنْ عُسْكَلٍ قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاجْتَرَوْا الْمَدِينَةَ لِأَمْرِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَأْتُوا بِإِثْلِ الصَّدَقَةِ فَيَسْرِبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَبْوَالِهَا فَفَقَلُوا لَقَتَلُوا رَاعِيَهَا وَاسْتَأْفَوْهَا فَبَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ فِي طَلَبِهِمْ قَالَ فَأَتَى بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَارْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ وَلَمْ يَحْسِنَهُمْ وَتَرَكَهُمْ حَتَّى مَاتُوا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ الْأَيْةَ۔

خلاصۃ الباب ☆ اس آیت کریمہ کا ترجمہ یہ ہے کہ: "جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کریں اور زمین میں فساد برپا کریں ان کی سزا یہ ہے کہ انہیں قتل کر دیا جائے یا انہیں پھانسی دے دی جائے یا ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے جائیں (دائیں ہاتھ کے ساتھ بائیں پاؤں)۔"

۴۰۳۳: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ عکل کے آٹھ آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ پھر آگے مذکورہ بالا روایت بیان کی۔

۴۰۳۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں قبیلہ عکل یا قبیلہ عرینہ کے لوگ آئے (ان لوگوں کو مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہیں آئی تھی) آپ نے (ان کے سلاج کی غرض سے) ان کو اونٹوں کا یا دودھ والی اونٹنی کے دودھ اور پيشاب پینے کا حکم فرمایا پھر ان لوگوں نے چرواہے کو قتل کر ڈالا اور آپ سے اونٹوں کو ہانک کر لے گئے آپ نے ان لوگوں کو گرفتار کر کے حاضر کرنے کا حکم فرمایا۔ پھر ان لوگوں کے ہاتھ پاؤں کٹوائے اور ان کی آنکھیں اندھی کی گئیں۔

باب: زیر نظر حدیث میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حمید

راوی پر دوسرے راویوں کے اختلاف کا تذکرہ

۴۰۳۵: ترجمہ گذشتہ حدیث کے مطابق ہے لیکن اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ وہ لوگ کہ جن کا سابقہ روایت میں تذکرہ ہے وہ قبیلہ عرینہ کے لوگ تھے جس وقت وہ لوگ سدرست ہو گئے تو وہ اسلام سے منحرف ہو گئے اور اپنے چرواہے کو جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیا تھا (اور وہ مسلمان تھا) اس کو قتل کر دیا اور یہ بھی اسی روایت میں اضافہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر آنکھیں پھوڑ کر ان کو پھانسی پر لٹکایا۔

۴۰۳۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

۴۰۳۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَىٰ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَمَانِيَةَ نَفَرٍ مِنْ عَكْلٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ إِلَيَّ قَوْلَهُ لَمْ يَحْسِنَهُمْ وَقَالَ قَتَلُوا الرَّاعِيَّ-

۴۰۳۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلِيمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِنْ عَكْلٍ أَوْ عَرِينَةَ فَأَمَرَهُمْ وَاجْتَوُوا الْمَدِينَةَ بِذَوْدٍ أَوْ لِقَاحٍ يَشْرَبُونَ الْبَائِهَاتِ وَأَبْوَالَهَا فَقَتَلُوا الرَّاعِيَّ وَاسْتَأْفُوا الْإِبِلَ فَبَعَثَ فِي طَلَبِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ-

۱۸۸۵: ذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ حَمِيدٍ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِيهِ

۴۰۳۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو غَيْرُهُ عَنْ حَمِيدِ الطَّوِيلِ: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ عَرِينَةَ قَدِمُوا عَلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاجْتَوُوا الْمَدِينَةَ لَبَعْنَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى ذَوْدٍ لَهُ فَشَرِبُوا مِنْ الْبَائِهَاتِ وَأَبْوَالِهَا فَلَمَّا صَحُّوا ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ وَقَتَلُوا رَاعِيَّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُؤَمًّا وَاسْتَأْفُوا الْإِبِلَ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي أَثَرِهِمْ فَأَخَذُوا فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ وَصَلَبَهُمْ-

۴۰۳۶: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ

عربین قبیلہ کے کچھ لوگ آئے۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: تم جنگل میں ہمارے اونٹوں میں جا کر رہو اور ان کا دودھ اور پیشاب پیو۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ جب وہ صحیح ہو گئے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے مقرر کردہ چرواہے کو قتل کر دیا اور مرتد ہو گئے اور آپ ﷺ کے اونٹوں کو ہنکا کر لے گئے۔ آپ ﷺ نے ان کی تلاش میں آدمی بھیجے۔ چنانچہ انہیں لایا گیا اور ان کے ہاتھ پاؤں کٹوائے گئے اور ان کی آنکھوں کو پھوڑ دیا گیا۔

۴۰۳۷: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ عربینہ کے کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہیں مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی تو آپ نے ان سے ارشاد فرمایا: تم ہمارے اونٹوں میں چلے جاؤ اور ان کا دودھ پیو۔ قنادہ کہتے ہیں آپ نے انہیں پیشاب پینے کا بھی حکم دیا۔ چنانچہ وہ لوگ آپ کے اونٹوں میں چلے گئے۔ پھر جب وہ صحیح ہو گئے تو دوبارہ اسلام سے کفر کی طرف لوٹ گئے اور آپ کے چرواہے کو جو کہ مسلمان تھا قتل کر دیا اور آپ کے اونٹوں کو ہنکا کر لے گئے اور راستہ میں لڑتے ہوئے چلے۔ آپ نے انکی تلاش میں آدمی بھیجے۔ چنانچہ انہیں گرفتار کر کے انکے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور آنکھیں پھوڑ دی گئیں۔

۴۰۳۸: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ عربینہ کے کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہیں مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی تو آپ نے ان سے ارشاد فرمایا: تم ہمارے اونٹوں میں چلے جاؤ اور ان کا دودھ پیو۔ قنادہ کہتے ہیں آپ نے انہیں پیشاب پینے کا بھی حکم دیا۔ چنانچہ وہ لوگ آپ کے اونٹوں میں چلے گئے۔ پھر جب وہ صحیح ہو گئے تو دوبارہ اسلام سے کفر کی طرف لوٹ گئے اور آپ کے چرواہے کو جو کہ مسلمان تھا قتل کر دیا اور آپ کے اونٹوں کو ہنکا کر لے گئے اور راستہ میں لڑتے ہوئے چلے۔ آپ ﷺ نے ان کی تلاش میں آدمی بھیجے۔ چنانچہ انہیں گرفتار کر کے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھیں پھوڑ دی گئیں پھر ان لوگوں کو حرہ (مدینہ منورہ کی ایک پتھریلی زمین) میں چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ لوگ مر گئے۔

عَنْ حُمَيْدٍ: عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَدِمَ عَلَي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَسٌ مِنْ عُرَيْنَةَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ خَرَجْتُمْ إِلَى ذُوودِ نَأَفَكْتُمْ فِيهَا فَشَرِبْتُمْ مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَفَعَلُوا فَلَمَّا صَحُّوا قَامُوا إِلَى رَاعِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَتَلُوهُ وَرَجَعُوا كُفَّارًا وَاسْتَأْفُوا ذُوودَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَرْسَلَ فِي طَلِبِهِمْ فَأَتَى بِهِمْ فَقَطَعَ بِيَدِيهِمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَّرَ أَعْيُنَهُمْ۔

۴۰۳۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ لَدِمَ أَنَسٌ مِنْ عُرَيْنَةَ عَلَي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاجْتَرَوْا الْمَدِينَةَ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ لَوْ خَرَجْتُمْ إِلَى ذُوودِنَا فَشَرِبْتُمْ مِنْ أَلْبَانِهَا قَالَ وَقَالَ قَنَادَةُ وَأَبْوَالِهَا فَخَرَجُوا إِلَى ذُوودِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا صَحُّوا كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوا رَاعِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنْطَلَقُوا مُحَارِبِينَ فَأَرْسَلَ فِي طَلِبِهِمْ فَأَخَذُوا فَقَطَعَ بِيَدِيهِمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَّرَ أَعْيُنَهُمْ۔

۴۰۳۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَسْلَمَ أَنَسٌ مِنْ عُرَيْنَةَ فَاجْتَرَوْا الْمَدِينَةَ فَقَالَ نَبِيُّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَوْ خَرَجْتُمْ إِلَى ذُوودِنَا فَشَرِبْتُمْ مِنْ أَلْبَانِهَا قَالَ حُمَيْدٌ وَقَالَ قَنَادَةُ عَنْ أَنَسٍ وَأَبْوَالِهَا فَفَعَلُوا فَلَمَّا صَحُّوا كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوا رَاعِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُؤْمِنًا وَاسْتَأْفُوا ذُوودَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتَرَبَّوْا مُحَارِبِينَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَتَى بِهِمْ فَأَخَذُوا فَقَطَعَ بِيَدِيهِمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَّرَ أَعْيُنَهُمْ وَتَرَكَهُمْ فِي الْحَرَّةِ حَتَّى مَاتُوا۔

۴۰۳۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عکک یا عرینہ کے کچھ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا کہ ہم لوگ مال مویشی والے تھے اور کھیتی والے نہ تھے تو ان کو مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: تم ہمارے اونٹوں میں چلے جاؤ اور ان کا دودھ پیو۔ قنادہ کہتے ہیں آپ نے انہیں پیشاب پینے کا بھی حکم دیا۔ چنانچہ وہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں میں چلے گئے۔ پھر جب وہ صحیح ہو گئے تو دوبارہ اسلام سے کفر کی طرف لوٹ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو جو کہ مسلمان تھا قتل کر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کو ہٹا کر لے گئے اور راستہ میں لڑتے ہوئے چلے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تلاش میں آدی بھیجی۔ چنانچہ انہیں گرفتار کر کے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھیں پھوڑ دی گئیں پھر ان لوگوں کو حرہ (مدینہ منورہ کی ایک پتھریلی زمین) میں چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ لوگ مر گئے۔

۴۰۴۰: عبدالاعلیٰ سے بھی اسی جیسی روایت بیان کی گئی ہے۔

۴۰۴۱: حضرت انس سے مروی ہے کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ حرہ میں اترے پھر وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تو انہیں مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ صدقہ کے اونٹوں میں جا کر رہیں اور ان کا دودھ اور پیشاب پیئیں۔ انہوں نے اونٹوں کے چرواہے کو قتل کر ڈالا اسلام سے پھر گئے اور اونٹوں کو ہٹا کر لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تلاش میں آدی بھیجی۔ چنانچہ انہیں پکڑ کر لایا گیا۔ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے ان کی آنکھیں پھوڑ دی گئیں اور انہیں حرہ کے میدان میں ڈال دیا گیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ان میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ بیاس کی شدت کے سبب اپنا منہ زمین پر رگڑ رہا تھا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

باب: زیر نظر حدیث شریف میں حضرت یحییٰ بن سعید

پر راوی طلحہ اور مصرف

۴۰۳۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَاسًا أَوْ رِجَالًا مِنْ عُكْلٍ أَوْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أَهْلُ ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رَيْفٍ فَاسْتَوْحَمُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِذُودٍ وَرَاعٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فِيهَا فَيَشْرَبُوا مِنْ لَبَنِهَا وَأَبْوَالِهَا فَلَمَّا صَحُّوا وَكَانُوا بِبَنَاجِيَةِ الْحَرَّةِ تَفَرُّوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوا رَاعِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَسْتَأْفُوا الذُّودَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِيهِمُ الْيَوْمَ فَأَتَى بِهِمْ فَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ وَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ ثُمَّ تَرَكَهُمْ فِي الْحَرَّةِ عَلَى خَالِهِمْ حَتَّى مَاتُوا۔

۴۰۴۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى نَحْوَهُ۔

۴۰۴۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ أَبُو بَكْرِ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ وَثَابِتٌ: عَنْ أَنَسِ أَنَّ لَفْرًا مِنْ عُرَيْنَةَ نَزَلُوا فِي الْحَرَّةِ فَأَتُوا النَّبِيَّ ﷺ فَاجْتَرَوْا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَكُونُوا فِي أَيْلِ السَّدَقَةِ وَأَنْ يَشْرَبُوا مِنْ لَبَنِهَا وَأَبْوَالِهَا فَقَتَلُوا الرَّاعِي وَارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ وَأَسْتَأْفُوا الْإِبِلَ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْيَوْمِ فَبَجِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ وَأَلْقَاهُمْ فِي الْحَرَّةِ قَالَ أَنَسٌ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَخَذَهُمْ بِكَدَمِ الْأَرْضِ بِفِيهِ عَطَشًا حَتَّى مَاتُوا۔

۱۸۸۶: ذِكْرُ اخْتِلَافِ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ وَ مَعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَلَى يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فِي

هَذَا الْحَدِيثِ

کے اختلاف کا تذکرہ

۴۰۴۲: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مَصْرِفٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ أَحْرَابٌ مِنْ عَرَبِيَّةٍ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَلَمُوا فَاجْتَمَعُوا الْمَدِينَةَ حَتَّى اصْفَرَّتْ أَلْوَانُهُمْ وَعَظَمَتْ بَطُونُهُمْ فَبَعَثَ بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى لِقَاحٍ لَهُ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا مِنْ الْبَابِهَا وَأَبْوَالِهَا حَتَّى صَحُوا فَقَتَلُوا رُغَابِهَا وَاسْتَأْفُوا الْإِبِلَ فَبَعَثَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فِيهِمْ فَاتَى بِهِمْ فَاقْتَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَّرَ عَنْهُمْ لَأَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَبْدَ الْمَلِكِ لِأَنَسٍ وَهُوَ بَعْدَهُ هَذَا الْحَدِيثِ بِكَفْرِ أَوْ بَدَنٍ قَالَ بِكَفْرِ-

۴۰۴۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ قَالَ رَأَيْتُنِي يَحْيَى بْنَ أَيُّوبَ وَمُعَاوِيَةَ بْنَ صَالِحٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ قَدِمَ نَاسٌ مِنَ الْقُرْبِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَلَمُوا ثُمَّ مَرُّوا فَبَعَثَ بِهِمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى لِقَاحٍ يَشْرَبُوا مِنْ الْبَابِهَا فَكَانُوا فِيهَا ثُمَّ عَمَدُوا إِلَى الرَّاجِعِي غُلَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْتَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَاسْتَأْفُوا الْإِبِلَ فَزَعَمُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَيْسَ عَطِشٌ مَنْ عَطِشَ إِلَى مُحَمَّدٍ اللَّيْلَةَ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ فَاقْتَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَّرَ عَنْهُمْ وَبَعْضُهُمْ يَزِيدُ عَلَى بَعْضٍ إِلَّا أَنَّ مُعَاوِيَةَ

۴۰۴۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ عربیہ کے کچھ لوگ جو کہ گنوار تھے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا پھر ان کو مدینہ منورہ کی آپ و دوامہ افتح نہ آئی جس سے ان کے چہروں کے رنگ زرد پڑ گئے اور ان کے پیت پھول گئے۔ آپ ﷺ نے انہیں اپنی ایک دودھ دان اومنی کے پاس بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ وہ اس کا دودھ اور پیشاب نہیں پیاں تب کہ وہ صحیح ہو گئے تو انہوں نے چرواہوں کو قتل کر ڈالا اور اونٹوں کو ہاتھ لے گئے۔ آپ ﷺ نے ان کی تلاش میں آدمی بھیجے۔ چنانچہ انہیں پکڑ کر لایا گیا۔ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے اور ان کی آنکھیں پھجورہنی گئیں۔ امیر المؤمنین عبدالملک نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ ﷺ نے انہیں یہ سزا ان کے جرم کی وجہ سے دی یا ان کے کفر کی وجہ سے؟ تو انہوں نے فرمایا کفر کی وجہ سے۔

۴۰۴۳: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت ہے کہ عرب کے کچھ لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور اسلام لے آئے۔ پھر وہ لوگ بیمار پڑ گئے تو آپ ﷺ نے ان کو دودھ والی اونٹنیوں میں بھیجا تاکہ وہ ان کا دودھ پئیں چنانچہ وہ لوگ اسی جگہ رہے اور چرواہے سے متعلق ان کی نیت خراب ہو گئی وہ چرواہا رسول کریم ﷺ کا غلام تھا۔ ان لوگوں نے اس چرواہے کو قتل کر ڈالا اور اونٹنیوں کو بھگا کر لے گئے۔ لوگوں نے کہا کہ رسول کریم ﷺ نے یہ اطلاع سن کر ارشاد فرمایا: اے خدا اس شخص کو پیا سا رکھ کہ جس نے رسول کریم ﷺ کی آل کو (واضح رہے کہ اس جگہ غلام اور چرواہے کے لئے آل کا لفظ ارشاد فرمایا بیانت اس کی وجہ یہ ہے کہ غلام بھی آل میں داخل ہے) تمام رات پیسا رکھا۔ پھر آپ نے ان لوگوں کو تلاش کرنے کے لئے لوگوں کو بھیجا چنانچہ وہ لوگ گرفتار کر لیے گئے پھر ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ ڈالے گئے اور ان کی آنکھوں کو گرم سلاکی سے اندھا کیا گیا (کیونکہ انہوں نے بھی چرواہے کو اسی طرح مار ڈالا تھا) اس حدیث شریف کے سلسلہ

میں بعض راوی دوسرے راویوں سے زیادہ روایت نقل فرماتے ہیں لیکن حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کے سلسلہ میں یہ فرمایا ہے کہ وہ لوگ ان اونٹنیوں کو مشرکین کے ملک میں بھگا کر لے گئے۔

۴۰۴۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیوں کو لوٹ لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پکڑا۔ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے اور ان کی آنکھیں (گرم سلائوں سے) اندھی کر دیں گئیں۔

۴۰۴۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیوں کو لوٹ لیں تو انہیں پکڑ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ پاؤں کٹوا دیئے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں بھر وادیں۔

۴۰۴۶: حضرت ہشام سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی کہ ایک قوم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ لوٹ لیے۔ آپ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ ڈالے اور ان کو اندھا کر لیا (یعنی ان کی آنکھیں پھوڑ دی گئیں)۔

۴۰۴۷: حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ عربہ کے چند لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دودھ والی اونٹنیوں کو لوٹ لیا اور ان کو ہنکا کر لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام کو قتل کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ان کو پکڑنے کے لئے بھیجا چنانچہ وہ لوگ پکڑے گئے اور گرفتار کر لیے گئے اور ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے گئے اور ان کی آنکھ میں گرم سلائیاں پھیری گئی۔

قَالَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ اسْتَأْفُوا إِلَى أَرْضِ الشِّرْكِ۔

۴۰۴۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَلَنَجِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سَعْبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَغَارَ قَوْمٌ عَلَى لِقَاحِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخَذَهُمْ لِقَطْعِ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلِهِمْ وَسَمَلِ أَعْيُنِهِمْ۔

۴۰۴۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْوَزِيرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَابْنَانَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ قَالَ حَدَّثَنَا الدَّرَاءِيُّ وَرِدِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قَوْمًا أَغَارُوا عَلَى لِقَاحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْنَ بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ لِقَطْعِ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلِهِمْ وَسَمَلِ أَعْيُنَهُمْ اللَّفْظُ لِأَبْنِ الْمُثَنَّى۔

۴۰۴۶: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ حَمَادٍ قَالَ قَالَ ابْنَانَا اللَّيْثُ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ قَوْمًا أَغَارُوا عَلَى إِبِلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِقَطْعِ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلِهِمْ وَسَمَلِ أَعْيُنِهِمْ۔

۴۰۴۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ قَالَ قَالَ ابْنَانَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ سَالِمٍ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَذَكَرَ آخَرَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ قَالَ أَغَارَ نَاسٌ مِنْ عُرَيْنَةَ عَلَى لِقَاحِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَاسْتَأْفَوْهَا وَقَتَلُوا غُلَامًا لَهُ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي أَقَارِبِهِمْ فَأَخَذُوا لِقَطْعِ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلِهِمْ

وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ-

۴۰۴۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے اور فرمایا: ان ہی لوگوں سے متعلق آیت محاربہ یعنی: **أَمَّا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ نَازِلٌ هُوَ-**

۴۰۴۸: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتَزَلَّتْ فِيهِمْ آيَةُ الْمُحَارَبَةِ-

۴۰۴۹: حضرت ابو زناد سے روایت ہے کہ ان لوگوں کے رسول کریم ﷺ نے جس وقت ہاتھ پاؤں کانٹے یعنی ان لوگوں کے کہ جن لوگوں نے آنحضرت ﷺ کی اونٹیاں چوری کی تھیں اور آپ نے ان کی آنکھوں کو آگ کے شعلوں سے اندھا کر دیا تھا تو اللہ عزوجل نے عتاب نازل فرمایا (کہ آپ کو ان لوگوں کو اس قدر اذیت دینا لازم نہ تھا) آیت کریمہ: **بَلَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ نَازِلٌ فَرَمَائِي-**

۴۰۴۹: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا قَطَعَ الَّذِينَ سَرَقُوا لِقَاحَهُ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ بِالنَّارِ عَابَهُ اللَّهُ فِي ذَلِكَ فَانزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ الْآيَةُ كَلَّمَهَا-

۴۰۵۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اندھا کر دیا کیونکہ انہوں نے بھی چرواہوں کو اندھا کر دیا تھا (قصدا ان باغیوں کو اندھا کیا) آپ نے بھی اسی طریقہ سے کیا۔

۴۰۵۰: أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ بِالْأَعْرَجِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ زُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ النَّبِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّمَا سَمَلَ النَّبِيُّ ﷺ أَعْيُنَ أَوْلِيكَ لِأَنَّهُمْ سَمَلُوا أَعْيُنَ الرَّعَاءِ-

۴۰۵۱: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی شخص نے قبیلہ انصار کی ایک لڑکی کو قتل کر ڈالا زیور حاصل کرنے کے لالچ میں آ کر اور اس لڑکی کو انہوں نے کنوئیں میں ڈال دیا اور اس لڑکی کا ان لوگوں نے ایک پتھر سے سر توڑ ڈالا پھر وہ شخص گرفتار کر لیا گیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا: اس کو پتھروں سے ہلاک کر دیا جائے یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو جائے۔

۴۰۵۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ وَالْحَارِثُ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي جُرَيْجٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْيَهُودِ قَتَلَ جَارِيَةً مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى حُلِيِّ لَهَا وَالْقَامَا فِي لَيْلٍ وَرَضَخَ رَأْسَهَا بِالْحِجَارَةِ فَأَخَذَ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُرْجَمَ حَتَّى يَمُوتَ-

۴۰۵۲: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے انصار کی ایک لڑکی کو زیور کے لالچ میں قتل کر ڈالا پھر اسے ایک

۴۰۵۲: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ

کنوئیں میں پھینک کر پتھر سے اس کا سر کچل دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پتھر مارنے کا حکم دیا یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو جائے۔

أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ جَارِيَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ عَلَى حُلِيِّ لَهَا ثُمَّ أَقَامَهَا فِي قَلْبٍ وَرَضَخَ رَأْسَهَا بِالْحِجَارَةِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُرْجَمَ حَتَّى يَمُوتَ۔

۴۰۵۳: حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل نے اس فرمان مبارک میں کہ اِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْكُفْرَانُ جَزَاءً مِّمَّا كَفَرُوا بِهِ فَسُيِّرُوا عَلَى وَجْهِ الْقُرْبَانِ (تو پتھر مار کرے گرفتار کیے جانے سے قبل تو اس کو سزا نہیں ہوگی اور یہ آیت مسلمان کے لئے نہیں ہے اگر مسلمان قتل کرے یا ملک میں فساد برپا کرے اور خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جٹک کرے پھر وہ کفار کے ساتھ شامل ہو جائے تو اس کے ذمہ وہ حد ساقط نہیں ہوگی) اور جس وقت وہ شخص اہل اسلام کے ہاتھ آئے گا تو اس کو سزا ملے گی۔

۴۰۵۳: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ابْنِ وَالِدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ النَّخَعِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لِي قَوْلِهِ تَعَالَى اِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أَلَّا يَكُونَ لَهُمُ الْكُفْرَانُ جَزَاءً مِّمَّا كَفَرُوا بِهِ فَسُيِّرُوا عَلَى وَجْهِ الْقُرْبَانِ اَلْأَيَةُ فِي الْمُشْرِكِينَ لَمَنْ تَابَ مِنْهُمْ قَبْلَ أَنْ يُقَاتَرَ عَلَيْهِ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ سَبِيلٌ وَلَيْسَتْ هَذِهِ الْآيَةُ لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ لَمَنْ قَتَلَ وَأُفْسِدَ فِي الْأَرْضِ وَحَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ثُمَّ لَحِقَ بِالْكَفَّارِ قَبْلَ أَنْ يُقَاتَرَ عَلَيْهِ لَمْ يَمُنَّعْ ذَلِكَ أَنْ يَقَامَ فِيهِ الْحَدُّ الَّذِي أَصَابَ۔

باب: مثلہ کرنے کی ممانعت

۴۰۵۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ میں صدقہ خیرات کرنے کی نیت دلاتے اور آپ مثلہ کرنے سے منع فرماتے (یعنی ہاتھ پاؤں کاٹنے سے)۔

۱۸۸۷: النَّهْيُ عَنِ الْمُثَلَّةِ

۴۰۵۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَحْتَكُ فِي خُطْبَتِهِ عَلَى الصَّنَةِ وَيَنْهَى عَنِ الْمُثَلَّةِ۔

باب: پھانسی دینا

۴۰۵۵: حضرت عائشہ صدیقہ خیرت سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا خون درست نہیں ہے لیکن تین صورتوں میں ایک تو اس صورت میں جبکہ کوئی شخص شخص (شادی شدہ) ہو مرنے کا ارکان کرے تو اس کو پتھروں سے مار ڈالا جائے دوسرے وہ شخص جو کہ کسی کو جان بوجھ کر قتل کرے (تو اس کو قصاص میں قتل کیا جائے گا) تیسرے وہ شخص جو کہ مرتد ہو جائے اور خدا اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے جنگ کرے تو وہ شخص قتل کیا جائے یا اس کو سولی دی جائے یا قید

۱۸۸۸: الصَّلْبُ

۴۰۵۵: أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَجِّحٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ عَمْرِو عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَجُزُّ دَمُ امْرِئٍ مِّنْ مُّسْلِمٍ إِلَّا بِأَحَدٍ ثَلَاثٍ يَخْصَالٍ زَانَ مُحْصَنٍ يُرْجَمُ أَوْ رَجُلٌ قَتَلَ رَجُلًا مُّتَعَمِّدًا لِقَتْلٍ أَوْ رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ الْإِسْلَامِ يُحَارِبُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَ

رَسُولُهُ لِيُقْتَلَ أَوْ يُصَلَّبَ أَوْ يُنْفَى مِنَ الْأَرْضِ -

میں ڈال دیا جائے۔

۱۸۸۹: الْعَبْدُ يَأْتِي إِلَى أَرْضِ الشِّرْكِ وَذِكْرُ

باب: مسلمان کا غلام اگر کفار کے علاقہ میں

اِخْتِلَافِ الْفَاطِطِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ جَرِيرِ بْنِ

بھاگ جائے اور جریر کی حدیث میں شععی

ذَلِكَ الْاِخْتِلَافِ عَلَى الشَّعْبِيِّ

پراختلاف

۴۰۵۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو

۴۰۵۶: حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

دَارِدٌ قَالَ قَالَ أَنبَاءُ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ

ارشاد فرمایا: جب کسی کا غلام بھاگ جائے (یعنی فرار ہو جائے) تو اس

جَرِيرٍ قَالَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَبَى الْعَبْدُ لَكُمْ

کی نماز (یعنی کسی قسم کی کوئی بھی عبادت) مقبول نہیں ہوگی جب تک

تَقْبَلُ لَهُ صَلَاةً حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى مَوْلَاهُ -

کہ وہ غلام اپنے مالکوں کے پاس واپس نہ آجائے۔

۴۰۵۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ عَنْ جَرِيرِ بْنِ

۴۰۵۷: حضرت شععی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے

عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَانَ جَرِيرٌ

روایت نقل کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب غلام بھاگ

يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا

جائے تو اس کی نماز (وغیرہ) قبول نہیں ہوگی اور اگر وہ (اسی حالت

أَبَى الْعَبْدُ لَمْ يَقْبَلْ لَهُ صَلَاةً وَإِنْ مَاتَ مَا ت

میں) مر گیا تو کافر مرے گا چنانچہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ کا ایک غلام بھاگ

تَمَا يَرَا وَابْنُ غُلَامٍ لَجَرِيرٍ فَأَخَذَهُ فَضْرَبَ

گیا تھا تو انہوں نے اس کو پکڑ لیا اور اس کی گردن اڑا دی (کیونکہ وہ

عُنُقَهُ -

غلام مرتد ہو کر مشرکین و کفار کے ساتھ شامل ہو گیا تھا)۔

۴۰۵۸: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا

۴۰۵۸: حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ قَالَ أَنبَاءُ إِسْرَائِيلَ عَنْ مُغِيرَةَ

ارشاد فرمایا: جس وقت کوئی غلام مشرکین کے علاقہ میں بھاگ

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِذَا أَبَى

جائے تو اس کا ذمہ نہیں ہے (یعنی اپنے نفع و نقصان کا وہ خود ذمہ دار

الْعَبْدُ إِلَى أَرْضِ الشِّرْكِ فَلَا ذِمَّةَ لَهُ -

ہے)۔

۱۸۹۰: الْاِخْتِلَافُ عَلَى أَبِي إِسْحَاقَ

باب: راوی ابواسحاق پراختلاف سے متعلق

۴۰۵۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ

۴۰۵۹: حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم

عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی غلام مشرکین کے علاقہ میں بھاگ

عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَبَى الْعَبْدُ إِلَى

جائے تو اس کا خون حلال ہوگا۔

أَرْضِ الشِّرْكِ فَقَدْ حُلَّ دَمُهُ -

۴۰۶۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ

۴۰۶۰: حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی

قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ جَرِيرِ بْنِ

اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی غلام بھاگ کر مشرکین کے علاقہ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا أَبَى الْعَبْدُ إِلَى أَرْضِ الشِّرْكِ فَقَدْ

میں چلا جائے تو اس کا خون حلال ہوگا۔

حَلَّ دَمُهُ۔

۳۰۶۱: حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو کوئی غلام بھاگ کر مشرکین کے علاقہ میں چلا جائے تو اس کا خون حلال ہوگا۔

۳۰۶۱: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَقَ إِلَى أَرْضِ الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ۔

۳۰۶۲: حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو کوئی غلام بھاگ کر مشرکین کے علاقہ میں چلا جائے تو اس کا خون حلال ہوگا۔

۳۰۶۲: أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَقَ إِلَى الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ۔

۳۰۶۳: حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جو غلام اپنے مالکوں کے پاس سے گیا اور دشمن کے ملک (دارالکفر) میں چلا گیا اس نے اپنا خون خود ہی حلال کر لیا۔

۳۰۶۳: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَقَ مِنْ مَوَالِيهِ وَلَحِقَ بِالْأَعْدَاءِ وَقَدْ أَحَلَّ بِنَفْسِهِ۔

باب: مرتد سے متعلق احادیث

۱۸۹۱: الْحُكْمُ فِي الْمُرْتَدِّ

۳۰۶۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ مسلمان کا خون حلال نہیں ہے مگر تین وجوہات سے ایک تو وہ جو کہ زنا کا مرتکب ہو (یعنی محسن ہونے کے بعد اس کو زنا کرنے کی وجہ سے سنگسار کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ مر جائے) دوسرے وہ جو کہ قصداً قتل کرے (تو اس کو قصاص میں قتل کیا جائے گا) تیسرے جب کوئی مسلمان مرتد ہو جائے تو اس کو قتل کیا جائے گا۔

۳۰۶۴: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ النَّبَسِيُّ بُوْرِي قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ قَالَ أَبَانَا الْمَيْمُونَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِي عَنْ نَالِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُنْتَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِأَحَدٍ ثَلَاثٍ رَجُلٍ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانِهِ فَعَلَيْهِ الرَّجْمُ أَوْ قَتَلَ عَمْدًا فَعَلَيْهِ الْقَوْدُ أَوْ ارْتَدَّ بَعْدَ إِسْلَامِهِ فَعَلَيْهِ الْقَتْلُ۔

۳۰۶۵: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مسلمان کا خون درست نہیں ہے مگر تین وجہ سے یا تو وہ محسن ہونے کے بعد زنا کا مرتکب ہو جائے یا کسی شخص کو قتل کرے یا اسلام قبول کرنے کے بعد کافر بن جائے (مرتد ہو جائے تو وہ قتل کیا جائے گا)۔

۳۰۶۵: أَخْبَرَنَا مَوْمِلُ بْنُ إِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي الثَّغْرِيِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُنْتَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِثَلَاثٍ أَنْ يَزْنِيَ بَعْدَ مَا أُحْصِنَ أَوْ يَقْتُلَ إِنْسَانًا فُقُتِلَ أَوْ يَكْفُرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ فَيُقْتَلُ۔

۳۰۶۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی اپنا دین تبدیل کرے تو اس کو قتل کر دو۔

۳۰۶۶: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ۔

۳۰۶۷: حضرت عمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بعض لوگ اسلام سے منحرف ہو گئے تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ان کو آگ میں جلوایا۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر میں ان کی جگہ ہوتا تو کبھی میں ان کو آگ میں نہ جلواتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی کو تم لوگ عذاب خداوندی میں (یعنی آگ کے عذاب میں) مبتلا نہ کرو۔ البتہ میں ان کو قتل کر دیتا۔ اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی اپنا دین تبدیل کرے تو اس کو قتل کر دو۔

۳۰۶۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ نَاسًا ارْتَدَوْا عَنِ الْإِسْلَامِ فَحَرَقَهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي تَالِبٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أُحْرِقْهُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللَّهِ أَحَدًا أَوْ لَوْ كُنْتُ أَنَا لَقَتَلْتُهُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ۔

۳۰۶۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جو کوئی اپنا مذہب تبدیل کرے تو اس کو قتل کر دو۔

۳۰۶۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَنبَأَنَا بْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَنبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ۔

۳۰۶۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی اپنا دین تبدیل کرے تو اس کو قتل کر دو۔

۳۰۶۹: أَخْبَرَنِي هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَّارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ۔

۳۰۷۰: حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنا دین تبدیل کرے تو اس کو قتل کر دو (معلوم ہوا کہ کسی جان دار کو خواہ انسان ہو یا جانور وغیرہ اس کو کسی بھی صورت میں آگ کے عذاب میں مبتلا کرنا ناجائز ہوا)۔

۳۰۷۰: أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهَذَا أَوْلَى بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيثِ عَبَّادٍ۔

۳۰۷۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنا دین تبدیل کرے اسے قتل کر دو۔

۳۰۷۱: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسَى عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ

أَنَسِي أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ
بَدَّلَ دِينَهُ فَأَقْلَبُوهُ۔

۳۰۷۲: أَحِبْرَانَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ
أَنَّ عَلِيًّا أَبِي بِنَاسٍ مِنَ الزُّبَيْدِ يَعْبُدُونَ وَنَنَا
فَأَحْرَقَهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَأَقْلَبُوهُ۔

۳۰۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَحَدَّثَنِي حَمَّادُ
بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَا حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ حُمَيْدِ
بْنِ هَلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَخْضَرِيِّ
عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ
إِلَى الْيَمَنِ ثُمَّ أَرْسَلَ مُعَاذَ بْنَ جَعْلٍ بَعْدَ
ذَلِكَ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ
رَسُولِ اللَّهِ إِلَيْكُمْ فَالْفِي لَهُ أَبُو مُوسَى وَسَادَةٌ
يَجْلِسُ عَلَيْهَا فَأَتَى بِرَجُلٍ كَانَ يَهُودِيًّا
فَأَسْلَمَ ثُمَّ كَفَرَ فَقَالَ مُعَاذٌ لَا أَجْلِسُ حَتَّى
يُقْتَلَ قَضَاءُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا قُبِلَ
قَعَدَ۔

۳۰۷۴: أَحِبْرَانَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكْرِيَّا بْنُ دِينَارٍ قَالَ
حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُفَضَّلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ
زَعَمِ السُّدِّيُّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
لَمَّا كَانَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ آمَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ إِلَّا أَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَأَمْرَاتَيْنِ وَقَالَ
أَقْلَبُوهُم وَإِنْ وَجَدْتُمُوهُمْ مَتَعَلِّقِينَ بِأَسْتَارِ الْكُعْبَةِ
عِكْرِمَةَ بْنُ أَبِي جَهْلٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ حَظَلٍ وَمَيْسُ
بْنَ صَبَابَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي السَّرْحِ لَأَمَّا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَظَلٍ فَأَدْرَكَ وَهُوَ مَتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ

۳۰۷۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب کے پاس بعض لوگ زط (نالی پہاڑ) پر لائے گئے جو کہ بت پرستی میں مبتلا تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو آگ میں جلوا دیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنا دین تبدیل کرے تو اس کو قتل کر ڈالو۔

۳۰۷۳: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو (حاکم بنا کر) ملک یمن کی جانب روانہ فرمایا پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو بھیجا اس کے بعد جب وہ ملک یمن پہنچ گئے تو انہوں نے فرمایا: اے لوگو! میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد اور سفیر ہوں یہ سن کر حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے (ان کے آرام کرنے کے لیے) حکم لگایا کہ اس دوران ایک آدمی پیش کیا گیا جو کہ پہلے یہودی تھا پھر وہ شخص مسلمان بن گیا تھا پھر وہ کافر ہو گیا۔ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا کہ جس وقت تک یہ آدمی قتل نہ کر دیا جائے خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق۔ (کیونکہ یہ شخص مرتد ہو چکا تھا اس لیے اس کا قتل کیا جانا ضروری تھا بہر حال) جس وقت وہ شخص قتل کر دیا گیا تب وہ بیٹھے۔

۳۰۷۴: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس روز مکہ مکرمہ فتح ہوا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام لوگوں کو امن دیا (یعنی پناہ دی) لیکن چار مردوں اور عورتوں سے متعلق فرمایا: یہ لوگ جس جگہ ملیں ان کو قتل کر دیا جائے اگرچہ یہ لوگ خانہ کعبہ کے پردوں سے لٹکے ہوئے ہوں (مراد یہ ہے کہ چاہے جیسی بھی عبادت میں مشغول ہوں) وہ چار لوگ یہ تھے عکرمہ بن ابی جہل، عبد اللہ بن حظل، مقیس بن صبابہ اور عبد اللہ بن سعد بن ابی السرح۔ تو عبد اللہ بن حظل خانہ کعبہ کے پردوں سے لٹکا ہوا ملے تو اس کو قتل کرنے کے لئے دو شخص آگے بڑھے ایک تو حضرت سعد بن حریت اور دوسرے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما لیکن حضرت سعد حضرت

الْكَعْبَةِ فَاسْتَقَىٰ إِلَيْهِ سَعِيدُ بْنُ حَرِيثٍ وَ عَمَّارُ بْنُ
 نَاسِرٍ فَسَبَقَ سَعِيدٌ عَمَّارًا حُلَيْنٍ فَقَتَلَهُ وَ أَمَّا
 مَقْبِسُ ابْنُ صُبَابَةَ فَأَذْرَكَهُ النَّاسُ فِي الشُّوقِ
 فَقَتَلُوهُ وَ أَمَّا عِكْرِمَةُ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فَأَصَابَتْهُمْ
 غَاصِبٌ فَقَالَ أَصْحَابُ الشَّفِينَةِ أَحْلِصُوا فَإِنَّ
 إِلَيْكُمْ لَا تَغِي عَنكُمْ شَيْئًا لَهَا فَقَالَ عِكْرِمَةُ
 وَاللَّهِ لَئِنْ لَمْ يَتَّجِبْنِي مِنَ الْبَحْرِ إِلَّا بِخَلَاصٍ لَا
 يَنْجِسُنِي فِي الْبَرِّ غَيْرُهُ اللَّهُمَّ إِنَّ لَكَ عَلَيَّ عَهْدًا إِنَّ
 أَنْتَ عَاقِبْتَنِي بِمَا أَنَا فِيهِ أَنْ ابْنِي مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَضَعَ يَدِي فِي يَدِهِ فَلَا جِدَّةَ
 عَفْوًا كَرِيمًا فَجَاءَ فَاسْتَلَمَ وَ أَمَّا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ سَعِيدِ
 بْنِ أَبِي السَّرْحِ فَإِنَّهُ اخْتَبَأَ عِنْدَ عُمَانَ ابْنِ عَفَّانَ
 فَلَمَّا دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ
 إِلَى الْبَيْعَةِ جَاءَ بِهِ حَتَّى أَوْقَفَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايَعُ عَبْدُ اللَّهِ
 قَالَ لَرَفَعَ رَأْسَهُ لَنَنْظُرَ إِلَيْهِ ثَلَاثًا كُلَّ ذَلِكَ يَأْبَى
 فَبَايَعَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَمَّا
 كَانَ لِيكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ يَقُومُ إِلَى هَذَا حَيْثُ رَأَيْتُمْ
 كَفَفْتُ يَدِي عَنْ بَيْعِيهِ فَيَقْتُلُهُ فَقَالُوا وَ مَا يُدْرِينَا
 يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا فِي نَفْسِكَ هَلَّا أَوْمَأَتْ إِلَيْهَا
 بِعَيْنِكَ قَالَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِيَنْبِي أَنْ يَكُونَ لَهُ خَائِنَةٌ
 أَعْيَبُ-

عمار حبیبؓ سے زیادہ جوان تھے تو انہوں نے اس کو قتل کر دیا آگے بڑھ کر
 اور مقبیس بن صبابہ بازار میں ملا تو اس کو لوگوں نے وہاں پر ہی قتل کر دیا
 اور ابو جہل کا لڑکا عکرمہ سمندر میں سوار ہو گیا تو وہاں پر طوفان آ گیا اور
 وہ اس طوفان میں گھر گیا تو کشتی والوں نے اس سے کہا کہ اب تم سب
 صرف اللہ عزوجل کو پکارو اس لیے کہ تم لوگوں کے معبود اس جگہ کچھ نہیں
 کر سکتے (سب بے بس اور مجبور محض ہیں) اس پر عکرمہ نے جواب دیا
 کہ خدا کی قسم اگر دریا میں اس کے علاوہ کوئی مجھ کو نہیں ہی سکتا تو خوشی
 میں بھی اس کے علاوہ مجھ کو کوئی نہیں بچا سکتا۔ اب میرے پروردگار
 میں تجھ سے اقرار کرتا ہوں کہ اگر اس مصیبت سے کہ میں جس میں
 پھنس گیا ہوں تو مجھ کو بچالے گا تو میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
 حاضر ہوں گا اور ان کے ہاتھ میں ہاتھ رکھوں گا (یعنی میں باہران
 سے بیعت ہو جاؤں گا) اور میں ضرور ان کو اپنے اوپر بخشش کرنے والا
 مہربان پاؤں گا۔ پھر وہ حاضر ہوا اور اسلام قبول کر لیا اور عبداللہ بن ابی
 سرح حضرت عثمان بن سنی کے پاس جا کر چھپ گیا اور جس وقت اس کو
 رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو باہران سے بیعت فرمانے سے لیتے تو حضرت
 عثمان بن سنی نے اس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کر دیا اور
 آپ کے سامنے لاکھڑا کر دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 آپ بیعت کر لیں۔ یہ سن کر آپ نے سر مبارک اٹھایا اور آپ نے
 عبداللہ بن سنی کی جانب تین مرتبہ دیکھا تو گویا آپ نے یہ آیت مرتبہ اس کو
 بیعت فرمانے سے انکار فرما دیا تین مرتبہ کے بعد پھر آخر کار اس کو
 بیعت کر لیا اس کے بعد حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جانب متوجہ
 ہوئے اور فرمایا: کیا تمہارے میں سے کوئی ایک شخص بھی سمجھتا ہے کہ
 کہ جو اٹھ ہڑا ہوتا اس کی جانب جس وقت مجھ کو دیکھتا کہ میں اس کو
 بیعت کرنے سے ہاتھ روک رہا ہوں تو اسی وقت عبداللہ کو قتل کر داتا۔
 ان لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک
 کی بات کا کس طریقہ سے علم ہوتا آپ نے آنکھ سے کس وجہ سے
 اشارہ نہیں فرمایا۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا: نبی کی یہ شان نہیں ہے

(یعنی نبی کے لئے یہ مناسب نہیں ہے) کہ وہ آنکھ پجولی کرے۔

بدترین لوگ:

مطلب یہ ہے کہ بظاہر خاموشی اختیار کرے اور پھر خاموشی سے اس کے خلاف اشارہ کرے اس طریقہ کار سے گویا کہ نفاق کا شاہیہ ہو سکتا ہے جو کہ نبی کی شان کے خلاف ہے۔

ابو جہل وہ بد بخت شخص ہے کہ جس نے قدم قدم پر آنحضرت ﷺ کو سخت قسم کی تکالیف پہنچائیں اس کا لڑکا مکرمہ تھا کہ جس کا مندرجہ بالا احادیث میں تذکرہ ہے۔ ابو جہل غزوہ بدر کے روز قتل کیا گیا اور مکرمہ کچھ عرصہ زندہ رہا اور عبداللہ بن نطل مسلمان ہونے کے بعد دین سے منحرف ہو گیا تھا یعنی مرتد ہو گیا تھا اور عبداللہ بن نطل نے دو بانڈیاں رکھی تھیں جو کہ رسول کریم ﷺ کی شان میں گانے گا کر برائیاں بیان کرتی تھیں اور آپ کی بچو کرتی تھیں اور مقیس بن صباہ اور عبداللہ بن ابی سرح مرتد ہو گئے تھے۔

سمجھ لیں کہ ظاہری طور پر خاموشی اختیار کرے اور دھیسے انداز سے خاموشی کے عالم میں اس کے خلاف اشارہ کرے تو بظاہر اس انداز سے نفاق کا شاہیہ ہوتا ہے جو کہ اس مقدس ہستی کے شایان نہیں کہ وہ آنکھ پجولی کرے چونکہ جس کا جتنا بڑا مقام اور عظمت ہوتی ہے اس کا ہر کام بھی اس شان کے مطابق ہوتا ہے لیکن یہ انداز بڑا ہی عجیب تھا مگر نبی کے ہر کام میں امت کے لئے اصلاح مقصود ہوتی ہے۔ (جائی)

۱۸۹۲ توبۃ

المرتد

باب: مرتد کی توبہ (اور اس کے دوبارہ اسلام قبول کرنے

سے متعلق)

۴۰۷۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ انصار میں سے ایک شخص کہ جس کا نام حارث بن سوید تھا وہ مسلمان ہو گیا تھا لیکن وہ پھر مرتد ہو گیا تھا اور وہ کفار کے ساتھ شامل ہو گیا تھا پھر وہ شرمندہ ہوا تو اس نے اپنی قوم کو کہلا کر بھیجا کہ رسول کریم ﷺ سے دریافت کر لو کہ کیا میری توبہ قبول ہے؟ چنانچہ اس کی قوم رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: فلاں آدمی اب تاوم ہے اور اس نے ہم سے کہا ہے کہ ہم لوگ آپ سے اس سلسلہ میں دریافت کر لیں کہ کیا اس کی توبہ قبول ہوگی؟ اس پر آیت کریمہ: كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ سِغْفُورٌ رَّحِيمٌ تک۔ ”اس قوم کو اللہ کس طریقہ سے ہدایت دیگا جو کہ کافر بن گئی ایمان قبول کرنے کے بعد اور

۴۰۷۵. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْزِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ أَبَانَا دَاوُدُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ اسْلَمَ ثُمَّ ارْتَدَّ وَلِجِقَ بِالشَّرِكِ ثُمَّ تَنَدَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَى قَوْمِهِ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ فَبَجَاءَ قَوْمُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنْ فَلَانًا لَدُنْكَ نَدِمَ وَإِنَّ أَمْرَنَا أَنْ نَسْأَلَكَ هَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَنَزَلَتْ كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ إِلَى قَوْلِهِ غَفُورٌ رَّحِيمٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَاسْلَمَ۔

جو کہ گواہی دے چکی پیغمبر سچا ہے اور پہنچ گئیں ان کو دیکھیں اور اللہ راستہ نہیں بتلاتا ان لوگوں کو جو کہ ظلم کرنے والے ہیں اور ان لوگوں پر لعنت ہے اللہ کی فرشتوں اور لوگوں کی اور وہ لوگ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے اور ان کا عذاب کبھی کم نہ ہوگا اور نہ ان لوگوں کو کبھی مہلت ملے گی مگر جن لوگوں نے توبہ کی اور نیک بن گئے تو اللہ عزوجل بخشش فرمانے والا اور مہربان ہے پھر آپ نے اس شخص کو کھلوادیا اور وہ مسلمان ہو گیا۔

۴۰۷۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قرآن کریم کی سورۃ نحل میں جو آیت کریمہ ہے: مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا إِنَّ اللَّهَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ۔ اس پر اللہ عزوجل کا غصہ ہے اور اس کے لئے بڑا عذاب ہے یہ آیت کریمہ منسوخ ہوگئی اور اس آیت کریمہ کے حکم سے پہنچے لوگ مستثنیٰ کر لیے گئے جن کو کہ بعد والی آیت کریمہ: إِنَّ رَبَّكَ لَبَدُءٌ يُرْسِلُ الرِّيَّاتِ بُرُجًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ میں بیان فرمایا گیا یعنی پھر جو لوگ ہجرت کر کے آئے فتنہ میں مبتلا ہونے کے بعد اور ان لوگوں نے جہاد کیا اور صبر اختیار کیا تو تمہارا پروردگار بخشش فرمانے والا اور مہربان ہے یہ آیت کریمہ عبد اللہ بن ابی مرہج کے بارے میں نازل ہوئی جو کہ ملک مصر میں تھا اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کاتب تھا پھر اس کو شیطان نے ورغایا اور وہ مشرکین میں شامل ہو گیا جس وقت مکہ مکرمہ فتح ہو گیا تو آپ نے اس (مرد) کو قتل کرنے کا حکم فرمایا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کے لئے پناہ کی درخواست فرمائی تو آپ نے اس کو پناہ دیدی۔

باب: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو (نعوذ باللہ) برا کہنے والے

کی سزا

۴۰۷۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دو رہنوی صحابہ میں ایک نابینا شخص تھا اس کی ایک باندی تھی کہ جس کے پیٹ سے اس کے دو بچے تھے وہ باندی اکثر و بیشتر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا (برائی سے) تذکرہ کرتی تھی (اور اس کے دو بچے تھے) وہ نابینا شخص اس کو ڈانٹ ڈپٹ کرتا تھا لیکن وہ نہیں مانتی تھی اور اس حرکت سے باز نہ آتی چند بچے

۴۰۷۶ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَعْقِبَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ إِبرَاهِيمَ قَالَ أَنبَأَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْإِذِي قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لِي سُورَةُ النَّحْلِ مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مِنْ أَكْرَهٍ إِلَىٰ لَوْلَاهُ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ فَسَبَّحَ وَاسْتَشْفَىٰ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ هَاجَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا لُفْتُوَا ثُمَّ جَاهَدُوا وَصَبَرُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَعَفُورٌ رَحِيمٌ وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْجٍ الَّذِي كَانَ كَانَ عَلَىٰ مِصْرَ كَانَ يَكْتُبُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَزَلَهُ الشَّيْطَانُ فَلَحِقَ بِالْكُفَّارِ فَأَمَرَهُ أَنْ يُقْتَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَاسْتَحَارَ لَهُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَأَجَارَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۸۹۳: الْحُكْمُ فِي مَنْ سَبَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۰۷۷ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ مُوسَىٰ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْرَائِيلُ عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَامِ قَالَ كُنْتُ أَقُودُ رَجُلًا أَعْمَىٰ فَانْتَهَيْتُ إِلَىٰ عَكْرِمَةَ فَانْتَأَىٰ يُحَدِّثُنَا قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ أَعْمَىٰ كَانَ

عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَتْ لَهُ أُمُّ وَلَدٍ وَكَانَ
لَهُ مِنْهَا ابْنَانِ وَكَانَتْ تَكْثِرُ الْوَقِيعَةَ بِرَسُولِ اللَّهِ
ﷺ وَتَسْبُو فَيَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ وَيَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِي
فَلَمَّا كَانَ ذَلِكَ لَيْلَةً ذَكَرْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَوَقَعْتُ فِيهِ
فَلَمْ أَصْبِرْ أَنْ قُمْتُ إِلَى الْمِغْوَلِ فَوَضَعْتُهُ فِي
بَطْنِهَا فَاتَّكَاتُ عَلَيْهِ فَفَقَلْتُهَا فَاصْبَحْتُ قَيْلًا
فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَمَعَ
النَّاسُ وَقَالَ أَنْشُدُ اللَّهَ رَجُلًا لِي عَلَيْهِ حَقٌّ فَعَلَّ مَا
فَعَلَ الْإِقَامَ فَاقْبَلِ الْأَعْمَى بِتَدْلُدٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَنَا صَاحِبُهَا كَانَتْ أُمُّ وَلَدِي وَكَانَتْ بِي لَطِيفَةً
رَفِيقَةً وَوَلِيٌّ مِنْهَا ابْنَانِ مِثْلُ اللُّؤْلُؤَيْنِ وَلَكِنَّهَا
كَانَتْ تَكْثِرُ الْوَقِيعَةَ بِكَ وَتَسْتَمُكُ فَانْهَاهَا
فَلَا تَنْتَهِي وَأَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ فَلَمَّا كَانَتْ
الْبَارِحَةَ ذَكَرْتُكَ فَوَقَعْتُ فِيكَ لَقُمْتُ إِلَى الْمِغْوَلِ
فَوَضَعْتُهُ فِي بَطْنِهَا فَاتَّكَاتُ عَلَيْهَا حَتَّى
فَقَلْتُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا
أَشْهَدُوا أَنَّ دَمَهَا هَدْرٌ-

(حسب عادت) اس باندی نے ایک رات میں رسول کریم ﷺ کا تذکرہ برائی سے شروع کر دیا وہ ناچینا شخص بیان کرتا ہے کہ مجھ سے یہ بات برداشت نہ ہو سکی میں نے (اس کو مارنے کے لیے) ایک نیچے (جو کہ ایک لوہے وغیرہ کا وزن دار کھوار سے سجنا چھوٹا ہوتا ہے) اٹھایا اور اس کے پیٹ پر رکھ کر میں نے وزن دیا یہاں تک کہ وہ باندی مر گئی۔ صبح کو جس وقت وہ عورت مردہ تھی تو لوگوں نے رسول کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا آپ نے تمام حضرات کو اٹھایا اور فرمایا: میں اس کو خدا کہ قسم دیتا ہوں کہ جس پر میرا حق ہے (کہ وہ میری فرمانبرداری کرے) جس نے یہ حرکت کی ہے وہ شخص اٹھ کھڑا ہو یہ بات سن کر وہ ناچینا شخص گرتا پڑتا (خوف کی وجہ سے کانپتا ہوا) حاضر خدمت ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ حرکت میں نے کی ہے وہ عورت میری باندی تھی اور وہ مجھ پر بہت زیادہ مہربان تھی اور میری رفیقہ حیات تھی اس کے پیٹ سے میرے دو لڑکے ہیں جو کہ موتی کی طرح (خوبصورت) ہیں لیکن وہ عورت اکثر و بیشتر آپ کو برا کہتی رہتی تھی اور آپ کو گالیاں دیا کرتی تھی میں اس کو اس حرکت سے باز رکھنے کی کوشش کرتا تو وہ باز نہ آتی اور میری بات نہ سنتی آخر کار (تنگ آ کر) گذشتہ رات اس نے آپ کا تذکرہ پھر برائی سے شروع کر دیا میں نے ایک نیچے اٹھایا اور اس کے پیٹ پر رکھ کر زور دیا یہاں تک کہ وہ مر گئی یہ بات سن کر رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمام لوگ گواہ رہیں اس باندی کا خون "ہدر" ہے (یعنی معاف ہے اور اس کا انتقام نہیں لیا جائے گا) اس لیے کہ ایک ایسے جرم کا ارتکاب کیا ہے کہ جس کی وجہ سے اس کا قتل کرنا لازم ہو گیا تھا۔

واجب القتل باندی:

مذکورہ باندی نے دو قسم کے جرائم کا ارتکاب کیا تھا ایک تو یہ کہ باندی ہونے کے باوجود شوہر کی نافرمانی کرنا دوسرے یہ کہ رسول کریم ﷺ کو برا کہنا اور آپ کی شان اقدس میں گستاخی کرنا۔ بہر حال رسول کریم ﷺ کو برا کہنے والے کا قتل کرنا ضروری ہے حضرات محدثین عظام اور فقہاء کرام نے اس مسئلہ کی صراحت اور وضاحت فرمائی ہے حضرت علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ کا اس موضوع پر ایک مستقل رسالہ ہے جس کا نام ہے "تنبیہ الولاة والحکام شاتم علی خیر الامم" یہ رسالہ رسائل ابن عابد کا جزو

بن کر شائع ہوا ہے حضرت علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ نادر و نایاب رسائل کا مجموعہ لاہور سے شائع ہوا ہے۔

اس کے علاوہ ایڈووکیٹ اسماعیل قریشی کی ایک کتاب ”گستاخ رسول کی سزا“ بھی حال ہی میں اس موضوع پر شائع ہوئی

ہے جس میں اسلامی قوانین کے ساتھ ساتھ پاکستانی قانون بھی اس سلسلہ میں تفصیلاً بیان کیا گیا ہے۔ (جامی)

۴۰۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

ایک آدمی نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سخت کہا میں نے کہا کہ اس

کو قتل کر دو لوں؟ تو انہوں نے مجھ کو اس بات پر ڈانٹ دیا اور فرمایا یہ

مقام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کسی کو حاصل نہیں

ہے۔

۴۰۷۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ

مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ قُدَامَةَ بْنِ عَنزَةَ عَنْ أَبِي بَرزَةَ

الْأَسْلَمِيِّ قَالَ أَغْطَى رَجُلٌ لِأَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ

فَقُلْتُ أَقْتُلُهُ فَاسْتَهْرَسَ وَقَالَ لَيْسَ هَذَا لِأَحَدٍ بَعْدَ

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

باب: مذکورہ بالا حدیث شریف میں حضرت اعمش پر

اختلاف

۴۰۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر

رضی اللہ عنہ ایک شخص پر غصہ ہو گئے۔ میں نے عرض کیا: اگر آپ رضی اللہ عنہ حکم

فرمائیں تو میں اس کو قتل کر دوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا: تم یہ

کس طریقہ سے کرو گے؟ میں نے عرض کیا: واقعی قتل کر دوں گا۔ تو اللہ

کی قسم! میری اس بڑی بات نے ان کا غصہ ختم کر دیا اور پھر ارشاد

فرمایا: یہ درجہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو حاصل نہیں

ہے۔

۱۸۹۴: ذِكْرُ الْإِخْتِلَافِ عَلَى الْأَعْمَشِ فِي

هَذَا الْحَدِيثِ

۴۰۷۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو

مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ

بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي بَرزَةَ قَالَ تَغَيَّطَ أَبُو بَكْرٍ

عَلَى رَجُلٍ فَقُلْتُ مَنْ هُوَ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

قَالَ لِمَ قُلْتَ لِأَصْرَبَ عُنُقَهُ إِنْ أَمَرْتَنِي بِذَلِكَ قَالَ

أَفَكُنْتُ لِمَا عَلَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَوَاللَّهِ لَأَذْهَبَ عِظْمُ

عَظْمَتِي الْيَتِي قُلْتُ غَضَبُهُ ثُمَّ قَالَ مَا كَانَ لِأَحَدٍ بَعْدَ

مُحَمَّدٍ ﷺ

۴۰۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے گزرا وہ اپنے

لوگوں میں سے کسی پر غصہ ہو رہے تھے باقی روایت مذکورہ روایت کی

طرح ہے۔

۴۰۸۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعُثْمِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ

حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ

عَمْرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي بَرزَةَ قَالَ

تَغَيَّطَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى رَجُلٍ فَقَالَ لَوْ أَمَرْتَنِي لَفَعَلْتُ

قَالَ أَمَا وَاللَّهِ مَا كَانَ لِشَيْءٍ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ

۴۰۸۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر

صدیق رضی اللہ عنہ ایک شخص پر غصہ ہوئے میں نے عرض کیا اگر آپ رضی اللہ عنہ

۴۰۸۱: أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا

الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ

فرمائیں تو کچھ کروں (یعنی اس کی گردن اڑا دوں) اس پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کسی کے لئے یہ کام جائز نہیں ہے۔

أَبِي بَرزَةَ قَالَ مَرَرْتُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ مَتَّعِطٌ عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقُلْتُ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَنْ هَذَا الَّذِي تَغِيطُ عَلَيْهِ قَالَ وَلَمْ تَسْأَلْ قُلْتُ أَضْرِبُ عَنْقَهُ قَالَ قَوْلَ اللَّهِ لَا ذَهَبَ عِظَمُ كَلِمَتِي غَضَبُهُ لَمْ قَالَ مَا كَانَتْ لِأَخِي بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ

۳۰۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ایک شخص پر سخت غضب ناک ہوئے یہاں تک کہ اس شخص کا رنگ تہیڑ بن گیا۔ اس نے عرض کیا اے خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم! خدا کی قسم اگر تم مجھ کو حکم دو تو میں اس شخص کی گردن اڑا دوں۔ میری یہ بات کہتے ہی وہ ایسے ہو گئے کہ جیسے ان پر ٹھنڈا پانی ڈال دیا گیا ہو اور ان کا غصہ اس شخص کی طرف سے زائل ہو گیا اور کہنے لگے کہ اے ابو ہریرہ! تمہاری ماں تم پر رونے یہ مقام کسی کو حاصل نہیں ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد۔ حضرت امام نسائی بیسیب نے فرمایا: اس روایت کی اسناد میں غلطی ہو گئی ہے اور ابو نصرہ کے بجائے ابو نصر ٹھیک ہے اور اس کا نام حمید بن ہلال ہے حضرت شعبہ نے اس طریقہ سے روایت کیا ہے۔

۳۰۸۳: أَحْبَبْنَا مَعَاوِيَةَ بْنَ صَالِحِ الْأَشْجَرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي بَرزَةَ قَالَ غَضِبَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى رَجُلٍ غَضَبًا شَدِيدًا حَتَّى تَغَيَّرَ لَوْنُهُ فَقُلْتُ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَاللَّهِ لَئِنْ أَمَرْتَنِي لَا ضَرْبَ عَنْقَةٍ لَكُنْتُ أَحَبَّ عَلَيْهِ أَرَدَ نَذْرَ لَبْنَةَ عَلَى الرَّجُلِ قَالَ تَكْتَامُ أَيْكَ أَبَا بَرزَةَ وَإِنَّهَا لَتَكُنْ لِأَخِي بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا أَخَذَا وَالصَّوَابُ أَبُو يُوسُفٍ وَأَصَمُّ حَمِيدُ بْنُ سَلَالٍ خَالِفَةُ شُعْبَةَ

۳۰۸۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے کسی کو سخت ست کہا تو اس نے بھی وہ ہی جواب دیا میں نے عرض کیا: کیا میں اس شخص کی گردن اڑا دوں؟ یہ سن کر انہوں نے مجھ کو ڈانٹ دیا اور فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص کے لیے یہ کام جائز نہیں ہے۔ حضرت امام نسائی بیسیب نے فرمایا: ابو نصر کا نام حمید بن ہلال ہے اور اس روایت کو یونس بن عبید نے مسند روایت کیا وہ روایت یہ ہے۔

۳۰۸۳: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَانَصِرَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي بَرزَةَ قَالَ أَتَيْتُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَقَدْ أَعْلَطَ لِرَجُلٍ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَقُلْتُ أَلَا أَضْرِبُ عَنْقَهُ فَأَنْتَهَرَنِي فَقَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ لِأَخِي بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو نَصْرِ حَمِيدُ بْنُ هِلَالٍ وَرَوَاهُ عَنْهُ يُونُسُ بْنُ عَبِيدٍ فَأَسْنَدَهُ

۳۰۸۳: حضرت ابو ہریرہ سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اس دوران وہ ایک مسلمان پر غصہ ہوئے اور بہت زیادہ سخت غصہ ہوئے میں نے جس وقت یہ دیکھا تو عرض کیا: اے خلیفہ رسول! اگر آپ رضی اللہ عنہ فرمائیں تو میں اس کی گردن اڑا دوں؟ جس وقت میں نے اس شخص کو

۳۰۸۳: أَحْبَبْنَا مَعَاوِيَةَ بْنَ صَالِحِ الْأَشْجَرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بِالصِّدْقِ فَغَضِبَ عَلَى رَجُلٍ مِّنْ

الْمُسْلِمِينَ فَأَشْتَدَّ غَضَبُهُ عَلَيْهِ جَدًّا فَلَمَّا رَأَيْتَ ذَلِكَ قُلْتُ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ أَضْرِبُ عَنْقَهُ فَلَمَّا ذَكَرْتُ الْقَتْلَ أَضْرَبُ عَنْ ذَلِكَ الْحَدِيثِ أَجْمَعَ إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ مِنَ النَّحْوِ فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا أَبَا بَرزَةَ مَا قُلْتَ وَ نَسِيتُ الَّذِي قُلْتَ قُلْتُ ذَكَرْتُهُ قَالَ أَمَا تَذَكُرُ مَا قُلْتَ قُلْتُ لَا وَاللَّهِ قَالَ أَرَأَيْتَ حِينَ رَأَيْتَنِي غَضِبْتُ عَلَى رَجُلٍ فَقُلْتَ أَضْرِبُ عَنْقَهُ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ أَمَا تَذَكُرُ ذَلِكَ أَوْ كُنْتَ فَاعِلًا ذَلِكَ قُلْتُ نَعَمْ وَاللَّهِ وَالآنَ إِنِّي أَمَرْتَنِي لَعَلْتُ قَالَ وَاللَّهِ مَا هِيَ لِأَعِدُّ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا الْحَدِيثُ أَحْسَنُ الْأَحَادِيثِ وَأَجْوَدُهَا وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

۱۸۹۵: السَّحْرُ

۴۰۸۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنِ ابْنِ إِدْرِيسَ قَالَ أَنبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَشَّالٍ قَالَ قَالَ يَهُودِيٌّ لِصَاحِبِهِ اذْهَبْ بِنَا إِلَى هَذَا النَّبِيِّ قَالَ لَهُ صَاحِبُهُ لَا تَقُلْ نَبِيٌّ لَوْ سَمِعْتُكَ تَكُنَّ لَهُ أَرْبَعَةٌ أَغْرِبُ فَاتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَأَلَهُ عَنْ بَعْضِ آيَاتِ بَيِّنَاتٍ فَقَالَ لَهُمْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوا بِيْرِي إِلَى ذِي سُلْطَانٍ وَلَا تَسْخَرُوا وَلَا تَأْكُلُوا الرِّبَا وَلَا تَقْدِفُوا الْمُحَصَّنَةَ وَلَا تَوَلُّوا يَوْمَ الرِّحْفِ وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةٌ يَهُودَانِ لَا تَعْدُوا لِي السَّبِّ فَقَبَلُوا يَدَيْهِ وَرَجَلَيْهِ وَقَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ لَمَّا بَصَعْتُمْكُمْ أَنْ تَبْعُونِي قَالُوا إِنَّ دَاوُدَ دَعَا بَانَ لَا يَزَالُ مِنْ

قتل کرنے کا تذکرہ کیا تو انہوں نے یہ تذکرہ چھوڑ دیا اور گفتگو میں مشغول ہو گئے ہم لوگ جس وقت وہاں سے روانہ ہو گئے اور وہاں سے علیحدہ ہو گئے تو انہوں نے مجھ کو بلایا اور فرمایا: ابو ہریرہ! تم نے ابھی کیا کہا تھا میں تو بھول گیا؟ میں نے کہا کہ مجھ کو یاد دلائیں۔ انہوں نے فرمایا: جو تم نے ابھی کہا تھا کیا وہ تم کو یاد نہیں ہے۔ میں نے کہا: نہیں خدا کی قسم انہوں نے کہا جس وقت تم نے مجھ کو ایک آدمی پر غصہ ہوتے ہوئے دیکھا تھا تو کہا تھا کہ میں اس شخص کی گردن اڑا دوں اے خلیفہ رسول ﷺ انہوں نے پوچھا: کیا تم (واقعی) ایسا کرتے؟ میں نے عرض کیا: بلاشبہ اور اگر حکم فرمائیں تو میں وہ کام انجام دیتا ہوں۔ انہوں نے کہا: خدا کی قسم کسی کو یہ مقام حاصل نہیں ہے یعنی رسول کریم ﷺ کی وفات کے بعد کسی کو یہ حق نہیں ہے۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ روایت تمام روایات سے زیادہ عمدہ اور اعلیٰ ہے۔

باب: جادو سے متعلق

۴۰۸۵: حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے اپنے ایک ساتھی سے کہا کہ چلو اس نبی کے پاس چلیں (یعنی رسول کریم ﷺ کے پاس) چلیں۔ دوسرے شخص نے کہا: اس کو نبی نہ ہو کیونکہ اگر اس نے (یعنی رسول کریم ﷺ نے) سن لیا تو ان کی آنکھیں چار ہو جائیں گی پھر وہ دونوں حضرات نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا کہ وہ نو آیات لیا ہیں جو کہ اللہ عزوجل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عطا فرمائی تھیں جیسا کہ فرمایا گیا: وَقَدْ آتَيْنَا مُوسَىٰ تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ آتَىٰ رَبُّكَ أَكْبَرُ لَقَدْ آتَيْنَاكَ كِتَابًا فِيهِ ذِكْرًا وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ أُوذِيَ النَّاسُ مِنِّي وَإِنِّي مَأْسُومٌ قَدْ جَاءَكُمُ الْكَاهِنُ قَائِلًا أَنَّكُمْ يُرْسَلُونَ قُلْ إِنِّي لَأَنذِرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّىٰ وَلَوْ أَنَّ قَوْمًا سَأَلُوا ظَلِيفًا أَن يَحْمِلَ كَرْسِيًّا لَحَبَّ أَكْبَرًا وَإِنِّي لَأَنذِرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّىٰ وَلَوْ أَنَّ قَوْمًا سَأَلُوا ظَلِيفًا أَن يَحْمِلَ كَرْسِيًّا لَحَبَّ أَكْبَرًا وَإِنِّي لَأَنذِرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّىٰ وَلَوْ أَنَّ قَوْمًا سَأَلُوا ظَلِيفًا أَن يَحْمِلَ كَرْسِيًّا لَحَبَّ أَكْبَرًا وَإِنِّي لَأَنذِرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّىٰ

ذَرِيَّتِهِ نَبِيٌّ وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ أَبْعَثَكَ أَنْ تَقْتُلَنَا
يَهُودُ۔

زیادتی نہ کرو اور اس روز مچھلیوں کا شکار نہ کرو (کیونکہ ہفتہ کا دن یہود کے شکار کرنے کے لئے مقرر کیا گیا تھا) یہ باتیں سن کر ان دونوں یہودیوں نے رسول کریم ﷺ کے پاؤں مبارک چوم لیے اور کہا کہ ہم شہادت دیتے ہیں کہ بلاشبہ آپ اللہ کے رسول ہیں اس پر آپ نے دریافت فرمایا: تو پھر تم لوگ میری کس وجہ سے فرمانبرداری نہیں کرتے؟ انہوں نے جواب دیا: داؤد علیہ السلام نے دعا فرمائی تھی کہ ہمیشہ انکی اولاد میں سے ہی نبی بنا کر میں گے اور آپ حضرت داؤد علیہ السلام کی اولاد میں سے نہیں ہیں یہ صرف ایک بہانہ تھا حضرت داؤد علیہ السلام نے خود آپ کے نبی ہونے کی خوش خبری دی ہے اور ہم کو اندیشہ ہے کہ اگر ہم آپ کی اتباع کریں گے تو یہود ہمیں قتل کر ڈالیں گے۔

نو (۹) نشانیاں:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں نو نشانوں اور نو آیات کا تذکرہ ہے قرآن کریم کے مطابق وہ نو آیات ہیں: (۱) عصا اور لاشیٰ کا مجزؤ (۲) پید بیضاء (۳) طوفان (۴) ندیاں اور جوئیں (۵) خون (۶) قحط (۷) پھلوں کا کم ہو جانا وغیرہ وغیرہ۔ آیت کریمہ: **وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ** میں مذکورہ بالا نو نشانوں کا تذکرہ ہے۔ بہر حال مذکورہ بالا حدیث شریف میں جو احکام مذکور ہیں وہ وہی ہیں جو کہ اس حدیث میں مذکور ہیں اور حدیث بالا کے آخری حصہ میں یہود نے رسول کریم ﷺ کو حضرت داؤد علیہ السلام کی اولاد میں سے نہ ہونے کی وجہ سے رسول تسلیم نہ کرنے کے بارے میں جو کہا ہے وہ تو صرف ایک بہانہ ہے کیونکہ حضرت داؤد علیہ السلام نے خود رسول کریم ﷺ کے دنیا میں آخری نبی بن کر آنے کی خوش خبری دی تھی۔ شروحات حدیث میں اس کی تشریح ہے۔

باب: جادو گر سے متعلق حکم

۴۰۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص گرہ ڈال کر اس میں پھونک مارے (جس طرح سے کہ جادو گر کرتے ہیں) تو اس نے جادو کیا اور جس کسی نے جادو کیا تو وہ شخص مشرک ہو گیا اور جس نے گلے میں کچھ لٹکایا تو وہ اس پر چھوڑ دیا جائے گا یعنی اللہ عزوجل اس کی حفاظت نہیں فرمائے گا۔

۱۸۹۶: الْحُكْمُ فِي السَّحَرَةِ

۴۰۸۶: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْسَرَةَ الْمُنْقَرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ عَقَدَ عُقْدَةً ثُمَّ نَفَثَ فِيهَا فَقَدْ سَحَرَ وَمَنْ سَحَرَ فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وَتَوَكَّلَ إِلَيْهِ۔

دور جاہلیت کے گنڈے:

بعض حضرات نے مذکورہ بالا حدیث شریف سے تعویذ کے لٹکانے کی ممانعت ثابت کی ہے جو کہ غلط ہے بلکہ اس جگہ مراد

وہ گندے وغیرہ ہیں جو کہ دور جاہلیت میں گلے میں لٹکائے جاتے تھے اور ان میں شریک کلمات ہوتے تھے اور شریعت میں جھار پھونک اور دعاء و تعویذ کا ثبوت ہے اور جہاں تک تعویذ کے ثبوت شرعی کا تعلق ہے تو عرض ہے کہ تعویذ کا ثبوت حدیث شریف سے ثابت ہے جیسا کہ بخاری شریف کی مندرجہ ذیل روایت سے واضح ہے: ((عن ابی سعید ان وهطاً من اصحاب رسول اللہ صل ۲ انطلقوا فی سفرۃ سافروها حتی نزلوا بحی من احياء العرب فاستضافوهم فابوا ان یضیفوهم فلدغ سید ذلك الحی فسیعوا له بكل شیء ۱ ینفعه شیء فقال بعضهم لو آتیتم هولاء الرهط الذین قد نزلوا بکم لعلہ ان یکون عند بعضهم شیء فاتوهم فقالوا یا ایہا الرهط ان سیدنا لدغ فسعینا له بكل شیء لا ینفعه شیء فهل عند لعد منکم شیء فقال بعضهم نعم واللہ انی لراق ولكن وانقم قد استضعفناکم فلم تضیفونا فما انا براق لکم حتی تجعلوا لنا جعلاً فصالحوهم علی فطیع من الغنم فانطلق فجعل یتفل ویتراء الحمد لله رب العالمین حتی لکانما نشیط من عقال فانطلق یمشی مابہ فلبہ قال فافوهم جعلهم الذی صالحوهم علیہ فقال بعضهم اقسما فقال الذی رقی اتفعلو حتی ناتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتذکر له الذی کان فننظر ما یامرنا فقدموا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر والا فقال وما یدریک النہارقیۃ اصبتم اقسما و اضربوا الی معہم بسہم)) بخاری شریف ص ۸۵۵ ج ۲ مطبوعہ مع المطابع دہلی۔

مندرجہ بالا احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک شخص کو کسی سانپ وغیرہ نے کاٹ لیا اور اس کو کسی چیز سے آرام نہیں ہوا آخر کار اس کو ایک صحابی کے پاس لے گئے ان صحابی نے اس مریض پر سورۃ فاتحہ دم کی جس سے اس کو شفا ہوتی چلی گئی اور ان لوگوں نے ان صحابی کو بکری کا ایک ٹکڑا وغیرہ دیا۔ حدیث سے یہ مفہوم واضح ہے۔

۱۸۹۷: سَحْرَةُ أَهْلِ الْكِتَابِ

باب: اہل کتاب کے جادو گروں سے متعلق حدیث رسول

۴۰۸۷: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی نے جادو کیا (کہ جس کا نام لبید بن عامر تھا) آپ اس جادو کی وجہ سے چند روز تک مریض رہے پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ ایک یہودی نے آپ پر جادو کر دیا ہے اور فلاں کنوئیں میں گرہیں ڈال کر رکھی ہیں۔ آپ نے لوگوں کو وہاں پر بھیجا وہ لوگ وہ جادو کی گرہیں نکال کر لائے اس کے لاتے ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح سے کھڑے ہو گئے کہ جس طرح سے رسی میں بندھے ہوئے ہوں اور کوئی شخص وہ رسی کھول دے پھر آپ نے اس کا تذکرہ اس یہودی (یعنی جادو کرنے والے شخص سے) نہیں فرمایا

۴۰۸۷ أَخْبَرَنَا هُنَادُ بْنُ الْيَسْرِ بْنِ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ ابْنِ حَبَّانَ يَعْنِي بَرِيدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ سَحَرَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا مِّنَ الْيَهُودِ فَأَشْتَكَى لِذَلِكَ أَيَّامًا فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ إِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْيَهُودِ سَحَرَكَ عَقَدًا عَقَدًا فِي بَيْتِكَ كَذَا وَ كَذَا فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَحْرَجُوهَا فَبِحَيْءٍ بِهَا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَأَنَّمَا نُشِطُ مِنْ عِقَالٍ فَمَا ذَكَرَ ذَلِكَ لِذَلِكَ الْيَهُودِ وَلَا رَأَى فِي رَجَبِهِ قَطُّ۔

اور نہ اس نے آپ کے چہرہ مبارک پر اس کا کچھ بھی اثر محسوس کیا۔

آپ ﷺ پر جادو:

جس شخص نے آپ پر جادو کیا تھا اس نے گرہ لگا کر جادو کیا تھا اور آپ کے بال مبارک پر جادو کیا تھا اور جادو کا سامان مدینہ منورہ کے ایک ویران کنوئیں میں دفن کیا گیا تھا اور مسلم شریف کی روایت میں آپ پر جادو کیے جانے کی تفصیل ان الفاظ میں بیان فرمائی گئی ہے: ((و عن عائشة قالت سحر رسول الله صل ۲ حتی انه ليخيل اليه انه فعل النسي وما فعله حتى اذا كان ذات يوم عندي دُعا الله و دعاه ثم قال اشعرت يا عائشة ان الله قد افتاني فيما استفتية جاءني رجلان جلس احدهما عند راسي والاخر عند رجلي ثم قال احدهما لصاحبه وما وجع الرجل قال مطبوب قال ومن طبه قال لبيد بن الاعصم اليهودي قال فيما ذا قال في مشط و مشاطة وجف طلعة ذكر قال اين هو قال في بئر نروان فذهب النبي صل ۲ في اناس في اصحابه الى البئر فقال هذه البئر التي اربتها و كان ماء ها نقاعة الحناء و كان نخلها رؤس الشياطين فاستخرجه))۔ [مسلم شریف باب السحر ص: ۱۳۵]

مذکورہ بالا روایت کا حاصل بھی یہی ہے کہ آپ پر قبیلہ بنی زریق کے ایک یہودی نے جادو کیا تھا آپ نے فرمایا: اے عائشہ بی بی! مجھے بتلایا گیا ہے اس طرح سے کہ میرے پاس دو آدمی آئے ایک میرے سر کے پاس اور دوسرا پاؤں کے پاس بیٹھا تھا ایک نے دوسرے سے کہا کہ اس کو (یعنی مجھے) کیا مرض ہے؟ دوسرے نے جواب دیا ان کو جادو ہو گیا ہے۔ اس نے کہا کہ اس نے جادو کیا ہے؟ دوسرے نے کہا لبید بن اعصم نے کنگھی میں اور ان بالوں میں جو کہ کنگھی سے جھڑتے ہیں یا نہ کھجور کے خلاف میں اور قبیلہ ذی اروان کے کنوئیں میں وہ جادو کی اشیاء دفن ہیں (خلاصہ) بہر حال جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ جادو ایک حقیقت ہے اور اس کی بہت سی تاثیرات ہیں اور جادو کرنا اور کرنا حرام ہے۔ بہر حال رسول کریم ﷺ پر جادو کیا گیا اور رسول کریم ﷺ کو وحی کے ذریعہ اس کی پوری تفصیل سے مطلع فرما دیا اور اسی وقت سورہ ناس اور سورہ فلق نازل ہوئیں ان دونوں سورت میں گیارہ آیات کریمہ ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ مذکورہ سورہ کی ایک ایک آیت کریمہ پڑھ کر پھونک مارتے جس کی وجہ سے وہ گرہ کھلتی چلی جاتی اور سب سے آخری گرہ کھلتے ہی آپ بالکل شفا یاب ہو گئے۔

حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ محدث دارالعلوم فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ پر جادو کا اثر معمولی ہوا تھا اور وہ اثر یہ ہوا تھا کہ آپ کے مزاج میں اس زمانہ میں بھول آگئی تھی یعنی آپ جو کام نہیں کرتے تھے تو اس کے بارے میں یہ خیال میں آتا کہ میں نے وہ کام کر لیا ہے اور جو کام کر لیا کرتے تھے تو اس کے بارے میں یہ خیال ہوتا کہ میں نے وہ کام نہیں کیا۔ مزید تفصیل کے لیے مدظلہ فرمائیں تفسیر ابن کثیر حاشیہ حضرت مولانا سید انظر شاہ مدظلہ بیان سورہ ناس)۔

باب: اگر کوئی شخص مال لوٹنے لگ جائے تو کیا کیا جائے؟

۴۰۸۸: حضرت قابوس بن مہارق سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور دریافت کرنے لگا کہ اگر کوئی شخص میرا مال دولت مجھ سے چھین لینے کے لئے آجائے تو اس وقت مجھ کو کیا کرنا چاہیے؟ آپ نے اس سے فرمایا: تم کو چاہیے کہ اس کو خدا کا خوف دلانا چاہیے۔ اس نے کہا کہ اگر وہ شخص خوف خداوندی اختیار نہ کرے یعنی نہ ڈرے تو آپ نے فرمایا: ارد گرد کے مسلمانوں کی مدد حاصل کرنا چاہیے۔ اس نے پھر کہا کہ اگر اس جگہ مسلمان موجود نہ ہوں تو کیا کرنا چاہیے؟ اس پر آپ نے فرمایا: ایسی صورت میں حاکم وقت سے کہنا چاہیے۔ یہ بات سن کر اس شخص نے کہا اگر وہاں سے حاکم بھی فاصلہ پر ہو؟ آپ نے فرمایا: ایسی صورت میں اپنے جان و مال کے لیے تم کو جنگ کرنا چاہیے اگر تم حفاظت کرتے ہوئے مارے گئے تو تم شہید ہو جاؤ گے ورنہ تم اپنا مال دولت بچالو گے۔

۴۰۸۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اگر کوئی شخص ظلم سے میرا مال دولت لینے کے لئے آجائے تو مجھ کو کیا کرنا چاہیے؟ آپ نے فرمایا: اس شخص کو خدا کی قسم دینا چاہیے۔ اس نے کہا: اگر وہ شخص یہ بات نہ مانے تو کیا کرنا چاہیے؟ اس پر آپ نے فرمایا: اُس کو دوبارہ اللہ کی قسم دینا چاہیے۔ اس نے پھر عرض کیا: اگر وہ جب بھی نہ مانے تو کیا کرنا چاہیے؟ آپ نے فرمایا: ایسی صورت میں اس شخص سے جنگ کرو اگر تم قتل کر دیتے گئے تو تم جنت میں داخل ہو گے اور اگر وہ (ظالم) مارا گیا تو وہ دوزخ میں جائے گا۔

۴۰۹۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر کوئی ظلم سے میرا مال دولت لینے آئے تو مجھ کو کیا کرنا چاہیے۔ آپ ﷺ نے

۱۸۹۸: مَا يَفْعَلُ مَنْ تَعَرَّضَ لِمَالِهِ

۴۰۸۸ أَخْبَرَنَا هَمَادُ بْنُ السَّرِيِّ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ سَمَاءَ عَنْ قَابُوسَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَلْفُ بْنُ تَعِيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا سَمَاءُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ قَابُوسَ بْنِ مَحَارِقٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَسَمِعْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا نَبِيَّ قَبْرِيْدُ مَا لِي قَالَ ذِكْرُهُ بِاللَّهِ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَذْكُرْ قَالَ فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ مَنْ حَوْلَكَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ حَوْلِي أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ بِالسُّلْطَانِ قَالَ فَإِنْ نَأَى السُّلْطَانُ عَنِّي قَالَ فَاقْبَلْ دُونَ مَالِكَ حَتَّى تَكُونَ مِنْ شُهَدَاءِ الْآخِرَةِ أَوْ تَمْنَعَ مَالَكَ۔

۴۰۸۹ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الْهَادِ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَهْدٍ الْبَغْدَادِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ عُدِيَ عَلَيَّ مَا لِي قَالَ فَانْشُدْ بِاللَّهِ قَالَ فَإِنْ أَبَوْا عَلَيَّ قَالَ فَانْشُدْ بِاللَّهِ قَالَ فَإِنْ أَبَوْا عَلَيَّ قَالَ فَانْشُدْ بِاللَّهِ قَالَ فَإِنْ أَبَوْا عَلَيَّ قَالَ فَاقْبَلْ لِإِنْ قُتِلْتَ لَفِي الْجَنَّةِ وَإِنْ قُتِلْتَ لَفِي النَّارِ۔

۴۰۹۰ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الْهَادِ عَنْ قَهْدِ بْنِ مَطْرِبِ الْبَغْدَادِيِّ عَنْ أَبِي

۳۰۹۵: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کسی شخص کا مال دولت کوئی شخص ناحق طریقہ سے حاصل کرنا چاہے اور وہ شخص (یعنی مال کا مالک کی حفاظت کے لیے) لڑے اور مارا جائے تو وہ شہید ہوگا۔ حضرت امام نسائی بیہد نے فرمایا: اس روایت میں غلطی ہوئی ہے اور ٹھیک پہلی روایت ہے۔

۳۰۹۶: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔

۳۰۹۷: حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنا مال بچانے (یعنی مال دولت کے تحفظ) میں شہید ہو گیا تو وہ شخص شہید ہے۔

۳۰۹۸: حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے مال (کی حفاظت) کے لیے لڑے تو وہ شہید ہے۔

۳۰۹۹: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کے لیے قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے۔

۳۱۰۰: حضرت ابو جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قلم سے مارا (قتل کیا) جائے تو وہ شخص شہید ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ روایت درست ہے اور پہلی روایت جس کو راوی مؤمل نے روایت کیا ہے غلط ہے۔

۳۰۹۵ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَسَنِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَرِيدَ مَالَهُ بِغَيْرِ حَقٍّ لَقَاتَلَ فَهُوَ شَهِيدٌ هَذَا خَطَا وَالصَّوَابُ حَدِيثُ سَعِيدِ بْنِ الْحَمْسِ۔

۳۰۹۶ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَاتَلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ۔

۳۰۹۷ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ قُتَيْبَةُ وَاللَّفْظُ لِإِسْحَاقَ قَالَ قَالَ أَبَانَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَاتَلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ۔

۳۰۹۸ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا عَبْدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَاتَلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ۔

۳۰۹۹ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُؤَمَّلُ عَنْ سُهَيْبَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَاتَلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ۔

۳۱۰۰ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُهَيْبَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَاتَلَ دُونَ مَطْلَبَتِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدِيثُ الْمُؤَمَّلِ خَطَا وَالصَّوَابُ حَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ۔

شہید کی اقسام:

شریعت میں شہید کی دو اقسام ہیں ایک تو شہید حقیقی دوسرے شہید حکمی پہلی قسم کا شہید وہ شہید ہے جو کہ میدان جہاد میں شہید ہو اس کا حکم یہ ہے کہ بغیر غسل و کفن کے ان ہی کپڑوں میں اس کو دفن کر دیا جائے اور قیامت کے روز وہ شہید بارگاہ خداوندی میں اسی حال میں پیش ہوگا (یعنی زخمی حالت میں) دوسری قسم شہید حکمی کی ہے۔ یعنی وہ شخص جو کہ حکم کے اعتبار سے شہید ہے جیسا کہ پیٹ کے مرض میں مرنے والا شخص یا ڈوب کر مرنے والا شخص وغیرہ وغیرہ جیسا کہ حدیث میں ہے: ((المبیطون شہید والغریق شہید)) [الحدیث]

اور جیسا کہ مندرجہ بالا حدیث میں ہے کہ مال کی اور نفس کی حفاظت کرتے کرتے مرنے والا شخص شہید ہے اور سب سے زیادہ جامع تعریف شہید حکمی کی یہی ہے جو کہ مذکورہ بالا حدیث نمبر ۴۱۰۰ میں مذکور ہے یعنی جو شخص ناحق مارا جائے وہ شہید ہے۔ مزید تفصیل کیلئے کتاب احکام شہید میں ملاحظہ فرمائیں۔

باب: جو شخص اہل و عیال کی حفاظت میں مارا جائے وہ بھی

۱۹۰۰: مَنْ قَاتَلَ دُونَ

شہید ہے

أَهْلِهِ

۴۱۰۱: حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کے لئے لڑے پھر وہ (مال و جان کی حفاظت کرتے کرتے) قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے اسی طرح جو شخص اپنی جان بچانے کے لئے مارا جائے وہ شہید ہے اور جو شخص اپنے اہل و عیال کے لئے لڑے وہ بھی شہید ہے۔

۴۱۰۱: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَاتَلَ دُونَ مَالِهِ لَقِتِلَ لَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قَاتَلَ دُونَ دِمِهِ لَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قَاتَلَ دُونَ أَهْلِهِ لَهُوَ شَهِيدٌ۔

باب: جو شخص اپنا دین بچاتے یعنی دین کی حفاظت کرتے

۱۹۰۱: مَنْ قَاتَلَ دُونَ

ہوئے مارا جائے وہ شخص شہید ہے

دِينِهِ

۴۱۰۲: حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کے لئے (یعنی مال کی حفاظت کرتے کرتے) قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے اور جو شخص اپنے مال بچوں یعنی اپنے اہل و عیال (کی حفاظت) کے لئے قتل کر دیا جائے وہ شہید ہے اور جو شخص اپنے دین کے لئے مارا جائے وہ شہید

۴۱۰۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بَعِيٌّ ابْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

ہے اور جو شخص اپنی جان (بچانے) کے لیے قتل کیا جائے وہ شہید ہے۔

مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دَمِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ۔

باب: جو شخص ظلم دور کرنے کے لئے جنگ کرے؟

۴۱۰۳: حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سوید بن مقرن کے پاس بیٹھا ہوا تھا انہوں نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ظلم سے قتل کر دیا جائے وہ شہید ہے (یعنی اس پر ظلم کوئی کرے اور وہ ظلم دور کرتے کرتے جان دے دے تو وہ شہید کے قلم میں ہے)۔

۱۹۰۲: مَنْ قَاتَلَ دُونَ مَظْلَمَتِهِ

۴۱۰۳: أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْإِسْعَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ سَوَادَةَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ سُؤَيْدِ بْنِ مَقْرِنٍ لَمَّا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَظْلَمَتِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ۔

باب: جو کوئی تلوار نکال کر چلانا شروع کرے اس

۱۹۰۳: مَنْ شَهِرَ سَيْفَهُ ثُمَّ وَضَعَهُ

سے متعلق

فِي النَّاسِ

۴۱۰۴: حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص میان سے تلوار نکالے پھر اس کو لوگوں پر چلائے تو اس کا خون ہدر (یعنی ضائع) ہے (یعنی ایسی صورت میں کوئی شخص اس کو قتل کر دے تو دیت یا قصاص کچھ لاگو نہیں ہوگا)۔

۴۱۰۴: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ شَهِرَ سَيْفَهُ ثُمَّ وَضَعَهُ لَدَمَهُ هَدْرٌ۔

۴۱۰۵: حدیث کا مفہوم سابق کے مطابق ہے۔

۴۱۰۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَتَمَّ يَرْفَعُهُ۔

۴۱۰۶: حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص ہتھیار اٹھائے پھر تلوار چلائے تو اس کا خون ہدر (یعنی ضائع) ہے۔

۴۱۰۶: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ مَنْ رَفَعَ السِّلَاحَ ثُمَّ رَضَعَهُ لَدَمَهُ هَدْرٌ۔

۴۱۰۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہمارے اوپر ہتھیار اٹھائے وہ ہمارے میں سے نہیں ہے (مطلب یہ ہے کہ مسلمان پر ہتھیار اٹھانے والا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہوگا)۔

۴۱۰۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ السَّرْحِ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا۔

تکفیر کے اصول:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں دائرہ اسلام سے خارج ہونے سے متعلق جو فرمایا گیا ہے وہ بطور شدت اور سخت معصیت ہونے کے ہے گویا کہ اس نے کفر یہ فعل کا ارتکاب کیا بہر حال ایسا شخص شرعاً فاسق اور فاجر ہے۔ سخت گناہ گار ہے لیکن اس پر اسلام کے ہی احکام جاری ہوں گے۔ کتاب شرح فقہ اکبر میں اس مسئلہ کی تفصیل مذکور ہے اور اردو میں حضرت جد المکرم مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ نے تکفیر کے اصول میں تفصیل بیان فرمائی ہے یہ رسالہ جواہر الفقہ جلد اول کے ساتھ ہے۔

۳۱۰۸: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے ملک یمن سے نبی کی خدمت اقدس میں سونا بھیجا جو کہ مٹی کے اندر تھا (وہ سونا ابھی تک میلا تھا اس کی صفائی نہیں ہوئی تھی) آپ نے اس کو تقسیم فرما دیا اقرع بن حابس اور قبیلہ بنی شجاع میں سے ایک شخص کو اور حضرت عمنہ بن بدر فزاری اور حضرت علقمہ بن علا یہ عامری اور قبیلہ بنی کلاب کے ایک آدمی کو اور حضرت یزید خیل طائی اور قبیلہ بنی نبھائی کے ایک شخص کو۔ یہ دیکھ کر قریش اور انصار کے حضرات غصہ ہو گئے اور کہنے لگے کہ آپ نجد کے حضرات کو تو عطا فرماتے ہیں اور ہم کو نہیں دیتے۔ آپ نے فرمایا: میں ان کے دلوں کو ملاتا ہوں کیونکہ وہ لو مسلم ہیں اور تم تو پرانے مسلمان ہو۔ اس دوران ایک آدمی حاضر ہوا اس کی آنکھیں اندر کو تھیں اور اس کے رخسار بھرے ہوئے تھے اور داڑھی گھٹی تھی اور اس کا سر منڈا ہوا تھا۔ اس نے عرض کیا: اے محمد! تم خدا کا خوف کرو۔ آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل کی کون فرمانبرداری کرے گا اگر میں اس کی نافرمانی کروں؟ اللہ عزوجل نے مجھ کو زمین والوں پر امین بنایا ہے اور تم لوگ مجھ پر اعتماد نہیں کرتے ہو۔ اس دوران ایک شخص (عمر رضی اللہ عنہ) نے گزارش کی جو کہ ان ہی لوگوں میں سے تھا اس کے قتل کرنے کی۔ جس وقت وہ شخص پشت موڑ کر چل دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی نسل میں سے کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو کہ قرآن کریم کی تلاوت کریں گے لیکن قرآن کریم ان کے حلق کے نیچے تک نہیں جائے گا۔ وہ لوگ دین سے اس طریقہ سے نکل جائیں گے کہ جس طریقہ سے تیر جا نور میں سے صاف نکل جاتا ہے اور تیر جا نور کے آر پار ہو جاتا ہے اس میں کچھ نہیں بھرتا۔ اسی طرح ان لوگوں میں بھی دین کا کچھ نشان نہ ہوگا

۳۱۰۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِبْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَانَا الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَعْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ بَعَثَ عَلِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْيَمَنِ بِذَهَبِيَّةٍ لِيُ تَرْتِبَهَا فَفَسَمَهَا بَيْنَ الْأَفْرَعِ بْنِ حَابِسٍ وَالْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي مُجَاشِعٍ وَبَيْنَ عَيْتَةَ بْنِ بَدْرِ الْفَزَارِيِّ وَبَيْنَ عَلْقَمَةَ بْنِ عَلَانَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي كِلَابٍ وَبَيْنَ زَيْدِ الْخَيْلِ الطَّائِبِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي تَهَانَ قَالَ لَفَضَيْتُ قُرَيْشَ وَالْأَنْصَارَ وَقَالُوا يُعْطَى صَنَادِيدُ أَهْلِ نَجْدٍ وَبَدَعْنَا فَقَالَ إِنَّمَا آتَانَهُمْ لِقَابَلٍ وَجَلُّ هَائِرِ الْعَيْنِيِّ نَابِيَةِ الْوَجْنَتَيْنِ كَمَا اللَّحِيَّةِ مَخْلُوقِ الرَّأْسِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اتَّقِ اللَّهَ قَالَ مَنْ يُطِيعِ اللَّهَ إِذَا عَصَيْتُهُ أَيَّامُنِي عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمَنُونِي فَسَأَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ قَتْلَهُ لَمَنْعَهُ فَلَمَّا وَلى قَالَ إِنَّ مِنْ صِنْطِيءٍ هَذَا لَوْمًا يَخْرُجُونَ بِقُرُونِ الْقُرْآنِ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ بِمَرُوفُونَ مِنَ الْبَدِينِ مَرُوفِ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَكْتَلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدْعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ لِيُنْ أَا أَدْرَسْتَهُمْ لَا قُتْلَهُمْ قُلَّ عَادٍ۔

وہ لوگ مسلمان کو قتل (کھل) کریں گے اور وہ لوگ بت پرست لوگوں کو چھوڑ دیں گے اگر میں ان لوگوں کو پاؤں تو ان کو اس طرح سے قتل کر دوں کہ جس طرح سے قوم عاد کے لوگ قتل ہوئے۔

خلاصہ الباب ☆ درحقیقت مذکورہ بالا حدیث میں جن لوگوں کا تذکرہ کیا گیا ہے وہ خوارج ہیں جن کا ظاہر اور ظاہر باطن کچھ اور گویا کہ وہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے زمانہ میں ظاہر ہوئے اور بظاہر وہ اپنے آپ کو بہت بڑا متقی پرہیزگار خوف نہ رکھنے والے دین دار ثابت کرنے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کرنے تاکہ لوگ سمجھیں کہ دنیا میں ایمان والے بس ہیں لوگ ہیں ان سے زیادہ کوئی بھی دین دار نہیں ہو سکتا لیکن ان کا باطن اس کے بالکل برعکس تھا یعنی کہ اندر سے بے ایمان تھے اور اہل بیت مؤمن کامل ظاہر کرتے تھے مذکورہ حدیث کی طرح کا مضمون حدیث کی کتاب سنن ابن ماجہ شریف میں بھی مذکور ہے اور ۱۰۰۰ حدیث نے اس حدیث کا مصداق خوارج کو بتایا ہے جنہوں نے آگے چل کر مسلمانوں کی جماعت کے نمونے کرنے میں کوئی سہ نہ چھوڑی تھی۔ (حاشی)

۴۱۰۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ آخر زمانہ میں چھ لوگ پیدا ہوں گے جو کہ نو عمر اور احمق ہوں گے وہ لوگ ظاہر میں آیات قرآنی تلاوت کریں گے (یا مراد یہ ہے کہ وہ لوگ دوسروں کی خیر خواہی کی باتیں کریں گے) لیکن ان کے حلق سے ایمان نیچے نہیں اترے گا اور وہ لوگ دین سے اس طریقہ سے نکل جائیں گے جس طریقہ سے کہ نشانہ سے تیر آ رہا پار نکل جاتا ہے جس وقت تم ان لوگوں کو دیکھو تو تم ان کو قتل کرو کیونکہ ان کے قتل کرنے میں قیامت کے ان اجر و ثواب ہے۔

۴۱۰۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَحَدَاتُ الْإِنْسَانِ سَفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ حَبْرِ قَوْلِ الْبُرْيَةِ لَا يُجَاوِزُ إِيْمَانَهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَمُرُّونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمُرُّ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَةِ فَإِذَا لَقِيَتْهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۴۱۱۰: حضرت شریک بن شہاب سے روایت ہے کہ مجھ کو بتنا تھی کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کروں اور ان سے خوارج کے حالات دریافت کروں۔ اتفاق سے میں نے عید کے دن حضرت ابو ہریرہ سلمی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ان کے چند احباب کے ساتھ ملاقات کی میں نے ان سے دریافت کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ خوارج کے متعلق سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے کان سے سنا ہے اور میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

۴۱۱۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ وَابْنُ بَشَّارٍ الْخَرَّابِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْأَزْرَقِيِّ بْنِ لَيْسٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ كُنْتُ أَتَمَسِّي أَنَّ أَلْفِي رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَسْأَلُهُ عَنِ الْخَوَارِجِ فَلَقِيْتُ أَبَا بَرزَةَ فِي يَوْمٍ عِنْدَ أَبِي نَعْرِ بْنِ أَصْحَابِهِ لَقَلْتُ لَهُ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُ الْخَوَارِجَ فَقَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُ بِلِسَانِي وَرَأَيْتُهُ يَغْتَرِي

اقدس میں کچھ مال آیا آپ نے وہ مال ان حضرات کو تقسیم فرما دیا جو کہ دائیں جانب اور بائیں جانب بیٹھے ہوئے تھے اور جو لوگ پیچھے کی طرف بیٹھے تھے ان کو کچھ عطا نہیں فرمایا۔ چنانچہ ان میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا: اے محمد ﷺ آپ نے مال انصاف سے تقسیم نہیں فرمایا وہ ایک سالو لے (یعنی گندمی) رنگ کا شخص تھا کہ جس کا سر منڈا ہوا تھا اور وہ سفید کپڑے پہنے ہوئے تھا یہ بات سن کر آپ بہت سخت ناراض ہو گئے اور فرمایا: خدا کی قسم! تم لوگ میرے بعد مجھ سے بڑھ کر کسی دوسرے کو (اس طریقہ سے) انصاف سے کام لیتے ہوئے نہیں دیکھو گے۔ پھر فرمایا: آخردور میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے یہ آدمی بھی ان میں سے ہے کہ وہ لوگ قرآن کی تلاوت کریں گے لیکن قرآن کریم ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ لوگ دائرہ اسلام سے اس طریقہ سے خارج ہونگے کہ جس طریقہ سے کہ تیر شکار سے پار ہو جاتا ہے انکی نشانی یہ ہے کہ وہ لوگ سر منڈے ہوئے ہونگے ہمیشہ نکلتے رہیں گے یہاں تک کہ انکے پچھلے لوگ دجال ملعون کے ساتھ نکلیں گے۔ جس وقت تم ان لوگوں سے ملاقات کرو تو ان کو قتل کر ڈالو۔ وہ لوگ بدترین لوگ ہیں اور تمام مخلوقات سے برے انسان ہیں۔

أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ فَقَسَمَهُ فَأَعْطَى مَنْ عَنْ يَمِينِهِ وَمَنْ عَنْ شِمَالِهِ وَلَمْ يُعْطِ مَنْ وَرَاءَهُ شَيْئًا فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ وَرَائِهِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا عَدَلْتَ فِي الْقِسْمَةِ رَجُلٌ أَسْوَدٌ مَطْمُومٌ الشَّعْرُ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَيْضَانِ لَهْفُضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَصًا شَدِيدًا وَقَالَ وَاللَّهِ لَا تَجِدُونَ بَعْدِي رَجُلًا هُوَ أَعْدَلُ مِنِّي ثُمَّ قَالَ يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ كَمَا هَذَا مِنْهُمْ يَقْرُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيهِمْ يَقْرُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَقْرُونَ السَّهْمَ مِنَ الرَّمِيَةِ سِنَانَهُمُ التَّحْلِيْقُ لَا يَزَالُونَ يَخْرُجُونَ حَتَّى يَخْرُجَ آخِرُهُمْ مَعَ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ فَإِذَا لَقِيَتْهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَحِمَهُ اللَّهُ شَرِيكَ ابْنِ شِهَابٍ لَيْسَ بِذَلِكَ الْمَشْهُورِ۔

سچا مسلمان:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ خود کو مسلمان کہنے سے کوئی شخص کامل درجہ کا مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک کہ اسلام کے تقاضے کو پورا نہ کرے اور اسلام اس کی زندگی کے ہر شعبہ میں محسوس نہ ہو پاک دامنی دیانت داری اور سچائی اور احکام الہیہ کی پابندی تمام اہل اسلام کے لیے لازم ہے اگر کسی شخص کی زندگی میں مذکورہ بالا اوصاف نہ پائے جائیں تو صرف ظاہری عبادت بجالانے سے کامل درجہ کا مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اکابر کی اس موضوع پر تفصیلی کتب میں ان کا مطالعہ فرمائیں۔

حدیث بالا سے ہر صاحب عقل و دانش یہ جان سکتا ہے کہ محض خود کو مسلمان کہنے والا شخص ہی کامل مؤمن نہیں ہو سکتا بلکہ دین اسلام کے جتنے بھی تقاضے ہیں ان کو پورا کرنا تمام شعبہ ہائے زندگی میں اس عمل دین اسلام پر ہو اور حقوق اللہ حقوق العباد سب کو ان کے حق کے مطابق ادا کرنا ہو پاک دامنی راست گوئی دیانت داری اس کا شعار ہو جس سے متاثر ہو کر باقی لوگ بھی اسلام پر کار بند ہوں اخلاقیات میں بدرجہ اتم احکامات الہیہ کی کما حقہ پابندی مذکورہ اوصاف کے حامل کو ایماندار کہنے والا ہر شخص ہو گا نہ اس آدمی کو خود کہتا پڑے کہ میں ایماندار ہوں اور صحیح طور پر مسلمان ہوں عمل سے ہر بات کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ (جامی)

باب: مسلمان سے جنگ کرنا

۱۹۰۴: قِتَالُ الْمُسْلِمِ

۳۱۱۱: حضرت سعد بن ابى وقاص رضى الله تعالى عنه سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان سے لڑنا کفر ہے اور اس کو گالی دینا فسق یعنی بدترین گناہ (اور گناہ بے شمار) ہے۔

۳۱۱۱: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِقِتَالِ الْمُسْلِمِ كُفْرٌ وَسَبَابُهُ فُسُوقٌ۔

۳۱۱۲: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

۳۱۱۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَإِقْتَالُهُ كُفْرٌ۔

۳۱۱۳: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

۳۱۱۳: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَإِقْتَالُهُ كُفْرٌ لَكَ يَا أَبَا إِسْحَاقَ أَمَا سَمِعْتَهُ إِلَّا مِنْ أَبِي الْأَخْوَصِ قَالَ بَلَى سَمِعْتُهُ مِنَ الْأَسْوَدِ وَهَبِراً۔

۳۱۱۴: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

۳۱۱۴: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّعْرَاءِ عَنْ عَمِيهِ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَإِقْتَالُهُ كُفْرٌ۔

۳۱۱۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو برا کہنا فسق ہے (یعنی اس حرکت سے انسان فاسق و فاجر بن جاتا ہے) اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

۳۱۱۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ عَيْدَ الْمَلِكِ ابْنَ عُمَيْرٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَإِقْتَالُهُ كُفْرٌ۔

۳۱۱۶: حضرت شعبہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت حماد سے کہا کہ میں نے حضرت منصور اور حضرت سلیمان اور حضرت زبیر سے وہ سب

۳۱۱۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قُلْتُ لِحَمَادٍ سَمِعْتُ

حضرت نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابو وائل سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو برا کہنا فسوق (شدید درجہ کا گناہ) ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے۔ تم کس پر تہمت لگا رہے ہو منصور پر یا زبید پر یا سلیمان پر۔ انہوں نے فرمایا: نہیں لیکن میں تہمت لگاتا ہوں حضرت ابو وائل پر کہ انہوں نے یہ روایت حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنی۔

۳۱۱۷: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔ حضرت زبید نے کہا کہ میں نے حضرت ابو وائل سے دریافت کیا کہ تم نے یہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔

۳۱۱۸: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

۳۱۱۹: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

۳۱۲۰: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مؤمن سے لڑنا کفر اور اسے گالی دینا گناہ ہے۔

باب: جو شخص گمراہی کے جھنڈے کے نیچے

جنگ کرے؟

۳۱۲۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص فرمانبرداری سے خارج ہو جائے اور وہ جماعت سے نکل جائے الگ ہو جائے پھر وہ شخص مر جائے تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا اور جو کوئی میری امت پر نکلے نیک اور برے تمام قتل

مَنْصُورًا وَ سُلَيْمَانَ وَ زُبَيْدًا يُحَدِّثُونَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبَابُ الْمُسْلِمِ لُسُوقٌ وَ قِتَالُهُ كُفْرٌ مَنْ تَتَّهَمُ اتِّهَمُ مَنْصُورًا اتِّهَمُ زُبَيْدًا اتِّهَمُ سُلَيْمَانَ قَالَ لَا وَلَكِنَّ اتِّهَمُ ابَا وَائِلٍ۔

۳۱۱۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَبَابُ الْمُسْلِمِ لُسُوقٌ وَ قِتَالُهُ كُفْرٌ قُلْتُ لِأَبِي وَائِلٍ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ۔

۳۱۱۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَسْرُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَبَابُ الْمُسْلِمِ لُسُوقٌ وَ قِتَالُهُ كُفْرٌ۔

۳۱۱۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ سَبَابُ الْمُسْلِمِ لُسُوقٌ وَ قِتَالُهُ كُفْرٌ۔

۳۱۲۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قِتَالُ الْمُؤْمِنِ كُفْرٌ وَ سَبَابُهُ لُسُوقٌ۔

۱۹۰۵: التَّغْلِيظُ فِيمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ

عُمِيَّةٍ

۳۱۲۱: أَخْبَرَنَا بَشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ غِيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ رِيَّاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ

کرے اور مومن کو بھی نہ چھوڑے اور جس سے اقرار ہو وہ اقرار نہ کرے تو وہ شخص مجھ سے کوئی تعلق نہیں رکھتا اور جو گمراہی کے جھنڈے کے نیچے لڑائی کرے یا لوگوں کو عصیت کی طرف بلائے یا اس کا غصہ تعصب کی وجہ سے ہو (نہ کہ اللہ عزوجل کے واسطے) پھرتاں تیا جائے تو اس کی موت جاہلیت کی جیسی ہوگی۔

۴۱۲۲: حضرت جناب جیٹو سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بے راہ جھنڈے کے نیچے (یعنی اندھ) دھند بغیر سوچے سمجھے غیر شرعی جنگ کے لیے لڑے اپنی قوم سے تعصب سے وہ غصہ کرے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوتی۔ حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس روایت کی اسناد میں عمران جو کہ کوئی قوی راوی نہیں ہے۔ (عمران سے مراد عمران قطان راوی ہے)۔

الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِثْنَةَ جَاهِلِيَّةٍ وَمَنْ خَرَجَ عَلَى أُمَّتِي يَضْرِبُ بَرِّهَا وَفَاجِرَهَا لَا يَتَخَاشَى مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِي لِدِي عَهْدِهَا فَلَيْسَ مِنِّي وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَأْيِهِ عُمَيْيَةَ يَدْعُو إِلَى عَصِيَّةٍ أَوْ يَغْضِبُ لِعَصِيَّةٍ فَقَاتَلَ فَقَاتَلَ جَاهِلِيَّةً۔

۴۱۲۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمَثْنِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مِجَلَزٍ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَأْيِهِ عُمَيْيَةَ يُقَاتِلُ عَصِيَّةً وَيَغْضِبُ لِعَصِيَّةٍ لَقَاتَلَهُ جَاهِلِيَّةً قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ۔

تعصب کی موت:

شریعت مطہرہ میں تعصب کی موت کا مطلب یہ ہے کہ ظلم پر مدد کرنے کے لئے جنگ کرے جبکہ ہر وہ جنگ کہ جس کی بنیاد تعصب پر ہو وہ تو خود ظلم ہے اس کو اسلام کی جنگ کہنا بالکل بے اصل ہے اور دین کے لئے جنگ کرنے کا مقصد یہہ قسم کے ظلم کو ختم کرنا ہے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کی غرض سے اور دین الہی کی بقاء کے لئے جو جنگ لڑی جائے اور اسی پر اگر جان دے دی جائے مقصد دین کی بقاء اور ظلم کا ختم کرنا ہو تو اس کو شرعی جہاد کہتے ہیں لیکن تعصب کے لئے اپنے آپ کو بہادر غازی یا شہید کہلوانے اور مجاہد ثابت کرنے کے لئے لڑی ہوئی جنگ خود وبال جان ہے دنیا میں اس کا کچھ بھی فائدہ نہیں۔ (جامی)

۱۹۰۶: تَحْرِيمُ الْقَتْلِ

باب: مسلمان کا خون حرام ہونا

۴۱۲۳: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر ہتھیار اٹھائے اور دوسرا بھی ساتھ ہی ہاتھ اٹھائے تو دونوں کے دونوں دوزخ کے کنارے پر ہیں پھر جس وقت قتل کیا تو دوزخ میں گر جائیں گے (اللا یہ کہ ایک دوسرے کو قتل کرنے کی نیت سے ہتھیار اٹھائیں) اور اگر ایک نے ہتھیار اٹھایا اور دوسرے شخص نے نہیں اور ایک نے دوسرے کا دفاع کیا تو ہتھیار اٹھانے والا (پہل کرنے والا) دوزخ میں جائیگا۔

۴۱۲۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْصُورٌ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آشَارَ الْمُسْلِمُ عَلَى أَخِيهِ الْمُسْلِمِ بِالسَّلَاحِ فَهُمَا عَلَى جُرْفٍ جَهَنَّمَ فَإِذَا قَتَلَهُ خَرَا جَمِيعًا فِيهَا۔

۴۱۲۳: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس وقت دو مسلمان ایک دوسرے پر ہتھیار اٹھائیں تو دونوں دوزخ کے کنارے پر ہیں پھر جس وقت ایک نے دوسرے کو قتل کر دیا تو دونوں دوزخ میں داخل ہوں گے (قتل کرنے والا شخص تو دوزخ میں اس وجہ سے داخل ہوگا کہ اس نے ایک مسلمان کا قتل کیا اور مقتول اس وجہ سے دوزخ میں داخل ہوگا کہ اس کی نیت بھی مسلمان کو قتل کرنے کی تھی لیکن اتفاق سے مقتول کا داؤ نہ چلا اور قاتل کا وار کار گر ہو گیا)۔

۴۱۲۵: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت دو مسلمان تلواریں (بندوق، پستول، چاقو وغیرہ) لے کر برسر پیکار ہو جائیں تو دونوں دوزخ میں داخل ہوں گے۔ کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قتل کرنے والا شخص تو دوزخ میں داخل ہوگا (یہ تو سمجھ میں آتا ہے) لیکن جو شخص قتل ہوا ہے تو وہ کس وجہ سے دوزخ میں داخل ہوگا؟ آپ نے فرمایا: اس کی نیت اپنے ساتھی کو قتل کرنے کی تھی (واضح رہے کہ اس کے بعد آنے والی روایت میں ہے کہ وہ شخص اپنے ساتھی کے قتل پر حریص تھا یعنی کہ وہ جلدی سے ساتھی کو قتل کرنا چاہتا تھا لیکن خود ہی قتل ہو گیا)

۴۱۲۶: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو مسلمان تلواریں لے کر آپس میں برسر پیکار ہو جائیں اور ایک دوسرے کو قتل کر دے تو دونوں دوزخ میں جائیں گے۔

۴۱۲۷: حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دو مسلمان تلواریں لے کر آپس میں برسر پیکار ہو جائیں اور ان میں سے ہر ایک دوسرے کے قتل کا ارادہ رکھتا ہو تو دونوں دوزخ میں جائیں گے۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! قاتل کا دوزخ میں جانا سمجھ میں آتا ہے لیکن مقتول کیونکر دوزخ میں جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ بھی تو اپنے ساتھی

۴۱۲۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلِيمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُنْصَرِّبٍ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ إِذَا حَمَلَ الرَّجُلَانِ الْمُسْلِمَانِ السَّلَاحَ أَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ فَهَمَّا عَلَى جُرْفٍ جَهَنَّمَ فَإِذَا قَتَلَ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَهَمَّا فِي النَّارِ۔

۴۱۲۵: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَزِيدَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَاجَعَا الْمُسْلِمَانِ بِسَيفِهِمَا فَقَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَهَمَّا فِي النَّارِ قَبْلَ بَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْقَاتِلُ لَمَّا بَالَ الْمَقْتُولِ قَالَ إِرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ۔

۴۱۲۶: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ هُرُونَ قَالَ أَنْبَأَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا تَوَاجَعَا الْمُسْلِمَانِ بِسَيفِهِمَا فَقَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَهَمَّا فِي النَّارِ مِثْلَهُ سَوَاءً۔

۴۱۲۷: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ الْمِصْبِصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَلْفٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا تَوَاجَعَا الْمُسْلِمَانِ بِسَيفِهِمَا كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا يُرِيدُ قَتْلَ صَاحِبِهِ فَهَمَّا فِي النَّارِ قَبْلَ لَهْ بَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْقَاتِلُ لَمَّا بَالَ الْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى

قتلِ صاحبہ۔

کے قتل پر حریص تھا۔

۴۱۲۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا لُحَيْلُ بْنُ عُمَرَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا نَفَى الْمُسْلِمَانِ بَسِيْفَيْهِمَا فَصَلَ أَخْذَهُمَا صَاحِبَةٌ فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ۔

۴۱۲۸: حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دو مسلمان تلواریں لے کر آپس میں برسر پیکار ہو جائیں اور ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دے تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں جائیں گے۔

۴۱۲۹: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ قَطَّالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَخْتَبِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا تَوَاجَعَا الْمُسْلِمَانِ بَسِيْفَيْهِمَا فَتَقَتَلَ أَخْذَهُمَا صَاحِبَةٌ فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ۔

۴۱۲۹: حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دو مسلمان تلواریں لے کر آپس میں برسر پیکار ہو جائیں اور ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دے تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں جائیں گے۔ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! قاتل تو دوزخ میں جائے گا (یہ تو سمجھ میں آتا ہے) لیکن مقتول کیونکر دوزخ میں جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مقتول بھی تو اپنے ساتھی کے قتل کا ارادہ رکھتا تھا۔

۴۱۳۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَبَدَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَيُّوبَ وَ يُونُسَ وَالْعَلَاءِ بْنِ زَيْنَادٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَخْتَبِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا نَفَى الْمُسْلِمَانِ بَسِيْفَيْهِمَا فَتَقَتَلَ أَخْذَهُمَا صَاحِبَةٌ فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ۔

۴۱۳۰: حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دو مسلمان تلواریں لے کر آپس میں برسر پیکار ہو جائیں اور ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دے تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں جائیں گے۔

۴۱۳۱: أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عَلِيَّةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا تَوَاجَعَا الْمُسْلِمَانِ بَسِيْفَيْهِمَا فَتَقَتَلَ أَخْذَهُمَا صَاحِبَةٌ فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ۔

۴۱۳۱: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت دو مسلمان تلواریں لے کر برسر پیکار ہو جائیں تو دونوں دوزخ میں داخل ہو گئے۔ کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قاتل کرنے والا شخص تو دوزخ میں داخل ہوگا لیکن جو شخص قتل ہوا ہے تو وہ کس وجہ سے دوزخ میں داخل ہوگا؟ آپ نے فرمایا: اس کی نیت اپنے ساتھی کو قتل کرنے کی تھی۔

۴۱۳۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ

۴۱۳۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ میرے بعد کافر نہ

ابنِ مُحَمَّدٍ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا
يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

بن جانا کہ تم میں ہر ایک دوسرے کی گردن مارے (یعنی ایک دوسرے
کے خلاف جنگ کی ابتداء کر ڈالو اور ہر وقت آپس ہی میں برسرِ پیکار
رہو)۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث نمبر: ۴۱۳۱ میں جو فرمایا گیا ہے کہ میرے بعد کافر نہ ہو جانا محدثین نے اس کا مفہوم متعدد
طریقہ سے تحریر فرمایا ہے: (۱) اس جگہ وہ لوگ مراد ہیں جو کہ کسی کے ناحق خون کو حلال سمجھیں تو ظاہر ہے کہ وہ کافر ہیں (۲) یا تو اس
جگہ کفر سے مراد ناقدری اور ناشکری ہے (۳) یا اس سے مراد یہ ہے کہ ایسا شخص کفر سے قریب ہو جاتا ہے جیسا کہ ایک حدیث میں
ہے: ((من ترك الصلوة فقد كفر)) یعنی نماز چھوڑ دی تو اس نے کفر کیا (۴) یا مراد یہ ہے کہ یہ حرکت کفار کی ہے (۵) یا
مراد یہ ہے کہ یعنی تم لوگ یہ حرکت کر کے کافر نہ بن جانا بلکہ ہمیشہ دین اسلام پر قائم رہنا (۶) کفر سے مراد تکفر یعنی ہتھیار پہننا
مراد ہے یا مطلب یہ ہے کہ یہ حرکت کر کے ایک دوسرے کو کافر نہ بناؤ پھر ایک دوسرے کو قتل کرو۔ یہ تفصیل زہر الرطبی حاشیہ سنن
نسائی میں مذکور ہے۔ عبارت ملاحظہ ہو: لا تصيرو كفارا ای كالکفار بضرب استینافا بیان ضرورتہم
كالکفرة او المراد لا ترد و عن الاسلام الی ما کنتم علیہ من عبادة الاصنام حال کونکم کفارا
صارا بعضکم رقاب بعضم والاول اقرب۔ (سندی حاشیہ نسائی ج ۲ ص: ۱۷۶)

۴۱۳۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَحْمَدَ
الزُّبَيْرِيَّ قَالَ سَمِعْنَا شَرِيكَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ أَبِي
الضُّعْفَرِيِّ عَنِ مَسْرُوقٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ
رِقَابَ بَعْضٍ لَا يُؤْخَذُ الرَّجُلُ بِجَنَابَةِ أَبِيهِ وَلَا جَنَابَةِ
أَخِيهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا خَطَأٌ وَالصَّوَابُ
مُرْسَلٌ۔

۴۱۳۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی
گردن مارو (یعنی ایک دوسرے کے خلاف ہتھیار اٹھاؤ اور ایک
دوسرے کو قتل کرو) اور کوئی شخص اپنے باپ یا بھائی کے جرم کے بدلہ
(یعنی دوسرے کے جرم کی پاداش میں) نہیں ماخوذ ہوگا (بلکہ ہر ایک
شخص اپنے جرم اور گناہ کی خود سزا پائے گا) حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ
نے فرمایا: یہ روایت خطا ہے اور صحیح مرسل ہے۔

۴۱۳۴: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ سَمِعْنَا
أَحْمَدَ بْنَ يُونُسَ قَالَ سَمِعْنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ عَنِ
الْأَعْمَشِ عَنِ مُسْلِمٍ عَنِ مَسْرُوقٍ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا
يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَلَا يُؤْخَذُ الرَّجُلُ
بِجَنَابَةِ أَبِيهِ وَلَا بِجَنَابَةِ أَخِيهِ۔

۴۱۳۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ میری وفات کے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک
دوسرے کی گردن مارو (یعنی ناحق ایک دوسرے کا قتل کرو) اور
(قیامت کے دن) کوئی اپنے باپ یا بھائی کے جرم کے بدلہ ماخوذ نہ ہو
گا (بلکہ ہر شخص سے اس کے عمل کے مطابق گرفت ہوگی) (تشریح
سابقہ روایت میں گذر چکی)

۴۱۳۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ سَمِعْنَا أَبَا
مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ مُسْلِمٍ عَنِ مَسْرُوقٍ قَالَ

۴۱۳۵: حضرت مسروق سے مرسل روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تم لوگوں کو اس طریقہ سے نہ پاؤں کہ تم لوگ میرے

فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَا الْفَيْتُكُمْ تَرْجِعُونَ بَعْدِي
كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ لَا يُؤْخَذُ
الرَّجُلُ بِجَرِيرَتِهِ أَبِيهِ وَلَا بِجَرِيرَةِ أَخِيهِ هَذَا
الصَّوَابُ۔

۴۱۳۶: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا
يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ
مُسْرُوقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَرْجِعُوا
بَعْدِي كُفَّارًا مُرْسَلًا۔

۴۱۳۷: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد گمراہ نہ ہو
جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارو (یعنی ایک دوسرے کا ناحق قتل
کرو)۔

۴۱۳۷: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ
عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي ضَلَالًا
يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

۴۱۳۸: حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے حجتہ الوداع میں لوگوں کو خاموش فرمایا پھر ارشاد
فرمایا: میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردن مارو (یعنی
باہمی قتل و قتال کرو)۔

۴۱۳۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ
مَذْرُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا زُرَّارَةَ بْنَ عَمْرٍو بْنَ جَرِيرٍ
عَنْ جَرِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ
اسْتَفْضَتِ النَّاسَ قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا
يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

خلاصہ الباب منہ مذکورہ بالا حدیث میں جو فعل کفارہ کہا گیا ہے کہ تم بھی کفار کی مانند نہ ہو جانا اس
حضرات محدثین نے کئی توجیہات بیان کی ہیں ان سب کا حاصل یہی ہے کہ کفار جیسی حرکت نہ کرنا گویا کہ
اسلام میں ہر مسلمان کی بہت ہی قدر و منزلت ہے اور ہر مومن و مسلمان اللہ کے نزدیک بہت قیمتی ہے اور قتل
کا فعل اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انتہائی ناپسند ہے اور ہر مسلمان اپنے ہر مسلمان بھائی کی
عزت و آبرو کی حفاظت کا ذمہ دار ہے اور قتل جیسا گھناؤنا فعل کفار تو کر سکتے ہیں مگر مسلمان نہیں اس لئے نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ تم کفار جیسی حرکت نہ کرنا کیونکہ تمہارا یہ فعل کفار کے فعل کے مشابہ ہوگا اور
پس صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کسی امتی کا کوئی فعل بھی کفار جیسا دیکھنا پسند نہیں فرماتے اور قتل تو ایک بڑا ظلم والا
فعل ہے اس لئے آپ نے اس قبیح ترین فعل سے منع فرمایا۔

(جاری)

۴۱۳۹: أَخْبَرَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسِ
قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لِي
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْتَنْصَيْتِ النَّاسَ ثُمَّ لَأَلَّ لَا
الْفَيْتَنُكُمْ بَعْدَ مَا أَرَى تَرْجِعُونَ بَعْدِي كُفَّارًا
يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

۴۱۳۹: حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ سے لوگوں کو خاموش کرا لو پھر
فرمایا: دیکھ لو میں تم لوگوں کو نہ پاؤں اسکے بعد (مراد قیمت کا دن
ہے) کہ تم لوگ میرے بعد کافر ہو جاؤ اور ایک دوسرے کی گردن
مارو۔

(حزق کتاب التعمیر)

بجملہ کتاب الحارہ مکمل ہوئی

۳۸

اول کتاب قسم الفنی

فنی تقسیم کرنے سے متعلق احادیث مبارکہ

۳۱۳۰: حضرت یزید بن ہرمل سے روایت ہے کہ نجدہ حروری (نامی شخص جو کہ خوارج کا سردار تھا) جس وقت وہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے قتل میں نکلا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس اس نے کہلویا کہ ذوی القربی کا حصہ کن لوگوں کو ملنا چاہیے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ حصہ تو ہمارا ہے جو کہ رسول کریم ﷺ سے رشتہ داری رکھتے ہیں اور آپ نے ان کو ان ہی لوگوں میں تقسیم فرمادیا (یعنی قبیلہ بنو ہاشم اور قبیلہ بنو مطلب میں) اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہ دینا چاہا تھا کہ وہ ہمارے حق سے کم دیتے تھے تو ہم نے وہ نہیں لیا انہوں نے کہا تھا کہ ہم رشتہ داری کرنے والے کی مدد کریں گے اور ان میں جو شخص مقروض ہوگا اس کا قرضہ ادا کریں گے اور جو غریب اور نادار ہوگا ہم اس کو دیں گے اور اس سے زیادہ دینے سے ان لوگوں نے انکار کر دیا۔

۳۱۳۱: حضرت یزید بن ہرمل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نجدہ حروری (نامی شخص) نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں خط تحریر کیا کہ (مالِ غنیمت اور مالِ فنی میں) حصہ کس کو ملنا چاہیے؟ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف سے جواب لکھا کہ وہ حصہ ہم کو ملنا چاہیے جو کہ اہل بیت میں سے ہیں رسول کریم ﷺ نے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہم سے کہا تھا کہ میں اس حصہ میں سے نکاح کر دوں گا کہ جس کا نکاح نہیں ہوا اور جو شخص مقروض ہو تو اس کا قرضہ ادا کر دوں گا۔ ہم نے کہا کہ نہیں ہمارا حصہ ہم کو دے دو۔ انہوں نے نہیں مانا تو ہم نے ان پر ہی

۳۱۳۰: أَخْبَرَنَا هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَّالُ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمَزَانَ نَجْدَةَ الْحَرُورِيِّ جَمْعَ عَرَجَ بْنِ لَيْثَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبَى لِمَنْ تَرَاهُ قَالَ هَوْلْنَا لِقُرْبَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَمَّا لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ وَلَقَدْ كَانَ عُمَرُ عَرَضَ عَلَيْنَا فَبَيْنَا رَأَيْنَاهُ دُونَ حَقِّهَا فَأَبَيْنَا أَنْ نَقْبَلَهُ وَكَانَ أَلَدِي عَرَضَ عَلَيْهِمْ أَنْ يُعِينَنَا بِأَكْثَرِهِمْ وَبِقُضِيِّ عَنْ غَارِمِهِمْ وَيُعْطَى لِقَبْرِهِمْ وَأَبَى أَنْ يَزِيدَهُمْ عَلَى ذَلِكَ۔

۳۱۳۱: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ هُرُونٍ قَالَ أَبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمَزَانَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبَى لِمَنْ هُوَ قَالَ يَزِيدُ ابْنُ هُرْمَزَانَ وَأَنَا كَتَبْتُ بِكِتَابِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى نَجْدَةَ كَتَبْتُ إِلَيْهِ كَتَبْتُ تَسْأَلِينِي عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبَى لِمَنْ هُوَ وَهُوَ لَنَا أَهْلُ الْبَيْتِ وَ لَقَدْ كَانَ عُمَرُ دَعَانَا إِلَى أَنْ يَنْكَحَ مِنْهُ

چھوڑ دیا۔

أَيُّمًا وَيُحَدِّثُ مِنْهُ عَائِلَتَنَا وَيَقْضِي مِنْهُ عَنْ غَارِمِنَا كَأَيُّمِنَا
إِلَّا أَنْ يُسَلِّمَهُ لَنَا وَآبِي ذَلِكَ فَتَرَكَنَاهُ عَلَيْهِ.

۴۱۴۲: حضرت امام اوزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے (جو خلیفہ عادل تھے قبیلہ بنی اسید میں سے) عمر بن وید کو لکھا کہ تمہارے والد ولید بن عبدالمک بن مردان کی تقسیم کے مطابق تو کل پانچواں حصہ تمہارا ہے لیکن درحقیقت تمہارے والد کا حصہ ایک مسلمان کے برابر تھا اور پانچویں حصہ میں اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ہر ذوی القربیٰ اور یتامیٰ اور مساکین اور مسکروں کا حق تھا تو تمہارے والد پر دعویٰ کرنے والے قیامت کے دن کہتے لوگ ہوں گے اور ایسے آدمی کی کس طریقہ سے نجات ہوگی کہ جس کے اس قدر تعداد میں دعویٰ دار ہوں اور تم نے جو باجے اور ستارے نکالے ہیں وہ سب کے سب بدعت ہیں اور میں نے سوچا تھا کہ تمہارے پاس ایک ایسے شخص کو سمجھوں جو کہ تمہارے لیے (بال) پکڑ کر کھینچے تاکہ تم ذلیل اور رسوا ہو جاؤ اور گمراہی سے باز رہو۔ (یہ جملے تنبیہ کے طور پر فرمائے تھے)۔

۴۱۴۲ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ مُوسَى قَالَ أَبَانَا أَبُو إِسْحَاقَ وَهُوَ الْفَرَارِيُّ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى عُمَرَ ابْنِ الْوَلِيدِ يَكْتَابًا فِيهِ وَقَسَمُ أَيْبِكَ لَكَ الْحُمْسُ كُلُّهُ وَإِنَّمَا سَهُمُ أَيْبِكَ كَسَهُمْ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَفِيَهُ حَقُّ اللَّهِ وَحَقُّ الرَّسُولِ وَذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَإِنَّ السَّبِيلَ لَمَّا أَكْثَرَ خُصْمَاءَ أَيْبِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَكَيْفَ يَنْجُو مَنْ كَثُرَتْ خُصْمَاؤُهُ وَأَظْهَارُكَ الْمَعَارِفَ وَالْمِزْمَارَ بِذَعَةٍ فِي الْإِسْلَامِ وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَهْتُ إِلَيْكَ مِنْ بَعْزٍ جَمَعْتُكُمْ جَمْعًا الشُّوْءِ.

باجہ ستار کا حکم:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں باجہ ستار وغیرہ کو بدعت فرمایا گیا ہے ظاہر ہے کہ یہ چیزیں اسلام میں نئی ایجاد ہیں اور بدعت ہیں اور بدعت کی تعریف ہی یہی ہے کہ جو چیز دین میں ثابت نہ ہو اور لازم نہ ہو اس کا لازم سمجھ کر کرنا۔ بہر حال بدعت گمراہی ہے اور ہر ایک گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے: ((كُلُّ مُخَذَّبَةٍ بِذَعَةٍ وَكُلُّ بِذَعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ)) [الحديث]

۴۱۴۳: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور اس سلسلہ میں عرض کیا: غزوہ حنین میں جو مال آپ نے تقسیم فرمایا تھا قبیلہ بنو ہاشم اور قبیلہ بنو عبدالمطلب کو تقسیم کیا تھا (اس پر انہوں نے کہا) جو مال قبیلہ بنی مطلب کو دیا جو کہ ہمارے بھائی ہیں اور ہم کو کچھ نہیں عطا فرمایا حالانکہ ہم لوگ بھی آپ سے وہ ہی رشتہ داری رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں تو قبیلہ بنو ہاشم اور قبیلہ بنو مطلب کو ایک سمجھتا ہوں کیونکہ یہ دونوں کے دونوں الگ الگ نہیں ہوئے اور

۴۱۴۳ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ أَنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ جَاءَهُ هُوَ وَعُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَكْتُمَانِيهِمَا لِمَا لَسَمَ مِنْ حُمْسِ حُنَيْنِ ابْنِ نَبِيِّ هَاشِمٍ وَنَبِيِّ الْمُطَّلِبِ ابْنِ عَبْدِ مَنَافٍ فَقَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَسَمْتَ لِأَخْوَانِنَا نَبِيِّ الْمُطَّلِبِ ابْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَلَمْ تُعْطِنَا شَيْئًا وَقَرَأْتَنَا مِثْلُ

اسلام اور دور جاہلیت میں ایک ساتھ شامل رہے حضرت جبیر بن مطعم نے کہا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنو عبد شمس اور قبیلہ بنو نوفل کو پانچویں حصہ میں سے کچھ عطا نہیں فرمایا جیسے کہ بنو ہاشم اور بنی عبدالمطلب کو دیا۔

۴۱۴۳: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوی القربیٰ کا حصہ بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کو تقسیم کیا تو میں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ بنو ہاشم کی فضیلت کا تو ہم لوگ انکار نہیں کر سکتے اس لیے کہ اللہ عزوجل نے آپ کو ان میں سے بنایا۔ لیکن آپ نے قبیلہ بنو مطلب کو تو عطا فرمایا اور ہم کو نہیں دیا اور جبکہ ہم اور وہ لوگ تو برابر ہیں ایک درجہ کے اعتبار سے اور آپ نے فرمایا: قبیلہ بنو مطلب مجھ سے الگ نہیں ہوئے نہ تو دور جاہلیت میں نہ ہی دور اسلام میں اور بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہیں اور آپ نے انگلیاں ایک ہاتھ کی دوسرے ہاتھ کی انگلیوں کے اندر کیسی یعنی اس طریقہ سے ملے ہوئے جس طریقہ سے کہ یہ انگلیاں (ایک دوسرے سے ملی ہوئی ہیں)

۴۱۴۵: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حنین والے دن اونٹ کا ایک بال لے لیا اور فرمایا: اے لوگو! میرے واسطے درست نہیں ہے اس مال میں سے (کچھ لے لینا) جو کہ اللہ عزوجل نے تم کو عطا فرمایا اس بال کے برابر لیکن پانچواں حصہ اور وہ پانچواں حصہ بھی تم ہی لوگوں کو واپس کر دیا جاتا ہے اس لیے کہ اس میں بتائی مساکین اور مسافروں کی پرورش ہوتی ہے اور جو کام تمام اہل اسلام کے نفع کے لئے ہوتے ہیں اس میں خرچ ہوتا ہے۔

قَرَأْتَهُمْ فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا أَرَى هَاشِمًا وَالْمُطَلِبَ شَيْئًا وَاحِدًا قَالَ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ وَأَمْ يَقْسِمُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيَنِي عَبْدُ شَمْسٍ وَلَا لِيَنِي نَوْفَلٍ قَبْلَ ذَلِكَ الْخُمْسِ شَيْئًا كَمَا قَسَمَ لِيَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَلِبِ۔

۴۱۴۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ قَالَ أَتَانَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَسْبُوبِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ لَمَّا قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَهُمْ ذِي الْقُرْبَى بَيْنَ بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَلِبِ آتَانَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ لِأَبْنَائِ بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَلِبِ لَا لُنَيْكِرٍ فَضَلُّهُمْ لِمَكَانِكَ الْيَدَى جَعَلَكَ اللَّهُ بِهِ مِنْهُمْ آرَأَيْتَ بَنِي الْمُطَلِبِ أَعْطَيْتَهُمْ وَمَنْعْتَنَا فَإِنَّمَا نَحْنُ وَمَنْ بَيْنَكَ بِمَنْزِلَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّهُمْ لَمْ يَقَارِقُوا بَنِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ وَخَبْرَكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ۔

۴۱۴۵: أَخْبَرَنَا حَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْحَرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بَعْنِي ابْنِ مُوسَى قَالَ أَتَانَا أَبُو إِسْحَاقَ وَهُوَ الْقَزَارِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَبَرَّةَ مِنْ جَنْبِ بَيْعِهِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِي بِمِثْلِ آفَاءِ اللَّهِ عَلَيْكُمْ فَذَرُّوا هَذِهِ إِلَّا الْخُمْسَ وَالْخُمْسُ مَرْدُودٌ عَلَيْكُمْ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ اسْمُ أَبِي سَلَامٍ مَطْوَرٌ وَهُوَ حَبَشِيٌّ وَاسْمُ أَبِي

أَمَامَةَ صِدْقِي بْنِ عَجَلَانَ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

۴۱۳۶ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَّى تَعْبَرًا فَآخِذْ مِنْ سَنَابِهِ وَابْتِرَاقَ بَيْنِ رِصْبَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ لِي مِنَ الْقَمْرِ شَيْءٌ وَلَا هِدْيَةٌ إِلَّا الْخُمْسُ وَالْخُمْسُ مَرْدُودٌ فِيكُمْ۔

۴۱۳۷ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَعْنَى ابْنِ دِينَارٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بْنِ الْحَمَثَانِ عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا آتَاةَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِبِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى نَفْسِهِ مِنْهَا قُرْتِ سَنَةً وَمَا بَقِيَ جَعَلَهُ فِي الْكِرَاعِ وَالْبِتْلَاحِ عِدَّةً لِي سَبِيلَ اللَّهِ۔

مالِ غنیمت اور مالِ فتنے :

کفار سے حاصل کردہ مال دو طرح کے ہوتے ہیں ایک مالِ فتنے اور ایک مالِ غنیمت۔ مالِ فتنے اسے کہتے ہیں جو کہ بغیر کسی جنگ و جہاد کے کفار سے حاصل کیا گیا ہو اور مالِ غنیمت وہ مال ہے جو کہ جہاد اور جنگ کرنے کے بعد کفار چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوں یا کفار کے قتل کرنے سے میدان میں جو مال حاصل ہو لیکن مذکورہ بالا حدیث میں جس مال کا تذکرہ ہوا وہ مالِ فتنے ہے۔ (جائی)

۴۱۳۸ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ زوجہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کسی کو بھیجا اپنا ترکہ لے لے جو کہ رسول کریم ﷺ نے صدقہ کا اور خیبر کے مال کا پانچواں حصہ چھوڑا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہمارے ترکہ کا کوئی وارث نہیں ہے بلکہ ہم جو چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے اور اسی حدیث کے بموجب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی لڑکی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ترکہ بھی نہیں دیا بلکہ جس طریقہ سے رسول کریم ﷺ نے یہ یوں اور کتبہ کے لوگوں کو دیا کرتے تھے اسی طرح دیتے رہے۔

۴۱۳۸ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْخَرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مَحْبُوبٌ يَعْجَبِي ابْنُ مُوسَى قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحَاقَ هُوَ الْفَزَارِيُّ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَسْرَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ صَدَقَتِهِ وَمِمَّا تَرَكَ مِنْ خُمْسٍ خَيْرًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا نُورَثُ۔

۳۱۴۹: حضرت عطاء سے روایت ہے کہ جو کچھ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا تم جو مال غنیمت حاصل کرو اس کا پانچواں حصہ اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ذوی القربیٰ کا تو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ہی حصہ تھا یعنی اللہ کے لئے الگ کوئی حصہ نہیں تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس حصہ میں سے لوگوں کو سواریاں دیتے نقد دیتے اور جس جگہ چاہے صرف اور خرچہ فرماتے اور جو بیل چاہتا وہ خرچ فرماتے۔

۳۱۵۰: حضرت قیس بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت حسن بن محمد سے اس آیت کریمہ سے متعلق دریافت کیا: **وَأَعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ** تو انہوں نے فرمایا: یہ تو اللہ عزوجل کے کلام کا آغاز ہے جس طریقہ سے کہتے ہیں دنیا اور آخرت اللہ عزوجل کے لئے ہے لیکن اختلاف کیا ہے لوگوں نے دو حصوں میں ایک تو رسول کے حصہ میں اور دوسرے ذوی القربیٰ کے حصہ میں۔ بعض حضرات نے فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ کو مانا چاہیے اور بعض حضرات نے فرمایا: ذوی القربیٰ کا حصہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کو مانا چاہیے (جس طریقہ سے کہ پہلے مانا کرتا تھا) اور بعض حضرات نے فرمایا: نہیں اب خلیفہ کے رشتہ داروں کو وہ حصہ مانا چاہیے پھر آخر کار تمام حضرات کی رائے اس بات پر طے ہو گئی کہ ان دونوں حصوں کو گھوڑوں اور سامان جہاد میں خرچ کرنا چاہیے وہ اسی میں خرچہ ہوتا رہا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے دور میں۔

۳۱۵۱: حضرت موسیٰ بن ابی عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت یحییٰ بن جزا سے دریافت کیا آیت کریمہ: **وَأَعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ** کے بارے میں تو میں نے عرض کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کس قدر حصہ تھا انہوں نے کہا پانچویں حصہ کا یعنی کل مال کا بیسواں حصہ۔

۳۱۴۹: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعَادَةَ عَنْ زَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ **وَأَعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ** وَلِلرَّسُولِ وَلِلَّذِي الْقُرْبَى قَالَ خُمُسُ اللَّهِ وَخُمُسُ رَسُولِهِ وَاحِدٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْتَلِفُ مِنْهُ وَيُعْطِي مِنْهُ وَتَسَعَّدَ حَيْثُ شَاءَ وَيَضَعُ بِهِ مَا شَاءَ.

۳۱۵۰: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْخَرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ هُوَ الْقَزَّازِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ قَوْلِهِ **عَزَّ وَجَلَّ وَأَعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ** قَالَ هَذَا مَفَاتِيحُ كَلَامِ اللَّهِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ لِلَّهِ قَالَ اِخْتَلَفُوا فِي هَذَيْنِ السُّهُمَيْنِ بَعْدَ وَاوَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَهُمِ الرَّسُولِ وَسَهُمِ ذِي الْقُرْبَى فَقَالَ قَائِلٌ سَهُمُ الرَّسُولِ ﷺ لِلْخَلِيفَةِ مِنْ تَعْدِهِ وَقَالَ قَائِلٌ سَهُمُ ذِي الْقُرْبَى لِقَرَابَةِ الرَّسُولِ ﷺ وَقَالَ قَائِلٌ سَهُمُ ذِي الْقُرْبَى لِقَرَابَةِ لَخَلِيفَةِ فَاحْتَمَعَ زَائِبُهُمْ عَلَى أَنْ جَعَلُوا هَذَيْنِ السُّهُمَيْنِ فِي الْخَيْلِ وَالْعَدْوِ لِي سَبِيلِ اللَّهِ لَمَكَانًا فِي ذَلِكَ جِلَافَةَ أَبِي بَكْرٍ وَعَمْرٍ.

۳۱۵۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْخَرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَعَادَةَ عَنْ زَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ أَبِي سَعَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ الْجَزَّازِيِّ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ **وَأَعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ** وَلِلرَّسُولِ قَالَ قُلْتُ كَمْ كَانَ لِلسَّيِّدِ ﷺ مِنَ الْخُمُسِ قَالَ خُمُسُ الْخُمُسِ.

۴۱۵۲: حضرت مطرف سے روایت ہے کہ حضرت شجاعہ بنتہ سے رسول کریم ﷺ کے حصہ کے متعلق دریافت کیا گیا اور آپ سے صفی سے متعلق دریافت کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ آنحضرت ﷺ کا حصہ تو ایک مؤمن کے حصہ کے بقدر ہی تھا اور صفی کے لئے تو آپ کو اختیار تھا کہ جو چیز پسند آئے وہ حاصل فرمائیں۔

۴۱۵۲. أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْحَرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مَجْبُوبٌ قَالَ أَبَانَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مَطْرِيفٍ قَالَ سِيلَ الشَّفِيِّ عَنْ سَهْمِ النَّبِيِّ ﷺ وَصَفِيهِ لَقَالَ أَمَا سَهْمِ النَّبِيِّ ﷺ فَكَسَبِهِمْ رَحْلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَا سَهْمِ الشَّفِيِّ فَعَرَّةٌ تُخَذَرُ مِنْ أَيْ شَيْءٍ شَاءَ.

صفی کی تعریف:

شریعت کی اصطلاح میں صفی وہ پہلانا ہے جو کہ امام یا امیر المؤمنین اپنے واسطے مال غنیمت میں سے تقسیم سے قبل قبل منتخب فرمائیں جیسے کہ غلام باندی، گھوڑا وغیرہ وغیرہ۔ اسلام میں دو مرتبہ صحابہ میں اس کی اجازت تھی لیکن یہ حکم صرف آنحضرت ﷺ کے لئے ہی خاص تھا۔ آپ کے بعد کسی دوسرے کو یہ اختیار حاصل نہیں ہے بلکہ مال غنیمت میں سب شریک، جہاد حصہ دار ہوں گے اور سب کو برابر تقسیم ہوگا۔

۴۱۵۳: حضرت یزید بن اشخیر سے روایت ہے کہ میں (مقام مرہب میں) حضرت مطرف کے ساتھ تھا کہ اس دوران ایک شخص چڑھے کا ایک ککڑا لے کر حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یہ ککڑا رسول کریم ﷺ نے میرے واسطے لکھ دیا ہے (اور مجھ کو دے دیا ہے) تو تمہارے میں سے کوئی شخص اس تحریر کو پڑھ سکتا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں یہ تحریر میں پڑھ سکتا ہوں اس میں تحریر تھا کہ: حضرت محمد ﷺ جو نبی کی جانب سے قبیلہ بنو زحیر بن اقیس کے لوگوں کو معلوم ہو کہ وہ گواہی دیں گے اس بات کی کہ خدا کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور محمد ﷺ اس کے بھیجے ہوئے ہیں اور وہ اقرار کریں گے مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ اور پیغمبر کا حصہ اور صفی دینے کا تو اللہ اور رسول ﷺ کی وہ لوگ حفاظت میں رہیں گے۔

۴۱۵۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مَجْبُوبٌ قَالَ أَبَانَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اشْخِيرٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا مَعَ مَطْرِيفٍ بِالْمَرْيَدِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ مَعَهُ لِطْعَةٌ أَدَمٌ قَالَ كَتَبَ لِي هِدْيَةٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَهَلْ أَحَدٌ مِنْكُمْ يَقْرَأُ قَالَ قُلْتُ أَنَا أَقْرَأُ فَإِذَا لَيْتَا مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ ﷺ لَيْتِي زُهَيْرِ بْنِ أَقِيْسٍ أَنَّهُمْ إِنْ شَهِدُوا أَن لَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَانُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَأَقْرَأُوا بِالْخُمْسِ فِي غَنَائِمِهِمْ وَسَهْمِ النَّبِيِّ ﷺ وَصَفِيهِ فَإِنَّهُمْ آمِنُونَ بِإِمَانِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ.

۴۱۵۴: حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا قرآن کریم میں جو خمس اللہ اور رسول دونوں کے لئے مذکور ہے وہ رسول کریم ﷺ کے لئے تھا اور آپ کے رشتہ داروں کے لئے مذکور ہے کیونکہ ان کو صدقہ میں سے کچھ لے لینا درست نہیں تھا۔ آپ نے فرمایا صدقہ تو لوگوں کا میل کچیل ہے وہ قبیلہ بنو ہاشم کے لئے مناسب نہیں ہے اور ان کے شایان شان نہیں ہے (کیونکہ نبی ہاشم سب سے افضل اور اعلیٰ نندان

۴۱۵۴. أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْحَرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مَجْبُوبٌ قَالَ أَبَانَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مَطْرِيفٍ قَالَ سِيلَ الشَّفِيِّ عَنْ سَهْمِ النَّبِيِّ ﷺ وَصَفِيهِ لَقَالَ أَمَا سَهْمِ النَّبِيِّ ﷺ فَكَسَبِهِمْ رَحْلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَا سَهْمِ الشَّفِيِّ فَعَرَّةٌ تُخَذَرُ مِنْ أَيْ شَيْءٍ شَاءَ.

ہے) پھر رسول کریم ﷺ اس پانچویں حصہ میں سے پانچواں حصہ لیتے اور آپ کے رشتہ دار پانچواں حصہ لیتے اور یتیم اسی قدر لیتے تھے اور مساکین بھی اسی مقدار میں لے لیتے تھے مسافر بھی اسی مقدار میں لے لیتے تھے۔ جن کے پاس سواری نہ ہوتی یا راستہ کا خرچہ نہ ہوتا حضرت امام نسائیؒ نے فرمایا یہ جو اللہ نے شروع فرمایا اپنے نام سے فَانَّ لِلَّهِ حُمُسَهُ یہ ابتداء کلام ہے اس وجہ سے کہ تمام چیزیں اللہ ہی کے لیے ہیں اور فے اور فم میں اللہ نے اپنے نام پر شروع کیا اس لیے کہ یہ دونوں عمدہ آمدن ہیں اور صدقہ میں اپنے نام سے شروع نہیں فرمایا بلکہ اس طریقہ سے فرمایا: اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ اٰخِرَتِكَ کیونکہ صدقہ لوگوں کا میل کچیل ہے اور بعض نے کہا کہ مال غنیمت میں سے کچھ لے کر خانہ کعبہ میں رکھ دیتے ہیں اور وہی حصہ اللہ اور رسول ﷺ کا حصہ امام کو ملے گا وہ اس میں گھوڑے اور ہتھیار خریدے گا اور جس کو مناسب سمجھے گا دے دے گا جس سے مسلمانوں کو نفع ہو اور حضرات اہل حدیث اور اہل علم اور فقہاء کرام اور قرآن کریم کے قاریوں کو دے گا اور رشتہ داروں کا حصہ قبیلہ بنی ہاشم اور بنی مطلب کو ملے گا چاہے وہ مال دار ہوں چاہے محتاج ہوں بعض نے کہا کہ جو ان میں محتاج ہوں ان کو ملے گا نہ کہ مال داروں کو جیسے کہ یتیم اور مسافروں میں جو محتاج ہوں ان کو ملے گا اور یہ قول زیادہ ٹھیک معلوم ہوتا ہے لیکن چھوٹے اور بڑے اور مرد و عورت تمام کے تمام حصہ میں برابر ہیں (یعنی مال غنیمت میں عورت اور مرد اور بالغ نابالغ کی قید نہیں ہے سب کا حصہ برابر ہے) کیونکہ اللہ عزوجل نے یہ مال ان کو دلایا ہے اور رسول کریم ﷺ نے ان کو تقسیم فرمایا اور حدیث شریف میں یہ نہیں ہے کہ حضرت نے بعض حضرات کو زیادہ دلایا ہو اور بعض کو کم اور ہم دیکھ اس مسئلہ میں علماء کرام کا اختلاف نہیں سمجھتے کہ اگر کسی شخص نے اپنے تہائی مال کی وصیت کی کسی کی اولاد کے لئے تو وہ تمام اولاد کو برابر برابر ملے گا چاہے مرد ہوں چاہے عورت جب ان کا شمار ہو سکے اس طرح جو چیز کسی کی اولاد کو دلانی جائے تو اس میں تمام کے تمام برابر ہوں گے

وَاللِّيَامَىٰ مِثْلُ ذَلِكَ وَالْمَسَاكِينَ مِثْلُ ذَلِكَ وَالْأَيْنِ السَّبِيلِ مِثْلُ ذَلِكَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ اللَّهُ جَلَّ تَعَالَىٰ وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَإِنَّ السَّبِيلَ وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلَّهِ ابْتِدَاءُ كَلَامٍ لِأَنَّ الْأَشْيَاءَ كُلَّهَا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَعَلَّهُ إِنَّمَا اسْتَفْتَحَ الْكَلَامَ فِي الْفُقَرَاءِ وَالْحُمُسِ بِذِكْرِ نَفْسِهِ لِأَنَّهَا أَشْرَفُ الْكَسْبِ وَلَمْ يَنْسِبِ الصَّدَقَةَ إِلَىٰ نَفْسِهِ عَزَّ وَجَلَّ لِأَنَّهَا أَوْ سَأَخُ النَّاسِ وَاللَّهُ تَعَالَىٰ أَعْلَمُ وَقَدْ قِيلَ يُؤْخَذُ مِنَ الْقِيَمَةِ شَيْءٌ لِيَجْعَلَ فِي الْكُفَّةِ وَهُوَ السَّهْمُ الَّذِي لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُمْ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْإِمَامِ يَشْفِرِي الْكُرَاعَ مِنْهُ وَالْيَتَامَىٰ وَيُعْطَىٰ مِنْهُ مَنْ رَأَىٰ فِيهِ غَنَاءٌ وَنَفْعَةٌ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ وَمِنْ أَهْلِ الْخَدِيثِ وَالْعِلْمِ وَالْفِقْهِ وَالْقُرْآنِ وَهُمْ يَدِي الْقُرْبَىٰ وَهُمْ بَنُو هَانِمٍ وَبَنُو الْمُطَلِبِ بَيْنَهُمُ الْغَنِيُّ مِنْهُمْ وَالْفَقِيرُ وَقَدْ قِيلَ إِنَّهُ لِلْفَقِيرِ مِنْهُمْ دُونَ الْغَنِيِّ كَالْيَتَامَىٰ وَإِنَّ السَّبِيلَ وَهُوَ أَشْبَهُ الْقَوْلَيْنِ بِالصَّوَابِ عِنْدِي وَاللَّهُ تَعَالَىٰ أَعْلَمُ وَالصَّغِيرُ وَالْكَبِيرُ وَالذَّكَرُ وَالْأُنْثَىٰ سَوَاءٌ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ ذَلِكَ لَهُمْ وَقَسَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيهِمْ وَلَيْسَ فِي الْحَدِيثِ أَنَّهُ فَصَلَ بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ وَلَا جِلَافَ نَعْلَمَةَ بَيْنَ الْعُلَمَاءِ فِي رَحْلِ لَوْ أَوْضَىٰ بِطَلْبِهِ لَيْسَ فَلَانَ أَنَّهُ بَيْنَهُمْ وَأَنَّ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَىٰ فِيهِ سَوَاءٌ إِذَا كَانُوا يُحْصَوْنَ فَهَكَذَا كُنَّا شَيْءٌ صَبْرَ لَيْسَ فَلَانَ أَنَّهُ بَيْنَهُمْ بِالسُّوْبَةِ إِلَّا أَنْ يَبِينِ

لیکن جس صورت میں دلانے والا واضح کر دے فلاں کو اس قدر اور فلاں کو اس قدر مال ملے گا تو اس کے کہنے کے مطابق دیا جائے گا اور یہائی کا حصہ ان یہائی کو دلایا جائے گا جو کہ مسلمان ہیں اسی طرح جو مسکین اور مسافر مسلمان ہیں اور کسی کو دو حصہ نہ دیئے جائیں گے یعنی مسکین اور مسافر دونوں کو اختیار دیا جائے گا کہ وہ مسکین کا حصہ لیں یا مسافر کا اب باقی چار خمس مال قیمت میں سے تو وہ امام تقسیم کرنے کا ان مسلمانوں کو جو کہ بالغ ہیں اور جہاد میں شریک ہوئے تھے۔

۳۱۵۵: حضرت مالک بن اوس بن حدان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ دونوں حضرات جھگڑا کرتے ہوئے (یعنی اختلاف کرتے ہوئے آئے) اس مال کے سلسلہ میں جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا جیسے کہ فدک اور قبیلہ بنو نضیر اور غزوہ خیبر کا خمس کہ جس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں ان دونوں حضرات کے سپرد کر دیا تھا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرا اور ان کا فیصلہ فرما دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کبھی فیصلہ نہیں کروں گا (یعنی اس مال کو میں تقسیم نہیں کروں گا) اس لیے کہ دونوں کو معلوم ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارا ترکہ کسی کو نہیں ملتا اور ہم لوگ جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے البتہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس مال کے متولی رہے اور اس میں سے اپنے گھر کے خرچ کے مطابق لے لیتے اور باقی راہ خدا میں خرچہ کرتے پھر آپ کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اس کے متولی رہے پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد میں اس کا متولی رہا۔ میں نے بھی اسی طرح کیا کہ جس طریقہ سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کرتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے لوگوں کو خرچہ کے مطابق دے دیتے کرتے تھے اور باقی بیت المال میں جمع فرماتے پھر یہ دونوں (یعنی حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ) میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا کہ وہ مال ہمارے حوالے فرمادیں ہم اس میں اسی طرح عمل کریں گے کہ جس طریقہ سے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم (اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) عمل فرماتے تھے اور جس طریقہ سے تم عمل کرتے رہے میں نے

ذَلِكَ الْأَمْرِ بِهِ وَاللَّهُ وَلِيُّ التَّوَلِيَّ وَتَهُمَ لِلنَّامِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَتَهُمَ لِلْمَسَاكِينِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَتَهُمَ لِأَهْلِ السَّبِيلِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَلَا يُعْطَى أَحَدٌ تَهُمَ سَهْمٌ مَسْكِينٍ وَتَهُمَ ابْنُ السَّبِيلِ وَقِيلَ لَهُ خُذْ أَيُّهُمَا شِئْتَ وَالْأُوتْبَعَةُ أَخْمَاسٌ يَفْسِمُهَا الْإِمَامُ بَيْنَ مَنْ حَضَرَ الْقِتَالَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ الْبَالِغِينَ۔

۳۱۵۵: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَّادِ قَالَ جَاءَ الْعَبَّاسُ وَعَلِيُّ إِلَى عُمَرَ بِخُتْمَانِ لِقَالَ الْعَبَّاسُ أَفْضِلْ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا فَقَالَ النَّاسُ الْفِضْلُ بَيْنَهُمَا لِقَالَ عُمَرُ لَا أَفْضِلُ بَيْنَهُمَا لَقَدْ عَلِمْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ قَالَ لِقَالَ الزُّهْرِيُّ وَرَبِّهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَخَذَ مِنْهَا قُوتَ أَهْلِهَا وَجَعَلَ سَائِرَهُ سَبِيلَةَ سَبِيلِ الْمَالِ ثُمَّ وَرَبِّهَا أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ ثُمَّ وَرَبِّهَا بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ لَصْنَعْتُ فِيهَا الَّذِي كَانَ يَصْنَعُ ثُمَّ اتَّبَانِي فَسَأَلَانِي أَنْ أَدْفَعَهَا إِلَيْهِمَا عَلَى أَنْ يَلِيَاهَا بِالَّذِي وَرَبِّهَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي وَرَبِّهَا بِهِ أَبُو بَكْرٍ وَالَّذِي وَرَبِّهَا بِهِ فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا وَأَخَذْتُ عَلَى ذَلِكَ عَهْدَهُمَا ثُمَّ اتَّبَانِي يَقُولُ هَذَا الْقِسْمَ لِي بِنُصِيْبِي مِنْ أُمُورِي وَإِنْ شَاءَ أَنْ أَدْفَعَهَا إِلَيْهِمَا عَلَى أَنْ يَلِيَاهَا بِالَّذِي وَرَبِّهَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي وَرَبِّهَا بِهِ أَبُو بَكْرٍ وَالَّذِي

وَلِيَحْتَبِرَ بِهِ ذَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا وَإِنْ أَبَا كُفَيْتَا ذَلِكَ ثُمَّ
 قَالَ رَاعِلْمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ
 خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِلَّذِي الْقُرْبَىٰ وَيَتَامَىٰ
 وَالْمَسَاكِينِ وَأَبْنِ السَّبِيلِ هَذَا لِيَهْوَلَاءِ إِنَّمَا
 الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ
 عَلَيْهَا وَالْمَوْلَمَةَ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ
 وَالغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ هَذِهِ لِيَهْوَلَاءِ وَمَا
 آفَاءَ اللَّهِ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْهُمْ لَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ
 مِنْ خَبَلٍ وَلَا رِكَابٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ هَذِهِ لِلرَّسُولِ
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً قُرَىٰ عَرَبِيَّةً
 فَذَلِكَ كَذَا وَكَذَا أَمَّا آفَاءَ اللَّهِ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْ
 أَهْلِ الْقُرَىٰ فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِلَّذِي الْقُرْبَىٰ
 وَيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَأَبْنِ السَّبِيلِ وَالْفُقَرَاءِ
 الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ
 وَأَمْوَالِهِمْ وَالَّذِينَ تَبَوَّأُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ
 مِنْ قَبْلِهِمْ وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ
 فَاسْتَوْعَبَتْ هَذِهِ آيَةُ النَّاسِ فَلَمْ يَبْقَ أَحَدٌ مِنَ
 الْمُسْلِمِينَ إِلَّا لَهُ فِي هَذَا الْمَالِ حَقٌّ أَوْ قَالَ
 حَقٌّ إِلَّا بَعْضٌ مَنْ تَمْلِكُونَ مِنْ أَرْقَابِكُمْ وَلَئِنْ
 عَشْتُمْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَيَأْتِيَنَّ عَلَىٰ نَكِيٍّ مُسْلِمٍ
 حَقُّهُ أَوْ قَالَ حَقُّهُ۔

وہ مال ان دونوں کے سپرد کر دیا اور دونوں سے اقرار لے لیا اب یہ
 دونوں پھر واپس آگئے ہیں ایک کہتا ہے کہ میرا حصہ میرے نتیجے سے
 واپس دلاؤ (یعنی حضرت عباس رضی اللہ عنہما سے کیونکہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
 چچا تھے) اور دوسرا شخص کہتا ہے کہ میرا حصہ میری اہلیہ کی جانب سے
 دلاؤ (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کیونکہ وہ شوہر تھے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے
 جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محترمہ صاحبزادی تھیں) اگر ان کو منظور ہو تو وہ ان
 میں ان کے سپرد کرتا ہوں اس شرط پر کہ اس طرح سے عمل فرمائیں۔
 جس طریقہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عمل فرماتے تھے اور ان کے بعد
 حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے اور ان کے بعد میں نے یہ
 ہے اور جو ان کو منظور نہ ہو تو وہ اپنے گھر بیٹھ جائیں (اور جو مال ہے وہ
 میرے پاس ہی رہے گا) پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قرآن کریم
 میں دیکھو کہ اللہ عزوجل مالِ غنیمت سے متعلق فرماتا ہے کہ اس میں
 سے خمس اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور رشتہ داروں اور یتامی
 مساکین اور عاملین اور مسافروں کا ہے اور صدقات کے بارے میں
 فرماتا ہے کہ وہ فقراء اور مساکین اور عاملین اور مَوْلَمَةَ قلوب اور
 غلاموں اور قرض داروں اور مجاہدین کے لئے ہیں اور اس مال کو بھی
 حضرت نے صدقہ و خیرات فرمایا تو اس میں بھی فقراء و مساکین اور
 تمام اہل اسلام کا حق ہوگا اور اس میں کچھ مالِ غنیمت ہے اس میں بھی
 سب کا حق ہے پھر ارشاد خداوندی ہے کہ اللہ نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جو مال
 عطا فرمایا اور (تم نے اس کے حاصل کرنے میں) اپنے گھوڑے اور
 سواریاں نہیں دوڑائیں (یعنی بغیر جنگ اور قتل و قتال کے بغیر جو مال
 ہاتھ آ گیا) راوی زہری نے نقل فرمایا البتہ یہ مال خاص رسول کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور وہ چند گاؤں عربیہ یا عربینہ کے اور فدک اور فداں اور
 فلاں مگر اس مال کے حق میں بھی اللہ عزوجل کا ارشاد ہے کہ جو اللہ نے
 اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت فرمایا گاؤں والوں سے وہ اللہ اور رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور رشتہ داروں کا اور یتامی اور مساکین کا اور مسافروں کا
 ہے پھر ارشاد ہے کہ ان فقراء کا بھی اس میں حق ہے جو کہ اپنے مکان

چھوڑ کر آئے اور اپنے مکانات سے نکال دیئے گئے اور اپنے مالوں سے محروم کر دیئے گئے پھر ارشاد ہے کہ ان کا بھی حق ہے کہ جو ان سے پہلے دارالاسلام میں آچکے تھے اور ایمان لایچکے تھے پھر ارشاد ہے کہ ان کا بھی حق ہے کہ جو کہ ان لوگوں کے بعد مسلمان ہو کر آئے تو اس آیت کریمہ نے تمام مسلمانوں کا احاطہ کر لیا اب کوئی مسلمان باقی نہیں رہا کہ جس کا حق اس مال میں نہ ہو یا اس کا کچھ حصہ نہ ہو البتہ تم لوگوں کے بعض اور باندی ہی رہ گئے ان کا حصہ اس مال میں نہیں ہے (وہ محروم ہیں) اور اگر میں زندہ رہوں گا تو البتہ خدا چاہے تو ہر ایک مسلمان کو اس میں سے کچھ نہ کچھ حق یا حصہ ملے گا۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف کے آخری حصہ میں اس قسم کے مال کو تقسیم نہ کرنے سے متعلق مذکور ہے تو اس سلسلہ میں یہ عرض ہے کہ اس قسم کا مال کہ جس کے حصہ دار تمام اہل اسلام ہوں اور علاوہ اس کے پیغمبر فرما چکے ہوں کہ وہ صدقہ ہے اور ہمارا ترکہ کسی کو نہیں ملتا بھلا وہ کس طرح سے تقسیم ہو سکتا ہے اور وہ مال ترکہ کی طرح نہیں ہے کہ اس کی تقسیم تمام ورثہ پر کی جائے وہ تو ایک طرح سے وقف ہے جس کا تقسیم ہمیشہ کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اور حدیث بالا کے ختم پر جو ارشاد ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ یہ دو وجوہات تھیں جو کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ورثہ میں تقسیم نہیں فرمایا اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی درخواست کو قبول نہیں فرمایا۔

آخر کتاب فتح النبی، آخر فتح النبی،

کتاب البیعة

بیعت سے متعلق احادیث مبارکہ

باب: تابع داری کرنے پر بیعت

۳۱۵۶: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول کریم ﷺ سے بیعت کی سننے اور ماننے پر (یعنی آپ جو حکم صادر فرمائیں گے ہم اس کو سنیں گے اور اس کے مطابق عمل کریں گے) آسانی اور دشواری اور خوشی اور رنج ہر ایک حالت میں اور جو شخص ہمارے لیے امیر سردار بنایا جائے گا اس سے نہ جھگڑنے پر یعنی آپ جس کو ہمارے اوپر حاکم قرار دیں گے ہم لوگ اسکی بھی فرمانبرداری کریں گے اور ہم لوگ ہمیشہ حق کے ماتحت رہیں گے چاہے ہم جس جگہ پر بھی ہوں اور ہم کسی برا کہنے والے کی برائی سے نہیں ڈریں گے۔

۳۱۵۷: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سنیں گے اور اس پر عمل کریں گے دشواری میں اور آسانی میں (آگے مذکورہ بالا روایت بیان کی)۔

باب: اس پر بیعت کرنا کہ جو بھی ہمارا امیر مقرر ہوگا ہم

اس کی مخالفت نہیں کریں گے

۳۱۵۸: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے

۱۹۰۸: الْبَيْعَةُ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ

۳۱۵۶: أَخْبَرَنَا الْإِمَامُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّسَائِيُّ مِنْ لَفِظِهِ قَالَ أَنبَأَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ ابْنِ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْيُسْرِ وَالْعُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَأَنْ نَقُومَ بِالْحَقِّ حَيْثُ كُنَّا لَا نَخَافُ لَوْمَةَ لَائِمٍ۔

۳۱۵۷: أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ حَمَادٍ قَالَ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ ابْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

۱۹۰۹: بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى أَنْ لَا تُنَازَعَ

الْأَمْرَ أَهْلَهُ

۳۱۵۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَرِثُ بْنُ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور ماننے یعنی سمع و اطاعت پر بیعت کی (مطلب یہ ہے کہ آپ جو بھی حکم صادر فرمائیں گے ہم لوگ اس کے مطابق عمل کریں گے) آسانی اور دشواری اور خوشی اور رنج۔ ایک حالت میں اور جو شخص ہمارے اوپر امیر مقرر ہوگا اس سے نہ جھگڑنے پر اور ہمیشہ ہم لوگ حق کے پابند رہیں گے جس جگہ ہوں ہم لوگ کسی بُرا کہنے والے کی برائی سے نہیں ڈریں گے۔

باب: سچ کہنے پر بیعت کرنا

۳۱۵۹: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور ماننے یعنی سمع و اطاعت پر بیعت کی آسانی اور دشواری اور خوشی اور رنج ہر ایک حالت میں اور جو شخص ہمارے اوپر امیر مقرر ہوگا اس سے نہ جھگڑنے پر اور ہم سچ کہیں گے جہاں کہیں ہوں گے۔

مِنْكُمْ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَآتَا سَمِعَ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَادَةُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عُبَادَةَ قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْيُسْرِ وَالْعُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَأَنْ نَقُولَ أَوْ نَقُومَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا لَا نَخَافُ لَوْمَةَ لَائِمٍ۔

۱۹۱۰: بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى الْقَوْلِ بِالْحَقِّ

۳۱۵۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْيُسْرِ وَالْعُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَعَلَى أَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ حَيْثُ كُنَّا۔

۱۹۱۱: بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى الْقَوْلِ بِالْعَدْلِ

۳۱۶۰: أَخْبَرَنِي هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ الْوَلِيدِ أَنَّ أَبَاهُ الْوَلِيدَ حَدَّثَهُ عَنْ جَدِّهِ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي عُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَمَنْشَطِنَا وَمَكْرَاهِنَا وَعَلَى أَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَعَلَى أَنْ نَقُولَ بِالْعَدْلِ أَيْنَ كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ۔

باب: انصاف کی بات کہنے پر بیعت کرنے سے متعلق

۳۱۶۰: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سمع و اطاعت پر بیعت کی آسانی اور دشواری اور خوشی اور رنج ہر ایک حالت میں اور جو شخص ہمارے اوپر امیر مقرر ہوگا اس سے نہ جھگڑنے پر اور ہمیشہ ہم لوگ حق کے پابند رہیں گے جس جگہ ہوں ہم لوگ کسی بُرا کہنے والے کی برائی سے نہیں ڈریں گے۔

باب: کسی کی فضیلت پر صبر کرنے پر بیعت کرنا

۳۱۶۱: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے رسول

۱۹۱۲: بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى الْأَثَرِ

۳۱۶۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب و اطاعت پر بیعت کی آسانی و دشواری اور خوشی و رنج پر ایک حالت میں اور یہ کہ کسی کو ہم پر ترجیح دی جائے گی تو ہم جھگڑائیں کریں گے اور حق جہاں بھی ہوگا ہم اس کے پابند رہیں گے اور اللہ کے بارے میں کسی ملامت گر کی ملامت کا خوف نہ کریں گے۔

قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا عَبَادَةَ بْنَ الْوَلِيدِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَمَّا سَيَّارٌ فَقَالَ عَنْ أَبِيهِ وَأَمَّا يَحْيَى فَقَالَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي عُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَمَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَآثَرَةٍ عَلَيْنَا وَإِنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَإِنْ نَقُومَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كَانَ لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَأَنَّهُ قَالَ شُعْبَةُ سَيَّارٌ لَهُ يَذْكُرُ هَذَا الْحَرْفَ حَيْثُمَا كَانَ وَذَكَرَهُ يَحْيَى قَالَ شُعْبَةُ إِنْ كُنْتُ زِدْتُ فِيهِ شَيْئًا فَهُوَ عَنْ سَيَّارٍ أَوْ عَنْ يَحْيَى۔

۴۱۶۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے ذمے (امیر المؤمنین کی) فرمانبرداری کرنا لازم ہے چاہے تم خوش ہو یا غمگین ہو چاہے سختی ہو یا آسانی۔ اگر تمہارے اوپر دوسرے کا مقام بڑھایا جائے (اور وہ تم سے زیادہ حق دار نہ ہو) جب بھی فرمانبرداری کرنا لازم ہے یہاں تک کہ خلاف شرع نہ ہو اور جو شریعت کے خلاف ہو تو اس میں کسی کی فرمانبرداری لازم نہیں ہے۔

۴۱۶۲. أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي حَارِثٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكَ بِالطَّاعَةِ فِي مَشِيئَتِكَ وَمَكْرَهَتِكَ وَعُسْرِكَ وَيُسْرِكَ وَآثَرَةٍ عَلَيْكَ۔

باب: اس بات پر بیعت کرنا کہ ہر ایک مسلمان کی بھلائی

۱۹۱۳: بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى النَّصْحِ لِكُلِّ

چاہیں گے

مُسْلِمٍ

۴۱۶۳: حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے بیعت کی رسول کریم ﷺ سے ہر مسلمان کی بھلائی چاہنے پر (یعنی ہر ایک مسلمان کے ساتھ خلوص رکھیں گے صاف دل رہیں گے ایسا نہیں ہے کہ سامنے تو تعریف ہو اور پس پشت برائی ہو جیسا کہ اہل نفاق کی عادت ہے۔

۴۱۶۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى النَّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

۴۱۶۴: حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول کریم ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم ماننے اور فرماں برداری کرنے اور ہر ایک مسلمان کے خیر خواہ رہنے پر بیعت کی۔

۴۱۶۴: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي رَزَعَةَ ابْنِ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ أَنْصَحَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

۱۹۱۴: بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَىٰ أَنْ لَا تَفِرَّ

۴۱۶۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ لَمْ يُبَايِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمَوْتِ إِنَّمَا بَايَعَاهُ عَلَىٰ أَنْ لَا تَفِرَّ.

باب: جنگ سے نہ بھاگنے پر بیعت کرنا

۴۱۶۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت نہیں کی لیکن اس بات پر بیعت کی کہ ہم جہاد سے فرار نہیں ہوں گے۔

۱۹۱۵: بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى الْمَوْتِ

۴۱۶۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَلْمَةَ ابْنِ الْأَكْوَعِ عَلَىٰ آيَةِ هَيْبَةٍ بَايَعْتُمُ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ.

باب: مرنے پر بیعت کرنے سے متعلق

۴۱۶۶: حضرت یزید بن ابی عبید سے روایت ہے کہ میں نے سلمہ بن اکوع سے کہا کہ تم نے حدیبیہ والے دن نبی سے کس بات پر بیعت کی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ مرنے پر (یعنی تادم فتح)۔

۱۹۱۶: بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى الْجِهَادِ

۴۱۶۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٍو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَمْرٍو بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أُمِّةِ ابْنِ أَبِي يَعْلَى بْنِ أُمِّةٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ يَعْلَى بْنَ أُمِّةٍ قَالَ جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِأَبِي أُمِّةٍ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَايَعِ أَبِي أُمِّةٍ عَلَى الْهَجْرَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَايَعُهُ عَلَى الْجِهَادِ وَقَدْ انْقَطَعَتِ الْهَجْرَةُ.

باب: جہاد پر بیعت کرنے سے متعلق

۴۱۶۷: حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا اس روز کہ جس دن مکہ مکرمہ فتح ہوا اور میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے والد سے ہجرت پر بیعت فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اب ہجرت کہاں باقی ہے لیکن میں بیعت کرتا ہوں اس سے جہاد پر۔

ہجرت سے متعلق بحث:

گزشتہ حدیث مبارکہ میں ہجرت سے وہ ہجرت مراد ہے کہ جو مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی جانب تھی ایسی ہجرت تو مکہ مکرمہ میں اسلام کی اشاعت کے بعد ختم ہوگئی لیکن قیامت تک وہ ہجرت باقی ہے جو کہ کفار و مشرکین کے علاقوں سے اہل اسلام کی جانب ہوتی ہے اس وجہ سے حضرات محدثین کرام رضیہ فرماتے ہیں کہ جب دین کے فرائض پر کفار کے علاقوں میں عمل ناممکن ہو جائے تو وہاں سے ہجرت لازم اور فرض ہے اور یہی حکم دارالحرب سے ہجرت کا ہے اور دارالحرب وہ ہے کہ جہاں کا اقتدار اعلیٰ غیر مسلم کے ہاتھ میں ہو اور جس جگہ شعائر اسلام پر از روئے قانون حکومت پابندی عائد ہوگی ہوائی کسی جگہ سے ہجرت کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَلَا تَكُنْ أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا ”کیا اللہ کی سر زمین وسیع نہیں تھی کہ تم وہاں پر ہجرت نہ جاتے۔“ گویا کہ دین اسلام پر عمل پیرا ہونا از بس ضروری ہے اگرچہ ہجرت کرنے سے ہی ممکن کیوں نہ ہو افسوس کہ ہمارے اکثر

مسلمان بھائی قوانین اسلام پر عمل کرتے ہی نہیں اور نہ ہی اس کو اہمیت دیتے ہیں اور ایک عجیب سا دوغلا پن ہے کہ نام مسلمان کا اور کام اس کے برعکس۔ (جامی)

۳۱۶۸: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چاروں طرف حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے فرما رہے تھے کہ تم لوگ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ قرار دو گے اور چوری اور زنا کا ارتکاب نہیں کرو گے اپنی اولاد کو نہیں مارو گے اور کوئی بھی تم میں سے بہتان تراشی نہیں کرے گا اپنے ہاتھ پاؤں کے درمیان (یا زبان) سے اور تم شریعت کے کام میں میری نافرمانی نہیں کرو گے اور جو شخص پورا کرے اپنی بیعت کو (یعنی جن کاموں سے منع کیا گیا ہے اس سے باز آ جائے تو) پھر دنیا میں اس کی سزا اس کو مل جائے گی (جیسے کہ زنا کی حد قائم ہو جائے یا چوری کرنے کی وجہ سے ہاتھ کاٹا جائے تو وہ اس سے گناہ کا کفارہ ہے۔

۳۱۶۸ - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ إِسْرَائِيلَ ابْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ عِ بْنِ شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْحَوَلَانِيُّ أَنَّ عِبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَوْلَهُ عَصَابَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يُبَايِعُنِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تُسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُونَ لِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى فَاَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْكُمْ شَيْئًا فَعَرَفْتَب بِهِ فَهُوَ لَهُ كُفَّارَةٌ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَرَّهُ اللَّهُ فَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ أَنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ خَالِفَةُ أَحْمَدُ ابْنُ سَعِيدٍ۔

حدود سے گناہ معاف ہوتے ہیں یا نہیں:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ حد اور قصاص سے گناہ کی معافی ہو جاتی ہے بعض حضرات فرماتے ہیں کہ زانی نہ رہے اور قاتل سے قصاص لیے جانے کے باوجود ان کے گناہ معاف نہیں ہوتے جس وقت تک کہ وہ توبہ نہ کر لیں اور مندرجہ بالا حدیث شریف میں جو یہ فرمایا گیا ہے کہ تم میں سے کوئی اپنی اولاد کو نہ مارے گا اور ہاتھ پاؤں کے درمیان سے بہتان نہیں اٹھائے گا اور اسی طرح قرآن کریم میں جو خواتین کی بیعت سے متعلق ارشاد فرمایا گیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی خاتون کے اولاد نہ ہو اور خاتون اس خیال سے کہ شوہر کا ترک گھر کے باہر کے لوگوں کو نہ مل جائے وہ کسی دوسری خاتون کا بچہ دوسلے کر اپنا بچہ نہ کرے تھیں تو یہ ایک طریقہ کا بہتان ہے کیونکہ یہ جھوٹ اٹھانا ہے دونوں ہاتھ کے درمیان سے یعنی شرم گاہ سے کہ وہ بچہ ان کی شرم گاہ سے پیدا نہیں ہوا۔ اب مذکورہ بالا تشریح کے مطابق خواتین کے لیے تو تشریف کے مطابق حدیث درست ہو جائے گی لیکن مردوں کے لیے اس کی تطبیق درست نہ ہوگی۔ اس سلسلہ میں بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص ایک نفل کا مرتکب ہوتا ہے اور اس کی نسبت پوری جماعت کی جانب کر دی جاتی ہے جیسے کہ قرآن میں فرمایا گیا ہے: تَسْتَخْرُجُونَ حِلْيَةَ تَيْبُونَهَا مَعِيَ تَمَّ لَوْكَ زِيورٌ كَالْتِي هُوَ اور اس کو پہن لیتے ہو جبکہ زیور صرف خواتین ہی استعمال کرتی ہیں مرد نہیں استعمال کرتے لیکن

نسبت مردوں کی جانب کی ہے اور بعض نے فرمایا: مذکورہ بالا حدیث کے جملے ((بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ)) سے نفس اور ذات مراد ہے کیونکہ انسان زیادہ تر کام ہاتھ اور پاؤں سے ہی انجام دیتا ہے۔ شروحات حدیث میں تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

۳۱۶۹: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ فَضِيلٍ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَلَا بُيَعُونِي عَلَى مَا بَاتَعَ عَلَيْهِ النِّسَاءُ أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تُشْرِكُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا بَهْتَانٍ تَقْتُلُونَ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ فَلَنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا بَاعَنَا عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمَنْ أَصَابَ بَعْدَ ذَلِكَ شَيْئًا فَلَنَأْتِيَهُ عِقَابِي لَهُوَ كَفَّارَةٌ وَمَنْ لَمْ تَلْنَهُ عِقَابِي فَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَفْوَةً وَإِنْ شَاءَ عَاقِبَةً

۳۱۶۹: حضرت عبادہ بن صامت جوینز سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ مجھ سے ان باتوں پر بیعت نہیں کرتے کہ جن باتوں پر خواتین نے بیعت کی ہے یعنی تم لوگ اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے اور چوری اور زنا کا ارتکاب نہ کرو اور اپنی اولاد کو تم قتل نہ کرو اور تم بہتان نہ اٹھاؤ۔ اپنے ہاتھ اور پاؤں کے درمیان سے اور تم شریعت کے کام میں میری نافرمانی نہ کرو اس پر ہم نے عرض کیا: کس وجہ سے نہیں یا رسول اللہ ﷺ؟ پھر ہم نے آپ سے بیعت کی ان امور پر کہ ہمارے میں سے جو شخص کسی بات کا ارتکاب کرے پھر دنیا میں وہ اس کی سزا پائے تو اس کا کفارہ ہو گیا اور جو شخص یہ نہ پائے تو اس کو چاہے اللہ عزوجل مغفرت فرمادے یا اس کو دل چاہے عذاب میں مبتلا فرمادے۔

باب: ہجرت پر بیعت کرنے سے متعلق

۳۱۷۰: حضرت عبداللہ بن عمرو جوینز سے روایت ہے کہ آپ آدمی خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں آپ سے ہجرت پر بیعت کرتا ہوں اور میں اپنے والدین کو روتے ہوئے چھوڑ کر آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تم چلے جاؤ اور تم ان کو رضامند کرو جیسے کہ تم نے ان کو رونے پر مجبور کیا ہے۔

۱۹۱۷: بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى الْهَجْرَةِ

۳۱۷۰: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ حَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي جِئْتُ أَبِيعُكَ عَلَى الْهَجْرَةِ وَلَقَدْ تَرَكْتُ أَبَوَيَّ يَتِيمَيْنِ قَالَ ارْجِعْ إِلَيْهِمَا فَاصْبِرْ لَهُمَا كَمَا ابْتَدَيْتَهُمَا

خلاصہ الباب: مطلب یہ ہے کہ والدین کو رضامند کرنا زیادہ ضروری ہے اور ان کی خوشی ہجرت کرنے سے زیادہ اہم ہے اس لیے تم ان کو خوش کرو۔

باب: ہجرت ایک دشوار کام ہے

۳۱۷۱: حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی شخص نے آنحضرت ﷺ سے ہجرت سے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: ہجرت تو بہت زیادہ مشکل ہے تو کیا تمہارے پاس اس کا

۱۹۱۸: بَابُ شَأْنِ الْهَجْرَةِ

۳۱۷۱: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُخْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الرَّهْبِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنِ أَبِي

ہیں؟ اس شخص نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کیا تم ان کی زکوٰۃ ادا کرتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا تم ہذا اور ہستیوں کے پیچھے جا کر عمل کرو کیونکہ اللہ تمہارے کسی عمل کو نفع نہیں فرمائے گا۔

سَعِيدٌ أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ
الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنَّ شَأْنَ الْهِجْرَةِ شَدِيدٌ
فَقُلْ لَكَ مِنْ أَبِي قَالَ نَعَمْ قَالَ فَقُلْ نُوْدِي
صَدَقْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبَحَارِ
فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَنْ يَتْرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا۔

ہجرت مشکل ہونے کا مطلب:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں ہجرت کو جو مشکل فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے عزیز واقارب اور احباب سب کو چھوڑ کر دوسرے وطن چلے جانا سخت دشوار کام ہے اور اس فیصلہ ہجرت پر قائم رہنا بھی مشکل ہے اس لیے جو فیصلہ کرو وہ سوچ کر کرو اور حدیث شریف کے آخری جملے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ عزوجل تمہارے کسی عمل کو نفع نہیں کرتا یعنی ہر ایک نیک عمل پر اجر عطا فرمائے گا چاہے وہ عمل کسی جگہ کر کرو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَإِنْ كَانَ مِنْتَقَالَ حَبِيْبًا مِّنْ خَدُوْدِكَ اَتَيْنَا بِهٖلَا

باب: یاد یہ نشین کی ہجرت سے متعلق

۱۹۱۹: بَابُ هِجْرَةِ الْبَادِي

۳۱۷۲: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہجرت کون سی افضل ہے؟ آپ نے فرمایا تم چھوڑ دو جو کہ اللہ عزوجل کے نزدیک برا ہے اور فرمایا ہجرت دو قسم کی ہیں ایک ہجرت وہ ہے کہ جو حاضر ہے (اس جگہ کہ جہاں پر ہجرت کی ہے) دوسری ہجرت گاؤں والے کی جو کہ اپنے گاؤں میں رہے لیکن ضرورت کے وقت وہ جس وقت بلایا جائے تو وہ چلا آئے اور جب کوئی حکم دیا جائے تو وہ اس کو مان لے اور جو حاضر ہے تو اس کے لئے بہت ثواب ہے۔

۳۱۷۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي
كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
مَا كَمْرَةٌ رَبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْهِجْرَةُ
هِجْرَتَانِ هِجْرَةُ الْحَاضِرِ وَهِجْرَةُ الْبَادِي فَأَمَّا
الْبَادِي فَيُجِيبُ إِذَا دُعِيَ وَيُطِيعُ إِذَا أُمِرَ وَأَمَّا
الْحَاضِرُ فَهُوَ أَعْظَمُهُمَا بَلِيَّةً وَأَعْظَمُهَا أَجْرًا۔

باب: ہجرت کا مفہوم

۱۹۲۰: بَابُ تَقْسِيْرِ الْهِجْرَةِ

۳۱۷۳: حضرت جابر بن زید سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباسؓ سے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمرؓ میں مہاجرین میں تھے کیونکہ انہوں نے مشرکین کو چھوڑ دیا تھا اور بعض انصار بھی مہاجرین میں سے تھے کیونکہ (اس وقت) مدینہ منورہ مشرکین کا ملک تھا پھر وہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے

۳۱۷۳: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا
مُبَشِّرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ
عَنْ يُّعْلَى بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَآبَا بَكْرٍ وَعَمْرٌو كَانُوا
مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ لِأَنَّهُمْ هَجَرُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَكَانَ

تھے (عقب ایک جگہ کا نام ہے جو کہ منیٰ کے نزدیک ہے) مذکورہ حدیث میں گاؤں والے سے مراد جنگل وغیرہ میں رہنے والا ہے۔

باب: ہجرت کی ترغیب سے متعلق

۴۱۷۳: حضرت ابوفاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ کو کوئی ایسا کام بتادیں کہ میں جس پر قائم رہ سکوں اور اس کو (پابندی سے) انجام دیتا رہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ہجرت پر قائم رہو اس کے برابر کوئی کام نہیں ہے (یعنی وہ سب سے زیادہ نیک کام ہے)

باب: ہجرت منقطع ہونے کے سلسلہ میں اختلاف سے

متعلق حدیث

۴۱۷۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے والد اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا جس روز کہ مکہ مکرمہ کی فتح ہوئی اور میں نے کہا: یا رسول اللہ! میرے والد سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت پر بیعت لے لیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس سے بیعت لیتا ہوں، جہاد پر یونکہ اب ہجرت کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔

۴۱۷۶: حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگ یہ بات کہتے ہیں کہ جنت میں داخل نہ ہوگا مگر وہ شخص کہ جس نے ہجرت کی ہو۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس وقت سے مکہ مکرمہ فتح ہوا تو ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد باقی ہے اور نیک بیعت باقی ہے تو جس وقت تم سے جہاد میں شرکت کرنے کے لیے کہا جائے تو تم لوگ جہاد کے لئے نکل پڑو۔

مِنَ الْأَنْصَارِ مُهَاجِرُونَ لِأَنَّ الْمَدِينَةَ كَانَتْ دَارِ شِرْكَ لِمَجَاعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِيَلْتَمِسَ الْعَقِبَةَ۔

۱۹۲۱: بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْهَجْرَةِ

۴۱۷۳: أَخْبَرَنِي هُرُونُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ عَيْسَى بْنِ سَمِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةٍ أَنَّ أَبَا قَاطِمَةَ حَدَّثَنَا أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدِيثِي بِعَمَلٍ اسْتَقِيمَ عَلَيْهِ وَأَعْمَلُهُ قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْكَ بِالْهَجْرَةِ فَإِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهَا۔

۱۹۲۲: ذِكْرُ الْإِخْتِلَافِ فِي

انْقِطَاعِ الْهَجْرَةِ

۴۱۷۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَقِيلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ تَعْنِي قَالَ جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِأَبِي يَوْمَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَابِعْ أَبِي عَلَيَّ الْهَجْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبِيعَهُ عَلَيَّ الْجِهَادِ وَ قَدْ انْقَطَعَتِ الْهَجْرَةُ۔

۴۱۷۶: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْلَى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَارِسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُم يَقُولُونَ إِنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا مُهَاجِرٌ قَالَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَرِيَّةٌ فَإِذَا اسْتَفْرُغْتُمْ فَانْفِرُوا۔

ہجرت اور جہاد:

اس جگہ یہ بات پیش نظر رہنا چاہیے کہ جس وقت سے مکہ مکرمہ فتح ہوا تو اس کے بعد ہجرت کا حکم باقی ہے یا نہیں اس میں

اختلاف ہے بعض حضرات کا قول یہ ہے کہ اب ہجرت کا حکم باقی نہیں رہا کیونکہ ایک حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے کہ فتح مکہ کے بعد اب ہجرت کا حکم باقی نہیں ہے اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ جہاد کی طرح ہجرت کا حکم اب بھی باقی ہے اور جس حدیث میں صرف مکہ مکرمہ کی فتح کے بعد ہجرت بند ہونے کے بارے میں جو فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اب مکہ سے ہجرت بند ہو گئی باقی اور جگہ سے ہجرت کا حکم باقی ہے اور اب جہاد کا سلسلہ اس وجہ سے باقی ہے کیونکہ اس میں ہلکے سب سے بڑے چھوڑنا پڑتا ہے اس وجہ سے جہاد کرنے والے کو ہجرت کرنے والے سے زیادہ حق ثواب ملے گا۔

۴۱۷۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ رِيَّةً فَإِذَا اسْتَفْرُغْتُمْ فَأَنْفِرُوا۔

۴۱۷۷: حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس روز فتح مکہ ہوا کہ اب ہجرت باقی نہیں رہی مگر جہاد اور نیک نیت باقی ہے۔

۴۱۷۸: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ قَائِمٍ عَنْ نَعِيمِ بْنِ دُجَاجَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

۴۱۷۸: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد اب ہجرت (کا حکم باقی) نہیں ہے۔

۴۱۷۹: أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ مَسَاوِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَلَاءِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عَيْدٍ اللَّهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَاقِدٍ السَّعْدِيِّ قَالَ وَقَدْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي تَرَكْتُ مَنْ خَلْفِي وَهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ الْهِجْرَةَ قَدْ انْقَطَعَتْ قَالَ لَا تَقْطَعُ الْهِجْرَةَ مَا قَوْلَ الْكُفَّارِ۔

۴۱۷۹: حضرت عبد اللہ بن واقد سعدی سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور ہمارے میں سے ایک کچھ مطلب رکھتا تھا میں سب سے آخر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے ان کے مطلب پورے فرمادئے پھر سب سے آخر میں میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: تمہارا کیا مطلب ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہجرت کب ختم ہوگی؟ آپ نے فرمایا: وہ کبھی ختم نہ ہوگی جس وقت تک کہ کفار و مشرکین سے جنگ جاری رہے گی۔

۴۱۸۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عَيْدٍ اللَّهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الصَّمْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّعْدِيِّ قَالَ وَقَدْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَدَخَلَ أَصْحَابِي فَقَضَى

۴۱۸۰: حضرت عبد اللہ بن واقد سعدی سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے۔ آپ نے ان کے مطلب پورے فرمادئے پھر سب سے آخر میں میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: تمہارا کیا مطلب ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہجرت کب ختم ہوگی؟ آپ نے فرمایا: وہ کبھی ختم نہ ہوگی جس وقت تک کہ کفار و مشرکین سے جنگ جاری رہے گی۔

حَاجَتَهُمْ وَكَنتَ آخِرَهُمْ دُخُولًا لَقَالَ حَاجَتُكَ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَتَى تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ مَا قُوْنِلَ الْكُفَّارُ۔

۱۹۲۳: بَابُ الْبَيْعَةِ فِيمَا أَحَبَّ

وَكْرَهُ

۴۱۸: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قَدَّامَةَ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ
مُعْبِرَةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ وَالثَّغْبِيِّ قَالَ قَالَ
جَرِيرٌ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ لَقُلْتُ لَهُ أَبَايُكَ عَلَى
السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِمَا أَحَبَّتُ وَرِيمًا كَرِهْتُ قَالَ
النَّبِيُّ ﷺ أَوْ تَسْطِيعُ ذَلِكَ يَا جَرِيرُ أَوْ تُطَبِّقُ ذَلِكَ
قَالَ قُلْ فِيمَا اسْتَطَعْتُ لِمَا يَتَّبِعُنِي وَالتَّضَحُّ لِكُلِّ
مُسْلِمٍ۔

۱۹۲۴: بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى فِرَاقِ

الْمُشْرِكِ

۴۱۸۲: أَخْبَرَنَا بَشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ
شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ
بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِتْيَانِ
الزَّكَاةِ وَالتَّضَحُّ لِكُلِّ مُسْلِمٍ وَعَلَى فِرَاقِ
الْمُشْرِكِ۔

۴۱۸۳: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ
حَدَّثَنَا الْعَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَسِ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي نُخَيْلَةَ عَنْ
جَرِيرٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔

۴۱۸۴: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قَدَّامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
جَرِيرٌ عَنْ مُسْوَرٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي نُخَيْلَةَ
الْحَدَلِيِّ قَالَ قَالَ جَرِيرٌ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يُبَايِعُ

باب: ہر ایک حکم پر بیعت کرنا چاہے وہ حکم پسند ہوں یا

ناپسند

۴۱۸۱: حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں آپ سے سنتے اور بہ ایک حکم کی فرماں برداری کرنے پر بیعت کرتا ہوں چاہے وہ حکم مجھ کو پسند ہوں یا ناپسند ہوں۔ آپ نے فرمایا: اے جریر رضی اللہ عنہ تم اس کی طاقت رکھتے ہو تم اس طریقہ سے کہو کہ مجھ سے جہاں تک ہو سکے گا میں فرماں برداری کروں گا پھر تم بیعت کرو اس بات پر کہ میں ہر ایک مسلمان کا خیر خواہ رہوں گا۔

باب: کسی کافر و مشرک سے علیحدہ ہونے پر بیعت سے

متعلق

۴۱۸۲: حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی نماز پڑھنے پر اور زکوٰۃ ادا کرنے پر اور ہر ایک مسلمان کی خیر خواہی پر اور مشرک سے علیحدہ ہونے پر چاہے وہ مشرک میرا رشتہ دار اور دوست ہی ہو۔

۴۱۸۳: حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آگے حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مذکورہ بالا روایت بیان کیا۔

۴۱۸۴: حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے بیعت لے رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں میں بھی آپ سے

بیعت کروں اور آپ ابھی طرح سے واقف ہیں تو آپ شرط فرمائیں جو آپ چاہیں۔ آپ نے فرمایا: میں تم سے ان شرائط پر بیعت کرتا ہوں کہ تم اللہ عزوجل کی عبادت کرو گے، نماز ادا کرو گے، زکوٰۃ دو گے، مسلمانوں کے خیر خواہ رہو گے اور مشرکین سے علیحدہ رہو گے۔

۳۱۸۵: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے کئی حضرات کی موجودگی میں بیعت کی۔ آپ نے فرمایا: میں تم سے بیعت کرتا ہوں اس بات پر کہ تم اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک نہیں قرار دو گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے، اپنی اولاد کو نہیں مارو گے۔ بہتان نہیں قائم کرو گے۔ ہاتھ اور پاؤں کے درمیان سے میری نافرمانی نہیں کرو گے (یعنی شرم گاہ کی حفاظت کرو گے) اور شریعت کے کام میں نافرمانی نہیں کرو گے پھر تمہارے میں سے جب کوئی شخص اپنی بیعت کو کھل کرے تو اس کا ثواب اللہ تعالیٰ پر ہے اور جو شخص ان میں سے کوئی حرکت کرے تو دنیا میں بھی اس کو سزا مل جائے گی تو وہ شخص پاک ہو گیا اور جو اللہ عزوجل اس کے جرم کو چھپائے تو وہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر ہے چاہے اس کو عذاب دے چاہے معاف فرمادے۔

باب: خواتین کو بیعت کرنا

۳۱۸۶: حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں جس وقت رسول کریم ﷺ سے بیعت کرنے لگی تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اور جاہلیت میں تو ایک خاتون نے میری مدد کی تھی نوحہ میں تو اس کا بدلہ (اور حق) اتارنے کے لئے مجھ کو بھی اس کے نوحہ میں شرکت کرنا ہے میں جارتی ہوں پھر آپ سے بیعت کرتی ہوں (کیونکہ بیعت کے بعد پھر گناہ کرنا اور زیادہ برا ہے)۔ آپ نے فرمایا: جاؤ اور شریک ہو۔ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: میں (اس نوحہ میں شرکت کے لیے) آئی اور نوحہ میں شرکت کر کے واپس آئی اور آپ سے بیعت کی۔

۳۱۸۷: حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیعت لی تھی اس پر کہ ہم نوحہ (میں

فَقُنْتُهَا رَسُولَ اللَّهِ ابْتُ يَدَكَ حَتَّى أَبَايَكَ وَأَشْرَطَ عَلَيَّ قَالَتْ أَعْلَمُ قَالَ أَبَايَكَ عَلَى أَنْ تَعُدَّالِيهِ وَتُقِيمَهُ الصَّلَاةَ وَتُرْتِي الزَّكَاةَ وَتَأْصَحَ الْمُسْلِمِينَ وَتَفَارِقَ الْمُشْرِكِينَ۔

۳۱۸۵ أَحْمَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عُدْرٌ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ قَالَ أَنبَأَنَا شَيْبَابٌ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَاطِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ قَالَ تَابِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زَهْطٍ فَقَالَ أَبَايَكُمْ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ آيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَقْضُوا بِي فِي مَعْرُوفٍ لَعْنٌ وَلِي مِنْكُمْ فَاجِرَةٌ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ فِيهِ فَهُوَ كَهَيُورَةٍ وَمَنْ سَتَرَهُ اللَّهُ فَذَلِكَ إِلَيَّ اللَّهُ إِنْ شَاءَ عَذَبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَلَهُ۔

۱۹۳۵: بَابُ بَيْعَةِ النِّسَاءِ

۳۱۸۶ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ لَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَبَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ امْرَأَةً أَسْعَدْتَنِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَذْهَبُ فَاسْعِدْهَا ثُمَّ أَحْبَبْتُكَ فَأَبَايَعُكَ قَالَ إِذْهَبِي فَاسْعِدِيهَا قَالَتْ فَذَهَبْتُ فَاسْعَدْتُهَا ثُمَّ جِئْتُ فَبَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۱۸۷ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ أَنَا حَمَادٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ

شرکت) نہیں کریں گے۔

مُحَمَّدٌ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ
بِالْبَيْعَةِ عَلَى أَنْ لَا نَتَوَخَّ.

۳۱۸۸: حضرت امیر بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی انصاری خواتین کے ساتھ اور ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ سے بیعت کرتے ہیں اس پر کہ اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے اور چوری نہیں کریں گے اور زنا نہیں کریں گے اور بہتان نہیں اٹھائیں گے دونوں ہاتھ اور پاؤں میں سے اور نافرمانی نہیں کریں گے شریعت کے کام کی۔ آپ نے فرمایا: یہ بھی کہو کہ ہم سے جہاں تک ممکن ہوگا۔ حضرت امیر رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: ہم نے کہا کہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم پر بہت رحم ہے کہ ہماری طاقت کے مطابق ہم سے بیعت کرنا چاہتے ہیں ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ آئیں اور ہم سے ہاتھ ملائیں۔ آپ نے فرمایا: میں خواتین سے ہاتھ نہیں ملاتا میرا ایک خاتون سے کہہ لینا (یعنی ایک خاتون کی معرفت کوئی پیغام دے دینا) ایسا ہے کہ جیسے متعدد خواتین سے کہنا۔

۳۱۸۸ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمَكْدِرِ عَنْ أُمِّمَةَ بِنْتِ رَقِيقَةَ أَنَّهَا قَالَتْ آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نِسْوَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ بِيَاعَةٍ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ نُبَايِعُكَ عَلَى أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَأْتِيَ بِيَهْتَانٍ نَفْتَرِيهِ بَيْنَ آيِدِينَا وَآرْجُلِنَا وَلَا نَعْصِبَكَ فِي مَعْرُوفٍ قَالَ لِيَمَّا اسْتَطَعْتُنَّ وَأَطَقْتُنَّ قَالَتْ قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولَهُ أَرْحَمُ بِنَاهَلَمَّ بِيَاعِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَصَافِحُ النِّسَاءَ إِنَّمَا قَوْلِي لِمَا نَبَايَعُكَ عَلَى نِسْوَةٍ وَلَا مَرَأَةٍ كَقَوْلِي لِمَرَأَةٍ وَاحِدَةٍ أَوْ مِثْلَ قَوْلِي لِمَرَأَةٍ وَاحِدَةٍ.

۱۹۲۶: بَابُ بَيْعَةِ مَنْ

بِهِ عَاهَةٌ

باب: کسی میں کوئی بیماری ہو تو اس کو بیعت کس طریقہ سے کرے؟

۳۱۸۹: ایک شخص سے روایت ہے جو کہ شریک اوباد میں سے تھا اور اس کا نام عمر تھا اس نے اپنے والد سے کہ قبیلہ ثقیف کے لوگوں میں سے ایک شخص کو زحی تھا آپ نے اس سے کہلوا یا کہ جاؤ تم جوؤ میں نے تم سے بیعت کر لی (یعنی تم کو اپنے ہاتھ پر بیعت کر لیا) اور ان سے ہاتھ نہ ملایا کیونکہ کو زحی سے ہاتھ ملانے میں کراہت معلوم ہوتی ہے۔

۳۱۸۹ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي نُبَيْتٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ بَعْثِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ الشَّرِيدِ يُقَالُ لَهُ عَمْرُو عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ رَجُلٌ مَحْذُومٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ أَرْجِعْ فَقَدْ بَايَعْتُكَ.

۱۹۲۷: بَابُ بَيْعَةِ الْغُلَامِ

باب: نابالغ لڑکے کو کس طریقہ سے بیعت کرے؟

۳۱۹۰: حضرت ہر ماس بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب بیعت کرنے کو اور میں ایک نابالغ لڑکا تھا آپ نے مجھ سے ہاتھ

۳۱۹۰ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يُونُسَ عَنْ عِكْرَمَةَ بِنْتِ عَمَّارِ عَنِ الْهَرُمَاسِيِّ بْنِ زَيْدٍ قَالَ مَدَدْتُ يَدِي إِلَى النَّبِيِّ

وَأَنَا عَلَامٌ لِّمَا بَعِيْتُ فَلَمْ يَبْعِيْنِي۔

نہیں ملایا۔

۱۹۲۸: بَابُ بَيْعَةِ الْمَمَالِكِ

باب: غلاموں کو بیعت کرنا

۳۱۹۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَاءَ عَبْدُ قَبَايِعِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى الْهَجْرَةِ وَلَا يَشْعُرُ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهُ يُرِيدُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ بَعِيْنِي فَأَشْرَاهُ بَعْدَ بَيْنِ أَسْوَدَ بْنِ نُمٍ لَمْ يَبَاعِ أَحَدًا حَتَّى يَسْأَلَهُ أَعْبَدُ هُوَ۔

۳۱۹۱: حضرت جابر بن جبر سے روایت ہے کہ ایک غلام حاضر ہوا اور اس نے رسول کریم ﷺ سے ہجرت پر بیعت کی آپ کو علم نہ تھا کہ یہ غلام ہے پھر اس کا مالک اس کو لینے آیا۔ آپ نے فرمایا: اس کو میرے ہاتھ فروخت کر دو آپ نے دو کالے غلام دے کر اس کو خرید لیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ کسی کو بیعت نہ کرتے جس وقت تک کہ آپ ﷺ خود دریافت نہ فرما لیتے کہ وہ غلام تو نہیں ہے۔

۱۹۲۹: بَابُ اسْتِقَالَةِ الْبَيْعَةِ

باب: بیعت فسخ کرنے سے متعلق

۳۱۹۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنِّدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَاعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ وَعَكُّ بِالْمَدِينَةِ فَجَاءَ الْأَعْرَابِيَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْلِي بَعِيْنِي قَالِي ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقْلِي بَعِيْنِي قَالِي فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكَبْرِ تُفِي حَبْتَهَا وَتَنْصَعُ طَبِيَّتَهَا۔

۳۱۹۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی باشندہ نے رسول کریم ﷺ سے بیعت کی اسلام پر پھر اس کو مدینہ منورہ میں بخارا گیا وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا نبی رسول اللہ! میری بیعت فسخ فرمادیں۔ آپ نے انکار کیا۔ وہ دوبارہ حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: میری بیعت فسخ فرمادیں۔ آپ نے انکار فرمایا آخر کار وہ نکل کر چلا گیا اس پر آپ نے فرمایا: مدینہ منورہ ایک بھٹی کی طرح ہے جو کہ (انسان کے) میل کچیل و نکال دینا اور صاف شفاف (موتی کی طرح) رکھتا ہے۔

۱۹۳۰: بَابُ الْمُرْتَدِّ الْأَعْرَابِيَّ بَعْدَ

باب: ہجرت کے بعد پھر دوبارہ اپنے دیہات میں آ کر

الْهَجْرَةِ

رہنا

۳۱۹۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ بَزِيدِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ ارْتَدَدْتَ عَلَى عَقْبِكَ وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعَهَا وَبَدَوْتُ قَالَ لَا وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذْ نَلِي فِي الْبَدْوِ۔

۳۱۹۳: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ حجاج کی خدمت میں گئے تو حجاج نے کہا کہ اکوع کا لڑکا تو مرتد ہو گیا جب تم نے مدینہ منورہ کی رہائش چھوڑ دی اور کچھ کہا کہ جس کا مطلب یہ تھا کہ تم تو جنگل میں رہتے ہو۔ سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں۔ رسول کریم ﷺ نے مجھ کو اجازت عطا فرمائی جنگل میں رہائش اختیار کرنے کی۔

۱۹۳۱: بَابُ الْبَيْعَةِ فِيمَا يَسْتَطِيعُ الْإِنْسَانُ

باب: اپنی قوت کے مطابق بیعت کرنے سے متعلق

۴۱۹۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور فرماں برداری کرنے پر بیعت کرتے تھے آپ فرماتے کہ جس جگہ تک تم قوت ہے (وہاں تک عمل کی کوشش کرو) یہ ارشاد آپ نے شفقت و محبت کی وجہ سے فرمایا۔

۴۱۹۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور فرماں برداری کرنے پر بیعت کرتے تھے کہ جہاں تک تم کو قوت ہے تم لوگ وہاں تک کوشش کرو۔

۴۱۹۶: حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر ایک حکم سننے اور حکم ماننے پر بیعت کی آپ نے ہم کو سکھلا دیا اس قدر کہ جہاں تک مجھ میں قوت ہے میں ہر ایک مسلمان کا خیر خواہ رہوں گا۔

۴۱۹۷: حضرت امیر ہنت رقیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نے چند خواتین کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی آپ نے ہم سے فرمایا: تم سے جہاں تک ہو سکتا ہے اور تم میں جہاں تک قوت ہے۔

باب: جو شخص کسی امام کی بیعت کرے اور اپنا ہاتھ اس کے

ہاتھ میں دے دے تو اس پر کیا واجب ہے؟

۴۱۹۸: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس پہنچا تو میں نے دیکھا کہ وہ خانہ کعبہ کے سائے میں تشریف فرما ہیں اور ان کے پاس لوگ جمع ہو گئے ہیں۔ میں نے ان سے سنا وہ کہتے تھے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں تھے تو ہم لوگ ایک منزل پر اترے ہمارے میں سے کوئی تو اپنا خیرہ کھڑا کرتا اور کوئی تیر چلاتا تھا کوئی جانوروں کو

۴۱۹۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ ح وَآخِرَتِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نُبَايِعُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ ثُمَّ يَقُولُ فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ وَقَالَ عَلِيُّ فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ۔

۴۱۹۵: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا حِينَ نُبَايِعُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ۔

۴۱۹۶: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فَلَقَّنِي فِيمَا اسْتَطَعْتُ وَالنُّصْحَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

۴۱۹۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أُمِّمَةَ بِنْتِ رُبَيْعَةَ قَالَتْ بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي بَسْوَةٍ فَقَالَ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ وَأَطَقْتُمْ۔

۱۹۳۲: بَابُ ذِكْرِ مَا عَلَى مَنْ بَايَعَ الْإِمَامَ

وَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدَيْهِ وَتَمْرَةً قَلْبِهِ

۴۱۹۸: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ خَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَالنَّاسُ عَلَيْهِ مُجْتَمِعُونَ قَالَ لَسَمِعْتُهُ يَقُولُ بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ إِذْ نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَمِنَّا مَنْ

گھاس کھلا رہا تھا کہ اس دوران رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منادی کرنے کے لئے آواز دی کہ نماز کے لیے جمع ہو جاؤ چنانچہ ہم سب کے سب جمع ہو گئے آپ کھڑے ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ پڑھا اور فرمایا: مجھ سے قبل جو نبی گذرے ہیں ان پر لازم تھا کہ جس کام میں برائی دیکھے اس سے ڈرائے اور تمہاری یہ امت اس کی بھدائی شریعت میں ہے اور اس کے آخر میں بلا ہے اور قسم قسم کی باتیں ہیں جو کہ بری ہیں ایک فساد ہوگا پھر وہ ناپائیدار نہیں پائے گا کہ دوسرا اٹھ کھڑا ہوگا۔ جس وقت ایک فساد ہوگا تو مومن کہے گا کہ میں اب بلا ہوتا ہوں پھر وہ ختم ہو جائے گا اس وجہ سے تم میں جو چاہے دوزخ سے بچنا اور جنت میں جانا وہ میرے اللہ پر اور قیامت پر یقین کر کے اور لوگوں سے اس طریقہ سے پیش آئے جس طرح سے وہ چاہتا ہے کہ مجھ سے لوگ پیش آئیں اور جو شخص بیعت کرے کسی امام سے اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے اور دل سے اس کے ساتھ اقرار کرے تو پھر اس کی اطاعت اور فرماں برداری کرے کہ جہاں تک ہو سکے اب اگر کوئی شخص اٹھ کھڑا ہو جو اس امام سے جھگڑا کرے تو اس کی گردن درود۔ عبدالرحمن بن سنان نے کہا کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک آیا اور میں نے ان سے دریافت کیا: کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔

باب: امام کی فرمانبرداری کا حکم

۳۱۹۹ حضرت عقیب بن حصین سے روایت ہے کہ میں نے اپنے دادا سے سنا وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ دعاء میں آپ فرماتے تھے کہ اگر تم پر ایک حبشی نامہ حکم ان ہو تو ان کے مطابق وہ حکم کرے و تم اس کے حکم کو سنو اور اس کی فرمانبرداری کرو۔

يَضْرِبُ حِجَاءَهُ وَمِنَّا مَنْ يَنْتَضِلُ وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِي حَشْرَتِهِ إِذْ نَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ ﷺ الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَأَحْتَمَعْنَا فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَخَطَبًا فَقَامَ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا قَلْبِي إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَدُلَّ أُمَّةٌ عَلَى مَا يَغْنَمُهُ حَسْرًا لَهُمْ وَيَذِرُهُمْ مَا يَتَلَمَّهُ شَرًّا لَهُمْ وَإِنَّ أُمَّتَكُمْ هِدَى جُعِلَتْ عَافِيَتَهَا فِي أَرْزَلِهَا وَإِنَّ آخِرَهَا سَبُوبُهُمْ بَلَاءٌ وَأُمُورٌ يُكْرَهُنَّهَا تَجِيءُ فَيَنْفَقُ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ فَيَنْصِبُ فَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ لِيَقُولَ السُّؤْمِيُّ هِدَى مَهْلِكَتِي ثُمَّ تَكْشِفُ ثُمَّ تَجِيءُ فَيَقُولُ هِدَى مَهْلِكَتِي ثُمَّ تَكْشِفُ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُرَخَّخَ عَنِ النَّارِ وَيَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَلْيَذَرِكْهُ مَوْتَهُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلِتَأْتِي إِلَى النَّاسِ مَا يُحِبُّ أَنْ يُؤْتَى إِلَيْهِ وَمَنْ بَاعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةً يَدِهِ وَتَمْرَةً قَلْبِهِ فَتَبَطَّعَهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ بِتَارِعَةٍ فَاضْرِبُوا رِقَبَتَهُ الْآخِرَ لَدَنُوتٍ مِنْهُ فَقُلْتُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ هَذَا فَإِنْ نَعِمَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ۔

۱۹۳۳: بَابُ الْحَضِّ عَلَى طَاعَةِ الْإِمَامِ

۳۱۹۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا حَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَصِينٍ قَالَ سَمِعْتُ حَدِيثِي يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي حَجَّةِ لُدَاعٍ وَلَوْ اسْتَعْمَلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَتَّى يَتَوَدَّكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا۔

۱۹۳۳: بَابُ التَّرْغِيبِ فِي طَاعَةِ

الْإِمَامِ

۳۲۰۰ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَّ زِيَادَ بْنَ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَى أَمِيرِي فَقَدْ عَصَانِي۔

۱۹۳۵: بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى

وَأُولَى الْأَمْرِ مِنْكُمْ

۳۲۰۱ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ قَالَ نَزَلَتْ فِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُدَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ۔

۱۹۳۶: بَابُ التَّشْدِيدِ فِي عِصْيَانِ الْإِمَامِ

۳۲۰۲ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا بَحِيرٌ عَنْ حَالِدِ ابْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْغَزْوُ غَزْوٌ وَإِنَّمَا مِنَ ابْتغَى وَجْهَ اللَّهِ وَأَطَاعَ الْإِمَامَ وَأَنْفَقَ الْكَرِيمَةَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ فَإِنَّ نَوْمَهُ وَنَبْهَتَهُ أَحْرُ كُلَّهُ وَأَمَّا مَنْ غَرَا رِيَاءً وَشَمَعَةً وَعَصَى

باب: امام کی فرماں برداری کرنے کی فضیلت سے متعلق

حدیث

۳۲۰۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کسی نے میری فرمانبرداری کی اس نے اللہ کی فرمانبرداری کی اور جس نے میری نافرمانی کی تو اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے میرے حاکم کی فرمانبرداری کی تو اس نے میری فرمانبرداری کی اور جس نے نافرمانی کی میرے مقرر کردہ حاکم کی اس نے میری نافرمانی کی۔

باب: تم لوگ اللہ اور اس کے رسول اور حاکم کی

فرمانبرداری کرو

۳۲۰۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اے ایمان والو! فرماں برداری کرو اللہ کی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اولوالامر (حاکم) کی۔ یہ آیت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایف کلزے کا سردار بنا کر روانہ فرمایا (یعنی چھوٹے لشکر کا)۔

باب: امام کی نافرمانی کی مذمت سے متعلق

۳۲۰۲: حضرت معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاد دو قسم کا ہے ایک تو وہ شخص جو کہ خالص اللہ عزوجل کی رضا مندی کے لئے جہاد کرے اور امام کی فرماں برداری کرے اور مال دولت راہ خدا میں خرچ کرنے اس کا سونا اور برکت تمام کا تمام عبادت ہے اور دوسرے وہ شخص جو کہ لوگوں کو دیکھائے یعنی ریاء و ریاکاری سے جہاد کرنے اور نام آوری کے لیے جنگ کرے اور اپنے امام (حاکم) کی نافرمانی کرے اور ملک میں فساد پھیلانے (اس کا مطلب

یہ ہے کہ عوام پر ظلم و ستم کرے خواتین اور بچوں کے ساتھ زیادتی کرے
غریبوں کو ایذا پہنچائے) تو وہ برابر بھی نہ لوئے گا بلکہ اس کو عذاب ہوگا۔

باب: امام کے لئے کیا باتیں

لازم ہیں؟

۳۲۰۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امام ایک ڈھال کی مانند ہے کہ جس کی آڑ میں (یعنی جس کے نظم و انتظام میں) لوگ لڑائی کرتے ہیں اس کی جہت سے وہ آفات سے بچے رہتے ہیں پھر اگر امام اللہ سے ڈر کر حکم کرے انصاف کے مطابق تو اس کو ثواب ہوگا اور جو شخص اس کے خلاف حکم کرے تو اس پر وبال ہوگا۔

باب: امام سے اخلاص قائم رکھنا

۳۲۰۴: حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین کیا ہے خلوص یعنی سچائی۔ لوگوں نے عرض کیا: کس سے ساتھ یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے ساتھ (یہ کہ اس کی عبادت کرے سچے دل سے اس سے خوف رکھے سچے دل سے نہ کہ ریاکاری کے واسطے) اور اس کی کتاب کے ساتھ یقین رکھے (یعنی اس پر اخلاص کے ساتھ عمل کرے) اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یقین رکھے اور تمام مسلمانوں اور امام کے ساتھ (اخلاص قائم رکھے)۔

۳۲۰۵: حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ دین ایمانیت خموس (اور سچائی ہے) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کس کے ساتھ یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے ساتھ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام مسلمانوں کے امام کے ساتھ تمام مسلمانوں کے ساتھ۔

الإِمَامَ وَ أَسَدِي الإِمَامَ وَ أَسَدِي فِي الأَرْضِ فَإِنَّهُ لَا يَرْجِعُ بِالْكَفَافِ۔

۱۹۳۷: بَابُ ذِكْرِ مَا يَجِبُ للإِمَامِ وَمَا

يَجِبُ عَلَيْهِ

۳۲۰۳ أَحَبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ مِمَّا حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ الأَعْرَجُ مِمَّا ذَكَرَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّمَا الإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَ يُتَّقَى بِهِ فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَ عَدَلَ فَإِنَّ لَهُ بِذَلِكَ أَجْرًا وَإِنْ أَمَرَ بِعَظِيمٍ فَإِنَّ عَلَيْهِ وَزْرًا۔

۱۹۳۸: بَابُ النَّصِيحَةِ للإِمَامِ

۳۲۰۴: أَحَبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ قَالَ سَأَلْتُ سُهَيْلَ بْنَ أَبِي صَالِحٍ لَمَّا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ القَعْقَاعِ عَنْ أَبِيكَ قَالَ أَنَا سَمِعْتُهُ مِنَ الأَدِيِّ حَدَّثَ أَبِي حَدَّثَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ يَقَالُ لَهُ عَطَاءُ ابْنُ بَرِيْدٍ عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا الدِّينُ النَّصِيحَةُ قَالُوا لِمَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِلَّهِ وَ لِكِتَابِهِ وَ لِرَسُولِهِ وَ لِأَنْبِيَاءِ المُسْلِمِينَ وَ عَامَّتِهِمْ۔

۳۲۰۵: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبرَاهِيمَ قَالَ أَنبَأَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ بَرِيْدٍ عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا الدِّينُ النَّصِيحَةُ قَالُوا لِمَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِلَّهِ وَ لِكِتَابِهِ وَ لِرَسُولِهِ وَ لِأَنْبِيَاءِ المُسْلِمِينَ وَ عَامَّتِهِمْ۔

۳۲۰۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلاشبہ دین نصیحت ہے دین نصیحت ہے۔ تحقیق دین نصیحت ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کس کے لیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سنے اور مسلمانوں کے عوام و خواص (دونوں کے لیے بلاشبہ) دین نصیحت ہے۔

۳۲۰۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ دین نصیحت ہے دین نصیحت ہے۔ تحقیق دین نصیحت ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کس کے لیے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اور مسلمانوں کے عوام و خواص کے واسطے۔

۳۲۰۶ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ قَالَ اللَّهُ قَالَ لِلَّهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَنْمَةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ۔

۳۲۰۷ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَبِيرِ بْنِ شُعَيْبِ بْنِ الْجُبَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَهْضَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ وَ عَنْ سُمَيٍّ وَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مِقْسَمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الدِّينُ النَّصِيحَةُ قَالُوا لِمَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِلَّهِ وَلِكِتَابِهِ وَ لِرَسُولِهِ وَ لِأَنْمَةِ الْمُسْلِمِينَ وَ عَامَّتِهِمْ۔

باب: امام کی طاقت کا بیان

۳۲۰۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی حاکم نہیں ہے لیکن اس میں دو بطلانے (یعنی دو طاقت) ہیں ایک تو وہ طاقت جو کہ اس کو بھلائی کے کام کا حکم دیتی ہے (یعنی نیکی کرنے کی تلقین کرتی ہے) اور برے کام سے روکتی ہے دوسری طاقت وہ ہے کہ جو کہ بگاڑنے میں کمی نہیں کرتی (یعنی برائی کا حکم دیتی ہے اور گناہ کی بات کی تلقین کرتی ہے) پھر جو شخص اس کی برائی سے بچ گیا تو وہ توبہ کی اور یہی طاقت اکثر و بیشتر غالب ہو جاتی ہے (یعنی برے کام کی جانب بلانے والی ہے)۔

۳۲۰۹: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے نہ تو کسی نبی کو بھیجا اور نہ ہی کسی خلیفہ کو لیکن اس میں دو طاقتیں رکھ دیں ایک تو وہ جو کہ نیکی اور بھلائی کے کام کا حکم

باب: بطانة الإمام

۳۲۰۸ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ يَعْمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ وَائِلٍ إِلَّا وَكَلَهُ بَطَانَتَانِ بَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَبَطَانَةٌ لَا تَأْتُوهُ حَبَالًا فَمَنْ رُقِيَ شَرَّهَا فَقَدْ رُقِيَ وَهُوَ مِنَ النَّبِيِّ تَغَلَّبَ عَلَيْهِ مِنْهُمَا۔

۳۲۰۹ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ

کرتی ہیں اور دوسری وہ جو کہ برائی کی جانب بدلتی ہے لیکن اللہ عزوجل کی اس طاقت کو مغلوب کر دیتا ہے اور وہ نیک طاقت کی پابند اور ماتحت رہتی ہے جس طریقہ سے کہ دوسری حدیث شریف میں ہے کہ ہر ایک انسان کے لئے ایک شیطان ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ ﷺ کے لئے بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا جی ہاں۔ لیکن اللہ عزوجل نے اس کو میرے تابع اور ماتحت فرما دیا ہے۔

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا اسْتَحْلَفَ مِنْ خَلِيفَةٍ إِلَّا كَانَتْ لَهُ بَطَانَتَانِ بَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْخَيْرِ وَبَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَ تَحُصُّهُ عَلَيْهِ وَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللَّهُ عَرَوْحًا۔

بطانہ کیا ہے؟

عربی میں بطانہ وراصل کپڑے کے اندرونی حصہ کو کہتے ہیں اس جگہ انسانی قوت اور طاقت مراد ہے کیونکہ وہ بھی انسان کے اندر چسپی ہوئی ہوتی ہے اس کو انسانی ضمیر سے بھی تعبیر کر سکتے ہیں بہر حال انسان میں خیر اور شر والی دونوں طاقت و بیعت کی ہونی ہوتی ہیں اور رسول کریم ﷺ کو آپ کا ضمیر صرف خیر اور نیک کام کی تلقین کرتا تھا اور آپ کی شر کی قوت خیر کی قوت کے ماتحت تھی۔ واللہ اعلم۔

۴۲۱۰: حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہما سے ہے کہ انہوں نے عرض کیا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے: دنیا میں نہ تو کوئی پیغمبر بھیجا گیا اور نہ ہی کوئی خلیفہ۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ جس میں دو خصالتیں نہ ہوں ایک تو وہ جو کہ بھلائی کا حکم کرتی ہے برے کام سے روکتی ہے اور دوسری وہ قوت جو کہ بگاڑنے میں کوتاہی اور کمی نہیں کرتی پھر جو شخص بڑی عادت سے محفوظ رہا تو وہ نجات پا گیا۔

۴۲۱۰ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا بَعَثَ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا كَانَ تَعْدُهُ مِنْ خَلِيفَةٍ إِلَّا وَ لَهُ بَطَانَتَانِ بَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَبَطَانَةٌ لَا تَأْلُوهُ حَتَّى لَا تَسْنَ وَيَقِيَ بَطَانَةَ السُّوءِ فَقَدْ وُقِيَ۔

باب: وزیر کی صفات

۴۲۱۱: حضرت قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ میں نے اپنی پھوپھی سے سنا یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص تمہارے میں سے حکمران ہو پھر خدا اس کی بھلائی چاہے تو اس کو نیک وزیر عطا فرمائے گا (ساحب بصیرت، عقل مند اور منصف مزاج، معاملہ فہم) اور اگر حکمران کوئی بات بھول جائے گا تو وہ اس کو یاد دلائے گا اور جو شخص یاد رکھے گا تو اس کی مدد کرے گا۔

۱۹۴۰: باب وزیر الإمام
۴۲۱۱ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنِ شُعَيْبِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمِّي يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ بَعْمَلًا فَأَرَادَ اللَّهُ خَيْرًا جَعَلَ لَهُ وَزِيرًا صَالِحًا إِنْ نَسِيَ ذِكْرَهُ وَإِنْ ذَكَرَ عَدَهُ۔

خوش قسمت بادشاہ:

حدیث شریف مذکورہ بالا میں جو آخری حصہ ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ جس بادشاہ کے وزراء عقل مند مدبر، مخلص اور صاحب بصیرت ہوں تو اس کی حکومت یا اثر اور مضبوط مستحکم حکومت ہوتی ہے اور ملک و ملت کی اس سے ترقی ہوتی ہے اور دیگر ممالک میں اسے قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور اس کے برعکس جس بادشاہ کے وزراء درباری لوگ جاہل، احمق، حقوق انسانی سے نا آشنا، انانیت کے دشمن ہوں ان کے ہر کام میں خود غرضی ہو تو وہ حکومت غیر مستحکم جلد اس کی عمارت زمین بوس ہو جاتی ہے رسوائی، ذلت، شکست و ریخت اس کا عقد وین جاتی ہے اور اہل دنیا کے سامنے اس کا کوئی مقام نہیں ہوتا دور حاضر میں اکثر ایسا ہی ہو رہا ہے عدل و انصاف کے تمام تقاضے فراموش کر دیئے گئے ہیں لاچار، ضعیف، کمزور آدمی کا جینا حرام کر دیا گیا ہے ظلم کو ظلم ہی نہیں سمجھا جا رہا اسد می اقدار کی وجہیاں اڑا دی گئی ہیں وقت کے حاکم اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے احکامات کے باغی اور ان کو دوقی نوسی خیال کرتے ہیں اللہ تمام اسلامی ممالک کے حکمرانوں و اخلاص اور عدالت فاروقی کو اپنانے کی توفیق نصیب فرمائیں۔ (جامی)

۱۹۴۱ باب جزاء من امر

باب: اگر کسی شخص کو حکم ہو گناہ کے کام کرنے کا اور وہ شخص

بِعَصِيَّةٍ فَاطَّاعَ

گناہ کا ارتکاب کرے تو اس کی کیا سزا ہے؟

۳۲۱۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ رَبِيعِ الْأَيْمِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا قَاتِرًا قَدَرًا فَقَالَ إِذْ خَلُّوْهَا فَأَرَادَ نَاسٌ أَنْ يَدْخُلُوْهَا وَقَالَ الْآخَرُونَ إِنَّمَا فَرَرْنَا مِنْهَا فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لِلَّذِينَ أَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوْهَا لَوْ دَخَلْتُمْوهَا لَمْ تَرَوْا فِيْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَقَالَ لِلآخَرِينَ خَيْرًا وَقَالَ أَبُو مُوسَى فِي حَدِيثِهِ قَوْلًا حَسَنًا وَقَالَ لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ۔

۳۲۱۲: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک لشکر روانہ فرمایا اور اس پر ایک آدمی کو سردار مقرر کیا (حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو) انہوں نے آگ جلائی اور حکم کیا لوگوں کو اس کے اندر (امتحان کے لیے) گھس جانے کا۔ (یہ امتحان اس لیے تھا کہ یہ لوگ میری فرماں برداری کرتے ہیں یا نہیں) تو بعض نے ارادہ کیا اس میں گھسنے کا اور بعض لوگ بھاگ کر اور فرار ہو کر رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر آپ سے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا ان لوگوں سے جو کہ گھسنا چاہتے تھے اگر تم گھس جاتے تو قیامت تک اسی میں رہتے (یعنی آگ کے خذاب میں مبتلا رہتے) اور جو لوگ نہیں گھسے ان کو اچھا بنایا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے لئے کسی کی فرماں برداری نہیں چاہیے اور فرماں برداری نیک کام میں کرنا چاہیے۔

۳۲۱۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان پر (بادشاہ یا) حکمران کا حکم ماننا اور فرماں برداری کرنا لازم ہے

۳۲۱۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ

وَالطَّاعَةُ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ إِلَّا أَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَاذًا أَمْرًا بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ۔
چاہے اس کو پسند ہو یا نہ ہو جس وقت گناہ کا حکم ہو تو اس کو سن سے اور فرمانبرداری نہ کرے۔

غیر شرعی نظام چلانے والے حاکم کے لیے لائحہ عمل:

حاصل حدیث یہ ہے کہ اگر کوئی حکمران یا بادشاہ خلاف شریعت کام کرنے کا حکم دے تو اولاً افہام و تفہیم سے کام لیا جائے اور اگر وہ حاکم وغیرہ لوگوں کے سمجھانے سے بھی خلاف شرع راستہ ترک نہ کرے تو حتی الامکان کوشش کے باوجود نہ کامی رہے تو ایسے حاکم کو اس کے عہدہ سے الگ کرنا ضروری ہے آج کل ووٹ کی حکومت ہے تو ووٹ کے ذریعہ اس کو بدل دیں اور ایسے شخص کو ووٹ نہ دیں جو کہ خلاف شرع کام کرے یا خلاف شرع کام کرنے کا اندیشہ ہو اور اگر کسی بھی طرح اس کو علیحدہ نہ کر سکتے ہوں تو کم از کم دل سے ہی اس کو برا سمجھیں کہ یہ ایمان کا کم سے کم درجہ ہے جیسا کہ حدیث ((وَذَلِكَ أضعفُ الايمان)) میں اس کی طرف اشارہ ہے۔

باب: جو کوئی کسی حاکم کی ظلم کرنے میں امداد کرے اس

۱۹۴۲: بَابُ ذِكْرِ الْوَعِيدِ لِمَنْ أَعَانَ امِيرًا

سے متعلق

عَلَى الظُّلْمِ

۳۲۱۳: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور ہم نے ان کو شخص سے متعلق سنا تو آپ نے فرمایا: دیکھو میرے بعد حکمران ہوں گے جو شخص ان کی جھوٹی بات کو سچ کہے (خوشامد اور چاہلوسی کی وجہ سے اور حق کو باطل قرار دے) اور ظلم زیادتی کرنے میں ان کی مدد کرے تو وہ مجھ سے کچھ تعلق نہیں رکھتا نہ میں ان سے کچھ تعلق رکھتا ہوں وہ قیامت کے دن میرے حوض (یعنی حوض کوثر) پر بھی نہ آئے گا اور جو شخص ان کے جھوٹ کو سچ نہ کہے (بلکہ اس طرح کہے جھوٹ ہے یا خاموش رہے اور ظلم کرنے میں اس کی مدد نہ کرے تو وہ میرا ہے اور میں اس کا ہوں اور وہ میرے حوض پر آئے گا۔

۳۲۱۳: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ غَالِبِ الْعَدَوِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ بَسْعَةَ فَقَالَ إِنَّهُ سَتَكُونُ بَعْدِي أُمَرَاءُ مِنْ صَدَقْتَهُمْ بِكُذِبِهِمْ وَأَعَانَتْهُمْ عَلَيَّ ظَلَمْتَهُمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُمْ وَلَيْسَ يُوَارِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكُذِبِهِمْ وَلَمْ يُعْنَهُمْ عَلَيَّ ظَلَمْتَهُمْ فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ يُوَارِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ۔

باب: جو شخص حاکم کی مدد نہ کرے ظلم و زیادتی کرنے میں

۱۹۴۳: بَابُ مَنْ لَمْ يُعِنْ امِيرًا

اس کا اجر و ثواب

عَلَى الظُّلْمِ

۳۲۱۵: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے نکلے اور ہم نو آدمی تھے۔ پانچ ایک قسم کے اور چار ایک

۳۲۱۵: أَخْبَرَنَا هُرُوثُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّهَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرُ

قسم کے تھے یعنی عربی اور عجمی (عرب کے علاوہ دوسرے ملک کے باشندے اب تک معلوم نہیں کہ ان میں سے پانچ کون تھے اور چار کون؟) آپ نے فرمایا تم لوگوں نے سامیر نے بعد حاکم ہونے کے جو شخص ان کے پاس جاتے پھر ان کے جھوٹ و سچ نہرے اور ظلم پر ان کی مدد کرے وہ میرا نہیں اور میں اس کا نہیں ہوں نہ وہ میرے خوش پر آئے گا اور جو ان کے پاس نہ جائے نہ ان کے جھوٹ و سچ کہے اور نہ ظلم پر ان کی مدد کرے وہ میرا ہے اور میں اس کا۔ وہ خوش (نوٹ) پر آئے گا۔

عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَاصِمِ الْعَدَوِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ سَعَةٌ خَمْسَةٌ وَأَرْبَعَةٌ أَخَذَ الْعَدَوِيُّ مِنَ الْعَرَبِ وَالْأَعْرَابِ مِنَ الْعَجَمِ فَقَالَ اسْمَعُوا هَلْ سَمِعْتُمْ أَنَّهُ سَتَكُونُ بَعْدِي أُمَّرَاءُ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ يَرُدُّ عَلَيَّ الْخَوْضَ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يَصْدَقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعْنَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَسِيرِدُ عَلَيَّ الْخَوْضَ۔

باب: جو شخص ظالم حکمران کے سامنے حق بات کہے اس کی

۱۹۴۴: باب فضل من تكلم بالحق عند

فضیلت

۴۲۱۶: حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا اور آپ اپنا پاؤں رکاب میں رکھ چکے تھے کہ کونسا جہاد افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: حق بات کہنا ظالم حکمران کے سامنے۔

إِمَامٌ جَانِبٌ
۴۲۱۶: أَخْبَرَنَا اسْحَقُ بْنُ مَسْرُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ وَقَدْ رَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغُرُزِ أَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ كَلِمَةٌ حَقٌّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَانِبٍ۔

خلاصہ الباب: علماء کرام نے اس کی توجیہ کی ہے کہ یہ جہاد سے بھی بڑھ کر افضل ہے اس لیے ہے کہ جہاد میں موت آ جانا یقینی نہیں اور اس میں موت کا آنا کافی حد تک یقینی ہے۔

باب: جو کوئی اپنی بیعت کو مکمل کرے اس کا اجر

۴۲۱۷: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے ایک مجلس میں کہ آپ نے فرمایا تم لوگ مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک نہیں قرار دو گے نہ ناکاری نہیں کرو گے آخر آیت تک (جو کہ مندرجہ بالا عبارت میں مذکور ہے) پھر جو شخص تمہارے میں سے اپنی بیعت کو پورا کرے تو اس کا اجر و ثواب اللہ عزوجل پر ہے اور جو شخص

۱۹۴۵: باب ثواب من وفى بما يآيه عليه
۴۲۱۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْحَوْلِيِّ عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ يَا عُرَيْبِيُّ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْآيَةَ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَاجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَسَرَّ اللَّهُ

اس کام میں سے کسی کام کا ارتکاب کرے پھر اللہ عزوجل اس کو چھوڑ دے (دنیا میں کوئی سزا نہ ملے) تو اللہ عزوجل کے اختیار میں ہے کہ چاہے اسکو عذاب میں مبتلا کرے اور چاہے اس کی مغفرت فرما دے۔

عَلَيْهِ فَهُوَ إِلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَتْهُ۔

باب: حکومت کی بُری خواہش

۱۹۴۶: بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنَ الْحِرْصِ عَلَى

سے متعلق

الإِمَارَةِ

۴۲۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ حکومت کا لالچ کرتے ہو حالانکہ حکومت (اور اقتدار کا) انجام آخر کار ندامت اور حسرت ہے اس لیے کہ جب کسی کو حکومت یا اقتدار حاصل ہوتی ہے تو بہت کم کام محسوس ہوتا ہے اور جب حکومت یا اقتدار کا زوال ہوتا ہے تو غم اور صدمہ ہوتا ہے۔

۴۲۱۸ أَحْبَبْتُ مُحَمَّدَ بْنَ آدَمَ بْنِ سَلِيمَانَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ أَبِي دُنْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ وَإِنَّهَا سَتَكُونُ نَدَامَةً وَحَسْرَةً فَيَنْعَمَتِ الْمَرْضِعَةُ وَبَنَسَتِ الْفَاطِمَةُ۔

خلاصہ الباب ☆ اس حدیث کے الفاظ کا ترجمہ لفظی نہیں ہے بلکہ معنی خیز ترجمہ اور حاصل حدیث ہے بہر حال جس حکومت کا انجام آخر کار صدمہ اور افسوس ہو تو اس کی آرزو کرنا عقل کے خلاف ہے۔ گویا کہ اقتدار کی تمنا کرنا اچھا نہیں اگر محض لالچ کی بنیاد پر ہو کیونکہ اس کا انجام بھی تک اور ذلت کے سوا کچھ نہیں ہوتا ہاں اگر اقتدار کی تمنا محض اس لئے ہو کہ نا اہل جاہل دین دشمن احکامات الہیہ سے نا آشنا قوانین قرآن کے منافی عمل کرنے والا حکمران مسلط ہو تو اس وقت احوال کی اصلاح کی غرض اور بغیر کسی لالچ کے اقتدار کے حصول کی تمنا بھی کی جائے اور کوشش بھی مضاقت نہیں محض بادشاہ ہوانے تشبیہ کرانے کے لئے ہو تو اس کا انجام آخر کار صدمہ ذلت اور رسوائی ہوتا ہے ایسے اقتدار کی آرزو اپنے کو ذلیل اور رسوا کرنے کے مترادف ہے۔ (جامی)

الرُّعْرُ كِتَابُ (تَبِيَعَةُ)

۴۰

کتاب العقیقۃ

حقیقہ کے آداب و احکام

۴۲۱۹: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ کسی نے رسول کریم ﷺ سے حقیقہ کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل نافرمانی کو پسند نہیں فرماتا۔ آپ نے اس بات کو ناگوار خیال فرمایا۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ سے دریافت کر رہے ہیں اس حقیقہ سے متعلق جو کہ بچے کی جانب سے کیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا: جس شخص کا دل چاہے اپنے بچے کی جانب سے قربانی کرنا تو کرے اور لڑکے کی طرف سے (حقیقہ میں) دو بکریاں برابر والی اور لڑکی کی جانب سے ایک بھری۔ راوی داؤد نے نقل کیا کہ میں نے حضرت زید بن اسلمؓ سے دریافت کیا برابر والی سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا کہ ملتی جلتی صورت میں دونوں ساتھ ہی ذبح کی جائیں۔

۴۲۱۹: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلِيمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْعَقِيقَةِ فَقَالَ لَا يُحِبُّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْعُقُوقَ وَكَانَتْ عَمْرَةَ الْإِسْمَ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا نَسَأُكَ أَحَدُنَا يُولَدُ لَهُ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسُوكَ عَنْ وَلَدِهِ فَلْيَسُوكَ عَنْهُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ قَالَ دَاوُدُ سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ عَنِ الْمُكَافَاتَيْنِ قَالَ الشَّاتَانِ الْمُسْتَبْهَتَانِ تَذْبَحَانِ جَمِيعًا۔

حقیقہ کا مفہوم:

واضح رہے کہ عربی زبان میں حقیقہ اور عقوق دونوں کا مادہ ایک ہی ہے اور عق اور عقوق کے معنی ہیں نافرمانی کرنا اور والدین کی نافرمانی کے لیے عقوق الوالدین استعمال ہوتا ہے اور حقیقہ ان بالوں کو کہا جاتا ہے کہ جو بچے کے سر پر ہوتے ہیں جس وقت کہ بچے کی پیدائش ہوتی ہے وہ بال جو کہ اس کے سر پر ہوتے ہیں اس کو حقیقہ کہتے ہیں پھر اس جانور کو کہا جائے گا کہ جو کہ ساتویں دن یعنی بچے کی ولادت کے ساتویں یا ۱۳ویں یا ۲۱ویں دن ذبح کیا جاتا ہے اور حقیقہ کے بارے میں افضل یہ ہے کہ بچے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بھری ذبح کی جائے اور لڑکے کی طرف سے ذبح کی جانے والی بکریوں

دوسرے کے مشابہ رنگ اور عمر میں ہوں تو بہتر ہے بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ ایسی دو بکریاں افضل ہیں جو کہ عمر کے اعتبار سے برابر ہوں اور عقیقہ میں جو بال کائے جائیں ان کے برابر چاندی یا چاندی کی قیمت صدقہ کرنا افضل ہے احادیث سے ثابت ہے کہ عقیقہ کرنے سے بچہ قات اور بلاؤں سے محفوظ رہتا ہے تفصیل کے لیے شروحات حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

۴۲۲۰: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَفْصُ عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَبْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ زُحَّيْنًا -

۴۲۲۰: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی جانب سے عقیقہ کیا۔

باب: لڑکے کی جانب سے عقیقہ

۴۲۲۱: حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لڑکے کا عقیقہ کرنا چاہے تو قربانی کرو اس کی جانب سے اور تم اس کے بالوں کو ذور کرو۔

۱۹۴۸: بَابُ الْعُقَيْقَةِ عَنِ الْغُلَامِ

۴۲۲۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَ حَبِيبٌ وَ يُونُسُ وَ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي الْغُلَامِ عُقَيْقَةٌ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا وَامْطُوا عَنْهُ الْأَذَى -

۴۲۲۲: حضرت امّ کرزہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لڑکے کی جانب سے عقیقہ کے لئے دو بکریاں ہیں برابر والی اور لڑکی کے لئے ایک بکری۔

۴۲۲۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ قَبِيصِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ وَ طَاوُسٍ وَ مُجَاهِدٍ عَنْ أُمِّ كُرَيْزٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي الْغُلَامِ شَاتَانِ مَكَافَاتَانِ وَ فِي الْجَارِيَةِ شَاةٌ -

باب: لڑکی کی جانب سے عقیقہ کرنا

۴۲۲۳: حضرت امّ کرزہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لڑکے کے عقیقہ کے لئے دو بکریاں ہیں برابر والی اور لڑکی کے لئے ایک بکری ہے۔

۱۹۴۹: بَابُ الْعُقَيْقَةِ عَنِ الْجَارِيَةِ

۴۲۲۳: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عُمَرُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ مَيْسَرَةَ عَنْ أُمِّ كُرَيْزٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مَكَافَاتَانِ وَ عَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ -

باب: لڑکی کی جانب سے کس قدر بکریاں ہونا چاہئیں؟

۴۲۲۴: حضرت امّ کرزہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

۱۹۵۰: بَابُ كَمْ يَعْقُّ عَنِ الْجَارِيَةِ

۴۲۲۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

عَبِيدُ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ أَبِي يَزِيدَ عَنْ سَبَاعِ بْنِ قَابِطٍ
عَنْ أُمِّ كُرَيْبٍ قَالَتْ آتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِالْحَدِيثِ
أَسْأَلُهُ عَنْ لُحُومِ الْهَدْيِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ عَلَى
الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَلَى الْجَارِيَةِ شَاةٌ لَا يَضُرُّكُمْ
ذُكْرَانًا كُنَّ أُمَّ إِيَّانَا.

۳۲۲۵: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى
قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ
أَبِي يَزِيدَ عَنْ سَبَاعِ بْنِ قَابِطٍ عَنْ أُمِّ كُرَيْبٍ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ
الْجَارِيَةِ شَاةٌ لَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ أُمَّ إِيَّانَا.

۳۲۲۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ هُوَ ابْنُ طَهْمَانَ
عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنِ
الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ بِكُتُبَيْنِ كُتُبَيْنِ.

۱۹۵: مَتَى يَعْقُ

۳۲۲۷: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ
عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ
سَعِيدِ ابْنِ قَنَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُلُّ غُلَامٍ رَهِيْنٌ بِعَقِيْقَتِهِ
تُدْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ سَابِعِهِ وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ وَيُسْمَى.

بچہ کے گروئی ہونے کا مطلب:

کی خدمت میں حدیبیہ میں ہدی کے گوشت کا دریافت کرنے کے لئے
حاضر ہوئی میں نے سنا آپ فرماتے تھے کہ لڑکے پر دو بھریاں ہیں
(یعنی عقیدہ میں) اور لڑکی پر ایک بھری نہ بھریاں یا مونٹ اس میں کوئی
حرج نہیں ہے (یعنی جائز دونوں ہیں اختلاف افضل اور غیر افضل کا
ہے کہ لڑکے کے لئے دو بھریاں اور لڑکی کے لئے ایک بھری)۔

۳۲۲۵: حضرت ام کرزہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا: (عقیدہ میں) لڑکے کی طرف سے دو بھریاں اور لڑکی کی
طرف سے ایک بھری کی جائے۔ مذکور ہوں یا مونٹ اس میں کوئی
حرج نہیں۔

۳۲۲۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ
عنہما کا دو مینڈھوں سے عقیدہ فرمایا (یعنی دو مینڈھے عقیدہ میں ذبح
فرمائے)۔

باب: عقیدہ کون سے دن کرنا چاہیے؟

۳۲۲۷: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ایک لڑکا اپنے
عقیدہ میں گروئی ہے اور قرہائی کی جائے (یعنی عقیدہ یہ جائے) اس
کی جانب سے ساتویں دن اور اس کا سر مونڈا جائے اور اس کا نام
رکھا جائے۔

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں جو بچہ کے گروئی ہونے کا فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح رہین رکھی ہوئی
چیز یا گروئی رکھی گئی چیز کو چھڑانا ضروری ہوتا ہے اسی طرح لڑکے کو بھی عقیدہ کر کے چھڑانا چاہئے اس سلسلہ میں حضرت علامہ خطابی
فرماتے ہیں کہ اس پر محدثین نے کلام کیا ہے۔

امام احمد بن حنبل سے فرماتے ہیں کہ یہ حدیث شفاعت کے متعلق ہے یعنی یوں سمجھ لیں کہ اگر کوئی بچہ صغیر سن میں ہی

فوت ہو گیا، اپنے اس بات کی شفاعت نہ کرے گا اگر والدین نے اس کا حقیقہ نہ کیا ہوگا۔ قولہ کل غلام ارید سہا مطلق المولود ذکر آخان ابن اشی رہین ای مرہون والناس خیر کلام فعن احمد هذا فی التسعاعۃ یرید انه اذا لم یعق عنہا غنات طفلا لم یشفع فی والدین الخ

(زیر البرقی، ص: ۱۸۸، اعلیٰ نسائی، طبوعہ ریمیہ دیوبند)

۴۲۲۸ أَحَبَرَنَا هُرُزُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ سَأَلَ أَحْمَسَ مِمَّنْ سَمِعَ حَدِيثَهُ فِي الْعَقِيقَةِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ سَمُرَةَ۔

۴۲۲۸: حضرت حبیب بن شہید نے کہا کہ مجھ سے حضرت ابن سیرین نے فرمایا تم حسن سے دریافت کرو حقیقہ کی حدیث تو انہوں نے سنی سے سنی میں نے دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت سمرہ بن جندب سے سنی ہے (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حسن نے حضرت سمرہ بن جندب سے سنی دیکھا ہے اور ان سے سنی ہے)۔

(۴)

کتاب الفرع والعتیرة

فرع اور عتیرہ سے متعلق احادیث مبارکہ

- ۴۲۲۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
بِالزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدٍ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فَرْعَ وَلَا عَتِيرَةَ -
۴۲۳۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو
دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثْتُ أَبَا إِسْحَاقَ عَنْ
مُعَمَّرٍ وَ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ ابْنِ
السَّبِّبِ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَخَذَهُمَا نَهَى رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ عَنِ الْفَرْعِ وَالْعَتِيرَةِ وَقَالَ الْآخِرُ لَا فَرْعَ
وَلَا عَتِيرَةَ -
- ۴۲۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فرع اور عتیرہ کچھ نہیں
ہے۔
- ۴۲۳۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرع اور عتیرہ سے منع فرمایا
ہے۔

فرع اور عتیرہ کیا ہے؟

فرع ایک اصطلاحی لفظ ہے شریعت کی اصطلاح میں فرع اونٹنی کے سب سے پہلے بچے یعنی بھٹھے بچے کو کہا جاتا ہے
یہ پہلے پہل کا بچہ بہت عزیز ہوتا تھا اور جاہلیت میں اس بچہ کو بتوں کے نام پر ذبح کیا کرتے تھے اور بعض حضرات فرماتے
ہیں کہ جس وقت کسی کے پاس ایک سوانٹ کی تعداد پوری ہو جائے تو وہ ایک اونٹ اپنے بت کے لئے ذبح کرتا اس کو فرع
کہا جاتا تھا اور عتیرہ وہ بکری ہے جو کہ رجب کے مہینہ میں بتوں کے لئے ذبح کرتے تھے اسلام کے شروع دور میں مسلمان
بھی فرع اور عتیرہ کیا کرتے تھے۔ حوالہ ملاحظہ ہو: لا فرع فی الاسلام وہی اول ولد تنتج الناقة و فی
شرح السنة كانوا يذبحونه ليهتهم في الجاهلية و قد كان المسلمون يفعلونه في بد-
الاسلام ثم نسخ ولا عتيرة وهي نشاة تذبح في رجب يتقرب بها اهل الجاهلية والمسلمون
عن صدر الاسلام - زب: الرئي حاشية سنن شريف ص ۱۸۸ ج ۲ مطبوعہ رجمیہ، یو۔تہ۔

۴۲۳۱: حضرت جحف بن سلیم سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ۲ فوات میں تھے آپ نے فرمایا کہ اے لوگو! ہر ایک گھر کے لوگوں پر ہر سال قربانی ہے (یعنی دس ذی الحجہ سے ۱۲ ذی الحجہ تک) اور ان کے ذمہ ایک عمیرہ ہے حضرت عطاء نے فرمایا کہ ابی حنون عمیرہ کرتے تھے ماہ رجب میں یہ بات میں نے اپنی آنکھ سے دیکھی ہے۔

۴۲۳۲: حضرت شعیب بن محمد اور حضرت زید بن اسلم سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! فرع کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حق ہے (یعنی اگر اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے نہ کیا جائے نہ کہ بتوں کی رضامندی کے لیے جیسا کہ مشرکین کرتے تھے) پھر اگر تم (یا کوئی شخص) فرع کے جانور کو چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ جوان ہو جائے اور تم راہ خدا میں اس کو دے دو (یعنی راہ جہاد میں لگا دو) یا کسی غریب مسکین بیوہ کو دے دو تو بہتر ہے اس کے کانٹے سے۔ ماں کے جسم کا گوشت پوست لگ جائے گا (یعنی نم کی وجہ سے اس کی ماں سوکھ جائے گی) پھر تم دودھ کے برتن کو اُلت کر رکھ دو گے (یعنی نم کی وجہ سے اس کی ماں کا دودھ خشک ہو جائے گا اور وہ دودھ دینا بند کر دے گی) اور (صدمہ کی وجہ سے) وہ ماں پاگل ہو جائے گی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ بھی حق ہے۔

۴۲۳۳: حضرت حارث بن عمرو سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں دیکھا آپ اونٹنی پر سوار تھے جو کہ منہ ہاتھی میں ایک طرف کو چلا گیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے والدین آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے واسطے دعائے مغفرت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل تم سب کی مغفرت فرمائے۔ پھر میں دوسری جانب چلا گیا اس خیال سے کہ شاید ہو سکتا ہے آپ خاص میرے واسطے دعا فرمائیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے واسطے دعا و مغفرت فرمائیں۔ پھر ایک

۴۲۳۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَمْلَةَ قَالَ أَبَانَا مِحْنَفُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ وَ قُوفٌ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَرَفَةَ لَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ عَلَى أَهْلِ بَيْتِي فِي كُلِّ عَامٍ أَصْحَابَةٌ وَ عَجِيزَةٌ قَالَ مُعَاذٌ كَانَ ابْنُ عَوْنٍ بَعِيرًا بَصْرَتُهُ عَيْبٌ فِي رَجَبٍ۔

۴۲۳۲: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ أَبُو عَلِيٍّ الْخَمَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ذَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرُو بْنَ شُعَيْبِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ وَ زَيْدِ بْنِ أَسَلَمَةَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ الْمَرْعُ قَالَ حَقٌّ فَإِنْ تَوَكَّنَتْ حَتَّى يَكُونَ بَكْرًا فَتَحْمِلُ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ تَعْطِبَهُ أَرْمَلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذْبَحَهُ فَيَلْصِقَ لَحْمَهُ بِوَتْرِهِ فَتُخْفِيَهُ إِمَاءٌ لَكَ وَ تَوْلَةٌ نَأْتِكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَالْعَجِيزَةُ قَالَ الْعَجِيزَةُ حَقٌّ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَلِيُّ الْخَمَلِيُّ هُمْ أَرْبَعَةٌ إِخْوَةٌ أَحَدُهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَ بَشْرٌ وَ شَرِيكٌ وَ آخَرٌ۔

۴۲۳۳: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ زُرَّارَةَ بْنِ كَرِيمٍ بْنِ الْحَرِثِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ الْحَرِثَ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ أَنَّ لَيْقَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْعَضَاءِ فَاتَيْنَهُ مِنْ أَحَدِ شِقَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا أَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي اسْتَغْفِرُنِي فَقَالَ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ

آدی نے عرض کیا: عتیرہ اور فرق میں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کیا فرق فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کا دل چاہے وہ نہ کرے بکریوں میں صرف قربانی (۱۰ سے لے کر ۱۲ ذی الحجہ تک) لازم ہے اور یہ حدیث شریف بیان فرماتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام انگلیاں بند فرمیں۔ علاوہ ایک انگلی کے۔

أَرْجُوا أَنْ يَخْضِبِي دُونَهُمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَغْفِرْ لِي فَقَالَ بِيَدِهِ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْعَتَابِيُّ وَالْفَرَانِيُّ قَالَا مَنْ شَاءَ عَتَرَ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَغْتَبِرْ وَمَنْ شَاءَ فَرَعَ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَفْرَعْ فِي النَّعْمِ أَصْحَبَتَهَا وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ إِلَّا وَاحِدَةً۔

عضباء کی تشریح:

عضباء اس اونٹنی کو کہتے ہیں کہ جس کے کان چھدے ہوئے ہوں (کسی نشان وغیرہ کی وجہ سے) یا وہ اونٹنی چھوٹے ہاتھ والی ہو۔ العضباء، وهو علم لها منقولاً ناقة عضباء، ای مثقوقة الاذن و قال بعد فہم انما كانت مثقوقة الاذن والاول اكثر و قال الزمخشري ای ان قال وهي قصيرة اليد نہایہ بخوار زہر الربی علی سنن نسائی ص ۱۸۹ تحت فائدہ حاشیہ نمبر مطبوعہ رحیمیہ دیوبند۔

۴۲۳۴: حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حجۃ الوداع میں میری ملاقات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں میرے لئے دعائے مغفرت فرمائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد نے فرمایا اللہ تمہاری بخشش فرمائے۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عضباء نامی اونٹنی پر سوار تھے۔ حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں دوسری جانب سے گھوم کر آیا (اور آگے مثل حدیث بالا بیان کی)۔

۴۲۳۴: أَخْبَرَنِي هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زُرَّارَةَ السَّهْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّهِ الْخَطِيبِ بْنِ عَمْرٍو ح وَأَبْنَانَا هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ زُرَّارَةَ السَّهْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّهِ الْخَطِيبِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقُلْتُ يَا أَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِمِي اسْتَغْفِرْ لِي فَقَالَ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْعَضْبَاءِ ثُمَّ اسْتَدْرْتُ مِنَ الشِّقِّ الْأَخْرِ وَسَاقِ الْحَدِيثِ۔

باب: عتیرہ سے متعلق حدیث

۱۹۵۳: باب تفسیر العتیرة

۴۲۳۵: حضرت نبی ﷺ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم لوگ دور جاہلیت میں عتیرہ کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: جس ماہ میں تمہارا دل چاہے تم اللہ عزوجل کے نام پر ذبح کرو اور تم نیک کام کرو اور تم اللہ عزوجل کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے

۴۲۳۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَمِيلٌ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ ذَكَرَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُنَّا نَعْتِرُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ أَذْبَحُوا لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ فِي أَيِّ

شَهْرٍ مَا كَانَ وَبَرُّوا اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ وَأَطِيعُوا-

۴۲۳۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَشْرُ بْنُ مَالِكٍ وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ عَنِ خَالِدِ بْنِ رَيْمَانَ قَالَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ وَرَبَّمَا ذَكَرَ أَبُو فَلَانَةَ عَنْ نَيْسَةَ قَالَ نَادَى رَجُلٌ وَهُوَ بِمِنَى فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نَعْتِرُ عَتِيرَةَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِي رَجَبٍ فَمَا تَأْمُرُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَذْبَحُوا فِي آيِ شَهْرِ مَا كَانَ وَبَرُّوا اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ وَأَطِيعُوا قَالَ إِنَّا كُنَّا نَفْرَعُ فَرَعًا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فِي كُلِّ سَائِمَةٍ فَرَعٌ تَغْذُوهُ مَا يَشْتَكُ حَتَّى إِذَا اسْتَحْمَلَ ذَبَحْتَهُ وَتَصَدَّقْتَ بِلَحْمِهِ-

غریباؤے مساکین کو کھلاؤ (صدقہ خیرات دو اور راہ خدا میں خرچ کرو)۔
۴۲۳۶: حضرت نبی ﷺ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے منیٰ میں آواز دی اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم لوگ دور جاہلیت میں رجب میں عتیرہ کرتے تھے پھر آپ ہم کو کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم ذبح کرو جس ماہ میں تمہارا دل چاہے اور تم لوگ اللہ عزوجل کے لئے نیکی کرو اور تم (غریباؤ کو) کھانا کھلاؤ۔ یہ سن کر اس نے کہا کہ ہم لوگ فرع کیا کرتے تھے۔ اب آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تمام گھاس کھانے والوں میں یعنی چرنے والے جانوروں میں فرع ہے لیکن تم اس کی ماں کو کھلانے دو (یعنی جانور کی مادہ کو دودھ پلانے دو اور گھاس کھانے دو) اور جب وہ جانور بڑا ہو جائے اور وزن اٹھانے یعنی وزن لادنے کے لائق ہو جائے تو تم اس جانور کو ذبح کرو اور اس کا گوشت تقسیم کرو۔

۴۲۳۷: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي فَلَانَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ وَأَخْسَبِيٍّ قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ نَيْسَةَ رَجُلٍ مِنْ هَذِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَائِحِ فَوْقِ ثَلَاثِ كَيْمَا تَسَعُّكُمْ فَقَدْ جَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ بِالْخَيْرِ فَكُلُوا وَتَصَدَّقُوا أَذْبَحُوا وَإِنَّ هَذِهِ الْإِيَّامُ أَكَلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّا كُنَّا نَعْتِرُ عَتِيرَةَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِي رَجَبٍ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ أَذْبَحُوا لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَأَطِيعُوا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نَفْرَعُ فَرَعًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي كُلِّ سَائِمَةٍ مِنَ الْغَنَمِ فَرَعٌ تَغْذُوهُ عَنْمَكَ حَتَّى إِذَا اسْتَحْمَلَ ذَبَحْتَهُ وَتَصَدَّقْتَ بِلَحْمِهِ عَلَى ابْنِ السَّبِيلِ فَإِنَّ ذَلِكَ هُوَ

۴۲۳۷: حضرت نبی ﷺ سے روایت ہے کہ ایک شخص قبیلہ ہذیل کا فرد تھا رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تم کو منع کیا تھا قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے تاکہ تم لوگوں کو وہ گوشت کافی ہو جائے یعنی اس وقت لوگ محتاج تھے تو میں نے منع کر دیا تھا کہ قربانی کا گوشت تین روز سے زیادہ نہ جمع کرو۔ بلکہ اس کو کھالویا صدقہ کر دو تاکہ تمام محتاجوں کو مل جائے اور وہی شخص بھوکا نہ رہ جائے۔ لیکن اب تم لوگوں کو اللہ عزوجل نے دولت مند بنا دیا تو تم لوگ کھاؤ اور خیرات دو اور اس کو رکھ لو اور چھوڑ دو اور یہ دن ۱۰، ۱۱، ۱۲ ذی الحجہ میں کھانے اور پینے کے اور یا وہی میں مشغول رہنے کے۔ یہ بات سن کر ایک شخص نے عرض کیا: ہم لوگ تو ماہ رجب میں دو جاہلیت میں عتیرہ کرتے تھے۔ اب آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم لوگ ذبح کرو اللہ عزوجل کے لئے اور جس ماہ میں تمہارا دل چاہے اور تم نیک کام کرو رضا الہی کے لیے اور کھانا کھلاؤ مساکین کو اس پر آپ شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم لوگ دور جاہلیت میں فرع کرتے تھے۔ اب آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہماریوں میں فرع ہے لیکن

خیر۔

کھلانے دے اس کی والدہ کو جس وقت وہ تیار ہو جائے تو کاکٹ دو اور
تم صدقہ دو گوشت کا مسافروں کو یہ بہتر ہے۔

باب: فرع کے متعلق احادیث

۴۲۳۸: حضرت نبیؐ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور ﷺ کو
آواز دی اور عرض کیا ہم لوگ تو ماہِ رجب میں دو روز جاہلیت میں
عترہ کرتے تھے۔ اب آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے
فرمایا: تم لوگ ذبح کرو اللہ عزوجل سے لئے اور جس ماہ میں تمہارا
دل چاہے اور تم نیک کام کرو رضا الہی سے لیے اور کھانا کھاؤ
مساکین کو۔ اس پر ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ ہم
لوگ دو روز جاہلیت میں فرع کرتے تھے۔ اب آپ کیا حکم فرماتے
ہیں؟ آپ نے فرمایا: بکریوں میں فرع ہے جس وقت وہ تیار ہو
جائے تو کاکٹ دو اور تم صدقہ دو گوشت کا مسافروں کو یہ بہتر ہے۔

۴۲۳۹: حضرت عیسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم لوگ
دو روز جاہلیت میں عترہ کرتے تھے۔ اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم
کیا حکم کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم
لوگ ذبح کرو اللہ عزوجل کے واسطے۔ جس مہینہ میں پس جس
قدر ہو سکتے تم لوگ نیکی کرو اللہ عزوجل کے لئے اور کھانا
کھاؤ۔

۴۲۴۰: حضرت ابو زینر بن جینود سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا
رسول اللہ! ماہِ رجب میں ہم لوگ دو روز جاہلیت میں جانور ذبح کرنا
کرتے تھے۔ پھر ہم لوگ وہ جانور کھانا کرتے تھے اور جو وہی ہمارے
پاس آتا تھا ہم لوگ اس سے کھاتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے حضرت وکیع نے بیان کیا کہ جو اس
حدیث کا راوی ہے کہ میں اس کو نہیں چھوڑتا ہوں (یعنی ماہِ رجب کی
قربانی)۔

۱۹۵۴: باب تفسیر الفرع

۴۲۳۸: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ
حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زُوَيْجٍ قَالَ أَنْبَأَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي
الْمَلِجِ عَنْ نُسَيْبَةَ قَالَ تَأَدَى النَّبِيُّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ
إِنَّا كُنَّا نَعْتِرُ عَتِيرَةً يَعْنِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِي رَجَبٍ
فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ أَدْبَحُوهَا فِي أَيِّ شَهْرٍ كَانَ وَبَرُّوا
اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَأَطِعُوا قَالَ إِنَّا كُنَّا نَفْرَعُ فَرَعًا فِي
الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فِي كُلِّ سَائِمَةٍ فَرَعٌ حَتَّى إِذَا
اسْتَحْمَلَ ذَبْحَتَهُ وَتَصَدَّقَتْ بِلَحْمِهِ فَإِنَّ ذَلِكَ هُوَ
خَيْرٌ۔

۴۲۳۹: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ عُثَيْبَةَ
عَنْ خَالِدِ بْنِ حَدَّادٍ عَنْ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي الْمَلِجِ
فَلَقِيتُ أَبَا الْمَلِجِ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِي عَنْ نُسَيْبَةَ
الْمُهَذَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّا كُنَّا نَعْتِرُ
عَتِيرَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ أَدْبَحُوهَا لِلَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ فِي أَيِّ شَهْرٍ مَا كَانَ وَبَرُّوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ
وَأَطِعُوا۔

۴۲۴۰: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَطَاءٍ وَعَنْ وَكَيْعِ
ابْنِ عُدْسٍ عَنْ عَمِيهِ أَبِي رَزِينٍ لَقِيتُ بِي عَامِرِ الْعَقْلِيِّ
فَقَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا تَدْبَحُ ذَبَائِحَ فِي
الْجَاهِلِيَّةِ فِي رَجَبٍ فَمَا تَأْكُلُ وَنَطْعِمُ مَنْ جَاءَنَا فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا بَأْسَ بِهِ قَالَ وَكَيْعُ بْنُ عُدْسٍ فَلَا
أَعْدُ۔

۱۹۵۵: باب جلود المیتة

باب مردار کی کھال سے متعلق

۳۲۳۱. أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَمَى سَادٍ مَبْتَعَةٍ مَلْفَاةٍ فَقَالَ لِمَنْ هَذِهِ فَقَالُوا لِمَيْمُونَةَ فَقَالَ مَا عَلَّمَهَا لَوْ اسْتَمَعَتْ بِأَهَابِهَا قَالُوا إِنَّهَا مَبْتَعَةٌ فَقَالَ إِنَّمَا حَرَّمَ اللَّهُ غَزْوًا وَجَلَّ أَكْلَهَا.

۳۲۳۱: حضرت ميمونہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مردہ بکری دیکھی جو کہ پڑی ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا: یہ بکری کس کی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: حضرت ميمونہ سے ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا: اس پر کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں تھا کیا ہی اچھا ہوتا کہ وہ اس بکری کی کھال سے نفع حاصل کرتیں۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ بکری مردار ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ نے صرف مردار کا کھانا حرام فرمایا ہے (نہ کہ اس کی کھال بال یا سینٹوں سے نفع حاصل کرنا)۔

۳۲۳۲. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَ الْحَرِثُ بْنُ سَكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَادٍ مَبْتَعَةٍ كَانَتْ أَعْطَاهَا مَوْلَاةٌ لِمَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ هَلَّا تَسَمَعْتُمْ بِحَلْدِهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا مَبْتَعَةٌ لَمَنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا حُرِّمَ أَكْلُهَا.

۳۲۳۲: حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مردہ بکری کے پاس سے گذرے جو کہ آپ نے سیدہ ميمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آزادی کی ہوئی باندی کو عطا فرمائی تھی۔ آپ نے فرمایا: تم نے کس وجہ سے نفع نہیں اٹھایا اس کی کھال سے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ تو مردار ہو گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صرف مردار کا کھانا حرام ہے۔

۳۲۳۳. أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ ابْنُ اللَّيْثِ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ حَدِيثِي عَنِ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ يَعْنِي يَزِيدَ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ قَالَ أَبْصَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَاةً مَبْتَعَةً لِمَوْلَاةٍ لِمَيْمُونَةَ وَكَانَتْ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَوْ نَزَعُوا حَلْدَهَا فَاتَّقَعُوا بِهَا قَالُوا إِنَّهَا مَبْتَعَةٌ قَالَ إِنَّمَا حُرِّمَ أَكْلُهَا.

۳۲۳۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مردہ بکری کے پاس سے گذرے جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ ميمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آزادی کی ہوئی باندی کو عطا فرمائی تھی۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ تو مردار ہو گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صرف مردار کا کھانا حرام ہے۔

۳۲۳۴. أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ الْقَطَّانُ الرَّقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دَبَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ

۳۲۳۴: حضرت ميمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک بکری مر گئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کی کھال پر کس وجہ سے دباغت نہیں دی اور اس کھال سے نفع کیوں

مَنْذَجِيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرْتَنِي سَمِعْتُهُ أَنَّهُ شَاءَ
مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَلَا دَفَعْتُمْ إِيَّاهَا بِهَا فَاسْتَمْتُمْ
بِهِ۔

دباغت سے کھال پاک ہو جاتی ہے:

یعنی کہ اگر کوئی گائے اونٹ بکری کوئی بھی حلال جانور مر جائے تو اس کا گوشت تو بالکل ناپاک ہے کھانے کی ممانعت ہے مگر کھال کو مختلف خارجی کاموں کے لئے استعمال ہوتی ہے شریعت مطہرہ میں دباغت سے کھال بالکل پاک صاف ہو جاتی ہے اگرچہ اس کی مشک بنوا کر اس سے پانی ہی کیوں نہ پیا جائے دباغت کے بعد کھال اسی طرح سے کام میں لائی جاسکتی ہے جس طرح سے مذکورہ جانور کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے مردہ جانور کی بھی کھال کا ایسا ہی حکم ہے کیونکہ انسان اور خنزیر کی کھال کے علاوہ ہر کھال دباغت بعد پاک ہو جاتی ہے مزید تفصیل تھوڑا آگے چل کر (حدیث مبارکہ ۴۲۵۸ کے ضمن میں) پڑھ لیں۔ (جائی)

۴۲۴۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنِ سُفْيَانَ عَنْ
عَمْرِو عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ
النَّبِيُّ ﷺ بِشَاةٍ لَمِيمُونَ مَبْتَةٌ فَقَالَ أَلَا أَخَذْتُمْ إِيَّاهَا
بِهَا فَذَبَّيْتُمْ فَانْتَفَعْتُمْ۔

۴۲۴۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مردار بکری کے پاس سے گذرے جو کہ میمونہ جیہا کی تھی آپ نے فرمایا: تم نے اس کی کھال کس وجہ سے دباغت کر کے استعمال نہیں کی (یعنی اس طریقہ سے وہ کھال ضائع ہونے سے بچ جاتی)۔

۴۲۴۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَّامَةَ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ
مُفِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَرَّ النَّبِيُّ
ﷺ عَلَى شَاةٍ مَبْتَةٌ فَقَالَ أَلَا انْتَفَعْتُمْ بِهَا بِهَا۔

۴۲۴۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مردار بکری کے پاس سے گذرے آپ نے فرمایا تم نے اس کی کھال سے کس وجہ سے نفع نہیں حاصل کیا؟

۴۲۴۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ
قَالَ أَبَانَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي
حَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ
سُودَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ مَاتَتْ شَاةٌ لَنَا فَذَبَّعْنَا
مَسْكَهَا فَمَا زِلْنَا نَبْذُلُ فِيهَا حَتَّى صَارَتْ شَاةً۔

۴۲۴۷: حضرت سودہ جیہا سے روایت ہے کہ ایک بکری مر گئی تو ہم نے اس کی کھال کو دباغت کیا پھر ہمیشہ ہم لوگ اس میں نمیند بناتے تھے یہاں تک کہ وہ بکری پرانی ہو گئی۔

۴۲۴۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ سُفْيَانَ
عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَةَ عَنِ ابْنِ وَعَلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّمَا إِهَابٍ دَبَّغَ فَقَدْ
طَهَّرَ۔

۴۲۴۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کی کھال پر دباغت ہو گئی تو وہ کھال پاک ہو گئی۔

۴۲۴۹: أَخْبَرَنِي الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ

۴۲۴۹: حضرت ابن وعلہ جیہا سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا کہ

خَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَكْرِمٍ وَهُوَ ابْنُ مُضَرَ قَالَ حَدَّثَنِي
أَبِي عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْحَبِيرِ عَنِ
ابْنِ وَعَلَةَ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنَّا نَغْزُوا هَذَا
الْمَغْرِبَ وَإِنَّهُمْ أَهْلٌ وَثَنٌ وَلَهُمْ قَرَبٌ يَكُونُ فِيهَا
الْبَنُّ وَالْمَاءُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الدَّبَاغُ طَهُورٌ قَالَ
ابْنُ وَعَلَةَ عَنْ رَأَيْكَ أَوْ شَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ قَالَ بَلْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

۴۲۵۰: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ
ابْنِ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ
عَنْ حَوْنِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْمُحَبَّبِ أَنَّ نَبِيَّ
اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ دَعَا بِمَاءٍ مِنْ عِنْدِ امْرَأَةٍ
قَالَتْ مَا عِنْدِي إِلَّا فِي قُرْبَتِي لِي مَتْنَةٌ قَالَ أَلَيْسَ قَدْ
ذَهَبَتْهَا قَالَتْ بَلَى قَالَ لَئِنْ دَبَاغُهَا ذَكَاتُهَا

۴۲۵۱: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ بِنِ جَعْفَرِ
النَّبَا بُورِي قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ
حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ
عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ
جُلُودِ الْمَتْنَةِ فَقَالَ دَبَاغُهَا طَهُورٌهَا

۴۲۵۲: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ
سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِي قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ
الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ جُلُودِ الْمَتْنَةِ فَقَالَ
دَبَاغُهَا ذَكَاتُهَا

۴۲۵۳: أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَ
حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ
الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ذَكَاتُ الْمَتْنَةِ دَبَاغُهَا

ہم لوگ جہاد کے لئے مغربی ممالک جاتے ہیں وہاں کے لوگ
بت پرستی میں مبتلا ہیں اور ان کے پاس پانی اور وہ وہاں
مٹھیس ہوتی ہیں۔ انہوں نے (جو اب) کہا جس چیز پر
دباغت ہو جائے تو وہ پاک ہے۔ میں نے کہا یہ تم اپنی مٹھیس
فہم سے کہہ رہے ہو یا تم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
ہے؟ انہوں نے جواباً کہا: نہیں! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا ہے۔

۴۲۵۰: حضرت سلم بن محقق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوة تبوک میں
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کے ہاتھ سے پانی منگایا۔ اس نے
عرش کیا میرے پاس تو وہ پانی م... د... ہا فوراً مٹھیا میں ہے
(یعنی میرے خیال میں وہ پانی پاک نہیں۔ آپ نے فرمایا تم نے
دباغت کی تھی؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ سن لیں انہوں نے فرمایا تو پھر
تو وہ حال دباغت سے پاک ہوگئی۔

۴۲۵۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے مردار کی کھال کے متعلق
دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دباغت کرنے
سے وہ حال پاک ہو جاتی ہے۔

۴۲۵۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی شخص نے مردار کی کھال کے متعلق
دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دباغت دینے سے وہ
(کھال) پاک ہو جاتی ہے۔

۴۲۵۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردار کی کھال دباغت سے پاک ہو
جاتی ہے۔

۳۲۵۳: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذِكَاةُ الْمَيْتَةِ دَبَاغُهَا۔

۱۹۵۶: بَابُ مَا يُدْبَغُ بِهِ جُلُودُ الْمَيْتَةِ

۳۲۵۵: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَرِثِ وَاللَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ لَرْقِدٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَالِكِ بْنِ حَذَافَةَ حَدَّثَهُ عَنِ الْعَالِيَةِ بِنْتِ سُبَيْحٍ أَنَّ مَمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَجَلَ مِنْ قُرَيْشٍ يَجْرُونَ شَاةَ لَهُمْ مِثْلَ الْحِصَانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ أَخَذْتُمْ إِبَابَهَا قَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَطْهَرُهَا الْمَاءُ وَالْقَرْظُ۔

۳۲۵۶: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَنْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَشْرُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قُرِئَ عَلَيْنَا كِتَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا غُلَامٌ شَابٌّ أَنْ لَا تَسْتَمِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ۔

۳۲۵۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَتَبَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى اللَّهِ ﷻ أَنْ لَا تَسْمِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ۔

۳۲۵۸: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكُ عَنْ هِلَالِ الْوَرَّانِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى جُهَيْنَةَ أَنْ لَا تَسْمِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ

۳۲۵۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مردوں کی پانی اس کی (کھال کی) دباغت کرتا ہے۔

باب: مردوں کی کھال کو کس چیز سے دباغت دی جائے؟
۳۲۵۵: حضرت مہبوت بن یس سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قبیلہ قریش کے کچھ لوگ ایک ہرن کو مدحے کی طرح سے تھمیتے ہوئے لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ یہ بھی انہوں نے کہا کہ تم اس کی کھال نکال لیتے۔ انہوں نے عرض کیا یہ تو مردوں کی کھال ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو پاک کر دیتا پانی اور آٹھ (مٹی) کا اس یا پھال وغیرہ کہ جس سے ہم اسے پاک کر دیتے ہیں۔

۳۲۵۶: حضرت عبداللہ بن حکیم بن یس سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تحریر فرمایا تم لوگو میرے سامنے پڑھاؤ یہ اس میں ایک جوان لڑکا تھا۔ آپ نے فرمایا تم لوگ نہ فائدہ ہی حاصل کرو مردوں کی کھال یا پھل سے (یعنی کھال کو دباغت سے قبل نفع نہ اٹھاؤ کیونکہ بغیر دباغت کے خون اور رطوبت وغیرہ ہاتھ لوگ جائیں گے۔ اس کا کھال تک ویکریکل وغیرہ سے دباغت دی جاتی ہے وہ بھی درست ہے)۔

۳۲۵۷: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حکیم سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر لوگوں کو تحریر فرمایا تم لوگ نہ نفع اٹھاؤ مردوں کی کھال یا پھل سے۔

۳۲۵۸: حضرت عبداللہ بن حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ جہینہ کے حضرات کو تحریر فرمایا کہ تم لوگ مردوں کی کھال یا پھل سے نفع نہ حاصل کرو۔

بَاهَابٍ وَلَا عَصَبٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَصَحُّ مَا
فِي هَذَا الْبَابِ فِي جُلُودِ الْمَيِّتَةِ إِذَا دُبِغَتْ حَدِيثُ
زُهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
عَنْ مَمُونَةَ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

مردار کی کھال سے متعلق امام نسائی رضی اللہ عنہ کی رائے:

حضرت امام نسائی رضی اللہ عنہ اس سلسلہ میں فرماتے ہیں کہ جس وقت مردار کی کھال کی دباغت ہو جائے تو تمام مذکورہ بالا احادیث شریفہ سے زیادہ صحیح حضرت زہری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے انہوں نے حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت نقل کی اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی اور انہوں نے حضرت ميمونہ بنت جحش سے روایت نقل کی (جو کہ سابق میں گذر چکی ہے) اس حدیث شریفہ سے معلوم ہوا کہ مردار کی کھال دباغت دینے سے پاک ہو جاتی ہے (واضح رہے کہ انسان کی کھال اس کی عظمت اور اس کے احترام کی وجہ سے اور خنزیر کی کھال اس کے نجس العین ہونے کی وجہ سے کبھی پاک نہیں ہوتی) جمہور علماء کی یہی رائے ہے جیسا کہ سنن نسائی شریف کی مندرجہ ذیل عبارت سے واضح ہے: قَالَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَصَحُّ مَا فِي هَذَا الْبَابِ فِي جُلُودِ الْمَيِّتَةِ إِذَا دُبِغَتْ حَدِيثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَمُونَةَ (متن سنن نسائی شریف)

باب: مردار کی کھال سے دباغت کے بعد نفع

حاصل کرنا

۴۲۵۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مردار کی کھال سے نفع حاصل کرنے کا حکم فرمایا کہ جس وقت اس پر دباغت ہو جائے۔

۱۹۵۷: بَابُ الرَّحْمَةِ فِي الْإِسْتِمْتَاعِ بِجُلُودِ

الْمَيِّتَةِ إِذَا دُبِغَتْ

۴۲۵۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا بِشَرُّ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَالْخَرِثُ بْنُ مَسْكِينٍ بِرَأْيِهِ عَلَيَّ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَسْبِطٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ أَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُودِ الْمَيِّتَةِ إِذَا دُبِغَتْ۔

باب: درندوں کی کھالوں سے نفع حاصل کرنے کی

ممانعت

۴۲۶۰: حضرت ابو یوسف سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجد

۱۹۵۸: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِسْتِمْتَاعِ بِجُلُودِ

السَّبَاعِ

۴۲۶۰: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعِينٍ عَنْ يَحْيَى عَنِ

ابن ابی عروبة عن قتادة عن ابی الملیح عن ابیہ
ان النبی ﷺ نہی عن جلود السباع۔

۳۲۶۱: أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ عُمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ
عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمُقَدَّمِ ابْنِ
مَعْدِي كَرَبَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْحَرِيرِ
وَالذَّهَبِ وَمَيَاثِرِ النُّمُورِ۔

۳۲۶۲: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عُمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ
عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ لَمُقَدَّمِ بْنِ مَعْدِي
كَرَبَ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَهُ أَنْشُدْكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُبُوسِ جُلُودِ السَّبَاعِ
وَالرُّكُوبِ عَلَيْهَا قَالَ نَعَمْ۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِنْتِفَاعِ بِشُحُومِ الْمَيْتَةِ

۳۲۶۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ
ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ
وَهُوَ بِسُكَّةٍ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُهُ حَرَّمَ
بَيْعَ الْعُمُرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْجَنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ فَيُقْبَلُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ آيَاتِ شُحُومِ الْمَيْتَةِ لَأِنَّهُ يُطْلَى بِهَا
السُّمُّ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ
فَقَالَ لَا هِيَ حَرَامٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ ذَلِكَ
قَاتِلِ اللَّهَ الْيَهُودَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمُ
الشُّحُومَ حَمَلُوهُ ثُمَّ بَاعُوهُ فَاتَّكَلُوا ثَمَنَهُ۔

۱۹۶۰: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِنْتِفَاعِ حَرَّمَ اللَّهُ

عَزَّ وَجَلَّ

۳۲۶۴: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

سنا آنحضرت ﷺ نے درندوں کی کھالوں (کے استعمال) سے منع
فرمایا۔

۳۲۶۱: حضرت مقدم بن معد کرب جیسو سے روایت ہے کہ رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم اور سونے اور چیتے کے پاروں
(پچھونا بنانے) سے یعنی چیتے کی کھال کے استعمال سے منع فرمایا
ہے۔

۳۲۶۲: حضرت خالد سے روایت ہے کہ حضرت مقدم بن معد کرب
جیسو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض
کیا: میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ عزوجل کی قسم کہ رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے درندوں کی کھالیں پہننے اور ان پر سواری کرنے سے منع فرمایا ہے
انہوں نے فرمایا جی ہاں (معلوم ہے)۔

باب: مردار کی چربی سے نفع حاصل کرنے کی ممانعت

۳۲۶۳: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے سنا کہ جس سال مکہ مکرمہ فتح ہوا اور آپ اس
وقت مکہ مکرمہ میں تھے (کہ آپ نے فرمایا) اللہ عزوجل نے حرام فرمایا
ہے شراب مردار، سوراہوں کو فروخت کرنے اور خریدنے سے۔ اس
پر لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مردار کی چربی تو استعمال ہوتی
ہے اور اس کو کشتیوں پر لگاتے ہیں اور کھالوں پر ملتے ہیں اور رات میں
روشنی کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: نہیں وہ حرام ہے پھر ارشاد
فرمایا: اللہ عزوجل یہود کو تباہ اور برباد کر دے جس وقت اللہ عزوجل
نے ان پر چربی حرام فرمادی تو اس کو (پہلے تو) گلیا پھر اس کو فروخت کیا
اور اس کی قیمت لگائی۔

باب: حرام شے سے فائدہ حاصل کرنے کی ممانعت

متعلق حدیث

۳۲۶۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت
اطلاع ملی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شراب فروخت کی انہوں نے اس کا

بِيعَ عُمَرُ أَنْ سُرَّةَ بَاعَ حُمْرًا قَالَ قَاتَلَ اللَّهُ سُرَّةَ
أَلَمْ نَعْنَهُ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ
حَرَبَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُورُ فَجَسَدُواهَا قَالَ سُفْيَانُ
فِي ذِيْلِهِ -

اللہ عزوجل سمرہ کو تباہ کر دے ان کو معلوم نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل یہودیوں کو تباہ کر دے جس وقت
ان پر چربی حرام ہوئی تو (پہلے) اس کو گلایا (اور اس کا تیل فروخت
یا)۔

۱۹۶۱ باب الْفَارَةِ تَقَعُ فِي السَّمَنِ

۳۲۶۵ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ
زُهَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ
غَسَّابٍ عَنْ مُسْوَدَةَ أَنَّ لَارَةً وَقَعَتْ فِي سَمَنِ
سَائِلٍ فَمَسِيَ السَّيُّ - فَقَالَ أَنْتَوْنَهَا وَمَا
خَبْرُهَا وَتَكُونُ -

باب: اگر چوہا کھی میں گر جائے تو کیا کرنا ضروری ہے؟
۳۲۶۵ حضرت میمونہ عیمنہ سے روایت ہے کہ ایک چوہا کھی میں گر گیا
تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے
فرمایا: تم لوگ چوہے کو (کھی کے اندر سے) نکال دو اور باقی کھی کھا لو۔

کھی میں اگر چوہا گر جائے؟

مطلب یہ ہے کہ جب وہ کھی ہم سے تو اس کے اثرات تمام کھی میں نہیں پہنچیں گے اور وہ چوہا نکال دینے سے کھی
پاک ہو جائے گا۔ لیکن اگر کھی چبے والا ہے تو چوہا ہارنے سے وہ ناپاک ہو گیا۔ اس مسئلہ میں تفصیل ہے کتب فقہ میں اس کی تفصیل
مستحق ہے۔

اگر یہ تفصیل مقصود ہو تو اور وہ درود ہی کتاب "بہشتی زیور" ص ۷۵ حصہ اول میں تفصیل دیکھی جاسکتی ہے۔

۳۲۶۶ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ إِبرَاهِيمَ الدُّورِيُّ وَ
مُحَمَّدُ بْنُ نَحْيٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ السَّيِّدِيُّ عَنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عُبَيْدِ اللَّهِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ غَسَّابٍ عَنْ مُسْوَدَةَ أَنَّ السَّيِّ
سِيلَ عَنِ لَارَةٍ وَقَعَتْ فِي سَمَنِ جَامِدٍ فَقَالَ
حَدُّهَا وَمَا حَوْلُهَا فَانْقَرَتْ -

۳۲۶۶ اس روایت کا مضمون حسب سابق ہے۔ لیکن اس روایت میں
یہ اضافہ ہے کہ کھی جما ہوا تھا آپ نے فرمایا کہ چوہا اور جو اس کے
چاروں طرف کھی ہے اس کو نکال کر پھینک دو۔

۳۲۶۷ أَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ أَصْبَرَ قَالَ حَدَّثَنَا
عُذْرَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بُوْدُوَيْتَةَ
بْنُ مَعْمَرٍ ذَكَرَهُ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ
عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ غَسَّابٍ عَنْ مُسْوَدَةَ عَنِ السَّيِّ
تَمَسَّ عَنِ الْفَارَةِ تَقَعُ فِي السَّمَنِ فَقَالَ ابْنُ حَيَّانَ

۳۲۶۷ حضرت میمونہ عیمنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا: اگر کھی جما ہوا ہے تو چوہا اور اس کے پاس کا کھی نکال کر
پھینک دو اور اگر وہ کھی پتلا ہے تو اس کے نزدیک مت جاؤ (یعنی کہ تمام
کھی خراب ہو گیا)۔

جَامِدًا فَالْقَوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَإِنْ تَكَانَ مَانِعًا فَلَا تَقْرُبُوهَ۔

۳۲۶۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مردار بکری کے پاس سے گزر رہا تو آپ نے فرمایا: کاش اس بکری کے مالک اس کی کھال اتار لیتے پھر اس سے نفع حاصل کرتے (یعنی اس کی کھال کو دباغت دے کر نفع اٹھاتے)۔

۳۲۶۸ أَحْبَبْنَا سَلَمَةَ بْنَ أَحْمَدَ بْنِ سُلَيْمِ بْنِ عَثْمَانَ الْفُزْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا جَدِّي الْخَطَّابُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ عَمْرٍاءَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِعَنْزٍ مَبْتَهٍ لَقَالَ مَا تَكَانَ عَلَى أَهْلِ هَذِهِ الشَّاةِ لَوْ انْتَفَعُوا بِهَا بِهَا۔

باب: اگر مکھی برتن میں گر جائے؟

۳۲۶۹: حضرت ابوسعید بن جریج سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تمہارے میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو اس کو اچھی طرح سے اس میں غرق کر دے (کیونکہ مکھی کے ایک بازو میں شفا ہے جیسا کہ دوسری حدیث میں ہے)۔

۱۹۶۲: باب الدُّبَابُ يَقَعُ فِي الْإِنَاءِ
۳۲۶۹ أَحْبَبْنَا عَمْرُو بْنَ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ حَالِدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا وَقَعَ الدُّبَابُ فِي إِنَاءٍ أَحَدِكُمْ فَلْيُغْمِقْهُ۔

اَحْرَبْنَا رَعْبَةَ وَرَعْبَةَ وَرَعْبَةَ

(۳)

کتاب الصيد والذبیح

شکار اور ذبیحوں سے متعلق احادیث مبارکہ

باب: شکار اور ذبح کرنے کے وقت

بِسْمِ اللّٰهِ كِهِنَا

۱۹۶۳: بَابُ الْأَمْرِ بِالتَّسْمِيَةِ

عِنْدَ الصَّيْدِ

۳۲۷۰: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار سے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ جس وقت تم اپنے کتے کو شکار پر چھوڑ دو تو بسم اللہ کہو پھر اگر تم اس شکار کو زندہ پاؤ تو تم اس کو ذبح کر دو۔ بسم اللہ کہہ کر اور اگر شکار روکتا مار دے لیکن اس میں سے نہ کھائے تو تم اس کو کھا لو اس لیے کہ اس نے پکڑا تمہارے واسطے اور اگر وہ کتا اس میں سے کھالے تو تم مت کھاؤ کیونکہ اس نے اپنے واسطے پکڑا ہے (اور جب تم اس میں سے کھاؤ گے) اور دوسرے یہ کہ وہ کتا معلوم ہوا کہ سدھا ہوا نہیں ہے پھر اس کا شکار کس طرح سے درست ہوگا اور اگر تمہارے کتے سے ساتھ دو کتے بھی شریک ہو گئے (جن کو ان کے مالکوں نے بسم اللہ کہہ کر نہیں چھوڑا) مثلاً مشرکین و کفار کے کتے تھے) تو شکار میں سے نہ کھاؤ کیونکہ اس کا علم نہیں ہے کہ کون سے کتے نے اس کو مارا؟

باب: جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اس چیز کو کھانے کی

ممانعت

۳۲۷۰: أَخْبَرَنَا الْإِمَامُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّسَائِيُّ بِمِصْرَ لِرَأْيِهِ عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ نَضْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّيْدِ فَقَالَ إِذَا أَرَسَلْتَ كَلْبَكَ فَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ فَإِنْ أَدْرَسْتَهُ لَمْ يَقْتُلْ لِأَذْبَحْ وَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنْ أَدْرَسْتَهُ فَذَقْ قَتْلًا وَلَمْ يَأْكُلْ فَكُلْ فَقَدْ أَمْسَكْتَهُ عَلَيْكَ فَإِنْ وَجَدْتَهُ فَذَقْ أَكَلْ مِنْهُ فَلَا تَطْعَمْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ حَالَطَ كَلْبَكَ بِمَنْدَابٍ فَقَتَلْ فَلَمْ يَأْكُلْ فَلَا تَأْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهَا قَتَلَ.

۱۹۶۳: بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَكْلِ مَا لَمْ يُذَكَّرِ

اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

۳۲۷۱: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

عَبْدُ اللَّهِ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ مَا أَصَبْتَ بِحَيْدِهِ فَكُلْ وَمَا أَصَبْتَ بِعَرَضِهِ فَهُوَ وَفِيذْ وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْكَلْبِ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَآخِذْ وَلَمْ يَأْكُلْ فَكُلْ فَإِنْ أَخَذَهُ ذَكَاتُهُ وَإِنْ كَانَ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبٌ آخَرُ فَعَشِيتُ أَنْ يَكُونَ أَخَذَ مَعَهُ فَفَقُلْ فَلَا تَأْكُلْ لِإِنَّكَ إِنَّمَا سَمِيتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى غَيْرِهِ۔

سے دریافت کیا کہ معراض کے شکار سے متعلق تو آپ نے فرمایا اگر جانور پر وہ لگ جائے تو تم اس کو کھا لو اور اگر آڑی لکڑی پڑی ہے تو وہ موقوفہ ہے۔ (جس کو قرآن کریم میں حرام قرار دیا گیا ہے) پھر میں نے کتے کے شکار سے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا جس وقت تم اپنا کتا چھوڑ دو اور وہ شکار کو پکڑ لے لیکن اس میں سے وہ نہ کھائے تو تم اس کو کھا لو کیونکہ اس کا پکڑ لینا وہ ہی گویا شکار کا ذبح کرنا ہے اور جو تمہارے کتے کے ساتھ اور کتے ہوں پھر تم کو ڈر ہو کہ شاید وہ دوسرے کتے نے بھی پکڑ لیا ہو تو تم اس کو نہ کھاؤ کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی تھی نہ کہ دوسرے کتوں پر۔

معراض اور موقوفہ کی تحقیق:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں ایک لفظ معراض بیان فرمایا گیا ہے تو اس کی تشریح یہ ہے کہ معراض وہ تیر ہے کہ جس میں لوہے کی پیکان نہ ہو صرف ایک لکڑی نوک دار اور چھلی ہوئی ہو اور بعض حضرات نے فرمایا کہ معراض وہ وزن دار لکڑی ہے کہ جس میں دونوں جانب یا ایک جانب لوہا لگا ہوا ہو اس کو پھینک کر مارتے ہیں کبھی اس کی نوک پڑتی ہے اور کبھی شکار پر وہ معراض ترچھا پڑتا ہے اور اس ترجمے پن سے بھی جانور مر جاتا ہے۔ المعراض بکسر میم خثبته ثقلیته او عصا: فی طرفها حديدة او يسهم لا ريش له بان نفذ فی اللحم و قطع شینا من الجلد ... زہر الرئی علی النسائی ص: ۱۹۲ ج ۲ اور موقوفہ وہ جانور ہے جو کہ کسی وزن دار چیز سے مارا جائے جیسے کہ پتھر لائٹھی اور لوہے وغیرہ سے کہ قرآن کریم میں اس کی حرمت مذکور ہے۔

۱۹۶۵: بَابُ صَيْدِ الْكَلْبِ الْمُعَلَّمِ

۴۲۷۲: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَتَامِ بْنِ الْخَرِثِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ سَالَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أُرْسِلُ الْكَلْبَ الْمُعَلَّمُ لِيَأْخُذَ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ الْكَلْبَ الْمُعَلَّمُ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ فَآخِذْ فَكُلْ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلَ قَالَ وَإِنْ قَتَلَ أَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ قَالَ إِذَا أَصَابَ بِحَيْدِهِ فَكُلْ وَإِذَا أَصَابَ بِعَرَضِهِ فَلَا

باب: سدھائے ہوئے کتے سے شکار

۴۲۷۲: حضرت عدی بن حاتم نے بیان کیا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں شکاری کتا چھوڑتا ہوں پھر وہ جانور پکڑ لیتا ہے۔ آپ نے فرمایا: جس وقت تم شکاری کتا (سدھایا ہوا) اللہ کا نام لے کر چھوڑو پھر وہ جانور اس کو پکڑ لے تو تم اس کو کھا لو۔ میں نے عرض کیا: اگرچہ وہ شکار مار ڈالے۔ فرمایا: ہاں! میں نے عرض کیا: میں معراض (بغیر پد کا تیر) پھینکتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اگر تم جب جانور چھوڑ دو اور اس کے تمہارے تیر کی نوک لگ جائے تو تم وہ شکار کھا لو اور اگر وہ تیر آڑا

تاکُل۔

لگے تو نہ کھاؤ۔

۱۹۶۶: بَابُ صَيْدِ الْكَلْبِ الَّذِي لَيْسَ

باب: جو کتا شکاری نہیں ہے اس کے شکار

بِمُعَلِّمٍ

سے متعلق

۳۲۷۳: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ
بِالْكُوفِيِّ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ
عَنْ حَيَّوَةَ ابْنِ شَرِيحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ
يَقُولُ أَبَانَا أَبُو إِدْرِيسَ عَائِدُ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا
ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي يَارِضُ
صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوِيصِي وَ أَصِيدُ بِكَلْبِي الْمُعَلِّمِ
وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلِّمٍ فَقَالَ مَا أَصَبْتَ
بِقَوِيصِكَ فَإِذَا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَكُلُّ وَ مَا أَصَبْتَ
بِكَلْبِكَ الْمُعَلِّمِ فَإِذَا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ وَكُلُّ وَ مَا أَصَبْتَ
بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلِّمٍ فَإِذَا ذُكِرَتْ ذِكَاةُ فَكُلُّ۔

۳۲۷۳: حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس ملک میں ہوں کہ جس جگہ شکار بہت ملتا ہے تو میں تیر کمان سے شکار کرتا ہوں اور شکاری کتے سے اور اس کتے سے بھی جو کہ شکاری نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو تیر سے مارے تو وہ اللہ کا نام لے تو وہ بھی کھاؤ اور جو اس کتے سے پکڑے جو شکاری نہیں ہے پھر زندہ ہاتھ آئے اور ذبح کر لو تو تم کھاؤ (اور اگر وہ جانور مردہ حالت میں ملے تو وہ حرام ہے)۔

۱۹۶۷: بَابُ إِذَا قَتَلَ الْكَلْبُ

باب: اگر کتا شکار کو قتل کر دے؟

۳۲۷۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ أَبُو صَالِحٍ الْمَكِّيُّ
قَالَ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَتِيمٍ
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُرْسِلُ بِكَلْبِي الْمُعَلِّمَةَ
فَأَمْسَكَنَ عَلَيْكَ فَأَكُلُ قَالَ إِذَا أُرْسَلَتْ بِكَلْبِكَ
الْمُعَلِّمَةَ فَأَمْسَكَنَ عَلَيْكَ فَكُلُّ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلَنِي
قَالَ وَإِنْ قَتَلَنِي مَا لَمْ يَشْرَوْكُنَّ كَلْبٌ مِنْ بِيَوَاهِنٍ
قُلْتُ أَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ لِيَخْرِقَ قَالَ إِنْ خَرِقَ فَكُلُّ
وَإِنْ أَصَابَ بِعَرَضِهِ فَلَا تَأْكُلُ۔

۳۲۷۴: حضرت عدی بن حاتم جریجو نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں سدھائے ہوئے کتوں کو اپنے شکار پر چھوڑتا ہوں پھر وہ کتے شکار پکڑ لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: جب تم شکاری کتوں کو چھوڑ دو پھر وہ شکار پکڑ لیں تو تم وہ کھا لو۔ میں نے عرض کیا: اگر وہ اس جانور کو مار ڈالیں؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ مار ڈالیں لیکن یہ لازم ہے کہ اور کوئی کتا ان کے ساتھ شریک نہ ہو گیا ہو۔ میں نے عرض کیا: میں معراض (جس کی تشریح گذر چکی ہے) پھر وہ (نوک سے) گھس جاتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اگر گھس جائے تو تم وہ شکار کھا لو اور اگر وہ شکار ایسا ہو کہ جس پر معراض تر چھا پڑے تو تم وہ شکار نہ کھاؤ (وہ حلال نہ ہوگا)۔

۱۹۶۸: بَابُ إِذَا وَجِدَمَعَ كَلْبُهُ كَلْبًا لَمْ يُسَمَّ

باب: اگر اپنے کتے کے ساتھ دوسرا کتا شامل ہو جائے جو

عَلَيْهِ

بسم اللہ کہہ کر نہ چھوڑا گیا ہو

۳۲۷۵: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا جس وقت تم (شکار پر) اپنا کتا چھوڑو پھر اس کے ساتھ دوسرے کتے شامل ہو جائیں جو کہ بسم اللہ کہہ کر نہیں چھوڑے گئے تھے تو تم وہ شکار نہ کھاؤ کیونکہ معلوم نہیں کہ کس کتے نے اس کو مارا۔

۳۲۷۵. أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْخَطْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سَلِيمَانَ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِدِيِّ بْنِ حَارِثٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّيْدِ لَقَالَ إِذَا أُرْسِلَتْ كَلْبُكَ فَخَالَطَهَا أَكْلَبٌ لَمْ نَسَمِ عَلَيْهَا فَلَا تَأْكُلْ لِأَنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهَا قَتَلَتْ.

باب: جب تم اپنے کتے کے ساتھ دوسرے

۱۹۶۹: بَابُ إِذَا وَجَدَ مَعَ كَلْبِهِ كَلْبًا

کتے کو پاؤ

غیرہ

۳۲۷۶: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کتے کے شکار کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: جس وقت تم اپنا کتا بسم اللہ کہہ کر چھوڑو تو تم (وہ شکار کھاؤ) اور اگر تم دوسرا کتا اپنے کتے کے ساتھ پاؤ تو تم وہ شکار چھوڑ دو کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ کہی تھی نہ کہ دوسرے کتے پر۔

۳۲۷۶. أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا وَهُوَ ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ عِدِيِّ بْنِ حَارِثٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْكَلْبِ لَقَالَ إِذَا أُرْسِلَتْ كَلْبُكَ لَسْتَيْتَ لِكُلِّ رَأْنٍ وَجَدْتَ كَلْبًا آخَرَ مَعَ كَلْبِكَ فَلَا تَأْكُلْ لِأَنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ نَسَمِ عَلَى غَيْرِهِ.

۳۲۷۷: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت شعبی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ ہمارا پڑوسی تھا اور ہم لوگوں کے پاس وہ آتا جاتا تھا اور اس نے دنیا کو نہرین نامی شہر میں چھوڑ (ترک دینا کر) رکھا تھا۔ اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں اپنے کتے کو شکار پر چھوڑتا ہوں پھر اس کے ساتھ میں دوسرا کتا پاتا ہوں مجھ کو اس کا علم نہیں ہے کہ اس نے شکار کو کھڑ لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کو نہ کھاؤ اس لیے کہ تم نے تو بسم اللہ کہی تھی اپنے کتے پر نہ کہ دوسرے کتے پر۔

۳۲۷۷. أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوفٍ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ عَنْ عِدِيِّ بْنِ حَارِثٍ وَكَانَ لَنَا جَارًا وَدَخِيلًا وَرَبِيطًا بِالنَّهْرَيْنِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَ كَلْبِي كَلْبًا لَدَ أَخَذَ لَا أَدْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَ قَالَ لَا تَأْكُلْ لِأَنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ نَسَمِ عَلَى غَيْرِهِ.

۳۲۷۸: حضرت عدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو کہ سابقہ روایت کے مطابق ہے۔

۳۲۷۸. أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِدِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ

ذکر

۳۲۷۹: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے عرض کیا: میں اپنا کتا چھوڑتا ہوں آپ نے فرمایا: جب تم اپنا کتا چھوڑو بسم اللہ پڑھ کر تو تم اس کے شکار کو کھا لو اور اگر جو کتا اس شکار میں سے کچھ کھالے تو تم اس شکار کو نہ کھاؤ۔ اس لیے کہ اس نے وہ شکار اپنے (کھانے کے) واسطے پکڑا ہے (نہ کہ تمہارے کھانے کے لیے ورنہ وہ کتا تمہارا شکار کیوں کھاتا) اور جس وقت تم اپنا کتا چھوڑو پھر تم اس کے ساتھ دوسرا کتا پاؤ تو تم وہ شکار نہ کھاؤ کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی تھی نہ کہ دوسرے کتے پر۔

۳۲۸۰: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ میں (شکار کی طرف) اپنا کتا چھوڑتا ہوں پھر میں اس کے ساتھ دوسرا کتا پاتا ہوں (یعنی میرے سدھائے ہوئے کتے کے ساتھ ساتھ دوسرا کتا بھی شکار کی طرف لگ جاتا ہے) یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کس نے شکار پکڑا۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو نہ کھاؤ کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی تھی نہ کہ دوسرے کے کتے پر۔

باب: اگر کتا شکار میں سے کچھ کھالے تو کیا حکم ہے؟

۳۲۸۱: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے معراض کے شکار سے متعلق عرض کیا۔ اس پر آپ نے فرمایا: اگر (وہ تیر) نوک کی طرف سے مارے تو تم وہ شکار کھا لو اور اگر ترچھا پڑے تو وہ موقوفہ ہے (یعنی اس شکار کا کھانا حرام ہے) پھر میں نے شکاری کتے سے متعلق دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم اپنا کتا خدا کا نام لے کر چھوڑ دو تو تم وہ شکار کھا لو۔ میں نے عرض کیا: اگر وہ شکار کو مار دے۔ آپ نے فرمایا: اگرچہ مار دے البتہ اگر اس میں سے وہ شکار کھالے تو تم نہ کھاؤ اور اگر تم اپنے کتے کے ساتھ دوسرا کتا پاؤ اور (اس دوسرے کتے) نے شکار مار دیا ہو تو تم وہ

۳۲۷۹. أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو الْعَيْلَانِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بِهِزُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ أُرْسِلُ كَلْبِي قَالَ إِذَا أُرْسَلَتْ كَلْبُكَ فَسَمَّيْتَ لِكُلِّ رَأْنٍ أَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَيَّ نَفْسِي وَإِذَا أُرْسَلَتْ كَلْبُكَ فَوَجَدْتَ مَعَهُ غَيْرَهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ إِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَيَّ كَلْبِكَ وَلَمْ تَسْمَعْ عَلَيَّ غَيْرِهِ۔

۳۲۸۰. أَخْبَرَنَا عَمْرٍو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَعَنِ الْحَكَمِ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ أُرْسِلُ كَلْبِي فَاجِدُ مَعَهُ كَلْبًا آخَرَ لَا أَدْرِي أَيُّهُمَا أَحَدٌ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَيَّ كَلْبِكَ وَلَمْ تَسْمَعْ عَلَيَّ غَيْرِهِ۔

۱۹۷۰: باب الكلب يأكل من الصيد

۳۲۸۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ هُرُونَ أَنبَانَا زَكْرِيَّا وَغَايِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ مَا أَصَابَ بِحَيْدِهِ لِكُلِّ وَمَا أَصَابَ بِعَرُجِهِ فَهُوَ رَيْدٌ قَالَ وَسَأَلْتُهُ عَنْ كَلْبِ الصَّيْدِ فَقَالَ إِذَا أُرْسَلَتْ كَلْبُكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَفُكِّلَ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلَ قَالَ وَإِنْ قَتَلَ فَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَأْكُلْ وَإِنْ وَجَدْتَ مَعَهُ كَلْبًا غَيْرَ كَلْبِكَ وَقَدْ قَتَلَهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ إِنَّمَا ذَكَرْتَ

شکار نہ کھاؤ (اور اگر زندہ ہو تو اس شکار کو باقاعدہ ذبح کر کے اس کا گوشت کھانا درست ہے) کیونکہ تم نے اللہ کا نام دوسرے کتے پر لیا تھا نہ کہ دوسرے کتے پر۔

۴۲۸۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَىٰ بْنِ الْخَرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ أَعْيَنَ عَنْ مُعَمَّرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ مَلْبَعَانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ الْطَلَّابِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّيْدِ قَالَ إِذَا أَرَسَلْتَ كَلْبَكَ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ فَقَتَلَ وَلَمْ يَأْكُلْ فَكُلْ وَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكُهُ عَلَيْهِ وَلَمْ يَمْسِكْ عَلَيْكَ۔

۴۲۸۳: أَخْبَرَنَا جَبْرِئِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ السَّبَّاحِ قَالَ أَخْبَرَنِي تَبْمُونَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُ جَبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ فَاصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ فَأَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتَّىٰ إِنَّهُ لَيَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكَلْبِ الصَّغِيرِ۔

باب: کتوں کے مارنے کا حکم

۴۲۸۳: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل امین رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: ہم (مدینہ منورہ) اس کمرہ میں داخل نہیں ہوتے کہ جس جگہ کتا یا تصویر ہو۔ یہ بات سن کر آپ نے کتوں کو ہلاک کیے جانے کا حکم فرمایا یہاں تک کہ چھوٹے کتے کو بھی مارنے کا حکم فرمایا۔

۴۲۸۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مارنے کا حکم فرمایا لیکن وہ کتے کہ جن کو اس حکم سے مستثنیٰ فرمایا گیا وہ شکار کے کتے کھیت (کی حفاظت کے کتے) اور جانوروں کی حفاظت کے کتے اور حفاظت اور پہرہ دینے والے کتے تھے۔

۴۲۸۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اونچی آواز سے کتوں کے مار ڈالنے کا حکم فرما رہے تھے پھر وہ کتے ہلاک کیے جا رہے تھے لیکن شکاری یا جانوروں (یا کھیتی) کی حفاظت کرنے والے کتے نہ مارے

اسم اللہ عزوجل علی کلبک ولم تذکر علی غیرہ۔

۴۲۸۳: أَخْبَرَنَا كَثِيرٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ السَّبَّاحِ قَالَ أَخْبَرَنِي تَبْمُونَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُ جَبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ فَاصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ فَأَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتَّىٰ إِنَّهُ لَيَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكَلْبِ الصَّغِيرِ۔

۱۹۷۱: باب الأمر بقتل الكلاب

۴۲۸۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ غَيْرَ مَا اسْتَفْنَىٰ مِنْهَا۔

۴۲۸۵: أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَالْعَمَّا صَوْتَهُ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ

جائیں۔

۳۲۸۶: حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ آپ نے سب قسم کے کتوں کے مار ڈالنے کا حکم فرمایا سوائے شکاری کتے اور ریوڑ کی حفاظت کے لئے رکھے ہوئے کتے کے۔

باب: آپ نے کس طرح کے کتے ہلاک کرنے کا حکم

فرمایا؟

۳۲۸۷: حضرت عبداللہ بن مغفل جونیذ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اگر کتے ایک ہی قسم کے نہ ہوتے جس طریقہ سے کہ جانوروں کی قسمیں ہوتی ہیں تو میں ان کے مار ڈالنے کا حکم دیتا تو تم لوگ ان کتوں میں سے ایک کالے سیاہ رنگ والے کتے کو مار ڈالتو کیونکہ وہ عام طریقہ سے ایذا پہنچانے والا ہوتا ہے اور جن لوگوں نے کتا پالا نہ تو وہ کتا کھیت کی حفاظت کے لیے ہوتا ہی جانوروں کی حفاظت کے لیے تو ان کے ثواب میں سے ہر دن ایک قیراط منہا ہوگا۔

باب: جس مکان میں کتا موجود ہو وہاں پر فرشتوں کا

داخل نہ ہونا

۳۲۸۸: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (رحمت کے فرشتے) اس مکان (یہ ڈکان وغیرہ) میں داخل نہیں ہوتے کہ جہاں پر کتا ہو یا تصویر ہو یا کوئی جنسی شخص ہو۔

لَمَّا نَبِ الْكِلَابُ تُقْتَلُ إِلَّا كَلْبٌ صَبِيءٌ أَوْ مَا شَبَّهَهُ۔
۳۲۸۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عُمَرَ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ
إِلَّا كَلْبَ صَبِيءٍ أَوْ كَلْبَ مَا شَبَّهَهُ۔

۱۹۷۲: بَابُ صِفَةِ الْكِلَابِ الَّتِي أَمَرَ

بِقَتْلِهَا

۳۲۸۷: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ
ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ
عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَغْفَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ لَا
أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَّمِ لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا لَأَقْتُلُوا
مِنْهَا الْأَسْوَدَ الْبَيْهَمَ وَأَيُّمَا قَوْمٍ اتَّخَذُوا كَلْبًا لَيْسَ
بِكَلْبٍ حَرْبٍ أَوْ صَبِيءٍ أَوْ مَا شَبَّهَهُ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ
أَجْرِهِ كُلِّ يَوْمٍ قِيرَاطًا۔

۱۹۷۳: بَابُ إِمْتِنَاعِ الْمَلَائِكَةِ مِنْ دُخُولِ

بَيْتِ فِيهِ كَلْبٌ

۳۲۸۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ
وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ
مُدْرِكٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَجْمٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمَلَائِكَةُ
لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ۔

کتے کی وجہ سے رحمت کے فرشتوں سے دوری اور کتا پالنے کی وعید شدید:

مذکورہ بالا احادیث شریفہ میں کتوں کے مارنے کا حکم ہے جو کہ منسوخ ہو گیا البتہ بلا ضرورت شرعی کتا پالنے کی وجہ سے روزانہ دو قیراط کم ہونے سے متعلق مذکور ہے تو واضح رہے کہ اس قیراط کے بارے میں اللہ عزوجل کو ہی علم ہے حاصل یہ ہے کہ کتا پالنے والے شخص کے اعمال میں روزانہ ثواب کم ہوتا رہے گا اور ایسا شخص رحمت خداوندی سے محروم رہے گا۔ قیراطان لعل الاختلاف حسب اختلاف الزمان فاو لا فی امر الکلاب حتی امر بقتلی ثم فسخ القتل و بین انه یتقص من

الاجر قیراطان ثم خلف من ذلك الى قيراط. زہر الربی حاشیہ نسائی ص ۱۹۴ ج ۲۔ حاصل عبارت یہ ہے کہ بعض روایت کے مطابق ایک قیراط کم ہونے اور بعض روایت کے مطابق دو قیراط کم ہونے کا حکم باقی رہا اور قتل کرنے کا حکم منسوخ ہو گیا اور قیراط عرب کا ایک بیان ہے۔

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ مذکورہ تین اشیاء جس جگہ ہوں وہاں پر رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے جیسا کہ دیگر احادیث میں بھی ہے اور تصویر چاہے ہاتھ سے بنائی ہو یا کبیرہ سے کھینچی گئی ہو سب کا ایک ہی حکم ہے اور تصویر کی حرمت اور اس سے متعلق تفصیلی بحث کتاب تصویر احکام تصویر میں ملاحظہ فرمائیں یہ کتاب حضرت مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نور اللہ مرقدہ کی تصنیف ہے اور جنسی وہ شخص ہے کہ جس کو کہ غسل کی حاجت ہو تو جب تک وہ غسل نہ کر لے تو رحمت کے فرشتے ایسی جگہ داخل نہ ہوں گے۔

آگے ایک اور حدیث شریف میں بلا ضرورت شرعی کتاب پالنے کی وعید مذکور ہے حاصل حدیث شریف یہ ہے کہ جانور کے گھنے کی حفاظت یا شکار کرنے یا بھتی باڑی کی حفاظت کے علاوہ کتاب پالنے تو وہ شخص مذکورہ بالا وعید کا مستحق ہے اور قیراط کم ہونے سے متعلق عمل میں کمی کی تشریح بیان کی جا چکی ہے۔

۳۲۸۹: حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس مکان میں فرشتے داخل نہیں ہوتے کہ جس جگہ کتاب ہو یا تصویر ہو۔

۳۲۸۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَاسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سَفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كِتَابٌ وَلَا صُورَةٌ۔

۳۲۹۰: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روز فجر کے وقت غمگین اور مایوس حالت میں بیدار ہوئے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آج نماز فجر کے وقت سے آپ کا چہرہ اترا ہوا محسوس کر رہی ہوں۔ آپ نے فرمایا: مجھ سے حضرت جبرئیل امین رضی اللہ عنہ نے آج رات ملاقات کا وعدہ فرمایا تھا لیکن وہ مجھ سے نہیں ملے اور خدا کی قسم انہوں نے کبھی وعدہ خلافی نہیں کی پھر تمام دن وہ اسی طرح رہے۔ اس کے بعد آپ کو خیال ہوا کہ ایک کتے کا پلا ہمارے تخت کے نیچے تھا آپ نے حکم فرمایا وہ باہر نکالا گیا پھر آپ نے پانی لے کر اس جگہ چھڑک دیا۔ شام کے وقت حضرت جبرئیل امین رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا: تم نے تو گزشتہ رات آنے کا وعدہ کیا تھا۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں لیکن ہم لوگ اس

۳۲۹۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا يَشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ السَّبَّاقِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَيْمُونَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَصْبَحَ يَوْمًا وَاجِمًا فَقَالَتْ لَهُ مَيْمُونَةُ أَيُّ رَسُولِ اللَّهِ لَقِدِ اسْتَكْرَتْ مَبْنَعَكَ مِنْذُ الْيَوْمِ فَقَالَ إِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ وَعَدَنِي أَنْ يَلْقَانِي اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَانِي أَمَا وَاللَّهِ مَا أَخْلَفَنِي قَالَ فَظَلَّ يَوْمَهُ كَمَا كُنْتُ ثُمَّ وَقَعَ فِي نَفْسِهِ جَرُؤٌ كَلْبٌ تَحْتِ نَصْدِ ثَنَاءٍ فَأَمْرِيهِ فَأَخْرَجَ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ مَاءً فَتَضَخَ بِهِ مَكَانَهُ فَلَمَّا أَمْسَى لَقِيَهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ

مکان میں داخل نہیں ہوتے کہ جس جگہ کتاب ہو یا کوئی تصویر ہو چنانچہ اس صبح کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کے قتل کیے جانے کا حکم فرمایا۔

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمَّا كُنْتُ وَعَدْتَنِي أَنْ تَلْقَانِي
الْبَارِحَةَ قَالَ أَجَلٌ وَلَكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْنَنَا فِيهِ كَلْبٌ
وَلَا صُورَةٌ قَالَ فَاصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ ذَلِكَ
الْيَوْمِ فَأَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ۔

باب: جانوروں کے گلے کی حفاظت کی خاطر کتاب پالنے کی

۱۹۷۴: بَابُ الرَّخِصَةِ فِي إِسْكَاتِ الْكَلْبِ

اجازت

لِلْمَاشِيَةِ

۳۲۹۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کتاب پالے تو روزانہ اس کے اجر و ثواب میں سے دو قیراط کم ہوں گے لیکن شکاری کتاب یا ریوز کا کتاب جو کہ بکریوں کے ریوز کی حفاظت کرتا ہے اس کا پالنا درست ہے۔

۳۲۹۱: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ أَنْبَأَنَا
عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَنْظَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ
سَالِمًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ مَنْ أَقْتَسَى كَلْبًا نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ
قِيرَاطَانِ إِلَّا ضَارِبًا أَوْ صَاحِبَ مَا شِئِيَ۔

۳۲۹۲: حضرت سفیان بن ابی زہیر شامی بیہودہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص نہ کھیت کی حفاظت کے لیے اور نہ ہی جانوروں کی حفاظت کے لیے (بلکہ شوقیہ) کتاب پالے تو اس شخص کے اعمال میں سے روزانہ ایک قیراط (عمل) کم ہوگا۔ سائب بن یزید نے حضرت سفیان بیہودہ سے عرض کیا: کیا تم نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! قسم اس مسجد کے پروردگار کی! (میں نے یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے)۔

۳۲۹۲: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حَجَّوٍ بْنِ إِيَّامٍ بْنِ مُقَاتِلِ
بْنِ مُسْمَرِجِ بْنِ عَالِدِ السُّعْدِيِّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ وَهُوَ
ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ خَصِيفَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي
السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ وَقَدْ عَلَيْهِمْ سُفْيَانُ بْنُ أَبِي
زُهَيْرٍ الشَّامِيُّ وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَقْتَسَى
كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلَا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ
يَوْمٍ قِيرَاطٍ قُلْتُ يَا سُفْيَانُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ وَرَبِّ هَذَا الْمَسْجِدِ۔

باب: شکار کرنے کے لئے کتاب پالنے کی اجازت

۱۹۷۵: بَابُ الرَّخِصَةِ فِي إِسْكَاتِ الْكَلْبِ

سے متعلق

لِلصَّيْدِ

۳۲۹۳: حضرت عبداللہ بن عمر بیہودہ نے عرض کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کتاب پالے تو روزانہ اس کے اجر و ثواب میں سے دو قیراط کم ہوں گے لیکن شکاری کتاب یا ریوز کا کتاب جو کہ بکریوں کے ریوز کی حفاظت کرتا ہے اس کا پالنا درست ہے۔

۳۲۹۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَالَ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبًا ضَارِبًا أَوْ كَلْبًا مَا
شِئِيَ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ۔

۳۲۹۳: حضرت عبداللہ بن عمر بیہودہ نے عرض کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

۳۲۹۳: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ سُفْيَانَ

قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلَبَ صَيْدًا أَوْ مَا شِبَّهَ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطًا.

۱۹۷۶: بَابُ الرَّخْصَةِ فِي إِسْكَاتِ الْكَلْبِ

لِلْحَرْثِ

۳۲۹۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَوْفٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلَبَ صَيْدًا أَوْ مَا شِبَّهَ أَوْ زُرِعَ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطًا.

۳۲۹۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلَبَ صَيْدًا أَوْ زُرِعَ أَوْ مَا شِبَّهَ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطًا.

۳۲۹۷: أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَّانٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلَبِ صَيْدٍ وَلَا مَا شِبَّهَ وَلَا أَرْضٍ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ قِيرَاطًا كُلَّ يَوْمٍ.

۳۲۹۸: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَرْمَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلَبَ مَا شِبَّهَ أَوْ كَلَبَ صَيْدًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطًا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَوْ كَلَبَ حَرْثًا.

ارشاد فرمایا جو شخص کتابالے تو روزانہ اس کے اجر و ثواب میں سے دو قیراط کم ہوں گے لیکن شکاری کتابالے ریوڑ کا کتابالے جو کہ بکریوں کے ریوڑ کی حفاظت کرتا ہے اس کا پالنا درست ہے۔

باب: کھیت کی حفاظت کرنے کے لئے کتابالے کی

اجازت

۳۲۹۵: حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی کتابالے علاوہ (بکریوں وغیرہ کی حفاظت کے) گلے کے یا کھیت یا شکار کے لیے تو اس کے عمل میں سے روزانہ ایک قیراط کم ہوتا رہے گا۔

۳۲۹۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کتابالے تو روزانہ اس کے اجر و ثواب میں سے دو قیراط کم ہوں گے لیکن شکاری کتابالے ریوڑ کا کتابالے جو کہ بکریوں کے ریوڑ کی حفاظت کرتا ہے اس کا پالنا درست ہے۔

۳۲۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی کتابالے لیکن ریوڑ کا کتابالے یا کھیت کی (حفاظت کے علاوہ) کے لیے کتابالے تو اس شخص کے عمل میں سے روزانہ دو قیراط کم ہوتے رہیں گے۔

۳۲۹۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی کتابالے لیکن ریوڑ کا کتابالے یا شکار کا کتابالے (یعنی ان دو قسم کے کتے کے علاوہ کتابالے) تو اس شخص کے عمل میں سے روزانہ ایک قیراط کم ہوگا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا کھیت کا کتابالے بھی معاف ہے (یعنی باغ یا غنچے اور کھیت کی حفاظت کرنے والا کتابالے کسی نے پال لیا تو وہ شخص گنہگار نہیں ہوگا۔)

۱۹۷۷: باب النہی عن ثمن الکلب

۳۲۹۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْخَلْبُزَارِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَمْعَانَ أَنَّ مَسْعُودَ عَقَبَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَيْعِ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِينَ۔

باب: کتے کی قیمت لینے کی ممانعت

۳۲۹۹: حضرت ابو مسعود عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کتے کی قیمت لینے سے اور طوائف کی اجرت اور نجومی کی اجرت لینے (دینے) سے۔

۳۳۰۰: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْرُوفُ بْنُ سُوَيْدٍ الْجَدَامِيُّ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ رَجَاحٍ بِاللَّحْمِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّ سَمْعَانَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجِلُّ ثَمَنُ الْكَلْبِ وَلَا حُلْوَانُ الْكَاهِنِ وَلَا مَهْرُ الْبَيْعِ۔

۳۳۰۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حلال اور جائز نہیں ہے کتے کی قیمت اور مزدوری اور اجرت نجومی کی اور طوائف کی۔

کتے کی فروخت اور نجومی کی اجرت:

کتے کی خرید و فروخت حرام ہے بعض حضرات نے شکاری کتے کے فروخت کرنے کی اجازت دی ہے۔ قولہ عن ثمن الكلبالی ان قال و قد وردت فيه احاديث كثير و فما كان على هذا الحكم فثمنه حرام ثم لما ابيع الانتفاع بالكلب لا بصطياد زہر الرئی علی النسائی ص ۱۹۵ ج ۲۔ باب النہی عن ثمن الكلب خلاصہ یہ ہے کہ کتے کی قیمت لینا دینا اور طوائف کی مزدوری اور پیشین گوئی کرنے والے کی اجرت سب حرام ہیں۔ کتب فقہ میں اس مسئلہ کی مزید تفصیل مذکور ہے اور حدیث مذکورہ سے بھی شکاری کتے کی قیمت لینا ناجائز معلوم ہوتا ہے۔

کتے کی بیچ سے متعلق بحث سابق میں بھی گزر چکی ہے اور نجومی سے مراد ہے وہ شخص جو کہ فال نکالتا ہے اور مستقبل کے حالات بتلاتا ہے (یعنی دست شناس) یا چنڈت اور سفلی عمل کر کے اجرت لینے والا شخص بھی اس حکم میں داخل ہے اور اس کو بھی اجرت دینا حرام ہے۔ اسی طرح سے طوائف کی زنا کاری کی اجرت بھی حرام ہے۔

۳۳۰۱: أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُونُسَ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ الْكُتْبِ مَهْرُ الْبَيْعِ وَثَمَنُ الْكَلْبِ وَكُتْبُ الْعَجَامِ۔

۳۳۰۱: حضرت ربیع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہری اور گندی آمدنی ہے طوائف کی کتے کی قیمت اور اجرت اور مزدوری کچھنے لگانے والے کی (یعنی سینگی لگانے کی)۔

۱۹۸۷: بابُ الرَّحْمَةِ فِي ثَمَنِ كَلْبِ

الصَّيْدِ

۳۳۰۲: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْقِمْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ ثَمَنِ السِّنُورِ وَالْكَلْبِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ حَدِيثُ حَجَّاجٍ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ لَيْسَ هُوَ بِصَحِيحٍ -

۳۳۰۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ سَوَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ عَمْرٍو ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي بِكَلْبًا مُكَلَّبَةً فَالْتَبَيْتُ فِيهَا قَالَ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ بِكَلْبِكَ فَكُلُّ فَكُلُّ فَإِنَّ لَتَلَنَ لَالٌ وَإِنْ لَتَلَنَ لَالٌ فَالْتَبَيْتُ فِي قُرَيْبٍ قَالَ مَا رَدَّ عَلَيْكَ سَهْمَكَ فَكُلُّ قَالَ وَإِنْ تَقَبَّ عَلَيَّ قَالَ وَإِنْ تَقَبَّ عَلَيْكَ مَا لَمْ تَجِدْ فِيهِ الْوَسْمَ عَمْرٍو سَهْمَكَ أَوْ تَجِدْهُ لَدَى مَنْ يَتَعَبَى لَدَى أَنْتَ قَالَ ابْنُ سَوَاءٍ وَسَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي مَالِكٍ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

شکاری کتے کی قیمت:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے متعلق حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مذکورہ روایت درست نہیں ہے حجاج کی تہا بن مسلم سے اس سے معلوم ہوا کہ ان حضرات کی دلیل کمزور ہے۔ بہر حال شکاری کتے کی قیمت لینے کی اجازت ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مسلک ہے: قوله ليس بصحيحين ابوحنيفة في سننوه عن الهثيم عن عكرمة عن ابن عباس قال رخص رسول الله صلى الله عليه وسلم في كلب صيد وهذا سند جيد الخ (زبر الربي على انسابي ص: ۱۹۰ ج ۲)

باب: شکاری کتے کی قیمت لینا جائز ہے اس سے متعلق

حدیث رسول ﷺ

۳۳۰۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی تھی اور کتے کی قیمت لینے سے لیکن شکاری کتے کی (یعنی شکاری کتے کی قیمت درست ہے)۔

۳۳۰۳: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ میرے پاس شکاری کتے ہیں تو آپ ان کا حکم فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: جو شکار تمہارے کتے پکڑیں پھر اس میں سے نہ کھائیں تو تم اس کو کھاؤ۔ اس نے عرض کیا: اگرچہ مار ڈالیں؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ مار ڈالیں پھر اس نے عرض کیا: اب تیرا کمان کا حکم شرع ارشاد فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: جو شکار تمہارا تیرا مارے اس کو کھا لو۔ اس نے پھر عرض کیا: اگر شکار تیرا کھا کر غائب ہو جائے۔ آپ نے فرمایا: اگرچہ غائب ہو جائے بشرطیکہ اس میں اور کسی تیر کا نشان نہ ہو اور اس میں بدبو نہ پیدا ہو یعنی وہ جانور اتنے دنوں کے بعد مل جائے کہ وہ مر گیا ہو اور اس میں سے بدبو آ رہی ہو تو اس کا کھانا جائز نہیں ہے (اس لیے کہ سڑا ہوا گوشت امراض پیدا کرتا ہے)۔

۱۹۷۹: اِلْسِيْمَةُ تَسْتَوْحِشُ

۴۳۰۴: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ رِكَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْحَلْفَةِ مِنْ يَهَامَةَ فَأَصَابُوا إِبِلًا وَعُغَمًا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْرِيَاتِ الْقَوْمِ فَعَجَلُوا لَهُمْ فَذَبَحُوا وَنَصَبُوا الْقُدُورَ فَذَفَعَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالْقُدُورِ فَأُكْفِفَتْ ثُمَّ لَسِمَ بَيْنَهُمْ فَعَدَلَ عَشْرًا مِنْ الشَّاءِ بِيَعِيرٍ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ نَذَرَ بَعِيرٌ وَلَيْسَ فِي الْقَوْمِ إِلَّا عَيْلٌ بِسِيرَةٍ فَطَلَبُوهُ فَأَعْيَاهُمْ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَنَمٍ فَحَبَسَهُ اللَّهُ لَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ يَهْدِيَهُ الْبَهَائِمَ أَوْ إِبْدَحًا وَابِدِ الْوَحْشِ لَمَّا عَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا.

باب: اگر پالتو جانور وحشی ہو جائے؟

۴۳۰۴: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھے ذوالحلیفہ میں جو کہ تھامہ میں ہے رفاف عرق نامی جگہ کے پاس لوگوں نے اونٹ اور بکریاں حاصل کیں اور رسول کریم ﷺ تمام لوگوں کے پیچھے تھے اور آپ کی عادت مبارک تھی کہ آپ لوگوں سے پیچھے رہتے تھے (تا کہ سب کے حالات سے باخبر رہیں اور جو شخص تھک جائے تو اس کو سوار کر لیں) تو جو حضرات آگے تھے تو انہوں نے مال غنیمت کی تقسیم میں جلدی کی اور مال غنیمت تقسیم ہونے سے قبل جانوروں کو ذبح کیا اور انہوں نے وہیں چڑھا دیں۔ جس وقت رسول کریم ﷺ پہنچے تو آپ نے حکم فرمایا تو وہ دیکھیں الٹ دی گئیں۔ پھر جانوروں کو تقسیم کیا تو دس بکریاں ایک اونٹ کے برابر مقرر متعین کیں اتنے میں ایک اونٹ بھاگ نکلا اور لوگوں کے پاس گھوڑے بھی کم تعداد میں تھے (ورنہ لوگ اس بھاگے ہوئے اور بگڑے ہوئے اونٹ کو پکڑنے کی کوشش کرتے) اور وہ لوگ اس اونٹ کو پکڑنے کے لئے دوڑے لیکن وہ ہاتھ نہیں آیا یہاں تک کہ اس نے سب کو تھکا دیا۔ آخر کار اس کے ایک آدمی نے ایک تیر مارا تو اللہ نے اس اونٹ کو روک دیا (یعنی تیر کھانے کے بعد اسی جگہ ٹھہر گیا) اس پر رسول کریم نے فرمایا یہ جانور (جیسے کہ اونٹ، گائے، بیل، بکرا، بکری، دنبہ وغیرہ) بھی وحشی ہو جاتے ہیں جیسے کہ جنگلی جانور تو جو تم لوگوں کے ہاتھ نہ آئے تو تم اس کے ساتھ اس طریقہ سے کرو (یعنی تم اسکے تیر مارو پھر اگر وہ جانور مر جائے تو تم اس کو کھا لو اس لئے کہ اگر اپنے اختیار سے کسی وجہ سے باقاعدہ جانور ذبح نہ کر سکو تو مذکورہ طریقہ سے ہم اللہ پڑھ کر تیر مارنے سے بھی وہ جانور حلال ہو جاتا ہے اس آخری صورت کو شریعت کی اصطلاح میں زکوٰۃ اضطراری سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

باب: اگر کوئی شکار کو تیر مارے پھر وہ تیر کھا کر پانی میں

جائے؟

۱۹۸۰: فِي الَّذِي يَرْمِي الصَّيْدَ فِيهِ

فِي الْمَاءِ

۴۳۰۵: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ جس وقت تم اللہ عزوجل کا نام لے کر تیر مارو پھر اگر وہ جانور مرا ہوا یعنی مردہ حالت میں ملے تو تم اس کو کھا لو لیکن جس وقت وہ پانی میں گر جائے اور علم نہ ہو کہ پانی میں گرنے سے یا تیر کے زخم سے مرا تو تم اس کو نہ کھاؤ۔

۴۳۰۶: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: جس وقت تم تیر مارو یا اللہ کا نام لے کر کتا چھوڑو پھر تمہارے تیرت شکار مر جائے تو تم اس کو کھا لو۔ عدی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اگر وہ ایک رات کے بعد ہاتھ آئے (یعنی ایک رات گزرنے پر وہ پکڑا جائے) آپ نے فرمایا: اگر تمہارے تیر کے علاوہ اور کسی صدمہ (چوٹ) کا اس میں نشان نہ پاؤ تو تم اس کو کھا لو اور اگر پانی میں گرا ہوا ہو تو اس کو نہ کھاؤ۔

باب: اگر شکار تیر کھا کر غائب ہو جائے تو کیا

حکم ہے؟

۴۳۰۷: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم لوگ شکاری لوگ ہیں اور ہمارے میں سے کوئی شخص تیر مارتا ہے پھر شکار غائب ہو جاتا ہے ایک رات اور دو رات (تک وہ غائب رہتا ہے یعنی جنگل وغیرہ میں چھپ جاتا ہے) یہاں تک کہ وہ مردہ حالت میں پایا جاتا ہے اور اس کے جسم میں تیر پیوست ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تیر اس کے اندر موجود ہو اور کسی دوسرے دزدے (شیر اور بھیڑیے وغیرہ کے) کھانے کا اس میں کوئی نشان نہ ہو اور تم کو یہ یقین ہو جائے کہ وہ جانور تمہارے ہی تیر سے مرا ہے تو تم اس کو کھا لو۔

۴۳۰۸: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

۴۳۰۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَاصِمٌ بِالْأَخْوَالِ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّيْدِ لَقَالَ إِذَا رَمَيْتَ سَهْمَكَ فَأَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ قَتَلَ فَكُلْ إِلَّا أَنْ تَجِدَهُ قَدْ وَقَعَ فِي مَاءٍ وَلَا تَذْرَى الْمَاءَ قَلْبَةً أَوْ سَهْمًا.

۴۳۰۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ بَحْبِئِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ مُعَمَّرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّيْدِ لَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ سَهْمَكَ وَكَلَبَكَ وَذَكَّرْتَ اسْمَ اللَّهِ لِقَتَلَ سَهْمَكَ فَكُلْ قَالَ فَإِنْ بَاتَ عَيْنِي لَيْلَةً يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنْ وَجَدْتَ سَهْمَكَ وَلَمْ تَجِدْ فِيهِ آثَرَ فَسِئَةٍ غَيْرَهُ فَكُلْ وَإِنْ وَقَعَ فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ.

۱۹۸۱: فِي الَّذِي يَرْمِي الصَّيْدَ

فَيَغِيبُ عَنْهُ

۴۳۰۷: أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَبِي رَبِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا أَهْلُ الصَّيْدِ وَإِنَّا أَحَدْنَا يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيبُ عَنْهُ اللَّيْلَةُ وَاللَّيْلَتَيْنِ فَيَبْتِغِي الْآثَرَ فَيَجِدُهُ مَيْتًا وَسَهْمَهُ فِيهِ قَالَ إِذَا وَجَدْتَ السَّهْمَ فِيهِ وَلَمْ تَجِدْ فِيهِ آثَرَ سَبَّحْ وَعَلِّمْتَ أَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ فَكُلْ.

۴۳۰۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَاسْمَاعِيلُ

ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم اپنا تیر جانور میں پاؤ اور اس کے علاوہ اور کوئی نشان نہ پاؤ اور تم کو یقین ہو کہ وہ جانور تمہارے تیر سے مرا ہے تو تم اس کو کھا لو۔

۴۳۰۹: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یا رسول اللہ! میں شکار کے تیر مارتا ہوں پھر اس میں اس کا نشان ایک رات گزرنے کے بعد تلاش کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم اپنا تیر اس کے اندر پاؤ اور اس کو کسی دوسرے درندے نے کھایا ہو تو تم وہ شکار کھا لو (یعنی وہ شکار حلال ہے۔)۔

باب: جس وقت شکار کے جانور سے بد بو آنے لگ

جائے؟

۴۳۱۰: حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی اپنا شکار تین دن کے بعد پائے تو اس کو تم کھا لو لیکن جب اس میں بد بو پیدا ہو جائے (تو تم وہ شکار نہ کھاؤ)۔

۴۳۱۱: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کتا چھوڑتا ہوں پھر وہ شکار پکڑ لیتا ہے لیکن میرے پاس ذبح کرنے کے لئے کچھ نہیں ہوتا تو میں پھر یا لکڑی سے (جو کہ دھار دار ہوتی ہے) شکار ذبح کرتا ہوں آپ نے فرمایا: جس چیز سے دل چاہے تم اللہ کا نام لے کر جانور کا خون بہا دو۔

باب: معراض کے شکار سے متعلق

۴۳۱۲: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سدھائے ہوئے کتے کو چھوڑتا ہوں پھر وہ

ابن مسعود قالاً حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا رَأَيْتَ سَهْمَكَ فِيهِ وَلَمْ تَرَفِهِ أَثَرًا غَيْرَهُ وَعَلِمْتَ أَنَّهُ قَتَلَهُ فَكُلْ۔

۴۳۰۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَسْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الْعَيْدُ لَأَطْلُبُ الْآرَةَ بَعْدَ لَيْلَةٍ قَالَ إِذَا وَجَدْتَ فِيهِ سَهْمَكَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ شَيْءٌ فَكُلْ۔

۱۹۸۲: الصَّيْدُ إِذَا

الْتَمَنَ .

۴۳۱۰: أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ بِالْمَعْلَلُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ أَبَانَا مُعَاوِيَةَ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْإِدَى يُدْرِكُ صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَلْيَأْكُلْهُ إِلَّا أَنْ يَبِينَ۔

۴۳۱۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَسَّارِ بْنِ سَمَاعٍ قَالَ سَمِعْتُ مَرْيَمَ بِنْتُ لَطْرِيَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ كَلْبِي لِيَأْخُذَ الْعَيْدَ وَلَا أَجِدُ مَا أَدِيكُهُ بِهِ فَأَدِيكُهُ بِالْمَرْوَةِ وَالْعَصَا قَالَ أَهْرِقِ الدَّمَ بِمَا بَشَتْ وَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۱۹۸۳: صَيْدُ الْمِعْرَاضِ

۴۳۱۲: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُدَّامَةَ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مَسْرُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ

شکار پکڑتے ہیں تو اس کو کھاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: جس وقت تم سکھلائے اور سدھائے ہوئے کتے کو اللہ کا نام لے کر چھوڑو اور وہ پھر شکار پکڑ لیں تو تم اس کو کھا لو۔ میں نے عرض کیا: اگر وہ شکار کو مار ڈالیں؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ مار ڈالیں۔ جس وقت تک کہ ان کے ساتھ کوئی دوسرا کتا شریک نہ ہو جائے۔ میں نے عرض کیا: معراض پھینکتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس وقت تم معراض پھینکو اللہ کا نام لے کر اور وہ (اندر) گھس جائے (یعنی نوک کی جانب سے اندر داخل ہو) تو تم کھا لو اور اگر آڑا پڑے تو تم اس کو مت کھاؤ۔

باب: جس جانور پر آڑا معراض

پڑے

۴۳۱۳: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے معراض سے متعلق عرض کیا۔ آپ نے فرمایا: جس وقت دھار کی جانب سے وہ لگے تو تم اس کو کھا لو اور جب وہ آڑا ہو کر شکار کے لگے تو تم اس کو نہ کھاؤ (کیونکہ وہ موقوذہ ہے اور حرام اور ناجائز ہے)۔

باب: معراض کی نوک سے جو شکار مارا جائے اس سے

متعلق حدیث

۴۳۱۴: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے معراض کے شکار سے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: جس وقت اس کے نوک لگ جائے تو تم اس کو کھا لو اور جب وہ آڑا پڑے تو تم اس کو نہ کھاؤ (کیونکہ وہ موقوذہ ہے جو کہ حرام ہے)۔

۴۳۱۵: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے معراض کے شکار سے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: جس وقت وہ معراض نوک (اور دھار) کی جانب

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ فَعَمِيكَ عَلَيَّ لَأَكُلَ مِنْهُ قَالَ إِذَا أُرْسَلَتِ الْكِلَابُ بِعَيْنِي الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتُ اسْمَ اللَّهِ فَأَمْسَكَنَ عَلَيْكَ فَكُلْ لَقُلْتُ وَإِنْ قَتَلَنَ قَالَ وَإِنْ قَتَلَنَ مَا لَمْ يَشْرُكْهَا كَلْبٌ لَيْسَ مِنْهَا قُلْتُ وَإِنِّي أُرْمِي الصَّبَدَ بِالْمِعْرَاضِ فَأَصِيبُ لَأَكُلُ قَالَ إِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ وَسَمَّيْتَ فَخَرَقَ لِكُلِّ رَأْدًا أَصَابَ بِعَرَضِهِ فَلَا تَأْكُلْ۔

۱۹۸۴: مَا أَصَابَ بِعَرَضٍ مِنْ صَيْدِ

الْمِعْرَاضِ

۴۳۱۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الشَّيْبِ عَنْ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ إِذَا أَصَابَ بِعَرَضِهِ لِكُلِّ رَأْدًا أَصَابَ بِعَرَضِهِ فَلَا تَأْكُلْ۔

۱۹۸۵: مَا أَصَابَ بِعَرَضٍ مِنْ

صَيْدِ الْمِعْرَاضِ

۴۳۱۴: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بِالْبُرَاقِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيَّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ إِذَا أَصَابَ بِعَرَضِهِ لِكُلِّ رَأْدًا أَصَابَ بِعَرَضِهِ فَلَا تَأْكُلْ۔

۴۳۱۵: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ وَغَيْرُهُ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيَّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَيْدِ

الْمِعْرَاضِ لَقَالَ مَا أَصَبْتَ بِحَيْدِهِ لِكُلِّ وَمَا أَصَابَ
بِعَرَضِهِ فَهُوَ وَفِيذٌ

سے لگے تو تم اس کو کھا لو اور اگر آڑا لگے تو تم اس کو نہ کھاؤ کیونکہ وہ
موقوذہ ہے۔

۱۹۸۶: اِتِّبَاعُ الصَّيْدِ

باب: شکار کے پیچھے جانا

۴۳۱۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى ح وَأَنْبَأَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ وَهَبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا
وَمَنْ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنِ اتَّبَعَ السُّلْطَانَ اتَّبَعَ
وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى۔

۴۳۱۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا: جو کوئی جنگل میں رہائش اختیار کرے گا تو وہ شخص سخت
(دل) ہو جائے گا اور جو کوئی شکار کے مشغلہ میں لگا رہا تو وہ دوسری
باتوں سے غافل ہو جائے گا اور جو کوئی بادشاہ کے ساتھ رہے گا تو وہ
آفت میں مبتلا ہوگا (چاہے دین کے اعتبار سے یا دنیا کے اعتبار
سے)۔

تین ناپسندیدہ لوگ:

حاصل حدیث شریف یہ ہے کہ آبادی کو چھوڑ کر جنگل میں رہنے والا شخص سخت حراج ہو جاتا ہے کیونکہ انسان میں
رحم دلی اور نرم دلی اور خوش مزاجی انسانوں اور آبادی میں رہنے سے پیدا ہوتی ہے اور لوگوں سے بالکل الگ تھلگ رہنے
سے طبیعت میں وحشت پیدا ہوتی ہے اس طریقہ سے ہر وقت شکار کی دمن میں لگنے سے غفلت پیدا ہوتی ہے انسان نہ دنیا
کے کام کا رہتا ہے اور نہ ہی دین کے کام کا اور حاکم اور بادشاہ وقت کے ساتھ رہنے سے انسان فتنہ میں مبتلا ہوتا ہے ابن
ماجنہ میں بھی یہ حدیث مذکور ہے۔

۱۹۸۷: الْأَدْرَبُ

باب: خرگوش سے متعلق

۴۳۱۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْبَحْرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا
سَعْدَانٌ وَهُوَ ابْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ
عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بَارْتَبَ لَدَى
شَوَاهِقِهَا فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَمْسَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
فَلَمْ يَأْكُلْ وَأَمَرَ الْقَوْمَ أَنْ يَأْكُلُوا وَأَمْسَكَ الْأَعْرَابِيُّ
فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَأْكَلَ قَالَ إِنِّي
أَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَ إِنْ كُنْتَ صَائِمًا
فَصُمْ الْعَرَبَ۔

۴۳۱۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک گاؤں کا باشندہ
(خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور وہ) ایک خرگوش بھون کر لایا اور
اس نے آپ کے سامنے وہ خرگوش پیش کیا۔ آپ نے ہاتھ روک لیا
اور وہ خرگوش نہیں کھایا اور آپ نے (وہ خرگوش دوسرے حضرات کے
سامنے رکھ دیا اور) دوسروں کو کھانے کا حکم فرمایا۔ اس دیہاتی شخص
نے بھی وہ خرگوش نہیں کھایا۔ آپ نے فرمایا: تم کس وجہ سے نہیں کھا
رہے ہو؟ اس نے عرض کیا: میں تو ہر ماہ میں تین دن کے روزے رکھتا
ہوں۔ آپ نے فرمایا: اگر تو ہر ماہ میں تین دن کے روزے رکھتا ہے تو
چاندنی راتوں میں روزہ رکھا کرو (یعنی ۱۳ اور ۱۵ رات میں)۔

۴۳۱۸: حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ کون آدمی ہم لوگوں کے ساتھ تھا قاحہ والے دن (قاحہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک جگہ ہے) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ ایک خرگوش آیا اور جو شخص اس کو لے کر حاضر ہوا تھا اس نے عرض کیا میں نے دیکھا کہ اس کو حیض آ رہا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نہیں کھایا اور لوگوں سے فرمایا کہ اس کو کھا لو۔ ایک شخص نے عرض کیا: میں روزہ دار ہوں۔ آپ نے فرمایا: ۱۳ دین ۱۴ دین اور ۱۵ دین تاریخ چاندنی راتوں میں تم نے کیوں روزے نہیں رکھے؟

۴۳۱۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَبْرِ وَعَمْرٍو بْنِ عَثْمَانَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الْحَوْتِكِيِّ قَالَ قَالَ عَمْرٌو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَنْ حَاضِرْنَا يَوْمَ الْقَاحَةِ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ أَنَا أَنَا أَنَا رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ بِأَرْتَبِ فَقَالَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ بِهَا إِنِّي رَأَيْتُهَا تُذْمَى فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَمْ يَأْكُلْ ثُمَّ إِنَّهُ قَالَ كُلُوا فَقَالَ رَجُلٌ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ وَمَا صَوْمُكَ قَالَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَ قَالَيْنِ أَنْتَ عَنِ الْبَيْضِ الْفَرِثَلَاتِ عَشْرَةً وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَعَشْرَةَ عَشْرَةً.

☆ مطلب یہ ہے کہ چاندنی راتوں میں روزے رکھنا زیادہ بہتر تھا۔ مذکورہ بالا حدیث شریف سے واضح ہے کہ خرگوش حلال ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اس وقت خرگوش نہیں کھایا تو اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ خرگوش آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہ ہوگا۔

۴۳۱۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مرالظہر ان نامی جگہ جو کہ مکہ مکرمہ سے ایک منزل پر واقع ہے۔ میں نے ایک خرگوش کو چھوڑا پھر اس کو پکڑ لیا اور حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پاس خرگوش لایا اور حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر حاضر ہوا تو انہوں نے اس کو ذبح کیا اور اس کی رانیں اور سر میں میرے ہاتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجی۔ آپ نے قبول فرمایا۔

۴۳۱۹: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حُصَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّنَا يَقُولُ أَلْفَجْنَا أَرْتَبًا بِمَرِّ الظُّهْرَانِ فَأَخَذْتُمَا لِحْنَتَيْهَا إِلَيَّ إِلَى أَبِي طَلْحَةَ فَذَبَحْتُمَا لِحْنَتَيْي بِمَخْدَتَيْهَا وَرَزَقْتُمَا إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ لِقَبْلَةٍ.

۴۳۲۰: حضرت ابن صفوان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے دو خرگوش پکڑے پھر ان کو ذبح کرنے کیلئے کچھ نہیں پایا تو ان کو پتھر سے ذبح کیا۔ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: تم ان کو کھاؤ۔

۴۳۲۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ عَنْ عَاصِمٍ وَدَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ صَفْوَانَ قَالَ أَصَبْتُ أَرْتَبَيْنِ فَلَمْ أَجِدْ مَا أَذْكُرُهُمَا بِهِ فَذَكَّرْتُهُمَا بِمَرْوَةٍ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَنِي بِأَكْلِهِمَا.

باب: گوہ سے متعلق حدیث

۱۹۸۸: الْغَضَبُ

۴۳۲۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا گوہ سے متعلق۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تھے۔ آپ نے فرمایا: نہ تو میں اس کو کھاتا ہوں نہ حرام کہتا

۴۳۲۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ سُئِلَ عَنِ الْغَضَبِ فَقَالَ لَا أَكُلُهُ وَلَا

اُخْرَمَةُ-

ہوں۔

۴۳۲۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ گوہ کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہ میں اس کو کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں۔

۴۳۲۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَرَى لِي فِي الضَّبِّ قَالَ لَسْتُ بِأَكِلِهِ وَلَا مُحَرِّمِهِ-

۴۳۲۳: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھنا ہوا گوہ آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب ہاتھ بڑھایا جو حضرات موجود تھے انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ گوہ کا گوشت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کھینچ لیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا گوہ حرام ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں لیکن میری قوم کی بیستی میں گوہ نہیں ہوتا تو مجھ کو اس سے نفرت محسوس ہوتی ہے پھر حضرت خالد نے ہاتھ بڑھایا اور وہ کھایا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے۔

۴۳۲۳: كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ عَن مُحَمَّدِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أُمِيَ بِضَبِّ مَشْرُوبٍ فَقَرَّبَتْ إِلَيْهِ فَأَهْوَى إِلَيْهِ يَبِيدُهُ لِأَكْلٍ مِنْهُ قَالَ لَهُ مَنْ حَضَرَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لَحَمٌ ضَبِّ فَرَفَعَ يَدَهُ عَنْهُ لَقَالَ لَهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْرَامُ الضَّبِّ قَالَ لَا وَلَكِنْ لَمْ يَكُنْ بَارِضٍ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَاظُهُ فَأَهْوَى خَالِدٌ إِلَى الضَّبِّ فَأَكَلَ مِنْهُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْظُرُ-

۴۳۲۴: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کی خالہ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے وہاں پر آپ کو گوہ کا گوشت پیش کیا گیا۔ آپ کوئی بھی چیز تناول نہیں فرماتے جس وقت تک کہ تحقیق نہ فرما لیتے کہ کیا ہے۔ بعض خواتین نے عرض کیا: آپ کو بتلا دیں کہ آپ کیا کھائیں گے۔ پھر انہوں نے کہہ دیا کہ یہ گوشت گوہ کا ہے آپ نے وہ چھوڑ دیا اور تناول نہیں فرمایا حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے آپ سے دریافت کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں لیکن یہ گوشت میرے ملک میں نہیں ملتا تو مجھ کو اس میں کراہت معلوم ہوتی ہے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یہ بات سن کر میں نے وہ گوشت اپنی جانب کھینچ لیا اور اس کو کھا لیا اور اس وقت آپ سب کچھ ملاحظہ فرما رہے تھے۔

۴۳۲۴: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ سَهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ وَهِيَ خَالَتُهُ فَقَدِمَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَحْمٌ ضَبِّ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَأْكُلُ شَيْئًا حَتَّى يَعْلَمَ مَا هُوَ لِقَالَ بَعْضُ النَّسَرَةِ أَلَا تُخْبِرُنَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا يَأْكُلُ لِأَخْبَرْتَهُ أَنَّهُ لَحْمٌ ضَبِّ فَتَرَكْتُهُ قَالَ خَالِدٌ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَحْرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ طَعَامٌ لَيْسَ فِي أَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَاظُهُ قَالَ خَالِدٌ فَأَجْتَرَرْتُهُ إِلَيَّْ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْظُرُ وَحَدَّثَهُ ابْنُ الْأَصَمِ عَنْ مَيْمُونَةَ وَكَانَ فِي حَحْرِهَا-

۴۳۲۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میری خالہ محترمہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیڑ کھگی اور گوہ (ایک جانور ہے) کا حصہ بھیجا (لیکن) آپ نے پیڑ اور کھگی تو تناول فرمایا لیکن گوہ نہیں کھائی اگر گوہ حرام ہوتی تو وہ آپ کے دسترخوان مبارک پر کس طریقہ سے کھانی جاتی؟ (یہ جملے راوی کے خیالات ہیں) اور نہ ہی آپ اس کو کھانے کا حکم فرماتے۔

۴۳۲۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان سے دریافت کیا گیا کہ گوہ کا کھانا کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا حضرت اُمّ حنیڈہ رضی اللہ عنہا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھگی اور پیڑ اور گوہ بھیجا اور آپ نے کھگی اور پیڑ کھالیا اور گوہ کو نفرت کی وجہ سے اور کراہت کی وجہ سے اسی طرح چھوڑ دیا۔ اگر گوہ کھانا حرام ہوتا تو وہ آپ کے دسترخوان پر کس طرح سے کھایا جاتا؟ اور آپ دوسروں کو کھانے کا کس وجہ سے حکم فرماتے؟

۴۳۲۷: حضرت ثابت بن یزید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے کہ ہم لوگ ایک منزل پر ٹھہر گئے اس جگہ لوگوں نے ایک گوہ پکڑ رکھی تھی میں نے ایک گوہ لے کر بیون لی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں وہ لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے ایک لکڑی سے اس کی اٹھلیاں شمار کرنا شروع فرمادیں اور فرمایا کہ بنی اسرائیل کی قوم میں اللہ عزوجل نے کچھ لوگوں کی صورت مسخ فرمادی (بگاڑ کر بندر اور خنزیر بنا دیئے) اور وہ لوگ زمین کے جانور بن گئے لیکن میں واقف نہیں ہوں کہ وہ کون سے جانور ہیں؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگ تو اس کو کھا گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس کو کھانے کا حکم فرمایا اور نہ ہی اس سے منع فرمایا۔

۴۳۲۸: حضرت ثابت بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک گوہ لے کر حاضر ہوا۔ آپ اس کو پلٹ کر دیکھنے لگے اور فرمایا کہ

۴۳۲۵: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَهَدْتُ خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْفَطَا وَرَسْمًا وَ أَضْبًا لَأَكُلَ مِنَ الْأَقِطِ وَالسَّمْنِ وَتَرَكَ الْأَصْبَ تَقْدَرًا وَأَكَلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا أَكَلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔

۴۳۲۶: أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أَكْلِ الضَّبَابِ فَقَالَ أَهَدْتُ أُمَّ حَنِيْدَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَمْنًا وَأَقِطًا وَأَضْبًا لَأَكُلَ مِنَ السَّمْنِ وَالْأَقِطِ وَتَرَكَ الضَّبَابَ تَقْدَرًا لَهِنَّ فَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا أَكَلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا أَمَرَ بِأَكْلِهَا۔

۴۳۲۷: أَخْبَرَنَا سَلْبَانَ بْنُ مَسْعُودٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ سَلَامٌ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ قَابِطِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَتَزَلْنَا مَنْزِلًا فَأَصَابَ النَّاسُ ضَبَابًا فَأَعْدَتْ حَبَا لَسَوِيْتُهُ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخَذَ عُوْدًا بَعْدَ بِهِ أَصَابَعَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أُمَّةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُسِخَتْ ذَوَابَّ فِي الْأَرْضِ وَإِنِّي لَا أَدْرِي أَيُّ الذَّوَابِّ هِيَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ النَّاسَ قَدْ أَكَلُوا مِنْهَا قَالَ لَمَّا أَمَرَ بِأَكْلِهَا وَلَا تَهَى۔

۴۳۲۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُنُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عِدِيُّ بْنُ قَابِطٍ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ قَابِطِ بْنِ

ایک امت ہے جو کہ مسخ ہو گئی تھی نہ معلوم اس نے کیا کیا تھا۔
میں واقف نہیں ہوں شاید ہو سکتا ہے کہ یہ اسی امت میں سے
ہو۔

۴۳۲۹: حضرت ثابت بن ودیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گواہ لے کر حاضر ہوا۔ آپ اس کو پلٹ
کر دیکھنے لگے اور آپ نے فرمایا: ایک امت ہے جو کہ مسخ ہو گئی تھی اور
اللہ عزوجل اچھی طرح سے واقف ہے (وہ جانور گواہ ہو گا یا کوئی اور
دوسرا جانور ہو گا)۔

وَدِنْعَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِصَبْتٍ
فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَيَقْلِبُهُ وَقَالَ إِنَّ أُمَّةً مَسَّخَتْ لَا
يُدْرِي مَا فَعَلَتْ وَإِنِّي لَا أَدْرِي لَعَلَّ هَذَا مِنْهَا۔

۴۳۲۹: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ زَيْدِ
بْنِ وَهَبٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ وَدِيعَةَ
أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِصَبْتٍ فَقَالَ إِنَّ أُمَّةً مَسَّخَتْ
وَاللَّهِ أَعْلَمُ۔

باب: بچوں سے متعلق حدیث

۱۹۸۹: الضَّبْعُ

۴۳۳۰: حضرت ابن ابی عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
دریافت کیا کہ انہوں نے اس کے کھانے کا حکم فرمایا۔ میں نے
عرض کیا: وہ شکار ہے۔ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ میں نے عرض
کیا: تم نے یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ انہوں نے
کہا: جی ہاں۔

۴۳۳۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمَارٍ قَالَ سَأَلْتُ
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الضَّبْعِ فَأَمَرَنِي بِأَكْلِهَا فَقُلْتُ
أَصِيدَ هِيَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَسَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ قَالَ نَعَمْ۔

بچوں سے متعلق مسئلہ:

حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک بچہ حرام ہے: و قال ابوحنيفه و اصحابه هو حرام و به قال
سعيد بن المسيب والثوري۔ البتہ حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ اور امام احمد رضی اللہ عنہ کے نزدیک گنجائش ہے اور حلال ہے۔ و هو
حلال عند الشافعي و احمد..... زہر الرئی علی النسائی ص ۱۹۸ ج ۲۔

باب: درندوں کی حرمت سے متعلق

۱۹۹۰: بَابُ تَحْرِيمِ أَكْلِ السَّبَاعِ

۴۳۳۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا: ہر ایک دانٹ والے درندے کا کھانا حرام
ہے (یعنی جو کہ دانٹوں سے شکار کرتا ہے جیسے کہ شیر، بھیریا، بی
وغیرہ)۔

۴۳۳۱: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ
أَبِي حَكِيمٍ عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ فَأَكْلُهُ
حَرَامٌ۔

۴۳۳۲: حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

۴۳۳۲: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہر ایک دانت والے درندے کے کھانے سے۔

۴۳۳۳: حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کا ہال اونٹا جائز نہیں ہے اور نہ ہی دانت والے درندہ کا کھانا اور نہ ہی ہشتمہ (یعنی وہ جانور جس کو تیروں سے یا بندوق وغیرہ کی گویوں سے نشانہ بنایا جائے)۔

باب: گھوڑے کا گوشت کھانے کی اجازت

۴۳۳۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو غزوہ خیبر کے روز منع فرمایا گدھوں کے گوشت (کھانے) سے اور آپ نے اجازت دی گھوڑوں کا گوشت کھانے کی۔

۴۳۳۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو گھوڑوں کا گوشت کھلایا اور آپ نے خیبر والے دن گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

۴۳۳۶: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو گھوڑوں کا گوشت کھلایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر والے دن گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

۴۳۳۷: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ گھوڑوں کا گوشت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں کھایا کرتے تھے۔

الْمُثَنَّى عَنْ سُهَيْبَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُضَيْمِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ۔

۴۳۳۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ بَحِيرٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ خَالِدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَحِلُّ النَّبْصِيُّ وَلَا يَحِلُّ مِنَ السَّبَاعِ كُلُّ ذِي نَابٍ وَلَا تَحِلُّ الْمُجْتَمَةُ۔

۱۹۹۱: الْإِذْنُ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ

۴۳۳۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَاحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى وَذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ وَالْإِذْنَ فِي الْخَيْلِ۔

۴۳۳۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُهَيْبَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَطْعَمَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لُحُومَ الْخَيْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ۔

۴۳۳۶: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِ وَهُوَ ابْنُ وَاقِدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ وَعَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَطْعَمَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ لُحُومَ الْخَيْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ۔

۴۳۳۷: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَأْكُلُ لُحُومَ الْخَيْلِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔

۱۹۹۲: تَحْرِيمُ اَكْلِ لُحُوْمِ الْخَيْلِ

۴۳۳۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ ابْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنِي قُورٌ بْنُ يَزِيدَ عَنْ صَالِحِ ابْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرَبَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَحِلُّ أَكْلُ لُحُوْمِ الْخَيْلِ وَالْبِقَالِ وَالْحَمِيرِ۔

۴۳۳۹: أَخْبَرَنَا كَثِيرٌ بْنُ عَبْدِ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ قُورِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ ابْنِ مَعْدِيكَرَبَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ لُحُوْمِ الْخَيْلِ وَالْبِقَالِ وَالْحَمِيرِ وَكُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ۔

۴۳۴۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَأْكُلُ لُحُوْمَ الْخَيْلِ قُلْتُ الْبِقَالُ قَالَ لَا۔

۱۹۹۳: تَحْرِيمُ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ

الْأَهْلِيَّةُ

۴۳۴۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَالطَّبْرِيُّ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِمَا قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ نِكَاحِ الْمُتَعَةِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ۔

۴۳۴۲: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَ مَالِكُ

باب: گھوڑے کا گوشت حرام ہونے سے متعلق

۴۳۳۸: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے حلال نہیں ہے گھوڑے اور خچروں اور گدھوں کے گوشت کھانا۔

۴۳۳۹: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی گھوڑوں، خچروں اور گدھوں اور دانت والے درندوں کا گوشت کھانے سے۔

۴۳۴۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ گھوڑوں کا گوشت کھاتے تھے حضرت عطاء نے کہا کہ کیا خچروں کا؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔ اکثر اسی طرف ہیں کہ گھوڑے کا گوشت کھانا درست ہے۔

باب: بستی کے گدھوں کے گوشت کھانے سے متعلق

حدیث

۴۳۴۱: حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ رسول کریم ﷺ نے متعہ کے نکاح سے اور بستی کے گدھوں کے گوشت سے خیبر والے دن منع فرمایا۔

۴۳۴۲: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے خیبر کے دن خواتین کے ساتھ متعہ کرنے سے اور بستی کے گدھوں کے

گوشت سے ممانعت فرمائی۔

رَأْسَامَةَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنِ الْحَسَنِ وَ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابِيهِمَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ مَتْعَةِ
النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ الْإِنْسِيَّةِ۔

۴۳۴۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہستی کے گدھوں کے گوشت
سے خیبر والے روز۔

۴۳۴۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ ح وَ أَنْبَأَنَا
عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ
الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ۔

۴۳۴۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے لیکن اس روایت میں
خیبر کا تذکرہ نہیں ہے۔

۴۳۴۴: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ
ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَثَلَهُ وَلَمْ يَقُلْ خَيْبَرَ۔

۴۳۴۵: حضرت براء بن جزیع سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر
کے روز ہستی کے گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا چاہے وہ گوشت پکا
ہوا ہو یا کچا ہو۔

۴۳۴۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا تَعَمَّرُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ
الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ
خَيْبَرَ عَنِ لُحُومِ الْحُمْرِ الْإِنْسِيَّةِ نَضِجًا وَنَيًّا۔

۴۳۴۶: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے
غزوہ خیبر کے روز گدھے پکڑ لیے۔ جو کہ گاؤں سے نکلے تھے پھر ان کا
گوشت پکانے کے لئے چڑھا دیا کہ اس دوران رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
طرف سے آواز دینے والے یعنی آپ کے منادی کرنے والے نے
آواز لگائی کہ رسول کریم نے گدھوں کے گوشت کو حرام قرار دیا ہے تو
ہم نے (یہ حکم سن کر) ان دیگوں کو پلٹ دیا اور وہ گوشت پھینک دیا۔

۴۳۴۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ
الْمُقَرَّبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ
الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ أَصَبْنَا
يَوْمَ خَيْبَرَ حُمْرًا خَارِجًا مِنَ الْقَرْيَةِ فَطَبَخْنَاهَا
فَنَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ حَرَّمَ
الْحُمْرَ فَاتَّكَفْنَا الْقُدُورَ بِمَا فِيهَا فَاتَّكَفْنَاهَا۔

۴۳۴۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ
خیبر کے روز صبح ہی صبح پہنچے اور خیبر کے لوگ (یعنی یہودی لوگ) اپنی
کھیتی کرنے کے لیے اسلحے لے کر باہر نکلے۔ انہوں نے جس وقت ہم
لوگوں کو دیکھا تو کہنے لگ گئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور لشکر اور تمام دوڑتے
ہوئے قلعے میں چلے گئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اٹھائے

۴۳۴۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ أَنَسِ
قَالَ صَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَيْبَرَ فَخَرَجُوا إِلَيْنَا وَ مَعَهُمُ الْمَسَاحِيُّ فَلَمَّا
رَأَوْنَا قَالُوا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ وَ رَجَعُوا إِلَيَّ

اور فرمایا: اللہ عزوجل بڑا ہے اللہ عزوجل بڑا ہے خیر خراب اور برباد ہو گا اور ہم لوگ جس وقت کسی قوم کے نزدیک اتریں تو وہ صبح بہت بری ہوتی ہے ان لوگوں کے لئے جو کہ ڈرائے گئے ہیں یعنی وہ مارے جاتے ہیں خراب ہوتے ہیں (یہ آپ کا معجزہ تھا پھر اسی طرح ہوا اور خیر کا قلعہ آ خر کا رقع ہو گیا اور خیر کے کچھ یہود تو قتل اور ہلاک کر دیئے گئے اور کچھ یہود وہاں سے فرار ہو گئے) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے وہاں پر گدھے پکڑے اور ان کو پکایا کہ اس دوران رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کیا کہ اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو گدھوں کے گوشت سے منع کرتا ہے وہ ایک ناپاکی ہے۔

الْحِضْنِ يَسْقُونَ كَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ لَمَّا قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ حَرَبْتُ خَيْرٌ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ قَسَاءَ صَبَاحِ الْمُنْدَرِيِّنَ فَأَصَبْنَا فِيهَا حُمْرًا فَطَبَخْنَاهَا فَنَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُولُهُ يَنْهَاكُمُ عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ فَإِنَّهَا رِجْسٌ۔

گدھے کا گوشت:

گدھے کا گوشت حرام ہے البتہ اس میں تفصیل یہ ہے کہ جو گدھا وحشی ہو جس کو کہ عربی میں حمار وحشی کہا جاتا ہے اس کی اجازت ہے البتہ ہمارے اطراف میں جو گدھے پائے جاتے ہیں ان کو عربی میں حمار اہلی کہا جاتا ہے ان کا گوشت ناجائز ہے۔ ولا یحل ذوناب ولا الحشرات والحمرة والاهلیہ بخلاف الوحشیۃ خانہا وبنہا حلال و قوله بخلاف الوحشیۃ و ان صارت اہلیۃ و وقع علی الاکاف۔ فتاویٰ شامی ص ۱۹۳ ج ۵ مطبوعہ نعمانیہ دیوبند۔

۴۳۳۸: حضرت ابو ثعلبہ حنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیلئے خیبر کی جانب گئے اور وہ لوگ بھوکے تھے۔ انہوں نے بستی کے کچھ گدھے پائے ان کو ذبح کیا پھر یہ واقعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا انہوں نے اعلان کیا کہ بستی کے گدھوں کا گوشت حلال نہیں ہے اس آدمی کے لئے جو کہ مجھ کو رسول تصور کرتا ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

۴۳۳۸: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ أَنَّنَا بَقِيَّةٌ عَنْ بَجِيرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَعْفَرٍ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْحُسَيْنِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُمْ غَزَوْا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ وَالنَّاسُ جِبَاعٌ فَوَجَدُوا فِيهَا حُمْرًا مِّنْ حُمْرِ الْأَنْبِيَاءِ فَلَذَبَحَ النَّاسُ مِنْهَا فَحَدَّثَ بِذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ فَأَذَّنَ فِي النَّاسِ آلاَ إِنَّ لُحُومَ الْحُمْرِ الْإِنْسِي لَا تَحِلُّ لِمَنْ يَشْهَدُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ۔

۴۳۳۹: حضرت ابو ثعلبہ حنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہر ایک دانت والے درندے کے کھانے سے اور بستی کے گدھوں کے گوشت سے۔

۴۳۳۹: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بَقِيَّةٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْحُسَيْنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السَّبَاعِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ الْإِهْلِيَّةِ۔

۱۹۹۴: بَابُ إِبَاحَةِ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ

الْوَحْشِ

۳۳۵۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ هُوَ ابْنُ
فَضَّالَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ
قَالَ أَكَلْنَا يَوْمَ خَيْبَرَ لُحُومَ الْخَيْلِ وَالْوَحْشِ وَنَهَانَا
النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْحِمَارِ-

۳۳۵۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ هُوَ ابْنُ مُضَرَ
عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عِيْسَى
بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَلَمَةَ الضَّمْرِيِّ قَالَ بَيْنَا
لَحْنُ نَيْسَبُرٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَبْغِضُ أَتَابَا
الرُّوحَاءِ وَهُمْ حُرْمٌ إِذَا حَمَارٌ وَحْشٍ مَعْفُورٌ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَعْوَةُ قَبُولِكَ صَاحِبَةٌ أَنْ يَأْتِيَهُ
فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِّنْ بَهْرٍ هُوَ الَّذِي عَقَرَ الْحِمَارَ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ شَانِكُمْ هَذَا الْحِمَارُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
أَبَا بَكْرٍ بِقَتْلِهِ بَيْنَ النَّاسِ-

۳۳۵۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ
قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنِ
ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ أَصَابَ
حِمَارًا وَحْشِيًّا فَأَتَى بِهِ أَصْحَابَهُ وَهُمْ مُحْرِمُونَ
وَهُوَ خَلَالٌ فَأَكَلْنَا مِنْهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ لَوْ
سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْهُ لَسَأَلْتَاهُ فَقَالَ قَدْ
أَحْسَنْتُهُمْ فَقَالَ لِنَاقِلٍ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ قُلْنَا نَعَمْ
قَالَ فَاهْدُوا لَنَا فَاتَيْنَاهُ مِنْهُ فَأَكَلَ مِنْهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ-

۱۹۹۵: بَابُ إِبَاحَةِ أَكْلِ لُحُومِ

الدَّجَاجِ

باب: وحشی گدھے کے گوشت کھانے کی اجازت سے

متعلق

۳۳۵۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے خیبر والے دن
گھوڑے اور گورخر کا گوشت کھایا اور ہم کو رسول کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے گدھے کے کھانے (یعنی گدھے کا گوشت کھانے) سے منع
فرمایا۔

۳۳۵۱: حضرت عمیر بن سلمہ ضمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جا رہے تھے روحا کے پتھروں میں (روحا
مدینہ منورہ سے تیس یا چالیس میل پر واقع ہے) اور ہم لوگ حج کا احرام
باندھے ہوئے تھے کہ اس دوران ہم لوگوں کو ایک گورخر نظر آیا جو کہ زخم
خوردہ تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کو چھوڑ دو اس کا مالک
(یعنی میں نے اس کا شکار کیا ہے) آ رہا ہوگا۔ پھر ایک شخص قبیلہ بنی سہم کا
حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ وحشی گدھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مجھ کو اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اس گوشت تمام حضرات میں
تقسیم کرنے کا حکم فرمایا تھا۔

۳۳۵۲: حضرت ابوقتاہدہ رضی اللہ عنہ نے ایک وحشی گدھے کا شکار کیا تمام لوگ
احرام باندھے ہوئے تھے لیکن حضرت ابوقتاہدہ رضی اللہ عنہ نے احرام نہیں
باندھا تھا وہ اس کو اپنے ساتھیوں کے پاس لے کر آئے انہوں نے وہ
کھالیا پھر ایک نے دوسرے سے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرنا
چاہیے۔ آپ سے دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا: تم نے ٹھیک کیا ہے
(اس لیے کہ احرام والوں کے لئے شکار کا کھانا درست ہے) اور کیا
تمہارے پاس اس کا گوشت باقی ہے؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں۔
آپ نے فرمایا: تم وہ ہم کو ہدیہ دے دو پھر وہ لے کر آئے آپ نے اس
میں سے کھایا اور آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔

باب: مرغ کے گوشت کی کھانے کی اجازت سے متعلق

حدیث

۴۳۵۳: حضرت زہد بن علیؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ کے پاس ایک (بکی ہوئی) مرغی آئی۔ اس کو دیکھ کر ایک آدمی ایک طرف کو ہو گیا۔ حضرت ابو موسیٰ نے فرمایا: کس وجہ سے؟ اس نے عرض کیا: میں نے اس مرغی کو ناپاکی کھاتے ہوئے دیکھا ہے تو مجھ کو کراہت معلوم ہوئی میں نے قسم کھائی کہ میں اب اس کو نہیں کھاؤں گا۔ حضرت ابو موسیٰؓ نے فرمایا: تم نزدیک آ جاؤ اور اس کو کھا لو میں نے رسول کریم ﷺ کو اس (مرغی) کو کھاتے ہوئے دیکھا ہے اور میں نے حکم کیا اس کو کہ وہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔

۴۳۵۴: حضرت زہد بن علیؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت ابو موسیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ اس دوران ان کا کھانا آ گیا اس کھانے میں مرغی کا گوشت تھا تو ایک آدمی قبیلہ بنی تمیم کا جو کہ لال رنگ کا جیسے کہ وہ غلام ہو (یعنی دوسرے کسی ملک کا باشندہ تھا جیسے کہ ترکی اور ایران کے باشندے ہوتے ہیں) وہ نزدیک نہیں آیا حضرت ابو موسیٰؓ نے اس شخص سے کہا کہ تو نزدیک آ جا۔ کیونکہ میں نے رسول کریم ﷺ کو یہ (یعنی مرغی) کھاتے ہوئے دیکھا ہے اور آپ نے حکم فرمایا کہ وہ اپنی قسم کا کفارہ دے۔

۴۳۵۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ زَهْدِ بْنِ أَبِي مُوسَىٰ أَبِي بَدَجَاجَةَ لَمَسَحِي رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ لَقَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُهَا تَأْكُلُ شَيْئًا لِّدِرْتُهُ فَخَلَفْتُ أَنْ لَا أَكُلَهُ فَقَالَ أَبُو مُوسَىٰ أَدْنُ فَكُلْ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ وَأَمْرُهُ أَنْ يُكْفِرَ عَنْ يَمِينِهِ۔

۴۳۵۴: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ الْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ زَهْدِ بْنِ الْجَرْمِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَىٰ لَقِينَمَ طَعَامُهُ وَقَلِينَمَ فِيهِ طَعَامِهِ لَحْمٌ دَجَاجٍ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ اللَّهُ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ مَوْلَىٰ فَلَمَّ يَدُنْ لَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَىٰ أَدْنُ فَإِنِّي لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهُ۔

مرغی کا شرعی حکم:

مرغی اگر چہ ناپاکی بھی کھاتی ہے لیکن وہ دوسری پاک اشیاء بھی کھاتی ہے تو اس کا گوشت درست اور جائز ہے لیکن جو مرغی صرف ناپاکی ہی کھائے تو اس کے بارے میں اختلاف ہے۔ کتب فقہ میں اس کی تفصیل ہے: فیہ جواز اکل الدجاجة الانسیة و وحشية وهو بالاتفاق الا عن بعض علی سبیل الوریع الا ان بعضهم استثنی الحلاله وهو ما یاکل الا قدراً الخ زہر الرئی علی سنن نسائی ص: ۱۹۹ ج ۲۔

۴۳۵۵: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ خیبر والے دن ہر ایک بچے والے درندے کی ممانعت فرمائی یعنی جو جانور بچہ سے شکار کرے۔

۴۳۵۵: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ يَشْرِهُوَ ابْنِ الْمُفْضَلِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعِيذٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ كُلِّ ذِي مِغْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ وَعَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السَّبَاعِ۔

۱۹۹۶: اِبَاحَةُ الْكَلِّ

الْعَصَافِيرُ

۳۳۵۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْمُقْرِي قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ عَمْرِو عَنْ صُهَيْبِ مَوْلَى ابْنِ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ إِنْسَانٍ قَتَلَ عُصْفُورًا لَمَّا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا إِلَّا سَأَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهَا قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا حَقُّهَا قَالَ يَذْبَحُهَا فَيَأْكُلُهَا وَلَا يَقْطَعُ رَأْسَهَا بِرُمِي بِهَا۔

باب: چڑھیوں کے گوشت کھانے کی اجازت سے متعلق

حدیث

۳۳۵۶: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک چڑھی یا اس سے بڑا جانور ناحق مارے تو قیامت کے دن اللہ عزوجل اس سے باز پرس کرے گا کہ تُو نے کس وجہ سے اس کو ناحق جان سے مارا؟ اس پر لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کا حق یہ ہے کہ اس کو اللہ کے نام پر ذبح کرے اور اس کو کھائے اور اس کا سر کاٹ کر نہ پھینکے (یعنی بلا وجہ مار کر پھینک چھوڑ دینا قطعاً جائز نہیں)۔

۱۹۹۷: بَابُ مَيْتَةِ الْبَحْرِ

۳۳۵۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ حَفْصَانَ ابْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنِ الْمُغْبِرَةِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَا فِي الْبَحْرِ هُوَ الطَّهُورُ مَا وَهُ الْحَلَالُ مَيْتَةً۔

باب: دریائی مرے ہوئے جانور

۳۳۵۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سمندر کا پانی پاک ہے اور اس کا مردہ حلال ہے۔

۳۳۵۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَعَثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ ثَلَاثِينَ نَحْمِلُ زَادَنَا عَلَى رِقَابِنَا لَقِنِي زَادَنَا حَتَّى كَانُ يَكُونُ لِلرَّجُلِ مِنَّا كُلُّ يَوْمٍ تَمْرَةً لَقِيلَ لَهُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ وَابْنَ نَعْمِ التَّمْرَةَ مِنَ الرَّجُلِ قَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا لَقْدَمَا جِئْنَا لَقَدْنَا مَا قَاتَيْنَا الْبَحْرَ فَإِذَا بِحَوْبٍ لَقَدْفَةَ الْبَحْرِ فَاتَّكَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا۔

۳۳۵۸: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم تین سو افراد کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کرنے کے لئے روانہ فرمایا اور ہمارا سامان سفر ہماری گردنوں پر تھا (یعنی سفر میں کھانے پینے وغیرہ کھانے کا سامان ناکافی تھا) پھر وہ بھی ختم ہو گیا۔ یہاں تک کہ ہم میں سے ہر ایک شخص کو روزانہ ایک کھجور ملتی۔ لوگوں نے عرض کیا: اے عبداللہ رضی اللہ عنہما! ایک کھجور میں انسان کا کیا ہوتا ہوگا؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جس وقت وہ بھی نہیں ملی تو ہم کو معلوم ہوا کہ ایک کھجور سے (بھی) کس قدر طاقت رہتی تھی۔ پھر ہم لوگ سمندر کے پاس آئے تو وہاں پر ایک مچھلی پائی جس کو کہ دریا نے پھینک دیا تھا اس میں سے ہم لوگ اٹھارہ دن تک کھاتے رہے۔

۳۳۵۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ

۳۳۵۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ تین سو سواروں کو

رسول کریم ﷺ نے روانہ فرمایا اور حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہما کو امیر قافلہ بنا کر قریش کے قبیلے کے لوٹنے کو (اس جگہ لفظ خطب سے معنی درخت کے پتے چبانے کے ہیں) تو ہم لوگ سمندر کے کنارے پر پڑے رہے قافلہ کے انتظار میں۔ اسی بھوک لگی کہ آخر کار ہم لوگ بھوک کی شدت کی وجہ سے پتے چبانے لگے۔ پھر سمندر نے ایک جانور پھینکا جسے منبر کہتے ہیں۔ اس کو ہم نے آدھے مہینہ تک کھایا اور اس کی چربی تیل کے بجائے استعمال کرنے لگے یہاں تک کہ ہم لوگوں کے جسم پھر موٹے تازے اور فرپ ہو گئے (جو کہ بھوک کی وجہ سے کمزور ہو گئے تھے) حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہما نے اس کی ایک پسلی لے لی اور سب سے سب اونٹ لیا اور سب سے پہلے شخص کو اس پر سوار کیا وہ اس کے نیچے سے نکل گیا پھر لوگوں کو بھوک لگی تو ایک آدمی نے تین اونٹ کاٹ ڈالے پھر بھوک ہوئی تو تین دوسرے ذبح کیے پھر بھوک لگی تو تین اور ذبح کیے۔ اس کے بعد حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہما نے اس خیال سے منع فرمایا کہ زیادہ جانور ذبح کرنے کی وجہ سے سواری کے جانور نہیں رہیں گے۔ حضرت سفیان نے فرمایا کہ جو کہ اس حدیث شریف کے روایت کرنے والے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ہم نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا تم لوگوں کے پاس اس کا گوشت باقی ہے؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے اس کی آنکھوں سے چربی کا ایک ڈھیر نکالا اور اس کی آنکھوں کے حلقوں میں چار آدمی اتر گئے۔ ابو عبیدہ کے پاس اس وقت کھجور کا ایک تھیلا تھا وہ ہم کو ایک مٹھی دیتے تھے پھر ایک ایک کھجور دینے لگ گئے ہم کو جس وقت وہ بھی نہیں ملی تو ہم کو معلوم ہوا کہ اس کا نہ ملنا کیونکہ ایک ہی کھجور اگر کم از کم روزانہ ملتی رہتی تو کچھ تسلی ہوتی۔

۳۳۶۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہم لوگوں کو حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک (چھوٹے) لشکر میں بھیجا ہم لوگوں کی سفر کی تمام خوراک وغیرہ ختم ہو گئی تو ہم کو ایک مچھلی ملی جس کو کہ دریائے کنارے پر ڈال دیا تھا۔ ہم نے ارادہ کیا اس میں سے

عَمْرُو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثِمَانَةَ رَاكِبٍ أَمِيرَنَا أَبُو عَبِيدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ نَزَّ صُدَّ عَيْرٌ قَرِيشٍ فَأَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ فَأَصَابَنَا جُوعٌ شَدِيدٌ حَتَّى أَكَلْنَا الْخُبْطَ قَالَ فَالْتَقَى الْبَحْرُ دَابَّةً يُقَالُ لَهَا الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ وَأَذْهَنًا مِنْ وَدَكِهِ فَثَابَتْ أَجْسَامُنَا وَأَخَذَ أَبُو عَبِيدَةَ صِلْعًا مِنْ أَصْلَاعِهِ فَنَظَرَ إِلَى أَطْوَلِ جَمَلٍ وَأَطْوَلِ رَجُلٍ فِي الْجَيْشِ لَمَرٌ تَحْتَهُ ثُمَّ جَاعُوا فَتَحَرَ رَجُلٌ ثَلَاثَ جَزَائِرٍ ثُمَّ جَاعُوا فَتَحَرَ رَجُلٌ ثَلَاثَ جَزَائِرٍ ثُمَّ جَاعُوا فَتَحَرَ رَجُلٌ ثَلَاثَ جَزَائِرٍ ثُمَّ نَهَاهُ أَبُو عَبِيدَةَ قَالَ سَفِيَانُ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ فَسَأَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ قَالَ فَأَخْرَجْنَا مِنْ عَيْنَيْهِ كَذَا وَكَذَا أَقْلَةً مِنْ وَدَكٍ وَنَزَلَ فِي حِجَابٍ عَلَيْهِ أَرْبَعَةُ نَقَرٍ وَكَانَ مَعَ أَبِي عَبِيدَةَ جَرَّابٌ فِيهِ تَمْرٌ فَكَانَ يُعْطِينَا الْقُبْصَةَ ثُمَّ صَارَ إِلَى التَّمْرَةِ فَلَمَّا لَقِدْنَا نَاهَا وَجَدْنَا لَقْدَهَا۔

۳۳۶۰: أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنَا النَّبِيُّ ﷺ مَعَ أَبِي عَبِيدَةَ فِي سَرِيَّةٍ فَتَمِدَّ زَادُنَا فَمَرَرْنَا بِبَحْرٍ قَدْ قَدَفَ بِهِ الْبَحْرُ فَأَرَدْنَا أَنْ نَأْكُلَ مِنْهُ

کچھ کھانے کا۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے منع فرمایا پھر کہا ہم لوگ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہوئے ہیں اور اس کے راستہ میں نکلے ہیں تم لوگ کھاؤ تو کتنے روز تک اس میں کھاتے رہے جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا: اگر تم اس میں سے کچھ باقی ہو تو وہ تم ہمارے پاس بھیج دو۔

۳۳۶۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بھیجا اور ہم لوگ تین سو دس اور چند لوگ تھے (یعنی ہماری تعداد تین سو دس سے زائد تھی) اور ہمارے ہاتھ کھجور کا ایک تھیلا کر دیا (اس لیے کہ جدی بنی واپسی کی امید تھی) حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس میں سے ایک منھی ہم کو دے دی جس وقت وہ پوری ہونے لگیں تو ایک ایک کھجور تقسیم فرمائی ہم لوگ اس کو اس طریقہ سے چوس رہے تھے کہ جیسے کوئی لڑکا چوسا کرتا ہے اور ہم لوگ اوپر سے پانی پی لیتے تھے جس وقت وہ بھی نہ لی تو ہم کو اس قدر معلوم ہوئی آخر کار یہاں تک نوبت آگئی کہ ہم لوگ اپنی کمانوں سے درخت کے پتے جھاڑ رہے تھے پھر ان کو پھاٹک کر ہم لوگ اس کے اوپر پانی پی لیتے۔ اسی وجہ سے لشکر کا نام ہمیش خبذ (یعنی پتوں کا لشکر) ہو گیا جس وقت ہم لوگ سمندر کے کنارہ پر پہنچے تو وہاں پر ایک جانور پایا۔ جو کہ ایک نیلہ کی طرح سے تھا جس کو کہ منبر کہتے ہیں حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ مردار ہے اس کو نہ کھاؤ پھر کہنے لگے کہ یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا لشکر ہے اور راہ خدا میں نکلا ہے اور ہم لوگ بھوک کی وجہ سے بے چین ہیں (کیونکہ سخت اضطرابی حالت میں تو مردار بھی حلال اور جائز ہے) اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کھاؤ (ایسے وقت میں تو مردار بھی حلال ہے) اس کے بعد ہم نے اس میں سے کھایا اور کچھ گوشت اس کا پکانے کے بعد خشک کیا (تاکہ راستہ میں وہ کھا سکیں) اور اس کی آنکھوں کے حلقہ میں تیرہ آدمی آگئے یعنی داخل ہو گئے ہم لوگ جس وقت نبی کی خدمت میں واپس حاضر ہوئے تو آپ نے دریافت کیا: تم نے کس وجہ سے تاخیر کی؟ ہم نے عرض کیا: قریش کے

فَتَهَانَا أَبُو عَبِيدَةَ ثُمَّ قَالَ نَحْنُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِي سَبِيلِ اللَّهِ كُلُّوْا فَاكَلْنَا مِنْهُ أَيَّامًا فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ إِنْ كَانَ بَقِيَ مَعَكُمْ شَيْءٌ فَابْتَعُوا بِهِ الْبَنَاءَ.

۳۳۶۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ مُقَدِّمِ الْمُقَدِّمِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعَ أَبِي عَبِيدَةَ وَنَحْنُ لِلثِّمَامِيَّةِ وَبِضْعَةَ عَشَرَ وَرَوَدْنَا جَرَابًا مِنْ تَمْرِ فَأَعْطَانَا قَبْضَةً قَبْضَةً فَلَمَّا أَنْ جُرْنَا أَغْطَانَا تَمْرَةً تَمْرَةً حَتَّى إِنْ كُنَّا لَنَنْصِفُهَا كُنَّا بِمَعْصُ السَّبِيءِ وَنَشْرَبُ عَلَيْهَا الْمَاءَ فَلَمَّا لَقَدْنَاهَا وَجَدْنَا لَقَدَهَا حَتَّى إِنْ كُنَّا لَنَخْبِطُ الْخَبْطَ بِقَبْسِنَا وَنَسْفُهُ ثُمَّ نَشْرَبُ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ حَتَّى سَمِينَا جَيْشَ الْغَبِطِ ثُمَّ أَجْرْنَا السَّاحِلَ لِإِذَا ذَابَتْ مِثْلُ الْكَيْبِ يُقَالُ لَهُ الْغَبْرُ فَقَالَ أَبُو عَبِيدَةَ مِثْنَةٌ لَا تَأْكُلُوهُ ثُمَّ قَالَ جَيْشُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنَحْنُ مُضْطَرُونَ كُلُّوْا بِاسْمِ اللَّهِ فَاكَلْنَا مِنْهُ وَجَعَلْنَا مِنْهُ وَهَيْقَةً وَلَقَدْ جَلَسَ لِي مَوْضِعَ عَلَيْهِ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا لَنْ لَأَخَذَ أَبُو عَبِيدَةَ ضِلْعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ لَرَحَلَ بِهِ أَجْسَمَ بَعِيرٍ مِنْ أَبَا عَيْرِ الْقَوْمِ فَأَجَارَ نَحْنَهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَبَسَكُمْ فَلْنَا كُنَّا نَتَّبِعُ عَيْرَاتِ قُرَيْشٍ وَذَكَّرْنَا لَهُ مِنْ أَمْرِ الذَّابِيَةِ فَقَالَ ذَلِكَ رِزْقِي

رَزَقَكُمُوهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَمَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ قَالَ قُلْنَا نَعَمْ۔

قالوں کو تلاش کرتے تھے اور ہم نے آپ سے اس جانور کا تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا: وہ اللہ عزوجل کا رزق تھا جو کہ اس نے تم کو عطا فرمایا۔ کیا تم لوگوں کے پاس کچھ باقی ہے؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں۔

۱۹۹۸: الضِّقْدَعُ

باب: مینڈک سے متعلق احادیث

۴۳۶۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَدَيْنِكَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذُنُبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ أَنَّ طَبِيبًا ذَكَرَ ضِفْدَعًا لِي دَوَّاعٍ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَتْلِهِ۔

۴۳۶۲: حضرت عبدالرحمن بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک حکیم (یعنی دوا و علاج کرنے والے) نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مینڈک کو دوا میں استعمال کرنے سے متعلق دریافت کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مارنے سے منع فرمایا۔

مینڈک مارنا:

شریعت میں مینڈک مارنا ناجائز ہے۔ ایک دوسری حدیث میں بھی مینڈک مارنے سے منع فرمایا گیا ہے اور فرمایا گیا کہ اس کا آواز نکالنا یعنی مینڈک کا ٹر ٹر کرنا دراصل اللہ عزوجل کی تسبیح کرنا ہے اس لیے اس کا مارنا ناجائز ہوا۔ ہاں اپری میڈیکل وغیرہ کے سٹوڈنٹ اس کو بیہوش کر کے اس پر جو تجربات کر کے ابتدائی طور پر سیکھنے کا عمل شروع کرتے ہیں اس کی اجازت ہے۔ (جامی)

۱۹۹۹: الْجَرَادُ

باب: مڈی سے متعلق حدیث شریف

۴۳۶۳: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ وَهُوَ ابْنُ سَهْبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي يَحْيَى مَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى قَالَ لَمَّا عَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَبَعَ عَزَوَاتٍ فَكُنَّا نَأْكُلُ الْجَرَادَ۔

۴۳۶۳: حضرت ابو یحییٰ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ بن سعید سے مڈی کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے ساتھ چھ عزوات میں شریک تھے اور ہم ان عزوات (اور جہاد) میں مڈیاں کھاتے تھے۔

۴۳۶۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ وَهُوَ ابْنُ عِيْنَةَ عَنْ أَبِي يَحْيَى مَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى عَنْ قَتْلِ الْجَرَادِ فَقَالَ عَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سِتًّا عَزَوَاتٍ نَأْكُلُ الْجَرَادَ۔

۴۳۶۴: حضرت ابو یحییٰ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ بن سعید سے مڈی کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے ساتھ چھ عزوات میں شریک تھے اور ہم ان عزوات (اور جہاد) میں مڈیاں کھاتے تھے۔

۲۰۰۰: قَتْلُ النَّمْلِ

باب: چیونٹی مارنے سے متعلق حدیث

۴۳۶۵: أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ يَزِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ

۴۳۶۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ

نے ارشاد فرمایا: ایک چیونٹی نے ایک مرتبہ ایک پیغمبر کے کاٹ لیا تو انہوں نے حکم فرمایا کہ ان چیونٹیوں کے تمام بل (یعنی ان کے رہنے کی تمام جگہیں اور سوراخ) جلا دیئے جائیں تو اللہ عزوجل نے ان کی جانب وحی بھیجی کہ تمہارے ایک چیونٹی نے کاٹا اور تم نے ایک امت کو قتل کر دیا جو کہ پاکی بیان کرتی تھی اپنے پروردگار کی۔

۴۳۶۶: حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک ظہیر درخت کے نیچے اترے ان کے ایک چیونٹی نے کاٹ لیا انہوں نے حکم فرمایا تو چیونٹیوں کا بل جلا دیا گیا۔ جب اللہ عزوجل نے ان کو وحی بھیجی کہ تم نے اس چیونٹی کو کس وجہ سے نہیں جلا یا کہ جس نے تمہارے کاٹا تھا۔

۴۳۶۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً اس مضمون کی روایت مذکور ہے۔

قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ أَنَّ نَمْلَةَ قَرَصَتْ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَرِيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ إِلَيْهِ أَنْ قَدْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَهْلَكَتْ أُمَّةً مِّنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ.

۴۳۶۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا النَّضْرُ وَهُوَ ابْنُ شَمِيلٍ قَالَ أَنْبَأَنَا أَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ نَزَلَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَحَتَ شَجَرَةً فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَأَمَرَ بِسِتْبِئِهِمْ فَحُرِّقَ عَلَى مَا فِيهَا فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ فَهَلَا نَمْلَةٌ وَاحِدَةٌ وَقَالَ الْأَشْعَثُ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ وَزَادَ فَإِنَّهُمْ يُسَبِّحُونَ.

۴۳۶۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ.

۴۳

کتاب الضحایا

قربانی سے متعلق احادیث مبارکہ

۴۳۶۸: حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص عید الاضحیٰ کا چاند (یعنی ذی الحجہ کے مہینہ کا چاند) دیکھے پھر وہ قربانی کرنا چاہے تو اپنے بال اور ناخن نہ لے (یعنی نہ کاٹے) جس وقت تک کہ قربانی کرے۔

۴۳۶۹: حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص قربانی کرنا چاہے وہ اپنے ناخن نہ کترائے اور بال نہ منڈائے ماہ ذی الحجہ کی ۱۰ ویں تاریخ تک (یعنی دسویں ذی الحجہ کو قربانی کے بعد حجامت ہوائے)۔

۴۳۷۰: حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ جو شخص قربانی کرنا چاہے پھر ذی الحجہ کے روز آجائیں تو بال اور ناخن نہ لے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ اور خواتین سے الگ رہے اور خوشبو نہ لگائے۔

۴۳۷۱: حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

۴۳۶۸: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَلَمٍ بِالْبَيْحِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ وَهُوَ ابْنُ سَمْعَلٍ قَالَ أَبَانَا شُعْبَةُ عَنْ مَالِكِ ابْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ رَأَى هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ فَأَرَادَ أَنْ يَصْفِيَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ حَتَّى يَصْفِيَهُ۔

۴۳۶۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ أَبَانَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا عَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَصْفِيَهُ فَلَا يَقْلِمُ مِنْ أَظْفَارِهِ وَلَا يَحْلِقُ شَيْئًا مِنْ شَعْرِهِ فِي عَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ۔

۴۳۷۰: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَبَانَا شَرِيكٌ عَنْ عُثْمَانَ الْأَحْلَافِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَصْفِيَهُ فَدَخَلَتْ أَيَّامُ الْعَشْرِ فَلَا يَأْخُذْ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا أَظْفَارِهِ لَذَكَرْتُهُ لِيَعْكِرَمَةَ فَقَالَ الْآ يَغْتَرِلُ النِّسَاءَ وَالطَّيِّبَ۔

۴۳۷۱: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

ارشاد فرمایا: جس وقت ذی الحجہ کا پہلا عشرہ شروع ہو جائے (یعنی جب ماہ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ ہو جائے) تو پھر تمہارے میں سے کسی کا ارادہ قربانی کرنے کا ہو جائے تو اپنے بالوں اور ناخنوں کو نہ چھوئے (یعنی نہ کتروائے)۔

قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا دَخَلْتَ الْعَشْرَ فَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُصْحِيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ بَشِيرِهِ شَيْئًا۔

باب: جس شخص میں قربانی کرنے کی طاقت نہ ہو؟

۲۰۰۲: بَابُ مَنْ لَمْ يَجِدِ الْأُضْحِيَّةَ

۳۳۷۲: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عامر بنی سبغہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے ارشاد فرمایا: مجھ کو ماہ ذی الحجہ دس تاریخ میں بقرعید کرنے کا حکم ہوا ہے اللہ عزوجل نے اس روز کو اس امت کے لئے عید بنا دیا۔ اس نے عرض کیا: اگر میرے پاس کچھ بھی موجود نہ ہو (یعنی قربانی کے مطابق نصاب موجود نہ ہو) لیکن ایک ہی بکری یا اونٹنی کیا میں اس کو قربانی کروں؟ آپ نے فرمایا: نہیں (اس لیے کہ ایک ہی جانور موجود ہے کہ جس کی قربانی کرنے سے دشواری ہوگی) لیکن تم اپنے ہال اور ناخن کتروالو اور مونچھ کے بال مونڈ لو بس یہی تمہاری قربانی ہے اللہ عزوجل کے نزدیک۔

۳۳۷۲: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ وَ ذَكَرَ آخَرِينَ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبَّاسِ الْقَتَنِابِيِّ عَنْ عِيْسَى بْنِ هِلَالِ الصَّدْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْقَاصِمِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِيُوجَلَّ أُمَّرْتُ يَوْمَ الْأُضْحَى عَيْدًا جَعَلَهُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ لَقَالَ الرَّجُلُ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَجِدِ الْأَمِينَةَ أَنْفِي أَفَأُصْحِي بِهَا قَالَ لَا وَلَكِنْ تَأْخُذُ مِنْ شَعْرِكَ وَ تَقْلِمُ أَظْفَارِكَ وَ تَقْصُ شَارِبَتَكَ وَ تَحْلِقُ عَاتِكَ فَذَلِكَ تَمَامُ أُضْحِيَّتِكَ فَيَدَّ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ۔

عید الاضحیٰ کی بابت کچھ احکام:

مطلب یہ ہے کہ کیم ذی الحجہ سے لے کر دس ذی الحجہ تک حجامت نہ بنوائے تاکہ حجام کرام سے مشابہت ہو جائے واضح رہے کہ یہ ممانعت تزکیہ کی ہے یعنی ایسا کرنا مستحب ہے۔ ممانعت تحریمی مراد نہیں ہے: قوله فلا يُوخَذُ مِنْ شَعْرِهِ وَالْخِ جَمَلُهُ الْجَمْهُورُ عَلَى التَّنْزِيهِهِ قِيلَ التَّنْشِيْبُهُ مَالِ الْمَحْرَمِ الْخِ زَهْرُ الرَّبِّيِّ مِ: ۲۱ حاشیہ نسائی شریف۔
واضح رہے کہ بکرا، بکری، گائے، بیل، بھینس وغیرہ کو ذبح کیا جائے اور اونٹ کو نحر کیا جائے یعنی اونٹ ذبح کرنے سے لیے اس کے حلقوں میں نیزہ مارا جائے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی عمل مبارک تھا۔

باب: امام کا عید گاہ میں قربانی کرنے کا بیان

۲۰۰۳: بَابُ ذِيهِ الْإِمَامِ أُضْحِيَّتُهُ بِالْمُصَلِّي

۳۳۷۳: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ میں قربانی ذبح کیا کرتے تھے۔

۳۳۷۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكِيمِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَرْظِدٍ عَنْ نَافِعِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَذْبَحُ أَوْ

يَسْحَرُ بِالْمُصَلِّيِّ-

۳۳۷۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم نے مدینہ منورہ میں نحر کیا اور جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نحر نہیں کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ میں ذبح فرماتے تھے۔

۳۳۷۴: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ النَّفِيلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَيْسَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ ابْنُ قُضَّالَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَحَرَ يَوْمَ الْأَضْحَى بِالْمَدِينَةِ قَالَ وَقَدْ كَانَ إِذَا لَمْ يَسْحَرَ يَذْبَحُ بِالْمُصَلِّيِّ-

باب: لوگوں کا عید گاہ میں قربانی کرنا

۳۳۷۵: حضرت جناب جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بقر عید میں تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز عید پڑھائی جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے تو آپ نے بکریوں کو دیکھا وہ بکریاں ذبح ہو چکی تھیں۔ آپ نے فرمایا: جس کسی نے نماز سے قبل ذبح کیا وہ دوسری بکری ذبح کرے اور جس شخص نے ذبح نہیں کیا تو وہ اللہ کا نام لے کر ذبح (قربانی) کرے۔

۳۰۰۴: بَابُ ذَبْحِ النَّاسِ بِالْمُصَلِّيِّ
۳۳۷۵: أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الشَّرِيحِيِّ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبِ ابْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ شَهِدْتُ أَصْحَى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِقَوْلِي بِالنَّاسِ فَلَمَّا لَضَى الصَّلَاةَ رَأَى غَنَمًا قَدْ ذُبِحَتْ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَذْبَحْ شَاةً مِمَّا نَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ عَلَيَّ اسْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ-

نماز عید الاضحیٰ سے متعلق:

شرعی طور پر شہر یا گاؤں جہاں بھی نماز عید الاضحیٰ درست ہے ان علاقوں کے لئے یہی حکم ہے کہ وہاں کے لوگ نماز عید الاضحیٰ ادا کرنے کے بعد قربانی کریں اگر شہر یا گاؤں میں نماز عید الاضحیٰ ادا کر لی گئی ہو تو دوسرے شخص کے لئے قربانی کرنا جائز ہے اور وہ مقام کہ جہاں نماز عید درست نہیں یعنی اگر چھوٹا سا گاؤں اور وہیں علاقہ ہو تو وہاں کے رہنے والے نماز عید سے قبل بھی قربانی کر سکتے ہیں اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

۳۰۰۵: بَابُ مَا نَهِيَ عَنْهُ مِنَ الْأَضْحَى

الْعَوْرَاءِ

باب: جن جانوروں کی قربانی ممنوع ہے جیسے کہ کائے

جانور کی قربانی

۳۳۷۶: حضرت ابوصحاح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس کہ نہ مسجد بن فیروز تھا اور وہ بنی شیبان کا مولیٰ (غلام) تھا کہ میں نے حضرت جابر بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم مجھ سے ان قربانیوں کا حال بیان کرو کہ جن سے منع کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو انہوں نے فرمایا آپ سے منع

۳۳۷۶: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى بَنِي آسَدٍ عَنْ أَبِي الصَّخَّاءِ عُبَيْدِ بْنِ قَيْسٍ مَوْلَى بَنِي شَيْبَانَ قَالَ قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا نَهَى عَنْهُ

ہوئے (اور اس طرح سے اشارہ فرمایا حضرت براءؓ نے اشارہ کر کے بتلایا اور کہا کہ میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ سے چھونا ہے) آپ نے فرمایا: چار قسم کے جانور قربانی کے لیے درست نہیں ہیں ایک تو کانا جانور کہ جس کا کانا پن صاف معلوم ہو اور دوسرا بیمار کہ جس کی بیماری صاف اور خوب روشن ہو۔ تیسرا لنگڑا کہ جس کا لنگڑا پن نمایاں ہو چکا ہو چوتھے دبلا اور کمزور کہ جس کی ہڈیوں میں گودانہ رہا ہو میں نے کہا کہ مجھ کو تو وہ جانور بھی برا معلوم ہوتا ہے (قربانی کے واسطے) کہ جس کے سینک ٹوٹ چکے ہوں یا جس قربانی کے جانور کے دانت ٹوٹ چکے ہوں آپ نے فرمایا: جو جانور تم کو برا معلوم ہو تم اس کو چھوڑ دو اور جو پسند ہو تم اس کی قربانی کرو لیکن دوسرے کو منع نہ کرو۔

باب: لنگڑے جانور سے متعلق

۳۳۷۷: حضرت عبد بن فیروز کہتے ہیں میں نے براء بن عازبؓ سے کہا کہ تم مجھ سے ان قربانیوں کا حال بیان کرو کہ جن سے منع یہ رسول کریم ﷺ نے تو انہوں نے فرمایا: آپ کھڑے ہوتے (اور اس طرح سے اشارہ فرمایا حضرت براءؓ نے اشارہ کرنے سے) یا اور کہا کہ میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ سے چھونا ہے) آپ نے فرمایا: چار قسم کے جانور قربانی کے لیے درست نہیں ہیں ایک تو کانا جانور کہ جس کا کانا پن صاف معلوم ہو اور دوسرا بیمار کہ جس کی بیماری صاف اور خوب روشن ہو۔ تیسرا لنگڑا کہ جس کا لنگڑا پن نمایاں ہو چکا ہو چوتھے دبلا اور کمزور کہ جس کی ہڈیوں میں گودانہ رہا ہو میں نے کہا کہ مجھ کو تو وہ جانور بھی برا معلوم ہوتا ہے (قربانی کے واسطے) کہ جس کے سینک ٹوٹ چکے ہوں یا جس قربانی کے جانور کے دانت ٹوٹ چکے ہوں آپ نے فرمایا: جو جانور تم کو برا معلوم ہو تم اس کو چھوڑ دو اور جو پسند ہو تم اس کی قربانی کرو لیکن دوسرے کو منع نہ کرو۔

باب: قربانی کے لیے دہلی گائے وغیرہ

۳۳۷۸: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَضَاحِيِّ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدِي أَقْصَرَ مِنْ يَدِهِ فَقَالَ أَرْبَعٌ لَا يَحْزَنُ الْقَوْرَاءُ الْبَيْنُ عَوْرُهَا وَالْمَرِيضَةُ الْبَيْنُ مَرَضُهَا وَالْعُرْجَاءُ الْبَيْنُ ظَلْعُهَا وَالْكَسِيرَةُ الَّتِي لَا تَنْقِي قُلْتُ يَا أُمَّةَ أَنْ يَكُونَ فِي الْقَرْنِ نَقْصٌ وَأَنْ يَكُونَ فِي السِّنِّ نَقْصٌ قَالَ مَا كَرِهْتُمْ لَدَعُهُ وَلَا تُحَرِّمُهُ عَلَى أَحَدٍ۔

۲۰۰۶: بَابُ الْعُرْجَاءِ

۳۳۷۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ أَبُو دَاوُدَ وَ يَحْيَى وَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَ أَبُو الْوَلِيدِ قَالُوا أَنبَأَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ سَلِيمَانَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدُ بْنَ قُرَيْظٍ قَالَ قُلْتُ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ حَدِّثْنِي مَا كَرِهَ أَنْ يَكُونَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْأَضَاحِيِّ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ هَكَذَا يَدِي وَأَقْصَرَ مِنْ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعَةٌ لَا يَحْزَنُ فِي الْأَضَاحِيِّ الْقَوْرَاءُ الْبَيْنُ عَوْرُهَا وَالْمَرِيضَةُ الْبَيْنُ مَرَضُهَا وَالْعُرْجَاءُ الْبَيْنُ ظَلْعُهَا وَالْكَسِيرَةُ الَّتِي لَا تَنْقِي قَالَ قَاتِبِي أَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ نَقْصٌ فِي الْقَرْنِ وَالْأَذْنِ قَالَ فَمَا كَرِهْتُمْ مِنْهُ لَدَعُهُ وَلَا تُحَرِّمُهُ عَلَى أَحَدٍ۔

۲۰۰۷: بَابُ الْعَجْفَاءِ

۳۳۷۸: أَخْبَرَنَا سَلِيمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ الْخَرِثِ وَاللَيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَ

نے اپنی انگلیوں سے بتلایا اور میری انگلیاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے چھوئی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قربانی کے جانور میں چار عیب درست نہیں ہیں اس کے بعد وہ ہی چار عیب بیان فرمائے جو کہ اوپر مذکور ہیں۔

ذَكَرَ أَحَرَ وَ قَدَّمَهُ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُمْ عَنْ عَبْدِ بْنِ قَيْرُوزٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ وَأَصَابِعِي الْفَصْرُ مِنْ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُشِيرُ بِأَصْبِعِهِ يَقُولُ لَا يَحُورُ مِنَ الضَّحَايَا الْعَوْرَاءُ الْبَيْنُ عَوْرُهَا وَالْمَرْحَاءُ الْبَيْنُ عَرَجُهَا وَالْمَرْيِضَةُ الْبَيْنُ مَرَضُهَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِي لَا تُقِي.

باب: وہ جانور کہ جس کے سامنے سے کان کٹا ہوا ہو

۲۰۰۸: بَابُ الْمَقَابِلَةِ وَهِيَ مَا قُطِعَ طَرَفُ

اس کا حکم

أَذْنِهَا

۴۳۷۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھ اور کان دیکھنے کا حکم فرمایا (یعنی قربانی کے جانور میں مذکورہ اشیاء دیکھنے کا حکم فرمایا کہ یہ دونوں اعضاء بالکل درست ہیں یا نہیں؟) اور ہم کو "مقابلہ" سے منع فرمایا کہ (جس کا کان سامنے سے کٹا ہوا ہو) اور مدابره سے منع کیا اور ترہاء سے منع فرمایا اور خرقاء سے منع فرمایا۔

۴۳۷۹: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِدْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأَذْنَ وَأَنْ لَا نَصْحِي بِمُقَابِلَةٍ وَلَا مُدَابِرَةٍ وَلَا تَرَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ.

باب: مدابره (پچھے سے کان کٹا جانور)

۲۰۰۹: بَابُ الْمُدَابِرَةِ وَهِيَ مَا قُطِعَ مَنْ

سے متعلق

مُوَخَّرِ أَذْنِهَا

۴۳۸۰: حضرت علی کریم اللہ وجہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قربانی کے جانور کے آنکھ کان دیکھنے کا حکم فرمایا اور یہ کہ ہم عوراء، مقابلہ، مدابره، شرقاء اور خرقاء، جانور کی قربانی نہ کریں۔

۴۳۸۰: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ وَ كَانَ رَجُلٌ صِدْقِي عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأَذْنَ وَأَنْ لَا نَصْحِي بِعَوْرَاءَ وَلَا مُقَابِلَةٍ وَلَا مُدَابِرَةٍ وَلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ.

۲۰۱۰: بَابُ الْخُرْقَاءِ وَهِيَ الَّتِي تُخْرَقُ اذْنَهَا

۳۳۸۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُضْحِيَ بِمَقَابِلَةٍ أَوْ شُرْقَاءٍ أَوْ خُرْقَاءٍ أَوْ جَدْعَاءٍ.

باب: خرقاء (جس کے کان میں سوراخ ہو) سے متعلق

۳۳۸۱: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو منع فرمایا مقابلہ، مدابره، شرقا، اور جدعا (کہ جس جانور کے کان کٹے ہوں) اس کی قربانی کرنے سے منع فرمایا۔

۲۰۱۱: بَابُ الشَّرْقَاءِ وَهِيَ مَشْقُوقَةُ الْأَذْنِ

۳۳۸۲: أَخْبَرَنَا هُرُوثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا شُجَاعُ ابْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ ابْنُ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يُضْحِي بِمَقَابِلَةٍ وَلَا مَدَابِرَةٍ وَلَا شُرْقَاءٍ وَلَا خُرْقَاءٍ وَلَا عَوْرَاءٍ.

باب: جس جانور کے کان چپے ہوئے ہوں اس کا حکم

۳۳۸۲: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہ قربانی کی جائے مقابلہ اور مدابره اور شرقا اور خرقاء اور عوراء کی۔

۳۳۸۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَنَّ سَلَمَةَ وَهُوَ ابْنُ كَهْلِبٍ أَخْبَرَهُ قَالَ سَمِعْتُ حُجَّةَ بْنَ عَدِيٍّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأَذْنَ.

۳۳۸۳: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قربانی کے جانور کے آنکھوں کا اچھی طرح دیکھنے کا حکم فرمایا۔

خلاصۃ الابواب ☆ قربانی ایسے جانور کی درست ہے کہ جس میں کسی قسم کا کوئی عیب نہ ہو اور زشتہ حدیث میں مذکور تہمہ ((وَأَنْ لَا تُضْحِيَ)) کا مطلب ہے اس جانور کی قربانی سے منع فرمایا کہ جس کا کان سامنے سے اٹھا ہوا ہو اور مدابره وہ جانور ہے کہ جس کا کان پیچھے سے کٹا ہوا ہو اور "بتراء" وہ جانور ہے کہ جس کی دم کٹی ہوئی ہو اور خرقاء وہ جانور ہے کہ جس کے کان میں گول سوراخ ہو۔

حاصل کلام یہ ہے کہ اگر کسی قسم کا کوئی عیب جانور میں ہو تو اس کی قربانی درست نہیں ہے۔

باب: قربانی میں عضاء (یعنی سینگ ٹوٹی ہوئی)

سے متعلق

۲۰۱۲: بَابُ

الْعُضْبَاءِ

۳۳۸۴: حضرت جری بن کلیب سے روایت ہے کہ میں نے حضرت

۳۳۸۴: أَخْبَرَنَا حَمِيدُ بْنُ مُسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ وَهُوَ

علیؑ سے سنا فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جانور کی قربانی سے منع فرمایا کہ جس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو پھر میں نے حضرت سعید بن مسیبؓ سے بیان کیا تو انہوں نے کہا جی ہاں۔ جس وقت ادھایا آدھے سے زیادہ سینگ ٹوٹ گیا ہو تو درست نہیں ہے (لیکن اگر آدھایا آدھے سے کم سینگ ٹوٹا ہو تو قربانی درست ہے)۔

باب: قربانی میں قومہ مسنہ اور جذعہ سے متعلق

۴۳۸۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ قربانی نہ کرو مگر مسنہ کی لیکن جس وقت تم پر مسنہ کی قربانی کرنا مشکل ہو جائے تو تم بھیڑ میں سے جذعہ کرو۔

۴۳۸۶: حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بکریاں، حضرات صحابہ کرام کو تقسیم کرنے کے لئے دیں پھر ایک بکری بیچ گئی ایک سال کی تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا تم اس کی قربانی کر لو۔

۴۳۸۷: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام جنہم کو قربانیاں تقسیم فرمائیں میرے حصہ میں ایک جذعہ آیا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! میرے حصہ میں تو ایک جذعہ آیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کی قربانی کرو۔

۴۳۸۸: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو قربانی تقسیم فرمائیں میرے حصہ میں ایک جذعہ آیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے حصہ میں ایک جذعہ آیا ہے آپ نے فرمایا کہ تم اسی کی قربانی کر

ابن حَبِيبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جُرَيْبِ بْنِ كَثِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبِيًّا يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ أَنْ يُصَحَّى بِأَعْضَابِ الْقَرْنِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ نَعَمْ إِلَّا عَضَبَ النَّصْفِ وَالْأَكْبَرَ مِنْ ذَلِكَ۔

۲۰۱۳: بَابُ الْمُسِنَّةِ وَالْجَذَعَةِ

۴۳۸۵: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ وَهُوَ ابْنُ أَعْيَنَ وَأَبُو جَعْفَرٍ يَعْنِي النَّفِيلِيَّ قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَذْبَحُوا إِلَّا الْمُسِنَّةَ إِلَّا أَنْ يَعْسَرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّأْنِ۔

۴۳۸۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَفْتَسِمُهَا عَلَى صَحَابِهِ لَيْسَ عَنُودٌ فَذَكَرَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ضَحَّ بِهَا أَنْتَ۔

۴۳۸۷: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرَّسٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ وَهُوَ الْقَتَادُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي بَعْجَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَسَمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ ضَحَايَا فَصَارَتْ لِي جَذَعَةٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَارَتْ لِي جَذَعَةٌ فَقَالَ ضَحَّ بِهَا۔

۴۳۸۸: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجُهَنِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَصْحَابِهِ أَضَاحِيَّ قَاصِيَّتِي جَذَعَةٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَابَتِي

جَذَعَةٌ فَقَالَ صَحَّ بِهَا۔

لو۔

۴۳۸۹: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے قربانی کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھیڑ کے ایک جذعہ سے (اس کی تشریح گزر چکی ہے)۔

۴۳۸۹ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ مَكْحَرٍ بْنُ الْأَشَجِّ عَنْ مَعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَحَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِجَذَعٍ مِنَ الضَّانِ۔

۴۳۹۰: حضرت عاصم بن کلیب نے سنا اپنے والد سے کہ ہم لوگ سفر میں تھے کہ بقر عید کے دن آگئے تو ہمارے میں سے کوئی تو دو یا تین جذعہ دے کر ایک منہ خریدنے لگا قربانی کے لیے ایک آبی کھڑا ہوا (قبیلہ) مزینہ سے اس نے عرض کیا: ہم لوگ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں تھے تو یہی دن آگیا پھر ہمارے میں سے کوئی شخص دو یا تین جذعہ دے کر منہ لینے گیا۔ آپ نے فرمایا: جذعہ بھی اسی کام میں آسکتا ہے کہ جس کام پر مٹی (منہ) آسکتا ہے۔

۴۳۹۰ أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ الْأَضْحَى فَجَعَلَ الرَّجُلُ مِنَّا يَشْتَرِي الْمُسِنَّةَ بِالْجَذَعَتَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فَقَالَ لَنَا رَجُلٌ مِّنْ مَّزِينَةَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ هَذَا الْيَوْمَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَطْلُبُ الْمُسِنَّةَ بِالْجَذَعَتَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْجَذَعَةَ يَوْهِي مِمَّا يَوْهِي مِنْهُ الثَّنِيَّةُ۔

منہ اور جذعہ:

شریعت کی اصطلاح میں منہ وہ جانور کہلاتا ہے جو کہ قربانی کرنے کی عمر کو پہنچ گیا ہو اور اس کی عمر قربانی کی عمر سے نصاب میں یہ دن بھی کم نہ ہو اگر ایک دن بھی مقررہ عمر سے کم ہوگا تو قربانی درست نہیں ہوگی۔ واضح رہے کہ قربانی درست ہونے کے لیے اونٹ کی عمر پانچ سال ہے اور گائے، بیل، بھینس میں دو سال اور بھیڑ، بکرا، بکری کی عمر ایک سال یعنی مذکورہ بیان کردہ عمر میں پوری ہونے کے بعد مذکورہ جانور اگلے سال میں لگ گئے ہوں یعنی اونٹ پانچ سال کا مکمل ہونے کے بعد چھٹے سال میں لگ گیا ہو اور بیل، بھینس، گائے دو سال کے بعد تیسرے سال میں لگ گئے ہوں اور بھیڑ، دنبہ، چھ ماہ پورے ہو کر سات ماہ میں لگ گئے ہوں۔
والمثنى من الابل خمس سنين و طعن في السادسة و من البقر سنتان و طعن في الثالثة و من الغنم سنة و طعن في الثانية شرح الموطأ على حاشية نسائی ص: ۲۰۳ ج ۲۔

اور حدیث مذکورہ کے آخری جملے فتذبوحوا جذعة من الضان کا مطلب یہ ہے کہ جب تمہارے واسطے منہ (جس کی تشریح اوپر مذکور ہے) کی قربانی مشکل ہو جائے تو تم بھیڑ میں سے جذعہ کر لو یعنی وہ بھیڑ جو کہ ابھی ایک سال کی نہ ہوئی ہو تو اس کی قربانی کر لو لیکن بکری، بکرا ایک سال سے کم عمر ہوں تو ان کی قربانی نہ کرو۔

شریعت کی اصطلاح میں مٹی اور منہ ایک ہی ہے اور مزینہ عرب کے ایک قبیلہ کا نام ہے۔

۴۳۹۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلَيْبٍ قَالَ ۴۳۹۱: ایک آدمی سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو بقر عید سے دو روز قبل ہم لوگ دو جذعہ دے کر ایک منہ

لینے لگ گئے (قربانی کرنے کے واسطے) اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاں پر شئی کافی ہے وہاں پر جذعہ بھی کافی ہے۔

سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ قَالَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قَبْلَ الْأَضْحَى بِيَوْمَيْنِ نُعْطِي الْجَذَعَيْنِ بِالنَّبِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْجَذَعَةَ تُجْزَى مَا تُجْزَى مِنْهُ النَّبِيَّةُ۔

باب: مینڈھے سے متعلق احادیث

۲۰۱۴: بَابُ الْكَبْشِ

۴۳۹۲: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو مینڈھوں کی قربانی فرماتے تھے (یعنی ہمیشوں کے مذکر کی) اور میں بھی دو مینڈھوں کی قربانی کرتا ہوں۔

۴۳۹۲: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَضْحِي بِكَبْشَيْنِ قَالَ أَنَسٌ وَأَنَا أَضْحِي بِكَبْشَيْنِ۔

۴۳۹۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو اٹح مینڈھوں کی قربانی فرمائی اور ان کو ذبح فرمایا اپنے ہاتھ سے اور اللہ تعالیٰ کا نام لیا اور اللہ اکبر پڑھا اور آپ نے اپنا پاؤں مبارک ان کے پہلو پر رکھا۔

۴۳۹۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ قَابِطٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ۔

اٹح سے مراد:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں لفظ اٹح سے مراد کالے سفید یا کالے سرخ مینڈھے ہیں یا کالے اور سفید اور اس میں سفید

رنگ کالے رنگ سے نسبتاً زیادہ ہو۔

۴۳۹۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی فرمائی دو اٹح مینڈھوں کی اور ان کو ذبح فرمایا اپنے ہاتھ سے اور اللہ کا نام لیا اور تکبیر پڑھی اور اپنا پاؤں ان کے پہلو پر رکھا۔

۴۳۹۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَبَيْنِ ذَهَبَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمَى وَكَبَّرَ وَرَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صَفَاحِهِمَا۔

۴۳۹۵: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن ہم لوگوں کو خطبہ سنایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو مینڈھوں کی جانب جھک گئے اور آپ نے ان کو ذبح فرمایا۔ (خلاصہ)۔

۴۳۹۵: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أَضْحَى وَانْكَفَى إِلَى كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ لَذَهَبَهُمَا مُخْتَصِرًا۔

۴۳۹۶: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

۴۳۹۶: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعُودَةَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ

قربانی کے دن (یعنی یوم النحر میں) دو مینڈھوں کو ذبح فرمایا۔ پھر ایک بکریوں کے جھنڈ کی طرف تشریف لے گئے اور ان کو ہم لوگوں میں تقسیم فرمایا۔

بَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَمَّ أَنْصَرَفَ كَأَنَّهُ يُعْنِي النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ إِلَى كَبَشِينَ أَمْلَحِينَ فَذَبَحَهُمَا وَالْيَ جَذْبَعَةَ مِنَ الْغَنِيمِ لَقَسَمَهَا بَيْنَنَا۔

۴۳۹۷: حضرت ابو سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مینڈھے کی قربانی فرمائی جو کہ سینک والا تھا اور موٹا تازہ عمدہ چلتا تھا اور وہ سیاہی میں کھاتا تھا اور سیاہی میں دیکھتا تھا یعنی اس کے چاروں پاؤں اور پیٹ اور آنکھوں کے حلقے کا لے رنگ کے تھے اور باقی سفید تھے۔

۴۳۹۷: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو سَعِيدٍ وَالْأَشْجُ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِكَبَشٍ الْفَرَزَ لِحِجْلِ يَمَشِي فِي سَوَادٍ وَ يَأْكُلُ فِي سَوَادٍ يَنْظُرُ فِي سَوَادٍ۔

باب: اونٹ میں کتنے افراد کی جانب سے قربانی کافی

۲۰۱۵: بَابُ مَا تُجْزَى

ہے؟

عَنْهُ الْبَدَنَةُ فِي الضَّحَايَا

۴۳۹۸: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت تقسیم فرماتے وقت ایک اونٹ کے برابر دس بکریوں کو رکھتے تھے۔

۴۳۹۸: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجْعَلُ فِي لَسِمِ الْغَنَائِمِ عَشْرًا مِنَ الشَّاءِ يَبْعِرُ قَالَ شُعْبَةُ وَأكْبَرُ عَلَيَّ أَبِي سَمِعْتُهُ مِنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ وَحَدَّثَنِي بِهِ سُفْيَانُ عَنْهُ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

۴۳۹۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے کہ اس دوران عید الاضحیٰ کا دن آ گیا تو اونٹ میں دس آدمی شریک ہو گئے اور گائے میں سات آدمی۔

۴۳۹۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ غَزْوَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ حُسَيْنِ بْنِ يَعْنِي ابْنِ وَاقِدٍ عَنْ عَلِيَاءِ بْنِ أَحْمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ النَّحْرُ فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَعِيرِ عَنْ عَشْرَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ۔

۲۰۱۶: بَابُ مَا تُجْزَىٰ عَنْهُ الْبَقْرَةُ فِي

الصَّحَايَا

۳۳۰۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ يَحْيَىٰ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَاهِرٍ قَالَ كُنَّا نَتَمَتَّعُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لَنَذْبَحَ الْبَقْرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَنَشْتَرِكُ فِيهَا.

۲۰۱۷: بَابُ ذَبْحِ الصَّحِيحَةِ قَبْلَ الْإِمَامِ

۳۳۰۱: أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ أَنبَأَنَا أَبِي عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ح وَابْنَانَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ لَقَدْ كَرَّمْنَا أَحَدُكُمْ مَا لَمْ يَذْكُرِ الْآخَرُ قَالَ لَمَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْأَصْحَىٰ لَقِيَ مَنْ رَجَعَهُ فَبَلَّغْنَا وَصَلَّى صَلَاتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَلَا يَذْبَحُ حَتَّىٰ يُصَيِّتَ فَنَقَامُ عَالِي لَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي عَجَلْتُ نُسُكِي لِأُطْعِمَ أَهْلِي وَأَهْلَ دَارِي أَوْ أَهْلِي وَجِيرَانِي لَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَعِدْ ذَبْحًا آخَرَ قَالَ فَإِنَّ عِنْدِي عَنَاقَ لَبَنٍ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتِي لَحْمٍ قَالَ أَذْبَحُهَا فَإِنَّهَا خَيْرٌ نَيْسَكَتِكَ وَلَا تَقْضِي جَذَعَةً عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ.

باب: گائے کی قربانی کس قدر افراد کی جانب سے کافی ہے؟

۳۳۰۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج تمتع کرتے تھے تو ہم گائے سات افراد کی جانب سے ذبح کرتے تھے اور اس میں شرکت کرتے تھے۔

باب: امام سے قبل قربانی کرنا

۳۳۰۱: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روز کھڑے ہو گئے تو فرمایا کہ جو شخص ہم لوگوں کے قبل کی جانب چہرہ کرتا ہے اور ہم لوگوں جیسی نماز ادا کرتا ہے اور ہم لوگوں جیسی قربانی کرتا ہے تو وہ شخص قربانی نہ کرے جس وقت تک کہ نماز نہ پڑھ لے یہ بات سن کر میرے ماموں (حضرت ابو براء بن دینار رضی اللہ عنہ) کھڑے ہو گئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے تو جہدی سے قربانی کرنی ہے اپنے گھر کے لوگوں اور پڑوسیوں کو کھلانے کے واسطے۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا: تم دوسری قربانی کرو (اس لیے کہ وہ قربانی درست نہیں ہوئی) حضرت ابو براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے پاس ایک بکری کا بچہ ہے (جو کہ ابھی تک ایک سال کا نہیں ہوا ہے اور وہ بکری کا بچہ میرے نزدیک بہتر ہے بکریوں کے گوشت سے) آپ نے فرمایا: تم اسی کو ذبح کر دو یہ بہتر ہے تمہاری دو قربانیوں میں اور پھر کسی کو تمہارے بعد جذعہ (قربانی میں کرنا) درست نہیں ہے۔

۳۳۰۲: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بقر عید کے دن نماز کے بعد خطبہ (عید الاضحیٰ) سنایا تو فرمایا جس شخص نے ہماری جیسی نماز پڑھی پھر ہمارے جیسی قربانی کی (نماز کے بعد) تو اس نے قربانی کی اور جس کسی نے نماز سے قبل قربانی کی تو وہ گوشت کی بکری ہے اس پر حضرت ابو براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا رسول اللہ! خدا کی قسم میں نے تو نماز سے قبل قربانی کی۔ میں سمجھا کہ یہ دن کھانے پینے کا ہے تو میں نے جلدی کی میں نے خود بھی

۳۳۰۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مُنْصَوِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ حَطَبْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ لَمْ قَالَ مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَنَسَكَ نُسُكًا لَقَدْ أَصَابَ النَّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَبَلَكَ شَاءَ لَحْمٍ لَقَالَ أَبُو بَرْدَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ أَنْ أُخْرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَعَرَفْتُ أَنَّ الْيَوْمَ

يَوْمَ أَكَلِ وَشُرِبِ لَمَجَلْتُ لَأَكَلْتُ وَأَطَعَمْتُ
أَهْلِي وَجِيرَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَلُوكَ شَاةُ
لَحْمٍ قَالَ فَإِنَّ عِنْدِي عَنَّا قَدْ جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ شَاتِي
لَحْمٍ قَهْلُ تَجْزِي عَيْنِي قَالَ نَعَمْ وَلَكِنْ تَجْزِي عَنْ
أَحَدٍ بَعْدَكَ-

کھایا اور اپنے گھر والوں اور پڑوسیوں کو کھلایا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تو گوشت کی بکری ہے۔ حضرت ابو بردہ جعفی نے فرمایا: میرے پاس ایک بکری کا بچہ ہے جذعہ۔ وہ میرے نزدیک گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے کیا قربانی میں وہ درست ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں! لیکن تمہارے علاوہ دوسرے کسی نے لے لئے درست نہ ہوگا۔

وضاحت:

نماز عید الاضحیٰ سے قبل قربانی درست ہے یا نہیں اس سلسلہ میں ضروری تشریح حدیث: ۴۳۷۴ میں گزر چکی ہے اس طریقہ سے جذعہ کے بارے میں بھی وضاحت پیش کی جا چکی ہے۔

نماز سے قبل قربانی:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں جو نماز سے قبل قربانی سے متعلق فرمایا گیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسے شخص کو قربانی کرنے کا اجر و ثواب نہیں ملے گا اور اس کا یہ عمل ایسا ہے جیسے کہ کسی شخص نے گوشت کھانے کے لئے قربانی کی۔ مذمت احادیث کی شرح میں اس موضوع پر عرض کیا جا چکا باقی قربانی سے متعلق تفصیلی مسائل و احکام "تاریخ قربانی" مصنف حضرت مولانا مفتی محمد شفیع بیہقی مفتی اعظم پاکستان میں ملاحظہ فرمائیں اور حضرت مفتی حبیب الرحمن خیر آبادی مفتی دارالعلوم دیوبند کی کتاب "قربانی" میں بھی اس مسئلہ کی تفصیل ہے۔

۴۳۰۳: حضرت انس جعفی سے روایت ہے کہ رسول عید کے دن ارشاد فرمایا: جس شخص نے نماز سے قبل ذبح کیا وہ پھر ان کرے ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ وہ دن ہے کہ جس میں ہر ایک کو گوشت کھانے کی خواہش اور رغبت ہوتی ہے اور اپنے پڑوسیوں کی محتاجی کی حالت بیان کی۔ آپ نے اس کو سچا سمجھا پھر وہ شخص بولا کہ میرے پاس ایک جذعہ ہے جو کہ گوشت کی دو بکریوں سے مجھ کو زیادہ پسندیدہ ہے۔ آپ نے اجازت عطا فرمائی (یعنی قربانی کے لئے ذبح کرنے کی) میں واقف نہیں کہ یہ اجازت دوسروں کے لئے بھی تھی یا نہیں اس کے بعد آپ دو مینڈھوں کی جانب گئے اور ان کو ذبح کیا۔

۴۳۰۳: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَرْدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ فِقَامَ رَجُلٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا يَوْمٌ يُشْتَهَى فِيهِ اللَّحْمُ لَذَكَرْ هَنَةً مِنْ جِيرَانِهِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَدَقَةً قَالَ عِنْدِي جَذَعَةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتِي لَحْمٍ فَرَخَصَ لَهٗ فَلَا أَذْرِي أَبْلَفْتُ رُحْمَتَهُ مِنْ سِوَاهُ أَمْ لَا نَمَّ أَنْكَفَا إِلَيَّ كُنْتَيْنِ قَدْ بَعَثَهُمَا-

۴۳۰۴: حضرت ابو بردہ بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول

۴۳۰۴: أَخْبَرَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل ذبح کیا آپ نے ان کو دو بارہ ذبح کرنے کا حکم فرمایا۔ انہوں نے فرمایا: میرے پاس ایک بکری کا جذع ہے جو میرے خیال میں دو مستوں سے بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا تم اسی کو ذبح کرو۔ حضرت عبید اللہ کی روایت ہے کہ حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرے پاس تو اب کچھ نہیں ہے علاوہ ایک جذع کے۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو ذبح کرو۔

۴۳۰۵: حضرت جناب بن سفیان جیسی سے روایت ہے کہ ہم نے ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بقر عید کی۔ لوگوں نے اپنی قربانیاں کاٹ ڈالیں نماز بقر عید سے قبل۔ اس پر آپ نے فرمایا: جس وقت ان کو نماز سے قبل دیکھا تو انہوں نے قربانیوں کو ذبح کر دیا کہ جس نے کہ نماز سے قبل ذبح کیا وہ دوسری قربانی کرے اور جس نے ذبح نہیں کیا وہ شخص ذبح کرے اللہ عزوجل کے نام پر۔

باب: دھاردار پتھر سے ذبح کرنا

۴۳۰۶: روایت ہے کہ حضرت محمد بن صفوان جیسی نے دو خرگوش پکڑے اور ذبح کرنے کے لئے ان کو چھری نہیں مل سکی تو انہوں نے ایک تیز (یعنی دھاردار) پتھر سے ذبح کیا۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے دو خرگوش پکڑے ہیں لیکن جب مجھ کو چھری نہیں ملی تو میں نے تیز پتھر سے ہی کاٹ لیا میں ان کو کھاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کھاؤ۔

۴۳۰۷: حضرت زید بن ثابت جیسی سے روایت ہے کہ ایک بھیڑیے نے بکری کے دانت مارا (تو وہ مرنے لگی) پھر اس کو تیز (اور دھاردار) پتھر سے ذبح کر دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کھانے کی اجازت دیدی۔

يُحْيَا عَنْ يَحْيَى ح وَأَبَانَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ نَيْمَارٍ أَنَّ اللَّهَ ذَبَحَ قَبْلَ النَّبِيِّ ﷺ لَأَمْرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُعَيْدَ قَالَ عِنْدِي عَنَاقُ جَذَعَةٍ مِنْ أَحَبِّ إِلَيَّ مِنْ مُسْتَيْنٍ قَالَ أَذْبَحُهَا لِي حَدِيثٌ عِنْدَ اللَّهِ لَقَالَ إِنِّي لَا أَجِدُ إِلَّا جَذَعَةً لَأَمْرَهُ أَنْ يَذْبَحَ.

۴۳۰۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَضْحَى ذَاتَ يَوْمٍ لَإِذَا النَّاسُ لَمَّا ذَبَحُوا ضَحَابًا هُمْ قَبْلَ الصَّلَاةِ لَكِنَّا انْصَرَفْنَا وَهُمْ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّهُمْ ذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلَاةِ لَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى وَمَنْ كَانَ لَمْ يَذْبَحْ حَتَّى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ عَلَيَّ اسْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۲۰۱۸: بَابُ إِبَاحَةِ الذَّبْحِ بِالْمَرْوَةِ

۴۳۰۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ أَنَّهُ أَصَابَ أَرْنَبِينَ وَلَمْ يَجِدْ حَدِيدَةً يَذْبَحُهُمَا بِهِ لَمَّا كَاهُمَا بِمَرْوَةٍ فَآتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي اضْطَلْتُ أَرْنَبِينَ فَلَمْ أَجِدْ حَدِيدَةً أَذْكِيهِمَا بِهِ لَمَّا كَاهُمَا بِمَرْوَةٍ أَفَأَكُلُ قَالَ كُلْ.

۴۳۰۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَاضِرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ نَابِتٍ أَنَّ ذِنْبًا تَبَّ فِي شَاةٍ

فَدَبَّحُوْهَا بِالْمَرْوَةِ فَرَخَّصَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ اَكْلِهَا۔

۲۰۱۹: بَابُ اِبَاحَةِ الذَّبْحِ بِالْعُودِ

۳۳۰۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ يَمَّاكٍ قَالَ سَمِعْتُ مُرَّةَ بْنَ فَطْرِيٍّ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيْلُ كَلْبِي لَأَأْخُذَ الصَّيْدَ فَلَا أَجِدُ مَا أَدْرِكُهُ بِهِ فَاذْبَحُهُ بِالْمَرْوَةِ وَيَأْتِقِصَا قَالَ أَنْهَرَ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَادْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۳۳۰۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ فَلَقِيتُ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ لِحَدِيثِي عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَتْ لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ نَاقَةٌ تَرْعَى لِي فِي بَيْتِ أَحَدٍ فَعَرَضَ لَهَا فَتَحَرَّهَا بِرَيْدٍ فَقُلْتُ لِرَيْدٍ وَتَدَّ مِنْ حَشَبٍ أَوْ حَيْدِيٍّ قَالَ لَا بَلَّ حَشَبٌ فَاتَى النَّبِيُّ ﷺ لَسْأَلَهُ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا۔

۲۰۲۰: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الذَّبْحِ بِالظَّفْرِ

۳۳۱۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ لِكُلِّ الْأَيْسَنِ أَوْ ظَفْرِ۔

۲۰۲۱: بَابُ فِي الذَّبْحِ بِالسِّنِّ

۳۳۱۱: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَلْقَى الْعَدُوَّ وَغَدًا وَكَيْسَ

باب: تیز لکڑی سے ذبح کرنا

۳۳۰۸: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں (شکار کی طرف) کتا چھوڑتا ہوں پھر وہ شکار پکڑتا ہے اور مجھ کو ذبح کرنے کے لئے (چاقو وغیرہ) نہیں ملتا تو میں ذبح کرتا ہوں تیز پتھر اور لکڑی سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم خون بہادو کہ جس سے دل چاہے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر۔

۳۳۰۹: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک انصاری شخص کی اونٹنی (گھاس) چرا کرتی تھی احد پہاڑ کی جانب پھر اس کو عارضہ ہو گیا (یعنی وہ علیل ہو گئی) تو اس شخص نے اس اونٹنی کو ایک کھوٹی سے نحر کر دیا حضرت ایوب نے کہا کہ میں نے حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کھوٹی لکڑی کی تھی یا لوہے کی؟ تو انہوں نے کہا: لکڑی کی پھر وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کمانے کی اجازت عطا فرمائی۔

باب: ناخن سے ذبح کرنے کی ممانعت

۳۳۱۰: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چیز خون بہائے اور اللہ کا نام لیا جائے تو تم اس کو کھاؤ لیکن دانت اور ناخن کے علاوہ (یعنی ناخن سے ذبح کرنا درست نہیں ہے)۔

باب: دانت سے ذبح کرنے کی ممانعت

۳۳۱۱: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم لوگ کل دشمن سے ملیں گے (اور ہم کو وہاں پر جانور بھی ملیں گے) ہم لوگوں کے ساتھ چھری نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چیز خون بہادے اور اللہ کا نام

مَعَنَا مُدَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ
وَذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَكُلُوا مَا لَمْ يَكُنْ سِنًا
أَوْ ظَفْرًا وَسَاحِدِيكُمْ عَنْ ذَلِكَ أَمَا السِّنُّ فَعَظْمٌ
وَأَمَا الظَّفْرُ فَمُدَى النَّجَسَةِ۔

لیا جائے تو تم اس کو کھاؤ۔ جس وقت تک کہ دانت یا ناخن نہ ہو اور
میں اس کی وجہ بیان کرتا ہوں دانت تو ایک ہڈی ہے جانور کی تو اس
سے ذبح کرنا کس طرح سے درست ہوگا اور ناخن چھری ہے جھشیوں
کی۔

ناخن سے ذبح کرنا:

ناخن سے ذبح کرنا بالکل ممنوع ہے اور یہ کہ جھشی کیا کرتے تھے کہ وہ ناخن نہیں کٹاتے تھے کہ اس سے جانور ذبح کریں
گے ناخن سے ذبح کرنا ویسے بھی ہر طرح معیوب اور وحشت والا عمل ہے اور یہ طریقہ کافر و مشرکوں میں تھا ہر معاملہ ان سے مشابہت
سے اجتناب ضروری ہے۔ (جامی)

باب: چاقو چھری تیز کرنے

سے متعلق

۴۳۱۲: حضرت شہاد بن اوس بن ہوز سے روایت ہے کہ میں نے رسول
کریم ﷺ سے دو باتیں سن کر یاد کر لیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل
نے سب پر احسان فرض فرما دیا ہے تو جس وقت تم لوگ قتل کرو تو تم
اچھی طرح سے قتل کرو (یعنی اس طریقہ سے قتل کرو کہ مقتول کو کسی
طریقہ سے کوئی تکلیف نہ پہنچے اور ایسا نہ ہو کہ اس کو تکلیف دے دے
کر قتل کرو) اور جس وقت تم (جانور) ذبح کرو تو تم اچھی طرح سے
ذبح کرو اور اپنی چھری تیز کرو اور جانور کو آرام دو۔

۲۰۲۲: بَابُ الْأَمْرِ بِإِحْدَادٍ

الشُّفْرَةُ

۴۳۱۲ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْعَدِ عَنْ
شَدَّادِ بْنِ أَرْسٍ قَالَ أَسْنَانُ حَيْضَتُهُمَا عَنْ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ
شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ
فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَةَ وَبَيِّضُوا شَفْرَتَكُمْ وَتَبَرَّجُوا
ذَبْحَتَهُ۔

باب: اگر اونٹ کو بجائے نحر کے ذبح کریں اور دوسرے

جانوروں کو بجائے ذبح کے نحر کریں تو حرج نہیں

۴۳۱۳: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
ہم نے ایک گھوڑے کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نحر کیا
پھر اس کو کھایا۔

۲۰۲۳: بَابُ الرُّخْصَةِ فِي نَحْرِ مَا يُذْبَحُ وَ

ذَبْحِ مَا يُنْحَرُ

۴۳۱۳ أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ أَحْمَدَ الْعَسْقَلَانِيُّ
عَسْقَلَانٌ بَلَّغَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي
سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ عَنْ قَاطِمَةَ بِنْتِ
الْمُبْدِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ نَحَرْنَا
فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَلَّمَا۔

۲۰۲۴: بَابُ ذِكَاةِ الْتِي قَدْ نَمَبَ فِيهَا

السَّبْعُ

۴۳۱۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ حَاضِرَ بْنَ الْمُهَاجِرِ الْبَاهِلِيَّ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَّارٍ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ نَابِتٍ أَنَّ ذُنْبًا نَمَبَ فِي شَاةٍ قَدْ بَحُوهَا بِمَرْوَةَ فَرَخَصَ النَّبِيُّ ﷺ فِي أَكْلِهَا.

۲۰۲۵: بَابُ ذِكْرِ الْمُتَرَدِّيَةِ فِي الْبَيْرِ الَّتِي لَا

يُوصَلُ إِلَى حَلِقِهَا

۴۳۱۵: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْعَشْرَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا تَكُونُ الذَّكَاةُ إِلَّا فِي الْحَلِيِّ وَاللَّبِيَّةِ قَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِي لَيْحِدِمَا لَأَجْزَأَكَ.

۲۰۲۶: بَابُ ذِكْرِ الْمُتَفَلَّتَةِ الَّتِي لَا يُقَدَّرُ

عَلَى اخْتِذَاهَا

۴۳۱۶: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عُبَايَةَ ابْنِ رَافِعٍ عَنْ رَافِعٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا لَأَقُوا الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مَدَى قَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذِكْرَ اسْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِكُلِّ مَا خَلَا السِّنَّ وَالظَّفَرَ قَالَ لَأَصَابَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَهَبًا فَتَدَّ بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ لَقَالَ إِنَّ لِهَذِهِ النَّعِيمِ أَوْ قَالَ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَأَفْعَلُوا بِهِ هَكَذَا.

باب: جس جانور میں درندہ دانت مارے تو اس کا ذبح

کرنا

۴۳۱۴: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بھیڑیے نے ایک بکری میں دانت مارا تو لوگوں نے اس کو پتھر سے ذبح کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کھانے کی اجازت عطا فرمادی۔

باب: اگر ایک جانور کنوئیں میں گر جائے اور وہ مرنے

کے قریب ہو جائے تو اس کو کس طرح حلال کریں؟

۴۳۱۵: حضرت ابو شراہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا اس نے نقل کیا: یا رسول اللہ! کیا ذبح کرنا حلق اور سینہ میں لازم ہے؟ آپ نے فرمایا: اگر جانور کی ران میں تیر مار دیا جائے تو کافی ہے۔

باب: بے قابو ہو جانے والے جانور کو ذبح کرنے کا

طریقہ

۴۳۱۶: حضرت رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم لوگ کل دشمن سے ملنے والے ہیں (یعنی دشمن سے کل ہمارا مقابلہ ہونے والا ہے) اور ہم لوگوں کے پاس چھری (چاقو) نہیں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس سے خون بہ جائے اور اللہ عزوجل کا نام لیا جائے تو تم کھاؤ اس کو لیکن ناخن اور دانت (سے ذبح نہ کرو) حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے کہا پھر رسول کریم ﷺ کو لوٹ ملی اس میں سے (یعنی مال قیمت ملا) اس میں ایک اونٹ گز گیا ایک آدمی نے اس کے تیر مارا وہ کھڑا رہ گیا آپ نے فرمایا: ان جانوروں میں یا اونٹوں میں بھی وحشی ہوتے ہیں جیسے کہ جنگل کے جانور تو جو تم کو تھکا دے

(یعنی تمہارے ہاتھ نہ آئے تو تم اسکے ساتھ اسی طرح سے کرو۔)

۳۳۱۷: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے لیکن اس میں یہ اضافہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس کی بیچہ بیان کرتا ہوں (یعنی دانت اور ناخن سے ذبح کرنا درست ہوگا) دانت تو ایک ہڈی ہے اور ناخن جیسی لوگوں کی چھری ہے (اور چاقو کی طرح ہے) اور وہ لوگ ناخن سے ذبح کرتے ہیں ان کی مشابہت کی وجہ سے ناخن سے ذبح کرنا ناجائز قرار دے دیا گیا۔

۳۳۱۷: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَنْبَأَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ وَالِيعِ بْنِ عَبْدِ جَدِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَا فَوَاقِدَ غَدَاً وَكَيْسَتْ مَعَنَا مَدَى قَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِكُلِّ لَيْسَ السِّنِّ وَالظُّفْرِ وَتَسَاحَدْتُمْ أَمَّا السِّنُّ لِعَظْمٍ وَأَمَّا الظُّفْرُ فَمَدَى الْحَبَسَةِ وَأَصَبْنَا نَهْبَةَ إِبِلٍ أَوْ عَمٍ فَذَّ بِهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّ لِهَلِيبِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الرُّوحِ فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَافْعَلُوا بِهِ هَكَذَا۔

۳۳۱۸: حضرت شہاد بن اوس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل نے ہر شے پر احسان لازم فرمایا ہے (مطلب یہ ہے کہ سب لوگوں پر رحم کرنا چاہیے) تو جس وقت تم لوگ قتل کرو تو تم اچھی طرح سے قتل کرو اور جس وقت تم ذبح کرو تو تم بالکل اچھی طرح سے ذبح کرو اور تم اپنی چھری چاقو جب ذبح کرو تو اس کو تیز کر لو اور تم جانور کو آرام دو۔

۳۳۱۸: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ إِذَا ذَبَحَ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ۔

باب: عمدہ طریقہ سے ذبح کرنا

۳۳۱۹: حضرت شہاد بن اوس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل نے ہر ایک چیز پر احسان لازم فرمایا ہے تو تم عمدہ طریقہ سے ذبح کرو اور تم اپنی چھری چاقو تیز کر لو جب ذبح کرنے لگو اور تم جانور کو راحت پہنچاؤ (یعنی آرام سے اور تیز چاقو چھری سے ذبح کرو)۔

۲۰۲۷: بَابُ حُسْنِ الذَّبْحِ

۳۳۱۹: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَبُو عَمَّارٍ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ

أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلِيُرِّحَ ذَبِيحَتَهُ۔

۳۳۲۰: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل نے ہر ایک شے پر احسان کرنا لازم فرمایا ہے (یعنی تمام لوگوں پر رحم و کرم کرنا چاہیے) تو جس وقت ذبح کرو تو تم اچھی طرح سے ذبح کرو اور تم اپنی چھری تیز کر لو اور جس وقت ذبح کرنے لگو تو اچھی طرح سے ذبح کرو اور تم جانور کو آرام پہنچاؤ۔

۳۳۲۱: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل نے ہر ایک شے پر احسان کرنا لازم فرمایا ہے (یعنی تمام مخلوق کے ساتھ رحم و کرم کا معاملہ کرنا چاہیے) تو جس وقت تم قتل کرو تو تم اچھی طرح قتل کرو (یعنی مقتول کو تکلیف پہنچا کر قتل نہ کرو) اور جس وقت تم ذبح کرو تو تم اچھی طرح سے ذبح کرو اور تم جب ذبح کرنے لگو تو تم اپنی چھری چاقو تیز کر لو اور جانور کو تم آرام پہنچاؤ۔

۳۳۲۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلِيُحِدَ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ ثُمَّ لِيُرِّحَ ذَبِيحَتَهُ۔

۳۳۲۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْزِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ ح وَأَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ لِيُحِدَ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلِيُرِّحَ ذَبِيحَتَهُ۔

باب: قربانی کا جانور ذبح کرنے کے وقت اس کے پہلو

پر پاؤں رکھنا

۳۳۲۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھوں کی قربانی فرمائی جو کہ کالے اور سفید تھے سینک والے تھے اور آپ نے ذبح کرتے وقت بکبیر اور بسم اللہ پڑھی اور میں نے دیکھا کہ آپ ان دونوں کو اپنے ہاتھ سے ذبح فرماتے تھے اور اپنا پاؤں مبارک ان جانوروں کے پہلو پر رکھے ہوئے ہوتے تھے۔ دریافت کیا کہ تم نے یہ روایت انس رضی اللہ عنہ سے سنی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔

۴۰۲۸: بَابُ وَضْعِ الرَّجْلِ عَلَى صَفْحَةِ

الضَّحِيَّةِ

۳۳۲۲: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَكْبِتُ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَبَيْنِ يَكْبُرُ وَيَسْمِي وَيَلْقُدُ رَأْيَهُ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ وَاصْبَعًا عَلَى صِفَاحِهِمَا قَدَمَهُ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ۔

۲۰۲۹: بَابُ تَسْمِيَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَدَّ عَلَى

الضَّحِيَّةِ

۴۴۲۳ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُنَيْدٌ
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُضْحِي بِكَبْشَيْنِ
أَمْلَحَيْنِ أَقْرَبَيْنِ وَكَانَ يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ
يَذْبُحُهُمَا بِيَدِهِ وَاصِعًا رَجُلًا عَلَى صِفَاحِهِمَا۔

۲۰۳۰: بَابُ التَّكْبِيرِ عَلَيْهَا

۴۴۲۴ أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ
حَدَّثَنَا مُضْعَبُ بْنُ الْيَمْدَامِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ يَعْقِبِ بْنِ
صَالِحٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُهُ
يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ يَذْبُحُهُمَا بِيَدِهِ وَاصِعًا عَلَى
صِفَاحِهِمَا لَقَدْ مَرَّ بِسَمِيٍّ وَيُكَبِّرُ تَبَشِيرًا أَمْلَحَيْنِ
أَقْرَبَيْنِ۔

۲۰۳۱: بَابُ ذَبْحِ الرَّجُلِ الضَّحِيَّةَ بِيَدِهِ

۴۴۲۵ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ بْنُ يَعْقِبِ بْنِ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ حَدَّثَنَا
قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
ضَحَى بِكَبْشَيْنِ أَقْرَبَيْنِ أَمْلَحَيْنِ يَطْوَعُ عَلَى
صِفَاحِهِمَا وَيَذْبُحُهُمَا وَيُسَمِّي وَيُكَبِّرُ۔

۲۰۳۲: بَابُ ذَبْحِ الرَّجُلِ غَيْرَ أَضْحِيَّتِهِ

۴۴۲۶ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْخَوِثِيُّ بْنُ
مُسْكِينٍ قَرَأَ عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ
فَإِنَّ حَدِيثِي مَالِكٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ خَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَحَرَ

باب: قربانی ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھنے

کا بیان

۴۴۲۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھوں کی قربانی فرمائی جو کہ کالے سفید اور سینک دار تھے اور آپ نے ذبح کرتے وقت بسم اللہ اور تکبیر کہی اور میں نے دیکھا کہ آپ ان کو ذبح فرماتے تھے اپنے ہاتھ سے اور آپ اپنا پاؤں مبارک ان کے پہلو پر رکھے ہوئے تھے۔

باب: قربانی ذبح کرنے کے وقت اللہ اکبر کہنے سے متعلق

۴۴۲۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دو مینڈھوں کو ذبح کرتے ہوئے دیکھا جو کہ کالے اور سفید تھے سینک دار اور بسم اللہ پڑھی (یعنی بسم اللہ اکبر پڑھا) اور میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ذبح فرماتے تھے ان دونوں کو اپنے ہاتھ سے ان کے پس پر رکھے ہوئے۔

باب: اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنے سے متعلق

۴۴۲۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھوں کی قربانی فرمائی جو سینک دار سیاہ و سفید تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ذبح کرتے وقت پاؤں ان کے پس پر رکھا اور بسم اللہ اور تکبیر کہی۔

باب: ایک شخص دوسرے کی قربانی ذبح کر سکتا ہے

۴۴۲۶: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چھ اونٹوں کو اپنے ہاتھ سے نحر فرمایا اور باقی اونٹوں کو کسی دوسرے نے نحر کیا (یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے)۔

بَعْضَ بَدَنِهِ بِيَدِهِ وَنَحَرَ بَعْضَهَا غَيْرَهُ۔

۲۰۳۳: بَابُ نَحْرُ مَا

وَيُذَبُّ

۳۳۲۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ نَحَرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَكَلْنَاهُ وَقَالَ قُتَيْبَةُ فِي حَدِيثِهِ فَأَكَلْنَا لَحْمَهُ خَالَفَهُ عَبْدَةُ بْنُ سَلِيمَانَ۔

۳۳۲۸: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ دَبَحْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرَسًا وَنَحَرْنَا بِالْمَدِينَةِ فَأَكَلْنَاهُ۔

۲۰۳۴: بَابُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ

عَزَّوَجَلَّ

۳۳۲۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّانَ يَعْنِي مَنْصُورًا عَنْ غَامِرِ بْنِ وَائِلَةَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ عَلِيًّا هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسِرُّ إِلَيْكَ بِشَيْءٍ دُونَ النَّاسِ فَغَضِبَ عَلِيُّ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْهُهُ وَقَالَ مَا كَانَ يُسِرُّ إِلَيَّ شَيْئًا دُونَ النَّاسِ غَيْرَ أَنَّهُ حَدَّثَنِي بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ وَأَنَا وَهُوَ فِي الْبَيْتِ لَقَالَ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ أَوْى مُحَدِّثًا وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْأَرْضِ۔

باب: جس جانور کو ذبح کرنا چاہے تو اس کو نحر کرے تو

درست ہے

۳۳۲۷: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان فرمایا کہ ہم نے نحر کیا ایک گھوڑے کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں پھر ہم نے اس کو کھالیا اس کے خلاف حضرت عبد بن سلیمان نے روایت کیا وہ روایت یہ ہے۔

۳۳۲۸: حضرت اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے کہ ہم نے دور نبوی میں ایک گھوڑے کو ذبح کیا پھر اس کو کھالیا۔

باب: جو شخص ذبح کرے علاوہ اللہ عزوجل کے کسی

دوسرے کے واسطے

۳۳۲۹: حضرت عامر بن وائلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ دریافت کیا کہ تم کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ پوشیدہ باتیں بتلائی تھیں جو کہ دوسرے حضرات سے نہیں بتلائی تھے یہ بات سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو غصہ آیا یہاں تک کہ ان کا چہرہ سرخ ہو گیا (کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ باتیں کسی سے پوشیدہ نہیں بتلائی تھیں جو لوگوں سے نہ فرماتے ہوں لیکن ایک مرتبہ میں اور آپ مکان میں تھے تو آپ نے چار باتیں فرمائیں ایک بات تو یہ کہ اللہ عزوجل جنت بھیجے ایسے شخص پر جو کہ اپنے والد پر لعنت بھیجے دوسرے یہ کہ اللہ عزوجل اس شخص پر لعنت بھیجے جو کہ ذبح کرے اللہ عزوجل کے علاوہ کسی لئے اور تیسری بات یہ ہے کہ اللہ عزوجل جنت بھیجے اس شخص پر جو کہ کسی بدعتی شخص کو پناہ دے اور چوتھی یہ کہ اللہ اس پر لعنت بھیجے جو کہ زمین کی نشانی دوسرے۔

بدعتی کو پناہ دینا:

بدعتی شخص کو پناہ دینے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی مدد کرے اور اس کے کام میں تعاون کرے اور شریعت کا یہ اصول سب جگہ ہے یعنی گنہ گار شخص یا اس کے کام میں تعاون کرنا جائز نہیں ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان یعنی نیک کام میں تعاون کرو اور گناہ اور برائی کے کام میں تعاون نہ کرو اور حدیث شریف کے آخر میں مذکور زمین کے نشان مٹانے کا مطلب ہے کہ جیسے کوئی شخص مینار وغیرہ یا سڑک پر لگے ہوئے نشان مٹانے۔

۲۰۳۵: باب النَّهْيُ عَنِ الْأَكْلِ مِنَ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ وَعَنْ إِسْأَلِهِ

باب: تین روز سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانا اور رکھ چھوڑنا ممنوع ہے

۴۴۳۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمِ بْنِ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ تُؤْكَلَ لُحُومُ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ۔

۴۴۳۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع فرمایا (یعنی قربانی کا گوشت تقسیم کر دینا چاہیے)۔

۴۴۳۱: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ مَوْلَى أَبِي عَوْفٍ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ فِي يَوْمٍ عِيدٍ بَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ صَلَّى بِلَا آذَانَ وَلَا إِقَامَةٍ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى أَنْ يُمَسِكَ أَحَدٌ مِنْ نُسُكِهِ شَيْئًا فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ۔

۴۴۳۱: حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو ابن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام تھے کہ میں نے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ عید کی تو انہوں نے خطبہ سے قبل بغیر اذان اور اقامت کے نماز ادا کی پھر بیان کیا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتے تھے کہ قربانی کے گوشت کو تین روز سے زیادہ رکھا جائے۔

۴۴۳۲: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي شِهَابٍ أَنَّ أَبَا عَبْدِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ نَهَاكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا لُحُومَ نُسُكِكُمْ فَوْقَ ثَلَاثٍ۔

۴۴۳۲: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تم لوگوں کو قربانیوں کا گوشت کھانے سے تین روز سے زیادہ (یعنی تین دن سے زائد قربانی کا گوشت نہ رکھو)۔

۲۰۳۶: بَابُ الْإِلَاقِ فِي

ذَلِكَ

۴۴۳۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْخَرِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثِ نَمَلٍ قَالَ كَلُوا وَتَزَوَّدُوا وَادَّخِرُوا۔

۴۴۳۴: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ زُغْبَةُ قَالَ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ خُبَّابٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُبَّابٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَقَدَّمَ إِلَيْهِ أَهْلَهُ لَحْمًا مِنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَقَالَ مَا أَنَا بِأَكِلِهِ حَتَّى أَسْأَلَ فَأَنْطَلِقَ إِلَى أَخِيهِ لِأَيِّهِ قِتَادَةُ بَنِي النَّعْمَانِ وَكَانَ بَدْرِيًّا فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ حَدَّثَ بَعْدَكَ أَمْرٌ نَقَضَا لِمَا تَكَانُوا لَهُوَ عَنْهُ مِنْ أَكْلِ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ۔

۴۴۳۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدٌ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَقَدَّمَ قِتَادَةَ بَنِي النَّعْمَانِ وَكَانَ أَخَا أَبِي سَعِيدٍ لِأَيِّهِ وَكَانَ بَدْرِيًّا فَقَدَّمُوا إِلَيْهِ فَقَالَ أَلَيْسَ قَدْ نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ إِنَّهُ قَدْ حَدَّثَ فِيهِ أَمْرٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَاَنَا أَنْ نَأْكُلَهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ نَأْكُلَهُ وَنَدَّخِرَهُ۔

باب: تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنا اور اس کو

کھانا

۴۴۳۳: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ (اس کے بعد کھانے) سے منع فرمایا پھر ارشاد فرمایا کھاؤ اور سفر کا گوشہ کرو اور رکھ چھوڑو۔

۴۴۳۴: حضرت عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ سفر سے واپس تشریف لائے تو ان کے گھر کے لوگوں نے ان کے سامنے قربانی کا گوشت رکھ دیا (وہ گوشت خشک کر کے رکھا گیا تھا) انہوں نے کہا کہ میں اس گوشت کو نہیں کھاؤں گا۔ پھر وہ اپنے ماں شریک بھائی کے پاس پہنچے کہ جن کا نام حضرت قتادہ بن نعمان تھا اور وہ غزوہ بدر میں موجود تھے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تمہارے بعد نیا حکم صادر ہوا ہے جس کی وجہ سے وہ حکم کہ تین روز سے زیادہ قربانی کا گوشت نہ کھانے کا منسوخ ہو گیا۔

۴۴۳۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت تین روز سے زیادہ رکھنے کی ممانعت فرمائی تھی۔ حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ جو کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے ماں شریک بھائی تھے سفر سے آئے اور وہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے والوں میں سے تھے ان کے سامنے لوگوں نے قربانی کا گوشت رکھا تو انہوں نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں فرمایا ہے۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس باب میں ایک تازہ حکم ہوا ہے کہ پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو منع فرمایا تھا قربانی کا گوشت تین روز کے بعد کھانے سے پھر اجازت عطا فرمائی کھانے کی اور رکھ چھوڑنے کی۔

قربانی کا گوشت:

بلا ضرورت شہمی قربانی کے گوشت کا ذخیرہ دینا نامعروہ ہے افضل یہ ہے کہ قربانی کا گوشت کا ایک حصہ رشتہ داروں کو دے دے ایک حصہ دوستوں اور رشتہ داروں میں تقسیم کرے اور ایک حصہ فقراء اور مساکین کے درمیان تقسیم کرے اور جس شخص کے اہل و عیال زیادہ ہوں تو وہ تمام کا تمام گوشت خود بھی رکھ سکتا ہے اور قربانی کا گوشت فروخت کرنا ناجائز ہے عہدت ملاحظہ ہو بقول نہاکم قال جماہیر و العلماء بیاح الاکل والامساک و بعد الثلاث والنہی منسوخ ص: ۲۰۷ ت ۲۰۸ زہر الرئی علی التسانی۔ نیز حاشیہ نسائی میں حضرت امام ابو حنیفہ رضی کا مسلک نقل کرتے ہوئے تحریر ہے: روی الامام ابو حنیفہ عن علقمنا عن عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ عن ابیہ ان النبی صل ۲ وسلم قال کنت نہتیکم عن لحوم الاضاحی ان امسکوها فوق ثلاثہ ایام لیوسع موسعکم علی فقیر فکلوا و تزودو

(ص: ۲۰۸ زہر الرئی علی التسانی)

۴۳۳۶: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں تین چیزوں سے روکا تھا زیارت قبور سے لیکن اب تم قبور کی زیارت کر سکتے ہو اور زیارت (قبور) کر کے اپنے نیک اعمال میں اضافہ کرو اور دوسرے قربانیوں کا گوشت تین روز سے زیادہ کھانے سے اب تم کھاؤ اور رکھو جس وقت تک تم چاہو تیسرے نمینہ بنانے سے بعض برتن میں اب جس برتن میں دل چاہے پیو لیکن وہ شراب نہ پیو جو کہ نشہ پیدا کرے۔

۴۳۳۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهُوَ النَّفِيلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ح وَأَبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ بْنِ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ دِنَارٍ عَنِ ابْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ ثَلَاثٍ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا وَلِتَزِدَّكُمْ زِيَارَتُهَا خَيْرًا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَمْسِكُوا مَا بَيْنَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَشْرَبَةِ فِي الْأَوْعِيَةِ فَاشْرَبُوا فِي آيٍ رِعَاءٍ بَيْنَكُمْ وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا وَلَمْ يَذْكَرْ مُحَمَّدٌ وَأَمْسِكُوا۔

۴۳۳۷: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تم لوگوں کو تین روز کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا اور برتنوں میں علاوہ مشکیزہ کے اور زیارت قبور سے لیکن اب تم قربانیوں کا گوشت کھاؤ جب تک دل چاہے اور تم لوگ سفر کے لئے توشہ جمع کرو اور

۴۳۳۷: أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْقَنْبَرِيُّ عَنِ الْأَخْوَصِيِّ بْنِ جَوَّابٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رَزِيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ وَعَنِ

رکھ چھوڑو اور جس شخص کا دل چاہے قبور کی زیارت کا تو وہ قبروں کی زیارت کرے کیونکہ اس سے آخرت کی یاد آتی ہے اور تم لوگ ہر ایک قسم کے برتن میں چولہین تم لوگ ہر ایک نشہ آور چیز سے بچو۔

النَّبِيُّ إِلَّا فِي سِقَاءٍ وَعَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَكُلُوا مِنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ مَا بَدَا لَكُمْ وَتَزَوَّدُوا وَادْخِرُوا وَمَنْ أَرَادَ زِيَارَةَ الْقُبُورِ فَلْيَنْهَافَ تَذَكُّرُ الْآخِرَةِ وَاشْرَبُوا وَاتَّقُوا كُلَّ مُسْكِرٍ۔

۴۰۳۷: بَابُ الْإِدْخَارِ مِنَ الْأَضَاحِيِّ

۴۰۳۸: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَلَّتْ دَالَةً مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الْأَضْحَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَلُوا وَادْخِرُوا فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَتَّبِعُونَ مِنْ أَضَاحِيهِمْ يَحْمِلُونَ مِنْهَا الْوَذَكَ وَيَتَّخِذُونَ مِنْهَا الْأَسِيَّةَ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ الَّذِي نَهَيْتُ مِنْ أَمْسَاكِ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ قَالَ إِنَّمَا نَهَيْتُ لِلدَّالَةِ الَّتِي دَلَّتْ كَلُوا وَادْخِرُوا وَتَصَدَّقُوا۔

باب: قربانیوں کے گوشت کو ذخیرہ بنانا
۴۰۳۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ عبدالاضحیٰ کے دن غرباء و محتاجوں کا ایک مجمع مدینہ منورہ پہنچا تو رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ تین روز تک قربانی کا گوشت کھاؤ اور اس کو رکھ لو پھر لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگ اپنی قربانیوں سے نفع حاصل کرتے تھے اور اس کی چربی اٹھا کر رکھ لیتے تھے اور اس کی کھالوں سے مشکیں بنایا کرتے تھے پھر اب کیا بات پیش آگئی؟ لوگوں نے عرض کیا آپ نے منع فرمایا قربانی کا گوشت رکھ چھوڑنے سے۔ آپ نے فرمایا: میں نے ان غرباء اور محتاجوں کے اندیشہ کی وجہ سے ممانعت کی تھی جو جمع کر آکر جمع ہو گیا تھا پس اب تم لوگ کھاؤ اور اس کو رکھ لو اور صدقہ کرو۔

۴۰۳۹: أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ سُهَيْبَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ قَالَتْ نَعَمْ أَصَابَ النَّاسَ شِدَّةٌ فَأَحَبَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُطْعِمَ الْفَقِيرَ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ أَلْ مُحَمَّدٍ ﷺ يَأْكُلُونَ الْكُرَاعَ بَعْدَ خَمْسِ عَشْرَةَ قُلْتُ مِمَّ ذَلِكَ فَصَحَّحْتُ فَقَالَتْ مَا شَبِعَ أَلْ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزٍ مَا دَوْمٌ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى لِيَحَقَّ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۴۰۳۹: حضرت عبدالرحمن بن عابس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا۔ انہوں نے نقل کیا کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: رسول کریم ﷺ نے قربانی کا گوشت تین روز سے زیادہ رکھنے کی ممانعت فرمایا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ لوگ محتاج اور ضرورت مند تھے تو آپ نے خواہش ظاہر فرمائی کہ جو کوئی مال دار ہو تو وہ غریب کو کھلائے پھر کہا کہ میں نے رسول کریم ﷺ کی آل اولاد کو دیکھا (یعنی آپ کے گھر کے وٹوں کو دیکھا) وہ حضرات پندرہ روز کے بعد بکری کے پائے کھانے کرتے تھے تو میں نے عرض کیا ایسی تھیلی کس وجہ سے تھی؟ تو ان کو نہیں آئی اور انہوں نے کہا محمد ﷺ کی آل نے تین روز مسلسل بیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔

۴۰۴۰: أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ سُهَيْبَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْتُ

۴۰۴۰: أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ سُهَيْبَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ قَالَ حَدَّثَنَا

صدیقہؓ سے قربانی کے گوشت کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: ہم لوگ ایک مہینہ تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پائے اٹھا کر رکھا کرتے تھے (یعنی ایک ماہ کے بعد آپ بکری کے پائے کھایا کرتے تھے)۔

۴۴۳۱: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین روز سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے سے منع فرمایا اور پھر ارشاد فرمایا تم لوگ کھاؤ اور کھاؤ (جس وقت تک دل چاہے)۔

باب: یہود کے ذبح کیے ہوئے جانور

۴۴۳۲: حضرت عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ خیبر والے دن ایک مشک چربی کی ہم کو ہاتھ لگی میں اس مشک سے چمٹ گیا اور میں نے کہا کہ میں یہ مشک کسی کو نہیں دوں گا۔ پھر میں نے دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا رہے تھے میرے اس کہنے کی وجہ سے۔

باب: وہ جانور جس جس کا علم نہ ہو کہ بوقت ذبح اللہ کا نام

لیا گیا یا نہیں؟

۴۴۳۳: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ عرب کے کچھ لوگ ہم لوگوں کے پاس گوشت لاتے تھے اور ہم کو علم نہیں تھا کہ ان لوگوں نے بوقت ذبح اللہ کا نام لیا یا نہیں؟ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: تم کھاتے وقت خدا کا نام لے لو اور کھاؤ۔

باب: آیت وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ

عَلَيْهِ کی تفسیر و تشریح

۴۴۳۴: حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا آیت کریمہ: وَلَا تَأْكُلُوا

الْفُضْلُ ابْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ قَالَتْ كُنَّا نَحْبِبُ الْكُرَاعَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَهْرًا ثُمَّ يَأْكُلُهَا۔

۴۴۳۱: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سَيْرِينَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ إِمْسَاكِ الْأَضْحِيَّةِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ثُمَّ قَالَ كُلُّوا وَأَطِيعُوا۔

۲۰۳۸: بَابُ ذَبَائِحِ الْيَهُودِ

۴۴۳۲: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَعْبُورَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَغْفَلٍ قَالَ ذَلَّى جِرَابٌ مِنْ شَعْبٍ يَوْمَ غَيْبِ فَالْتَزَمْتُهُ قُلْتُ لَا أُعْطِي أَحَدًا مِنْهُ شَيْئًا فَالْتَفَتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَسَمُّ۔

۲۰۳۹: بَابُ ذَبِيحَةٍ مَنْ

لَمْ يَعْرِفْ

۴۴۳۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَعْرَابِ كَانُوا يَأْتُونَنَا بِلَحْمٍ وَلَا يَذْكُرُونَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ وَكُلُوا۔

۲۰۴۰: بَابُ تَأْوِيلِ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا

تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ

۴۴۳۴: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا

يَحْيَىٰ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي هُرُؤُنُ بْنُ أَبِي وَكَيْعٍ وَهُوَ هُرُؤُنُ بْنُ عَنْتَرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذَكِّرْ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ تَخَاصَمَهُمُ الْمُشْرِكُونَ لَقَالُوا مَا ذَبَحَ اللَّهُ فَلَا تَأْكُلُوهُ وَمَا

مِمَّا لَمْ يُذَكِّرْ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ اس وقت نازل ہوئی کہ جس وقت مشرکین نے مسلمانوں سے بحث کی کہ اللہ عزوجل پر ذبح کرے (یعنی خدا کے نام پر جو جانور ذبح ہو) یعنی خدا جس جانور کو موت دے دے تو تم لوگ اس کو تو نہیں کھاتے ہو اور جس کو تم خود ذبح کرتے ہو اس کو کھاتے ہو؟

خلاصۃ الابواب ☆ حدیث ۴۴۳۷ میں مذکور جملہ ((إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ)) سے لے کر ((إِلَّا فِي بَيْعَاتِهِ)) کا مطلب یہ ہے کہ اے لوگو! تم لوگ جن برتنوں میں شراب وغیرہ پیتے تھے ان میں اب نبیذ پنانے سے بھی بچو کیونکہ اب ان کو نبیذ وغیرہ یا کسی بھی استعمال میں لانے سے پھر تم کو شراب کی یاد آئے گی البتہ مشکیزہ میں نبیذ بنا لو اور حدیث شریف کے آخری جملہ ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)) واضح رہے کہ آج کل جیسے انہوں نے چرس، گانجا، بھنگ وغیرہ کے استعمال کی ممانعت بھی مذکورہ حدیث سے مستنبط ہے۔ اس لیے ان کے استعمال سے بھی ممانعت کا حکم ہے۔

حدیث سابقہ ۴۴۳۹ میں عرض کیا جا چکا ہے کہ قربانی کا گوشت تین حصہ کر لیا جائے یعنی افضل یہ ہے کہ قربانی کا گوشت تین حصہ کر کے ایک حصہ گھر والوں کے لئے رکھ لے ایک حصہ دوسروں اور رشتہ داروں کو تقسیم کرے اور ایک حصہ غرباء اور مساکین میں تقسیم کرے اور جس شخص کے اہل و عیال زیادہ ہوں وہ تمام گوشت خود بھی استعمال کرنے کے لئے رکھ سکتا ہے لیکن بلا ضرورت شرعی مذکورہ گوشت ذخیرہ نہیں کرنا چاہیے اور مذکورہ حدیث میں ممانعت اور عدم ممانعت دونوں مذکور ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ابتداء اسلام میں مسلمانوں کے مالی حالات کافی کمزور تھے اس لیے آپ نے قربانی کا گوشت تین روز سے زیادہ رکھنے کی اجازت عطا فرمائی اور بعد میں جب مالی حالات بہتر ہوتے چلے گئے تو تین روز سے زیادہ رکھنے کو منع فرمایا۔ بہر حال اب ممانعت والی روایت منسوخ ہے سابق میں تفصیل گزر چکی ہے۔

مشرکین کا اعتراض:

مذکورہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مشرکین نے یہ اعتراض کیا تھا کہ قدرتی موت (طبعی موت) سے جو جانور مر جائے یعنی جس کو اللہ عزوجل مارے (ذبح کرے) تو اس جانور کو تو تم مسلمان لوگ نہیں کھاتے ہو البتہ جس جانور کو تم مارتے یعنی خود ذبح کرتے ہو تو اس کو تم حلال کہتے ہو اور اس کو تم کھاتے بھی ہو تو اس کا جواب یہ دیا گیا کہ اصل چیز بوقت ذبح اللہ عزوجل کا نام لینا ہے یعنی ہم لوگ اللہ عزوجل کا نام لے کر ذبح کرتے ہیں اس وجہ سے وہ حلال ہے اور جو خود مر جاتا ہے تو اس پر اللہ کا نام نہیں لیا جاتا اس وجہ سے وہ حرام ہوا۔

ذَبَحْتُمْ أَنْتُمْ أَكَلْتُمُوهُ۔

۲۰۴۱: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمُجْتَمَةِ

۴۳۳۵: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ بْنُ تَجِيبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ جَبْرِ بْنِ نَفْسٍ عَنْ
أَبِي ثَعْلَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَجْمَلُ
الْمُجْتَمَةَ۔

۴۳۳۶: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا
خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ
أَنَسِ عَلَى الْحَكَمِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي ثَابِتٍ فَإِذَا أَنَسٌ
يَرْمُونَ دَجَاجَةً فِي دَارِ الْأَمِيرِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ أَنْ تُصَبَّرَ الْبَهَائِمُ۔

۴۳۳۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُبَيْرِ النَّبَلِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا
ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ الْهَادِ عَنْ مَعَاوِيَةَ
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ
مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَنَسِ وَهُمْ يَرْمُونَ كَبْشًا

مشلہ کیا ہے؟

شریعت میں مشلہ کہتے ہیں کہ زندہ رہتے ہوئے جانور کے ہاتھ پاؤں کا شایا زندہ جانور کے اعضاء جسمانی کوٹنی کرتے
بہر حال مشلہ کرنے کی سخت ممانعت فرمادی گئی۔

بِالنَّبْلِ لِكِبْرَةِ ذَلِكَ وَقَالَ لَا تَمْلُؤُوا بِالْبَهَائِمِ۔

۴۳۳۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْبٌ عَنْ
أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَعَنَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ عَرَضًا۔

۴۳۳۹: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى
قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُهَاجِرُ بْنُ عَمْرٍو
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ مَثَلَ بِالْحَيَوَانِ۔

باب: مجتمہ (جانور کو نشانہ بنا کر) مارنے کا ممنوع ہونا

۴۳۳۵: حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا: مجتمہ (جانور) درست نہیں ہے (یعنی وہ جانور کہ جس کو
گولیوں کا نشانہ لگانے کے لئے کھڑا کیا جائے پھر وہ جانور مر
جائے)۔

۴۳۳۶: حضرت ہشام بن زید نے نقل کیا کہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ
کے ساتھ حضرت حکم بن ایوب کی خدمت میں حاضر ہوا وہاں پر لوگ
حاکم کے مکان میں ایک مرغی کا نشانہ لگا رہے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ
نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو اس طریقہ سے مارنے
سے منع فرمایا ہے۔

۴۳۳۷: حضرت عبداللہ بن جعفر نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں
کو دیکھا کہ وہ لوگ ایک مینڈھے کو تیروں سے مار رہے تھے (اس کو
باندھ کر) آپ نے اس حرکت کو برا خیال کیا اور ارشاد فرمایا تم لوگ
جانوروں کو مثلہ نہ کرو۔

۴۳۳۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نقل کیا کہ رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت بھیجی اس پر جو کہ جانور کو نشانہ بنانے
(یعنی تیریا گولی وغیرہ سے)۔

۴۳۳۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں
میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل کی لعنت ہے اس شخص پر جو کہ جانور کو
مثلہ کرے۔

۳۳۵۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ نہ بناؤ جان دار کو نشانہ (یعنی اس کو باندھ کر یا کسی بھی طرح اس سے نشانہ بازی نہ کرو)۔

۳۳۵۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم کسی جاندار کو نشانہ نہ بناؤ۔

باب: جو کوئی بلا وجہ کسی چڑیا کو ہلاک کرے؟

۳۳۵۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک چڑیا یا اس سے بڑے جانور کو ناحق مارے تو قیامت کے دن اس سے باز پرس ہوگی لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کا کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کا حق یہ ہے کہ اس کو ذبح کرے اور پھر اس کو کھائے اور اس کا سر کاٹ کر نہ چھینے۔

۳۳۵۳: حضرت ثرید بن جبلی سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص کسی چڑیا کو بے مقصد اور بے وجہ مار ڈالے تو وہ قیامت کے روز اللہ عزوجل کے سامنے چیخ چیخ کر کہے گی کہ اے میرے پروردگار! فلاں شخص نے مجھ کو بلا فائدہ قتل کیا۔

۳۳۵۰: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَتَّخِذُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا۔

۳۳۵۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَيْرٍ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَتَّخِذُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا۔

۲۰۴۲: بَابُ مَنْ قَتَلَ عُصْفُورًا بِغَيْرِ حَقِّهَا ۳۳۵۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُبَّانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ صُهَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو يَرْفَعُهُ قَالَ مَنْ قَتَلَ عُصْفُورًا لَمَّا قَوْلَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا سَأَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ عَنْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَبْلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا حَقُّهَا قَالَ حَقُّهَا أَنْ تَذْبَحَهَا فَمَا كَلَّمَهَا وَلَا تَقَطَّعَ رَأْسَهَا لِيُرْمَى بِهَا۔

۳۳۵۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ذَاوَدَ الْمِصْبِغِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ وَاصِلٍ عَنْ خَلْفِ بْنِ يَعْنَى ابْنِ مَهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَامِرُ الْأَحْوَلُ عَنْ صَالِحِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ قَالَ سَمِعْتُ الشَّرِيدَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ قَتَلَ عُصْفُورًا عَبَثًا عَجَّ إِلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ يَا رَبِّ إِنَّ فُلَانًا قَتَلَنِي عَبَثًا وَلَمْ يَقْتُلْنِي بِمَنْفَعَةٍ۔

بے فائدہ قتل:

حاصل حدیث شریف یہ ہے کہ جس جانور کو بغیر فائدہ کے خواہ مخواہ قتل کیا جائے تو وہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں فریاد کرے گا یعنی اگر جانور کو قتل کرنے سے مقصد کھانا ہوتا تو اس میں حرج نہیں لیکن بے فائدہ جانور کو مار دینا مکروہ اور گناہ ہے۔

باب: جلالہ کے گوشت کے ممنوع ہونے سے متعلق

۴۴۵۴: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے خیبر والے دن منع فرمایا ہستی کے گدھوں کے گوشت سے اور جلالہ سے یعنی اس کا گوشت کھانے سے اور اس پر سوار ہونے سے (ایسا نہ ہو کہ ناپاک پینہ جسم کو لگ جائے)۔

۲۰۴۳: بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْجَلَالَةِ
۴۴۵۴: أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سُهَيْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ مَرَّةً عَنْ أَبِيهِ وَقَالَ مَرَّةً عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ وَعَنِ الْجَلَالَةِ وَعَنْ رُكُوبِهَا وَعَنْ أَكْلِ لَحْمِهَا۔

باب: جلالہ کا دودھ پینے کی ممانعت

۴۴۵۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا: بھٹہ سے اور جلالہ (جانور) کے دودھ پینے سے اور مشک کو منہ لگا کر پانی پینے سے۔

۲۰۴۴: بَابُ النَّهْيِ عَنْ لَبَنِ الْجَلَالَةِ
۴۴۵۵: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَجْتَمَةِ وَلَبَنِ الْجَلَالَةِ وَالشَّرْبِ مِنْ فِي السَّقَاءِ۔

جلالہ کیا ہے؟

شریعت میں جلالہ اس جانور کو کہا جاتا ہے جو صرف ناپاکی کھاتا ہو یا جس کی زیادہ تر خوراک ناپاکی ہو چاہے وہ جانور گائے ہو یا بکری ہو یا مرغی ہو یا دوسرا کوئی اور جانور ہو ایسے جانور کا حکم یہ ہے کہ اگر اس کو کئی روز تک باندھ کر یا قید کر کے پاک خوراک کھلائی جائے تو اس صورت میں اس کا گوشت کھانا درست ہوگا، مفتی یہ قول ہی ہے اور لفظ بھٹہ تشریح سابق میں گزر چکی اور مذکورہ بالا حدیث شریف میں پانی کی مشک میں منہ لگا کر پانی پینے سے جو منع فرمایا گیا ہے اس ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ اگر مشک میں کوئی جانور وغیرہ یا کوئی نقصان دہ شے گر گئی ہو اور اس سے نقصان پہنچ جائے۔

رَحْمَةُكَ رَبِّ الضَّعِيفِ

۳۳

کتاب البيوع

خرید و فروخت کے مسائل و احکام کی بابت احادیث مبارکہ

باب: خود کما کر کھانے کی ترغیب

۳۳۵۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ بہترین کمائی وہ ہے جو انسان (اپنے ہاتھ سے) کمائے یعنی اپنی محنت (اور جدوجہد) سے حاصل کرے اور آدمی کا لڑکا بھی اس کی آمدنی میں (شامل) ہے جس لڑکے کا مال کھانا درست ہے۔

۳۰۴۵: بَابُ الْوَعْتِ عَلَى الْكَسْبِ

۳۳۵۶: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو قَدَامَةَ الشَّرْحَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ أَطَبَ مَا أَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ وَإِنْ وَلَدَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ۔

بیٹے کی آمدنی سے کھانا:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں باپ اور بیٹے کی آمدنی سے متعلق بھی اشارہ فرمایا گیا ہے کہ اگر باپ اور بیٹا اگر ایک ساتھ کام انجام دے رہے ہوں تو تمام مال باپ کا شمار ہوگا۔ خلاصہ یہ ہے کہ باپ کے لیے بیٹے کا مال کھانا درست ہے۔

۳۳۵۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اولاد تم لوگوں کی بہترین آمدنی ہے تو تم لوگ اپنی اولاد کی آمدنی سے کھاؤ۔

۳۳۵۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمِيهِ لَهُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنْ أَوْلَادُكُمْ مِنْ أَطَبِ كَسْبِكُمْ فَكُلُوا مِنْ كَسْبِ أَوْلَادِكُمْ۔

۳۳۵۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اولاد تم لوگوں کی عمدہ کمائی ہے تو تم لوگ

۳۳۵۸: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى قَالَ أَخْبَرَنَا الْقُضَيْبُ بْنُ مَوْسَى قَالَ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

اپنی اولاد کی کمائی سے کھاؤ۔

عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ وَوَلَدَهُ مِنْ كَسْبِهِ۔

۳۳۵۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اولاد تم لوگوں کی عمدہ کمائی ہے تو تم لوگ اپنی اولاد کی کمائی سے کھاؤ۔

۳۳۵۹: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ وَإِنَّ وَلَدَهُ مِنْ كَسْبِهِ۔

باب: آمدنی میں شبہات سے بچنے سے متعلق احادیث

۲۰۳۶: بَابُ اجْتِنَابِ الشُّبُهَاتِ فِي الْكُسْبِ

۳۳۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَالِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَهُوَ ابْنُ الْعَرَبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشُّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَيْشَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَ اللَّهِ لَا أَسْمَعَ بَعْدَهُ أَحَدًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْحَلَالَ بَيْنَ وَإِنَّ الْحَرَامَ بَيْنَ وَإِنَّ بَيْنَ ذَلِكَ أُمُورًا مُشْتَبِهَاتٍ وَرُبَّمَا قَالَ وَإِنَّ بَيْنَ ذَلِكَ أُمُورًا مُشْتَبِهَةً قَالَ وَسَاءَ ضَرْبٌ لَكُمْ مِنْ ذَلِكَ مَثَلًا إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَسَى جَمِي وَإِنَّ جَمِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا حَرَّمَ وَإِنَّ مَنْ يَرْتَعِ حَوْلَ الْجَمِي يُوْشِكُ أَنْ يُخَالِطَ الْجَمِي وَرُبَّمَا قَالَ إِنَّهُ مَنْ يَرْتَعِ حَوْلَ الْجَمِي يُوْشِكُ أَنْ يَرْتَعِ فِيهِ وَإِنَّ مَنْ يُخَالِطُ الرِّبَا يُوْشِكُ أَنْ يَجْسُرَ۔

۳۳۶۰: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا اور میں اب آپ کے بعد کسی شخص کی بات نہیں سنوں گا۔ آپ فرماتے تھے کہ حلال سے کھلا ہوا اور جس میں کسی قسم کا کوئی شبہ نہیں ہے اور حرام کھلا ہوا ہے (جیسے کہ زنا، چوری، شراب نوشی وغیرہ) اور ان دونوں سے درمیان میں بعض اس قسم کے کام ہیں کہ جن میں شبہ ہے یعنی حرام اور حلال دونوں کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں (اس سے مراد ایسے کام ہیں جن کے حلال اور حرام ہونے میں اختلاف ہے) اور میں تم لوگوں سے ایک مثال بیان کرتا ہوں۔ اللہ عزوجل نے ایک روش بیان کی ہے اور اللہ عزوجل کی روش حرام اشیاء میں اس میں داخل ہونے کا حکم نہیں ہے۔ پس جو شخص اللہ عزوجل کی قائم ہوئی روش کے رد میں اللہ تعالیٰ کی روش سے دور رہے اور اس کے پاس چلا جائے تو نزدیکی ہے کہ وہ اس روش کے اندر داخل ہو جائے اسی طرح جو شخص مشتبہ کاموں سے بچے تو قریب ہے کہ وہ حرام کاموں سے بھی نہ بچے۔ قریب ہے کہ وہ شخص حرام اور ناجائز کاموں میں مبتلا ہو جائے گا اور جو شخص مشتبہ کاموں میں مبتلا ہو جائے گا تو قریب ہے کہ وہ شخص ہمت کرے یعنی جو کام حرام ہیں ان کو بھی کرنے لگ جائے۔

۳۳۶۱: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْ دَاوُدَ الْعِجْفِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ

۳۳۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جس وقت کہ کوئی شخص

اس بات کی پروا نہیں کرے گا کہ دولت کس جگہ سے حاصل کی؟ حلال سے یا حرام سے؟

بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ مَا يَكَلِي الرَّجُلُ مِنْ آيِنِ أَصَابِ الْمَالِ مِنْ حَلَالٍ أَوْ حَرَامٍ۔

۳۳۶۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب ایسا دور آئے گا کہ لوگ سود کھائیں گے اور جو شخص سود نہیں کھائے گا تو اس پر بھی سود کا غبار پڑ جائے گا یعنی سود اگر خود نہیں کھائے گا تو اس پر سود کا اثر تو پہنچ ہی جائے گا۔

۳۳۶۲ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هُدَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي خَيْرَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَمَنْ لَمْ يَأْكُلْهُ أَصَابَهُ مِنْ غَبَارِهِ۔

باب: تجارت سے متعلق احادیث

۲۰۳۷: باب التَّجَارَةِ

۳۳۶۳: حضرت عمرو بن تغلب سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیمت کی علامات میں سے یہ ہے کہ دولت پھیل جائے گی اور اس کی زیادتی ہو جائے گی اور کاروبار و تجارت کھل جائے گی اور جہالت ظاہر ہوگی اور ایک آدمی (سامان) فروخت کرنے کا پھر وہ کہے گا کہ نہیں جس وقت تک کہ میں فلاں تاجر سے مشورہ نہ کر لوں اور ایک بڑے محلے میں تلاش کریں گے لیکن وہیں کوئی نہیں مل پائے گا۔

۳۳۶۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنَا وَهْبُ ابْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ مِنْ أَسْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَفْشُوَ الْمَالُ وَيَكْفُرَ وَتَفْشُوَ التِّجَارَةُ وَيَطْهَرَ الْعِلْمُ وَيَبِيعَ الرَّجُلُ الْبَيْعَ لِقَوْلٍ لَا حَتَّى اسْتَأْمَرَ تَاجِرِيئِي فَلَانٍ وَيَلْتَمَسَ فِي الْحَيِّ الْعَظِيمِ الْكَاتِبُ فَلَا يُرْجَدُ۔

باب: تاجروں کو خرید و فروخت میں کس ضابطہ پر عمل کرنا

۲۰۳۸: باب مَا يَجِبُ عَلَى التَّجَارِ مِنَ التَّوْقِيَةِ

چاہیے؟

فِي مَبَايِعَتِهِمْ

۳۳۶۴: حضرت حکیم بن حزام غوث سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدنے والے دونوں کو اختیار ہے کہ جس وقت تک علیحدہ نہ ہوں اگر وہ سچ بات کہیں گے اور جو کچھ عیب ہو اس کو نقل کر دیں گے تو ان کے فروخت کرنے میں برکت ہوگی اور جو جھوٹ بولیں گے قیمت میں اور عیب پوشیدہ کریں گے تو ان کے فروخت کرنے کی برکت رخصت ہو جائے گی اور نفع سے بدل نشان ہوگا۔

۳۳۶۴: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي قَنَادَةُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَّا نُورًا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا وَكُنَّا مُحِقًا بَرَكَةٌ تَبْعِيْمًا۔

باب: جھوٹی قسم کھا کر اپنا سامان فروخت کرنا

۳۳۶۵: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں سے اللہ عزوجل قیامت کے روز کلام نہیں فرمائے گا اور نہ ہی ان کی جانب دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا (یعنی گناہوں سے) اور ان کو تکلیف دہ عذاب ہوگا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی جب حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ وہ لوگ خراب اور برباد ہوئے آپ نے فرمایا ایک تو اپنا تہہ بند لٹکانے والا تکبر اور غرور کی وجہ سے اور دوسرے اپنا سامان جھوٹی قسم کھا کر فروخت کرنے والا اور احسان کر کے احسان جٹلانے والے (واضح رہے کہ یہ تمام گناہ گناہ کبیرہ ہیں)۔

۳۳۶۶: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں کی جانب اللہ عزوجل نہیں دیکھے گا قیامت کے روز اور نہ ہی ان کو پاک کرے گا اور ان کو دردناک عذاب ہے ایک تو وہ جو کہ کچھ نہیں دیتا لیکن احسان رکھتا ہے یعنی جب کچھ دیتا ہے تو احسان جٹلاتا ہے۔ دوسرے وہ شخص جو کہ ٹخنوں کے نیچے تہہ بند لٹکاتا ہے اور تیسرے وہ شخص جو کہ جھوٹ بول کر اپنا سامان فروخت کرتا ہے (یہ تمام گناہ کبیرہ گناہ ہیں)۔

۳۳۶۷: حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ تم لوگ (خرید) فروخت میں بہت (یعنی بالکل) قسم کھانے سے بچو کیونکہ یہی قسم سے مال فروخت ہوتا ہے پھر مال کی برکت ختم ہو جاتی ہے اور جس وقت لوگوں کو علم ہو جاتا ہے کہ یہ شخص ہر ایک بات میں قسم کھاتا ہے تو اس کی قسم کا بھی اعتبار نہیں ہوتا۔

۳۳۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم سے مال تو فروخت ہو جاتا ہے لیکن آمدنی مٹ جاتی ہے (یعنی برکت ختم ہو جاتی ہے)

۲۰۳۹: باب الْمُنْفِقُ سَلْعَتَهُ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ
۳۳۶۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَذْرُوكٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ابْنِ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ خُرَيْشَةَ بْنِ الْحَرِثِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَكْتُمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو ذَرٍّ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ الْمُسَيْلِمِيُّ إِزَارَةٌ وَالْمُنْفِقُ سَلْعَتَهُ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ وَالْمَنَانُ عَطَاءٌ ۝

۳۳۶۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسَهَّرٍ عَنْ خُرَيْشَةَ بْنِ الْحَرِثِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ الَّذِي لَا يُعْطَى شَيْئًا إِلَّا مَنَةً وَ الْمُسَيْلِمِيُّ إِزَارَةٌ وَالْمُنْفِقُ سَلْعَتَهُ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ ۝

۳۳۶۷: أَخْبَرَنِي هُرَيْرٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي الْوَلِيدُ بَعْنِي ابْنُ كَعْبٍ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّا كُمْ وَكَثْرَةُ الْحَلْفِ لِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يُنْفِقُ ثُمَّ يَمْحَقُ ۝

۳۳۶۸: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْحَلْفُ مَنْفِقَةٌ لِلسَّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِلْكَسْبِ ۝

۲۰۵۰: بَابُ الْحَلْفِ الْوَاجِبِ لِلْخَدِيْعَةِ فِي

الْبَيْعِ

باب: دھوکہ ڈور کرنے کے لئے قسم کھانے

سے متعلق

۳۳۶۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا جَرِيْرٌ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا
يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ عَلَى فُضْلِ
مَاءٍ بِالطَّرِيقِ يَمْنَعُ ابْنَ السَّبِيلِ مِنْهُ وَرَجُلٌ بَاعَ
إِمَامًا لِدُنْيَا إِنْ أَعْطَاهُ مَا يَرِيدُ وَفِي لَهُ وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ
لَمْ يَفِ لَهُ وَرَجُلٌ سَاوَمَ رَجُلًا عَلَى بِلْعَةٍ بَعْدَ
الْعَصْرِ فَحَلَفَ لَهُ بِاللَّهِ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا كَذَا وَكَذَا
فَصَدَّقَهُ الْآخَرَ۔

۳۳۶۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں سے اللہ عزوجل کلام نہیں فرمائے گا یعنی قیامت کے دن خداوند تعالیٰ نہ تو ان سے گفتگو فرمائے گا اور نہ ہی ان کی جانب نظر (رحمت) سے دیکھے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ ایک تو وہ شخص کہ جس کے پاس ضرورت سے زیادہ پانی راستہ میں (یعنی سفر میں) موجود ہے اور وہ شخص مسافر کو پانی دینے سے منع کرے اور دوسرے وہ شخص جو کہ کسی امام سے بیعت کرے دنیا داری کے لیے اگر وہ اس کو دنیا دے دے تو وہ شخص بیعت مکمل کرے اور اگر نہ دے تو پوری نہ کرے اور تیسرے وہ آدمی جو کہ عصر کے بعد کسی شخص سے بھاؤ کرے پھر وہ یعنی (فروخت کرنے والا) یہ کہے کہ یہ چیز اس قدر قیمت میں خریدی گئی ہے اور اس پر وہ قسم کھائے اور دوسرا اس بات کو سچ سمجھے لیکن درحقیقت اس شخص نے اس قدر قیمت ادا نہیں کی تھی بلکہ خریدنے والے شخص سے زیادہ قیمت لینے کی وجہ سے کہہ دیا تھا۔

قسم کھا کر مال فروخت کرنا:

حدیث ۳۳۶۸ کا مطلب یہ ہے کہ قسم کھا کر سامان فروخت کرنے سے مال تو فروخت ہو ہی جائے گا لیکن مال کی اصل برکت ختم ہو جائے گی اور جس طریقہ سے زیادہ قسم کھانا گناہ ہے اسی طرح سے کم قسم کھانا بھی اور زیادہ اور بار بار قسم کھانے سے انسان کا اعتبار بھی اٹھ جاتا ہے جیسا کہ عام مشاہدہ ہے اس وجہ سے اس سے بچنا ضروری ہے۔

پانی نہ دینے کی وعید:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں کسی کو پانی نہ دینے سے متعلق جو وعید بیان فرمائی گئی ہے تو اس وعید کا تعلق حالت قیام میں بھی ہے یعنی کسی کو پانی دینے سے منع کرنا یہ بھی اس وعید میں شامل ہے جیسا کہ آیت کریمہ: وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ کی تفسیر میں علماء و مفسرین نے لکھا ہے اور حدیث مذکورہ میں مذکور عصر کی نماز کے بعد سے خالص وقت عصر مراد نہیں ہے بلکہ لوگوں کی آمد و رفت وغیرہ کا کوئی بھی وقت مراد ہے بہر حال قسم کھا کر یا دھوکہ دے کر سامان زیادہ قیمت میں فروخت کرنا سخت گناہ ہے۔

۲۰۵۱: بِأَبِ الْأَمْرِ بِالصَّدَقَةِ لِمَنْ لَمْ يَتَّعِدِ

الْيَمِينِ بَقَلْبِهِ فِي حَالِ بَيْعِهِ

۳۳۷۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَّامَةَ عَنْ جَرِيرِ بْنِ مَنصُورٍ عَنْ أَبِي وَإِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ نَبِيعُ الْأَوْسَاقِ وَنَتَاغَا وَنُسَجِي أَنْفُسَنَا الشَّمَايِرَةَ وَ يُسَمِّيْنَا النَّاسَ لَخُرُوجِ الْبِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَمَانًا بِاسْمِ هُوَ خَيْرٌ لَنَا مِنَ الَّذِي سَمَّيْنَا بِهِ أَنْفُسَنَا لَقَالَ يَا مَعْشَرَ التَّجَارِ إِنَّهُ يَشْهَدُ بِبَيْعِكُمُ الْخَلِيفُ وَاللُّغُورُ فَشُوبَةُ بِالصَّدَقَةِ۔

باب: جو شخص فروخت کرنے میں سچی قسم کھائے تو اس کو

صدقہ دینا

۳۳۷۰: حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ مدینہ منورہ کے بازاروں میں مال فروخت کرتے تھے اور ہم لوگ اپنا نام اور لوگ ہمارا نام سمسار رکھتے تھے (یعنی لوگ ہم کو مال کہتے تھے) چنانچہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور ہمارا نام اس سے عمدہ تجویز فرمایا جو نام کہ ہم نے رکھا تھا یعنی آپ نے ہمارا نام تجار تجویز کیا اور ارشاد فرمایا: اے تاجروں کی جماعت! تم لوگوں کے فروخت کرنے میں قسم آتی ہے اور بے ہودہ اور لغو باتیں بھی آتی ہیں تو تم اس کو صدقہ کے ساتھ شامل کر دو۔

۲۰۵۲: بِأَبِ وُجُوبِ الْخِيَارِ لِلْمُتَبَايِعِينَ قَبْلَ

اِقْتِرَاقِهِمَا

۳۳۷۱: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ عَنْ عَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَهُوَ ابْنُ أَبِي غَرُوبَةَ عَنْ قَادَةَ عَنْ صَالِحِ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا فَإِنْ بَيْنَا وَصَدَقَا بُرِّكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا وَتَحَمَّتا مُجِبٌّ بَرَكَةٌ بَيْعِهِمَا۔

باب: جس وقت تک خریدنے اور فروخت کرنے والا

شخص علیحدہ نہ ہو جائیں تو ان کو اختیار حاصل ہے

۳۳۷۱: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سامان فروخت کرنے والا اور خریدنے والا دونوں کو اختیار ہے جس وقت تک وہ الگ نہ ہوں اگر وہ عیب کو ظاہر کر دیں اور وہ سچ بات بولیں گے تو ان کے فروخت کرنے میں خیر و برکت ہوگی اور اگر جھوٹ بولیں گے اور (عیب) چھپائیں گے تو ان کے فروخت کرنے کی خیر و برکت رخصت ہو جائے گی۔

۲۰۵۳: بِأَبِ ذِكْرِ الْأِخْتِلَافِ عَلَى نَافِعٍ فِي

لَفْظِ حَدِيثِهِ

۳۳۷۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِ

باب: نافع کی روایت میں الفاظ حدیث میں راویوں کا

اختلاف

۳۳۷۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خریدنے والے اور فروخت کرنے والے دونوں کو اختیار حاصل ہے قیمت واپس لینے کا اور سامان واپس دے دینے کا۔ اس طریقہ سے اگر نقصان کا علم ہو جس وقت تک دونوں الگ نہ ہوں لیکن جس سچ میں اختیار کی شرط لازم نہ رہی گئی ہے یعنی سامان کی واپس

مَا لَمْ يَفْتَرِهَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ-

۳۳۷۳: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِهَا أَوْ يَكُونَ خِيَارًا-

۳۳۷۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُرُوزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْرِزُ بْنُ الْوَضَّاحِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُتَبَايَعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْبَيْعُ كَمَا كَانَ عَنْ خِيَارٍ فَإِنْ كَانَ الْبَيْعُ عَنْ خِيَارٍ لَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ-

۳۳۷۵: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَمَلَى عَلِيُّ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَبَايَعَ الْبَيْعَانِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مِنْ بَيْعِهِمَا مَا لَمْ يَفْتَرِهَا أَوْ يَكُونَ بَيْنَهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَإِنْ كَانَ عَنْ خِيَارٍ لَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ-

۳۳۷۶: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِهَا أَوْ يَقُولَ أَحَدُهُمَا لِالْآخِرِ اخْتَرْتُ-

۳۳۷۷: أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيْبَةَ قَالَ أَنبَأَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ حَتَّى يَفْتَرِهَا أَوْ يَكُونَ بَيْعَ خِيَارٍ وَرَبَّمَا قَالَ نَافِعٌ أَوْ يَقُولَ أَحَدُهُمَا لِالْآخِرِ اخْتَرْتُ-

۳۳۷۸: أَخْبَرَنَا قُسَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْبَيْعَانِ

کا اقرار کر لیا گیا ہو تو الگ ہونے کے بعد بھی اختیار حاصل ہے۔

۳۳۷۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والا اور خریدار دونوں کو اختیار حاصل ہے جس وقت تک علیحدہ نہ ہوں یا اختیار کی شرط ہو۔

۳۳۷۴: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار دونوں کو اختیار حاصل ہے جس وقت تک الگ نہ ہوں لیکن جس وقت بیع میں اختیار کی شرط ہو تو بیع مکمل ہو جاتی ہے لیکن (بیع کا) اختیار حاصل رہتا ہے۔

۳۳۷۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دو اشخاص معاملہ کریں تو دونوں میں سے ہر ایک کو اختیار حاصل ہے جب تک الگ نہ ہوں لیکن جس وقت بیع میں اختیار کی شرط ہو تو بیع مکمل ہو جاتی ہے۔

۳۳۷۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بائع اور مشتری کو اختیار حاصل ہے جب تک جدا نہ ہوں یا ان میں سے ایک دوسرے سے کہے تو اختیار کر لے۔

۳۳۷۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بائع اور مشتری کو اختیار حاصل ہے جب تک جدا نہ ہوں یا بیع میں اختیار کی شرط ہو۔

۳۳۷۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والا اور خریدار دونوں کو اختیار ہے جس

وقت تک علیحدہ نہ ہوں یا بیع میں اختیار کی شرط ہے ایک دوسرے سے کہے تو اختیار کر لے۔ (مطلب یہ ہے کہ اپنے واسطے اختیار کی شرط کر لے اور دوسرا اس کو منظور اور قبول کر لے)۔

۳۳۷۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت دو شخص معاملہ کریں سامان کے فروخت کرنے کا تو ان میں سے ہر ایک شخص کو اختیار حاصل ہے جس وقت تک علیحدہ نہ ہوں اور ساتھ رہیں یا ہر ایک دوسرے شخص کو اختیار دے دے پس اگر اختیار دے دے تو بیع اس شرط پر ہوگی اور بیع مکمل ہو جائے گی (البتہ اختیار باقی رہے گا شرط کی وجہ سے) اگر بیع کرنے کے بعد الگ ہوئے اور کسی شخص نے بیع کے معاملہ کو ختم نہیں کیا تو بیع لازم اور نافذ ہو گئی۔

۳۳۸۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار کو اختیار ہے اپنی بیع میں جس وقت تک علیحدہ نہ ہوں مگر یہ کہ بیع بالخیار ہو (یعنی اس میں شرط ہو اختیار کے استعمال کی تو الگ ہونے کے بعد بھی اختیار رہے گا) حضرت نافع نے نقل فرمایا: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اس قسم کی خریدتے جو ان کو پسند ہوتی تو اپنے ساتھی سے الگ ہو جاتے (خریدنے کے بعد تا کہ وہ بیع نہ کر سکے)

۳۳۸۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار کے درمیان بیع مکمل نہیں ہوتی جس وقت تک کہ وہ علیحدہ نہ ہوں لیکن بیع بالخیار (وہ مکمل ہو جاتی ہے لیکن اختیار باقی رہتا ہے)

باب: زیر نظر حدیث شریف کے الفاظ میں حضرت عبد اللہ

بن دینار سے متعلق راویوں کا اختلاف

۳۳۸۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار کے درمیان بیع مکمل نہیں ہو جاتی جس وقت تک وہ علیحدہ نہ ہوں لیکن بیع بالخیار (وہ مکمل ہو جاتی

بالبخارِ حتی يفتَرَقَا أو يَكُونُ بَيْعَ خِيَارٍ وَ رَبَّمَا قَالَ نَافِعٌ أَوْ يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ اخْتَرْ-

۳۳۷۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ حَتَّى يَفْتَرِقَا وَ قَالَ مَرَّةً أُخْرَى مَا لَمْ يَنْفَرِقَا وَ كَانَا جَمِيعًا أَوْ يُخَيَّرَ أَحَدُهُمَا لِالْآخَرِ فَإِنْ خَيَّرَ أَحَدُهُمَا لِالْآخَرِ فَبَايَعَا عَلَى ذَلِكَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ فَإِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ أَنْ تَبَايَعَا وَلَمْ يَتَرَكَ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا الْبَيْعَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ-

۳۳۸۰: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْمُتَبَايِعِينَ بِالْخِيَارِ فِي بَيْعِهِمَا مَا لَمْ يَنْفَرِقَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْبَيْعُ خِيَارًا قَالَ نَافِعٌ لَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا اشْتَرَى شَيْئًا يُعْجَبُهُ فَارَقَ صَاحِبَهُ-

۳۳۸۱: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُتَبَايِعَانِ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَنْفَرِقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ-

۲۰۵۳: بَابُ ذِكْرِ الْإِخْتِلَافِ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ

ابْنِ دِينَارٍ فِي لَفْظِ هَذَا الْحَدِيثِ

۳۳۸۲: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّ بَيْنَ لَابَيْعَ بَيْنَهُمَا

حَتَّى يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

۳۳۸۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ الْقَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ بَيْعٍ فَلَا يَبِيعُ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

۳۳۸۴: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَيْعٍ لَا يَبِيعُ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

۳۳۸۵: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ ذَاوَدَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَكْرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يَزِيدَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ بَيْعٍ لَا يَبِيعُ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

۳۳۸۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ عَنْ بَهْزِ بْنِ أَبِي سَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَيْعٍ فَلَا يَبِيعُ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

۳۳۸۷: أَخْبَرَنَا قُسَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَكُونَ بَيْنَهُمَا عَنْ خِيَارٍ۔

۳۳۸۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَنَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ حَتَّى

ہے لیکن بیع کرنے کا اختیار باقی رہتا ہے۔

۳۳۸۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار کے درمیان بیع مکمل نہیں ہوتی جس وقت تک وہ علیحدہ نہ ہوں لیکن بیع بالخیار۔

۳۳۸۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار کے درمیان بیع مکمل نہیں ہوتی جس وقت تک وہ علیحدہ نہ ہوں لیکن بیع بالخیار۔

۳۳۸۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار کے درمیان بیع مکمل نہیں ہوتی جس وقت تک وہ علیحدہ نہ ہوں لیکن بیع بالخیار۔

۳۳۸۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار کے درمیان بیع مکمل نہیں ہوتی جس وقت تک وہ علیحدہ نہ ہوں لیکن بیع بالخیار۔

۳۳۸۷: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیع اور خریدار کے درمیان بیع بالخیار ہے جس وقت تک علیحدہ نہ ہوں یا ان کی بیع بالخیار ہے۔

۳۳۸۸: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار دونوں کو اختیار ہے جس وقت تک علیحدہ نہ ہوں ہر ایک بیع کو اپنی مرضی کے مطابق

مکمل کرے اور تین مرتبہ اختیار کر لیں۔

۴۳۸۹: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار دونوں کو اختیار ہے جس وقت تک علیحدہ نہ ہوں اور ہر ایک بیع کو اپنی مرضی کے مطابق مکمل کرے۔

باب: جس وقت تک فروخت کرنے والا اور خریدار

دونوں علیحدہ نہ ہوں اس وقت تک ان کو اختیار ہے

۴۳۹۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والا اور خریدار دونوں کو اختیار ہے جس وقت وہ علیحدہ نہ ہوں لیکن یہ کہ بیع کا معاملہ خود اختیار کے ساتھ ہو تو اس میں اختیار حاصل رہے گا۔ علیحدہ ہونے کے بعد بھی اور جہاں نہیں ہے ایک دوسرے سے الگ رہنا اس اندیشہ سے کہ وہ نسخ نہ کریں۔

باب: بیع کے معاملہ میں دھوکہ ہونا

۴۳۹۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی سے معاملہ عرض کیا مجھ کو بیع کے معاملہ میں دھوکہ دیا جاتا ہے آپ نے فرمایا: جس وقت تم کوئی شے فروخت کرو تو تم کہہ دو کہ یہ دھوکہ نہیں ہے (یعنی مجھ کو علم نہیں) بیع میں تو مسلمان کیلئے لازم ہے کہ وہ اپنے بھائی کا نقصان نہ کرے اور جس وقت کوئی شخص فروخت کرتا تو یہی کہتا تو لوگ اس شخص پر رحم کھاتے اور اس کا نقصان جائز خیال کرتے۔

۴۳۹۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص (دور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ناقص العقل تھا) وہ خرید و فروخت کیا کرتا تھا اس کے متعلقین خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور اس شخص کی شکایت کی آپ نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم فروخت کیا کرو تو کہا کرو کہ (میرے سامان میں)

يَتَفَرَّقَا أَوْ يَأْخُذَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِنَ الْبَيْعِ مَا هُوَ يَ وَبَيْنَهُمَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

۴۳۸۹: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَسْمَعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ أَبَانَا هَمَّامٌ عَنْ قَنَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَ يَأْخُذَ أَحَدُهُمَا مَا رَضِيَ مِنْ صَاحِبِهِ أَوْ هُوَ ي۔

۲۰۵۵: بَابُ وَجُوبِ الْخِيَارِ لِلْمُتَبَايِعِينَ

قَبْلَ انْتِزَاعِهِمَا بِأَهْدَانِهِمَا

۴۳۹۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَبَانَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْمُتَبَايِعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ صَفْقَةٌ خِيَارٍ وَلَا يَجِلُّ لَهُ أَنْ يُفَارِقَ صَاحِبَهُ غُشْبَةً أَنْ يُسْتَقْبَلَهُ۔

۲۰۵۶: بَابُ الْخُدَيْعَةِ فِي الْبَيْعِ

۴۳۹۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُخَدَعُ فِي الْبَيْعِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعْتَ إِذَا بَعْتَ فَلَوْلَا خِلَابَةٌ فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا بَاعَ يَقُولُ لَا خِلَابَةَ۔

۴۳۹۲: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ لِي عُقْدِيهِ ضَعْفٌ كَانَ يَبِيعُ وَأَنَّ أَهْلَهُ اتُّوا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ احْجُرْ عَلَيْهِ لَدَعَاؤِهِ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ لَهَاؤُهُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي لَا أَصِيرُ

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا بَعْتَ لِقُلٍّ لَا عِلَاقَةَ

۲۰۵۷: بَاب

الْمُحَلَّةِ

۳۳۹۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو كَثِيرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا بَاعَ أَحَدُكُمْ الشَّاةَ أَوْ اللَّفْحَةَ فَلَا يُحْفَلُهَا.

جانور کے سینہ کا دودھ:

واضح رہے کہ اس طرح کا جمع کیا ہوا دودھ ڈاکٹری اور طبی دونوں اعتبار سے بھی سخت نقصان دہ ہے اور شرعاً بھی یہ فعل منع ہے اس لیے اس سے بچنا ضروری ہے۔

۲۰۵۸: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمَصْرَافِ وَهُوَ أَنْ

يُرْبِطَ اخْتِلَافَ النَّاقَةِ أَوْ الشَّاةِ وَتَتْرَكَ مِنَ

الْحَلْبِ يَوْمَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ حَتَّى يَجْتَمِعَ لَهَا

لَبَنٌ فَيُرِيدَ مُشْتَرِيهَا فِي قِيمَتِهَا لِمَا يَدْرَى

مِنْ كَثْرَةِ لَبِنِهَا

۳۳۹۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَلْقُوا الرُّكْبَانَ لِلْبَيْعِ وَلَا تُصَرُّوا الْإِبِلَ وَالنَّمَمَ مِنْ ابْتِاعٍ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا لَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِنْ شَاءَ امْسَكْهَا وَإِنْ شَاءَ أَنْ يَرُدَّهَا رَدَّهَا وَمَعَهَا صَاعٌ تَمْرٍ.

بستی سے باہر نکل کر خریدنے کی ممانعت:

باب: مصرافہ بیچنے کی ممانعت یعنی کسی دودھ والے جانور کو بیچنے سے کچھ روز قبل اس کا دودھ نہ نکالنا تاکہ

زیادہ دودھ دینے والا جانور سمجھ کر اس کی

زیادہ بولی

(قیمت) لگے

۳۳۹۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ آگے جا کر قافلہ سے نہ طو اور نہ بند کرو دودھ اونٹ اور بکری کا اور اگر کوئی اس قسم کا جانور خریدے (یعنی جس کا دودھ جمع کر لیا گیا ہے) تو اس کو اختیار ہے اگر دل چاہے تو رکھ چھوڑے اور دل چاہے تو واپس کر دے اور ایک صاع کھجور دے دے اس دودھ کے عوض جو خریدار نے استعمال کیا۔

حدیث شریف کا عربی متن کے جملہ ((الرُّكْبَانَ لِلْبَيْعِ)) کا مطلب یہ ہے کہ قافلہ سے آگے جا کر نہ طو یعنی باہر گاؤں

دھوکہ نہیں ہے۔

باب: کسی جانور کے سینہ میں دودھ اکٹھا کر کے فروخت

کرنے سے متعلق

۳۳۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص بکری یا اونٹنی فروخت کرے تو اس کے سینہ میں دودھ جمع نہ کرے۔

وغیرہ سے جو شخص غلہ وغیرہ لے کر شہر اور آبادی میں داخل ہو رہا ہے اور اس آنے والے کو بستی کے نرنج کا علم نہ ہو تو دھوکہ دے کر اور غلط بیانی کر کے تم اس سے غلہ وغیرہ سستا خرید لو پھر شہر میں گراں فروخت کرو یہ عمل اسلام کے خلاف ہے۔

۴۳۹۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَرِثِ قَالَ حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ اشْتَرَى مَضْرَاءً فَإِنْ رَضِيَهَا إِذَا حَلَبَهَا فَلْيَمْسِكْهَا وَإِنْ كَرِهَهَا فَلْيَبْرُدْهَا وَمَعَهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ۔

۴۳۹۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی دودھ ٹھہرا ہوا جانور خریدے اگر اس کو پسند آئے تو اس کو رکھ لے ورنہ اس کو واپس کر دے اور ایک صاع کھجور کا واپس کر دے۔

۴۳۹۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ مَنْ ابْتَاعَ مُحَفَلَةً أَوْ مَضْرَاءً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِنْ شَاءَ أَنْ يُمْسِكَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ شَاءَ أَنْ يَبْرُدَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ لَمْ يَكُنْ سَمْرَاءً۔

۴۳۹۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دودھ روکا ہوا جانور خریدے تو اس کو تین روز تک اختیار حاصل ہے اگر دل چاہے تو اس کو رکھ لے اور اگر دل چاہے تو اس کو واپس کر دے اور ایک صاع کھجور کا واپس کرے نہ کہ گیہوں کا۔ (کیونکہ عرب میں گیہوں کی قیمت کھجور سے زیادہ ہے اس وجہ سے کھجور کی قیمت کے برابر واپس کرنے کا حکم فرمایا۔)

باب: فائدہ اسی کا ہے جو کہ مال کا ذمہ دار ہو

۴۳۹۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا نفع اور فائدہ حمان کے ساتھ ہے۔

۲۰۵۹: بَابُ الْخَرَاجِ بِالضَّمَانِ

۴۳۹۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ وَوَكَيْعٌ لَمَّا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خَفَّابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ۔

ایک قانون شریعت اور فقہاء کرام رضی اللہ عنہم کا استنباط:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں ایک شریعت اسلام کا بنیادی قانون بیان فرمایا گیا ہے اور حضرات فقہاء کرام رضی اللہ عنہم نے مذکورہ حدیث شریف سے بہت سے مسائل مستنبط فرمائے ہیں۔ حاصل حدیث شریف یہ ہے کہ اگر کسی کا مال ضائع ہو جائے تو اس کے نقصان کا ذمہ دار وہی شخص ہے کیونکہ مال کے نفع کا حق دار بھی دراصل وہی شخص تھا۔ مثال کے طور پر کسی شخص نے کوئی غلام خریدا خریدار نے اس غلام سے محنت مزدوری کرانے کے بعد اس سے اجرت حاصل کی۔ پھر اس غلام میں عیب نکل آیا اور وہ غلام فروخت کرنے والے کو واپس کیا تو اس کی مزدوری کا روپیہ خریدار کا ہوگا۔ مزید تفصیل درکار ہو تو کتب فتاویٰ کا مطالعہ سودمند رہے گا۔ خاص طور پر فتاویٰ درالعلوم دیوبند ج: ۳۰ پر متعلقہ حصے کا۔ (جائی)

۲۰۶۰: بَابُ بَيْعِ الْمُهَاجِرِ

لِلْأَعْرَابِيِّ

۳۳۹۸: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ تَمِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ عِدِّي بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ التَّلْقِي وَآنَ يُبَّعَ مُهَاجِرٌ لِلْأَعْرَابِيِّ وَعَنِ النَّصْرِيَّةِ وَالنَّجْشِ وَأَنَ يُسْتَمَّ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمٍ أَخِيهِ وَأَنَ تَسَالَ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أَخِيهَا.

باب: مقیم کا دیہاتی کے لیے مال فروخت کرنا

ممنوع ہے

۳۳۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تلقی سے اور مہاجر کو گاؤں کے باشندہ کا مال فروخت کرنے اور تصریہ اور بخشش سے اور اپنے بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ کرنے سے اور عورت کا اپنی سوکن کے لئے طلاق کہنے سے یعنی شوہر سے (عورت کے) سوکن کی طلاق کے لئے کہنے سے۔

خلاصۃ الباب مذکورہ بالا حدیث شریف میں جو فرمایا گیا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ آپ نے گاؤں دیہات سے شہر میں مال لاکر فروخت کرنے جو شخص آرہا ہے اس کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا کہ ایسے شخص سے شہر اور بستی کا کوئی شخص ہستی اور شہر کے نرخ کم تلا کر اس سے سامان غلہ وغیرہ نہ خریدے کیونکہ باہر سے آنے والا دیہاتی عموماً شہر کے نرخ سے ناواقف ہوتا ہے اور مذکورہ حدیث کے باقی اجزاء سے متعلق تشریح سابق میں عرض کی جا چکی۔

۲۰۶۱: بَابُ بَيْعِ الْحَاضِرِ لِلْبَادِي

۳۳۹۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ ﷺ نَهَى أَنْ يُبَّعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَإِنْ كَانَ أَبَاهُ أَوْ أَخَاهُ.

باب: کوئی شہری شخص دیہاتی کا مال فروخت نہ کرے

۳۳۹۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کسی شہری کو باہر والے شخص کا مال فروخت کرنے سے اگرچہ اس کا والد یا بھائی ہو۔

۳۵۰۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ نُوحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهَيْتَا أَنْ يُبَّعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ أَوْ أَبَاهُ.

۳۵۰۰: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کسی شہری کو باہر والے شخص کا مال فروخت کرنے سے اگرچہ اس کا والد یا بھائی ہو۔

۳۵۰۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ قَالَ نَهَيْتَا أَنْ يُبَّعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ.

۳۵۰۱: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ کوئی شہری کسی باہر والے کا مال فروخت کرے۔

۳۵۰۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی کسی باہر کے شخص کا مال و اسباب فروخت نہ کرے لوگوں کو (ان کے حال پر) چھوڑ دو کہ جس کا دل چاہے گا اور جس طرح سے لوگوں کا دل چاہے گا وہ مال و اسباب فروخت کریں اللہ عزوجل رزق عطا فرماتا ہے ایک کو دوسرے سے۔

۳۵۰۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ (بستی سے) آگے جا کر قافلہ سے ملاقات نہ کرو مال و اسباب خریدنے کے لئے اور تم لوگوں میں سے کوئی شخص دوسرے کے مال پر مال فروخت نہ کرے اور نہ نجش کرے کوئی شہری شخص کسی دیہات والے کے لیے۔

۳۵۰۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی نجش سے اور قافلہ سے آگے جا کر ملاقات کرنے سے اور کسی شہری (یعنی بستی کے شخص) کو دیہاتی کا مال فروخت کرنے سے۔

۳۵۰۲: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعَا النَّاسَ يَرْزُقُ اللَّهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ۔

۳۵۰۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلْقُوا الرُّحْبَانَ لِلْبَيْعِ وَلَا يَبِيعَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔

۳۵۰۴: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمُحْكَمِ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْمُهَلَّبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ قُرَيْبٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنِ النَّجْشِ وَالْفَلَقِ وَأَنَّ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔

خلاصہ العباب ☆ مثلاً کوئی آدمی دیہات سے غلہ وغیرہ لے آیا فروخت کرنے کی فرض سے اور اس کا خیال یہ تھا کہ میں یہ غلہ گیسوں جاؤں وغیرہ جو مارکیٹ میں ریٹ چل رہا ہے اس کے مطابق فروخت کروں وہاں کے رہنے والے شہری یا گاؤں کے رہنے والے نے اس سے کہا کہ تم یہ چیز میرے ذمہ کر دو جب ریٹ بڑھے گا اور غلہ میں کمی ہوگی تو میں فروخت کر دوں گا تو شریعت مطہرہ نے اس عمل سے منع فرمایا اور اس عمل کو ناجائز قرار دیا کیونکہ اس سے سارے عمل میں دیہاتی آدمی کا نقصان ہے اس لئے کہ وہ مارکیٹ کے ریٹ سے بے خبر ہوتا ہے یہ شخص اس کو دھوکہ میں رکھ کر زیادہ قیمت پر بیچ کر خود خوب نفع حاصل کرنا چاہتا ہے اور اس کو عدم واقفیت کی بناء پر نقصان میں رکھنا چاہتا ہے جس کا شریعت نے سختی سے منع فرمایا ہے۔ (جائی)

”نجش“ کا مطلب ہے کسی شخص سے اس کی ملکیت والی شے خریدنا مقصد نہ ہو لیکن دوسرے آدمی سے اس کو قیمت زیادہ ادا کرنے کی نیت سے کسی چیز کی قیمت خواہ مخواہ بڑھانا اس سے چونکہ خریدار کا نقصان ہوتا ہے اس وجہ سے اس کو منع فرمایا گیا اور قافلہ سے آگے جا کر ملنے کی وجہ سابق میں عرض کی جا چکی کہ اس طریقہ کار سے دیہات سے آنے والے شخص کا نقصان ہوتا ہے اور وہ اپنی بیچ کم قیمت میں دے بیٹھتا ہے اس وجہ سے اس سے بھی منع کیا گیا کہ کوئی بستی والا دیہات سے آنے والے کی شے فروخت نہ کرے۔

باب : ۲۰۶۲

التَّلْقِي

۳۵۰۵: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ التَّلْقِي.

۳۵۰۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ أَحَدِكُمْ عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ تَلْقِي الْجَلْبِ حَتَّى يَدْخُلَ بِهَا السُّوقَ لِأَقْرَبِهِ أَبُو أُسَامَةَ وَقَالَ نَعَمْ.

۳۵۰۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَائِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُتْلَقَ الرَّكْبَانُ وَأَنْ يَبْعَ حَاضِرٌ لِنَادٍ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَوْلُهُ حَاضِرٌ لِنَادٍ قَالَ لَا يَكُونُ لَهُ بَيْعٌ.

۳۵۰۸: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا جُرَيْجٌ قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ الْقُرْدُوسِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ سِيرِينَ يَقُولُ سَمِعْتُ أُمَّ هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْقُوا الْجَلْبَ فَمَنْ تَلَقَاهُ فَاشْتَرَى مِنْهُ فَإِذَا آتَى سِدَّةَ السُّوقِ فَهُوَ بِالْبَيْعِ.

باب: ۲۰۶۳ سَوْمُ الرَّجُلِ عَلَى سَوْمِ آخِيهِ
۳۵۰۹: حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

باب: قافلہ سے آگے جا کر ملاقات کرنے کی ممانعت سے متعلق

۳۵۰۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی تلتقی سے یعنی آگے جا کر قافلہ کی ملاقات سے (اس کی تفسیر گزر چکی)

۳۵۰۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی قافلہ سے آگے جا کر ملنے سے جس وقت تک کہ وہ (گاؤں کا فروخت کرنے والا) خود بازار میں نہ آجائے اور خود بھاؤ نہ دیکھ لے (یعنی مارکیٹ میں اس سامان کی جو قیمت ہے وہ خود آ کر معلوم نہ کر لے)

۳۵۰۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلوں کی ملاقات سے ممانعت فرمائی (بستی سے باہر جا کر) اور شہری کو دیہاتی کیلئے فروخت کرنے سے طاؤس نے نقل کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ اس سے کیا مراد ہے کہ شہری آدمی فروخت نہ کرے دیہات کے رہنے والے شخص کے واسطے تو انہوں نے کہا شہری آدمی دلال (یا ایجنٹ) نہ بنے باہر والے شخص کا۔

۳۵۰۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مال لے کر آئے اس قافلہ سے نہ ملو (یعنی بستی اور آباوی کے باہر جا کر) اور اگر کوئی شخص قافلہ سے جا کر ملے اور مال خرید لے پھر مال والا شخص بازار میں آئے (اور مشاہدہ کرے کہ مجھ کو دھوکہ دیا گیا کہ مارکیٹ میں اس کی شے کی قیمت زیادہ ہے) تو اس کو اختیار حاصل ہے اگر دل چاہے تو بیع فتح کر لے اور اپنا مال واپس لے لے۔

باب: اپنے بھائی کے نرخ پر نرخ لگانے سے متعلق

۳۵۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ فروخت کرے کوئی شہری شہر اور بستی سے باہر والے شخص کو اور تم لوگ نہ بخش کرو اور نہ بھاؤ لگائے کوئی شخص دوسرے مسلمان

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْعَنُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يُسَاوِمِ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ وَلَا تَسَالِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتُكْتَبِي مَا فِي إِيَّانِهَا وَلْتُنكِحَ فَإِنَّمَا لَهَا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهَا۔

بھائی کے قیمت لگانے کے بعد جس وقت اس کی قیمت مقرر ہو چکی ہو اور فروخت کرنے والا فروخت کرنے کو مستعد ہو گیا اور نہ پیغام (نکاح) بھیجے اور نہ مطالبہ کرے کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا تاکہ پلٹ لے جو اس کے برتن میں آتا تھا اور نکاح کرے جو اس کی قسمت میں اللہ عزوجل نے لکھا ہے اس کو ملے گا۔

آپسی بھائی چارگی کے رہنما اصول:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں معاشرہ کی فلاح و بہبود اور آپسی بھائی چارگی کے جذبہ کے پیش نظر چند ذریعے و رہنما اصول تجارت وغیرہ بیان فرمائے گئے ہیں پہلی بات تو یہ ارشاد فرمائی گئی ہے کہ اگر کوئی گاؤں دیہات سے کوئی شے فروخت کرنے لہتی میں آ رہا ہو تو چونکہ وہ ہستی اور شہر کے نرخ سے ناواقف ہوگا اس لیے ہستی کے باہر جا کر اس کی چیز کی قیمت نہ لگاؤ۔ دوسری بات یہ فرمائی گئی ہے کہ اگر کسی مسلمان بھائی نے کسی شے کی قیمت لگا دی تو تم اس چیز کی قیمت نہ لگاؤ اس سے دوسرے مسلمان بھائی کی دل رنجی ہوگی اس طریقہ سے دوسرے مسلمان بھائی کو دل آزاری سے بچانے کے لیے یہ قلم فرمایا گیا کہ اگر کسی عورت سے کسی کا رشتہ نکاح جارہا ہو تو جس وقت تک وہاں سے دوسرے کا رشتہ کا مسئلہ ایک طرف نہ ہو جائے اس وقت تک اپنا رشتہ نہ بھیجے جو ساتھ ہی ساتھ ازدواجی نظام سے متعلق یہ اصول بھی ارشاد فرمادیا گیا کہ کسی عورت کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ شوہر سے کہے کہ پہلے تم اپنی پہلی بیوی (یعنی سوکن) کو طلاق دو بلکہ جس کی تقدیر میں جس قدر رزق ہے وہ اس کو ملتا رہے گا۔

باب: اپنے (مسلمان) بھائی کی بیع پر بیع نہ کرنے سے

۲۰۶۳: بَابُ بَيْعِ الرَّجُلِ عَلَى

متعلق

بَيْعِ أَخِيهِ

۳۵۱۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہ فروخت کرنے کوئی تمہارے میں سے اپنے بھائی کے فروخت کرنے پر۔

۳۵۱۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ وَاللَيْثِ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَا يَبْعُ أَحَدُكُمْ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ۔

۳۵۱۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ فروخت کرے کوئی اپنے بھائی کے فروخت کرنے پر جس وقت تک کہ دوسرے شخص سے بھاؤ ہو رہا ہو جب تک دخل اندازی نہ کرے۔

۳۵۱۱: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَبْعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ حَتَّى يَتَعَاقَ أَوْ يَدْرَ۔

باب: بخشش کی ممانعت

۲۰۶۵: بَابُ النَّجْشِ

۳۵۱۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

۳۵۱۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

نے نجش سے منع فرمایا۔

۴۵۱۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تمہارے میں سے کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے فروخت کرنے پر فروخت نہ کرے شہری اور دیہاتی کو اور تم لوگ (سامان فروخت کرنے میں) نجش نہ کرو اور کوئی خاتون اپنی بہن (سوکن) کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ وہ الٹ لے جو اس کے برتن میں ہے۔

۴۵۱۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شہری کسی باہر والے کا سامان فروخت نہ کرے اور تم لوگ نجش نہ کرو اور کوئی خاتون اپنی بہن (سوکن) کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ وہ الٹ لے جو اس کے برتن میں ہے۔

باب: بیلام سے متعلق

۴۵۱۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیالہ اور ایک کپل بیلام فرمایا۔

باب: بیع ملامہ سے متعلق احادیث

۴۵۱۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی بیع ملامہ اور بیع متابزہ سے۔

عَمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ النَّجْشِ۔

۴۵۱۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ شُعْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ وَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَزِيدُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ الْأَخْرَاجِ لِتَكْفِي مَا فِي إِنْثَاهَا۔

۴۵۱۴: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَزِيدُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أَخِيهَا لِتَسْكُنِي بِهِ مَا فِي صَحْفَتِهَا۔

باب: بیع فیمن یزید

۴۵۱۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ وَعَبَسَى بْنُ يُونُسَ قَالََا حَدَّثَنَا الْأَعْضُرُ ابْنُ عَجَلَانَ عَنْ أَبِي بَكْرٍِ الْحَدَّادِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَاعَ قَدْحًا وَجَلَسًا فِيمَنْ يَزِيدُ۔

باب: بیع الملامسة

۴۵۱۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالطُّوَيْطِيُّ ابْنُ سَيْكِبٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ جَبَانَ وَأَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمَلَامَسَةِ وَالْمَتَابَزَةِ۔

خلاصہ الابواب ☆

بخش اور بہن کی طلاق کی ممانعت:

حدیث ۴۵۱۴ میں بخش سے مراد یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی کوئی چیز فروخت کر رہا ہے اور کسی نے اس کی مقرر کردہ قیمت پر رضامندی ظاہر کر کے خریدار بن گیا اور ایک اور شخص آ کر اسے بہکانا شروع کر دے کہ میں تم سے زیادہ ریٹ پر خریدنا چاہتا ہوں یہ طریقہ بالکل غلط اور نامناسب ہے پہلے بھی ایسا مضمون گزر چکا ہے اور دوسرا مسئلہ یہ کہ کوئی بھی خاتون اپنی سوکن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے کیونکہ وہ بھی اسی طرح عورت اور اس کی بہن ہے وہ یہ سمجھ لے کہ اگر مجھے طلاق ہو تو میرا کیا بنے گا کتنی بڑی آزمائش بن جائے گی اگر اپنے لئے یہ بات پسند نہیں تو دوسری سوکن کو بھی طلاق دلوانا اس پر ظلم کرنے کے مترادف ہے یہ بات اہل ہے کہ جو رزق اللہ تعالیٰ جس کی قسمت میں جس انداز سے لکھا ہے وہ مل کر رہے گا کسی کو بے گھر کرنا اس کے لئے خاوند کو اکسانا بالکل نامناسب اور جہالت ہے۔ (جائز)

بیع من یزید کیا ہے؟

حدیث ۴۵۱۵ میں جو بیع من مزید استعمال ہوا ہے آج کی اصطلاح میں اس کو نیلام سے تعبیر کیا جاتا ہے کسی زمانہ میں اس کو ہراج سے تعبیر کرتے تھے اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص کسی چیز کی فروخت کا اعلان وغیرہ کرے اور کہے کہ کون شخص اس شے کی قیمت زیادہ دے گا؟ بہر حال رسول کریم ﷺ سے نیلام کرنے کا ثبوت ہے جیسا کہ مذکورہ حدیث میں ہے۔

بیع ملامسہ اور بیع منابزہ:

مذکورہ بالا دونوں اقسام دور جاہلیت میں رائج تھیں اور اس کی صورت یہ ہوتی تھی کہ ایک شخص دوسرے شخص کا کپڑا چھولیا کرتا تھا یعنی فروخت کرنے والا شخص اور خریدنے والا شخص بوقت بیع ایک دوسرے کے کپڑے چھولیا کرتے تھے تاکہ بیع لازم ہو جائے اور اس طرح کرنے سے بیع لازم ہو جاتی تھی اس طرح کی بیع کو بیع ملامسہ کے نام سے تعبیر کیا جاتا تھا۔ اسلام نے اس طرح کی بیع کو ناجائز قرار دیا جیسا کہ فتاویٰ شامی میں ہے: "قوله فنهى عنها کلها فی الصحیحین من حدیث ابی ہریرہ نہی رسول اللہ ﷺ عن الملامسۃ زاد مسلم اما الملامسۃ فان للمس کل منهما توب صاحبہ بغیر تامل للیزم الامس البیع من غیر خیار ہی عند الرویة" ... (رد المحتار الشامی، ص: ۱۰۹ ج ۲) نعمانیہ دیوبند اور اسلام نے ساتھ ہی ساتھ بیع منابزہ کو بھی ناجائز قرار دیا اور یہ بیع بھی زمانہ جاہلیت میں رائج تھی کہ خریدار فروخت کرنے والے کی طرف اور فروخت کرنے والا شخص خریدار کی جانب اپنا کپڑا پھینک دیا کرتا تھا تو یہ بیع لازم ہو جاتی تھی وہ لوگ نہ تو ایجاب و قبول کرتے اور نہ کسی فریق کو خیار رویت حاصل ہوتا تھا جیسا کہ فتاویٰ شامی میں ہے: "والمنازۃ ان ینبذ کل واحد منهما توبہ الی الآخرہ ولان ینظر کل واحد منهما الی توب صاحبہ علی جعل النبذ بیعا و ہذہ بیوعا یتعارفونہا فی الجاہلیۃ" الخ (رد المحتار، ص: ۱۰۹ ج ۲ نعمانیہ دیوبند)

۲۰۶۷: تفسیر ذلك

باب: مندرجہ بالا حدیث کی تفسیر

۳۵۱۷: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمَلَامَةِ لِمَسِ الثَّوْبِ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَعَنِ الْمُنَابَذَةِ وَهِيَ طَرْحُ الرَّجُلِ لَوْبَةَ إِلَى الرَّجُلِ بِالتَّبَعِ قَبْلَ أَنْ يَحْتَلِبَهُ أَوْ يَنْظُرَ إِلَيْهِ.

۳۵۱۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی (بیع) ملامہ سے وہ کپڑے کا چھوٹا ہے اور اس کو نہ دیکھنا (یعنی اندر کی جانب سے وہ کیسا ہے؟) اور آپ نے منع فرمایا منابذہ سے اور وہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنا کپڑا دوسرے کی جانب پھینک دے نہ تو اس کو اٹھائے اور نہ ہی اس کو دیکھے۔

۲۰۶۹: باب بیع المنابذة

باب: بیع منابذہ سے متعلق حدیث

۳۵۱۸: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَالطَّرِيفُ بْنُ سَيْكِنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَآلَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَلَامَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ.

۳۵۱۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی بیع ملامہ اور بیع منابذہ سے۔

۳۵۱۹: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ عَنِ الْمَلَامَةِ وَالْمُنَابَذَةِ.

۳۵۱۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کی بیع سے منع فرمایا ملامہ اور منابذہ سے۔

۲۰۷۰: باب تفسیر ذلك

باب: مذکورہ مضمون کی تفسیر

۳۵۲۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى بْنِ بَهْلُولٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدًا يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَلَامَةِ وَالْمُنَابَذَةِ وَالْمَلَامَةُ أَنْ يَتْبَاعَ

۳۵۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی بیع منابذہ سے اور بیع ملامہ سے اور بیع ملامہ یہ ہے کہ دو شخص رات میں دو کپڑوں پر معاملہ کریں اور ہر ایک شخص دوسرے شخص کے کپڑے کو ہاتھ لگائے اور منابذہ یہ ہے کہ ایک آدمی اپنا کپڑا دوسرے کی جانب پھینک دے اور وہ اس کی

جانب پھینکے اور اس پر بیچ ہو۔

الرَّجُلَانِ بِالْقُوبَيْنِ تَحْتَ اللَّيْلِ يَلْمِسُ كُلُّ رَجُلٍ مَنِهْمَا ثَوْبَ صَاحِبِهِ بِيَدِهِ وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يَنْبَذَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ الثَّوْبَ وَ يَنْبَذَ الْآخَرُ إِلَيْهِ الثَّوْبَ لِيَتْبَاعَا عَلَى ذَلِكَ۔

۴۵۲۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی بیچ ملامس سے اور ملامس یہ ہے کہ (خریدار فروخت کرنے والے کے) کپڑے کو ہاتھ لگائے اور اس کی جانب نہ دیکھے اور بیچ منابذہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنا کپڑا دوسرے شخص کی جانب پھینک دے اور وہ اس کو اٹھ کر نہ دیکھے۔

۴۵۲۱: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ شَهَابٍ أَنَّ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ أَحْبَبَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ لِمَسِّ الثَّوْبِ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَعَنِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُنَابَذَةُ مَرُوحُ الرَّجُلِ ثَوْبَهُ إِلَى الرَّجُلِ قَبْلَ أَنْ يَقْلِبَهُ۔

۴۵۲۲: حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول کریم نے دو قسم کے لباس کی ممانعت ارشاد فرمائی اور دو قسم کے فروخت کرنے سے منع فرمایا بیچ ملامس اور بیچ منابذہ میں اور بیچ منابذہ یہ ہے کہ دوسرے شخص سے کہا جائے کہ جس وقت میں یہ کپڑا پھینک دوں تو بیچ صحیح ہوگئی اور بیچ ملامس یہ ہے کہ کپڑے کو ہاتھ لگائے نہ تو اس کو کھولے اور نہ کپڑا الٹ کر دیکھے جس وقت وہ کپڑا چھوئے یعنی کپڑے کو ہاتھ لگائے تو بیچ لازم ہوگئی اور دو قسم کے لباس کو بیان نہیں فرمایا وہ یہ ہے کہ کپڑا ایک مونڈھے پر ہو اور دوسرا مونڈھا کھلا ہوا ہے دوسرے یہ کہ گوٹ مار کر بیٹھ جائے اور کپڑا اس طریقہ سے ہانڈھے کہ ستر کھلی رہے۔

۴۵۲۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ أَمَّا الْبَيْعَتَانِ فَاَلْمَلَامَسَةُ وَالْمُنَابَذَةُ وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يَقُولَ إِذَا نَبَذْتُ هَذَا الثَّوْبَ فَقَدْ وَجَبَ بَعْضُ الْبَيْعِ وَالْمَلَامَسَةُ أَنْ يَمَسَّهُ بِيَدِهِ وَلَا يَنْشُرَهُ وَلَا يَقْلِبَهُ إِذَا مَسَّهُ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ۔

۴۵۲۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کے لباس استعمال کرنے کی ممانعت فرمائی اور دو قسم کی بیچ سے منع فرمایا۔ ایک تو بیچ ملامس سے اور دوسری بیچ منابذہ سے اور یہ دونوں بیچ دور جاہلیت میں رائج تھیں۔

۴۵۲۳: أَخْبَرَنَا هُرُونُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ أَبِي الزُّرْقَانِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بَرْقَانَ قَالَ بَلَغَنِي عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لُبْسَيْنِ وَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعَتَيْنِ عَنِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمَلَامَسَةِ وَهِيَ بِيْرُوعٌ كَانُوا يَتْبَاعُونَ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ۔

۴۵۲۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کی بیوع کی ممانعت فرمائی ایک تو بیچ منابذہ سے دوسرے بیچ

۴۵۲۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ عَنِ خَبِيبٍ عَنْ

ملا سہ سے۔ انہوں نے بیان کیا کہ بیع ملامہ یہ ہے کہ ایک مرد دوسرے سے کہے کہ یہ کپڑا تمہارے کپڑے کے عوض فروخت کرتا ہوں اور دونوں ایک دوسرے کے کپڑے کو نہ دیکھیں بلکہ صرف اس کو ہاتھ لگائیں اور بیع منابذہ یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے سے کہے کہ جو تمہارے پاس ہے اس کو پھینک دو اور دوسرا کہے کہ جو تمہارے پاس ہے تم اس کو پھینک دو لیکن کسی دوسرے کو اس کا علم نہ ہو کہ دوسرے شخص کے پاس کس قدر ہے جو اس کے مشابہ ہو۔

حَفْصِ بْنِ غَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ بَيْعَيْنِ أَمَّا الْبَيْعَانِ فَالْمُنَابَذَةُ وَالْمَلَامَةُ وَزَعَمَ أَنَّ الْمَلَامَةَ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ أَيْبَعُكَ قُرْبَى بِتَوْبِكَ وَلَا يَنْظُرَ وَاحِدٌ مِنْهُمَا إِلَى قُرْبَى الْآخَرِ وَلَكِنْ يَلْمِسُهُ لَمَسًا وَأَمَّا الْمُنَابَذَةُ أَنْ يَقُولَ أَنْذُ مَا مَعِيَ وَتَبْدُ مَا مَعَكَ لِشَرِي أَحَدُهُمَا مِنَ الْآخَرِ وَلَا يَدْرِي كُلٌّ وَاحِدٌ مِنْهُمَا كَمَّ مَعَ الْآخَرِ وَنَحْوًا مِنْ هَذَا الْوَصْفِ۔

باب: کنکری کی بیع سے متعلق

۳۵۲۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کنکری کی بیع سے اور دھوکہ کی بیع سے۔

باب: بیع الحصاة

۳۵۲۵: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ بَيْعِ الْحِصَاةِ وَعَنْ بَيْعِ الْغُرْرِ۔

باب: پھلوں کی فروخت ان کو پکنے دینے سے

پہلے پہلے

۳۵۲۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ نہ فروخت کرو پھل کو درخت پر جس وقت تک کہ اس کے پھل نہ پک جائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہائے کو ایسے پھل فروخت کرنے سے۔

باب: بیع الثمر قبل أن يبدؤ صلاحه

صلاحه

۳۵۲۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ۔

۳۵۲۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی پھل فروخت کرنے سے جس وقت تک کہ اس کے بہتر ہونے کی حالت کا علم نہ ہو (یعنی جس وقت تک پھل کے پک جانے کا علم ہو اس وقت ان کی فروخت کی جائے)۔

۳۵۲۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ۔

۳۵۲۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ پھلوں کو فروخت نہ کرو جس وقت تک کہ ان کی پختگی کے بارے میں معلوم نہ ہو جائے (یعنی جب تک پھل نہ پک

۳۵۲۸: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَالْحَرِثُ بْنُ مَسْكِينٍ لِرَأْيِهِ عَلَيَّ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ

جائے تو اس وقت تک ان کو فروخت نہ کرو) اور نہ فروخت کرو پھلوں کے بدل پھل کو یعنی درخت کے پھل کا اندازہ لگا کر اور اس کے برابر خشک پھلوں کے عوض میں پھل فروخت نہ کرو کیونکہ اس میں کمی بیشی کا اندیشہ ہے۔ حضرت ابن شہاب نے نقل کیا کہ جو مجھ سے حضرت سالم نے نقل کیا کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی پھل کو اسی پھل کے عوض میں فروخت کرنے سے۔

۳۵۲۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا تم لوگ پھلوں کو فروخت نہ کرو جس وقت تک کہ ان کی بہتری کی حالت معلوم نہ ہو جائے۔

۳۵۳۰: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی (بیع) منابرة مزابنة اور محاقلة سے اور آپ نے پھلوں کے فروخت کرنے سے منع فرمایا جس وقت تک کہ ان کی پختگی کا حال معلوم نہ ہو جائے اور آپ نے ممانعت فرمائی پھلوں کے فروخت کرنے سے مگر روپیہ اور اشرفیوں کے عوض اور آپ نے عرایا میں رخصت عطا فرمائی۔

۳۵۳۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی مزابنة اور محاقلة سے اور پھلوں کے فروخت کرنے سے جس وقت تک کہ وہ کھانے کے لائق نہ ہو جائیں (یعنی پک نہ جائیں) اور آپ نے اجازت عطا فرمائی عرایا میں۔

خلاصہ الباب ☆ درختوں پر کپے پھلوں اور بیج کا رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کیونکہ کسی کو معلوم نہیں درختوں پر پھل کچا جس قدر ہے ویسے ہی وہ پک جائے گا بلکہ آندھی طوفان بارش وغیرہ یا کسی اور آفت کی وجہ سے درخت بھی گر سکتے ہیں پھلوں میں کیزا لگ کر باغ اجڑ سکتا ہے لہذا جب تک پھل پک نہ جائیں یا فروخت کے قابل نہ ہو جائیں تب تک فروخت کرنا سخت ممنوع ہے کیونکہ اس میں لڑائی جھگڑا اور جان تک کا خطرہ ہو سکتا ہے اس سے اجتناب ضروری ہے۔

منابرة مزابنة محاقلة کیا ہے؟

شریعت کی اصطلاح میں منابرة کہتے ہیں کہ زمین کی پیداوار کے حصے کو اجیرت یا کرایہ وغیرہ پر دینے سے یعنی ایک شخص کسی

حَدَّثَنِي سَعِيدٌ وَ أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الشَّمْرَ حَتَّى يَبْدُ وَ صَلَاحُهُ وَلَا تَبْتَاعُوا الشَّمْرَ بِالشَّمْرِ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ حَدَّثَنِي سَالِمٌ بِنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مِثْلِهِ سَوَاءً۔

۳۵۲۹: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ قَالَ سَمِعْتُ طَاوُسًا يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ قَامَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَا تَبِيعُوا الشَّمْرَ حَتَّى يَبْدُ وَ صَلَاحُهُ۔

۳۵۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْمُنَابَرَةِ وَالْمَزَابِنَةِ وَالْمَحَاقِلَةِ وَأَنَّ يُبَاعَ الشَّمْرُ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَ أَنْ لَا يُبَاعَ إِلَّا بِالدَّنَانِيرِ وَالدَّرَاهِمِ وَرَخَصَ فِي الْعَرَايَا۔

۳۵۳۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُنَابَرَةِ وَالْمَزَابِنَةِ وَالْمَحَاقِلَةِ وَبِيعَ الشَّمْرَ حَتَّى يُطْعَمَ إِلَّا الْعَرَايَا۔

کو زمین دے تاکہ وہ زمین کے اندر بل چلائے اور بیج ڈالے اور زمین سے جو بھی پیداوار ہو اس میں سے تمہاری یا جو تمہاری یا آدھا زمین کا مالک خود لینے کے لیے کہے تو رسول کریم ﷺ نے اس کی ممانعت فرمائی کیونکہ اس میں اجرت مجہول ہے اور ہو سکتا ہے کہ بالکل ہی پیداوار نہ ہو کیونکہ زمین میں پیداوار ہونا یا نہ ہونا کسی کے اختیار میں نہیں ہے اور بیج حراہت کی صورت یہ ہے کہ درخت کے اوپر جس مقدار میں پھل لگے ہیں اس کا اور درخت سے اتارے گئے پھل کے عوض درختوں پر لگے ہوئے پھل کو فروخت کیا جائے مثال کے طور پر کسی نے اندازہ کر لیا کہ درخت کے اوپر سے ایک سو من آم وغیرہ حاصل ہوں گے تو زمین پر موجود اور درخت سے اترے ہوئے سو من آم ان مجہول آم کے عوض دیئے جائیں تو یہ ناجائز ہے کیونکہ اس کا صحیح اندازہ معلوم نہیں کہ درخت سے کس مقدار میں پھل اترے گا اس میں کمی بیشی لازماً ہوگی اور محال ہے کہ یہ لگے ہوئے پھل کی مقدار کا اندازہ کیا گیا کہ گیہوں کی ہالیوں میں سے کتنے من غلہ نکلے گا پھر اس مقدار میں گیہوں کے عوض فروخت کر دے یہ بھی ناجائز ہے۔ ہمارے معاشرہ میں عام طور پر یہ تمام صورتیں پائی جاتی ہیں جو کہ شرعاً قطعاً ناجائز ہیں اور مندرجہ بالا حدیث شریف میں مذکور لفظ عرایا کی تشریح یہ ہے کہ عرایا عربی لفظ عربیہ کی جمع ہے اس کی صورت یہ ہے کہ لوگ اپنے باغ میں سے ایک یا دو درخت مسکین کو دے دیتے پھر بار بار اس کے باغ میں آنے سے دشواری محسوس کرنے کی وجہ سے ان کو دیئے گئے درخت کے پھل جو کہ درخت پر ہی لگے ہیں اس مقدار کے درخت سے اترے ہوئے پھل دے دیتے تو یہ جائز ہے کیونکہ یہ ایک قسم کا صدقہ ہے اور غرباء کی مدد کی ایک بہترین صورت ہے۔ (جائی)

۴۵۳۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا عَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الشَّعْلِ حَتَّى يُطْعَمَ.

۴۵۳۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے کھجور کے فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی جب تک کہ وہ کھانے کے قابل نہ ہو جائے۔

باب: پھلوں کے پختہ ہونے سے قبل ان کا اس

شرط پر خریدنا کہ پھل کاٹ لیے

جائیں گے

۴۵۳۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت بیان فرمائی پھلوں کے فروخت کرنے کی جس وقت تک کہ ان کے رنگ پر کشش نہ ہو جائیں۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! رنگ کے پر کشش ہونے کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ پھل سرخ ہو جائیں یعنی وہ پکنے کے قریب ہو جائیں اور اب کوئی مصیبت کا احتمال نہ رہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: دیکھو اگر اللہ عزوجل پھلوں کو روک دے اور وہ نہ پکیں (یعنی پھل پختہ نہ ہوں) تو تمہارے میں سے کوئی اپنے بھائی کا مال کس چیز کے عوض میں لے گا۔

۴۰۷۳: بَابُ شِرَاءِ الشِّمَارِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ وَ

صَلَاحَهَا عَلَى أَنْ يَقْطَعَهَا وَلَا يَتْرُكَهَا إِلَى

أَوَّلِ إِدْرَاكِهَا

۴۵۳۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَرِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الشِّمَارِ حَتَّى تَزْهِيَ قَبْلَ مَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَزْهِي قَالَ حَتَّى تَحْمَرَّ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ مَنَّ اللَّهُ الشَّمْرَةَ فِيمَ يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مَا نَأْخُذُ.

۲۰۷۴: بَابُ وَضْعِ الْجَوَائِحِ

۲۵۳۴: أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا جَحَّاحٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ بَعَثَ مِنْ أَحْيِكَ نَمْرًا فَأَصَابَتْهُ جَانِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ بِهِ شَيْئًا بِمِ تَأْخُذَ مَالِ أَحْيِكَ بِغَيْرِ حَقٍّ.

۲۵۳۵: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ بَاعَ نَمْرًا فَأَصَابَتْهُ جَانِحَةٌ فَلَا يَأْخُذُ مِنْ أَحْيِهِ وَذَكَرَ شَيْئًا عَلَى مَا يَأْكُلُ أَحَدُكُمْ قَالَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ.

۲۵۳۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ وَهُوَ الْأَعْرَجُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَضَعَ الْجَوَائِحَ.

۲۵۳۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ عِيَّاصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَصِيبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْمَارٍ بِتَاعِهَا فَكَتَرَ دَيْنُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذَلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُدُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ.

۲۰۷۵: بَابُ بَيْعِ الثَّمَرِ سِنِينَ

۲۵۳۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ قَالَ قُتَيْبَةُ عَتِيقُ بِالْكَافِ وَالصَّوَابُ عَتِيقٌ عَنْ جَابِرِ عَنِ

باب: پھلوں پر آفت آنا اور اس کی تلافی

۲۵۳۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اپنے بھائی کے ہاتھ کھجور فروخت کرو پھر اس پر مصیبت نازل ہو جائے تو تم کو اس کے مال میں سے کچھ لینا درست نہیں (آخر تم کس شے کے عوض اپنے بھائی کا مال لو گے؟)۔

۲۵۳۵: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص پھل فروخت کرے پھر اس پر کسی قسم کی آفت نازل ہو جائے تو وہ اپنے بھائی کا مال نہ وصول کرے۔ آپ نے کچھ فرمایا اسی طرح سے یعنی آخر کار کس بات میں سے تم میں کوئی شخص دوسرے مسلمان بھائی کا مال کھائے؟

۲۵۳۶: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آفات کا نقصان ادا کرایا۔

۲۵۳۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک آدمی نے پھل کی خریداری کی ان پر آفت آنے سے قبل اور وہ شخص بہت مقروض ہو گیا آپ نے فرمایا تم اس کو صدقہ دے دو چنانچہ لوگوں نے صدقہ خیرات کیا۔ جس وقت اس شخص کا قرض پورا نہ ہوا آپ نے اس کے قرض خواہوں سے فرمایا: تم اب لے لو جو کچھ تم دل لیا وہ کافی ہے اور کچھ نہیں ملے گا (مطلب یہ ہے کہ جو پھل ربا ہے اس پر قناعت کرو دراصل ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ جب پھلوں پر قدرتی آفت آجائے تو تم کو بالکل کچھ بھی نہ ملتا)۔

باب: چند سال کے پھل فروخت کرنا

۲۵۳۸: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی چند سالوں کا پھل فروخت کرنے سے۔

النَّبِيِّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ سَيْنِينَ۔

۲۰۷۶: بَابُ بَيْعِ التَّمْرِ

بِالتَّمْرِ

۳۵۳۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَابِ۔

۳۵۴۰: أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُرَابَنَةِ وَالْمُرَابَنَةُ أَنْ يُبَاعَ مَا فِي رُؤُوسِ النَّخْلِ بِتَمْرٍ بِكَيْلٍ مُتَمَسِّئٍ إِنْ زَادَ لِي وَإِنْ نَقَصَ لِعَلِيٍّ۔

۲۰۷۷: بَابُ بَيْعِ الْكُرْمِ

بِالزَّرْبِيبِ

۳۵۴۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُرَابَنَةِ وَالْمُرَابَنَةُ بَيْعُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعُ الْكُرْمِ بِالزَّرْبِيبِ كَيْلًا۔

۳۵۴۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ طَارِقِ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ الْمَسْبُوحِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُرَابَنَةِ۔

۳۵۴۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ فِي الْعَرَابِ۔

باب: درخت کے پھلوں کو خشک پھلوں کے بدلہ فروخت

کرنا

۳۵۳۹: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی درخت پر لگے ہوئے پھلوں کو فروخت کرنے سے اتری ہوئی کھجوروں کے عوض۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مجھ سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا۔

۳۵۴۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی مزابنہ سے اور مزابنہ یہ ہے کہ درخت کے اوپر کی کھجور ایک مقررہ ناپ کھجور کے عوض میں فروخت کی جائے اگر کھجور درخت کی زیادہ نکل آئے تو زیادہ خریداری کی ہے اور اگر کم نکل آئے تو اسی کا نقصان ہے۔

باب: تازہ انگور خشک انگور کے عوض فروخت کرنے سے

متعلق

۳۵۴۱: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ کی ممانعت فرمائی اور (بیج) مزابنہ درخت پر لگی ہوئی (تازہ) کھجور کو خشک کھجور (یعنی درخت سے اتاری گئی کھجور) کے عوض فروخت کرنا ناپ کر اور تازہ انگور خشک انگور کے عوض فروخت کرنا ناپ کر۔

۳۵۴۲: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (بیج) محاقلہ اور بیج مزابنہ کی ممانعت فرمائی۔

۳۵۴۳: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرابیا میں رخصت حطاقہ مالی (اس مضمون کی تشریح سابق میں عرض کی جا چکی)

۴۵۳۳: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے عرایا میں خشک اور تر کھجور کے دینے کی اجازت عطا فرمائی (عرایا کی تشریح گزر چکی)۔

۴۵۳۳: قَالَ الْخَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي نَعَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ لِي الْعَرَايَا بِالتَّمْرِ وَالرُّطْبِ۔

باب: عرایا میں اندازہ کر کے خشک کھجور دینا

۴۵۳۵: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عربیہ کی بیج میں رخصت عطا فرمائی خشک اور تر کھجور کو اندازہ کر کے دینے کی۔

۴۵۳۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ لِي بَيْعَ الْعَرَايَا تَبَاعًا بِخُرُصِهَا۔

۴۵۳۶: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عربیہ کی بیج میں رخصت عطا فرمائی خشک اور تر کھجور کو اندازہ کر کے دینے کی۔

۴۵۳۶: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ لِي بَيْعَ الْعَرِيَّةِ بِخُرُصِهَا تَمْرًا۔

باب: عرایا میں تر کھجور دینا

۴۵۳۷: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے عرایا میں تر کھجور اور خشک کھجور دینے کی اجازت عطا فرمائی اور اس کے علاوہ دوسری جگہ میں رخصت اور اجازت عطا نہیں فرمائی۔

۴۵۳۷: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمًا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ لِي بَيْعَ الْعَرَايَا بِالرُّطْبِ وَبِالتَّمْرِ وَلَمْ يُرَخَّصْ لِي غَيْرَ ذَلِكَ۔

۴۵۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اجازت عطا فرمائی عرایا میں اندازہ کر کے فروخت کرنے کی پانچ وسق یا پانچ وسق سے کم میں۔

۴۵۳۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ لِي الْعَرَايَا أَنْ تَبَاعَ بِخُرُصِهَا لِي خَمْسَةَ أَوْسُقٍ أَوْ مَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ۔

۴۵۳۹: حضرت سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم

۴۵۳۹: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی پھلوں کے فروخت کرنے کی جس وقت تک کہ ان کی خرابی کا علم نہ ہو اور اجازت عطا فرمائی عرایا میں اندازہ کر کے فروخت کرنے کی تاکہ اس کو لوگ فروخت کر کے ترکھور کھا سکیں۔

۳۵۵۰: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی (بیج) مزابنہ سے یعنی درخت کے اوپر کے پھلوں کو خشک پھلوں کے عوض فروخت کرنے سے لیکن عرایا والوں کو اجازت دی اسلئے کہ وہ محتاج اور ضرورت مند ہوتے ہیں۔

۳۵۵۱: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت عطا فرمائی عرایا کی بیج میں پھلوں کا اندازہ کر کے۔

قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنْظَلَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهُ وَرَخَّصَ لِي الْعَرَابِيَا أَنْ تَبَاعَ بِعَرَضِهَا يَا كُلُّهَا أَهْلُهَا رَطْبًا۔

۳۵۵۰: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ وَ سَهْلَ بْنَ أَبِي حَنْظَلَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمَزَابِنَةِ بِبَيْعِ التَّمْرِ بِالْعَرَابِيَا إِلَّا لِأَصْحَابِ الْعَرَابِيَا فَإِنَّهُ أَيْدَنَ لَهُمْ۔

۳۵۵۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُمْ قَالُوا رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِي بَيْعِ الْعَرَابِيَا بِعَرَضِهَا۔

باب: ترکھور کے عوض خشک کھجور

۳۵۵۲: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا خشک کھجور کو ترکھور کے عوض فروخت کرنا کیسا ہے؟ آپ نے جو لوگ نزدیک بیٹھے ہوئے تھے ان سے دریافت کیا کہ ترکھور تو خشک ہو کر گھٹ جاتی ہے۔ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔ آپ نے منع فرمایا۔

۳۵۵۳: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا خشک کھجور کو ترکھور کے عوض فروخت کرنا کیسا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لوگ نزدیک بیٹھے ہوئے تھے ان سے دریافت کیا کہ ترکھور تو خشک ہو کر گھٹ جاتی ہے؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بیج سے منع فرمایا۔

باب: اشتراء التمر بالرطب

۳۵۵۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ عَنْ سَعِيدِ قَالَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الرَّطْبِ بِالرُّطْبِ لَقَالَ لَيْنٌ حَوْلَهُ أَيْقُصُ الرُّطْبُ إِذَا يَسَّ قَالُوا نَعَمْ لَهَا عَنْهُ۔

۳۵۵۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ مِعْمُونَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ الْفِرْيَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ أَصْحَابِ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الرَّطْبِ بِالرُّطْبِ لَقَالَ أَيْقُصُ إِذَا يَسَّ قَالُوا نَعَمْ لَهَا عَنْهُ۔

باب: کھجور کا ڈھیر جس کی پیمائش کا علم نہ ہو کھجور کے عوض

۲۰۸۱: باب بيمع الصبركا من التمر لا يعلم

فروخت کرنا

۳۵۵۳: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کھجور کا ایک ڈھیر فروخت کرنے سے کہ جس کی ٹاپ کا علم نہ ہو (یعنی جس ڈھیر کے وزن کا علم نہ ہو اس ڈھیر کے فروخت کرنے میں امدیشہ ہے کسی زیادتی کا) تر کھجور کی فروخت خشک کھجور کے بدلہ۔

مَكِيلَهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمَّى مِنَ التَّمْرِ
۳۵۵۳: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ مَكِيلَهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمَّى مِنَ التَّمْرِ۔

تر کھجور کی فروخت خشک کھجور کے بدلہ:

واضح رہے کہ تر کھجور درحقیقت وہ بھی کھجور ہی ہے اس کو خشک کھجور کے عوض فروخت کرنا درست نہیں ہے کیونکہ جب تر کھجور کھدی جاتی ہے تو وہ ضرور خشک ہو جاتی ہے اس لیے اس کو خشک کھجور کے عوض فروخت کرنا ہر صورت نا جائز ہے تفصیل کے لیے فتح الملہم شرح مسلم وغیرہ اور شروحات حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

باب: اناج کا ایک انبار اناج کے انبار کے عوض فروخت

۲۰۸۲: بَابُ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ الطَّعَامِ

کرنا

بِالصُّبْرَةِ مِنَ الطَّعَامِ

۳۵۵۵: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ فروخت کیا جائے غلہ کا ایک ڈھیر غلہ کے ڈھیر کے عوض اور نہ ہی وزن کیے ہوئے غلہ کے عوض۔

۳۵۵۵: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تَبَاعُ الصُّبْرَةُ مِنَ الطَّعَامِ بِالصُّبْرَةِ مِنَ الطَّعَامِ وَلَا الصُّبْرَةُ مِنَ الطَّعَامِ بِالْكَيْلِ الْمُسَمَّى مِنَ الطَّعَامِ۔

باب: غلہ کے عوض غلہ فروخت کرنا

۲۰۸۳: بَابُ بَيْعِ الزَّرْعِ بِالطَّعَامِ

۳۵۵۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزاینہ سے ممانعت فرمائی۔ مزاینہ یہ ہے کہ اپنے باغ میں لگی ہوئی کھجور کو اتری ہوئی کھجور کے عوض فروخت کیا جائے اور اگر کھیت ہو تو اس کو غلہ کے عوض وزن کر کے فروخت کرے ان تمام کی ممانعت فرمائی۔

۳۵۵۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَزَائِنَةِ أَنْ يَبَّعَ تَمْرَ حَائِطِهِ وَإِنْ كَانَ نَحْلًا يَتَمَرُ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ تَمْرًا أَنْ يَبَّعَهُ بِزَبِيبٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ زَرْعًا أَنْ يَبَّعَهُ بِكَيْلِ طَعَامٍ نَهَى عَنْ ذَلِكَ كَيْلَهُ۔

۳۵۵۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی مخاہدہ مزاینہ اور محالہ سے اور پھلوں کے فروخت سے

۳۵۵۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ

جس وقت تک وہ کھانے کے لائق نہ ہوں اور ممانعت فرمائی پھلوں کے فروخت کرنے سے لیکن روپیہ اور اٹرنی کے عوض (بیع درست ہے)۔

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَعَنْ بَيْعِ التَّمْرِ قَبْلَ أَنْ يُطْعَمَ وَعَنْ بَيْعِ ذَلِكَ إِلَّا بِالذَّنَانِيرِ وَالذَّرَاهِمِ -

۲۰۸۴: باب بيمع السنبيل حتى

يبعض

باب: پالی اس وقت تک فروخت نہ کرنا کہ جب تک وہ

سفید نہ ہو جائیں

۳۵۵۸: حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی نے ممانعت فرمائی کھجور کے فروخت کرنے سے جس وقت تک کہ وہ پرکشش رنگین نہ ہو جائیں اور (گیہوں کے) پالی فروخت کرنے سے جس وقت تک کہ سفید نہ ہو اور آفت کا اندیشہ نکل جائے اور آپ نے ممانعت فرمائی فروخت کرنے والے کو فروخت کرنے سے اور خریدار کو خریدنے سے۔

۳۵۵۸: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ بَيْعِ السُّنْبُلِ حَتَّى تَزْهُوَ وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتَّى يَبْيَضَ وَيَأْمَنَ الْعَاقَةُ لَهَيِ الْبَائِعِ وَالْمَشْتَرَى -

۳۵۵۹: حضرت ابو صالح نے ایک صحابی سے سنا اس نے کہا: یا رسول اللہ! ہم لوگ (کھجور کی اقسام) صحنائی اور عذق کے عوض جس وقت تک کہ زیادہ نہ دیں۔ آپ نے فرمایا: کھجور کو پہلے چاندی کے بدلہ فروخت کرو پھر اس کے عوض صحنائی اور عذق (کھجور کی اقسام) خرید لے۔

۳۵۵۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَا نَجِدُ الصَّيْحَانِيَّ وَلَا الْعِدْقَ بِجَمْعِ التَّمْرِ حَتَّى نَزِيدَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ الْبُورِقِ ثُمَّ اشْتَرِي بِهِ -

باب: کھجور کو کھجور کے عوض کم زیادہ فروخت کرنا

۲۰۸۵: باب بيمع التمر بالتمر متفاضلا

۳۵۶۰: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو خیر کا عامل بنایا وہ ایک عمدہ قسم کی کھجور میں جس کو جنب کبتہ میں لے کر آیا۔ آپ نے فرمایا کیا خیر میں تمام کھجوریں ایسی ہیں؟ اس نے کہا کہ نہیں خدا کی قسم! ہم لوگ دو صاع کھجور دے کر ایک صاع یا تین صاع لے کر دو صاع وصول کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو بعد تمام کھجور پہلے روپیہ کے عوض فروخت کرو پھر روپیہ ادا کر کے جنب لے لیں۔

۳۵۶۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ سُبَيْبٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَيْسَبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْرٍ فَجَاءَ بِتَمْرٍ جَبِيبٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكُلْ تَمْرَ خَيْرٍ هَكَذَا قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ

مِنْ هَذَا بِصَاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعِ بِالذَّرَاهِمِ ثُمَّ اتَّبَعَ بِالذَّرَاهِمِ جَنِيًّا۔

۳۵۶۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ”ریان“ (کھجور کی اعلیٰ قسم کا نام ہے) پیش کی گئی اور آپ کی کھجور میں ”بعل“ کھجور تھی جو کہ خشک تھی۔ آپ نے دریافت کیا کہ یہ درست نہیں ہے لیکن اپنی کھجوروں کو فروخت کر (نقد رقم پر) پھر جو ضروری ہو تو وہ خرید لے۔

۳۵۶۱. أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَاسْمَعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ وَالنَّفْطُ لَهْ عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اتَى بِتَمْرٍ رِيَّانٍ وَكَانَ تَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَعْلًا فِيهِ يَسٌّ فَقَالَ أَنَّى لَكُمْ هَذَا قَالُوا ابْتَعَاهُ صَاعًا بِصَاعَيْنِ مِنْ تَمْرِنَا فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ هَذَا لَا يَصِحُّ وَلَكِنْ بِعْ تَمْرَكَ وَاشْتَرِ مِنْ هَذَا حَاجَتَكَ۔

۳۵۶۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کو دو درہمی سَلْتَمِيم میں طواں کھجور ملا کرتی تھی ہم لوگ اس میں سے دو صاع دے کر ایک صاع خرید کرتے تھے۔ آپ کو یہ اطلاع پہنچی آپ نے فرمایا کھجور کے دو صاع فروخت نہ کیے جائیں ایک صاع کے عوض اور نہ ہی دو صاع گیہوں کے عوض ایک صاع کے اور نہ ایک درہم بدلہ میں دو درہم کے۔

۳۵۶۲: حَدَّثَنِي اسْمَعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ كُنَّا نُرِزُّ تَمْرَ الْجَمْعِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَبِيعَ الصَّاعَيْنِ بِالصَّاعِ فَكَلَّمَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَا صَاعِي تَمْرٍ بِصَاعٍ وَلَا صَاعِي جَنْطَةِ بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمًا بِدِرْهَمَيْنِ۔

۳۵۶۳: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ”طواں کھجور“ دو صاع ادا کر کے ایک صاع وصول کیا کرتے تھے اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو صاع کھجور کے نہ دو ایک صاع کے عوض اور نہ ہی دو صاع گیہوں کے عوض ایک صاع کے اور نہ دو درہم عوض ایک درہم کے۔

۳۵۶۳: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ حَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا بِبَيْعِ تَمْرِ الْجَمْعِ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَاعِي تَمْرٍ بِصَاعٍ وَلَا صَاعِي جَنْطَةِ بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمَيْنِ بِدِرْهَمٍ۔

۳۵۶۴: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ”برنی“ کھجور لے کر حاضر ہوئے (یہ کھجور کی ایک اعلیٰ قسم ہوتی ہے) آپ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ حضرت

۳۵۶۴: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ حَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي عَفْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْقَاهِرِ قَالَ حَدَّثَنِي

بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے دو صاع ادا کر کے اس کا ایک صاع لیا ہے۔ آپ نے فرمایا: بیچ تو یہ تو بالکل سود ہے نزدیک نہ جا (ہرگز) اس کے قریب بھی نہ پھٹک۔

۳۵۶۵: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سونے چاندی کے عوض فروخت کرنا سود ہے لیکن جب بالکل نقد معاملہ ہو اسی طرح سونا سونے کے عوض اور چاندی چاندی کے عوض اور کھجور کھجور کے عوض سود ہے لیکن نقد اور گیہوں گیہوں کے بدلہ ہے لیکن نقد در نقد اور گندم کے عوض سود ہے لیکن بالکل نقد ہو (تو وہ سود میں داخل نہیں ہے)۔

باب: کھجور کو کھجور کے عوض فروخت کرنا

۳۵۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھجور کھجور کے عوض اور گیہوں گیہوں کے عوض اور گندم کے عوض اور نمک کے عوض بالکل ہی نقد۔ پس جس نے زیادہ کیا تو وہ سود ہو گیا۔ لیکن جب جس بدل جائے (یعنی گیہوں یا چاول کھجور کے عوض ہو تو زیادہ اور کم لینا درست ہے)

باب: گیہوں کے عوض، گیہوں فروخت کرنا

۳۵۶۷: حضرت عبداللہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبادہ بن صامت نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ دونوں حضرات ایک ہی مکان میں جمع ہوئے۔ پس جس وقت حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے حدیث نقل فرمائی کہ رسول کریم ﷺ نے سونے کو سونے کے عوض فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی اور چاندی کو چاندی کے عوض اور گیہوں کو گیہوں کے عوض فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی اور اسی طرح گندم کے عوض اور کھجور کو کھجور کے عوض فروخت کرنے سے منع فرمایا (واضح رہے کہ ایک راوی نے ان دونوں حضرات میں

أَبُو سَعِيدٍ قَالَ أَمَى بِلَالٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بَرْنِي فَقَالَ مَا هَذَا قَالَ اشْتَرَيْتَهُ صَاعًا بِصَاعَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ آوَهُ عَنِ الرِّبَا لَا تَقْرَبَهُ۔

۳۵۶۵ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَّانِ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالنُّورِقِ رِبًا وَالْأَهَاءُ وَهَاءُ وَالنَّمْرُ بِالنَّمْرِ رِبًا وَالْأَهَاءُ وَهَاءُ وَالنَّمْرُ بِالنَّمْرِ رِبًا وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا وَالْأَهَاءُ وَهَاءُ۔

باب: بیع التمر بالتمر

۳۵۶۶ أَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لُصَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّمْرُ بِالنَّمْرِ وَالْحِنْطَةُ بِالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ بَدَأَ بِيَدَيْ لَمَنْ زَادَ أَوْ أَرَادَ لَقَدْ أَرَبَى إِلَّا مَا اخْتَلَفَتِ الْوَالِدَةُ۔

باب: بیع النمر بالنمر

۳۵۶۷ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْنِي قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ وَهُوَ ابْنُ عُلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتِيكٍ قَالَا جَمَعَ الْمَنْزِلُ بَيْنَ عِبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ وَمُعَارِبَةَ حَدَّثَهُمْ عِبَادَةَ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالنَّمْرِ وَالنَّمْرِ بِالنَّمْرِ وَالنَّمْرُ بِالنَّمْرِ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ قَالَ أَخَذَهُمَا

سے یعنی مسلم نے یا حضرت عبداللہ نے اس قدر اضافہ کیا کہ نمک
نمک کے عوض اور دوسرے راوی نے اس کو نقل نہیں کیا۔ لیکن برابر
برابر بالکل نقد اور ہم کو حکم ہوا سونے کو چاندی کے عوض فروخت کرنے
کا اور چاندی کو سونے کے عوض اور گہوں کو جو کے عوض اور جو کو گہوں
کے عوض جس طریقہ سے ہم چاہیں (یعنی کم زیادہ جس طرح سے دل
چاہے ایک راوی نے اس قدر اضافہ کیا اور نقل کیا کہ جس کسی نے زیادہ
دیا اور زیادہ وصول کیا تو اس نے درحقیقت سودی لین دین کیا۔)

۳۵۶۸: حضرت عبداللہ بن عبید جونیذ اور حضرت مسلم بن یسار جونیذ
سے روایت ہے کہ عبادہ بن صامت اور معاویہ بن ابی سفیان جونیذ
دونوں حضرات ایک ہی مکان میں جمع ہوئے۔ اس وقت حضرت عبادہ
جونیذ نے حدیث بیان فرمائی کہ رسول کریم ﷺ نے سونے کو سونے
کے عوض چاندی کو چاندی کے عوض کھجور کو کھجور کے عوض گندم کو گندم
کے عوض اور جو کو جو کے عوض فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی
(واضح رہے کہ ایک راوی نے ان دونوں حضرات میں سے یعنی
مسلم نے یا حضرت عبداللہ نے اس قدر اضافہ کیا کہ نمک نمک
کے عوض اور دوسرے راوی نے اس کو نقل نہیں کیا۔ لیکن برابر برابر
بالکل نقد اور ہم کو حکم ہوا سونے کو چاندی کے عوض فروخت کرنے کا
اور چاندی کو سونے کے عوض اور گہوں کو جو کے عوض اور جو کو
گہوں کے عوض جس طریقہ سے ہم چاہیں (یعنی کم زیادہ جس
طرح سے دل چاہے)۔

باب: جو کے عوض جو فروخت کرنا

۳۵۶۹: حضرت عبداللہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت مسلم
بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عبادہ بن صامت
رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
دونوں حضرات ایک ہی مکان میں جمع ہوئے۔ اس وقت حضرت
عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان فرمائی کہ رسول کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے سونے کو سونے کے عوض فروخت کرنے کی

وَالْمِلْحَ بِالْمِلْحِ وَلَمْ يَقُلْ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ بَدَأَ
بِيدٍ وَأَمَرْنَا أَنْ يَبِيعَ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَالنُّورِقَ وَالنُّورِقَ
بِالذَّهَبِ وَالْبُرَّ بِالشَّعِيرِ وَالشَّعِيرَ بِالْبُرِّ بَدَأَ بِيَدٍ
كَيْفَ شِئْنَا قَالَ أَحَدُهُمَا لَمَنْ زَادَ أَوْ زَادَ لَقَدْ
أَرَبَىٰ-

۳۵۶۸: أَخْبَرَنَا الْمُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عَلْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنِ
أَبِي سَيْرِينَ قَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ وَعَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ عَبِيدٍ وَ لَقَدْ كَانَ يُدْعَى ابْنَ هُرْمَزٍ قَالَ جَمَعَ
الْمَنْزِلُ بَيْنَ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ
حَدَّثَهُمْ عِبَادَةَ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ
بِالْفِضَّةِ وَالشَّعِيرَ بِالشَّعِيرِ وَالْبُرَّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرَ
بِالشَّعِيرِ قَالَ أَحَدُهُمَا وَالْمِلْحَ بِالْمِلْحِ وَلَمْ يَقُلْ
إِلَّا سَوَاءً سَوَاءً مِثْلًا بِمِثْلٍ قَالَ أَحَدُهُمَا
مَنْ زَادَ أَوْ زَادَ لَقَدْ أَرَبَىٰ وَلَمْ يَقُلْ إِلَّا سَوَاءً وَأَمَرْنَا
أَنْ يَبِيعَ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ وَالْبُرَّ
بِالشَّعِيرِ وَالشَّعِيرَ بِالْبُرِّ بَدَأَ كَيْفَ شِئْنَا-

۲۰۸: بَابُ بَيْعِ الشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ

۳۵۶۹: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَنْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا
يُسْرُ بْنُ الْمُفْضِلِ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ
عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ وَعَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ عَبِيدٍ قَالَا جَمَعَ الْمَنْزِلُ بَيْنَ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ
وَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ لَقَالَ عِبَادَةُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَالنُّورِقَ

ممانعت فرمائی اور چاندی کو چاندی کے عوض اور گیسوں کو گیسوں کے عوض فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی اور اسی طرح ہو کو ہو کے عوض اور کھجور کو کھجور کے عوض فروخت کرنے سے منع فرمایا (واضح رہے کہ ایک راوی نے ان دونوں حضرات میں سے یعنی مسلم نے یا حضرت عبداللہ نے اس قدر اضافہ کیا کہ نمک، لیکن نمک کے عوض اور دوسرے راوی نے اس کو نقل نہیں کیا۔ لیکن برابر برابر بالکل نقد اور ہم کو حکم ہوا سونے کو چاندی کے عوض فروخت کرنے کا اور چاندی کو سونے کے عوض اور گیسوں کو جو کے عوض اور ہو کو گیسوں کے عوض جس طریقہ سے ہم چاہیں (یعنی کم زیادہ جس طرح سے دل چاہے)۔

بِالْوَرِقِ وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ قَالَ أَحَدُهُمَا وَالْمِلْحَ بِالْمِلْحِ وَلَمْ يَقُلِ الْآخَرُ سَوَاءً يَسَوَاءٌ مِثْلًا يَمِثِلُ قَالَ أَحَدُهُمَا مَنْ زَادَ أَوْازَ ذَادَ فَقَدْ أَرَبَىٰ وَلَمْ يَقُلِ الْآخَرُ وَأَمَرْنَا أَنْ يُبَيِّعَ الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ وَالْبُرَّ بِالشَّعِيرِ وَالشَّعِيرَ بِالْبُرِّ يَدًا يَدًا بِبَيْدٍ كَيْفَ شِئْنَا فَبَلَغَ هَذَا الْحَدِيثُ مُعَاوِيَةَ فَقَامَ فَقَالَ مَا بَأْسَ رِجَالٍ يُحَدِّثُونَ أَحَادِيثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَقَدْ صَحَّحْنَاهُ وَلَمْ نَسْمَعْهُ مِنْهُ فَبَلَغَ ذَلِكَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَقَامَ لِأَعَادَةِ الْحَدِيثِ فَقَالَ لَنُحَدِّثَنَّ بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَإِنْ زُجِعَ مُعَاوِيَةَ فَخَالَفَهُ فَنَادَاهُ رَوَاهُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ عُبَادَةَ۔

۴۵۷۰: حضرت عبادہ بن صامت (بدری) سے روایت ہے کہ اور رسول کریم کے دست مبارک پر جنہوں نے بیعت کی تھی۔ اس بات پر کہ ہم لوگ اللہ عزوجل کے کام میں نہیں ڈریں گے کسی شخص سے برائی کرنے والے کی برائی سے یہ بات سن کر حضرت عبادہ بن صامت جو خطبہ دینے کھڑے ہو گئے اور کہا کہ اے لوگو! تم نے وہ بیوع نکالی کہ جن سے میں واقف ہوتا یا دیکھتا ہوں کہ تم لوگ سونے کو سونے کے عوض برابر برابر قبول کر ڈلا ہو یا سکہ ہو اور تم لوگ چاندی کو فروخت کرو چاندی کے عوض وہ سکہ کی شکل میں ہو یا اور کچھ اس میں حرج نہیں ہے چاندی کو فروخت کرنا سونے کے عوض اور چاندی زیادہ ہو لیکن بالکل نقد لازم ہے اس میں میعاد درست نہیں لیکن نقداً نقداً لازم ہے ایک اب دے اور ایک میعاد پر یہ لازم نہیں ہے سن لو! غور سے سن لو تم لوگ گیسوں کو گیسوں کے عوض فروخت کرو اور ہو کو ہو کے عوض برابر برابر ٹاپ کر اور اگر جو کو گیسوں کے عوض فروخت کرے تو زیادہ ادا کرنے میں کسی قسم کا کوئی حرج نہیں ہے لیکن بالکل نقد لازم ہے اور ادھر کا معنی ہے درست نہیں ہے تم لوگ غور سے سن لو مطلق ہو جاؤ جو جو کھجور۔

۴۵۷۰: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ عَنْ عَبْدِ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ فَنَادَاهُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَاتِيَّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَكَانَ بَدْرِيًّا وَكَانَ يَتَابِعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَخَافَ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَأَيِّمٍ أَنْ عُبَادَةَ لَمَامَ خَطِيبًا فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ لَقَدْ أَحَدْتُمْ بِيُوعًا لَا أَدْرِي مَا هِيَ إِلَّا إِنْ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَزَنَا بِوَزْنِ بَرِّهَا وَعَيْنُهَا وَإِنْ الْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ وَزَنَا بِوَزْنِ بَرِّهَا وَعَيْنُهَا وَلَا بَأْسَ بِبَيْعِ الْفِضَّةِ بِالذَّهَبِ يَدًا يَدًا وَالْفِضَّةَ أَكْثَرَهُمَا وَلَا تَصْلُحُ النَّسِيبَةُ إِلَّا إِنْ الْبُرِّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ مُدًّا بِمُدِّي وَلَا بَأْسَ بِبَيْعِ الشَّعِيرِ بِالْحِنْطِ يَدًا يَدًا وَالشَّعِيرَ أَكْثَرَهُمَا وَلَا تَصْلُحُ نَسِيبَةُ إِلَّا وَإِنَّ التَّمْرَ بِالتَّمْرِ مُدًّا بِمُدِّي حَتَّى ذَكَرَ الْمِلْحَ مُدًّا بِمُدِّي لَمَنْ زَادَ

أَوْ اسْتَرَادَ فَقَدْ أَرْبَىٰ-

عوض میں فروخت کرو برابر ٹاپ کر یہاں تک کہ آپ نے نمک کو بیان کیا۔ اس کو بھی برابر ٹاپ کر فروخت کرو کہ جو شخص زیادہ دے یا زیادہ لے تو اس نے سود کھایا اور سود کھلایا۔

۳۵۷۱: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ سونا سونے کے عوض فروخت کرو اور سکہ برابر برابر چاندی چاندی کے عوض دو چاندی سکہ کی صورت میں ہو یا ڈھیلے کی شکل میں ہو برابر تول کر نمک کے عوض اور کھجور کھجور کے عوض اور گیہوں گیہوں کے عوض اور جو جو کے عوض برابر برابر۔ جس کسی نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا (یعنی کمی زیادتی کا لین دین کیا) وہ سود ہو گیا۔

۳۵۷۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ مُسْلِمٍ بِالْمَكِّيِّ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ بَبْرَةٌ وَعَيْنَةٌ وَزَنًا بِوَزْنٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ بَبْرَةٌ وَعَيْنَةٌ وَزَنًا بِوَزْنٍ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالبُرُّ بِالبُرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ سَوَاءً بِسَوَاءٍ مِثْلًا يُمِثِلُ فَمَنْ زَادَ أَوْزًا ذَادَ فَقَدْ أَرْبَىٰ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ لَمْ يَذْكَرْ يَعْقُوبُ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ-

۳۵۷۲: حضرت سلیمان بن علی سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت ابوالتوکل بازار میں لوگوں کے پاس سے گزرے (ان کو دیکھ کر) بہت سے لوگ ان کی جانب بڑھے اور میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا۔ ہم نے کہا کہ ہم تمہارے صرف کے بارے میں دریافت کرنے آئے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا: سونا سونے کے عوض اور چاندی چاندی کے عوض اور گیہوں گیہوں کے عوض اور جو جو کے عوض اور کھجور کھجور کے عوض برابر برابر فروخت کرو۔ جو آدمی زیادہ گفتگو کرے یا زیادہ دے تو اس نے سود دیا یا سود لیا۔ سود دینے والا اور لینے والا گناہ میں دونوں دونوں برابر ہیں۔

۳۵۷۲: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّ أَبَا الْمُتَوَكِّلِ مَرَّبَهُمْ فِي السُّوقِ لِقَامَ إِلَيْهِ قَوْمٌ أَنَا مِنْهُمْ قَالَ قُلْنَا أَيْنَاكَ يَسْأَلُكَ عَنِ الصَّرْفِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ بِالنُّدَيْرِيِّ قَالَ لَهُ رَجُلٌ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ غَيْرُ أَبِي سَعِيدٍ بِالنُّدَيْرِيِّ قَالَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ غَيْرُهُ قَالَ فَإِنَّ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَالتَّمْرَ بِالتَّمْرِ قَالَ سُلَيْمَانُ أَوْ قَالَ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالبُرُّ بِالبُرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالمِلْحُ بِالمِلْحِ سَوَاءً بِسَوَاءٍ فَمَنْ زَادَ عَلَىٰ ذَلِكَ أَوْ زَادَ فَقَدْ أَرْبَىٰ وَالأَخِذُ وَالمُعْطَىٰ لِيهِ سَوَاءً-

بیع صرف اور دیگر تشریح حدیث:

صرف سے مراد بیع صرف ہے اور بیع صرف شریعت کی اصطلاح میں چاندی سونا یعنی نقدین کی بیع کو چاندی سونے کے بدلہ میں بیع کرنے کو کہا جاتا ہے اور حدیث مذکورہ کے اصل عربی متن کے جملہ ((قَالَ لَهُ رَجُلٌ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ

رَسُولِ اللَّهِ) کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا تمہارے اور رسول کریم ﷺ کے درمیان حضرت ابوسعید کے علاوہ کوئی نہیں ہے اس پر انہوں نے جواب دیا کہ حضرت ابوسعید کے علاوہ کوئی نہیں ہے۔

۳۵۷۳: أَخْبَرَنِي هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ قَالَ إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ جَابِرٍ ح وَآبَتَانَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّحَبُ الْكِفَّةُ بِالْكَفَّةِ وَكَمْ يَذُكُرُ يَعْقُوبُ الْكِفَّةُ بِالْكَفَّةِ لَقَالَ مُعَاوِيَةُ إِنَّ هَذَا لَا يَقُولُ شَيْئًا قَالَ عِبَادَةُ أَيْ وَاللَّهِ مَا أَمَا لِي أَنْ لَا أَكُونَ بَارِعًا بِكُونَ بِهَا مُعَاوِيَةُ أَيْ أَشْهَدُ أَيْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ذَلِكَ.

۳۵۷۳: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا۔ آپ فرماتے تھے سونا ایک پلڑا دوسرے پلڑے کے برابر یہ سن کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ توں آج نہیں کہتا۔ یعنی تمہاری یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آ رہی ہے۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! مجھ کو کسی قسم کی کوئی پروا نہیں ہے اگر میں اس ملک میں نہ رہوں کہ جہاں پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ موجود ہوں میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں بلاشبہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ یہ فرماتے تھے۔

باب: اشرفی کو اشرفی کے عوض فروخت کرنا

۳۵۷۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اشرفی کو اشرفی کے عوض فروخت کرو اور روپیہ روپیہ کے عوض فروخت کرو برابر برابر وزن کر کے کم زیادہ نہ ہو (اور اگر ایک کی چاندی بہتر ہو یا ایک کا سونا کھرا ہو تو روپے کو اشرفی دے کر اور اشرفی کو روپیہ دے کر خرید لے)۔

باب: روپیہ روپیہ کے عوض فروخت کرنا

۳۵۷۵: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم لوگ اشرفی کو اشرفی کے عوض فروخت کرو اور روپیہ کو روپیہ کے عوض فروخت کرو۔ کسی زیادتی نہ ہو یہ ارشاد (حکم) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم لوگوں سے ہے۔

۳۵۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ سونے کو سونے کے عوض فروخت کرو وزن کر کے برابر برابر اور چاندی کو چاندی کے عوض وزن کر کے برابر برابر جس کسی نے زیادہ دیا تو وہ سود ہو گیا۔

باب: بیع الدینار بالدینار

۳۵۷۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي تَيْمِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا.

باب: بیع الدیرہم بالدیرہم

۳۵۷۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ الْبَصْرِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا هَذَا عَهْدُ نَبِيِّنَا ﷺ إِلَيْنَا.

۳۵۷۶: أَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبِي عَنِّ بْنِ أَبِي تَيْمِيمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّحَبُ بِالدَّهَبِ وَزَنَا بِوَزْنِ مِثْلٍ وَالْفِطَّةُ بِالْفِضَّةِ

وَرْنَا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ أَوْ أَزَادَا فَقَدْ أَرَىٰ-

۲۰۹۱: بَابُ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ

۳۵۷۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشْفُوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تَبِيعُوا مِنْهَا شَيْئًا غَائِبًا بِنَاجِزٍ-

۳۵۷۸: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ وَاسْمَعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَصُرَ عَيْنِي وَسَمِعَ أُذُنِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَذَكَرَ النَّهْيَ عَنِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ بِالْوَرِقِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تَبِيعُوا غَائِبًا بِنَاجِزٍ وَلَا تُشْفُوا أَحَدَهُمَا عَلَى الْآخَرِ-

۳۵۷۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بَاعَ سِقَابَةَ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ وَرِقٍ بِأَكْثَرٍ مِنْ وَزْنِهَا فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذَا إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ-

۲۰۹۲: بَابُ بَيْعِ الْقِلَادَةِ فِيهَا الْخَرَزُ وَالذَّهَبُ

بِالذَّهَبِ

۳۵۸۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شُبَّانٍ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ حَنَسِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ أَخْرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً لِي بِهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ بِأَثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فَفَضَلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ اثْنَيْ عَشَرَ

باب: سونے کے بدلے سونا فروخت کرنا

۳۵۷۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ فروخت کرو سونے کو سونے کے عوض، لیکن برابر برابر اور تم لوگ ایک کو دوسرے پر زیادہ نہ کرو اور چاندی کو چاندی کے عوض فروخت نہ کرو لیکن برابر برابر اور کسی کو ان میں سے جو ادھار ہونقہ کے عوض فروخت نہ کرو۔

۳۵۷۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے کانوں نے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی سونے اور چاندی کو (ایک دوسرے کے عوض) فروخت کرنے سے لیکن برابر اور ہم وزن اور فرمایا: تم لوگ نہ فروخت کرو ادھار کو نقد کے عوض اور نہ زیادہ کرو ایک کو دوسرے پر اگرچہ کھوٹا ہو اور دوسرا کھرا ہو۔

۳۵۷۹: حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک برتن پانی پینے کا سونے یا چاندی کا فروخت کیا اور اس کے تاپ سے زیادہ سونا یا چاندی لیا۔ حضرت ابودرداء نے فرمایا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ممانعت فرماتے تھے اس قسم کی بیع سے لیکن برابر برابر۔

باب: نگینہ اور سونے سے جڑے ہوئے

ہار کی بیع

۳۵۸۰: حضرت فضالہ بن عبید بن جریج سے روایت ہے کہ میں نے خیبر کے دن ایک سونے کے ہار کی خریداری کی جس میں نگینے موجود تھے اور یہ بار بارہ اشرفیوں کا خریدا۔ جس وقت میں نے اس کا سونا علیحدہ کیا تو وہ بارہ اشرفیوں سے زیادہ نکلا۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ آیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: فروخت نہ کیا جائے جس

دِينَارًا اَلَّذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَا تَبَاعُ حَتَّى تَفْصَلَ۔

وقت وہ سونا علیحدہ نہ کیا جائے (جبکہ سونے کے عوض فروخت کرنا منکوحہ ہو)۔

۳۵۸۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ مَحْبُوبٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ قَالَ أَبَانَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ حَنِيْهِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ فَصَّالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ أَصَبْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَأَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهَا فَلَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ الْفِصْلُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ لَمْ يَبِعْهَا۔

۳۵۸۱: حضرت فضالہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ میں نے خیبر والے دن ایک ہار پایا (یعنی غزوة خیبر کے روز راستہ میں مجھے ایک ہار ملا) جس میں سونا اور لنگ تھے۔ میں نے اس کو فروخت کرنا چاہا تو نبی ﷺ کی خدمت میں اس بات کا تذکرہ ہوا۔ آپ نے فرمایا: پہلے تم اس کو الگ کر لو (یعنی اس کا سونا تم الگ کر لو اور اس کے چمکنے الگ کر لو پھر اس کو فروخت کرو)۔

۲۰۹۳: بَابُ بَيْعِ الْفِضَّةِ بِالذَّهَبِ

باب: چاندی کو سونے کے بدلہ ادھار فروخت کرنے سے

نَسِيئَةٌ

متعلق

۳۵۸۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ بَاعَ شَرِيكٌ لِي وَرَقًا بِنَسِيئَةٍ فَجَاءَ بِي فَأَخْبَرَنِي فَقُلْتُ هَذَا لَا يَصْلُحُ فَقَالَ لَقَدْ وَاللَّهِ بَعْتُهُ فِي السُّوقِ وَمَا عَاتَبَهُ عَلَيَّ أَحَدٌ فَاتَيْتُ الْبُرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ نَبِيعُ هَذَا التُّبَيْعِ فَقَالَ مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَا تَأْسَ وَمَا كَانَ نَسِيئَةً فَهُوَ رَبَا لَمْ قَالَ لِي أَنْتِ زَيْدٌ بِنُ أَرْقَمَ فَاتَيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ۔

۳۵۸۲: حضرت ابو منہال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے ایک شریک نے (سونے کے عوض) ادھار چاندی فروخت کی پھر مجھ سے آ کر عرض کیا میں نے کہا کہ یہ بات جائز نہیں ہے۔ انہوں نے کہا خدا کی قسم میں نے وہ چاندی (سونے کے عوض ادھار) سرعام فروخت کی ہے یہ بات سن کر کسی نے (بطور اعتراض) کہا کہ یہ غلط طریقہ ہے۔ اس کے بعد میں براء بن عازب کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے دریافت کیا انہوں نے بیان فرمایا: رسول کریم ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو ہم لوگ یہ فروخت بنا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: اگر یہ معاملہ نقد کا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر یہ معاملہ قرض کا ہو تو یہ سود ہے پھر مجھ سے بیان کیا کہ زید بن ارقم فی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے بھی یہی بات فرمائی۔

۳۵۸۳: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَغَامِرُ بْنُ مُصْعَبٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا الْمِنْهَالِ يَقُولُ سَأَلْتُ الْبُرَاءَ بْنَ عَازِبٍ وَزَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ فَقَالَا كُنَّا نَاجِرِينَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلْنَا نَبِيَّ

۳۵۸۳: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم دونوں دو در نبوی میں تجارت کیا کرتے تھے ہم نے آپ ﷺ سے (بیع) صرف کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: اگر بالکل نقد یہ معاملہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر یہ معاملہ ادھار کا ہو تو جائز نہیں

اللَّهِ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ إِنْ كَانَ يَدًا يَدًا فَلَا بَأْسَ وَإِنْ كَانَ نَيْسِنَةً فَلَا يَصْلُحُ۔

بیع صرف کیا ہے؟

بیع صرف کی صورت یہ ہے کہ سونے یا چاندی (یعنی نقدین) کو سونے یا چاندی کے عوض فروخت کرنا۔ آپ نے فرمایا اگر یہ معاملہ بالکل نقد کا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر ادھار ہو تو جائز نہیں ہے۔

۴۵۸۴: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْمِنْهَالِ قَالَ سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ سَلْ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَإِنَّهُ خَيْرٌ مِنِّي وَأَعْلَمُ فَسَأَلْتُ زَيْدًا فَقَالَ سَلِ الْبَرَاءَ فَإِنَّهُ خَيْرٌ مِنِّي وَأَعْلَمُ فَقَالَ جَمِيعًا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْوَرِيقِ بِالذَّهَبِ دَيْنًا۔

۴۵۸۴: حضرت ابوالمہال جینی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب سے بیع صرف کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم حضرت زید بن ارقم جینی سے اس بارے میں دریافت کرو کیونکہ وہ میرے سے زیادہ بہتر ہیں اور وہ مجھ سے زیادہ واقف ہیں (یعنی زیادہ علم رکھتے ہیں) پھر دونوں نے کہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کو سونے کے عوض اور بطور قرض فروخت کرنے سے (منع فرمایا)۔

باب: چاندی کو سونے کے عوض اور سونے کو چاندی کے

عوض فروخت کرنا

۴۵۸۵: حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی چاندی کو چاندی کے عوض فروخت کرنے سے اور سونے کو سونے کے عوض جس طریقہ سے ہم زیادہ چاہیں یا کم چاہیں اور چاندی کے خریدنے کا سونے کے عوض جس طرح چاہے۔

۴۵۸۶: حضرت ابو بکر جینی سے روایت ہے کہ ہم کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کو چاندی کے عوض فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی لیکن بالکل ہی نقد برابر اور سونے کو سونے کے عوض فروخت کرنے سے لیکن نقد برابر برابر اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ سونے کو سونے کے عوض فروخت کرو جس طریقہ سے دل چاہے اور چاندی کو چاندی کے جس طریقہ سے

۲۰۹۴: بَابُ بَيْعِ الْفِضَّةِ بِالذَّهَبِ وَبَيْعِ

الذَّهَبِ بِالْفِضَّةِ

۴۵۸۵: وَبَيْعًا لِرِيءِ عَلَيْنَا أَحْمَدُ بْنُ مَيْبِغٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَادُ بْنُ الْعَوَّامِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي اسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَأَمَرَنَا أَنْ نَبْتَاعَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ بَشْنَا وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ بَشْنَا۔

۴۵۸۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيرٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَبْتَاعَ الْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ إِلَّا عِبَاءً بَعْضُ سَوَاءٍ بِسَوَاءٍ وَلَا يَبْتَاعَ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا عِبَاءً بَعْضُ سَوَاءٍ بِسَوَاءٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَبَايَعُوا

الذَّهَبُ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْتُمْ وَالْفِضَّةُ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْتُمْ۔
ذہب چاہے۔

۳۵۸۷: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا رِبَا إِلَّا لِي النَّسِيئَةِ

۳۵۸۷: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سو نہیں ہے لیکن ادھار میں۔

۳۵۸۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو بْنِ أَبِي صَالِحٍ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَرَأَيْتَ هَذَا الَّذِي يَقُولُ أَشِينَا وَجَدْتَهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَوْ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا وَجَدْتُهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَكِنْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَخْبَرَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّمَا الرِّبَا لِي النَّسِيئَةِ۔

۳۵۸۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا تم لوگ جو یہ باتیں کرتے ہو کیا تم نے ان کو قرآن کریم میں پایا ہے یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: نہ تو میں نے قرآن کریم میں پایا ہے اور نہ ہی میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے لیکن حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: سو نہیں ہے لیکن ادھار میں (اگرچاس کو برابر فروخت کرے)۔

۳۵۸۹: أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَسَّارِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أبيعُ الْإِبِلَ بِالْبَيْعِ فَأَبِيعُ بِالذَّنَابِيرِ وَ أَخَذُ الدَّرَاهِمَ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ إِنِّي أبيعُ الْإِبِلَ بِالْبَيْعِ فَأَبِيعُ بِالذَّنَابِيرِ وَ أَخَذُ الدَّرَاهِمَ قَالَ لَا بَأْسَ أَنْ تَأْخُذَهَا بِبِعْرِ يَوْمِهَا مَا لَمْ تَفْتَرِ قَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ۔

۳۵۸۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں اونٹ فروخت کیا کرتا تھا بیع میں تو میں اشرفیوں کے عوض فروخت کیا کرتا تھا اور میں روپیہ وصول کرتا تھا حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ سے ذنابیر سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ میں اونٹ فروخت کرتا ہوں منافعہ میں تو اشرفیوں کے عوض فروخت کر کے روپیہ وصول کرتا ہوں اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں کسی قسم کی کوئی برائی نہیں ہے اگر تم ان کے بھاؤ سے لے لو جس وقت کہ تم دونوں علیحدہ نہ ہوں ایک کا دوسرے کے ذمے باقی چھوڑ کر۔

باب: سونے کے عوض چاندی اور چاندی کے

عوض سونا

لینے سے متعلق

۲۰۹۵: بِكَابِ أَخَذُ الْوَرِقِ مِنَ الذَّهَبِ

وَالذَّهَبِ مِنَ الْوَرِقِ وَذِكْرُ اخْتِلَافِ الْفَاظِ

النَّاقِلِينَ لِخَبْرِ ابْنِ عُمَرَ فِيهِ

۳۵۹۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں سونا چاندی کے عوض اور چاندی سونے کے عوض فروخت کرتا تھا۔ میں ایک روز خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کیا آپ نے فرمایا: ”جس وقت تم فروخت کرو تو تم اپنے ساتھی سے علیحدہ نہ ہو جس وقت تک وہ تمہارے اور اس کے درمیان رہے یعنی بالکل حسب صاف کر کے علیحدہ ہو۔“

۳۵۹۱: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ خیال فرماتے تھے روپیہ مقرر کر کے اشرفیاں لینا اور اشرفیاں مقرر کر کے روپیہ لینے کو۔

۳۵۹۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ برا خیال فرماتے تھے اشرفیاں مقرر کر کے روپیہ لینے کو اور روپیہ مقرر کر کے اشرفیاں لینے کو (یعنی جو چیز طے ہوتی وہی چیز لینا لازمی سمجھتے تھے)۔

۳۵۹۳: حضرت ابراہیم برا خیال کرتے تھے اشرفیاں لینا روپیہ کے عوض جس وقت قرض سے ہوں۔

۳۵۹۴: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ اس میں کسی قسم کی کوئی برائی نہیں خیال کرتے تھے۔

۳۵۹۵: مضمون مابقی حدیث کے مطابق ہے۔

۳۵۹۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَعَادِ بْنِ أَبِي جَبْرِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أبيعُ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ فَاتَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ فَقَالَ إِذَا بَايَعْتَ صَاحِبَكَ فَلَا تَفَارِقَهُ وَبَيْنَكَ وَبَيْنَهُ لَيْسَ۔

۳۵۹۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ أَنبَأَنَا مُوسَى بْنُ نَافِعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَأْخُذَ الدَّنَائِيرَ مِنَ الدَّرَاهِمِ وَالذَّرَاهِمَ مِنَ الدَّنَائِيرِ۔

۳۵۹۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ أَنبَأَنَا مَوْلَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا بِعِنَى فِي قَبْضِ الدَّرَاهِمِ مِنَ الدَّنَائِيرِ وَالذَّنَائِيرِ مِنَ الدَّرَاهِمِ۔

۳۵۹۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الْهَدْبَلِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي قَبْضِ الدَّنَائِيرِ مِنَ الدَّرَاهِمِ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُهَا إِذَا كَانَ مِنْ قَرْضٍ۔

۳۵۹۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا وَإِنْ كَانَ مِنْ قَرْضٍ۔

۳۵۹۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ نَافِعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ بِمِثْلِهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَذَا وَجَدْتُهُ فِي هَذَا الْمَوْضِعِ۔

باب: سونے کے عوض چاندی لینا

۲۰۹۶: بَابُ اخْتِذِ الْوَرِقَ مِنَ الذَّهَبِ

۳۵۹۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نبی کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ٹھہر جائیں میں آپ سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ میں بقیع (نامی جگہ) میں اونٹ فروخت کیا کرتا ہوں اشرفیوں کے عوض اور میں روپیہ لیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اس میں کسی قسم کی کوئی کراہت اور حرج نہیں ہے اگر تم اس دن کے بھاد سے لے لو جس وقت تک کہ علیحدہ نہ ہو ایک دوسرے پر بقایا چھوڑ کر۔

باب: تولنے میں زیادہ دینے سے متعلق

۳۵۹۷: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے ایک ترازو منگائی اس میں وزن کر کے دیا اور زیادہ دیا میرے قرض سے۔

۳۵۹۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَاوِيُّ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ يَسَّكَ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ رُوَيْدَكَ أَسْأَلُكَ أَبِي أَبِي بَيْعِ الْإِبِلِ بِالْبَيْعِ بِالذَّنَانِيرِ وَأَخَذُ الذَّرَاهِمَ قَالَ لَا بَأْسَ أَنْ تَأْخُذَ بِسَعْرِ يَوْمِهَا مَا لَمْ تَفْتَرِ قَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ۔

باب: زیادہ فی الوزن

۳۵۹۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا حَمَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي مَحَارِبُ بْنُ دِنَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ دَعَا بِمِيزَانٍ فَوَزَّنَ لِي وَزَادَنِي۔

قرض سے زیادہ واپس کرنا:

حاصل حدیث یہ ہے کہ آپ نے واجب قرض کی مقدار سے اپنی خوشی سے زیادہ عطا فرمایا یہ جائز ہے جیسا کہ آپ کے مذکورہ عمل مبارک سے ثابت ہے اور اگر خوشی سے زیادہ واپس دینا نہ ہو بلکہ قرض دینے والا شخص معاملہ کر کے زیادہ وصول کرے تو یہ سود ہے جیسا کہ ارشاد رسول ﷺ ہے۔

۳۵۹۸: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا قرض ادا کیا اور میرے قرض سے زیادہ دیا۔

۳۵۹۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَسَعْرِ عَنْ مَحَارِبِ بْنِ دِنَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَادَنِي۔

باب: تولنے وقت جھکتا دینا

۳۵۹۹: حضرت سوید بن قیس سے روایت ہے اور ہجر (نامی جگہ) سے مخرف عیدی کپڑا لے کر آئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم لوگ (مقام) منیٰ میں تھے وہاں پر ایک وزن کرنے والا تھا۔ آپ نے ایک پانچامہ خریدا اور تولنے والے شخص سے فرمایا: تم وزن کرو اور جھکتا ہو وزن کر لو (یعنی جب تول کرو تو زیادہ دو)۔

۳۶۰۰: حضرت صفوان بن یساف سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ

باب: الرجحان فی الوزن

۳۵۹۹: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَبْتُ أَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعُبَيْدِيِّ بَرًّا مِنْ هَجَرَ فَاتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ بِمِنَى وَوَزَانُ يَزْنُ بِالْأَجْرِ فَاسْتَرَى مِنَّا سَرَاوِيلَ فَقَالَ لِلْوَزَانِ زِنْ وَارْجِحْ۔

۳۶۰۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ مُحَمَّدُ بْنُ

علیہ وسلم کے ہاتھ ہجرت سے قبل میں نے ایک پانچامہ فروخت کیا تو آپ نے جھکتا ہوا تول عطا فرمایا یعنی آپ نے مجھ کو زیادہ وزن عنایت فرمایا۔

۳۶۰۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ناپ (اور پیمائش) مدینہ منورہ کے حضرات کی معتبر ہے اور وزن اہل مکہ کا۔

باب: غلہ فروخت کرنے کی ممانعت جس وقت تک اس کو تول نہ لے یا نہ ناپ نہ کر لے

۳۶۰۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی غلہ خریدے تو وہ اس کو فروخت نہ کرے جس وقت تک ناپ یا تول نہ دے۔

۳۶۰۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اناج خریدے وہ اس کو فروخت نہ کرے جس وقت تک کہ اس پر قبضہ نہ کر لے۔

۳۶۰۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی غلہ خریدے وہ اس کو فروخت نہ کرے جس وقت تک اس کو ناپ نہ دے۔

۳۶۰۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اس میں یہ ہے کہ جس وقت تک قبضہ نہ کر لے (جب تک بیع نہ کرے)۔

بَشَارِ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَفْوَانَ قَالَ بَعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَرَاوِيلَ قَبْلَ الْهِجْرَةِ فَأَرْحَحَ لِي۔

۳۶۰۱: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْمَلْجِيِّ عَنْ سُفْيَانَ ح وَأَبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا أَبُو نَعِيمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمِكْيَالُ عَلَى مِكْيَالِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَالْوَزْنُ عَلَى وَزْنِ أَهْلِ مَكَّةَ وَاللَّفْظُ لِإِسْحَاقٍ۔

۲۰۹۹: بَابُ بَيْعِ الطَّعَامِ قَبْلَ أَنْ

يَسْتَوْفَى

۳۶۰۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ۔

۳۶۰۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَبَانَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعُهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ۔

۳۶۰۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعُهُ حَتَّى يَكْتَالَهُ۔

۳۶۰۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَمْنُلُهُ وَالَّذِي قَبْلَهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ۔

۳۶۰۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جس شے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبضہ سے قبل فروخت کرنے سے منع فرمایا وہ غلہ ہے۔

۳۶۰۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی غلہ خریدے وہ اس کو نہ فروخت کرے جس وقت تک اس پر وہ قبضہ نہ کر لے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ ہر ایک شے غلہ کی مانند ہے (اس کو قبضہ سے قبل فروخت کرنا درست نہیں ہے)۔

۳۶۰۸: حضرت حکیم بن حزام سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم غلہ اس وقت تک فروخت نہ کرو جس وقت تک اس کو نہ خرید لو اور اس پر قبضہ نہ کر لو۔

۳۶۰۹: ترجمہ گذشتہ حدیث کے مطابق ہے۔

۳۶۱۰: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے صدقہ کا غلہ خریدا اور قبضہ کرنے سے قبل اس سے نفع حاصل کیا (یعنی وہ غلہ فروخت کر کے) پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا تم اس کو فروخت نہ کرو جس وقت تک کہ تم اس پر قبضہ نہ کر لو۔

باب: جو شخص غلہ تاپ کر خریدے اس کا فروخت کرنا درست نہیں ہے جس وقت تک اس پر قبضہ نہ کر لے

۳۶۰۶. أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَمَا الَّذِي نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُبَاعَ حَتَّى يُسْتَوْفَى الطَّعَامُ.

۳۶۰۷. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ ابْتِاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَحْسَبُ أَنَّ كُلَّ شَيْءٍ بِمَنْزِلَةِ الطَّعَامِ.

۳۶۰۸. أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ حَجَّاجِ ابْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مَوْهَبٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ صَالِحٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَبِيعُ طَعَامًا حَتَّى تَشْتَرِيَهُ وَتَسْتَوْفِيَهُ.

۳۶۰۹. أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَأَخْبَرَنِي عَطَاءٌ ذَلِكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِصْمَةَ الْجَشْمِيِّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۶۱۰. أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوِصِ عَنْ عَبْدِ الْقَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي رَاحٍ عَنْ حِزَامِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ قَالَ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ ابْتِيعْتُ طَعَامًا مِنْ طَعَامِ الصَّدَقَةِ فَرَبِحْتُ فِيهِ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهُ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ.

۲۱۰۰: باب النهي عن بيع ما اشتري من الطعام بكمول حتى يستوفى

۳۶۱۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلہ فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی جس وقت تک کہ اس پر قبضہ نہ کر لے۔

۳۶۱۱: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَالْحَرِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَرِثِ عَنِ الْمُصَنِّدِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُبَاعَ أَحَدٌ طَعَامًا اشْتَرَاهُ بِكَيْلٍ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ۔

باب: جو شخص غلہ کا انبار بغیر ناپے ہوئے خرید لے اس کا اس جگہ سے اٹھانے سے قبل فروخت کرنا

۲۱۰: بَابُ بَيْعِ مَا يُشْتَرَى مِنَ الطَّعَامِ جُزْأً قَبْلَ أَنْ يَنْقُلَ مِنْ مَكَانِهِ

۳۶۱۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ دو ربنوی میں غلہ خریدا کرتے تھے پھر ایک آدمی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے جو کہ ہم کو اس کی جگہ سے اس کو اٹھانے کا حکم کرتا یعنی جس جگہ سے وہ غلہ خریدا ہے (اور دوسری جگہ فروخت کرنے سے قبل لے جانے کا حکم کرتا)۔

۳۶۱۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَرِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَبْتَاعُ الطَّعَامَ فَبِيعْتُ عَلَيْنَا مَنْ يَأْمُرُنَا بِانْتِقَالِهِ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِي ابْتِغَيْنَا فِيهِ إِلَى مَكَانٍ سِوَاهُ قَبْلَ أَنْ نَبِيعَهُ۔

۳۶۱۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بازار کی بلندی پر غلہ خریدا کرتے تھے انبار کے انبار (یعنی لوگ بہت زیادہ مقدار میں غلہ خریدتے تھے) تو آپ نے اس کی ممانعت فرمائی یعنی اس کے فروخت کرنے سے منع فرمایا کہ جس وقت تک کہ اس کو اپنی جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ پر نہ لے جائیں۔

۳۶۱۳: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَبْتَاعُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَعْلَى السُّوقِ جُزْأً فَتَهَاؤُهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَبِيعُوا فِي مَكَانِهِ حَتَّى يَنْقُلُوهُ۔

۳۶۱۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ دو ربنوی صلی اللہ علیہ وسلم میں سواروں سے غلہ خریدا کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو (یعنی اس غلہ کو) اس جگہ فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی جس وقت تک کہ اس کو بازار میں نہ لے جائیں۔

۳۶۱۴: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا يَبْتَاعُونَ الطَّعَامَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الرُّكْبَانِ فَتَهَاؤُهُمْ أَنْ يَبِيعُوا فِي مَكَانِهِمُ الَّذِي ابْتَاعُوا فِيهِ حَتَّى يَنْقُلُوهُ إِلَى سُوقِ الطَّعَامِ۔

۳۶۱۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ دو

۳۶۱۵: أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ

نبوی میں لوگوں کو اس بات پر مار پڑ رہی ہے کہ وہ غلہ کا انبار (ڈھیر) خرید کر اسی جگہ فروخت کریں۔ جب تک کہ وہ اس کو گھرنے لے آئیں۔

مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّاسَ يُضْرَبُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا اشْتَرَوْا الطَّعَامَ جُزْأًا أَنْ يَبْعُوهُ حَتَّى يُوَدَّ إِلَى رِحَالِهِمْ۔

باب: کوئی شخص ایک مدت تک کے لیے غلہ ادھار

خریدے اور فروخت کرنے والا شخص قیمت کے اطمینان کے لئے اس کی چیز رہن رکھے

۳۶۱۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے ایک مدت تک کے لئے غلہ ادھار خریدے اور آپ نے اپنی زمین اس یہودی کے پاس گروی رکھی۔

۲۱۰۲: بَابُ الرَّجُلِ يَشْتَرِي الطَّعَامَ إِلَى أَجَلٍ وَيَسْتَرْهُنُ الْبَائِعُ مِنْهُ بِالشَّمَنِ رَهْنًا

۳۶۱۶: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا إِلَى أَجَلٍ وَرَهْنَهُ دِرْعَةً۔

باب: مکانات میں کوئی شے رہن رکھنا

۳۶۱۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہو کی روٹی اور بواہی چربی لے کر حاضر ہوئے۔ آپ نے اپنی زرہ ایک یہودی کے پاس مدینہ میں رہن رکھی تھی اور آپ نے اپنے مکان کے لئے اس سے بواہی لے لے۔

۲۱۰۳: بَابُ الرَّهْنِ فِي الْحَضَرِ

۳۶۱۷: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ مَشَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِخَبْزِ شَعِيرٍ وَاهَالَةٍ سِنْعِيَةٍ قَالَ وَلَقَدْ رَهَنْ دِرْعًا لَهُ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِالْمَدِينَةِ وَاتَّخَذَ مِنْهُ شَعِيرًا لِأَهْلِهِ۔

باب: اس چیز کا فروخت کرنا جو کہ فروخت کرنے والے

شخص کے پاس موجود نہ ہو

۳۶۱۸: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں جائز ہے بیع قرض اور بیع فسخ اور بیع میں دو شرط مقرر کرنا اور جائز نہیں ہے اس شے کو فروخت کرنا جو کہ تیرے پاس موجود نہیں ہے (یعنی جس پر تمہارا قبضہ نہیں)۔

۲۱۰۴: بَابُ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَ الْبَائِعِ

۳۶۱۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعُودَةَ عَنْ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبْعُ سَلْفٌ وَلَا يَبْعُ وَلَا شَرْطَانٍ فِي بَيْعٍ وَلَا يَبْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ۔

خلاصہ الباب ☆ ((بيع ماليس عندك)) مذکورہ جملہ جو کہ اس حدیث شریف میں آیا ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ وہ

چیز کہ جس پر کسی کا قبضہ نہ ہو بلکہ وہ کسی اور کے ملک میں ہو اس کی بیع کرنا جائز ہے گویا کہ کسی اور کی چیز کو بیچنے کا تصور کرنا بھی ناجائز ہے مثلاً کسی کا بھاگا ہوا غلام ہو اس کی بیع کرنا یا وہ پرندہ جو کہ ہوا میں اڑ رہا ہو یا کسی کا جانور بھاگا جا رہا ہو اور کوئی کہے کہ میں یہ جانور تمہیں اتنے میں فروخت کرتا ہوں یا کسی کی کوئی چیز پڑی ہو اس کو کوئی فروخت کرنا شروع کر دین سب صورتیں ناجائز ہیں۔ (جامی)

۳۶۱۹: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ بیع لازم نہیں ہوتی کہ جس کا انسان مالک نہ ہو (بلکہ اگر دوسرے کی ملکیت ہو تو اس کی اجازت پر موقوف رہے گی) اور جو کسی کی ملکیت میں نہ آئی ہو (مثلاً اڑنے والا پرندہ یا تیرتی ہوئی مچھلی کی بیع باطل ہے)۔

۳۶۲۰: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے وہ کوئی شے خریدتا ہے جو کہ میرے پاس نہیں ہوتی میں وہ شے بازار سے خرید کر اس کے ہاتھ فروخت کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تم اس شے کو فروخت نہ کرو جو تمہارا پاس نہ ہو (یعنی تم جس چیز کے مالک نہ ہو اس کو فروخت نہ کرو)۔

باب: غلہ میں بیع سلم کرنے سے متعلق

۳۶۲۱: حضرت عبداللہ بن ابی الجہاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے سلف سے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ دو ربیوی میں سلف کیا کرتے تھے اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں بھی سلف کیا کرتے تھے گیسوں جو اور کھجور میں۔ ان لوگوں سے جن کے پاس علم نہ ہو یہ چیزیں ہوتی تھیں یا نہیں؟

باب: خشک انگور میں سلم کرنا

۳۶۲۲: حضرت ابن ابی مجالد سے روایت ہے کہ بیع سلم سے متعلق حضرت ابو بردہ اور حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہما نے آپ سے اس میں

۳۶۱۹: أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمَادِ بْنِ الْقَوَامِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ قَالَ عُثْمَانُ هُوَ مُحَمَّدُ ابْنُ سَيْفٍ عَنْ مَطْرِ بْنِ الْوَرَّاقِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى رَجُلٍ بَيْعٌ لِمَا لَا يَمْلِكُ۔

۳۶۲۰: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَسْرِ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا تَيْبِي الرَّجُلُ لِمَسَائِيِ الْبَيْعِ لَيْسَ حِنْدِي أَبِيعَهُ مِنْهُ ثُمَّ ابْتَاعَهُ لَهُ مِنَ السُّوْبِيِّ قَالَ لَا يَبِيعُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ۔

۲۱۰۵: بَابُ السَّلْمِ فِي الطَّعَامِ

۳۶۲۱: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْمُجَالِيدِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى عَنِ السَّلْفِ قَالَ كُنَّا نُسَلِّفُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَمُحَمَّدٍ فِي الْبَرِّ وَالشَّعْبِ وَالْتَمَرِ إِلَى قَوْمٍ لَا أَدْرِي أَعْنَدَهُمْ أَمْ لَا وَإِنَّ أَهْرَى قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ۔

۲۱۰۶: بَابُ السَّلْمِ فِي الزَّرِيِّ

۳۶۲۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْمُجَالِيدِ

بحث کی توجہ کو لوگوں نے حضرت ابن ابی اوفی کے پاس بھیجا تو میں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں بیع سلم کیا کرتے تھے گیسوں جو اور خشک انگور میں ان لوگوں سے کہ جن کے پاس یہ اشیاء ہم نہیں دیکھتے تھے پھر میں نے حضرت ابن ابی اوفی سے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے بھی اسی طرح سے بیان کیا۔

وَقَالَ مَرَّةٌ عَبْدُ اللَّهِ وَ قَالَ مَرَّةٌ مُحَمَّدٌ قَالَ تَمَارِي أَبُو بُرْدَةَ وَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ فِي السَّلْمِ قَارَسَلُونِي إِلَى ابْنِ أَبِي أَوْفَى لَسَأَلْتُهُ لَقَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ وَعَلَى عَهْدِ عُمَرَ فِي الْبَرِّ وَالشَّعِيرِ وَالرَّزْبِيبِ وَالتَّمْرِ إِلَى قَوْمٍ مَا نَرَى عِنْدَهُمْ وَسَأَلْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى لَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ۔

باب: پھلوں میں بیع سلف سے متعلق

۴۶۲۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مدینہ منورہ میں تشریف لائے اور (اس وقت) لوگ (بیع) سلف سے کرتے تھے۔ پھر میں ۲ سال ۳ سال کی مدت پر۔ آپ نے ممانعت کی اور فرمایا: جو شخص (بیع) سلف کرے تو وہ پتلاش مقرر کرے (زیادہ وزن مقرر کرے اور مدت مقرر کرے)۔

۲۱۰۷: باب السلف في الثمار

۴۶۲۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يَسْلِفُونَ فِي الثَّمْرِ السَّنْبِي وَالثَّلَابِ فَتَهَا هُورًا وَقَالَ مَنْ أَسْلَفَ سَلَفًا فَلْيَسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى آخِرِ مَعْلُومٍ۔

باب: جانور میں سلف سے متعلق

۴۶۲۳: حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک شخص سے سلم کی نوجوان اونٹ میں (یعنی آپ نے ایک بچہ اونٹ کا جو کہ جوانی کے قریب ہو اس کو اپنا کہا) چاہے وہ شخص اپنے اونٹ کا تقاضا کرتے ہوئے آیا آپ نے آپ شخص سے فرمایا پوچھا اس کے لیے ایک اونٹ کا جوان بچہ خریدو وہ آیا، رہنے کا۔ یا رسول اللہ ﷺ مجھے تو ملا نہیں لیکن ایک ربیع اونٹ یعنی ساتویں سال میں لگا ہو۔ آپ نے فرمایا تم اس کو ۱۰۰۰ ہی ۱۰۰۰ دو اور مسلمان بھی بہتے ہو یہی ہے جو کہ قرض اچھی طرح سے لے کرے (مطلب یہ ہے کہ قرض خواہ کو جو ادا کرنا ہے اس سے زیادہ یا اعلیٰ قسم کا مال لے)۔

۲۱۰۸: باب استسلاف الحيوان واستقراضه

۴۶۲۳: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْلَفَ مِنْ رَجُلٍ بَكْرًا فَاتَاهُ بِتَقَاضَاهُ بَكْرَةً فَقَالَ لِرَجُلٍ انْطَلِقْ فَاتَّبِعْ لَهُ بَكْرًا فَاتَاهُ فَقَالَ مَا أَضْبُتُ إِلَّا بَكْرًا رَبَاعِيًا خِيَارًا فَقَالَ أَعْطِهِ فَإِنَّ خَيْرَ الْمُسْلِمِينَ أَحْسَنَهُمْ لِقَاءً۔

۴۶۲۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک اونٹ تقاضا فرمایا آپ نے اس (اونٹ کا) تقاضا کرنے کے لیے آیا آپ نے فرمایا: دو (یعنی وہ اونٹ ادا کر

۴۶۲۵: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى

دو۔ لوگوں کو نہ ملا کر زیادہ دانت کا اونٹ۔ اس (واجب) اونٹ سے (زیادہ بہتر) ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم اسی اونٹ کو دے دو اس نے عرض کیا آپ نے میرا حق ادا کر دیا۔ آپ نے فرمایا: تمہارے میں وہ لوگ بہتر ہیں جو کہ اچھی طرح سے ادا کرے (یعنی جیسا اونٹ دینا واجب تھا آپ نے اس سے عمدہ اونٹ دلوادیا۔)

۳۶۲۶: حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹ کا ایک جوان بچہ دیا تھا تو میں اس کا تقاضہ کرنے کے لئے آیا آپ نے فرمایا: اچھا میں تم کو ایک "بختی" اونٹ (یعنی ایک عمدہ قسم کا اونٹ ہے) ادا کروں گا۔ آپ نے ادا فرما دیا تو میرے مال سے عمدہ مال ادا کیا اور ایک دیہاتی شخص اونٹ کا تقاضہ کرنے کے لئے آیا۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو اسی دانت کا اونٹ دے دو۔ لوگوں نے اس کو ایک بڑا اونٹ دے دیا۔ اس شخص نے کہا یہ تو میرے اونٹ سے بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا: تم لوگوں میں وہ شخص بہتر ہے جو کہ (قرض) اچھی طرح ادا کرے (یعنی جیسا اور جس قسم کا قرض لیا ہے اس سے اعلیٰ قسم کا قرض ادا کرے)۔

باب: جانور کے عوض ادھار فروخت کرنا

۳۶۲۷: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی جانور کے عوض ادھار فروخت کرنے سے اور اگر نقد فروخت کرے تو وہ درست ہے۔

باب: جانور کو جانور کے عوض کم یا زیادہ میں

فروخت کرنا

۳۶۲۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک غلام حاضر ہوا اور

لَسِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ الْإِبِلِ لَجَاءَ بِتَقَاضَاهُ فَقَالَ أَعْطُوهُ فَلَمْ يَجِدُوا إِلَّا سِنًا لَوْقَ بَيْنِهِ قَالَ أَعْطُوهُ فَقَالَ أَوْ لَيْتِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحْسَنُكُمْ لِقَضَاءٍ۔

۳۶۲۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ هَانِئٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عِرْبَابُضَ ابْنَ سَارِيَةَ يَقُولُ بَعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا فَاتَّبَعْتُ اتَّقَاضَاهُ فَقَالَ أَجَلٌ لَا أَطْصِيكُهَا إِلَّا تَجِيئَةَ لِقَضَائِي فَاحْسَنَ لِقَضَائِي وَجَاءَهُ أَغْرَابِيُّ بِتَقَاضَاهُ سِنَّةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطُوهُ سِنًا فَأَعْطُوهُ يَوْمَئِذٍ جَمَلًا فَقَالَ هَذَا خَيْرٌ مِنْ بَيْنِي لِقَالَ خَيْرُكُمْ لِقَضَاءٍ۔

۲۱۰۹: بَابُ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَيْسِنَةً

۳۶۲۷: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ وَتَرْبُذُ بْنُ زُرَيْعٍ وَخَالِدُ بْنُ الْطَلْحِثِ قَالُوا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَأَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ لُقْطَةَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَيْسِنَةً۔

۲۱۱۰: بَابُ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ يَدًا يَدًا

مُتَقَاضِلًا

۳۶۲۸: أَخْبَرَنَا قُسَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي

اس نے رسول کریم ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی ہجرت پر آپ کو اس کا علم نہیں تھا کہ یہ غلام ہے پھر اس کا مالک اس کو تلاش کرتا ہوا آ گیا۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو میرے ہاتھ فروخت کر دو۔ آپ نے دو سیاہ رنگ کے غلام کے عوض اس کو خرید لیا اس کے بعد کسی دوسرے سے بیعت نہیں کی جس وقت تک دریافت نہیں کر لیا کہ تو غلام ہے یا آزاد ہے۔ اگر آزاد ہوتا تو اس سے بیعت کر لیتے۔

الرَّبِيعُ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ لِبَايَعِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهَجْرَةِ وَلَا يَشْعُرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ عَبْدٌ لَجَاءَ مَتَدُهُ يُرِيدُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيهِ فَأَشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ ثُمَّ لَمْ يَبَاعِ أَحَدًا بَعْدَ حَتَّى يَسْأَلَهُ عَبْدٌ هُوَ۔

باب: پیٹ کے بچہ کے بچہ کو فروخت کرنا

۴۶۲۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پیٹ کے بچہ کے بچہ میں سلم کرنا ہود ہے (سلم سے مراد بیع سلم ہے)۔

۲۱۱۱: بَابُ بَيْعِ حَبْلِ الْحَبَلَةِ

۴۶۲۹ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ لَأَنَّ خَلْتَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ السَّلْفُ فِي حَبْلِ الْحَبَلَةِ رِبَا۔

۴۶۳۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی پیٹ کے بچہ کے بچے کو فروخت کرنے سے۔

۴۶۳۰ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبْلِ الْحَبَلَةِ۔

۴۶۳۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی پیٹ کے بچہ کے بچے کو فروخت کرنے سے۔

۴۶۳۱ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَالِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبْلِ الْحَبَلَةِ۔

باب: مذکورہ مضمون کی تفسیر سے متعلق

۴۶۳۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی پیٹ کے بچہ کے بچے کو فروخت کرنے سے یہ ایک دوہرا جاہلیت کی بیع تھی کہ ایک شخص ایک اونٹ خریدتا تھا اور وہ رقم دینے کا وعدہ کرتا جس وقت تک کہ اونٹنی کے بچہ کی پیدائش ہو چکی اس بچہ کے بچہ پیدا ہو۔

۲۱۱۲: بَابُ تَفْسِيرِ ذَلِكَ

۴۶۳۲ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالطَّرِثُ بْنُ مَسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَالِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبْلِ الْحَبَلَةِ وَكَانَ بَيْنَا بَنِي بَيْعَةَ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ الرَّجُلُ يَتَّاعُ جَزُورًا إِلَى أَنْ تُنْتَجِ النَّاقَةُ ثُمَّ تُنْتَجِ الْبَيْتُ فِي بَطْنِهَا۔

باب: چند سالوں کے لئے پھل فروخت کرنا

۴۶۳۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

۲۱۱۳: بَابُ بَيْعِ السِّتِينِ

۴۶۳۳ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا

چند سالوں کے لیے پھل فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی۔

۳۶۳۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند سالوں کے پھل فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی۔

باب: ایک مدت مقرر کر کے ادھار فروخت کرنے

سے متعلق

۳۶۳۵: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دو چادریں تھیں قطر (نامی ہستی) کی آپ جس وقت بیٹھے اور جب آپ کو پسینہ آتا تو وہ کپڑے آپ پر بھاری ہوتے۔ چنانچہ ایک یہودی کا کپڑا (ملک) شام سے آیا میں نے کہا کاش آپ اس کے پاس کسی کو روانہ فرماتے اور آسانی کے وعدہ پر وہ دو کپڑے خریدتے (مطلب یہ ہے کہ جس وقت آپ کے پاس روپیہ کے ادا کرنے کا انتظام ہوگا تو ادا کر دیں گے) آپ نے اس کے پاس کسی کو بھیج دیا اس شخص نے کہا میں محمد کا مطلب سمجھ گیا۔ وہ چاہتے ہیں کہ میرا مال ہضم کر لیں یا میرے کپڑے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے جھوٹ بولا۔ وہ جانتا ہے میں تو سب سے زیادہ اللہ عزوجل سے ڈرنے والا ہوں اور سب سے زیادہ امانت کو ادا کرنے والا ہوں۔

باب: سلف اور بیع ایک ساتھ کرنا جیسے کہ کوئی کسی کے ہاتھ

ایک شے فروخت کرے اس شرط پر اس کے ہاتھ کسی مال

میں سلم کرے اس سے متعلق حدیث

۳۶۳۶: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی بیع اور سلف سے اور بیع میں دو شرط کرنے سے (جیسے کہ کسی نے ایک کپڑے کی خریداری کی اس شرط پر

سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ السِّنِّينِ۔

۳۶۳۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ الْأَعْرَجِ عَنْ سَلِيمَانَ وَهُوَ ابْنُ عَتِيقٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ السِّنِّينِ۔

۳۱۱۴: بَابُ الْبَيْعِ إِلَى الْأَجَلِ

المعلوم

۳۶۳۵: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ قَالَ أَبَاتَا عِكْرِمَةَ عَنْ عَالِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَيْنِ قَطْرِيَيْنِ وَكَانَ إِذَا جَلَسَ فَمَرَّقَ فِيهِمَا ثَقْلًا عَلَيْهِ وَ قَدِيمَ لِفَلَانِ الْيَهُودِيِّ بَرِّمِنَ الشَّامِ فَقُلْتُ لَوْ أَرْسَلْتَ إِلَيْهِ لَأَشْتَرَيْتَ مِنْهُ تَوْبِينَ إِلَى الْمُبَسَّرَةِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَقَدْ عَلِمْتُ مَا يُرِيدُ مُحَمَّدٌ إِنَّمَا يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِمَالِي أَوْ يَذْهَبَ بِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ قَدْ عَلِمَ أَيُّ مِنْ اتَّقَاهُمْ لِلَّهِ وَ آذَاهُمْ لِلْأَمَانَةِ۔

۳۱۱۵: بَابُ سَلْفٍ وَ بَيْعٍ وَهُوَ أَنْ يَبِيعَ

السَّلْعَةَ عَلَى أَنْ يُسَلِّفَهُ

سلفاً

۳۶۳۶: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى

عَنْ سَلَفٍ وَبَيْعٍ وَ شَرْطَيْنِ فِي بَيْعٍ وَ رِبْحٍ مَا لَمْ يُضْمَنَ۔
 کہ اس کو تم دھلوادینا اور اس کو تم سلوادینا اور اس شے کے نفع سے کہ جس کا تاوان اپنے ذمہ نہ ہو۔

بیع سے متعلق ضروری ہدایت

مذکورہ بالا حدیث شریف کے جملے ((وَ شَرْطَيْنِ فِي بَيْعٍ وَ رِبْحٍ مَا لَمْ يُضْمَنَ)) کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے اس شے کے نفع سے منع فرمایا جس کا تاوان اپنے ذمہ نہ ہو جیسے کہ غیر شخص کے مال سے نفع حاصل کرنا جیسے کہ ایک جانور خریدا۔ لیکن ابھی تک وہ جانور فروخت کرنے والے کے پاس ہے اس کے کرایہ لینے کا۔ خریدنے والا شخص دعویٰ کرے کہ یہ درست نہیں ہے اس لیے کہ یہ جانور جب تک خریدنے والے کے قبضہ میں نہیں آیا اس وقت تک اگر وہ جانور بلاک ہو جائے تو خریدنے والے کا نقصان نہیں ہے بلکہ نقصان فروخت کرنے والے کا ہے اس وجہ سے نفع بھی فروخت کرنے والے کا ہی ہوگا۔ ((مَا لَمْ يُضْمَنَ)) کے جملہ کا مطلب یہی ہے۔ تفصیل کے لیے شروحات حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

باب: ۲۱۱۶: بَابُ شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ وَهُوَ أَنْ يَقُولَ

باب: ایک بیع میں دو شرائط طے کرنا مثلاً اگر پیسے

أَبِيعَكَ هَذِهِ السَّلْعَةَ إِلَى شَهْرٍ بَكْنَا وَإِلَى

ایک ماہ میں ادا کرو تو اتنے اور دو...

شَهْرَيْنِ بَكْنَا

میں اتنے (زائد)

۴۶۳۷: أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٍو بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَتْمِ ذَكَرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا بَيْعَ سَلَفٍ وَبَيْعٍ وَلَا شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ وَلَا رِبْحٍ مَا لَمْ يُضْمَنَ۔

۴۶۳۷: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیع اور سلف درست نہیں ہے اور نہ دو شرائط بیع میں اور نہ نفع اس شے کا جو کہ قبضہ میں نہیں آئے۔

۴۶۳۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَائِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَلَفٍ وَرَبْحٍ وَ عَنْ شَرْطَيْنِ فِي بَيْعٍ وَاحِدٍ وَ عَنْ بَيْعٍ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ وَ عَنْ رِبْحٍ مَا لَمْ يُضْمَنَ۔

۴۶۳۸: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی سلف اور بیع سے اور ایک بیع میں دو شرائط کرنے سے اور جو شے اپنے پاس نہیں ہے اس کو فروخت کرنے سے اور جس شے کا نقصان اپنے ذمہ نہیں ہے اس کا نفع لینے سے۔

باب: ۲۱۱۷: بَابُ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ وَهُوَ أَنْ يَقُولَ

باب: ایک بیع کے اندر دو بیع کرنا جیسے کہ اس طریقہ سے کہے کہ اگر تم نقد فروخت کرو تو سو روپیہ میں اور ادھار لو تو دو

أَبِيعَكَ هَذِهِ السَّلْعَةَ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ نَقْدًا

وَبِمَائَتِي دِرْهَمٍ نَسِينَةً

۳۶۳۹: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعَتَيْنِ
فِي بَيْعَةٍ-

سورپے میں

۳۶۳۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیع میں دو بیع کرنے کی ممانعت فرمائی۔

۲۱۱۸: بَابُ النَّهْيِ عَنِ بَيْعِ الثُّنْيَا
حَتَّى تَعْلَمَ

۳۶۴۰: أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ
الْعَوَامِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا
يُونُسُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُرَابَاةِ
وَالْمُخَابَرَةِ وَعَنِ الثُّنْيَا إِلَّا أَنْ تَعْلَمَ-

باب: فروخت کرتے وقت غیر معین چیز کو مستثنیٰ کرنے کی

ممانعت

۳۶۴۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی محالقت، مزابنت اور مخابرت سے (ان اصطلاحی الفاظ کی تشریح سابق میں گذر چکی ہے) اور ممانعت فرمائی استثناء سے لیکن جس وقت اس کی مقدار (مول بھاؤ) معلوم ہو۔

۳۶۴۱: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
ابْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ وَأَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ
حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ
جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ
وَالْمُرَابَاةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ وَالنُّيَا وَرَخَّصَ فِي
الْعَرَابَا-

۳۶۴۱: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی محالقت، مزابنت، مخابرت سے اور معاومہ سے (اس آخری لفظ کا مطلب ہے چند سالوں کے لیے پھل فروخت کرنا) اور آپ نے ممانعت فرمائی نیا سے اور اجازت عطا فرمائی عراس کی۔

باب: کھجور کا درخت فروخت کرے تو پھل

کس کے ہیں؟

۳۶۴۲: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کوئی درخت کھجور کا فروخت کرے جس کو کہ وہ پیوند کر چکا ہو تو پھل اسی شخص کے ہیں مگر یہ کہ خریدار یہ شرط کرے کہ پھل میں وصول کروں گا اور فروخت کرنے والے رضامند

۲۱۱۹: بَابُ النَّخْلِ يَبَاعُ أَصْلُهَا وَيَسْتَثْنَى

الْمُشْتَرِي ثَمَرَهَا

۳۶۴۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
أَيُّمَا أَمْرٍ أَبْرَ نَخْلًا لَمْ يَبَاعَ أَصْلُهَا فَلِلَّذِي أَبْرَ
ثَمَرُ النَّخْلِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِكَ الْمُبْتَاعُ-

ہو جائیں تو اسی کو لیں گے۔

خلاصة الباب ۴۶۴۰ نمبر والی حدیث میں جو لفظ مٹایا آیا ہے اس سے مراد استثناء ہے یعنی کہ کسی کا کچھ حصہ الگ کر دینا اور اسے اپنے لئے مختص کرنا جبکہ مستثناء کرنے والا اس چیز کو فروخت کر رہا ہو مثلاً باغ والا آدمی جب پھل فروخت کر رہا ہو اور یوں کہے کہ اس باغ کے پھل میں سے کچھ حصہ اپنے لئے مختص کرتا ہوں کہ یہ حصہ میرا ہے باقی مشتری کے لئے ہے یہ شرط رکھنا جائز نہیں جب تک کہ اس کا صحیح اندازہ نہ ہو۔

باب: غلام فروخت ہو اور خریدار اس کا مال لینے کی شرط

باب: الْعَبْدُ يَبَاعُ وَيَسْتَتِي الْمَشْتَرِي

مقرر کرے

مَالَهُ

۴۶۴۳: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کھجور کا درخت خریدے اس کو پسوند کرنے کے بعد تو اس کے پھل فروخت کرنے والے کو لیں گے لیکن جس وقت خریدار شرط مقرر کرے اسی طرح جو شخص غلام کو فروخت کرے اور اس کے پاس مال موجود ہو تو وہ مال فروخت کرنے والے شخص کا ہے لیکن یہ کہ خریدنے والا شخص شرط مقرر کرے۔

۴۶۴۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ابْتَاعَ تَخْلًا بَعْدَ أَنْ تَوَبَّرَ فَشَرَّهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنْ بَاعَ عَبْدًا وَكَهْ مَالٌ لِمَالِهِ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔

باب: بیع میں شرط لگانے سے

باب: الْبَيْعُ يَكُونُ فِيهِ الشَّرْطُ فَيَصِحُّ

متعلق حدیث

الْبَيْعُ وَالشَّرْطُ

۴۶۴۴: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ سفر میں تھا کہ میرا اونٹ تھک گیا۔ میں نے چاہا کہ اس کو میں آزاد کر دوں کہ اس دوران رسول کریم ﷺ کی مجھ سے ملاقات ہوگئی اور آپ نے اس اونٹ کے لیے دعا فرمائی اور آپ نے اس کو مارا پھر اونٹ اس طرح چلا (یعنی دوڑا) کہ وہ کبھی ایسا نہیں چلا تھا۔ اس پر آپ نے فرمایا: اس کو میرے ہاتھ تم فروخت کر دو ایک اوقیہ (یعنی چالیس درہم میں) میں نے کہا میں تو فروخت نہیں کرتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کو فروخت کر دو۔ چنانچہ میں نے اس کو ایک اوقیہ میں فروخت کر دیا اور مدینہ منورہ تک اس پر سوار ہونے کی شرط مقرر کر لی۔ ہم لوگ جس وقت مدینہ منورہ پہنچے تو میں اونٹ لے کر

۴۶۴۴: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ زَكْرِيَّا عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَعْيَا جَمَلِي فَأَرَدْتُ أَنْ أُسَيِّبَهُ فَلِحَقْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَعَا لَهُ فَضَرَبَهُ فَسَارَ سِيرًا لَمْ يَسِرْ مِثْلَهُ لَقَالَ بَعْضُهُمْ بِوَقْفِهِ قُلْتُ لَا قَالَ بَعْضُهُمْ لَبِعْتُهُ بِوَقْفِهِ وَاسْتَلْبِثْتُ حُمْلَانَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَمَّا بَلَّغْنَا الْمَدِينَةَ أَتَيْتُهُ بِالْجَمَلِ وَابْتَعَيْتُ ثَمَنَهُ فَمَ رَجَعْتُ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ أَتَرَانِي إِنَّمَا مَا

كُنْتُكَ لِأَخَذَ جَمَلَكَ خُذْ جَمَلَكَ وَ رَسُوْلُ كَرِيْمٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي خِدْمَتِ اِقْدَسِ فِي حَاضِرِ هُوَا اُوْر فِي سِنَةِ اُوْنْتِ كِي قِيْمَتِ وَ صُوْلِ نِيْسِ كِي (مِنِ لُوْثِ كَرِجَانِي لَكَو) اُوْپِ نِي مَجْهُوْ كُو بَلَايَا اُوْر فَرَمَايَا: تَمَّ سَجَّحْتِي هُوْكَ مِي نِي تَمْبَارِي اُوْنْتِ كِي كَمِ قِيْمَتِ لَكَو تَحِي كِيُوْنَكَ تَمْبَارَا اُوْنْتِ لِي لُوْپِ سِ تَمَّ اِيْنَا اُوْنْتِ لِي لُوَا رُوْپِيِي هِي لِي لُوْ-

اُوْپِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَا مَعْجَزُو:

مَذْكُوْرُو هَا لِأَحَدِ مِثِ شَرِيفِ سِي رَسُوْلِ كَرِيْمٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَا اِيْكَ مَعْجَزُو مَعْلُوْمِ هُوَا هُوِي كِي اُوْپِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي مَارِنِي كِي وَجْهِي سِي وَهْ تَهْكَ هُوَا اُوْنْتِ تِيْزِ حَلْنِي لَكَو اُوْپِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي دَعَا كِي بَرَكَتِ سِي اِسْ مِي تِيْزِي اُوْر جَسْتِي اُوْغِي اُوْر صَدِيْثِ مَذْكُوْرُو كِي اُوْر خِي جَمْدِ سِي اُوْپِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَا حُسْنِ اَخْلَاقِ هِي مَعْلُوْمِ هُوَا كِي اُوْپِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِي اِسْ شَخْصِ كِي جِيْزِ هِي (اِيْعْنِي اُوْنْتِ هِي) وَاپْسِ كِي اُوْر اِسْ كِي رَقْمِ هِي وَاپْسِ فَرَمَايَا:

۴۶۳۵: حَضْرَتِ جَابِرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سِي رَوَايَتِ هِي كِي مِي نِي رَسُوْلِ كَرِيْمٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي سَاْتَهْ پَانِي كِي اُوْنْتِ پَرِ جِهَادِ كِيَا پَهْرِ اُوْپِ نِي صَدِيْثِ بِيَانِ فَرَمَايَا اِسْ كِي بَعْدِ بِيَانِ كِيَا كِي اُوْنْتِ تَهْكَ كِيَا- رَسُوْلِ كَرِيْمٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِي اِسْ كُوْذَانَا هُوَا اُوْنْتِ تِيْزِ هُوْ كِيَا يِهَا سِ تَكْ كِي تَمَامِ لَشْكُرِي سِي اُوْغِي- رَسُوْلِ كَرِيْمٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِي فَرَمَايَا: اِي جَابِرُ! مِي سَجَّحْ رِهَا هُوْ كِي تَمْبَارَا اُوْنْتِ تِيْزِ هُوْ كِيَا مِي نِي عَرْضِ كِيَا: يَا رَسُوْلُ اللهِ! اُوْپِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي بَرَكَتِ سِي مِيْرَا اُوْنْتِ تِيْزِ هُوْ كِيَا هِي- اُوْپِ نِي فَرَمَايَا: تَمَّ اِسْ كُو مِيْرِي هَا تَهْ فَرُوْحَتِ كَرِ دُوَاوَرِ تَمَّ اِسْ پَرِ جُزْهُ جَاوُ (اِيْعْنِي اِسْ پَرِ سُوَا رِ هُوْ جَاوُ) مَدِيْنَةِ مَنُوْرُو تَكْ تِيْخْنِي تَكْ مِي نِي اِسْ كُو اُوْپِ كِي هَا تَهْ فَرُوْحَتِ كَرِ دِيَا- اِگَرِ چِهْ مَجْهُوْ كُو اُوْنْتِ كِي سَخْتِ مَضْرُوْرَتِ تَحِي لِيْكَنْ مَجْهُوْ كُو شَرْمِ مَحْسُوْسِ هُوْئِي اُوْپِ سِي (كِي اُوْپِ فَرَمَا رِي هِي فَرُوْحَتِ كَرِنِي كِي لِيْنِي اُوْر مِي اِسْ كُو سِدُوْوْ) جِسْ وَقْتِ جِهَادِ سِي فَرَاغَتِ هُوْ گِي اُوْر هِمْ لُوْكَ مَدِيْنَةِ مَنُوْرُو كِي نَزْدِيْكَ پَهْنِجْ گِيْنِي تُو مِي نِي اُوْپِ سِي اُوْغِي جَانِي كِي اِجَاْزَتِ چَاهِي- مِي نِي عَرْضِ كِيَا: يَا رَسُوْلُ اللهِ! مِي نِي نِكَاحِ كِيَا هِي- اُوْپِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِي فَرَمَايَا: يَا كَرُو لُزْ كِي سِي كِيَا هِي (اِيْعْنِي كِنُوَا رِي لُزْ كِي سِي كِيَا هِي) يَا غِيْرِ كِنُوَا رِي سِي مِي نِي عَرْضِ كِيَا غِيْرِ كِنُوَا رِي اِيْعْنِي شِيْبِي سِي اُوْر اِسْ كِي وَجْهِي هِي كِي مِيْرِي وَادِ عَبْدِ اللهِ قَتْلِ كَرِ دِيِي گِيْنِي تَحِي اُوْر وَهْ كِنُوَا رِي لُزْ كِيَا چُھُوْزْ گِيْنِي تَحِي- تُو مَجْهُوْ كُو بَرِ مَعْلُوْمِ هُوَا كِي اِنْ كِي پَاسِ مِي اِيْكَ كِنُوَا رِي لُزْ كِي لَاؤُنْ- اِسْ وَجْهِي

۴۶۳۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ الطَّبَّاعِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ مُعْبِرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاصِحٍ لَنَا ثُمَّ ذَكَرْتُ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ ثُمَّ ذَكَرْتُ كَلِمَاتًا مَعْنَاهَا فَارْجِفِ الْجَمَلَ فَرَجَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْقَطَطَ حَتَّى كَانَ أَمَامَ الْجَيْشِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَابِرُ مَا أَرَى جَمَلَكَ إِلَّا قَدْ انْقَطَطَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بَعِيْهِ وَكَانَتْ لَكَ ظَهْرُهُ حَتَّى تَقْدَمَ لِبَعْتِهِ وَكَانَتْ لِي إِلَيْهِ حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ وَلَكِنِّي اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ فَلَمَّا قَضَيْتُنَا غَزَاتِنَا وَدَنَوْنَا اسْتَأْذَنَنِي بِالْتَعْجِيلِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَدِيثٌ عَهْدِي بِعَرْمِيسٍ قَالَ أَبِكْرًا تَزَوَّجْتَ أَمْ تَبِيًّا قُلْتُ بَلْ تَبِيًّا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو أُصِيبَ وَتَرَكَ جَوَارِي أَبِكْرًا أَفْكَرْتُمْ أَنْ آتِيَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ تَبِيًّا تُعَلِّمُهُنَّ وَتُؤَدِّبُهُنَّ فَأَذِنَ لِي وَقَالَ لِي أَنْتِ أَهْلُكَ عِشَاءً فَلَمَّا قَدِمْتُ أَخْبَرْتُ خَالِي

يَبِيْعِي الْجَمَلِ فَلَا تَبِيْعِي فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَوْتُ بِالْجَمَلِ فَأَعْطَانِي ثَعَنَ
الْجَمَلِ وَالْجَمَلِ وَسَهْمًا مَعَ النَّاسِ-

سے میں نے شیبہ سے نکاح کر لیا کہ وہ ان کو تعلیم دے اور ادب
سکھلائے۔ آپ نے اجازت عطا فرمائی اور فرمایا: اپنی اہلیہ کے پاس
رات میں جائیں۔ میں جب گیا تو میں نے اپنے ماموں سے اونٹ
فروخت کرنے کی حالت بیان کی۔ انہوں نے مجھ پر ملامت کی جس
وقت نبی ﷺ تشریف لائے تو میں صبح کے وقت اونٹ لے کر حاضر
ہوا۔ آپ نے اونٹ کی قیمت ادا فرمائی اور اونٹ بھی واپس فرما دیا اور
ایک حصہ تمام لوگوں کے برابر عطا فرمایا (مال غنیمت میں سے)۔

۳۶۳۶: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول
کریم ﷺ کے ساتھ سفر میں تھا اور میں ایک اونٹ پر سوار تھا۔ آپ
نے فرمایا کیا وجہ ہے کہ جو تم سب لوگوں کے آخر میں رہتے ہو یعنی تمام
لوگوں کے پیچھے رہتے ہو۔ اس پر میں نے عرض کیا کہ میرا اونٹ تھک
چکا ہے۔ آپ نے اس کی ذم پکڑ لی اور اس کو ڈانٹ دیا۔ پھر وہ
(اونٹ) ایسا ہو گیا کہ میں لوگوں کے آگے تھا۔ جس وقت ہم لوگ
مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچ گئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: اونٹ کو کیا
ہوا؟ اس کو میرے ہاتھ فروخت کر دو۔ میں نے کہا: نہیں! آپ اونٹ
ویسے ہی لے لیں۔ آپ نے فرمایا: نہیں تم اس کو فروخت کر دو۔ میں
نے اس کو ایک اوقیہ (چالیس درہم) کے عوض خرید لیا تو اس پر سوار ہو
کر جس وقت مدینہ منورہ میں پہنچے تو تم اس کو ہمارے پاس لے کر آنا۔
چنانچہ جس وقت میں مدینہ منورہ میں آیا تو اونٹ آپ کے پاس لے
گیا۔ آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے بلال رضی اللہ عنہ! ایک
اوقیہ چاندی تم ان کو وزن کر کے دے دو اور زیادہ دے دو۔ میں نے کہا
کہ یہ وہ شے ہے جو کہ رسول کریم ﷺ نے مجھ کو زیادہ عطا فرمائی ہے
وہ کبھی مجھ سے الگ نہ ہو۔ میں نے اس کو ایک تھیلی میں رکھا وہ ہمیشہ
میرے پاس رہا۔ یہاں تک کہ حرہ کے دن ملک شام کے لوگ آئے وہ
لوگ ہم لوگ سے لے گئے جو لے گئے۔

۳۶۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو
مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَكُنْتُ عَلَى
جَمَلٍ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَبِي النَّاسِ قُلْتُ أَعْيَا
بِعَبْرِي فَأَخَذَ بِلَدْبِهِ ثُمَّ رَجَعَهُ فَإِنْ كُنْتُ إِنَّمَا أَنَا
فِي أَوَّلِ النَّاسِ يَهْمِي رَأْسُهُ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنَ
الْمَدِينَةِ قَالَ مَا فَعَلَ الْجَمَلُ بِعَيْنِهِ قُلْتُ لَا بَلْ
هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا بَلْ بِعَيْنِهِ قُلْتُ لَا بَلْ
هُوَ لَكَ قَالَ لَا بَلْ بِعَيْنِهِ قَدْ أَخَذْتَهُ بِوَقِيَّةِ أَرْكَبَةٍ
فَإِذَا قَدِمْتَ الْمَدِينَةَ فَأْتِنَا بِهِ فَلَمَّا قَدِمْتُ
الْمَدِينَةَ جِئْتُهُ بِهِ فَقَالَ لِبَلَالِ يَا بَلَالُ زِنْ لَهْ
أَوْقِيَّةً وَزِدْهُ فَبِرَاطًا قُلْتُ هَذَا شَيْءٌ رَأَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُفَارِقْنِي
فَجَعَلْتُهُ لِي بِكَيْسٍ فَلَمْ يَزَلْ عِنْدِي حَتَّى جَاءَ
أَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحَرَّةِ فَأَخَذُوا مِنَّا مَا أَخَذُوا-

حرہ کیا ہے؟

حرہ ۶۳ھ میں ماہ ذی الحجہ میں واقع ہوا تھا اس روز یزید کا لشکر مدینہ پر چڑھا آیا اور دراصل حرہ عربی میں سیاہ رنگ کی زمین کو کہتے ہیں جو
کہ مدینہ کے نزدیک ہے بہر حال ملک شام کے لوگ اس روز آئے اور لوٹ کرے گئے اس روز مدینہ حرہ کے بہت سے لوگ شہید ہوئے۔

۳۶۳۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھا میں ایک پانی بھرنے کے بیکار (مڑے) اونٹ پر سوار تھا۔ میں نے کہا کہ ہمارے واسطے ہمیشہ ہی برا اونٹ رہتا ہے ہائے افسوس۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کو فروخت کرتے ہو اے جابر! میں نے عرض کیا: وہ ویسے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: اس کی اللہ عزوجل مغفرت فرمائے میں نے اس کو لے لیا اس قدر قیمت میں اور میں نے اس پر تم کو مدینہ منورہ تک چڑھ کر (یعنی سوار ہو کر) سفر کرنے کی اجازت دی۔ جس وقت میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو میں اس کو تیار کر کے لے گیا۔ آپ نے فرمایا: اے بلال رضی اللہ عنہ! تم اس کو قیمت دے دو میں جس وقت تک واپس آ جاؤں۔ آپ نے پھر بلایا میں نے خوف محسوس کیا کہ ایسا نہ ہو کہ آپ واپس نہ فرمادیں۔ آپ نے فرمایا: وہ اونٹ بھی تمہارا ہے تم اس کو لے جاؤ۔

۳۶۳۸: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جا رہے تھے (یعنی سفر کر رہے تھے) اور میں ایک اونٹ پر جو کہ پانی کا تھا سوار تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس قیمت میں کیا تم اس اونٹ کو فروخت کرو گے؟ اللہ عزوجل تجھ کو بخش دے۔ میں نے کہا: جی ہاں! وہ آپ کا ہے یا نبی اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کو اتنے میں فروخت کرو گے خدا تجھ کو بخشے۔ میں نے عرض کیا: جی ہاں آپ کا ہے یا رسول اللہ! راوی حضرت ابو نصر نے عرض کیا اس حدیث کا خدا بخشے ایک کلمہ ہے جس کو مسلمان کہتے تھے کہ تم اس طرح سے کرو اس طرح سے کرو۔

باب: بیع میں اگر شرط خلاف ہو تو بیع صحیح ہو جائے اور شرط

باطل ہوگی

۳۶۳۹: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

۳۶۳۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَدْرَكْتَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ عَلَى نَاصِحٍ لَنَا سَوْءٍ فَقُلْتُ لَا يَزَالُ لَنَا نَاصِحٌ سَوْءٌ يَا لَهْفَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِعْنِيهِ يَا جَابِرُ قُلْتُ بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمَهُ قَدْ أَخَذْتُهُ بِكَذَا وَ كَذَا وَ قَدْ أَعْرَضْتُكَ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ حَيَاتُهُ فَذَهَبَتْ بِهِ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا بِلَالُ أَعْطِهِ ثَمَنَهُ فَلَمَّا أَذْبَرْتُ دَعَائِي فَخِطْتُ أَنْ يُرَدَّهُ فَقَالَ هُوَ لَكَ.

۳۶۳۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَآتَا عَلِيٌّ نَاصِحٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّبِعْنِيهِ بِكَذَا وَ كَذَا وَ اللَّهُ يَغْفِرُ لَكَ قُلْتُ نَعَمْ هُوَ لَكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ اتَّبِعْنِيهِ بِكَذَا وَ كَذَا وَ اللَّهُ يَغْفِرُ لَكَ قُلْتُ نَعَمْ هُوَ لَكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ اتَّبِعْنِيهِ بِكَذَا وَ كَذَا وَ اللَّهُ يَغْفِرُ لَكَ قُلْتُ نَعَمْ هُوَ لَكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ اتَّبِعْنِيهِ بِكَذَا وَ كَذَا وَ اللَّهُ يَغْفِرُ لَكَ قُلْتُ نَعَمْ هُوَ لَكَ قَالَ أَبُو نَضْرَةَ وَكَانَتْ كَلِمَةً يَقُولُهَا الْمُسْلِمُونَ إِفْعَلْ كَذَا وَ كَذَا وَ اللَّهُ يَغْفِرُ لَكَ.

۲۱۲۲: بَابُ الْبَيْعِ يَكُونُ فِيهِ الشَّرْطُ الْفَاسِدُ

فِيَصِحُّ الْبَيْعُ وَيَبْطُلُ الشَّرْطُ

۳۶۳۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ

میں نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو خرید ان لوگوں نے یہ شرط مقرر کی کہ اس کا ترکہ ہم وصول کریں گے۔ میں نے یہ بات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو آزاد کرو اس لیے کہ ترکہ اسی کو ملتا ہے جو روپیہ دے (یعنی خریدے) پھر اس کو آزاد کر دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلایا اور اختیار عطا فرمایا شوہر کی جانب رُوَجِّهَهَا فَأَخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَتَكَانَ رُوَجُّهَا حُرًّا۔

عورت کے اختیار سے متعلق:

مطلب یہ ہے کہ دل چاہے وہ شوہر کے پاس رہے چاہے اس سے علیحدہ ہو جائے اس لیے کہ آزاد ہونے پر باندی کو اختیار حاصل ہوتا ہے کہ اس شوہر کے پاس رہے کہ جس سے نکاح باندی ہونے کی حالت میں ہوا تھا یا نہ رہے اس نے اپنے بارے میں اختیار سے کام لیا یعنی انہوں نے اپنے شوہر سے علیحدگی چاہی اس کا شوہر آزاد تھا۔

۳۶۵۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا آرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ لِيُعْتِقَ وَانْتَهُمُ اشْتَرَطُوا وَآلَاءَ مَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيهَا فَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ وَابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْحَمُ لِقِيلٍ هَذَا تَصَدَّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَتَنَا هَدِيَّةٌ وَخَيْرٌ۔

۳۶۵۰: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے خریدنے کا ارادہ فرمایا آزاد کرنے کے لئے لیکن ان کے مالک نے شرط مقرر کر دی ولاء کی (یعنی اس کا ترکہ ہم وصول کریں گے) چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ آیا۔ آپ نے فرمایا تم خرید لو اور اس کو آزاد کر دو کیونکہ ولاء اس کو ملے گی جو آزاد کرے گا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت حاضر کیا گیا لوگوں نے عرض کیا کہ یہ گوشت صدقہ کا ہے جو کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو ملا تھا۔ آپ نے فرمایا: اس کے لئے وہ صدقہ ہے اور ہمارے واسطے وہ تحفہ اور ہدیہ ہے۔

۳۶۵۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ آرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تَقْتِنُهَا فَقَالَ أَهْلُهَا يَبِيعُهَا عَلَيَّ أَنَّ الْوَلَاءَ لَنَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْتَنِعُ ذَلِكَ فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

۳۶۵۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارادہ فرمایا ایک باندی خریدنے کے لئے آزاد کرنے کا اس کے لوگوں نے کہا کہ ہم تمہارے ہاتھ فروخت کرتے ہیں اس شرط کے ساتھ ولاء ہم کو ملے گی۔ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ نے فرمایا: یہ شرط تم کو خریدنے سے نہ روک دے اس لیے کہ ولاء اس کو ملے گی جو کہ آزاد کرے پس بیع درست ہے اور شرط ان کی باطل ہے۔

باب: غنیمت کے مال کو فروخت کرنا تقسیم ہونے سے قبل
۳۶۵۲: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ منع فرمایا
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت فروخت کرنے سے جس وقت تک
تقسیم نہ ہو اور حاملہ خواتین کے ساتھ (جو کہ جہاد میں گرفتار ہو کر
آئیں) ہم بستری کرنے سے جس وقت تک کہ ان کے بچہ کی پیدائش
ہو اور ہر ایک دانت والے درندے کے گوشت سے منع فرمایا۔ (جیسا
کہ شیر بھڑیا، چیتا وغیرہ)۔

باب: مشترک مال فروخت کرنا

۳۶۵۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: شفعہ ہر ایک مشترک شے میں ہے زمین ہو یا باغ ایک شریک کو
درست نہیں کہ اپنا حصہ فروخت کرے کہ جس وقت تک کہ دوسرے
شریک سے اجازت حاصل نہ کر لے اگر فروخت کرے تو دوسرا شریک
اس کے لینے کا زیادہ حق رکھتا ہے جس وقت تک اجازت نہ دے۔

باب: کوئی چیز فروخت کرتے وقت گواہی

ضروری نہیں

۳۶۵۴: حضرت عمار بن خزیمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے
اپنے چچا حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سنا اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دیہاتی
سے گھوڑا خریدا اور اس کو ساتھ لے گئے تاکہ وہ شخص گھوڑے کی قیمت
وصول کر کے جلدی سے رخصت ہو جائے اس وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
جلدی کر کے روانہ ہوئے اور وہ دیہاتی شخص دیر سے روانہ ہوا اور
لوگوں نے اس دیہاتی شخص سے معلوم کرنا شروع کر دیا اور وہ گھوڑا
واپس کرنے لگ گئے ان کو علم نہیں تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے کو
خرید چکے ہیں یہاں تک کہ بعض حضرات نے آپ کی قیمت خرید میں
اضافہ کر دیا اس وقت اس دیہاتی شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز دی

باب: بیع المغانم قبل ان تقسم

۳۶۵۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ
عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ
مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ
بَيْعِ الْمَغَانِمِ حَتَّى تُقَسَّمْ وَعَنِ الْحَبَالِيِّ أَنْ يُوْطَأَنَّ حَتَّى
يَضْمَنَ مَا فِي بَطُونِهِنَّ وَعَنْ لَحْمِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ
الْبَيْعِ-

باب: بیع المشاع

۳۶۵۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الرَّبِيعِ
عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الشُّفْعَةُ فِي كُلِّ
بِئْرٍ رُبْعَةٌ أَوْ خَالِطٌ لَا يَضْلُجُ لَهُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى
يُؤَدَّ شَرِيكُهُ فَإِنْ بَاعَ لَهُوَ أَحَقُّ بِهِ حَتَّى يُوَدِّعَهُ-

باب: التسهيل في ترك الإشهاد على

البيع

۳۶۵۴: أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ مَرْوَانَ بْنِ الْهَيْثَمِ بْنِ
عِمْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا
يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ حَمْرَةَ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ أَنَّ الزُّهْرِيَّ
أَخْبَرَهُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حُزَيْمَةَ أَنَّ عَمَةً حَدَّثَتْهُ وَهِيَ
مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتِغَاءَ قَرْمًا مِنْ
أَعْرَابِيٍّ وَاسْتَبَعَهُ لِيَقْبِضَ ثَمَنَ قَرْمِهِ فَاسْرَعَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْتَطَأَ الْأَعْرَابِيُّ وَطَفِقَ
الرِّجَالُ يَتَعَرَّضُونَ لِلْأَعْرَابِيِّ فَيَسْوُمُونَهُ بِالْقَرْمِ وَ
هُمْ لَا يَشْعُرُونَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابْتَاعَهُ حَتَّى زَادَ بَعْضُهُمْ لِي السُّوْمِ عَلٰى مَا ابْتَاعَهُ
 بِهِ مِنْهُ فَنَادَى الْاَعْرَابِيُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنْ كُنْتُ مُبْتَاعًا هَذَا الْفَرَسَ وَالْاَبْعَةَ
 فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ سَمِعَ نِدَاءَ
 هُوَ فَقَالَ اَلَيْسَ قَدْ ابْتَعْتَهُ مِنْكَ قَالَ لَا وَاللَّهِ مَا
 بَعْتُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ
 ابْتَعْتَهُ مِنْكَ فَطَفِقَ النَّاسُ يَلُوْذُوْنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى
 اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالْاَعْرَابِيِّ وَهَمَّا يَتَرَا جَعَانَ
 وَطَفِقَ الْاَعْرَابِيُّ يَقُوْلُ هَلُمَّ شَاهِدًا يَشْهَدُ اَنِّي قَدْ
 بَعْتُكَ قَالَ عَزِيْمَةُ بِنُ ثَابِتٍ اَنَا اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ
 بَعْتَهُ قَالَ فَاَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى عَزِيْمَةَ فَقَالَ لِمَ
 تَشْهَدُ قَالَ بِتَصْدِيْقِكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ
 فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ شَهَادَةَ عَزِيْمَةَ شَهَادَةً
 رَّجُلِيْنَ-

اگر تم اس گھوڑے کو خریدتے ہو تو ٹھیک! نہیں تو میں (دوسرے شخص
 کے ہاتھ) فروخت کر دیتا ہوں۔ رسول کریم ﷺ اس کی آواز سن کر
 کھڑے رہ گئے اور ارشاد فرمایا: واہ! کیا تم یہ گھوڑا مجھ کو فروخت نہیں کر
 چکے ہو اور میں یہ گھوڑا کیا تم سے نہیں خرید چکا؟ (یعنی میں تو خرید چکا
 ہوں اور معاملہ ہر طرح مکمل ہو چکا ہے) یہ بات سن کر اس دیہاتی
 شخص نے کہا کہ خدا کی قسم میں نے تم کو نہیں فروخت کیا۔ رسول کریم
 ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تو تم سے خرید چکا ہوں۔ لوگ رسول کریم
 ﷺ کے طرفدار ہو گئے اور اس دیہاتی کی طرف بھی کچھ ڈگ ہو گئے
 اور دونوں کے درمیان بحث و مباحثہ ہونے لگا اس دیہاتی نے مطالبہ
 کیا کہ تم گواہ لے کر آؤ اس بات پر کہ میں یہ گھوڑا تم کو فروخت کر چکا
 ہوں۔ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں اس کی شہادت دیتا
 ہوں۔ رسول کریم ﷺ نے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہما سے دریافت فرمایا تم
 کس وجہ سے شہادت دیتے ہو؟ تو انہوں نے کہا میں یہ بات جان چکا
 ہوں کہ آپ سچے ہیں رسول کریم ﷺ نے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہما کی
 شہادت دو گواہ کے برابر کی۔

ظلمة الجاب ☆ مذکورہ بالا حدیث میں جو حضرت خزیمہ کی گواہی کو رسول اللہ ﷺ نے دو گواہوں کے برابر فرمایا وہ
 صرف اور صرف حضرت خزیمہ کے ساتھ خاص ہے نہ کہ اس کو معمول بنایا جائے اور وہ معاملہ بھی خاص تھا اور تھا بھی رسول
 اللہ ﷺ سے متعلق اور ہر صاحب عقل و دانش یہ سمجھ سکتا ہے کہ صحابی رسول ﷺ کی گواہی اور بعد میں آنے والوں کی گواہی
 برابر تو نہیں ہو سکتی اور ان کا ایمان جیسی قدر نبی کریم ﷺ پر پختہ ہو سکتا ہے اور کسی کا ہو سکتا ہے بہر حال یہ محض حضرت خزیمہ کی
 خصوصیت ہے اس کو عام معاملات میں بطور دلیل پیش کرنا کہ ایک کی گواہی دو کے برابر ہو سکتی ہے نامناسب ہے مزید تفصیل
 شروحات حدیث میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ (جامی)

۲۱۲۶: بَابُ اِخْتِلَافِ الْمُتَبَاعِيْنَ

باب: فروخت کرنے والے اور خریدنے والے کے

فِي الثَّمَنِ

درمیان قیمت میں اختلاف سے متعلق

۴۶۵۵: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم
 ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جس وقت فروخت کرنے والا اور
 خریدنے والا شخص دونوں قیمت کے متعلق ایک دوسرے سے اختلاف

۴۶۵۵. اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِذْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنَا
 عَمْرُو بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ
 اَبِي عُمَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ

بْنِ الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيْعَانِ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَهُوَ مَا يَقُولُ رَبُّ السِّلْعَةِ أَوْ يَتَرَكَهَا.

کریں کہ فروخت کرنے والا شخص زیادہ قیمت بتلائے اور خریدنے والے شخص کم قیمت بتلائے اور دونوں کے پاس گواہ (یا شرعی ثبوت) نہ ہوں تو فروخت کرنے والا جو ہے اس کا اعتبار ہوگا بشرطیکہ وہ قسم کھائے اور خریدنے والے کو اس قیمت پر لینا ہوگا یا اگر نہ وصول کرے تو وہ چھوڑ دے اس کا اختیار ہے۔

۴۶۵۶: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ وَ يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ وَاللَّفْظُ لِإِبْرَاهِيمَ قَالُوا حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ رَجُلَانِ تَبَايَعَا سِلْعَةً فَقَالَ أَحَدُهُمَا أَخَذْتُهَا بِكَذَا وَ بَكَذَا وَ قَالَ هَذَا بَعْتُهَا بِكَذَا وَ كَذَا فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ أَيْبَى ابْنُ مَسْعُودٍ فِي مِثْلِ هَذَا فَقَالَ حَدَّثْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيْبَى بِمِثْلِ هَذَا فَأَمَرَ الْبَائِعَ أَنْ يَسْتَحْلِفَ ثُمَّ يَخْتَارَ الْمُبْتَاعُ فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ.

۴۶۵۶: حضرت عبدالملک بن عبید بن جریج سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت ابو عبید بن عبداللہ بن جریج کی خدمت میں حاضر ہوئے وہاں پر دو حضرات آئے کہ جنہوں نے سامان فروخت کیا تھا۔ ایک شخص نے کہا کہ میں نے تو سامان اتنی قیمت میں لیا ہے دوسرے نے کہا میں نے اس قدر قیمت میں سامان فروخت کیا ہے۔ حضرت ابو عبیدہ بن جریج نے فرمایا حضرت ابن مسعود بن جریج کے پاس اسی قسم کا مقدمہ آیا انہوں نے کہا کہ میں رسول کریم ﷺ کے پاس تھا۔ آپ کے پاس اسی قسم کا مقدمہ آیا۔ آپ نے حکم فرمایا فروخت کرنے والے کو حلف اٹھائے پھر اختیار خریدار کو عطا فرمایا چاہے اس قدر قیمت میں (جو کہ بائع نے حلف سے بیان کیے) سامان وصول کرے ورنہ چاہے چھوڑ دے۔

۲۱۲۷: بَابُ مَبَايَعَةِ أَهْلِ

باب: یہود اور نصاریٰ سے خرید و فروخت کرنے سے

متعلق

الْكِتَابِ

۴۶۵۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی شخص سے غنہ خریدا اور اس کے پاس آپ نے اپنی زرہ گروی رکھ دی۔

۴۶۵۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا بِنَيْسِنَةٍ وَأَعْطَاهُ دَرْعًا لَهُ رَهْنًا.

۴۶۵۸: حضرت عبداللہ بن عباس بن جریج سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی ایک یہودی کے پاس آپ کی زرہ گروی تھی دو تہائی صاع پر جو کہ اپنے گھروالوں کے لئے آپ نے لیے تھے۔

۴۶۵۸: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ حَبِيبٍ عَنْ هِشَامِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَدِرْعَةٌ مَرْهُونَةٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِثَلَاثِينَ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ لِأَهْلِهِ.

۲۱۲۸: بَابُ بَيْعِ الْمَدْبُورِ

باب: مدبر کی بیع سے متعلق

۳۶۵۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَعْتَقَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَنزَةَ عَبْدًا لَهُ عَنْ ذُبَيْرٍ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَكَ مَالٌ غَيْرُهُ فَإِنْ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نَعِيمٌ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَدَوِيُّ بِثَمَانِيَةِ دِرْهَمٍ فَجَاءَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ابْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلَا هَيْلَكَ فَإِنْ فَضَلَ مِنْ أَمْلِكَ شَيْءٌ فَلْيَدِي قَرَابَتِكَ فَإِنْ فَضَلَ مِنْ ذِي قَرَابَتِكَ شَيْءٌ فَهَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا يَقُولُ بَيْنَ يَدَيْكَ وَعَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ.

۳۶۵۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے جو کہ (قبیلہ) بنی عنزہ کا تھا اس نے ایک غلام کو آزاد کر دیا۔ یہ اطلاع رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی۔ آپ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس اس کے علاوہ کچھ مال دولت موجود ہے؟ اس نے عرض کیا: جی نہیں۔ آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا: کون شخص مجھ سے اس کو خریدتا ہے؟ یہ بات سن کر حضرت نعیم بن عبد اللہ بنی عنزہ نے اس کو خریدا آٹھ سو درہم میں اور وہ درہم لا کر آپ کی خدمت میں پیش کر دیئے آپ نے اس کو عنایت فرما دیئے اور فرمایا: پہلے تم اس کو اپنے اوپر خرچ کرو پھر اگر کچھ بچ جائے تو تم اپنے رشتہ داروں کو دے دو پھر اگر رشتہ داروں سے کچھ بچ جائے تو اس طریقہ سے یعنی سامنے اور دائیں اور بائیں جانب اشارہ کیا (یعنی ہر ایک جانب سے غرباء و فقراء کو صدقہ خیرات کرو)۔

۳۶۶۰: أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو مَذْكَوْرٍ أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ ذُبَيْرٍ يُقَالُ لَهُ يَعْقُوبُ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَدَعَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ فَاشْتَرَاهُ نَعِيمٌ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بِثَمَانِيَةِ دِرْهَمٍ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ وَقَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ لِقَيْرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ فَإِنْ كَانَ فَضْلًا فَعَلَى عِيَالِهِ فَإِنْ كَانَ فَضْلًا فَعَلَى قَرَابَتِهِ أَوْ عَلَى ذِي رَجِيحِهِ فَإِنْ كَانَ فَضْلًا فَهَهُنَا وَهَهُنَا.

۳۶۶۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص نے کہ جس کا نام ابو مذکور تھا اپنے غلام کو کہ جس کا نام یعقوب تھا اپنی وفات کے بعد آزاد کر دیا (یعنی اس طریقہ سے کہہ دیا کہ میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہے شریعت میں ایسے غلام کو مدبر بتانا کہا جاتا ہے) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلایا اور فرمایا: اس غلام کو کون شخص خریدتا ہے چنانچہ حضرت نعیم بن عبد اللہ بنی عنزہ نے اس کو خریدا آٹھ سو درہم میں پس وہ آٹھ سو درہم انہوں نے ادا کر دیئے اور آپ نے فرمایا: تمہارے میں سے جس وقت کوئی شخص محتاج ہو تو وہ پہلے اپنی ذات سے شروع کرے پھر اگر کچھ بچ جائے تو وہ اپنے بیوی بچوں پر خرچہ کرے پھر اگر کچھ بچ جائے تو اپنے رشتہ داروں یا عزیز واقارب پر خرچہ کرے پھر اگر کچھ بچ جائے تو ادھر ادھر غرباء پر خرچہ کرے۔

۳۶۶۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ النَّبِيِّ عَنْ بَاغِ الْمَدْبُورِ.

۳۶۶۱: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدبر غلام کو فروخت فرمایا۔

باب ۲۱۲۹: بیع المکاتب

۴۶۶۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا سِنًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكَ فَإِنْ أَحْبَبُوا أَنْ أَقْبِضَ عَلَيْكَ كِتَابَتَكَ وَيَكُونُ وَلَاؤُكَ لِي فَعَلْتُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ بِرَبِيرَةَ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا وَقَالُوا إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكَ فَتَفْعَلْ وَيَكُونُ لَنَا وَلَاؤُكَ لَذَكَرْتُ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِي وَأَعْتِقِي فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَمَنْ اشْتَرَطَ سِنًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنْ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ وَشَرَطُ اللَّهِ أَحَقُّ وَأَوْلَىٰ-

باب: مکاتب کو فروخت کرنا

۴۶۶۲: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں اپنی کتابت میں مدد حاصل کرنے کے واسطے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جاؤ تم اپنے لوگوں سے کہو اگر ان کو منظور ہو تو میں تمہاری کتابت کی رقم ادا کروں (یعنی اس قدر رقم دے دوں تاکہ تم وہ رقم ادا کر کے آزاد ہو سکو) اور تمہارا ترکہ میں وصول کروں گی چنانچہ انہوں نے اپنے لوگوں سے بیان کیا۔ انہوں نے انکار کر دیا اور کہا اگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو منظور ہو تو خدا کے لیے میرے ساتھ سلوک کریں اور تمہارا ترکہ ہم وصول کریں گے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات رسول کریم ﷺ سے عرض کی۔ آپ نے ان سے فرمایا: تم خرید لو اور آزاد کرو ورنہ اس کو طے گا جو کہ آزاد کرے۔ پھر رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں کی کیا حالت ہے جو کہ اس قسم کی شرائط طے کرتے ہیں جو کہ کتاب اللہ میں نہیں ہیں پس جو شخص اس قسم کی شرط کرے جو کہ کتاب اللہ میں نہیں ہے وہ پوری نہیں ہوگی۔ اگر ایک سو شرائط مقرر کرے تو اللہ تعالیٰ کی شرط قبول اور منظور کرنے کے لائق ہے اور بھر و سر اور اعتماد کرنے کے لائق ہے۔

مکاتب کا مفہوم:

مذکورہ بالا حدیث میں کتابت میں مدد حاصل کرنے سے متعلق جو فرمایا گیا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا تم میری مدد کرو تاکہ میں بدل کتابت ادا کر سکوں۔ واضح رہے شریعت کی اصطلاح میں مکاتب اس کو کہتے ہیں کہ جس کو اس کا آقا یہ کہہ دے کہ تم اگر اس قدر سرمایہ مجھ کو ادا کرو تو تم میری جانب سے آزاد ہو۔

باب ۲۱۳۰: بیع المکاتبِ یباع قبل ان یتقضی

باب: اگر مکاتب نے اپنے بدل کتابت میں کچھ بھی نہ دیا ہو تو اس کا فروخت کرنا درست ہے

مِنْ كِتَابَتِهِ شَهْمًا

۴۶۶۳: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا میرے پاس آئیں اور انہوں نے کہا اے

۴۶۶۳: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ زُهَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ

عائشہ بی بی! میں نے اپنے لوگوں سے کتابت کی سات اوقیہ پر ہر سال ایک اوقیہ۔ تم میری مدد کرو اور اس نے اپنی کتابت میں سے کچھ معاوضہ ادا نہیں کیا تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ بی بی نے حضرت بریرہ بی بی کی جانب توجہ اور رغبت ہوئی انہوں نے بیان کیا کہ تم اپنے مالکوں کے پاس جاؤ اگر وہ چاہیں تو میں یہ تمام (یعنی ساتوں اوقیہ) ان کو ادا کر دوں گی۔ لیکن ولاء تمہاری میں وصول کروں گی چنانچہ حضرت بریرہ بی بی اپنے لوگوں (یعنی اپنے متعلقین) کی جانب گئیں اور ان سے بیان کیا انہوں نے انکار کیا اور کہا کہ اگر حضرت عائشہ بی بی چاہیں تو اللہ کیلئے مجھ سے سلوک کریں لیکن ولاء ہم لیں گے؟ حضرت عائشہ صدیقہ بی بی نے رسول کریم ﷺ سے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا: تم ان کے خاندان سے بریرہ بی بی کا لینا (حضرت بریرہ بی بی کا خریدنا) مت چھوڑنا تم ان کو خرید لو اور پھر آزاد کر دو۔ ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے گا چنانچہ انہوں نے اسی طرح کیا پھر رسول کریم ﷺ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور آپ نے اللہ عزوجل کی تعریف بیان کی پھر فرمایا: لوگوں کی کیا حالت ہے کہ جو اس قسم کی شرائط مقرر کرتے ہیں جو کہ کتاب اللہ میں نہیں ہیں پس جو کوئی اس قسم کی شرط مقرر کرے جو کہ کتاب اللہ میں نہ ہو تو وہ شرط باطل ہے اگرچہ وہ ایک سو ہی شرائط (مقرر کر دے) کیوں نہ ہوں اور اللہ عزوجل کا حکم قبول کرنے کے زیادہ شایان شان ہے اور خدا تعالیٰ کی شرط مضبوط ہے اور ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔

باب: ولاء کا فروخت کرنا

۳۶۶۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کے فروخت کرنے کی اور اس کے بہہ کرنے کی ممانعت فرمائی۔

۳۶۶۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ولاء کے فروخت کرنے اور بہہ کرنے سے۔

يُونُسُ وَاللَّيْثُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْ بِرَبْرَةَ إِلَيَّ فَقَالَتْ يَا عَائِشَةُ إِنِّي كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوْاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أَوْاقِيَةً فَأَعِينِي وَلَمْ تَكُنْ لَصَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ وَنَفَسَتْ فِيهَا أَرْجَمِي إِلَيَّ أَهْلِكَ فَإِنْ أَحْبَبُوا أَنْ أُعْطِيَهُمْ ذَلِكَ جَمِيعًا وَيَكُونُوا وَالْأُولَى لِي فَعَلْتُ فَذَعَبْتُ بِرَبْرَةَ إِلَى أَهْلِهَا فَمَرَّصَتْ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا وَقَالُوا إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكَ فَتَنْتَقِلْ وَيَكُونُ ذَلِكَ لَنَا فَذَكَّرْتُ ذَلِكَ عَائِشَةَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْتَعُكَ ذَلِكَ مِنْهَا ابْتِغَايَ وَأَعْيِي لِي فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ فَفَعَلْتُ وَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهُ تَعَالَى ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ لَمَّا بَالَ النَّاسُ بِشَرْطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مِنَ الشَّرْطِ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ فَضَاءَ اللَّهُ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللَّهِ أَوْ تَقَى وَالْمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

۲۱۳۱: باب بیع الولاء

۳۶۶۳: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ رَ عَنِ هَيْبَةَ۔

۳۶۶۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

نہی عن بیع الولاء وعن هيبه۔

۳۶۶۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ولاء کے فروخت کرنے اور ہبہ کرنے سے۔

۳۶۶۶: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هَيْبِهِ۔

باب: پانی کا فروخت کرنا

۳۶۶۷: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی پانی کے فروخت کرنے سے۔

باب: بیع الماء

۳۶۶۷: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَضْلُ بْنُ مُوسَى التَّمِيمِيُّ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ ثُبَّانِ السُّخْتِيَانِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ۔

۳۶۶۸: حضرت مرہ بن عبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتے تھے پانی کے فروخت کرنے سے۔

۳۶۶۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْمِنْهَالِ يَقُولُ سَمِعْتُ إِيَّاسَ بْنَ عَمْرٍو قَالَ مَرَّةً ابْنُ عَبْدِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ قَالَ قُتَيْبَةُ لَمْ أَلْقَهُ عَهُ بَعْضَ حُرُوفِ أَبِي الْمِنْهَالِ كَمَا أَرَدْتُ۔

باب: ضرورت سے زائد پانی فروخت کرنا

۳۶۶۹: حضرت ایاس بن جریج سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی بچے ہوئے پانی کے فروخت کرنے سے اور قیمت نے ہی ہو اور لہٹ کا پانی فروخت کیا تو حضرت عبد اللہ بن عمرو بن جریج نے اس کو برا خیال کیا۔

باب: بیع فضل الماء

۳۶۶۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ إِيَّاسِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ وَبَاعَ قِيمَ الْوَهْطِ فَضْلَ مَاءِ الْوَهْطِ فَكُرِهَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو۔

۳۶۷۰: حضرت ایاس بن عبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچا ہوا پانی فروخت نہ کرو۔

۳۶۷۰: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٍو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ أَبَا الْمِنْهَالِ أَخْبَرَهُ أَنَّ إِيَّاسَ بْنَ عَبْدِ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَبِيعُوا فَضْلَ الْمَاءِ لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ۔

خلاصة الباب ☆ "واعط" طائف کے نزدیک ایک گاؤں کا نام ہے۔ اس جگہ مذکورہ صحابی بیوی نے بچا ہوا پانی فروخت کیا جیسا کہ مذکورہ حدیث میں ہے۔

بچا ہوا پانی فروخت کرنا:

مذکورہ بالا حدیث شریف کا حاصل یہ ہے کہ اگر کسی شخص کا کتا یا چشمو وغیرہ یا آج کل کے اعتبار سے پانی کا ٹل وغیرہ ہو تو پلانے کے لئے پانی فروخت کرنا درست نہیں ہے۔ جیسا کہ عام مفسرین نے آیت کریمہ سورہ ماعون کی تفسیر میں ماعون کے تحت لکھا ہے یعنی پینے کے پانی سے روکنا ماعون کی وعید میں داخل ہے بہر حال کھیت کے سیراب کرنے کے لئے پانی فروخت کرنے کی گنجائش ہے لیکن پینے کے لئے نہیں یعنی پینے کا پانی فروخت کرنا درست نہیں ہے۔

باب: شراب فروخت کرنا

۲۱۳۴: بَابُ بَيْعِ الْخَمْرِ

۳۶۷۱: حضرت ابن وہب مصری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا انگور کے شیرہ کے بارے میں تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ ایک شخص نبی کی خدمت میں شراب کی مشکلیں تھخہ میں لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ اللہ نے شراب کو حرام قرار دے دیا ہے پھر اس نے آہستہ سے ایک آدمی کے کان میں کچھ کہا جس کو میں نہیں سمجھا کہ کیا کہا۔ میں نے ایک اور شخص سے جو کہ اس کے نزدیک بیٹھا تھا دریافت کیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے کان میں کیا کہا؟ اس نے کہا میں نے اس سے کہا کہ تم اس کو فروخت کر دو۔ آپ نے فرمایا: جس نے اس کا پینا حرام فرمایا ہے اس نے اس کا فروخت کرنا بھی حرام فرمایا ہے اس پر اس نے دووں مشک کا ٹل کھول دیا اور اس میں جس قدر شراب تھی وہ سب بہہ گئی۔

۳۶۷۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ وَعَلَّةِ الْمِصْرِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَمَّا يُعْضَرُ مِنَ الْعِنَبِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَهْدَى رَجُلٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاوِيَةَ خَمْرٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عَلِمْتَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَهَا لَنَا رَوَلِمَ اللَّهُمَّ مَا سَارَ كَمَا أَرَدْتُ لَسَأَلْتُ إِنْسَانًا إِلَى جَنْبِهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَ سَارَتْهُ قَالَ أَمْرَةٌ أَنْ يُبَيْعَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْأَيْدِيَ حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا فَفَتَحَ الْمَزَادَتَيْنِ حَتَّى ذَهَبَ مَا لِيَهُمَا۔

۳۶۷۲: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس وقت سود کی آیات نازل ہوئیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور آپ نے وہ آیات کریمہ پڑھ کر سنائیں پھر شراب کی تجارت کو حرام فرمایا۔

۳۶۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الصُّحَيْ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ آيَاتُ الرِّبَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَظَرَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ۔

باب: کتے کی فروخت سے متعلق

۲۱۳۵: بَابُ بَيْعِ الْكَلْبِ

۳۶۷۳: حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

۳۶۷۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ

رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی کتے کی قیمت سے اور طوائف کی مزدوری اور تجوی شخص کی آمدنی سے۔

شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَرِثِ ابْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَسْعُودٍ عُقْبَةَ بْنَ عَمْرٍو قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَتَمْرِ الْبَغِي وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ۔

۳۶۷۴: حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی چیزوں کو حرام فرمایا اس میں کتے کی قیمت بھی حرام فرمائی۔

۳۶۷۴: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَيْسَى قَالَ أَنْبَأَنَا الْمُفْضِلُ ابْنُ فَضَالَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِي أَشْيَاءُ حَرَّمَهَا وَثَمَنُ الْكَلْبِ۔

باب: کونسا کتا فروخت کرنا درست ہے؟

۲۱۳۶: بَابُ مَا اسْتَسْنَى

۳۶۷۵: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کتے اور بلی کی قیمت سے لیکن شکاری کتے کی قیمت سے (امام نسائی بیہودہ نے فرمایا: یہ حدیث منکر ہے)۔

۳۶۷۵: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ أَنْبَأَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالْيَتُورِ إِلَّا تَكَلَّبَ صَيْدٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا مُنْكَرٌ۔

باب: خنزیر کا فروخت کرنا

۲۱۳۷: بَابُ بَيْعِ الْخِنْزِيرِ

۳۶۷۶: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ سے سنا کہ جس سال مکہ مکرمہ فتح ہوا آپ فرماتے تھے کہ مکہ مکرمہ میں بلاشبہ خدا کے رسول نے حرام قرار دیا ہے شراب اور مردار اور خنزیر کو اور بتوں کے فروخت کرنے کو۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مردہ کی چربی سے تو کشتیاں چکنی کی جاتی ہیں کھالیں چکنی کی جاتی ہیں اور لوگ اس کو جلا کر روشنی حاصل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: نہیں وہ حرام ہے پھر آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل یہود کو تباہ اور برباد کرے جس وقت اللہ عزوجل نے ان پر چربی کو حرام قرار دیا تو ان لوگوں نے اس کو پگھلایا پھر فروخت کر کے اس کی قیمت کھالی۔

۳۶۷۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْكَئْتُ عَنْ بَرْبَدَةَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِرَائِتِ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهُ يُطْلَى بِهَا السُّفْنُ وَيُدَّهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَ يَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ ذَلِكَ قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ لَمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ شُحُومَهَا جَمَلُوهَا ثُمَّ بَاعُوهَا فَكَلُّوا ثَمَنَهُ۔

۲۱۳۸: بَابُ بَيْعِ ضِرَابِ الْجَمَلِ

باب: اونٹ کی جفتی کو فروخت کرنا یعنی نر کو مادہ پر

چڑھانے کی اجرت لینا

۳۶۷۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی مذکر کو (مادہ پر) چڑھانے کی اجرت لینے سے اور کھیتی کرنے کے لئے زمین فروخت کرنے سے (یعنی کوئی شخص اپنی زمین اور پانی کسی دوسرے شخص کو فروخت کرے تاکہ وہ شخص اس میں کھیتی کرے اور حصہ بھی لے) آپ نے ان امور سے منع فرمایا۔

۳۶۷۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کسی مذکر (یعنی نر) کو مادہ پر (کو دووانے کی) یعنی نر کو مادہ سے جفتی کو ممنوع فرمایا۔

۳۶۷۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی قبیلہ بنی صعق کا جو کہ قبیلہ بن کلاب کی ایک شاخ ہے خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے مذکر (نر کو) مادہ پر کو دووانے کی اجرت سے متعلق دریافت کیا تو آپ نے منع فرمایا۔ اس پر اس شخص نے کہا: ہم لوگوں کو بطور ہدیہ تحفہ کچھ ملتا ہے۔

۳۶۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا پھپھے لگانے (یعنی فصد لگانے) والے شخص کی آمدنی سے اور نر کو دووانے کی مزدوری سے۔

۳۶۸۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نر کو دووانے کی مزدوری سے (یعنی آپ نے جاورت بخش

۳۶۷۷: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ ضِرَابِ الْجَمَلِ وَعَنْ بَيْعِ الْمَاءِ وَبَيْعِ الْأَرْضِ لِلْمَحْرَبِ يَبِيعُ الرَّجُلُ أَرْضَهُ وَمَاءَهُ فَقَدْ ذَكَرَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۶۷۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ح وَآبَا حُمَيْدٍ بِنِ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ-

۳۶۷۹: أَخْبَرَنَا عِصْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَمِيدِ الرَّوَّاسِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الصَّمْعِيِّ أَخَذَ بَنِي كِلَابٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ فَتَنَاهَاهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّا نَكْرَهُ عَلَى ذَلِكَ-

۳۶۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُهَيْبَةِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي نَعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ وَ عَنِ تَمَنِ الْكَلْبِ وَعَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ-

۳۶۸۱: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ عَنِ

کرنے کی اجرت کو) ناجائز فرمایا۔

۳۶۸۲: حضرت ابو حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی کہتے کی قیمت سے اور زر کے کو دو آنے کی اجرت سے (یعنی مزدوری لینے سے)

باب: ایک شخص ایک شے خریدے پھر اس کی قیمت دینے سے قبل مفلس ہو جائے اور وہ چیز اسی طرح موجود ہو اس سے متعلق

۳۶۸۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مفلس ہو جائے پھر ایک آدمی اپنا بچا ہوا سامان بالکل اسی طرح اس کے پاس پائے تو اس کے لئے وہ زیادہ حقدار ہے دوسرے لوگوں کی بہ نسبت۔

۳۶۸۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت کوئی آدمی نادار اور غریب ہو جائے اور اس کے پاس کسی شخص کی کوئی شے اس طرح مل جائے تو وہ شخص اس چیز کی شناخت کرے تو وہ شے اس شخص کی ہے کہ جس نے اس کو فروخت کیا تھا۔

۳۶۸۵: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی کے پھلوں پر جو کہ اس نے خریدے تھے آفت آ گئی عہد نبوی میں اور وہ شخص بہت زیادہ مقروض ہو گیا تھا۔ اس پر آپ نے فرمایا: اس کو صدقہ دو چنانچہ لوگوں نے اس شخص کو

ابن ابی نعم عن ابی سعید الخدری قال نہی رسول اللہ ﷺ عن غیب الفحل۔

۳۶۸۲: أَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ تَمَنِ الْكَلْبِ وَعَنْبِ الْفَحْلِ۔

۲۱۳۹: بَابُ الرَّجُلِ يَبْتَاكُ الْبَيْعَ

فِي فَيْلَسٍ وَيُوجَدُ الْمَتَاعُ

بِعَيْنِهِ

۳۶۸۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَيُّمَا أَمْرٍ إِذَا أَفْلَسَ لَمْ رَجَدَ رَجُلٌ عِنْدَهُ يَسْلَعُهُ بِعَيْنِهَا فَهِيَ أَوْلَى بِهِ مِنْ غَيْرِهَا۔

۳۶۸۴: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَسَنِ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي حُسَيْنٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ بْنَ مُحَمَّدٍ بْنَ عَمْرٍو بْنَ حَزْمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُعْلِمُ إِذَا رَجَدَ عِنْدَهُ الْمَتَاعُ بِعَيْنِهِ وَعَرَفَهُ أَنَّهُ لِصَاحِبِهِ الَّذِي بَاعَهُ۔

۳۶۸۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ قَالَ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَعُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بَكْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ

صدقہ خیرات دیا جب بھی اس شخص کے قرضہ کے بقدر صدقہ جمع نہیں ہوا۔ آپ نے اس شخص کے قرض خواہوں سے فرمایا تم اب لے لو جو کچھ موجود ہے (اس کے علاوہ) تم کو کچھ نہیں ملے گا۔

أَصِيبَ رَجُلٍ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُتَمَّارَ بِإِتَاعِهَا وَكَثُرَ ذَنْبُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ وَلَمْ يَلُغْ ذَلِكَ وَفَاءَ ذَنْبِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَلُّوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ۔

باب: ایک شخص مال فروخت کرے پھر اس کا مالک کوئی دوسرا شخص نکل آئے؟

۲۱۴۰: باب الرجل يبيع السلعة فيستحقها
وَمُسْتَحِقُّ

۴۶۸۶: حضرت اسید بن حنیر بن سہاک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فیصلہ فرمایا: اگر کوئی شخص اپنی شے ایسے آدمی کے پاس پائے کہ جس پر چوری کا گمان نہ ہو تو اگر وہ چاہے تو اس قدر قیمت دے دے کہ جس قدر قیمت میں اس شخص نے خریدا ہے اور وہ چاہے تو چور کا تعاقب کرے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے یہی حکم فرمایا۔

۴۶۸۶: أَخْبَرَنِي هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّادُ بْنُ مَعْدَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أُسَيْدُ بْنُ حَضِرٍ بْنُ سَمَّالٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى أَنَّهُ إِذَا وَجَدَهَا لِي يَدَ الرَّجُلِ غَيْرِ الْمُتَّهَمِ فَإِنْ شَاءَ أَخَذَهَا بِمَا اشْتَرَاهَا وَإِنْ شَاءَ اتَّبَعَ سَارِقَهُ وَقَضَى بِذَلِكَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ۔

۴۶۸۷: حضرت اسید بن حنیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ یمامہ کے حکمران تھے (واضح رہے کہ یمامہ عرب کے مشرق میں واقع ہے) چنانچہ مروان نے ان کو تحریر کیا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مجھ کو لکھا ہے کہ جس کسی کی کوئی شے چوری ہو جائے تو وہ شخص اس کا زیادہ مستحق ہے کہ جس جگہ اس کو پائے۔ حضرت اسید نے کہا کہ مروان نے یہ مجھ کو لکھا کہ میں نے مروان کو تحریر کیا کہ رسول کریم ﷺ نے اسی طرح سے فیصلہ فرمایا ہے جس وقت وہ شخص کہ جس نے اس شے کو چور سے خریدا ہے معتبر ہو (یعنی اس شخص پر چوری کا شبہ نہ ہو) تو چیز کے مالک کو اختیار ہے وہ لے لے اور وہ چاہے چور کا تعاقب کرے۔ پھر اس کے مطابق حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما نے فیصلہ فرمایا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما نے میرے خط کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے پاس بھیج دیا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مروان کو تحریر کیا تم اور حضرت اسید رضی اللہ عنہما مجھ پر حکم نہیں چلا سکتے

۴۶۸۷: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ ذُوَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَوَلَقَدْ أَخْبَرَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حَضِرٍ بِالْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ أَحَدَ بَنِي حَارِثَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ عَامِلًا عَلَى الْيَمَامَةِ وَأَنَّ مَرْوَانَ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّ ابْنًا رَجُلٍ سُرِقَ مِنْهُ سَرِقَةٌ فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا حَيْثُ وَجَدَهَا ثُمَّ كَتَبَ بِذَلِكَ مَرْوَانَ إِلَى فَاكْتَبْتُ إِلَى مَرْوَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِأَنَّهُ إِذَا كَانَ الَّذِي ابْتَاعَهَا مِنَ الَّذِي سَرَقَهَا غَيْرَ مُتَّهَمٍ يُخَيَّرُ بَيْنَ سَلْبِهَا فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ الَّذِي سُرِقَ مِنْهُ بِشِمِّيَّهَا وَإِنْ شَاءَ اتَّبَعَ سَارِقَهُ ثُمَّ قَضَى بِذَلِكَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ لَبِغْتُ مَرْوَانَ بِكَتَابِي إِلَى مُعَاوِيَةَ وَكَتَبَ مُعَاوِيَةَ إِلَى مَرْوَانَ أَنَّكَ لَسْتَ أَنْتَ وَلَا أُسَيْدٌ

لیکن میں تم وہ وہاں کو علم ہونے سکتا ہوں۔ اس لیے کہ میں نے تم کو بتا کر
 کیا تھا پھر میرا جو علم ہے تم اس کے مطابق عمل کرو۔ وہاں نے حضرت
 معاویہ غنیتر کا خط میرے پاس بھیج دیا۔ میں نے کہا میں اس کے
 مطابق علم کروں گا جو حضرت معاویہ نے لکھا ہے۔ یہاں تک کہ جس وقت
 تک میں ان کی جانب سے حکم الٰہی نہ ہوگا۔

تَقْصِيَانِ عَنِّي وَلِكِنِّي أَقْضِي فِيمَا وَرَّثْتَ عَلَيْكُمَا
 فَأَبِيدُ لِمَا أَمَرْتَك بِهِ فَبَعَثَ مَرْوَانَ بِكِتَابِ
 مُعَاوِيَةَ فَقُنْتُ لَا أَقْضِي بِهِ مَا وَّرَّثْتَ بِمَا قَالَ
 مُعَاوِيَةُ۔

مال کے مالک سے متعلق مسئلہ:

مذکورہ بالا حدیث کی وضاحت کے سلسلے میں یہ بات پیش نظر رہنا ضروری ہے بعض لفظیات کا مذہب یہ ہے کہ مال
 مالک اپنی چیز سے اور جس شخص کے پاس وہ شے نکلے اس کو حکم ہوگا کہ وہ اپنے فروخت کرنے والے سے قیمت وصول کرے۔
 پھر وہ فروخت کرنے والا شخص یہاں تک کہ وہ پورا کر قرار ہو جائے اور ان کی دلیل دوسری حدیث سے شروعات حدیث میں متعلقہ
 دلائل اور مباحث ملاحظہ فرمائے جاسکتے ہیں ان جگہ تفصیل کا موقع نہیں ہے۔

۴۶۸۸: حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
 رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انسان اپنی شے
 حق دار ہے جس وقت وہ اس شے کو اپنے اور جس شخص کے پاس
 وہ شے نکلے تو وہ شخص فروخت کرنے والے شخص کا تعاقب
 کرے۔

۴۶۸۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ
 عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُثَيْبٌ عَنْ مُوسَى بْنِ الشَّائِبِ عَنْ
 قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 الرَّجُلُ أَحَقُّ بِعَيْنِ مَالِهِ إِذَا وَجَدَهُ وَبِتَبَعِ النَّاعِ مَنْ
 بَاعَهُ۔

۴۶۸۹: حضرت سمرہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
 فرمایا جس خاتون کا نکاح دوولی (الگ الگ) دو اشخاص سے ہو گیا
 یعنی ایک شخص ایک سے اور دوسرا دوسرے سے تو پہلی نکاح صحیح
 ہوگا اور اس شخص نے دوسرا شخص کے ہاتھ آئے شے فروخت کیا تو اس
 شخص کے ہاتھ وہ شے فروخت کی تو اسی وہ شے ہے۔

۴۶۸۹ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غَدَرٌ
 عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا امْرَأَةٌ
 زَوْجَيْنِا وَلِيَّانِ فَبِنِ لِلأَوَّلِ مِنْهُمَا وَمَنْ نَاعَ بِنَاعِئِنِ
 رَجَسِي فَهُوَ لِلأَوَّلِ مِنْهُمَا۔

باب: قرض لینے سے متعلق حدیث

۲۱۴۱: باب الاستقراض

۴۶۹۰: حضرت عبداللہ بن ابی ربیعہ غنیتر سے روایت ہے کہ رسول
 کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے چالیس ہزار درہم قرض کیا۔ پھر آپ کے پاس
 مال آیا تو آپ نے قرض ادا کر دیا اور فرمایا اللہ عزوجل تمہارے
 مکان اور مال دولت میں برکت بھیجے۔ قرض کا بدلہ یہ ہے
 کہ انسان قرض دینے والے کو شکر کہے اور اس کو قرض بھی (وقت

۴۶۹۰ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا
 عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْبَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ
 إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ حَدْبَةَ قَالَ
 اسْتَقْرَضَ مِنِّي النَّبِيُّ ﷺ أَرْبَعِينَ أَلْفًا فَجَاءَ ذُو مَالٍ
 فَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَعْلِكَ وَمَالِكَ

إِنَّمَا خَزَاءُ السَّلْفِ الْحَمْدُ وَالْآدَاءُ۔

پر (دے۔

۲۱۳۲: بَابُ التَّغْلِيظِ فِي الدِّينِ

۴۶۹۱: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ عَنَى جَبْهَتِهِ ثُمَّ قَالَ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَاذَا نَزَلَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَسَكَنَّا وَفَرَعْنَا فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعِدِّ سَأَلْتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذَا الشَّيْطَانُ الَّذِي نَزَلَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ رَجُلًا قِيلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ أُحْيِيَ ثُمَّ قِيلَ ثُمَّ أُحْيِيَ ثُمَّ قِيلَ وَعَلَيْهِ دِينَ مَا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَقْضَى عَنْهُ دَيْنُهُ۔

باب: قرض داری کی مذمت

۴۶۹۱: حضرت محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے پاس تھے کہ اس دوران آپ نے اپنا سر آسمان کی جانب اٹھایا پھر اپنا ہاتھ پیشانی پر رکھا اور فرمایا: سبحان اللہ! کس قدر شدت نازل ہوئی ہے چنانچہ ہم لوگ خاموش رہے اور گھبرا گئے جس وقت دوسرا روز ہوا تو میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ سختی کیسی ہے؟ آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم کہ جس کے ہاتھ میں میری چان ہے اگر ایک آدمی راہ خدا میں قتل کر دیا جائے پھر وہ جلایا جائے پھر قتل کر دیا جائے پھر جلایا جائے اور اس شخص کے ذمہ قرض ہو تو وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس وقت تک کہ وہ شخص اپنے قرض کو ادا نہ کرے۔

۴۶۹۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ سَمْعَانَ عَنْ سُرَّةَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي جَنَازَةٍ فَقَالَ أَهْلُهَا مِنْ بَنِي فُلَانٍ أَحَدٌ ثَلَاثًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ مَا مَنَعَكَ فِي الْمَرَّتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ أَنْ تَكُونَ أَحَبَّنِي أَمَا إِنِّي لَمْ أَنْوِّهْ بِكَ إِلَّا بِحَبْرٍ إِنْ فُلَانًا لِرَجُلٍ مِنْهُمْ مَاتَ مَا سُورًا بَدَنِيهِ۔

۴۶۹۲: حضرت سمرہ بنی سہم سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے ہمراہ ایک جنازہ میں تھے۔ آپ نے فرمایا: کیا اس مقام پر فلاں قبیلہ سے کوئی شخص موجود ہے؟ تین مرتبہ آپ نے فرمایا۔ جس وقت ایک شخص کھڑا ہوا تو آپ نے فرمایا: تم نے پہلے دو بار کس وجہ سے جواب نہیں دیا۔ میں نے تم کو نہیں پکارا لیکن بہتری سے فلاں آدمی مطہع ہوا ہے (جنت میں داخل ہونے سے یا اپنے احباب کی صحبت سے مقروض ہونے کی وجہ سے)۔

۲۱۳۳: بَابُ التَّسْهِيلِ

فِيهِ

۴۶۹۳: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُدَّامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ هِنْدٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْفَةَ قَالَ كَانَتْ مَيْمُونَةُ تَدَانُ وَتَكْثُرُ فَقَالَ لَهَا أَهْلُهَا فِي ذَلِكَ وَلَا مَوْهَا وَوَحَدُوا عَلَيْهَا فَقَالَتْ لَا أتركُ الدِّينَ وَقَدْ سَمِعْتُ حَلِيلِي سَمِعِي

باب: قرض داری میں آسانی اور سہولت سے متعلق

حدیث شریف

۴۶۹۳: حضرت عمران بن حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ سے لوگوں سے قرضہ لیا کرتی تھیں۔ لوگوں نے اس سلسلہ میں گفتگو کی اور ان کو ملامت کی اور ان کو رنج پہنچایا۔ انہوں نے کہا میں قرض لینا نہیں چاہتی۔ میں نے اپنے محبوب نبی ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی قرضہ لے اور اللہ عزوجل واقف ہے وہ اس

کے ادا کرنے کی فکر میں ہے تو اللہ عزوجل دنیا میں بھی اس کا قرض ادا کرے گا۔

۳۶۹۳: ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ قرض لیا کرتی تھیں۔ لوگوں نے ان سے کہا: اے مؤمنین کی ماں! آپ (بہت قرض لیتی ہیں) حالانکہ آپ کے پاس اس کے ادا کرنے کے لئے جائیداد نہیں ہے۔ انہوں نے کہا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے: جو شخص قرض لے اور وہ اس کے ادا کرنے کی نیت رکھے تو اللہ عزوجل اس کی مدد کرے گا۔

﴿يَقُولُ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدَانِ دَيْنًا فَعَلِمَ اللَّهُ أَنَّهُ يَرِيدُ قِصَاءَهُ إِلَّا أَوَّاهُ اللَّهُ عَنْهُ فِي الدُّنْيَا﴾

۳۶۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ اسْتَدَّ أَنْتَ فَقِيلَ لَهَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ تَسْتَدِينِينَ وَكَيْسَ عِنْدِكَ وَقَاءَ قَالَتْ يَتَى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ أَخَذَ دَيْنًا وَهُوَ يَرِيدُ أَنْ يُؤَدِّيَهُ أَعَانَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

باب: دولت مند شخص قرض دینے میں تاخیر کرے اس

۲۱۴۳: باب مَطْلٌ

سے متعلق

الغني

۳۶۹۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص اپنے قرض کا ہا رکسی مالدار شخص کی جانب کرے تو اس کو چاہیے کہ اس مالدار شخص کا تعاقب کرے اور دولت مند شخص کا قرض ادا نہ کرنا ظلم ہے۔

۳۶۹۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُبَّانُ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اتَّبَعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ وَلَتَبْتَعِ وَالظُّلْمُ مَطْلٌ الْغَنِيِّ۔

دوسرے کے قرض ادا کرنے سے متعلق:

یعنی اگر کوئی شخص مال دار ہو اور وہ کسی دوسرے آدمی کے قرض ادا کرنے کو تسلیم کرے تو جس کے متعلق اس نے قرض ادا کرنا تسلیم کیا اس کا ادا کرنا مذکورہ شخص پر لازم ہو جائے گا اور اصطلاح شرعی میں اس کو حوالہ کہا جاتا ہے اور جس آدمی نے دوسرے کی رضا مندی سے اپنے قرض کا حوالہ دوسرے کے کر دیا تو دوسرے شخص کے ذمہ ایسے قرض کا ادا کرنا لازم ہے اور حدیث مذکورہ میں مال دار کا حاکم کے باوجود قرض ادا نہ کرنا ظلم قرار دیا گیا ہے اور اس کی دیگر احادیث سے بھی وعید ثابت ہے اور نادار مفلس غریب اگر قرض ادا نہ کر سکے تو اس کی مجبوری ہے اسے معاف کر دیا جائے اس کی گنجائش ہے۔

۳۶۹۶: حضرت شریذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر دولت مند شخص قرض ادا کرنے میں تاخیر کرے تو اس کی عزت بگاڑنا درست ہے۔

۳۶۹۶: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ وَبَرِ بْنِ أَبِي دَلِيلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَنْ يُلَاقِيَ الْوَجِدَ يَحِلُّ عِرْضُهُ وَعَقْوَتُهُ۔

نادار ہندہ مقروض کی سزا مذکورہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قرض ادا کرنے کی طاقت رکھنے کے باوجود کوئی شخص اگر کسی دوسرے کا

قرض ادا نہ کرے تو ایسے نادہندہ شخص کے ساتھ مناسب سختی کا برتاؤ کیا جاسکتا ہے اور اگر شرعی حکومت قائم ہو تو حاکم ایسے شخص کو جیل میں ڈال سکتا ہے اور مذکورہ حدیث میں مذکور عزت بگاڑنے کا مطلب یہ ہے کہ ایسے شخص کو برا کہنا درست ہوگا لیکن بے آبرو کرنا کسی کو درست نہیں ہوگا۔

۳۶۹۷: حضرت شریذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر دولت مند شخص قرض ادا کرنے میں تاخیر کرے تو اس کی عزت بگاڑنا درست ہے۔

۳۶۹۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا وَبْرُ بْنُ أَبِي دِلَيْلَةَ الطَّائِفِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ مَيْمُونِ بْنِ مُسَيْكَةَ وَأَتْنِي عَلَيْهِ خَيْرًا عَنْ عَمْرِو ابْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي الْوَاجِدُ يُجِلُّ عِرْضَهُ وَعَفْوَتَهُ.

۲۱۴۵: بَابُ الْحَوَالَةِ

باب: قرض دار کو کسی دوسرے کی طرف محول کرنا جائز ہے

۳۶۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مالدار شخص کا قرض ادا کرنے میں تاخیر کرنا ظلم ہے اور جس وقت تمہارے میں سے کسی شخص کو حوالہ دیا جائے مال دار پر تو پیچھا کرے اس کا اور قرضہ دابر کا پیچھا چھوڑ دے۔

۳۶۹۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ سَيْكِنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَإِذَا تَبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مِيلِي فَلْيَتَّبِعْ.

۲۱۴۶: بَابُ الْكِفَالَةِ بِالذَّيْنِ

باب: قرض کی ضمانت

۳۶۹۹: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص کا جنازہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نماز جنازہ کے لیے گیا۔ آپ نے فرمایا: اس شخص کے ذمہ تو قرضہ ہے۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس کا ضامن ہوں۔ آپ نے فرمایا: مکمل قرضہ ادا کرو گے؟ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: مکمل قرضہ (ادا کروں گا)۔

۳۶۹۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَوْهَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَى بِهِ النَّبِيَّ ﷺ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ إِنَّ عَلَى صَاحِبِكُمْ ذَيْنَا فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ أَنَا أَتَكْفُلُ بِهِ قَالَ بِالْوَفَاءِ قَالَ بِالْوَفَاءِ.

۲۱۴۷: بَابُ التَّرْغِيبِ فِي حُسْنِ الْقَضَاءِ

باب: قرض بہتر طریقہ سے ادا کرنے کے بارے میں

۳۷۰۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے میں سے وہ لوگ بہتر ہیں جو کہ اچھی طرح سے قرض ادا کرتے ہیں۔

۳۷۰۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ وَكَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِبَارُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً۔

باب: حسن معاملہ اور قرضہ کی وصولی میں نرمی

۲۱۲۸: بَابُ حُسْنِ الْمُعَامَلَةِ وَالرِّفْقِ فِي

الْمُطَابَلَةِ

الْمُطَابَلَةِ

۳۷۰۱. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے کوئی نیک کام نہیں کیا تھا لیکن وہ شخص جو اس کو قرض دیا کرتا تھا پھر وہ شخص اپنے آدمی سے کہتا کہ جس جگہ وہ شخص سہولت سے مل سکتے وہاں پر وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مفلس ہوتے تو چھوڑ دے اور درگزر کرے اور ہوسکتا ہے کہ اللہ عزوجل ہمارے قصور (اور گناہ) سے بھی درگزر فرمائے۔ اس وقت وہ شخص یہ تو اللہ عزوجل سے فرمایا، کیا تم نے کوئی نیک کام کیا ہے اس نے کہا کہ نہیں لیکن میرا ایک خادم تھا میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا۔ اس وقت اس کو تقاضا کرنے کے لئے بھیجتا تو کہہ دیتا کہ جو آسانی اور سہولت سے ملے وہ لے لے اور جس جگہ دشواری ہو تو چھوڑ دے اور معاف فرمادے۔ ممکن ہے اللہ عزوجل ہم کو معاف فرمادے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا: میں نے تجھ کو معاف کر دیا۔

۳۷۰۱. أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ عَنِ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اسْلَمَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ رَجُلًا لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ وَكَانَ يُدَايِنُ النَّاسَ فَيَقُولُ لِرَسُولِهِ حُدْمًا تَيْسَرَ وَاتْرَكَ مَا عَسَرَ وَتَحَاوَزَ لَعَلَّ اللَّهَ تَعَالَى أَنْ يَتَحَاوَزَ عَنَّا فَلَمَّا هَلَكَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ هَلْ عَمِلْتَ خَيْرًا قَطُّ قَالَ لَا إِلَّا أَنَّهُ كَانَ لِي عُلَاهٌ وَكُنْتُ أُدَايِنُ النَّاسَ فَإِذَا تَعَثَّتْ لِي تَقَاضِي قُلْتُ لَهُ حُدْمًا تَيْسَرَ وَاتْرَكَ مَا عَسَرَ وَتَحَاوَزَ لَعَلَّ اللَّهَ يَتَحَاوَزَ عَنَّا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَدْ تَحَاوَزْتُ عَنكَ۔

۳۷۰۲. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا۔ اس وقت کسی کو وہ شخص مفلس دیکھتا تو وہ شخص اپنے جوان سے کہتا کہ معاف کر اس کو ممکن ہے اللہ عزوجل معاف فرمادے۔ اس وقت وہ اللہ عزوجل کے پاس گیا تو خداوند تعالیٰ نے اس کو معاف فرمادیا۔

۳۷۰۲. أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَجِيحٌ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ وَكَانَ إِذَا رَأَى إِعْسَارَ الْمُعْسِرِ قَالَ لِقَتَاهُ تَحَاوَزَ عَنِّي لَعَلَّ اللَّهَ تَعَالَى يَتَحَاوَزَ عَنَّا فَلَقِيَ اللَّهَ فَتَحَاوَزَ عَنِّي۔

۳۷۰۳. حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے ایک شخص کو دولت میں داخل فرمادیا جو کہ خریدتے اور فروخت کرتے وقت نرمی اختیار کرتے اور ادا کرتے اور وصول کرتے وقت لوگوں سے نرمی کا معاملہ کرتے۔

۳۷۰۳. أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُلْبَةَ عَنْ يُونُسَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ قَرُوخٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْخَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلًا كَانَ سَهْلًا مُشْتَرِيًّا وَتَائِبًا وَرَاقِصًا مُقْضِيًّا الْحَقَّ۔

باب: ۲۱۴۹: الشَّرَكَةُ بِغَيْرِ مَالٍ

۴۷۰۴. أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اشْتَرَكْتُ أَنَا وَعَمَّارٌ وَسَعْدٌ يَوْمَ بَدْرٍ فَجَاءَ سَعْدٌ بِأَبِئْرَيْنِ وَلَمْ أَجِءْ أَنَا وَعَمَّارٌ بِشَيْءٍ -

باب: بغیر مال کے شرکت سے متعلق

۴۷۰۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں اور حضرت عمار رضی اللہ عنہما اور حضرت سعد رضی اللہ عنہما کے دن غزوہ بدر میں شریک ہوئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہما دو قیدی (پکڑ کر) لائے اور میں اور حضرت عمار رضی اللہ عنہما کچھ نہیں لائے۔

۴۷۰۵. أَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكَاءَهُ فِي عَبْدٍ أَيْمًا مَا بَقِيَ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ -

۴۷۰۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دے (مثلاً غلام میں دو شخص آدھے آدھے کے شریک ہوں ایک شریک) اپنا حصہ آزاد کرے (تو دوسرے کو حصہ کو بھی) (جو دوسرے شریک کا) مال دے کر آزاد کرے اگر اس کے پاس مال ہو۔

باب: ۲۱۵۰: الشَّرَكَةُ فِي الرَّقِيقِ

۴۷۰۶. أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدٌ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكَاءَهُ فِي مَمْلُوكٍ وَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ بِقِيمَةِ الْعَبْدِ فَهُوَ عَتِيقٌ مِنْ مَالِهِ -

باب: غلام باندی میں شرکت

۴۷۰۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنا حصہ غلام باندی میں آزاد کرے اور اس کے پاس اس قدر دولت ہو جو غلام کے دوسرے حصہ کی قیمت کو کافی ہو تو وہ آزاد ہو جائے گا اس کی دولت میں سے۔

غلام کی آزادی سے متعلق مسئلہ:

مطلب یہ ہے کہ آزاد کرنے والا شخص اگر دولت مند ہے تو وہ غلام پورا کا پورا آزاد ہو جائے گا اور دوسرے شریک کے حصہ کی قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر وہ شخص مفلس ہو تو نصف غلام آزاد ہوگا اور غلام کو حق ہے کہ وہ محنت مزوری کر کے دوسرے شریک کے حصہ کی قیمت ادا کرے اور وہ پورا آزاد ہو جائے گا۔

باب: ۲۱۵۱: الشَّرَكَةُ فِي النَّخِيلِ

۴۷۰۷. أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيْكُمْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ أَوْ نَحْلٌ فَلَا يَبِيعُهَا حَتَّى

باب: درخت میں شرکت سے متعلق

۴۷۰۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے میں سے جس آدمی کے پاس زمین یا کھجور کا درخت ہو تو وہ ان کو فروخت نہ کرے جس وقت تک کہ وہ اپنے شریک

يَعْرِضَهَا عَلٰى شَرِيكِهِ۔

سے دریافت نہ کر لے (اس لیے کہ اگر شریک وہ شے یا کھجور کا درخت وغیرہ خریدنا چاہے تو وہ زیادہ مستحق ہے بہ نسبت دوسروں کے۔)

باب: زمین میں شرکت سے متعلق

۴۷۰۸: حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا شفعہ کا ہر ایک مال مشترک میں جو کہ تقسیم نہ ہوا ہو زمین ہو یا باغ ایک شریک کو اپنا حصہ فروخت کرنا درست نہیں ہے جس وقت تک کہ دوسرے شریک سے اجازت حاصل نہ کرے اس شریک کو اختیار ہے چاہے لے لے اور دل چاہے نہ لے اور اگر ایک شریک اپنا حصہ فروخت کرے اور دوسرے شریک کو اس کی اطلاع نہ کرے تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے دوسرے لوگوں کی بہ نسبت۔

باب: شفعہ سے متعلق احادیث

۴۷۰۹: حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پڑوسی پڑوسی کے حق کا زیادہ حقدار ہے۔

۲۱۵۲: بَابُ الشَّرِكَةِ فِي الرَّبَاعِ

۴۷۰۸. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ لِمَنْ كَلِيَ شِرْكَةً لَمْ تَقْسَمَ رُبْعَةً وَخَانِئٌ لَا يَجِلُّ لَهُ أَنْ يَبِيعَهُ حَتَّى يُؤْذَنَ شَرِيكُهُ فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ وَإِنْ بَاعَ وَلَمْ يُؤْذَنُ فَهُوَ آخِئٌ بِهِ۔

۲۱۵۳: بَابُ ذِكْرِ الشُّفْعَةِ وَأَحْكَامِهَا

۴۷۰۹: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْجَارُ آخِئٌ بِسَقْبِهِ۔

حق شفعہ سے متعلق:

حدیث کے آخری جملہ کا حاصل یہ ہے کہ ایک شریک اگر اپنا حصہ باغ یا زمین فروخت کر رہا ہے تو دوسرا شریک اسکے خریدنے کا زیادہ حقدار ہے کیونکہ اس کو حق شفعہ حاصل ہے اور وہ اس قدر قیمت دے کہ جس رقم میں دوسرے شریک نے وہ حصہ خریدا ہے۔

حق شفعہ کیا ہے؟

شریعت کی اصطلاح میں ایسے حق کو کہا جاتا ہے جس کی وجہ سے جبراً انسان زمین کا مالک ہو سکتا ہے لیکن اس میں اختلاف ہے کہ حق شفعہ کس کو حاصل ہے؟ بعض حضرات نے فرمایا صرف شریک کو یہ حق پہنچتا ہے اور بعض حضرات فرماتے ہیں پڑوسی کو بھی یہ حق ہے۔ فقہ کی کتب میں اس مسئلہ کی تفصیل مذکور ہے۔

۴۷۱۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى ابْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّانُ الْمَعْلَمُ عَنْ

۴۷۱۰: حضرت شریذ بن جابر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری زمین ہے کہ جس میں کسی کی کوئی شرکت نہیں ہے اور

نہی کسی کا اس میں کوئی حصہ ہے لیکن اس میں حق پڑوس ہے۔ آپ نے فرمایا: پڑوسی زیادہ حق دار ہے اپنے پڑوس کا (دیگر احادیث میں بھی یہ مضمون مذکور ہے)۔

عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرْضِي لِي بِأَحَدٍ فِيهَا شِرْكَةٌ وَلَا قِسْمَةَ إِلَّا الْجَوَارِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقْبِهِ۔

۴۷۱۱: حضرت ابو سلمہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حق شفعہ ہر ایک مال میں ہے جو کہ تقسیم نہ کیا جائے جس وقت حد بندی ہو جائے اور راستہ مقرر ہو جائے۔

۴۷۱۱. أَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ ابْنُ عَيْسَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الشُّفْعَةُ لِي كُلِّ مَالٍ لَمْ يُقَسَّمْ لَمَّا دَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَعُرِفَتِ الطَّرِيقُ فَلَا شُفْعَةَ۔

۴۷۱۲: حضرت جابر بن سبزو سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے شفعہ کا حکم فرمایا اور پڑوسی کے حق کا (حکم فرمایا)۔

۴۷۱۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ حُسَيْنٍ وَهُوَ ابْنُ وَائِلٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَعَنَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالشُّفْعَةِ وَالْجَوَارِ۔

(۶۵)

در صحیح بخاری

کتاب القسامہ والقود والدیات

در صحیح بخاری

قسامت کے متعلق احادیث مبارکہ

۲۱۵۶ باب ذِکْرِ الْقَسَامَةِ الَّتِي كَانَتْ فِي

الْبَجَاهِيَّةِ

باب وہ رجالیّت کی قسامت

سے متعلق

۴۰۰ احَدٌ مِّنْكُمْ مَّحْضٌ بِنِ خُصِيْ فَانْ حَدَّثَنَا اَوْ
 تَعْنِيْ فَاِنْ حَدَّثَنَا عِنْدَهُ رَبِّ فَاِنْ حَدَّثَنَا فَعَلْنَا
 اَوْ لَيْسَ فَاِنْ حَدَّثَنَا تَوْرَثَ لَعْنَتِيْ عَنْ عَكْرَمَةَ
 عِيْنِ نَبِيِّ عَدَسٍ فَاِنْ اَوْ فَاِنْ فَسَمِعَ كَانَتْ فِي
 الْبَجَاهِيَّةِ كَانَ رَاحِلٌ بِنِ سِيْ هَانِسٍ سَخِرَ رَحْلًا
 مِّنْ فَرَسِيْ مِّنْ فَرَسِيْ اَحَدِهِمْ فَاِنْ فَضَلْنَا مَعَهُ فِي
 يَدِهِ فَمَرَّ بِهِ رَاحِلٌ مِّنْ سِيْ هَانِسٍ مِّنْ مَعْصِيْ
 عَرُوْدٍ حَوَالِقَهُ فَمَالَ عِيْنِيْ اَعِيْنِيْ سُدَّ بِهِ عَرُوْدَ
 اُرَيْمِيْ لَا تَسِرُ الْاِيْلُ فَاَعْطَاهُ عَدْلًا بَسَدُ بِهِ
 عَرُوْدَ حَوَالِقَهُ فَلَمَّا تَرَكَوْا رَغِصَتِي الْاِيْلُ لَا يَعْرِ
 رَاحِدًا فَقَالَ الْاِيْلُ سَخِرَ مَرَّ سَخِرَ هَدِيْ سَخِرَ لَمْ
 نَعْقَلْ مِّنْ سِيْ الْاِيْلُ فَاِنْ تَسَلَّ لَمْ نَعْقَلْ مِّنْ سِيْ
 عَدْلَاهُ فَاِنْ مَرَّ سِيْ رَاحِلٌ مِّنْ سِيْ هَانِسٍ مِّنْ مَعْصِيْ
 عَرُوْدٍ حَوَالِقَهُ فَاَسْعَدَنِيْ فَقَالَ اَعِيْنِيْ اَعِيْنِيْ سُدَّ
 بِهِ عَرُوْدَ حَوَالِقَهُ لَا تَسِرُ الْاِيْلُ فَاَعْطَاهُ عَدْلًا
 فَحَدَّثَنَا بِعَصَا كَانَ فِيهَا اَحْلَةٌ فَمَرَّ بِهِ رَاحِلٌ مِّنْ

۱۳۷۶ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ وہ رجالیّت میں
 پہلی قسامت باری ہوئی (وہ یہ تھی کہ قبیلہ انی، تم میں سے ایسے کسی
 نے قریش کے ایک آدمی کی ملامت کی جو قبیلہ قریظہ میں ایک شخص
 میں سے وہ شخص تھا وہ جس سے سزا دیا وہ اس میں مان پر پہنچا تھا۔
 جو کہ قبیلہ بنی ہاشم میں سے تھا جس کے برتن کی روٹ تھی۔
 نے کہا تم میری ملامت کرو تاکہ میں اپنے متن کا ہاندروں میں یہ
 ہو کہ ان کے لئے نہ جاے (اور بنی ہاشم کے اپنے اپنے قبیلوں
 بنی ہاشم کے شخص نے ایک رسی وہ دی برتن ہاندروں کے واسطے۔
 جس وقت تمام لوگ نیچے اترے اور وہ ان کے ہاندروں کے پاس
 آئے تو وہ رہا (اس سے ہاندروں سے رسیاں اتر گئیں)
 ملامت رکھا تھا اس نے کہا کہ یہ کیا ہے ان کے ہاندروں نہیں رہے
 کیا تو نے کہا اس کی رسی نہیں ہے۔ اس نے کہا رسی کہاں چلی گئی
 ہے۔ تو نے کہا مجھے ایک شخص ملا قبیلہ بنی ہاشم میں سے کہ جس نے
 برتن کی رسی روٹ گئی تھی اس شخص نے فایوں اور کہا کہ تم میری ملامت
 ایک رسی وہ کہ جس سے میں اپنا برتن ہاندروں سے۔ یہ بات پیش نہ
 جاسے کہ ان کے ہاندروں سے تو میں نے ہاندروں سے ہی اس کو

أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ أَسْهَدُ لِنُوسِهِ فَإِنَّمَا أَشْهَدُ
 بِمَا سَمِعْتُ فَإِنَّمَا هُنَّ أُمَّتٌ مُنْتَعِبَةٌ غِيْبِي وَرِثَانَةُ مَرْوَةَ
 مِنَ الذَّهْرِ فَإِنَّمَا نَعْمَ فَإِنَّمَا سَمِعْتُ لِنُوسِهِ قَدَادَ
 تَابَ فُؤَادِي وَإِذَا حَتُّوكَ قَدَادَ تَابَ هَدِيمِ وَإِذَا
 حَتُّوكَ فَسَلِّ عَلَيَّ أَبِي يَكَلِّبُ فَاحِرَهُ إِنَّ فُلَانًا
 قَتَلَنِي فِي عَشَاءٍ وَمَا السُّنَاخِرُ وَمَا هُوَ الَّذِي
 لَمْ يَحْرَمَهُ أَنَّهُ أَبُو حَالِبٍ فَقَدْ مَفَعَنُ صَاحِبًا وَإِن
 مَرِضٌ فَحَسْبُ الْفَقْدَ عَقِبَهُ نَمَّ مَا تَكْتُمُونَ
 فَذَهَبَ فَضَلُ كَانِ دَا أَهْلُ دَاكَ مِنْتَ فَمَكْتُ جَمًّا
 نَمَّ أَنَّ الرَّحْمَنَ الْمَسِيَّ لَيْدِي كَدَى أَوْصَى اللَّهُ أَنْ
 يَتَّبِعَ عَهْدِي لِنُوسِهِ فَإِنَّمَا تَابَ فُؤَادِي فُؤَادِي
 فُؤَادِي فَإِنَّمَا تَابَ نَبِيَّ هَدِيمِ فُؤَادِي هَدِيمِ
 فَإِنَّمَا تَابَ أَبُو حَالِبٍ وَإِنَّمَا تَابَ أَبُو حَالِبٍ فَإِنَّمَا تَابَ
 فَإِنَّمَا تَابَ أَنْ أَيْتَكَ رِسَالَةٌ أَنْ فُلَانًا قَتَلَنِي فِي عَشَاءٍ
 فَإِنَّهُ أَبُو حَالِبٍ فَقَدْ أَحْرَمَتْ أَحَدِي فَذَلِكَ إِنْ
 بَشُرْتُ أَنْ تُؤَدِّيَ مِائَةَ مِنَ الْإِبْرِي فَاتَكَ قَلْتُ
 صَاحِبًا حَطًّا رَنْ بَشُرْتُ نَحْبِي حَسْبُونَ مِنْ
 فَوْمِكَ أَنْتَ لَمْ تَسْأَلْهُ فَإِنَّمَا قَدَدْتَ بِهِ قَدِي
 فَوْمَهُ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُمْ فَقَدَلُوا نَحْبِي فَإِنَّهُ امْرَأَةٌ
 مِنْ نَبِيِّ هَدِيمِ كَانَتْ نَحْبِي رَحْمِي مِنْهُمْ فَذَلِكَ
 لَمْ فَذَلِكَ أَنَّ حَالِبٍ أَحْبَبْتُ أَنْ نَحْبِرَ نَبِيَّ هَدِيمِ
 بِرَحْمِي مِنَ الْحَسِينِ وَلَا تُضِرُّ نَبِيَّ فَمَفَعَنُ فَذَلِكَ
 رَحْمِي مِنْهُمْ فَذَلِكَ يَا أَبَا حَالِبٍ أَرَدْتُ حَسِينِ
 رَحْمًا أَنْ يَحْبِيُوا فَكَانَ مِائَةَ مِنَ الْإِبْرِي نَبِيَّ كُلِّ
 رَحْمِي نَحْبِي بِمَهْدِي نَحْبِرَانِ فَفَلَمَّا عَيَّنِي وَلَا
 تُضِرُّ نَبِيَّ حَبُّ نَحْبِرُ لَا يَسَانُ فَسَمِعْتُمْ وَحَبُّ
 نَمَانِيَّةً وَأَرْمَعُونَ رَحْمًا حَلْفُوا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

ہی۔ یہ بات سنتے ہی اس نے ایک انھی نوکر کے ماری جس کی وجہ
 سے وہ مر گیا۔ وہیں پر یہ شخص یہ شخص کے دونوں میں سے وہ اس شخص
 نے (یعنی اس کے ہمنام) اس سے دریافت کیا تم اس موسم میں مکہ
 کے موسم پر اسے اس شخص نے کہا میں نہیں جوں ہا وہ ہو سکتا ہے کہ
 میں جوں۔ اس نے اپنے ہائی کی جانب سے تمہیں پیغام پہنچا دو گے
 جس وقت کہ تمہیں یہ۔ اس شخص نے کہا میں ہوں۔ اس پر ملازم نے کہا
 جس وقت تمہیں موسم میں پونے کے تمہیں پارو کے اہل قریش! (موسم
 سے مراد حج کا موسم ہے) اس وقت وہ جواب دینے تو تمہیں پارو اور آواز
 دو کہ اسے پاس ہی آواہ۔ جس وقت وہ جواب دینے تو تمہیں جواب پوچھو
 کہ چہ ان سے کہہ دو۔ اس نے (اس کا نام پاپا کہ جس شخص نے اس کو
 ہرگز نہ سمجھتا) مجھے یہ کہہ دیا۔ پھر اس نوکر کا انتقال ہو
 گیا۔ جس وقت وہ اس نے کہہ دو۔ اس نے کہہ دو۔ اس نے کہہ دو۔ اس نے کہہ دو۔
 صاحب نے اس سے دریافت کیا تمہیں ہا تو ہی اس نے کہا۔ اس نے
 کہا میں نے اس کی اپنی مس سے خدمت کی پھر وہ شخص مر گیا تو میں
 راستہ میں آ گیا اور اس نے کہا میں یہ۔ ابو حالب نے کہا اس کے لیے یہی
 تمہیں بتا رہا تھا۔ (یعنی تم سے اس بات کی امید تھی جو تم نے یہ کہی تھی
 یہی کی اور انہی مس سے تمہیں کیا) پھر ابو حالب چند دن ٹھہرے کہ
 اس دوران وہ شخص ہا باشندہ آ گیا کہ جس نے وصیت کی تھی پیغام
 پہنچانے کے لئے اور میں موسم پر آیا۔ اس شخص نے آواز دی کہ اے
 قریش کے لوگو! وہیں نے کہا کہ یہ ہاشم کے صاحبزادے ہیں۔ اس
 نے کہا ابو حالب کہاں ہیں؟ اب اس نے ابو حالب سے کہا کہ میں
 آدمی نے میرے ہا۔ یہ پیغام بھیجا تھا کہ میں آدمی نے اس کو اس
 ہا! اب یہی ہے۔ یہ بات سن کر ابو حالب اس آدمی کے پاس
 پہنچے اور کہا میں باقی میں سے ایک بات تمہیں مروا تمہیں راہل چاہتے تو
 ایک سال کے ہا۔ یہ کہہ تمہیں ہمارے آدمی کو غلطی سے
 مار دیا (یعنی تمہیں راہل کے ہا نہیں تھا) اور تمہیں راہل چاہتے تو
 تمہاری قوم میں سے پچاس آدمی تمہیں میں اس بات پر کہ تمہیں اس کو

فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا حَالَ الْحَوْلُ وَمِنَ الثَّمَامِيَّةِ
وَالْأَرْبَعِينَ عَيْنٍ تَطْرِفُ۔

نہیں مارا۔ اگر تم ان دونوں باتوں سے انکار کرو تو ہم تجھ کو اس کے
بدلے قتل کر دیں گے۔ اس نے اپنی قوم سے بیان کیا انہوں نے بہا ہم
قسم کھائیں گے۔ پھر ایک عورت آئی ابوطالب کے پاس جس کی اس
کی قوم میں شادی ہوئی تھی اور وہ بنی ہاشم میں سے اس کا ایک لڑکا تھا
اس نے کہا اے ابوطالب میں چاہتی ہوں کہ تم اس لڑکے کو منظور کر لو۔
پچاس آدمیوں میں سے ایک کے عوض اور اس کی قسم نہ دلوؤ۔ ابو
طالب نے منظور کیا پھر ایک شخص ان میں سے آیا اور کہنے لگا کہ اے ابو
طالب تم پچاس آدمیوں کی قسم دلانا چاہتے ہو ایک سو اونٹ کے عوض تو
برایک شخص کے حصہ میں دو دو اونٹ آگئے تم دو اونٹ لے لو اور منظور کر
لو میرے اوپر تم قسم نہ ڈالو (یعنی قسم مجھ پر لازم نہ کرو) تم جس وقت
زبردستی قسمیں دو گے۔ ابوطالب نے یہ بات منظور کر لی اور اڑتالیس
آدمی آئے انہوں نے قسم کھائی۔ حضرت ابن عباسؓ نے کہا خدا کی
قسم کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ایک ساں نہیں گذرا کہ ان
اڑتالیس لوگوں میں سے ایک آنکھ بھی باقی نہیں رہی جو کہ (حالات)
دیکھتی ہو (یعنی سب ہی مر چکے)۔

باب: قسامت سے متعلق احادیث

۲۱۵۵: باب الْقَسَامَةِ

۴۷۱۳: ایک صحابی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے جو کہ انصار
میں سے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسامت کو باقی رکھا
جیسے کہ دور جاہلیت میں تھی۔

۴۷۱۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ وَ
يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ
عَمْرٍو قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ وَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ
عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ
الْأَنْصَارِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقْرَأَ الْقَسَامَةَ عَلَى مَا
كَانَتْ عَلَيْهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ۔

۴۷۱۵: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام سے روایت ہے
کہ دور جاہلیت میں قسامت جاری تھی پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے اس کو قائم رکھا اور قسامت کا حکم فرمایا انصار کے مقدمہ میں جس
وقت ان میں سے کچھ لوگ دعویٰ کرتے تھے ایک خون کا خیر کے یہود

۴۷۱۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ
قَالَ حَدَّثَنَا الْأَرَزَاعِيُّ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي
سَلَمَةَ وَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَنَسٍ مِنْ أَصْحَابِ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ الْقَسَامَةَ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

۴- فَأَقْرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ فِي
الْجَاهِلِيَّةِ وَ قَضَىٰ بِهَا بَيْنَ أَنَسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي
قَبِيلِ رَدْعَوْهُ عَلَى يَهُودِ خَيْبَرَ خَالَفَهُمَا مَعْمَرٌ۔

۴۷۱۶: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قسامت دور
جاہلیت میں رات تھی پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو باقی رکھا اس
انصاری کے مقدمہ میں کہ جس کی لاش یہود کے کنوئیں میں ملی تھی اور
انصار نے کہا تھا کہ یہود نے ہمارے آدمی کو ہلاک کر ڈالا پہلے مقتول
کے ورثہ کو قسم دینا قسامت میں۔

۴۷۱۶ أَحْبَبْنَا مُحَمَّدَ بْنَ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ
الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَتْ الْقَسَامَةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ
أَقْرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْأَنْصَارِ يَدِي وَجَدَ
مَقْتُولًا فِي جُوبِ الْيَهُودِ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ الْيَهُودُ
قَتَلُوا صَاحِبَنَا۔

باب: قسامت میں پہلے مقتول کے ورثاء کو قسم دی
جائے گی

۴۱۵۶: بَابُ تَهْدِيَةِ أَهْلِ الدَّمِ
فِي الْقَسَامَةِ

۴۷۱۷: حضرت سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت
عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہما اور حضرت حمید بن جندبہ دونوں خیبر کی جانب چلے
کچھ تکلیف کی وجہ سے جو کہ ان کو تھی پھر حضرت حمید کے پاس ایک
آدمی آیا اور کہنے لگا کہ حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہما قتل کر دیئے گئے
اور وہ ایک اندھے (یعنی ویران) کنوئیں میں یا چشمے میں ڈال دیئے
گئے۔ یہ بات سن کر حضرت حمید یہودیوں کے پاس آئے اور کہنے
لگے خدا کی قسم تم نے اس کو مارا ہے انہوں نے کہا خدا کی قسم اس کو نہیں
مارا۔ حضرت حمید وہاں سے روانہ ہو گئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آئے اور آپ نے بیان فرمایا پھر حضرت حمید اور ان کے بڑے
بھائی جوہدہ اور عبدالرحمن بن سہل مل کر آئے حضرت حمید نے پہلے
گفتگو کرنا چاہی وہ ہی خیبر میں گئے تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم
بڑے کا لحاظ کرو بڑے کا لحاظ کرو (اس کو پہلے گفتگو کرنے کا موقع دو)
آخر حضرت جوہدہ نے گفتگو کی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہود
تمہارے ساتھی کی دیت نہ دیں تو ان سے کہہ دیا جائے لڑائی کرنے
کے واسطے۔ پھر آپ نے اس سلسلہ میں یہود کو لکھا۔ یہود نے جواب
میں تحریر کیا خدا کی قسم! اس کو ہم نے نہیں مارا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

۴۷۱۷ أَحْبَبْنَا أَحْمَدَ بْنَ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ قَالَ
أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ
أَبِي لَيْلَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ
أَنَّ سَهْلَ بْنَ أَبِي حَنْظَلَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ
وَ مَحْبِصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جِهْدٍ أَصَابَهُمَا
فَأَتَى مَحْبِصَةَ فَأَخْبَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ
وَ طُرِحَ فِي قُبُورٍ أَوْ عَيْنٍ يَهُودٍ فَقَالَ أَنْتُمْ
وَاللَّهِ قَتَلْتُمُوهُ فَقَالُوا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى
قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ
ذَلِكَ لَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ هُوَ وَ حُوَيْصَةُ وَ هُوَ أَخُوهُ الْأَكْبَرُ
بَيْنَهُ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ فَذَهَبَ مَحْبِصَةُ
لِيَتَكَلَّمَ وَ هُوَ الْأَدِيُّ كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرْ كَبِّرْ وَ تَكَلَّمْ حُوَيْصَةُ
ثُمَّ تَكَلَّمَ مَحْبِصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِمَّا أَنْ يَدُّوا صَاحِبَكُمْ وَ إِمَّا أَنْ يُوَدَّ نُوا
بِجَرِّبٍ فَكَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

ذَلِكَ فَكْتَبُوا إِنَّا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُوَيْصَةَ وَ مَخْصَةَ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ تَحْلِفُونَ وَ تَسْجِفُونَ ذَا صَاحِبِكُمْ قَالُوا لَا قَالَ فَخَلِفَ لَكُمْ يَهُودٌ قَالُوا لَيْسُوا مُسْلِمِينَ فَوَدَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ بِمَائَةِ نَاقَةٍ حَتَّى أُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ فَإِنْ سَهَا لَقَدْ رَكَّصْنِي بِمِئَةِ نَاقَةٍ حَمْرَاءَ.

۴۷۱۸ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي لُبَيْدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ وَ رَجَالَ كُتُبَاءَ مِنْ قَوْمِهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَ مَخِصَةَ خَرَجَا إِلَى حَمْرٍ مِنْ جَهْدٍ أَصَابَهُمْ فَاتَى مَخِصَةَ فَأَخْبَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَ طَرِحَ فِي لُفْيَةٍ أَوْ عَيْبٍ فَاتَى يَهُودَ وَ قَالَ أَنْتُمْ وَاللَّهِ قَتَلْتُمُوهُ قَالُوا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَاقْبَلْ حَتَّى قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ فَذَكَرَ لَهُمْ ثُمَّ أَقْبَلَ هُوَ وَ أَخُوهُ حُوَيْصَةَ وَ هُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ فَذَهَبَ مَخِصَةَ لِيَتَكَلَّمَ وَ هِيَ الْيَدِي تَمَّارَ بَنِي خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَخِصَةَ كَبِرُ كَبِيرٌ يُرِيدُ السِّنَّ فَتَكَلَّمَتْ حُوَيْصَةَ ثُمَّ تَكَلَّمَ مَخِصَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَنْ يَدُّوا صَاحِبَكُمْ وَ إِنَّمَا أَنْ يُوَدُّنَا بِحَرْبٍ فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ فَكْتَبُوا إِنَّا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُوَيْصَةَ وَ

حضرت حویصہ اور محیصہ اور عبد الرحمن سے فرمایا نہیں تم قسم کرو اور تم اپنے ساتھی کا خون ثابت کرو۔ انہوں نے کہا تم قسم نہیں کھاؤ گے (کیونکہ ہم نے خود مارتے ہوئے نہیں دیکھے) آپ نے فرمایا تو یہ وہ تمہارا واسطے قسم کھاؤ گے (کہ تم نے اس وقت سے نہیں مارا اور نہ مارو گے) ہے کہ اس نے مارا ہے) انہوں نے کہا یہ رسول اللہ اور مسلمان نہیں بدلتے۔ میں اور وہ چھوٹی قسم بھی کھائیں گے۔ آپ نے اپنے پاس سے ان کو دیت ادا فرمائی اور ایک سواونہ بیٹے یہاں تک آئے کہ مکان میں داخل ہو گئے۔ حضرت سہل بن سہل نے فرمایا اس میں سے ایک اونٹنی لے جو کہ مال رفتی تھی یہ۔ اسے ہار دینی تھی۔

۴۷۱۸ حضرت سہل بن ابی حمزہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن سہل بن سہل اور حضرت محیصہ بن سہل دونوں خیمہ کی جانب روانہ ہوئے چھو تکلیف دہ وجہ سے جو کہ ان والا تھی پھر حضرت محیصہ کے پاس یہ آدھی آیا اور وہ کہنے لگا کہ حضرت عبد اللہ بن سہل قتل کر دیئے گئے اور وہ ایک اندھے (یعنی وہ ان) کنوئیں میں یا چشمے میں ڈال دیئے گئے یہ بات سن کر حضرت محیصہ بن سہل یہودیوں کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ خدا کی قسم تم نے ان کو نہیں مارا۔ حضرت محیصہ فرمیں یہاں سے روانہ ہو گئے اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ نے بیان لیا پھر حضرت محیصہ اور ان سے بڑے بھائی حویصہ اور حضرت عبد الرحمن بن سہل بن سہل کے پاس۔ حضرت محیصہ نے پہلے مقدمہ فرمایا چنانچہ وہی خیمہ میں گئے تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اپنے سے) بڑے کا لحاظ کرو بڑے کا لحاظ کرو تم ان کو پہلے قتل کرو گے دو۔ آخر حضرت حویصہ بن سہل نے گفتگو کی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودی تمہارا ساتھی کی ایت نہ دے اور ان سے جنت کے یہ کبہ دیا جائے گا پھر آپ نے اس سلسلہ میں یہودیوں کو ماری۔ یہودیوں نے جواب میں لکھا ہم نے خدا کی قسم اس کو نہیں مارا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حویصہ اور حضرت محیصہ اور حضرت عبد الرحمن سے فرمایا: اچھا تم لوگ قسم کھاؤ اور تم اپنے ساتھی کا قتل ثابت کرو۔ انہوں نے

مُحِبَّتِهِ وَغَدِ الرَّحْمِيِّ اتَّخِذُوا نَسِجَتُونَ ذَا
صَاحِبِكُمْ قَالُوا لَا فَإِنْ فَتَحْتُمْ لَكُمْ يَبُودُ قَالُوا
سَمُو سُبَيْسَ فَوَذَّابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ فَغَثَّ إِلَيْهِمْ بِنَابَهُ نَافِقُهُ حَتَّى
أَذْحَنَتْ عَلَيْهِمْ لَذَارُ فَإِنْ سَهَلُ لَقَدْ رَكَّصَتُنِي
مِنْهَا رَهْ خَلْفًا

نے ماہر قسم نہیں کھا میں گے آپ نے فرمایا یہ یہو تمہارے ہاتھ
قسم ہماری کے (ہم نے اس کو نہیں مارا اور نہ ہم واقف ہیں کہ اس نے
کے کیا) انہوں نے بہا یہ رسول اللہ! وہ تو مسلمان نہیں پھر آپ نے
اپنے پاس سے ان کو دیت ادا فرمائی اور ایک سو اڑھت بیسے یہاں تک
کہ ان کے مکان میں داخل ہو گئے۔ حضرت سہل نے فرمایا میں
میں سے ایک اونٹنی نے جو کہ اس رنگ کی تھی میرے ساتھ مارا قیوں۔

باب ذکر الخدياف الفاظ الناقين

تخبر سہل فیہ

۹ - ۱۰ حرمان فتنہ فان حدثت السنن عن نحی
عن مسور بن مسافر عن سہل بن ابی حنصہ فان و
حیث فان وعن رابع بن خدیج انہما قالا
خرج عبداللہ بن سہل بن زید و محصنہ بن
مسعود حتی اذ تکا بحیر تفرقا فی بعض ما
ہمالک ثم اذا بمحصنہ یحد عند لہ بن سہل
قد اراد فذلک ثم قال ابن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم هو وحریتہ بن مسعود و
سند لرحمہ بن سہل وکان اصغرا لقرہ فذکب
عند الرخصہ بنکتمہ فلن صاحبہ فقال لہ زمرن
لہ صلی اللہ علیہ وسلم کثیر نکر فی الی
فصبت و نکتہ صجدہ ثم نکتہ معہما فدکروا
یرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقتل عبداللہ
بن سہل فقال لہم نخیفون حمسین یسیا و
نسیجفون صاحبکم و قاتلکم قالوا کف
نحیف و لم نسیجف فان قسرتکم بیود بحضین
بسیا قالوا وکف نکل بسان قرہ کفار فذلما
رأی ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تعدا

باب: راویوں کا اس حدیث سے

متعلق اختلاف

۴۷۱۹: حضرت سہل بن ابی حنصہ بیسوی اور حضرت رافع بن خدیج بیسوی
کے روایت سے کہ حضرت عبد اللہ بن سہل اور حضرت محصنہ بن
مسعود بیسوی تھے اس وقت خیبر میں پہنچے وہاں پہلے پہلے
تعمیر ہوئی۔ حضرت عیسیٰ بن زکریا نے حضرت عبد اللہ بن سہل کو
دیکھا کہ وہ قتل ہوئے پڑے ہیں۔ انہوں نے ان کو دفن کیا پھر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدمت اقدس میں حاضر ہوئے وہ امر ان کے ہمراہ
حضرت عیسیٰ بن زکریا اور حضرت عبد اللہ بن سہل کے ساتھ جو کہ سب
لوہوں میں منہر تھے حضرت عبد اللہ بن سہل اپنے ساتھی سے پہلے
گفتگو کرنے لگے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو حضرات تم
رہیدہ میں ان کی تم عظمت کرو اور ان کے ساتھ اللہ کا معاملہ مرو۔
اس پر وہ نہ موش رہے اور ان کے دونوں ساتھیوں نے کہتے ہیں پھر
انہوں نے بھی ان کے ساتھ گفتگو کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جس جگہ عبد اللہ بن سہل قتل ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا یہاں تم لوگ
پچاس قسمیں کھاتے ہو اور تم لوگ اپنے ساتھی کا خون بہاتے ہو یہ تم لو
تمہارا قتل مل گیا ہے ان دونوں نے کہا ہم اس حریتہ کے قتل ہیں
جس کا ہم لوگ وہاں موجود نہیں تھے۔ اس پر آپ نے فرمایا اچھا یہ
پچاس قسمیں کھاتے ہو اور تم لوگ اپنے ساتھی کے خون بہاتے ہو یہ تم لو
انہوں نے اس حریتہ سے کہا کہ میں نے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے یہ بھی کہا تھا کہ میں نے اپنے پاس سے دیت ادا فرمائی

۴۷۲۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى
ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ بَسَّارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي
حَنَمَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّ مُحَبَّبَةَ
بْنَ مَسْعُودٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ سَهْلِ آتَا خَيْرَ فِي
حَاجَةٍ لَهُمَا فَتَقَرَّفَا فِي النَّخْلِ لَقِيْلَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ
سَهْلِ فَجَاءَ أَخُوهُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنَ سَهْلِ وَ
حُوتَيْصَةَ وَ مُحَبَّبَةَ ابْنَا عَلَيْهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي
أَمْرِ أَبِيهِ وَهُوَ أَصْفَرُ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعَهَا يُقْسِمُ
خَمْسُونَ مِنْكُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْرٌ لَمْ
نَشْهَدْهُ كَيْفَ نَحْلِفُ قَالَ لَسْبُرُّكُمْ يَهُودُ بَأَيْمَانَ
خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَوْ كُنَّا كَفَّارًا لَوَادَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِهِ قَالَ سَهْلٌ لَدْخَلْتُ بَرْتَدَا
لَهُمْ فَرَكَّضِي نَالَةً مِنْ بِلْدِكَ الْإِبِلِ-

۴۷۲۱: أَخْبَرَنَا هَمْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا بَشِيرٌ وَهُوَ
ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ بَشِيرِ
ابْنِ بَسَّارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنَمَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
سَهْلِ وَ مُحَبَّبَةَ بْنَ مَسْعُودٍ بِنَ زَيْدٍ أَنَّهُمَا آتَا خَيْرَ
وَهُوَ يُؤَيِّدُ صُلْحَ فَتَقَرَّفَا لِيَتَوَالَجَّهِمَا فَآتَى مُحَبَّبَةَ
عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلِ وَهُوَ يَتَشَحَّطُ فِي دَمِهِ فَبَلَا
فَدَفَنَهُ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلِ
وَ حُوتَيْصَةَ وَ مُحَبَّبَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَهَبَ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَتَكَلَّمُ وَهُوَ أَحَدُ الْقَوْمِ بَيْنَا فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَبِيرًا لَكُنْزًا لَسَكَّتْ فَتَكَلَّمَا فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اتَّحِلِفُونَ بِحَمْسِينَ يَمِينًا مِنْكُمْ

۴۷۲۰: حضرت سہل بن ابی حنمہ اور رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ
عبداللہ بن سہل اور محبصہ بن مسعود کسی کام کیلئے خیبر میں آئے تو وہاں
کھجوروں کے درختوں میں علیحدہ ہو گئے۔ عبداللہ بن سہل کو قتل کر دیا گیا
پھر نبی کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ اور انکے بھائی حویصہ اور
عبدالرحمن بن سہل جو کہ سب لوگوں میں کم عمر تھے تو عبدالرحمن اپنے
ساتھی سے پہلے گفتگو کرنے لگے۔ اس پر نبی نے فرمایا: جو حضرات تم
رسیدہ ہیں انکی تم عظمت کرو اور انکے ساتھ احترام کا معاملہ کرو تو انکے
دونوں ساتھیوں نے گفتگو کی۔ رسول کریم سے عرض کیا جس جگہ عبداللہ
بن سہل قتل ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم لوگ پچاس قسمیں
کھاتے ہو ان لوگوں نے کہا: ہم کس طریقہ سے قسم کھائیں حالانکہ ہم
لوگ وہاں موجود نہیں تھے۔ اس پر آپ نے فرمایا: اچھا یہود پچاس
قسمیں کھا کر تم کو علیحدہ کر دیں گے۔ انہوں نے کہا: ہم کفار کی قسمیں
کس طریقہ سے تسلیم کریں گے آخر جس وقت نبی نے یہ حالت دیکھی تو
آپ نے اپنے پاس سے دیت ادا فرمائی۔ سہل نے بیان کیا کہ میں
انکے ایک تھان میں گیا تو ان ہی اونٹوں میں سے جو نبی نے دیت میں
دیئے تھے ایک اونٹنی نے میرے لات ماری۔

۴۷۲۱: حضرت سہل بن ابی حنمہ اور رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ
عبداللہ بن سہل اور محبصہ بن مسعود ساتھ نکلے جس وقت خیبر میں پہنچے تو
وہاں اپنی ضروریات کیلئے علیحدہ ہو گئے۔ محبصہ نے عبداللہ بن سہل کو
دیکھا کہ وہ قتل ہوئے پڑے ہیں۔ انہوں نے ان کو دفن کیا پھر نبی کی
خدمت میں حاضر ہوئے وہ اور ان کے بھائی حویصہ اور عبدالرحمن بن
سہل جو کہ سب لوگوں میں کم عمر تھے تو عبدالرحمن اپنے ساتھی سے
پہلے گفتگو کرنے لگے۔ اس پر نبی نے فرمایا: جو حضرات عمر رسیدہ ہیں
انکی عظمت کرو اور انکے ساتھ احترام کا معاملہ کرو۔ اس پر وہ خاموش
رہے اور انکے دونوں ساتھیوں نے گفتگو کی آپ نے فرمایا: کیا تم لوگ
پچاس قسمیں کھاتے ہو کہ تم لوگ اپنے ساتھی کے خون بہایا اسکے قاتل
کے مستحق ہو جاؤ۔ ان لوگوں نے کہا: ہم کس طریقہ سے قسم کھائیں

حالات تک ہم لوگ وہاں موجود نہیں تھے۔ اس پر آپ نے فرمایا: اچھا یہود پچاس قسمیں کھا کر تم کو علیحدہ کر دیں گے۔ انہوں نے کہا: ہم کفار کی قسمیں کس طریقہ سے تسلیم کریں گے آخر جس وقت رسول کریم نے یہ حالت دیکھی تو آپ نے اپنے پاس سے دیت ادا فرمائی۔

۴۷۲۲: حضرت سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ اور حضرت حبیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ساتھ نکلے جس وقت خیبر میں پہنچے تو وہاں اپنی ضروریات کے تحت علیحدہ ہو گئے پھر حضرت حبیصہ رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ قتل ہوئے پڑے ہیں۔ انہوں نے ان کو دفن کیا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے وہ اور ان کے بھائی حضرت حویصہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمن بن سہل رضی اللہ عنہ جو کہ سب لوگوں میں کم عمر تھے تو حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ اپنے ساتھی سے پہلے گفتگو کرنے لگے۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو حضرات عمر رسیدہ ہیں ان کی تم عظمت کرو اور ان کے ساتھ احترام کا معاملہ کرو۔ اس پر وہ خاموش رہے اور ان کے دونوں ساتھیوں نے گفتگو کی آپ نے فرمایا: کیا تم لوگ پچاس قسمیں کھاتے ہوتا کہ تم لوگ اپنے ساتھی کے خون بہایا اس کے قاتل کے مستحق ہو جاؤ۔ ان لوگوں نے کہا: ہم کس طریقہ سے قسم کھائیں حالانکہ ہم لوگ وہاں موجود نہیں تھے۔ اس پر آپ نے فرمایا: اچھا یہود پچاس قسمیں کھا کر تم کو علیحدہ کر دیں گے۔ انہوں نے کہا: ہم کفار کی قسمیں کس طریقہ سے تسلیم کریں گے آخر جس وقت رسول کریم نے یہ حالت دیکھی تو آپ نے اپنے پاس سے دیت ادا فرمائی۔

۴۷۲۳: حضرت سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ اور حضرت حبیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ساتھ نکلے جس وقت خیبر میں پہنچے تو وہاں پر کسی ضرورت سے علیحدہ ہو گئے۔ اسی دوران عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ قتل کر دیئے گئے۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ اور ان کے بھائی حویصہ رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمن بن سہل رضی اللہ عنہ جو کہ سب

فَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ أَوْ قَاتِلِكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَرِ قَالَتْ تَبَرَّئْتُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَأْخُذُ آيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَعَقَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ۔

۴۷۲۲: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ بَسَّارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنَمَةَ قَالَ انْطَلَقَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلِ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ ابْنِ زَيْدٍ إِلَى خَيْبَرَ وَهِيَ بَوْمَيْدٍ صَلَحَ لِقَرَأًا فِي حَوَائِجِهِمَا فَأَتَى مُحَيِّصَةُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلِ وَهُوَ يَتَسَحَّطُ فِي دَمِهِ قَيْلًا لَدَفْنَهُ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلِ وَحَوَيْصَةُ وَ مُحَيِّصَةُ إِنَّا مَسْعُودٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بِتَكْلَمٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِيرُ الْكِبَرِ وَهُوَ أَحَدُثُ الْقَوْمِ فَتَكَّتْ لِقَوْلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخِذُوا بِخَمْسِينَ يَمِينًا مِنْكُمْ وَ تَسْتَحِقُّونَ لَابِلِكُمْ أَوْ صَاحِبِكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَرِ فَقَالَ تَبَرَّئْتُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَأْخُذُ آيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَعَقَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ۔

۴۷۲۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي بَشِيرُ بْنُ بَسَّارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنَمَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلِ الْأَنْصَارِيَّ وَ مُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ لِقَرَأًا فِي حَاجَتِهِمَا

لوگوں میں کم عمر تھے تو عبدالرحمن اپنے ساتھی سے پہلے گفتگو کرنے لگے۔ اس پر رسول کریم نے فرمایا: جو حضرات عمر رسیدہ ہیں ان کی تم عظمت کرو اور ان کے ساتھ احترام کا معاملہ کرو۔ اس پر وہ خاموش رہے اور ان کے دونوں ساتھیوں نے گفتگو کی۔ رسول کریم سے عرض کیا جس جگہ عبداللہ بن سہل قتل ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم لوگ پچاس قسمیں کھاتے ہو تا کہ تم لوگ قاتل کے مستحق ہو جاؤ۔ ان لوگوں نے کہا: ہم کس طریقہ سے قسم کھائیں حالانکہ ہم لوگ وہاں موجود نہیں تھے۔ اس پر آپ نے فرمایا: اچھا یہود پچاس قسمیں کھا کر تم کو علیحدہ کر دیں گے۔ انہوں نے کہا: ہم کفار کی قسمیں کس طریقہ سے تسلیم کریں گے آخر جس وقت رسول کریم نے یہ حالت دیکھی تو آپ نے اپنے پاس سے دیت ادا فرمائی۔ سہل نے بیان کیا کہ میں ان کے ایک تھان میں گیا تو ان ہی اونٹوں میں سے جو رسول کریم نے دیت میں دیئے تھے ایک اونٹنی نے میرے لات ماری۔

۴۷۲۳: حضرت بشیر بن یسار رضی اللہ عنہ اور حضرت سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ قتل ہوئے تو ان کے بھائی اور دونوں چچا حویصہ اور مخیصہ رضی اللہ عنہما جو عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کے بھی چچا تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے بات کرنی چاہی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بڑے کا احترام و خیال کرو۔ ان دونوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم نے عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کو مرا ہوا پایا۔ ان کو قتل کر کے یہودیوں کے ایک کنوئیں میں ڈال دیا گیا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کس پر گمان کرتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہمارا یہود پر گمان ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پچاس قسمیں کھاتے ہو کہ یہود نے اس کو ہلاک کر ڈالا۔ انہوں نے کہا: ہم کس وجہ سے قسم کھائیں میں اس بات پر جس کو اپنی آنکھ سے نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا: تو یہودی بری ہو جائیں گے پچاس قسمیں کھا کر ہم نے اس کو نہیں مارا۔ انہوں نے کہا: ہم ان کی قسموں پر کس طریقہ سے رضامند ہوں گے وہ تو مشرک

فَقَتِلَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ سَهْلِ الْأَنْصَارِيِّ فَجَاءَ مُحَبِّصَةً وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخُوهُ لَمَقْتُولٍ وَ حَوْبِصَةَ بِنْتِ مَسْعُودٍ حَتَّى أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بِتَكَلُّمٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُفْرَ الْكُفْرَ فَتَكَلَّمَتْ مُحَبِّصَةُ وَ حَوْبِصَةُ فَذَكَرُوا شَانَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا فَتَسْتَحِقُّونَ قَاتِلَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَحْلِفُ وَ لَمْ نَشْهَدْ رَأَيْتُمْ نَحْضُرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَقْبَلُ آيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ قَالَ قَوَادَةُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي سَهْلُ بْنُ أَبِي حَنْمَةَ لَقَدْ رَكَّضْتَنِي فَرِيضَةً مِنْ بِلْتِكَ الْفَرَايِضِ فِي مِرْبَدٍ لَنَا۔

۴۷۲۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ بَشِيرٍ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنْمَةَ قَالَ وَجَدَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلِ قَتِيلًا فَجَاءَ أَخُوهُ وَ عَمَاهُ حَوْبِصَةُ وَ مُحَبِّصَةُ وَ هُمَا عَمَّا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بِتَكَلُّمٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُفْرَ الْكُفْرَ قَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا وَجَدْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلِ قَتِيلًا فِي قَلْبٍ مِنْ بَعْضِ قُلُبِ خَيْرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَتَهُمُونَ قَالُوا تَتَهُمُ الْيَهُودُ قَالَ أَتَقْسِمُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا أَنَّ الْيَهُودَ قَتَلْتَهُ قَالُوا وَ كَيْفَ تَقْسِمُ عَلَى مَا لَمْ تَرَ قَالَ فَتَبَرَّكُمْ الْيَهُودُ بِخَمْسِينَ آيْمَانِهِمْ لَمْ يَقْلُوهُ قَالُوا وَ كَيْفَ تَرْضَى بِآيْمَانِهِمْ وَ هُمْ مُشْرِكُونَ

ہیں۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے دیت ادا فرمائی۔

۴۷۲۵: حضرت بشیر بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن اہل انصاری رضی اللہ عنہ اور حضرت حمیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ دونوں خیبر کے لیے روانہ ہوئے اور اپنے اپنے کاموں کے لئے الگ ہوئے حضرت عبداللہ بن اہل رضی اللہ عنہ مارے اور قتل کر دیئے گئے۔ حضرت حمیصہ رضی اللہ عنہ اور ان کے بھائی حویصہ رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمن بن اہل رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے گفتگو کرنا چاہی کیونکہ وہ (حقیقی) بھائی تھے حضرت عبداللہ بن اہل رضی اللہ عنہ کے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے سے بڑے کا احترام کرو پھر حضرت حویصہ رضی اللہ عنہ اور حضرت حمیصہ رضی اللہ عنہ نے گفتگو کی اور حضرت عبداللہ بن اہل رضی اللہ عنہ کی حالت بیان کی۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پچاس قسمیں کھاتے ہو اور تم اپنے صاحب یا قاتل کے خون کے مستحق معلوم ہوتے ہو۔ حضرت امام مالک نے فرمایا کہ حضرت سحبی نے کہا حضرت بشیر بن یسار رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے دیت ادا فرمائی۔

۴۷۲۶: حضرت بشیر بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی انصاری نے جس کا نام حضرت اہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ تھا ان سے بیان کیا کہ ان کی قوم کے کئی شخص خیبر میں گئے وہاں پر الگ الگ ہو گئے پھر ان میں سے ایک کو دیکھا کہ وہ قتل کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا ان لوگوں سے جو کہ وہاں پر رہتے تھے کہ جس جگہ وہ قتل کر دیا گیا ہے کہ تم لوگوں نے ہمارے ساتھی کو قتل کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہم نے اس کو نہیں مارا اور نہ ہی ہم اس کے قاتل سے واقف ہیں وہ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! ہم لوگ خیبر کی طرف گئے تھے ہم نے وہاں پر اپنے ساتھی کو پایا یا قتل کر دیا گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بڑائی کا خیال کرو۔ آپ نے فرمایا: تم گواہ بلا سکتے ہو کہ کس نے تم کو قتل کیا؟ انہوں نے کہا ہمارے

قَوَادِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ۔ "أُرْسِلَهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ۔"

۴۷۲۵ قَالَ الْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةٌ عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ سَهْلِ الْأَنْصَارِيِّ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقُوا لِيُحِوَا جِهَتَيْمَا فَقَتِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلِ فَقَدِمَ مُحَيِّصَةُ فَاتَى هُوَ وَأَخُوهُ حُوَيْصَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَتَكَلَّمُ لِمَكَانِهِ مِنْ أَخِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَبُرَ كَبْرُ فَتَكَلَّمَ حُوَيْصَةُ وَمُحَيِّصَةُ فَذَكَرُوا شَأْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَتَحْلِفُونَ خَمِيْسِينَ يَمِيْنًا وَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ أَوْ قَاتِلِكُمْ قَالَ مَالِكٌ قَالَ يَحْيَى قَرَعَمَ بُشَيْرٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَدَاهُ مِنْ عِنْدِهِ خَالَفَهُمْ سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ۔

۴۷۲۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلِيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ عَنْ بُشَيْرِ ابْنِ يَسَارٍ زَعَمَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْ قَوْمِهِ انْطَلَقُوا إِلَى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقُوا فِيهَا فَوَجَدُوا أَحَدَهُمْ قَتِيلًا فَقَالُوا لِلَّذِينَ وَجَدُوهُ عِنْدَهُمْ قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا قَالُوا مَا قَتَلْنَاهُ وَلَا عَلِمْنَا قَاتِلًا فَانْطَلَقُوا إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ انْطَلَقْنَا إِلَى خَيْبَرَ فَوَجَدْنَا أَحَدَنَا قَتِيلًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُفْرَ الْكُبْرَ فَقَالَ لَهُمْ تَأْتُونَ بِالْبَيِّنَةِ عَلَى مَنْ قَتَلَ قَالُوا مَا لَنَا بِبَيِّنَةٍ قَالَ فَيَحْلِفُونَ

پاس گواہ نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا: وہ تو خف کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم یہودی قسم پر رضامند نہ ہوں گے۔ آپ کو برا محسوس ہوا کہ خون اس کا ضائع ہو تو آپ نے صدقہ کے اونٹ میں سے ایک سو اونٹ دیت کے ادا فرمائے۔

۴۷۲۷: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عیصہ رضی اللہ عنہا کا چھوٹا بھائی قتل کر دیا گیا تھا خیبر کے دروازہ پر تب آپ نے فرمایا کہ تم دو گواہ قائم کرو اس شخص پر کہ جس نے قتل کیا مع اس کی رشتی کے اس کو تم کو دوں گا۔ اس نے کہا: یا رسول اللہ! میں دو گواہ کس جگہ سے لاؤں گا؟ وہ تو قتل ہو چکا ہے اور ان کے دروازہ پر قتل ہوا ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا: اچھا تو قسامت کی پچاس قسم کھاؤ گے۔ اس نے عرض کیا: جس بات سے میں واقف نہیں ہوں میں اس پر کس طرح سے قسم کھاؤں۔ آپ نے فرمایا: تو وہ لوگ قسامت کی پچاس قسم کھائیں گے۔ اس نے کہا: یا رسول اللہ! ہم ان سے کس طریقہ سے قسم لیں وہ لوگ تو یہودی ہیں (یعنی مشرک اور کافر ہیں ان کا کیا اعتبار ہے؟) آخر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دیت یہودیوں پر تقسیم کی اور آدمی دیت اپنے پاس سے ادا کر کے ان کی امداد کی۔

باب: قصاص سے متعلق احادیث

۴۷۲۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان آدمی کا قتل کرنا درست نہیں ہے بلکہ وہ تین صورتوں میں ایک جان کے عوض جان دوسرے اگر اس کا نکاح ہو چکا اور پھر زنا کا ارتکاب کرے (تو اس کو پتھروں سے ہلاک کر دیا جائے) تیسرے اگر اپنے دین یعنی مذہب اسلام سے وہ شخص منحرف ہو جائے (تو اس کے اشکالات دور کرنے کی کوشش کریں گے) اگر وہ اسلام پھر قبول کر لیں تو بہتر ہے ورنہ اس کو ہلاک کر دیا جائے گا۔

۴۷۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے دور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک شخص کا قتل کیا تو اس قاتل کو پکڑ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس

لَكُمْ قَالُوا لَا تَرْضَىٰ بِأَيَّمَانِ الْيَهُودِ وَكَمْرَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَطْلُبَ دَمَهُ فَوَدَاهُ مِائَةٌ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ خَالَفَهُمْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ۔

۴۷۲۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَوْجُ ابْنِ عَبَّادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَخْطَسِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ ابْنَ مَحْبَبَةَ الْأَصْفَرَ أَصْبَحَ قَتِيلًا عَلَىٰ أَبْوَابِ خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّكُمْ شَاهِدِينَ عَلَىٰ مَنْ قَتَلَهُ أَدْلَعُهُ إِلَيْكُمْ بِرَبِّيهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمِنْ أَيْنَ أُصِيبُ شَاهِدِينَ وَإِنَّمَا أَصْبَحَ قَتِيلًا عَلَىٰ أَبْوَابِهِمْ قَالَ فَتَحَلِّفْ خَمْسِينَ قَسَامَةً قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ أَخْلِفُ عَلَىٰ مَا لَا أَعْلَمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَتَسْتَحْلِفُ مِنْهُمْ خَمْسِينَ قَسَامَةً فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَسْتَحْلِفُهُمْ وَهُمْ الْيَهُودُ فَقَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دِيْنَهُ عَلَيْهِمْ وَأَعَانَهُمْ بِبَصْفِهَا۔

۲۱۵۸: باب القود

۴۷۲۸: أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ ابْنَ مَرْثَةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِأَحَدِي ثَلَاثِ النَّفْسِ بِالنَّفْسِ وَالتَّيْبِ الزَّائِي وَالنَّارِكِ دِيْنَهُ الْمَفَارِقِ۔

۴۷۲۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَلَاءِ وَ أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُبِلَ

میں حاضر کیا گیا۔ آپ نے اس شخص کو مقتول کے ورثہ کے حوالے کر دیا (تاکہ ورثہ اس کو قتل کر دیں) اس قاتل نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اس شخص کو قتل کرنے کی نیت ہے اس کو نہیں مارا تھا۔ آپ نے فرمایا: مقتول کے ورثاء کو دیکھو۔ اگر وہ سچا ہے پھر تو اس کو قتل کر دے گا تو وہ دوزخ میں جائے گا۔ اس کو چنانچہ اُس نے چھوڑ دیا۔ وہ اس وقت ایک رسی میں بندھا ہوا تھا وہ اپنی رسی کھینچتا ہوا چلا۔ اسی دن سے اس کو رسی والا کہا جانے لگا۔

۳۷۳۰: حضرت علقمہ بن وائل حضرمی سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا وہ قاتل کہ جس نے قتل کیا تھا اس کو مقتول کا وارث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا کیا تم اس کو معاف کرتے ہو۔ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: تم اس کا انتقام لو گے۔ اس نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: جاؤ قتل کرو۔ جس وقت وہ چل دیا تو آپ نے فرمایا: اگر تم اس کو معاف کر دو گے تو وہ تمہارا گناہ سمیٹ لے گا اور تمہارے ساتھی کا گناہ (جو کہ قتل ہو گیا ہے) اس کا گناہ سمیٹ لے گا اس کو چنانچہ اس نے معاف کر دیا اور چھوڑ دیا پھر وہ شخص اپنی رسی کھینچتا ہوا چل دیا۔

رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَفَعَ الْقَاتِلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهُ إِلَى وَلِيِّ الْمَقْتُولِ فَقَالَ الْقَاتِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ قَتْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلِي الْمَقْتُولِ أَمَا إِنَّهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا نَمَّ قَتَلْتَهُ دَخَلْتَ النَّارَ فَخَلَّى سَبِيلَهُ قَالَ وَكَانَ مَكْتُوفًا بِسَعَةٍ فَعَرَجَ يَجْرُ سَعَتَهُ فَمِئِي ذَا النَّسْعَةِ.

۳۷۳۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا اسْتَعْقَابُ بْنُ عَرَفٍ الْأَعْرَابِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ وَائِلِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ جِئْتُ بِالْقَاتِلِ الَّذِي قَتَلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ جَاءَ بِهِ وَلِيُّ الْمَقْتُولِ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَعَفُّوْ قَالَ لَا قَالَ اتَّقَلُّ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَذْهَبُ فَلَمَّا ذَهَبَ دَعَاهُ قَالَ اتَّعَفُّوْ قَالَ لَا قَالَ اتَّأَخَذُ الْيَدِيَةَ قَالَ لَا قَالَ اتَّقَلُّ قَالَ نَعَمْ قَالَ إِذْهَبْ فَلَمَّا ذَهَبَ قَالَ أَمَا إِنَّكَ إِنْ عَفَوْتَ عَنْهُ لِأَنَّهُ يَبُوءُ بِإِيمَانِكَ وَإِيمَانِ صَاحِبِكَ لَعَفَا عَنْهُ فَأَرْسَلَهُ قَالَ فَرَأَيْتَهُ يَجْرُ سَعَتَهُ.

باب: حضرت علقمہ بن وائل کی روایت میں راویوں کا

اختلاف

۳۷۳۱: حضرت علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت وائل بن حجر سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھا جس وقت مقتول کا وارث قاتل کو پکڑ کر کھینچتا ہوا آیا ایک رسی سے باندھ کر۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وارث سے فرمایا کیا تم معاف کر رہے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: تم اس کی دیت لے رہے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: تم قتل کرتے ہو؟ اس نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: اچھا لے جاؤ اس کو۔ جس

۳۱۵۹: باب ذکر اختلاف الناقِلِينَ لِخَبْرٍ

علقمة بن وائل فيه

۳۷۳۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُرْفِ بْنِ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ حَدَّثَنِي حَمْرَةُ أَبُو عَمْرِو الْعَالِيزِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ عَنْ وَائِلٍ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْتُ بِالْقَاتِلِ بِقَوْدَةٍ وَلِيُّ الْمَقْتُولِ لِي سَعَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلِي الْمَقْتُولِ اتَّعَفُّوْ قَالَ لَا قَالَ اتَّأَخَذُ

وقت وہ اس کو لے چلا تو آپ نے اس کو بلایا اور فرمایا: کیا تم معاف کرتے ہو؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: تم قتل کرتے ہو۔ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: تم قتل کرتے ہو۔ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: خیر تم اس کو لے جاؤ۔ پھر آپ نے فرمایا: اگر تم اس کو اس وقت معاف کرو گے تو وہ اپنا گناہ اور اپنے ساتھی بھی لے لے گا۔ اس نے اس کو معاف کر دیا اور چھوڑ دیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ یعنی قاتل اپنی رتی کھینچ رہا تھا۔

۴۷۳۲: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۴۷۳۳: حضرت علقمہ بن وائل سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے روایت کی انہوں نے کہا میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ اس دوران ایک شخص حاضر ہوا اس کی گردن میں رتی پڑی ہوئی تھی اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ آدمی اور میرا بھائی دونوں کنواں کھود رہے تھے اس دوران اس نے کدال اٹھائی اور میرے بھائی کے سر پر ماری وہ مر گیا۔ نبی نے فرمایا: تو اس کو معاف کر دے۔ اس نے انکار کر دیا اور کہا: یا رسول اللہ! یہ شخص اور میرا بھائی دونوں ایک کنویں میں تھے۔ وہ کنواں کھود رہے تھے کہ اس دوران اس نے کدال اٹھائی اور میرے بھائی کے سر پر ماری وہ مر گیا۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو معاف کر دو۔ اس شخص نے انکار کر دیا۔ آپ نے فرمایا: اچھا تم اگر اس کو قتل کر دو گے تو تم بھی اسی جیسے ہو جاؤ گے یعنی تم کو ثواب بالکل نہیں ملے گا بلکہ جس طریقہ سے اس شخص نے (ناحق) قتل کیا تھا تم بھی اس کو قتل کرو گے۔ اس کے برابر ہو جاؤ گے۔ چنانچہ وہ شخص اس کو لے گیا جس وقت دور نکل گیا تو ہم نے آواز دی کہ کیا تم نہیں سنتے جو رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں۔ انہوں نے کہا آپ نے فرمایا ہے اگر تم اس کو قتل کرو گے تو اس کے برابر ہو گے۔ انہوں نے کہا جی ہاں میں

الْيَتِيمَ قَالَ لَا قَالَ فَفَتَلَّهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهِ فَلَمَّا ذَهَبَ بِهِ كَوَلِي مِنْ عِنْدِهِ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ اتَّعَلُّوْا قَالَ لَا قَالَ اَتَاخُذُ الْيَتِيمَ قَالَ لَا قَالَ فَفَتَلَّهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ أَمَا إِنَّكَ إِنْ عَفَوْتَ عَنْهُ يَبُوءُ بِإِنِّمِهِ وَإِنَّمِ صَاحِبِكَ لَفُفَاعُهُ وَتَرَكَهُ لَأَنَا وَرَأَيْتَهُ يَجْرُ سَعْتَهُ۔

۴۷۳۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى ثَنَا جَامِعُ ابْنِ مَطَرٍ بِالْحَبَشِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ قَالَ يَحْيَى هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ۔

۴۷۳۳: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَهُوَ الْحَرَضِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ مَطَرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ رَجُلٌ فِي عُنُقِهِ سَعَةٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا وَآخِي تَمَانَا فِي جُبِّ يَحْفِرَانِيهَا فَرَفَعَ الْمِنْقَارَ فَضَرَبَ بِهِ رَأْسَ صَاحِبِهِ لَفَتَلَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْفُ عَنْهُ قَائِبِي وَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ هَذَا وَآخِي تَمَانَا فِي جُبِّ يَحْفِرَانِيهَا فَرَفَعَ الْمِنْقَارَ فَضَرَبَ بِهِ رَأْسَ صَاحِبِهِ لَفَتَلَهُ فَقَالَ اعْفُ عَنْهُ قَائِبِي ثُمَّ لَمَّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا وَآخِي تَمَانَا فِي جُبِّ يَحْفِرَانِيهَا فَرَفَعَ الْمِنْقَارَ أَرَاهُ قَالَ فَضَرَبَ رَأْسَ صَاحِبِهِ لَفَتَلَهُ فَقَالَ اعْفُ عَنْهُ قَائِبِي قَالَ اذْهَبْ إِنْ لَفَتَلَهُ كُنْتَ مِثْلَهُ فَخَرَجَ بِهِ حَتَّى جَاوَزَ لَمَّا دَبَّاهُ أَمَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَ فَقَالَ إِنْ لَفَتَلَهُ كُنْتُ

اس کو معاف کر دیتا ہوں پھر وہ قاتل اپنی رستی کھینچتا ہوا نکلا۔ یہاں تک وہ ہم لوگوں کی نگاہ سے غائب ہو گیا۔

۴۷۳۳: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ رسول کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اس دوران ایک شخص آیا۔ ایک دوسرے شخص کو کھینچتا ہوا رستی پکڑ کر انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اس نے میرے بھائی کو مار ڈالا ہے۔ اس پر رسول کریم ﷺ نے اس سے دریافت کیا کہ کیا تم نے اس کو قتل کیا ہے؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اگر یہ اقرار نہ کرتا تو میں گواہ لاتا۔ اس دوران اس نے کہا میں نے قتل کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کس طریقہ سے مارا اور قتل کیا ہے۔ اس نے کہا میں اور اس کا بھائی دونوں لکڑیاں اکٹھا کر رہے تھے ایک درخت کے نیچے اس دوران اس نے مجھ کو گالی دی مجھ کو غصہ آیا میں نے کلباڑی اس کے سر پر ماری (وہ مر گیا) اس پر رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے پاس مال ہے جو کہ تم اپنی جان کے عوض ادا کرے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میرے پاس تو کچھ نہیں ہے علاوہ اس کبل اور کلباڑی کے۔ آپ نے فرمایا: تو سمجھتا ہے کہ تمہاری قوم تجھ کو خرید کر لے گی (یعنی دیت ادا کرے) وہ کہنے لگا میں اپنی قوم کے نزدیک زیادہ ذلیل اور رسوا ہوں دولت سے (یعنی میری جان کی ان کو اس قدر پرواہ نہیں ہے کہ مال ادا کریں) یہ سن کر آپ نے رستی اس شخص کی جانب (یعنی وارث کی جانب پھینک دی) اور فرمایا: تم اس کو لے جاؤ یعنی جو تمہارا دل چاہے وہ کرو۔ جس وقت وہ شخص پشت کر کے روانہ ہوا آپ نے فرمایا: اگر تم اس کو قتل کر دو گے تو یہ بھی اسی جیسا ہوگا لوگ جا کر اس سے ملے اور کہا تیری خرابی ہو رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں اگر تم اس کو مارو گے تو تمہارا انجام اسی شخص جیسا ہوگا وہ شخص واپس خدمت نبوی ﷺ میں پھر حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ ﷺ لوگوں نے مجھ کو اس طریقہ سے کہا آپ فرماتے ہیں کہ اگر میں اس کو قتل کر دوں تو اسی جیسا ہوں گا اور میں تو آپ ہی کے حکم سے اس کو لے کر گیا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تم چاہتے ہو کہ وہ تمہارا اور

مِثْلَهُ قَالَ نَعِمِ اَنْفُ عَنْهُ لَخَرَجَ يَجْرُ نِسْعَةً حَتَّى خَفِيَ عَلَيْنَا۔

۴۷۳۳ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَسَّادٍ ذَكَرَ أَنَّ عَلْقَمَةَ ابْنَ وَائِلٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ اللَّهَ كَانَ قَاعِدًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ رَجُلٌ بِقَوْدٍ آخَرَ يَنْسَعِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَتَلَ هَذَا أَحْيَى فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْتَلْتَهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ لَمْ يَتَّعِزْ أَقَمْتُ عَلَيْهِ الْبَيْتَةَ قَالَ نَعَمْ قَتَلْتُهُ قَالَ كَيْفَ قَتَلْتَهُ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ نَحْتِطُبُ مِنْ شَجَرَةٍ فَسَبَّيْنَا فَاغْضَبَنِي فَضْرَبْتُ بِالْفَأْسِ عَلَى قَرْبِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ مَالٍ تُؤَدِّيهِ عَنْ نَفْسِكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَالِي إِلَّا فَأْسِي وَرِمْسَايُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرَى لَوْمَكَ يَشْعُرُ وَتَنْتَقِ قَالَ أَنَا أَهْوَنُ عَلَى قَوْمِي مِنْ ذَلِكَ لَرَمَى بِالنِسْعَةِ إِلَى الرَّجُلِ فَقَالَ دُونَكَ صَاحِبِكَ فَلَمَّا وَتَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ قَتْلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ قَادٌ رَحِمُوا الرَّجُلَ فَقَالُوا وَيْلَكَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ قَتْلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ فَرَجَعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدَّثْتُ أَنَّكَ قُلْتَ إِنَّ قَتْلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ وَهَلْ أَخَذْتُهُ إِلَّا بِأَمْرِكَ فَقَالَ مَا تُرِيدُ أَنْ يَبُوءَ بِأَمْرِكَ وَأَنْتُمْ صَاحِبِكُمْ قَالَ بَلَى قَالَ فَإِنَّ ذَلِكَ قَالَ ذَلِكَ كَذَلِكَ۔

تمہارے ساتھی گناہ جمع کر لے گا۔ اس نے کہا کس وجہ سے نہیں چاہتا۔ آپ نے فرمایا: یہی بات ہوگی۔ اس نے کہا پھر اسی طرح سے بیچ ہے (میں اس کو چھوڑتا ہوں)

۴۷۳۵: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۴۷۳۵: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ عَنْ سَمَاحِ بْنِ حَرْبٍ أَنَّ عَلْقَمَةَ بْنَ وَايِلٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ إِنِّي لَقَاعِدٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ بِقُوْدٍ آخَرَ نَحْوَهُ -

۴۷۳۶: حضرت علقمہ بن وائل سے روایت ہے کہ ان کے والد نے روایت کیا کہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر کیا گیا کہ جس نے ایک آدمی کو قتل کر دیا تھا۔ آپ نے اس مقتول کے ورثہ کو اس قاتل کو دے دیا۔ قتل کرنے کے لئے پھر آپ نے ورثاء کے ساتھیوں سے فرمایا کہ قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں جائیں گے (قاتل تو اپنے قتل کرنے کے گناہ کی وجہ سے اور اس کا مقتول اپنے گناہوں کی وجہ سے یا اس وجہ سے کہ وہ حضرت رسول کریم ﷺ کے ارشاد مبارک کے خلاف کرتا ہے اس لیے کہ آپ نے معاف فرمانے کے لیے حکم فرمایا تھا) چنانچہ ایک آدمی گیا اور اس نے وارث کو اطلاع دی جس وقت اس کو علم ہوا کہ آپ ایسا فرما رہے ہیں تو اس نے اس قاتل کو چھوڑ دیا۔ حضرت وائل نے بیان فرمایا کہ میں نے اس قاتل کو دیکھا کہ وہ اپنی رشتی کھینچ رہا تھا۔ جس وقت وارث نے اس کو چھوڑ دیا کہ وہ رخصت ہو جائے۔ اسماعیل نے نقل کیا کہ میں نے یہ روایت حبیب سے نقل کی انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے سعید بن اشوع نے نقل کیا کہ رسول کریم ﷺ نے معاف فرمانے کا حکم فرمایا تھا۔

۴۷۳۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي عَوَّانَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَايِلٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَى بِرَجُلٍ قَدْ قَتَلَ رَجُلًا فَدَلَعَهُ إِلَى وَلِيِّ الْمَقْتُولِ يَقْتُلُهُ لَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَجْلَسَا فِي الْقَابِلِ وَالْمَقْتُولِ فِي النَّارِ قَالَ فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ فَآخَبَرَهُ فَلَمَّا آخَبَرَهُ تَرَكَهُ قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَجْرُ بِسَمْعَتِهِ حِينَ تَرَكَهُ يَذْهَبُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِحَبِيبٍ لَقَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَشْوَعٍ قَالَ وَذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ الرَّجُلَ بِالْعَفْوِ -

۴۷۳۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی اپنے ایک رشتہ دار کے قاتل کو خدمت نبوی ﷺ میں لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو معاف کر دو۔ اس شخص نے انکار کر دیا آپ

۴۷۳۷: أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَوْذَبٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ النَّبَاتِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى بِقَاتِلِ وَلِيِّهِ

نے فرمایا: تم جاؤ اور اس کو قتل کرو اور اس صورت میں تم بھی اس شخص کی طرح ہو جاؤ گے۔ چنانچہ وہ شخص گیا ایک آدمی نے اس سے مل کر کہا حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم اس کو قتل کرو تم بھی اسی کی طرح ہو جاؤ گے (یعنی جیسا وہ شخص گناہگار ہے تم بھی ایسے ہی ہو جاؤ گے) یہ بات سن کر اس شخص نے اس قاتل کو چھوڑ دیا اور وہ شخص (یعنی قاتل) میرے سامنے سے گذرا اپنی رستی کھینچتے ہوئے۔

۴۷۳۸: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس شخص نے میرے بھائی کو قتل کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ تم اس کو قتل کرو جس طریقہ سے اس نے تمہارے بھائی کو قتل کر دیا۔ ایک آدمی نے کہا: تم خدا سے ڈرو اور تم اس کو معاف کر دو تم کو زیادہ ثواب ملے گا اور تمہارے واسطے بہتر ہوگا اور قیامت کے دن تمہارے بھائی کے لئے بھی بہتر ہوگا۔ یہ بات سن کر اس شخص نے اس قاتل کو چھوڑ دیا۔ پھر رسول کریم ﷺ کو اس کی اطلاع ہوئی آپ نے اس شخص سے دریافت فرمایا: اس نے قتل کیا جو کہ اس نے کہا تھا۔ آپ نے فرمایا: آزاد کر دینا یہ تمہارے واسطے بہتر ہوگا اس کام سے جو کہ وہ تمہارے ساتھ کرنے والا تھا قیامت کے دن۔ وہ شخص کہے گا کہ اے میرے پروردگار اس سے معلوم کر کہ اس شخص نے کس جرم کی وجہ سے مجھے قتل کر دیا تھا؟

باب: اس آیت کریمہ کی تفسیر اور اس حدیث میں

عکرمہ پر اختلاف

سے متعلق

۴۷۳۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (قبیلہ) قریظہ اور بنو نضیر ان دونوں میں قبیلہ بنو نضیر کا مقام زیادہ تھا۔ جس وقت کوئی آدمی قبیلہ قریظہ میں سے بنو نضیر کے کسی آدمی کو قتل کر دیتا تھا تو (قتل کرنے کی وجہ سے) وہ قتل کر دیا جاتا اور جس وقت قبیلہ بنو نضیر کا کوئی شخص قبیلہ قریظہ کے کسی شخص کو قتل کرتا تو ایک سو سو کھجور (بطور دیت) ادا کرنا

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْفُ عَنْهُ فَأَبَى فَقَالَ خِدَّيْبَةُ فَأَبَى قَالَ أَذْهَبَ لَأَقْتُلَهُ فَإِنَّكَ مِثْلُهُ لَفَدَمَتِ لِلْحِقِّ الرَّجُلُ فِقِيلٌ لَهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْتُلُهُ فَإِنَّكَ مِثْلُهُ فَخَلَّى سَبِيلَهُ لَمَرِيئِي الرَّجُلُ وَهُوَ يَجْرُ بِسَعْتِهِ

۴۷۳۸: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ خِدَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ بَشِيرِ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَتَلَ أَخِي قَالَ أَذْهَبَ لَأَقْتُلَهُ كَمَا قَتَلَ أَخَاكَ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ أَيُّ اللَّهِ وَاعْفُ عَنِّي فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِأَجْرِكَ وَخَيْرٌ لَكَ وَلَا يَحِبُّكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ فَأَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَأَلَهُ فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ لَهُ قَالَ فَأَعْتَقَهُ أَمَا إِنَّهُ كَانَ خَيْرًا مِمَّا هُوَ صَانِعٌ بِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ يَا رَبِّ سَلْ هَذَا بَيْنَهُمَا قَتَلَنِي

۲۱۶۰: بَابُ تَأْوِيلِ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِنْ

حَكَمْتَ فَأَحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ذِكْرُ

الِاخْتِلَافِ عَلَى عِكْرَمَةَ فِي ذَلِكَ

۴۷۳۹: أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ أَبَانَا عَلِيُّ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ يَمَّانَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ قَرْيِظَةٌ وَالنَّضِيرُ وَكَانَ النَّضِيرُ أَشْرَفَ مِنْ قَرْيِظَةَ وَكَانَ إِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِنْ قَرْيِظَةَ رَجُلًا

پڑتی۔ جس وقت رسول کریم ﷺ پیغمبر ہو گئے تو قبیلہ بنو نضیر کے ایک شخص نے قبیلہ قریظہ کے ایک شخص کو قتل کر دیا۔ اس پر قبیلہ قریظہ کے لوگوں نے کہا: اس قاتل کو ہمارے سپرد کر دو ہم اس کو قتل کریں گے۔ قبیلہ بنو نضیر نے کہا ہمارے اور تمہارے درمیان اس مسئلہ کے متعلق نبی کریم ﷺ فیصلہ فرمائیں گے۔ چنانچہ وہ لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: وَإِنْ حَكَمْتَ فَأَحْكُمُ بِبَيْنِهِمْ۔ اگر کفار کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف سے فیصلہ کرو۔ یعنی جان کے عوض جان لی جائے۔ اس کے بعد آیت نازل ہوئی: کیا تم دو درجاہلیت کے رواج پسند کرتے ہو؟

۴۷۳۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آیات کریمہ فَأَحْكُمُ بَيْنَهُمْ اور اَعْرَضْ عَنْهُمْ سے لے کر مُقْسِطِينَ تک قبیلہ بنی نضیر اور قریظہ کے متعلق نازل ہوئیں کیونکہ بنو نضیر کو برتری حاصل تھی جس وقت ان میں سے کوئی شخص قتل کر دیا جاتا تو پوری دیت لیتے اور اگر بنو قریظہ میں سے کوئی قتل کر دیا جاتا تو وہ لوگ آدمی دیت پاتے پھر ان لوگوں نے رجوع کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب۔ اس پر حق تعالیٰ شانہ نے یہ آیات کریمہ نازل فرمائیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو راہ راست پر لائے اور دیت برابر فرمادی۔

مِنَ النَّضِيرِ قُتِلَ بِهِ وَإِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِّنَ النَّضِيرِ رَجُلًا مِّنَ قُرَيْظَةَ آذَى مِائَةَ وَسْقٍ مِّنْ تَمْرٍ فَلَمَّا بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ رَجُلٌ مِّنَ النَّضِيرِ رَجُلًا مِّنَ قُرَيْظَةَ فَقَالُوا اذْقَعُوهُ إِلَيْنَا نَقْتُلْهُ فَقَالُوا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّوَهُ فَانزَلَتْ وَإِنْ حَكَمْتَ فَأَحْكُمُ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَالْقِسْطُ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ ثُمَّ نَزَلَتْ أَفْحَكُمُ الْجَاهِلِيَّةَ يَبْنُونَ۔

۴۷۳۰: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِيْرُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنِي دَاوُدُ ابْنُ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْآيَاتِ الَّتِي فِي الْمَالِدَةِ الَّتِي قَالَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَأَحْكُمُ بَيْنَهُمْ أَوْ اَعْرَضْ عَنْهُمْ إِلَى الْمُقْسِطِينَ إِنَّمَا نَزَلَتْ فِي الدِّيَةِ بَيْنَ النَّضِيرِ وَبَيْنَ قُرَيْظَةَ وَ ذَلِكَ أَنَّ قَتْلَى النَّضِيرِ كَانَ لَهُمْ شَرَفٌ يُؤَدُّونَ الدِّيَةَ كَامِلَةً وَأَنَّ بَنِي قُرَيْظَةَ كَانُوا يُؤَدُّونَ نِصْفَ الدِّيَةِ لَمَّا كَانُوا فِي ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ بَيْنَهُمْ لَمَّا جَعَلَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْحَقِّ فِي ذَلِكَ فَجَعَلَ الدِّيَةَ سَوَاءً۔

باب: آزاد اور غلام میں قصاص

سے متعلق

۴۷۳۱: حضرت قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور حضرت اشتر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے دریافت کیا کہ آپ کو رسول کریم ﷺ نے کوئی خاص بات ارشاد فرمائی ہے جو کہ دوسرے حضرات کو نہیں بتلائی۔ انہوں نے فرمایا: نہیں۔ مگر جو میری اس کتاب میں ہے پھر ایک کتاب نکالی اور

۲۱۶۱: بَابُ الْقَوْدِ بَيْنَ الْأَحْرَارِ وَالْمَمَالِكِ

فِي النَّفْسِ

۴۷۳۱: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ قَبِيْسٍ بْنِ عَبَادٍ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَالْأَسْتَرُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقُلْنَا هَلْ عَهْدُ إِلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ

اپنی تلوار کی نوک سے اس میں لکھا تھا کہ مسلمانوں کے خون برابر ہیں (اس میں کسی قسم کا کوئی فرق نہیں ہے شریف اور کم ذات کا نہ آزاد کا نہ غلام کا) اور وہ ایک ہاتھ کی طرح ہیں غیر اقوام کے حق میں (یعنی تمام کے تمام مسلمان غیر اقوام کے خلاف متفق ہیں جیسے کہ ایک ہاتھ کے اجزاء ایک دوسرے کے ساتھ متفق ہوتے ہیں) اور اس میں سے معمولی درجہ کا مسلمان بھی سب کی جانب سے ذمہ لے سکتا ہے (یعنی اگر ایک مسلمان بھی کسی مشرک و کافر کو پناہ دے تو گویا تمام مسلمانوں نے پناہ دے دی۔ اب اس پر دست درازی نہیں ہو سکتی) ہا خبر ہو جاؤ کہ جو مسلمان کافر کے بدلہ نہ مارا جائے (چاہے وہ کافر ذمی ہو یا حزل) اور نہ ذمی کو قتل کریں جس وقت تک وہ ذمی ہے اور جو شخص (دین میں) نئی بات پیدا کرے تو اس کا گناہ اور وبال اس شخص پر ہے جو کہ نئی بات پیدا کرے اور جو شخص نئی بات نکالنے والے کو جگہ دے اس پر اللہ عزوجل کی لعنت ہے اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی۔

۴۷۴۲: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

يُعْهَدُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً قَالٌ لَا إِلَّا مَا تَكَانَ فِي كِتَابِي هَذَا فَاخْرَجَ كِتَابًا مِّنْ قِرَابٍ سَفِيهِ فَإِذَا فِيهِ الْمُؤْمِنُونَ تَكَافَرُوا دِمَاؤُهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلَىٰ مِنْ سِوَاهُمْ وَيَسْطَىٰ بِدِمَتِهِمْ أَدْنَاهُمْ إِلَّا لَا تَقْتُلُ مُؤْمِنًا بِكَافِرٍ وَلَا ذُوَّ عَهْدٍ بِعَهْدِهِ مَنْ أَحَدَتْ حَدَّثًا لَعَلِّي نَفْسِهِ أَوْ أَوْىٰ مُجِدِّنًا لَعَلِّي لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ۔

۴۷۴۲: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُونَ تَكَافَرُوا دِمَاؤُهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلَىٰ مِنْ سِوَاهُمْ يَسْطَىٰ بِدِمَتِهِمْ أَدْنَاهُمْ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوَّ عَهْدٍ بِعَهْدِهِ۔

۴۱۶۳: بَابُ الْقَوَدِ مِنَ السَّوْدِ

لِلْمَوْلَىٰ

باب: اگر کوئی اپنے غلام کو قتل کر دے تو اس کے عوض قتل کیا

جائے

۴۷۴۳: حضرت سمرہ جیؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے تو ہم اس کو قتل کریں گے اور جو شخص کسی کی ناک کاٹے یا جسم کا اور کوئی حصہ تو ہم بھی جسم کا حصہ کاٹیں گے اور جو شخص اپنے غلام کو خنسی کرے تو ہم بھی اس کو خنسی کریں گے۔

۴۷۴۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِلَّانَ هُوَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلَنَاهُ وَمَنْ جَدَعَهُ جَدَعْنَاهُ وَمَنْ أَحْصَاهُ أَحْصَيْنَاهُ۔

۴۷۴۳: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے تو ہم اس کو قتل کریں گے اور جو شخص اپنے غلام کی ناک کاٹے یا جسم کا اور کوئی حصہ تو ہم بھی جسم کا حصہ کاٹیں گے۔

۴۷۴۵: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے تو ہم اس کو قتل کریں گے اور جو شخص اپنے غلام کی ناک کاٹے یا جسم کا اور کوئی حصہ تو ہم بھی جسم کا حصہ کاٹیں گے۔

باب: عورت کو عورت کے عوض قتل کرنا

۴۷۴۶: حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ان کو اس بات کی جستجو تھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلہ میں کیا فیصلہ فرمایا ہے تو حضرت حمل بن مالک کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا میں دو خواتین کی کوٹھڑیوں کے درمیان رہتا تھا ایک خاتون نے دوسری خاتون کو خیمہ کی لکڑی سے مار دیا اور وہ مر گئی اس کے پیٹ کا بچہ بھی مر گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کے عوض ایک غلام یا باندی دینے کا حکم فرمایا اور عورت کو عورت کے عوض قتل کرنے کا حکم فرمایا۔

باب: مرد کو عورت کے عوض قتل کرنے سے متعلق

۴۷۴۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی شخص نے ایک لڑکی کو اس کے زیور کے لیے قتل کر ڈالا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اس یہودی کو قتل کرنے کا لڑکی کے قصاص میں۔

۴۷۴۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ایک خاتون کا چاندی کا زیور لے لیا پھر اس خاتون کا دو پتھر سے سر توڑ ڈالا۔ لوگوں نے اس خاتون کو پایا جبکہ اس میں کچھ جان تھی۔ وہ اس عورت کو لیے لیے پھرے لوگوں کو بداتے ہوئے کہ کیا اس نے قتل کیا؟ کیا یہ ہے؟ آخر اس نے ایک کو دیکھ کر کہا: اس نے حملہ کیا ہے۔

۴۷۴۳: أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ.

۴۷۴۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ.

باب: قتل المرأة بالمرأة

۴۷۴۶: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُوسًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ نَشَدَ لِقَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ لِقَاءَ حَمَلُ بْنُ مَالِكٍ لَقَالَ كُنْتُ بَيْنَ حُجْرَتَيْ امْرَأَتَيْنِ فَضَرَبْتُ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِمِسْطَحٍ فَتَقَلَّتْهَا وَجَبِنَهَا فَقَضَى النَّبِيُّ ﷺ لِي جَبِينَهَا بِغُرَّةٍ وَأَنْ تُقْتَلَ بِهَا.

باب: القود من الرجل للمرأة

۴۷۴۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَاتَا عَبْدَةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلَى أَوْصَاحِ لَهَا فَأَقَادَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا.

۴۷۴۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ بَزِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ يَهُودِيًّا أَخَذَ أَوْصَاحًا مِنْ جَارِيَةٍ ثُمَّ رَضَعَ رَأْسَهَا بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَأَدْرَكَوَهَا وَبِهَا رَمَقٌ فَجَعَلُوا يَتِيمُونَ بِهَا النَّاسَ هَذَا هُوَ هَذَا

قَالَتْ نَعَمْ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرَضَ رَأْسَهُ بَيْنَ حَجْرَيْنِ -

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا: اس آدمی کا سر کچل دیا جائے دو پتھروں کے درمیان میں۔

۴۷۳۹: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْتُ جَارِيَةً عَلَيْهَا أَوْ ضَاغٌ لَأَخَذَهَا يَهُودِيٌّ فَرَضَ رَأْسَهَا وَأَخَذَ مَا عَلَيْهَا مِنَ الْحَلِيِّ فَأَذْرَكَتُ وَبِهَا رَمَقٌ فَأَتَيْتُ بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ فَتَلِكَ فَلَانَ قَالَتْ بِرَأْسِهَا لَا قَالَ فَلَانَ قَالَ خَتَى سَمَى الْيَهُودِيَّ قَالَتْ بِرَأْسِهَا نَعَمْ فَأَخَذَ فَأَعْتَرَفَ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ رَأْسَهُ بَيْنَ حَجْرَيْنِ -

۴۷۳۹: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک لڑکی چاندی کا زیور پہن کر نکلی اس کو ایک یہودی نے پکڑ لیا اور اس کا سر (پتھر سے) کچل دیا اور زیور اتار لیا۔ پھر لوگوں نے اس لڑکی کو دیکھا اس میں کچھ جان باقی رہ گئی تھی۔ چنانچہ اس کو لے کر رسول کریم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ نے اس سے دریافت کیا کہ تجھ کو کس نے مارا ہے؟ کیا فلاں شخص نے تجھ کو مارا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ پھر کہا: فلاں نے مارا ہے؟ اس نے کہا: نہیں خدا کی قسم یہاں تک کہ آپ نے اس (مجرم) کا (بھی) نام لیا یعنی یہودی کا نام لیا۔ اس وقت اس نے سر ہلا کر بتلایا کہ ہاں وہ یہودی پکڑا گیا اس نے اقرار کر لیا آپ نے حکم فرمایا تو اس کا سر کچلا گیا دو پتھروں کے درمیان۔

باب: کافر کے بدلے مسلمان نہ قتل

۲۱۶۵: بَابُ سَكْوِطِ الْقَوْدِ مِنَ الْمُسْلِمِ

کیا جائے

لِلْكَافِرِ

۴۷۵۰: أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا قتل کرنا جائز نہیں ہے لیکن تین صورت میں ایک تو یہ شخص (یعنی اس کا نکاح ہو گیا ہو) اور وہ شخص زنا کا مرتکب ہو دوسرے کسی مسلمان کو وہ قصداً قتل کرے تیسرے وہ شخص جو کہ اسلام سے منحرف ہو جائے پھر اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کرے وہ شخص قتل کر دیا جائے یا اس کو سولی دے دی جائے یا گرفتار کر لیا جائے۔

۴۷۵۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُقَيْعٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَا يَحِلُّ قَتْلُ مُسْلِمٍ إِلَّا لِمَنْ إِحْدَى ثَلَاثٍ يَخْصَالِ زَانٍ مُخْصَنٍ فَرُجِمَ وَ رَجُلٌ يَقْتُلُ مُسْلِمًا مُتَعَمِّدًا وَ رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ الْإِسْلَامِ فَيُحَارِبُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَ رَسُولَهُ فَيُقْتَلُ أَوْ يُصَلَّبُ أَوْ يُنْفَى مِنَ الْأَرْضِ -

۴۷۵۱: حضرت ابو حنیفہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول کریم ﷺ کی کوئی تمہارے پاس کیا دوسری کوئی اور بات ہے علاوہ قرآن کریم کے۔ انہوں نے کہا خدا کی قسم کہ جس نے کدوانے کو (درمیان سے) چیر کر جان کو پیدا کیا مگر یہ کہ اللہ عزوجل کسی اپنے بندہ کو سمجھ بوجھ عطا فرمائے اپنی کتاب (یعنی قرآن کریم

۴۷۵۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ يَقُولُ سَأَلْنَا عَلِيًّا فَقُلْنَا هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ سِوَى الْقُرْآنِ فَقَالَ لَا وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَ

کی) یا جو اس کا عقد میں ہے۔ میں نے عرض کیا: اس میں کیا ہے؟ انہوں نے کہا: اس میں احکام دیت موجود ہیں اور قیدی کو رہا کرانے کا بیان ہے اور اس بات کا تذکرہ ہے کہ مسلمان کو کافر و مشرک کے عوض قتل کیا جائے۔

۳۷۵۲: حضرت ابو حسان سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول کریم ﷺ نے مجھ کو اس طرح کی کوئی بات ارشاد نہیں فرمائی جو کہ لوگوں سے نہ کہی ہو لیکن جو میری تلوار کی نیام میں ایک کتاب ہے۔ لوگوں نے اس کا پیچھا نہیں چھوڑا یہاں تک کہ انہوں نے وہ کتاب نکالی اس میں تحریر تھا کہ مسلمانوں کے خون برابر ہیں اور پناہ دے سکتا ہے معمولی مسلمان اور وہ ایک ہاتھ کی طرح ہیں غیروں پر اور مؤمن کو کافر کے عوض قتل نہ کیا جائے اور نہ ہی ذمی جس وقت تک اپنے اقرار پر وہ باقی رہے۔

۳۷۵۳: حضرت مالک بن حارث اشتر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا لوگوں کے درمیان شہرت ہو گئی ہے کہ اگر رسول کریم ﷺ نے کوئی خاص چیز تم کو بتلائی ہو تو وہ بیان اور نقل کرو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول کریم ﷺ نے کوئی خاص بات مجھ کو نہیں بتلائی جو اور دوسرے لوگوں کو نہ بتلائی ہو لیکن میری تلوار کے غلاف میں ایک کتاب ہے اس کو دیکھا گیا تو اس میں لکھا تھا کہ مسلمانوں کے خون برابر ہیں اور معمولی مسلمان ذمہ داری لے سکتا ہے (کسی مشرک و کافر کی امان کی) اور مؤمن کافر کے عوض قتل نہیں کیا جائے گا نہ وہ کافر جس سے کہ اقرار ہوا جس وقت تک وہ اپنے اقرار پر قائم رہے۔

باب: ذمی کافر کے قتل سے متعلق

۳۷۵۴: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی کسی ذمی کو قتل کرے تو اللہ عز و جل اس پر جنت کو حرام فرمادے گا۔

بِرَا النَّسَمَةَ إِلَّا أَنْ يُعْطِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدًا لَهَا مَا فِي كِتَابِهِ أَوْ مَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ فِيهَا الْعَقْلُ وَلِكَائِكَ الْأَيْسِرُ وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ۔

۳۷۵۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانٍ قَالَ قَالَ عَلِيُّ مَا عَاهَدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَيْءٍ دُونَ النَّاسِ إِلَّا لِي صَحِيفَةٍ فِي قِرَابِ سَيْفِي فَلَمْ يَزَالُوا بِهِ حَتَّى أَخْرَجَ الصَّحِيفَةَ فَإِذَا فِيهَا الْمُؤْمِنُونَ تَكَافَأُوا دِمَائِهِمْ يَسْتَلِي بِلَيْمَتِهِمْ أَدْنَاهُمْ وَهُمْ يَدُّ عَلَى مَنْ يَرَاهُمْ لَا يَقْتُلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُو عَهْدٍ لِي عَهْدِي۔

۳۷۵۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ كَهْمَانَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانٍ الْأَعْرَجِ عَنِ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيِّ إِنَّ النَّاسَ لَمَّا تَفَشَّخَ بِهِمْ مَا يَسْمَعُونَ فَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاهَدَ إِلَيْكَ عَهْدًا فَحَدَّثْنَا بِهِ قَالَ مَا عَاهَدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَهْدًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ غَيْرَ أَنْ لِي قِرَابِ سَيْفِي صَحِيفَةٌ فَإِذَا فِيهَا الْمُؤْمِنُونَ تَكَافَأُوا دِمَائِهِمْ يَسْتَلِي بِلَيْمَتِهِمْ أَدْنَاهُمْ لَا يَقْتُلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُو عَهْدٍ لِي عَهْدِي مُخْتَصِرًا۔

۲۱۶۶: باب تعظيم قتل المعاهد

۳۷۵۴: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِيْنَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لِي غَيْرِ كُنْهِهِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ۔

۴۷۵۵: حضرت ابو بکر جیٹو سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی ذمی کو قتل کرے بغیر اس کے خون کے حلال ہونے کے تو حرام فرمادے گا اللہ عزوجل اس پر جنت اور اس کی خوشبو۔

۴۷۵۶: حضرت قاسم بن خمیرہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک صحابی جیٹو سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی کسی ذمی کو قتل کرے تو وہ شخص جنت کی خوشبو نہیں پائے گا حالانکہ اس کی خوشبو ستر سال تک کے فاصلہ سے محسوس ہوتی ہے۔

۴۷۵۷: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی ذمی کو قتل کرے تو وہ شخص جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا حالانکہ اس (جنت) کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے (بھی) محسوس ہو جاتی ہے۔

باب: غلاموں میں قصاص نہ ہونا جبکہ خون سے کم جرم کا

ارتکاب کریں

۴۷۵۸: حضرت عمران بن حصین جیٹو سے روایت ہے کہ مفلس لوگوں کا ایک غلام تھا اس نے مالداروں کے ایک غلام کا کان کاٹ دیا۔ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے ان کو کچھ نہیں دلویا (کیونکہ اس کا مالک مفلس تھا اور اگر وہ دولت مند ہوتا تو دیت ادا کرنا پڑتی)۔

باب: دانت میں قصاص سے متعلق

۴۷۵۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم

۴۷۵۵: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْأَعْرَجِ عَنِ الْأَشْعَثِ ابْنِ ثُرَمَلَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهِدَةً بِغَيْرِ جِلْهَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ أَنْ يَشُمَّ رِيحَهَا۔

۴۷۵۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَخْمَرَةَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَتَلَ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ الدِّمَةِ لَمْ يَجِدْ رِيحَ الْجَنَّةِ وَإِنْ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مِّسِيرَةِ سَبْعِينَ عَامًا۔

۴۷۵۷: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ دُحَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا هَرُونَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ مُعَاذِ بْنِ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا مِّنْ أَهْلِ الدِّمَةِ لَمْ يَجِدْ رِيحَ الْجَنَّةِ وَإِنْ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مِّسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا۔

۲۱۶۷: بَابُ سُقُوطِ الْقَوَدِ بَيْنَ الْمَمَالِكِ

فِيمَا دُونَ النَّفْسِ

۴۷۵۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ غَلَامًا لِأَنْاسٍ قَطَعَ أُذُنَ غُلَامٍ لِأَنْاسٍ أَخْبِيَاءَ فَاتُوا النَّبِيَّ ﷺ فَلَمْ يَجْعَلْ لَهُمْ شَيْئًا۔

۲۱۶۸: بَابُ الْقِصَاصِ فِي السِّنِّ

۴۷۵۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا أَبُو

صلی اللہ علیہ وسلم نے دانت میں قصاص کا حکم دیا اور فرمایا: کتاب اللہ قصاص کا حکم فرماتی ہے۔

۳۷۶۰: حضرت سرہ جیونہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے گا تو ہم اس کو قتل کریں گے اور جو شخص غلام کا کوئی عضو یعنی جسم کا کوئی حصہ کاٹے گا تو ہم بھی اس کے جسم کا (وہی) حصہ کاٹیں گے۔

۳۷۶۱: حضرت سرہ جیونہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے غلام کو خسی کرائے (یعنی اس کے خسیہ لکھوائے) تو ہم اس کو خسی کریں گے اور جو شخص ناک کاں یا کوئی عضو اپنے غلام کا کاٹے تو ہم بھی اس کا وہی عضو کاٹیں گے۔

۳۷۶۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ربیع جیونہ حضرت اُم حارثہ کی بہن نے ایک شخص کو زخمی کر دیا پھر اس مسئلہ کا رسول کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں مقدمہ پیش ہوا۔ آپ نے فرمایا اس کا انتقام لیا جائے گا یہ بات سن کر حضرت اُم ربیع جیونہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا اس سے انتقام لیا جائے گا خدا کی قسم اس سے تو بالکل کبھی انتقام نہیں لیا جائے گا۔ آپ نے فرمایا: سبحان اللہ اے اُم ربیع! کتاب اللہ اسی طرح حکم کرتی ہے بدلہ اور انتقام لینے کا اس نے کہا خدا کی قسم اس سے انتقام نہیں لیا جائے گا۔ وہ خاتون یہی بات کہتی رہیں یہاں تک کہ ان لوگوں نے دیت لینا منظور کر لیا اس پر آپ نے فرمایا: اللہ کے بعض بندے اس طرح کے ہیں کہ اگر وہ اللہ عزوجل کی قسم کھالیں تو اللہ عزوجل ان کو سچا کر دیتا ہے۔

باب: دانت کے قصاص سے متعلق

۳۷۶۳: حضرت حمید جیونہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان کی پھوپھی نے ایک لڑکی کا دانت توڑ دیا۔ رسول کریم ﷺ نے (اس مقدمہ میں) قصاص کا حکم فرمایا ان کے بھائی حضرت

حَالِدِ سُلَيْمَانَ بْنِ حَتَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَقَضَى بِالْقِصَاصِ فِي السِّنِّ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ۔

۳۷۶۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَلَعَ عِذَّةَ قَتْلَانِهِ وَمَنْ جَدَعَ عِبْدَهُ جَدَعْنَاهُ۔

۳۷۶۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ خَضَى عِبْدَهُ خَصَيْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عِبْدَهُ جَدَعْنَاهُ وَاللَّفْظُ لِابْنِ بَشَّارٍ۔

۳۷۶۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّتِ الرَّبِيعِ أُمَّ حَارِثَةَ جَرَعَتْ إِنْشَانًا فَأَخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِصَاصُ الْقِصَاصُ فَقَالَتْ أُمُّ الرَّبِيعِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْقُتْصُ مِنْ فُلَانَةٍ لَا وَاللَّهِ لَا يُقْتَصُّ مِنْهَا أَبَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللَّهِ يَا أُمَّ الرَّبِيعِ الْقِصَاصُ كِتَابُ اللَّهِ قَالَتْ لَا وَاللَّهِ لَا يُقْتَصُّ مِنْهَا أَبَدًا فَمَا زَالَتْ حَتَّى قَبِلُوا الْيَدِيَةَ قَالَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا يَرُءُ۔

۲۱۶۹: بَابُ الْقِصَاصِ مِنَ الشَّيْبَةِ

۳۷۶۳: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ وَاسْمَاعِيلُ ابْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَشْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ ذَكَرَ أَنَسُ عَمَّتَهُ عَمْرَتُ نَيْبَةَ جَارِيَةٍ لَقَضَى نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى

انس بن نضر رضی اللہ عنہ (یعنی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے چچا) نے کہا کہ فلاں خاتون (یعنی ان کی بہن) کا دانت نہیں توڑا جائے گا اس ذات کی قسم جس نے کہ آپ کو سچائی اور حق کے ساتھ بھیجا ہے اس کا دانت کبھی نہیں توڑا جائے گا۔ پہلے ان لوگوں نے اس لڑکی کے ورثاء سے کہہ رکھا تھا کہ تم لوگ اس کو معاف کر دو یا اس سے دیت وصول کرو جس وقت ان کے بھائی انس بن نضر نے (جو کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے چچا تھے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ احد میں شہید ہوئے) قسم کھائی کہ اس کے ورثاء معاف کرنے پر رضامند ہوئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بعض اللہ کے بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسہ پر قسم کھالیں تو اللہ عزوجل ان کو سچا کر دے۔

۴۷۶۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ربیع نے ایک لڑکی کا دانت توڑ دیا تو اس کے ورثاء نے معافی چاہی لیکن لڑکی کے ورثاء نے انکار فرما دیا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے قصاص لینے کا حکم فرما دیا۔ حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! کیا ربیع رضی اللہ عنہ کا دانت توڑا جائے گا اس ذات کی قسم کہ جس نے کہ آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا ہے اُن کا دانت کبھی نہیں توڑا جائے گا۔ آپ نے فرمایا: اے انس! کتاب اللہ اسی طرح حکم کرتی ہے انتقام لینے کا۔ پھر وہ لوگ رضامند ہو گئے انہوں نے معاف فرما دیا اس پر آپ نے فرمایا اللہ عزوجل کے بعض بندے ایسے ہیں کہ اگر اس کے بھروسہ پر قسم کھالیں تو اللہ عزوجل ان کو سچا کر دے۔

باب: کاٹ کھانے میں قصاص سے متعلق حضرت عمران

بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت میں اختلاف سے متعلق

۴۷۶۵: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے دانتوں سے دوسرے شخص کا ہاتھ پکڑا اس نے اپنا ہاتھ زور سے کھینچا اس کا ایک دانت ٹوٹ گیا یا اس کے کئی دانت ٹوٹ گئے اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی فریاد کی۔ آپ نے فرمایا: تو مجھ سے کیا کہتا ہے؟ کیا تو یہ کہتا ہے کہ میں اس کو حکم دوں کہ وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَخُوهَا أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ أَتُكْسَرُ نَيْبَةً فَلَانَةَ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ نَيْبَةً فَلَانَةَ قَالَ وَكَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ سَأَلُوا أَهْلَهَا الْعَفْوَ وَالْأَرْضَ فَلَمَّا حَلَفَ أَخُوهَا وَهُوَ عَمُّ أَنَسٍ وَهُوَ الشَّهِيدُ يَوْمَ أُحُدٍ رَضِيَ الْقَوْمُ بِالْعَفْوِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ-

۴۷۶۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ قَامٍ تَكْسَرَتِ الرَّبِيعُ نَيْبَةً جَارِيَةً فَطَلَبُوا إِلَيْهِمُ الْعَفْوَ فَأَبَوْا فَعَرَضَ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ فَأَبَوْا فَأَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالْقِصَاصِ قَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُكْسَرُ نَيْبَةُ الرَّبِيعِ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ قَالَ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ رَ عَفْوًا فَقَالَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ-

۲۱۷۰: باب القود من العضة وذكر اختلاف

الفاظ العاقليين لخبر عمران بن حصين

۴۷۶۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ أَبُو الْجَوْزَاءِ قَالَ أَبَانَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ مَيْرِينَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَاسْتَزَعَ يَدَهُ فَسَقَطَتْ نَيْبَتُهُ أَوْ قَالَ نَابَاهُ فَاسْتَعْدَى عَلَيْهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا

دے دے پھر اس کو تو دانت سے چبائے کہ جس طریقہ سے کہ جانور چباتا ہے اگر تو چاہے تو اس کو اپنا ہاتھ دے دے چبانے کے لئے پھر نکال لے اگر چاہے۔

۴۷۶۶: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے شخص کا بازو کاٹ لیا۔ اس نے ہاتھ کھینچ لیا اس کا دانت نکل گیا پھر یہ مقدمہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا آپ نے جس شخص کا دانت اُکڑ گیا تھا اس کو کچھ نہیں دلوایا اور فرمایا تم چاہتے ہو کہ تم اپنے بھائی کا گوشت چبا لو جس طریقہ سے کہ جانور چباتا ہے۔

۴۷۶۷: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت یعلیٰ کی ایک شخص سے لڑائی ہو گئی پھر ایک نے دوسرے کا ہاتھ کاٹ ڈالا اس نے اپنا ہاتھ اس کے منہ سے تھپتھپایا (اس وجہ سے) دوسرے کا دانت نکل گیا پھر دونوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے لڑتے ہوئے اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے میں سے ایک شخص اپنے بھائی کو جو نور کی طرح کا تھا ہے (پھر وہ شخص دیت مانگتا ہے) اس کو کبھی دیت نہیں ملے گی۔

۴۷۶۸: حضرت یعلیٰ اس شخص کے بارے میں کہتے ہیں جس نے کسی کو دانتوں سے کاٹ لیا تھا تو اس کی وجہ سے اس کے دانت ٹوٹ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ارشاد فرمایا: تم نے لئے کوئی دیت نہیں۔

۴۷۶۹: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کا ہاتھ چبا ڈالا جس کی وجہ سے اس کے دانت ٹوٹ گئے تو اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ قصہ بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے چبا کہ اپنے بھائی کے ہاتھ کو جانور کی طرح چبا دالے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دیت و باطل فرمادے۔

باب آیات آئین خود اپنے کو بیچنے اور اس میں دوسرے

تَأْمُرِي تَأْمُرِي أَنْ أَمْرَهُ أَنْ يَدْعَ يَدَهُ فِي لِيكَ تَقْصِمَهَا كَمَا يَقْضِمُ الْفَعْلُ إِنْ شِئْتَ فَادْفَعْ إِلَيْهِ يَدَكَ حَتَّى يَقْضِمَهَا ثُمَّ انْتَرِعْهَا إِنْ شِئْتَ۔

۴۷۶۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَصَرَ إِحْرًا عَلَى ذِرَاعِهِ فَاجْتَذَبَهَا فَانْتَرَعَتْ نَيْبَتَهُ فَرَفَعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَابْطَلَهَا وَقَالَ آرَدْتُ أَنْ تَقْضِمَ لِحْمَ أَحَبِّكَ كَمَا يَقْضِمُ الْفَعْلُ۔

۴۷۶۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ لَأَنْتَ يَعْلى رَجُلًا فَعَصَرَ أَحَدَهُمَا صَاحِبَةً فَانْتَرَعَ يَدَهُ مِنْ فِيهِ فَدَرَّتْ نَيْبَتُهُ فَاجْتَضَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَعْضُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعْضُ الْفَعْلُ لَا دِيَةَ لَهُ۔

۴۷۶۸: أَخْبَرَنَا سُؤدَةُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ يَعْلى قَالَ لِي الْيَدُ عَصَرَ فَدَرَّتْ نَيْبَتُهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا دِيَةَ لَكَ۔

۴۷۶۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْبَارِكِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنَا زُرَّارَةُ بْنُ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَصَرَ ذِرَاعَ رَجُلٍ فَانْتَرَعَتْ نَيْبَتَهُ فَانْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ آرَدْتُ أَنْ نَقْضِمَ ذِرَاعَ أَحَبِّكَ كَمَا يَقْضِمُ الْفَعْلُ فَابْطَلَهَا۔

۲۱۷۱: بَابُ الرَّجُلِ يَدْفَعُ عَنْ

نفسہ

۳۷۷۰ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ الْحَلِيلِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَبَّةَ أَنَّهُ قَاتَلَ رَجُلًا لَعَضَ أَحَدَهُمَا صَاحِبَةً فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيهِ لَقَعَ نَيْبَتَهُ فَرَفَعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَعْضُ أَحَدُكُمْ أَحَاهُ كَمَا يَعْضُ الْبُكَرُ فَاَبْطَلَهَا.

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیت نہ دلوانا:

شخص کا نقصان ہو تو بچانے والے پر ضمان نہیں ہے
۳۷۷۰: حضرت یعلیٰ بن امیہ حبیبی کی ایک آدمی سے لڑائی ہو گئی پھر ایک نے دوسرے شخص کے ہاتھ پر کاٹ لیا۔ اس نے اپنا ہاتھ منہ سے چھڑانا چاہا اسی (کشکش) میں دوسرے شخص کا دانت اکھڑ گیا۔ پھر یہ معاملہ خدمت نبوی میں پیش ہوا آپ نے فرمایا تمہارا منہ میں سے ایک اپنے بھائی کے کاٹتا ہے جو ان اونت کی طرح کاٹتا ہے اور اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت نہیں دلوائی۔

مذکورہ بالا حدیث میں دیت نہ دلوانے کی وجہ یہ ہے کیونکہ ہاتھ چھڑانے والے نے اپنا ہاتھ بچانا چاہا تو اس پر دانت ٹوٹنے کا تاوان نہ ہوگا۔

۳۷۷۱ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ بَنٍ عَقِيْبًا قَالَ حَدَّثَنَا جَدِّي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَبَّةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ قَاتَلَ رَجُلًا لَعَضَ يَدَهُ فَانْتَزَعَهَا فَأَلْفَى نَيْبَتَهُ فَاخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَعْضُ أَحَدُكُمْ أَحَاهُ كَمَا يَعْضُ الْبُكَرُ فَاَبْطَلَهَا أَيْ أَبْطَلَهَا.

۲۱۷۲: باب ذِكْرُ الْإِخْتِلَافِ عَلَى عَطَاءٍ فِي

هَذَا الْحَدِيثِ

۳۷۷۲ أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمِّهِ سَلَمَةَ وَيَعْلَى ابْنِ أُمَيَّةَ قَالََا خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي عَزْوَةِ بَنِي تَمِيمٍ لَنَا فِقَاتِلٌ رَجُلًا مِنَ الْمُسَيَّبِيِّنَ لَعَضَ الرَّجُلُ ذِرَاعَهُ فَجَدَّتْهَا مِنْ فِيهِ فَطَرَحَ نَيْبَتَهُ فَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۳۷۷۱: حضرت یعلیٰ بن منیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے قبیلہ بنی تمیم میں سے دوسرے سے لڑائی کی آخر تک سابقہ روایت کے مطابق ہے۔

باب: زیر نظر حدیث میں حضرت عطاء پر راویوں کا

اختلاف

۳۷۷۲: حضرت سلمیٰ حبیبی اور حضرت یعلیٰ بن منیہ حبیبی سے روایت ہے کہ ہم دونوں عزوۃ بنو تميم میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے میں نے وہاں پر ایک ملازم رکھا اس کی ایک آدمی سے لڑائی ہو گئی اور اس نے اس کا ہاتھ کاٹ ڈالا اور اس کا دانت نکل گیا۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وہ شخص حاضر ہوا اور آپ سے عرض کیا آپ نے اس کو باطل فرمادیا۔

وَسَلَّمَ يَلْتَمِسُ الْعَقْلَ فَقَالَ يَنْطَلِقُ أَحَدُكُمْ إِلَى
أَخِيهِ فَيَعْتِضُهُ كَعَضِيبِ الْفَحْلِ ثُمَّ يَأْتِي يَطْلُبُ
الْعَقْلَ لَا عَقْلَ لَهَا فَايْبُطَلْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۳۷۷۳: حضرت یحییٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے
دوسرے کا ہاتھ کاٹ لیا اس کا دانت نکل گیا پھر وہ ایک روز خدمت
نبوی میں حاضر ہوا آپ نے اس کو لغو فرما دیا (یعنی دیت نہیں دلوائی)۔

۳۷۷۳: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنُ
عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ
صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ
فَانْتَزَعَتْ نَيْبَتَهُ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَهْدَرَهَا۔

۳۷۷۴: حضرت یحییٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو
ملازم رکھا اس کی دوسرے شخص سے لڑائی ہوئی اور اس کا ہاتھ دانت
سے کاٹ لیا اس کا دانت نکل گیا پھر وہ شخص فریاد لے کر خدمت نبوی
میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: کیا وہ اپنا ہاتھ چھوڑ دیتا کہ ٹو جانور کی
طرح سے اس کو چبا ڈالتا۔

۳۷۷۴: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ مَرَّةً أُخْرَى عَنْ سُفْيَانَ
عَنْ عَمْرِو عَنْ عَطَاءٍ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ يَعْلَى
وَأَبْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ
يَعْلَى أَنَّهُ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا لِقَاتِلِ رَجُلًا لَعَضَّ يَدَهُ
فَانْتَزَعَتْ نَيْبَتَهُ فَحَاصِمَةً إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبَدُهَا بِقَضِيمِ الْفَحْلِ۔

۳۷۷۵: حضرت یحییٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جہاد
کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک میں وہاں پر میں نے ایک
ملازم رکھا اس کی ایک آدمی سے لڑائی ہو گئی۔ جس نے اس کا ہاتھ
کاٹ ڈالا اور اس کا دانت نکل گیا اس پر وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کیا۔ آپ نے اس کو لغو
فرما دیا۔

۳۷۷۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا
سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ
يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عَزَّوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَاسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا
لِقَاتِلِ أَجِيرِي رَجُلًا لَعَضَّ الْآخِرُ لَسَقَطَتْ نَيْبَتُهُ
فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَأَهْدَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ

۳۷۷۶: حضرت یحییٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جیش العسرت میں جہاد کیا اور یہ کام میرے
واسطے سب سے زیادہ سخت تھا میرا ایک ملازم تھا اس کی ایک شخص سے
لڑائی ہو گئی اس نے دوسرے کی انگلی کاٹی دوسرے نے اپنی انگلی کھینچی تو
اس کا دانت نکل کر گیا وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا
آپ نے اس کا دانت لغو فرما دیا اور فرمایا: کیا وہ اپنی انگلی تمہارے منہ
میں رہنے دیتا اور تم اس کو چبا لیتے۔

۳۷۷۶: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ
عَلِيَّةٍ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ
صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قَالَ عَزَّوْتُ مَعَ رَسُولِ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ وَكَانَ
أَوْثَقَ عَمَلِي لِي فِي نَفْسِي وَكَانَ لِي أَجِيرٌ لِقَاتِلِ
إِنْسَانًا لَعَضَّ أَحَدَهُمَا إِصْبَعًا صَاحِبِهِ فَاَنْتَزَعَ
إِصْبَعَهُ فَاَنْتَزَعَ نَيْبَتَهُ لَسَقَطَتْ فَاَنْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَ نَيْبَتَهُ وَقَالَ أَلَيْدُعُ

يَذُهُ فِي فَيْكٍ تَقْضُمَهَا۔

جیش العسرت کیا ہے؟

جیش العسرت یہ دراصل تاریخ اسلام کے مشہور جہاد غزوہ تبوک کا نام ہے۔ غزوہ تبوک میں اہل اسلام کو بہت زیادہ دشواریوں کا سامنا تھا سخت گرمی تھی سواری اور کھانے تک کا انتظام نہیں تھا۔ غیر معمولی شدت تھی اس وجہ سے اس کو جیش العسرت یعنی جنگی والے لشکر کا نام دیا گیا اور حدیث شریف کے جملے: ((وَكَانَ أَوْثَقَ عَمَلٍ)) مطلب یہ ہے کہ میرے دل میں یہ کام سب سے زیادہ بڑا کام اور عظیم کام تھا۔

۳۷۷۷: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ فِي حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ بَعْلَى عَنْ أَبِيهِ بِمِثْلِ الَّذِي عَصَى فَتَدْرَتْ نَيْبَتُهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا دِيَةَ لَكَ۔

۳۷۷۷: یہ روایت بھی اسی طرح ہے اور اس روایت میں اس طریقہ سے مذکور ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (اس آدمی سے کہ جس کا دانت ٹوٹ گیا تھا) تجھ کو دیت نہیں ملے گی۔

۳۷۷۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا مُعَاذُ ابْنِ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بَدِيلِ ابْنِ مَسْرُورَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ بَعْلَى بْنِ مُنِيَّةَ أَنَّ أَجِيرًا لِيَعْلَى بْنِ مُنِيَّةَ عَصَى آخَرَ دِرَاعَهُ فَانْتَرَعَهَا مِنْ فِيهِ لَرَفَعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ سَقَطَتْ نَيْبَتُهُ فَابْطَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ أَبَدَعَهَا فِي فَيْكٍ تَقْضُمَهَا كَقَضِيَةِ الْفَحْلِ۔

۳۷۷۸: حضرت صفوان بن بعلی بن منیہ سے روایت کرتے ہیں حضرت بعلی بن امیہ کے ایک ملازم نے دوسرے کا ہاتھ کاٹ لیا اور اس نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا پھر یہ مقدمہ خدمت نبوی ﷺ میں پیش ہوا اس لیے کہ کانٹے والے شخص کا دانت گر گیا تھا آپ نے اس کو لغو اور باطل کر دیا اور فرمایا کیا تمہارے منہ میں چھوڑ دیتا اور تم اس کو جانور کی طرح سے چبا ڈالتے۔

۳۷۷۹: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَابِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّارٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ بَعْلَى أَنَّ أَبَاهُ عَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَاسْتَأْجَرَ أَجِيرًا لَقَاتَلَ رَجُلًا لَعَضَّ الرَّجُلُ دِرَاعَهُ فَلَمَّا أَوْجَعَهُ تَرَهَا فَانْتَرَعَهَا مِنْ فِيهِ لَرَفَعَ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَعْمَدُ أَحَدُكُمْ لِيَعَضَّ أَخَاهُ كَمَا يَعْضُّ الْفَحْلُ فَابْطَلْ نَيْبَتَهُ۔

۳۷۷۹: حضرت صفوان بن بعلی سے روایت ہے کہ ان کے والد نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک میں جہاد کیا اور ایک ملازم رکھا اس کی ایک آدمی سے لڑائی ہو گئی اور اس نے اس کا ہاتھ کاٹ لیا اس کے ہاتھ میں درد ہوا تو اس نے اپنا ہاتھ کھینچا جس سے دانت ٹوٹ گیا۔ پھر یہ معاملہ خدمت نبوی میں پیش ہوا آپ نے فرمایا تمہارے میں سے ایک شخص اپنے بھائی کو کاٹتا ہے جانور کی طرح۔ پھر آپ نے اس کا دانت لغو کر دیا (یعنی دانت کی دیت نہیں دلائی)۔

۲۱۷۳: باب الْقَوْدِ فِي الطَّعْنَةِ

۳۷۸۰: أَحْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَحْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْخَيْرِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَفْسِمُ شَيْئًا أَقْبَلَ رَجُلٌ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ لَطْفَةً رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْزُجُونَ كَأَن مَعَهُ فَخْرَجَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَعَالَ فَاسْتَقِدْ قَالَ بَلْ قَدْ عَفَوْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

۳۷۸۱: أَحْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الرَّبَاطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ أَنبَأَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يُحْيَى يُحَدِّثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْسِمُ شَيْئًا إِذْ أَكَبَّ عَلَيْهِ رَجُلٌ لَطْفَةً رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْزُجُونَ كَأَن مَعَهُ لَضَاحَ الرَّجُلِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَعَالَ فَاسْتَقِدْ قَالَ بَلْ عَفَوْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

۲۱۷۴: بَابُ الْقَوْدِ مِنَ اللَّطْمَةِ

۳۷۸۲: أَحْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ أَنبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو عَتَّابٍ أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ فِي أَبِي كَانَ لَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَطَمَهُ الْعَتَّابُ فَجَاءَ قَوْمُهُ فَقَالُوا لِيَلْطَمْتَهُ كَمَا لَطَمَهُ فَلَبَسُوا السِّلَاحَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَعِدَ الْمُنْبَرِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ أَيُّ أَهْلِ الْأَرْضِ تَعْلَمُونَ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالُوا أَنْتَ فَقَالَ إِنَّ الْعَتَّابَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ لَا تَسْبُرُوا مَوْتَنَا قَوْدُوا أَحِبَّاءَ نَا فَجَاءَ الْقَوْمُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَعُوذُ

باب: کچھ کالگانے میں قصاص

۳۷۸۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ تقسیم فرما رہے تھے کہ ایک آدمی آپ پر جھٹ گیا۔ آپ نے لکڑی سے جو آپ کے ہاتھ میں تھی پتو پتو کیا (یعنی لکڑی سے بلکی سی ضرب لگائی)۔ (پھر) آپ نے فرمایا: "جاؤ! مجھ سے انتقام لے لو۔ اس نے کہا: نہیں! میں نے معاف کیا یا رسول اللہ! (سورۃ بقرہ)"

۳۷۸۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ تقسیم فرما رہے تھے کہ اس دوران ایک آدمی آپ پر جھٹ گیا آپ نے لکڑی سے جو اس کے ہاتھ میں تھی اس کو کچھ کال دیا وہ شخص لگا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جاؤ! تم مجھ سے انتقام لے لو۔ اس نے عرض کیا: نہیں! میں نے تو معاف کر دیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم"

باب: طمانچہ مارنے کا انتقام

۳۷۸۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے اس کے دو درجاہلیت کے کسی باپ دادا کو برا کہہ دیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ برا لگا اور انہوں نے اس شخص کے طمانچہ مار دیا اس شخص کی برادری آگئی اور کہنے لگی کہ وہ ابن عباس کے طمانچہ مارنے کی جس طریقہ سے کہ انہوں نے طمانچہ مارا اور ہتھیار نکال لیے۔ نبی کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی آپ منبر پر چڑھے اور فرمایا: "لوگو! تم واقف ہو کہ زمین پر رہنے والوں میں سے اللہ عزوجل کے نزدیک کس کی عزت زیادہ ہے؟ لوگوں نے کہا: آپ کی۔ آپ نے فرمایا: ابن عباس میرے ہیں اور میں ان کا ہوں۔ ہمارے مرے ہوئے باپ دادا کو برا نہ کہو تاکہ ہمارے زندہ لوگوں کو اس بات کا صدمہ نہ ہو۔ یہ بات سن کر وہ قوم آگئی اور کہنے لگی: یا

بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِكَ اسْتَغْفِرُكَ۔

رسول اللہ! ہم لوگ اللہ عزوجل کی پناہ مانگتے ہیں اللہ کے غصہ سے ڈر کر
فرمائیں ہمارے واسطے بخشش کی۔

۲۱۷۵: بَابُ الْقَوْدِ مِنَ الْجَبْدَةِ

باب: پکڑ کر کھینچنے کا قصاص

۴۷۸۳. أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَعْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا نَقْعُدُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَإِذَا قَامَ قُمْنَا مَعَهُ حَتَّى لَمَّا بَلَغَ وَسَطَ الْمَسْجِدِ أَذْرَكُهُ رَجُلٌ فَجَبَدَ بِرِذَائِهِ مِنْ رِذَائِهِ وَكَانَ رِدَاوَةً خَشِينًا فَحَمَّرَ رَقَبَتَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَحْمِلْ لِي عَلَى بَعِيرِي هَذَيْنِ فَإِنَّكَ لَا تَحْمِلُ مِنْ مَالِكَ وَلَا مِنْ مَالِ أَبِيكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَاسْتَغْفِرُ اللَّهَ لَا أَحْمِلُ لَكَ حَتَّى تُقِيدَنِي بِمَا جَبَدْتَ بِرِجْلِي فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ لَا وَاللَّهِ لَا أَفِيدُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذَلِكَ يَقُولُ لَا وَاللَّهِ لَا أَفِيدُكَ فَلَمَّا سَمِعْنَا قَوْلَ الْأَعْرَابِيِّ أَقْبَلْنَا إِلَيْهِ سِرَاعًا فَانْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَزَمْتُ عَلَى مَنْ سَمِعَ كَلَامِي أَنْ لَا يَبْرَحَ مَقَامَهُ حَتَّى أَذِنَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَرْجُوا مِنَ الْقَوْدِ يَا فَلَانُ أَحْمِلْ لَهُ عَلَى بَعِيرٍ شَعِيرًا وَعَلَى بَعِيرٍ نَمْرًا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انصِرُوا۔

۴۷۸۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے جس وقت آپ کھڑے ہوئے تو آپ کے ساتھ ہم بھی کھڑے ہوئے۔ چنانچہ ایک روز آپ کھڑے ہوئے تو ہم بھی کھڑے ہوئے جس وقت مسجد کے درمیان میں پہنچے تو ایک آدمی آپ کے پاس حاضر ہوا اور اس نے پیچھے کی طرف سے آپ کی چادر کھینچ لی۔ وہ چادر سخت تھی اس کھینچنے کی وجہ سے آپ کی گردن (مبارک) سرخ ہو گئی اس شخص نے کہا اے محمد! میرے ان دونوں اونٹ کو نلہ دے دیں کیونکہ آپ اپنے مال میں سے نہیں دیتے اور نہ ہی اپنے والد کے مال میں سے دیتے ہیں۔ یہ بات سن کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں استغفار کرتا ہوں اللہ عزوجل سے کبھی میں تجھ کو نہیں دوں گا جس وقت تک کہ تو اس مرد کو اس کے کھینچنے کا انتقام نہ دے۔ اس دیہاتی نے کہا قسم خدا کی میں کبھی اس کا انتقام نہیں دوں گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہی جملہ ارشاد فرمائے اور وہ دیہاتی شخص یہی بات کہتا رہا کہ میں کبھی اس کا انتقام نہیں دوں گا۔ جس وقت ہم نے دیہاتی شخص کی یہ بات سنی تو ہم لوگ دوڑ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا میں اس کو قسم دیتا ہوں جو میری بات سے کوئی شخص اپنی جگہ سے نہ رخصت ہو جس وقت تک کہ میں اجازت نہ دے دوں پھر رسول کریم نے ایک آدمی سے فرمایا کہ تم اس شخص کے ایک اونٹ پر چالو اور ایک اونٹ کے اوپر کھجور لا دو۔ پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا اب روانہ ہو پنا۔

۲۱۷۶: بَابُ الْقِصَاصِ مِنَ السَّلَاطِينِ

باب: یاد شاہوں سے قصاص لینا

۴۷۸۴. أَخْبَرَنَا مَوْلَى نُنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَعُودٍ سَعِيدُ بْنُ أَيَّاسٍ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي

۴۷۸۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنی ذات (مبارک) سے انتقام دلاتے تھے۔

فِرَاسٍ أَنَّ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُصُّ
مِنْ نَفْسِهِ۔

۳۱۷۷: بَابُ السُّلْطَانِ يُصَابُ

باب: بادشاہ کے کام میں کسی قسم کی آفت یا مصیبت آ

جائے؟

عَلَى يَدِهِ

۳۷۸۵: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ابو جہم بن حذیفہ کو صدقہ وصول کرنے کے لئے بھیجا۔ ایک شخص نے ان سے لڑائی کی صدقہ دینے میں۔ حضرت ابو جہم رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو مارا وہ شخص (کہ جس کو ابو جہم رضی اللہ عنہ نے مارا تھا) خدمت نبوی ﷺ میں آیا اور اس کے متعلقین بھی آئے اور انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کا قصاص دے دیں۔ آپ نے فرمایا: تم اس قدر اس قدر دولت لے لو لیکن وہ لوگ اس بات پر رضامند نہیں ہوئے۔ آپ نے فرمایا: اچھا اب تم اس قدر لے لو۔ جب وہ لوگ رضامند ہوئے۔ نبی نے ارشاد فرمایا: میں خطبہ دوں گا لوگوں کے سامنے اور میں ان کو تمہارے رضامند ہونے کی اطلاع دوں گا۔ انہوں نے عرض کیا: اچھا! جس وقت آپ نے خطبہ دیا تو فرمایا: یہ لوگ میرے پاس قصاص مانگنے آئے میں نے ان لوگوں سے اس قدر مال دینے کے لئے کہا وہ رضامند ہو گئے اس پر ان لوگوں نے کہا ہم لوگ رضامند نہیں ہوئے چنانچہ مہاجرین نے ان کو سزا دینے کا ارادہ کیا۔ آپ نے فرمایا: تم لوگ ٹھہر جاؤ وہ ٹھہر گئے پھر آپ نے ان لوگوں کو بلایا اور فرمایا: تم رضامند نہیں ہوئے؟ ان لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! راضی ہو گئے تھے۔ آپ نے فرمایا: میں خطبہ دیتا ہوں اور تم لوگوں کی خوشنودی کی اطلاع دیتا ہوں انہوں نے کہا۔ اچھا پھر آپ نے خطبہ پڑھا اور ان سے دریافت کیا تم رضامند ہو گئے انہوں نے کہا: جی ہاں۔

باب: تلوار کے علاوہ دوسری چیز سے قصاص لینے کے

بارے میں

حَدِيثًا

۳۷۸۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ایک

۳۷۸۶: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا

۳۷۸۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَالِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَاهُمْ بَنَ حَذِيفَةَ مُصَدِّقًا فَلَلَّاحَهُ وَجَلَّ فِيهِ صَدَقَتِهِ فَضَرَبَهُ أَبُو جَهْمٍ فَاتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَكُمْ كَذَا وَ كَذَا فَلَمْ يَرْضُوا بِهِ فَقَالَ لَكُمْ كَذَا وَ كَذَا فَرْضُوا بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي نَحَابُطُ عَلَى النَّاسِ وَ مُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ قَالُوا نَعَمْ فَخَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ هَؤُلَاءِ اتَّوْبُوا يُرِيدُونَ الْقَوَدَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِمْ كَذَا وَ كَذَا فَرْضُوا قَالُوا لَا لَهُمُ الْمُهَاجِرُونَ بِهِمْ فَاتَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْفُورُوا فَكَفَرُوا ثُمَّ دَعَاهُمْ قَالَ أَرْضَيْتُمْ قَالُوا نَعَمْ قَالَ لَأِنِّي نَحَابُطُ عَلَى النَّاسِ وَ مُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ قَالُوا نَعَمْ فَخَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ أَرْضَيْتُمْ قَالُوا نَعَمْ۔

۳۱۷۸: بَابُ الْقَوَدِ بِغَيْرِ

لڑکی کو دیکھا وہ کنگن پہنے ہوئے ہے اس نے اس لڑکی کو پتھر سے مار ڈالا۔ (اور مرنے والی لڑکی کے کنگن اتار لیے) پھر لوگ اس لڑکی کو خدمت نبوی ﷺ میں لے کر حاضر ہوئے اور اس میں معمولی سی جان بانی تھی۔ آپ نے اس سے دریافت فرمایا کہ تجھ کو فلاں نے مارا ہے؟ اس نے اشارہ سے عرض کیا: نہیں! پھر آپ نے دوسرے کا نام لیا پھر اس نے اشارہ سے کہا: نہیں پھر آپ نے اس (مذکورہ) یہودی شخص کا نام لیا تو اس نے اشارہ سے کہا: جی ہاں۔ رسول کریم ﷺ نے اس یہودی شخص کو بلوایا اور حکم فرمایا تو وہ قتل کیا گیا دو پتھروں سے۔

۴۷۸۷: حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم نے غم کی قوم کی جانب چھوٹا لشکر بھیجا وہ لوگ کفار کے ملک میں ٹھہرے انہوں نے (دشمنوں سے) پناہ لی اور سجدہ کر کے (یعنی ان لوگوں نے خود کو کافر ظاہر کرنے کے لئے سجدے کیے تاکہ وہ لوگ ان کو بھی کافر سمجھیں) پس کفار نے ان کو قتل کر دیا آپ نے حکم فرمایا ان کفار کو آدھی دیت دی جائے اسلئے کہ مسلمانوں کا بھی قصور تھا کہ وہ کس وجہ سے کفار کے ملک میں ٹھہرے پھر آپ نے فرمایا: اگر مسلمان مشرک کے ساتھ ہو تو میں اس مسلمان کا جوابدہ نہیں ہوں پھر نبی نے فرمایا: دیکھو مسلمان اور کافر اس قدر زور ہیں کہ ایک دوسرے کی آگ دکھائی نہ دے۔

باب: آیت کریمہ: فَمَنْ عَفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ

بِالْمَعْرُوفِ وَادَاءُ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ

کی تفسیر

۴۷۸۸: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قوم بنی اسرائیل میں قصاص کا حکم تھا لیکن دیت دینے کا حکم نہیں تھا تب اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ لِيَعْلَمَ الَّذِينَ لَمْ يُعْلَمُوا أَنَّهُمْ لَمْ يُحْرَمُوا وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (یعنی لازم کر دیا گیا تم پر ان لوگوں کا بدلہ جو کہ مارے جائیں آزاد شخص آزاد کے عوض اور غلام غلام کے عوض اور عورت عورت کے عوض پھر جس کو معاف ہو گیا اس کے بھائی کی جانب سے چھ تو

خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ أَنَّ يَهُودِيًّا رَأَى عَلَى جَارِيَةٍ أَوْضَاعًا فَقَتَلَهَا بِحَجَرٍ فَأَتَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقٌ فَقَالَ أَقْتَلِكِ فَلَانٌ فَأَشَارَ شُعْبَةُ بِرَأْسِهِ بِحِكْمِهَا أَنْ لَا فَقَالَ أَقْتَلِكِ فَلَانٌ فَأَشَارَ شُعْبَةُ بِرَأْسِهِ بِحِكْمِهَا أَنْ لَا قَالَ أَقْتَلِكِ فَلَانٌ فَأَشَارَ شُعْبَةُ بِرَأْسِهِ بِحِكْمِهَا أَنْ تَعَمَّ فَدَعَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلَهُ بَيْنَ حَجْرَيْنِ۔

۴۷۸۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنْ إسمَاعِيلَ عَنْ قَيْسِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَرِيَّةَ إِلَى قَوْمٍ مِنْ غَنَمٍ فَاسْتَعْصَمُوا بِالسُّجُودِ لِقَتْلِهَا فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ مَعَ مُشْرِكٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آلا تَرَوْنَ نَارَ آهَمَا۔

۴۷۸۹: بَابُ تَأْوِيلِ قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ فَمَنْ عَفِيَ

لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَادَاءُ

إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ

۴۷۸۸: أَخْبَرَنَا الْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ الْقِصَاصُ وَلَمْ تَكُنْ فِيهِمُ الدِّيَةُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ الْحُرِّ بِالْحُرِّ وَالْحُرُّ بِالْعَبْدِ وَالْأَنْثَى بِالْأُنْثَى إِلَى قَوْلِهِ فَمَنْ عَفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ

سَيِّئَةٌ فَبَسَّحَ بِالسُّعْرُوفِ وَ آدَاءُ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ
فَلَعَقَبُوا أَنْ تَقَالِ الدِّنَةَ فِي الْعَقْدِ وَاتَّاعَ بِمَعْرُوفٍ
يَقُولُ بَسَّحَ هَذَا بِالسُّعْرُوفِ وَ آدَاءُ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ وَ
يُؤَدِّي هَذَا بِإِحْسَانٍ ذَلِكَ تَحْفِيفٌ مِّن رَّبِّكَ وَ
إِحْسَانٌ مِّمَّا كُتِبَ عَلَيَّ مَن كَانَ فَلَكُمْ أَنَّمَا هُوَ
لِنَفْسِكُمْ لَيْسَ بِالدِّنَارِ

۳۸۹- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ
حَدَّثَنَا عَيْبُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَمْرِو
عَنِ مُجَاهِدٍ قَالَ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ
الْحَرْبِ بِالْحَرْبِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ إِسْرَائِيلَ عَلَيْهِمُ الْقِصَاصُ
وَلَيْسَ عَلَيْهِمُ الدِّيَّةُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمُ الدِّيَّةَ
فَحَقَّقْنَا عَلَى هِدْيَةِ الْإِمَّةِ تَحْفِيفًا عَلَيَّ مَا كَانَ عَلَيَّ نَبِيُّ
إِسْرَائِيلَ-

۳۸۰ بَابُ الْأَمْرِ بِالْعَفْوِ عَنِ الْقِصَاصِ

۳۹۰- أَخْبَرَنَا اسْحَابُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنبَأَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ بَكْرِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ السُّرَيْبِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ
أَبِي قَالَ نَبِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي قِصَاصٍ قَتَرْتُمْ فِيهِ - نَعْبِي -

۳۹۱- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ تَشَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ وَ يَهْدِيْبُنْ أَسَدٌ وَ عَفَّانُ ابْنُ
مُسْلِمٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَكْرٍ الْمُرِّيُّ قَالَ
حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَبِي
بْنِ مَالِبٍ قَالَ مَا أَبِي نَسِي فِي شَيْءٍ فِيهِ قِصَاصٌ
إِلَّا كَرِهْتُمْ بِالْعَفْوِ -

۳۸۱ بَابُ هَلْ يُؤْخَذُ مِنْ قَاتِلِ الْعَمْدِ

ایک معاف کرنے والے دستور پر چلے اور جس کو معاف ہوا تو وہ
اچھی طرح سے دیت ادا کرے اور قاتل دیت اچھی طرح ادا
کرے یہ تخفیف ہے تمہارے پروردگار کی جانب سے اور رحمت
ہے کیونکہ تم سے پہلے جو لوگ تھے ان میں بدلہ ہی کا حکم تھا دیت کا
حکم نہیں تھا۔

۳۸۹: حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل نے جو یہ فرمایا
ہے کہ تم پر فرض قرار دیا گیا انتقام ان لوگوں کا جو کہ مارے گئے آخر
تک اور بنی اسرائیل میں قصاص تو تھا لیکن دیت نہیں تھی اللہ عزوجل
نے دیت کا حکم نازل فرمایا اور اس امت کے لئے تخفیف کی بنی
اسرائیل سے۔

باب: قصاص سے معاف کرنے کے حکم سے متعلق

۳۸۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے کہا: یہ
معاف کر دینے کا حکم جو جوئی نہ تھا بلکہ ترغیب دینے کا
کی۔

۳۹۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں جس وقت قصاص کا
مقدمہ آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم معافی کا حکم فرماتے (یعنی
فضیلت بیان فرماتے اور مقتول کے ورثہ کو خون معاف کرنے کی
ترغیب دیتے)

باب: کیا قاتل سے دیت وصول کی جائے جس وقت

مقتول کا وارث خون معاف کر دے؟

۴۷۹۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت کوئی شخص قتل کر دیا جائے تو اس کے وارث کو اختیار ہے یا بدلہ اور انتقام یا بدیہ وصول کرے۔

۴۷۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت کوئی شخص قتل کر دیا جائے تو اس کے وارث کو اختیار ہے یا بدلہ اور انتقام یا بدیہ وصول کرے۔

۴۷۹۴: حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسل ایسی ہی روایت ہے۔

باب: خواتین کے خون معاف کرنا

۴۷۹۵: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مقتول کے وارث کو معاف کرنا چاہیے ان وارثوں کو جو کہ نزدیک کا رشتہ رکھتے ہیں پھر جو ان سے نزدیک ہوں اگرچہ عورت ہی ہو۔

الدِّیَّةُ إِذَا عَفَا وَلِيُّ الْمَقْتُولِ عَنِ الْقَوْدِ

۴۷۹۲. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَشْعَثَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُسَهَّرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَمَاعَةَ قَالَ أَبَانَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ لَهُ قَبِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُقَادَ وَإِمَّا أَنْ يُفْدَى.

۴۷۹۳. أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَرْزُوقَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ لَهُ قَبِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُقَادَ وَإِمَّا أَنْ يُفْدَى.

۴۷۹۴. أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَبَانَا ابْنُ عَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ حَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ لَهُ قَبِيلٌ مُرْسَلٌ.

۲۱۸۲: بَابُ عَفْوِ النِّسَاءِ عَنِ الدَّمِ

۴۷۹۵. أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي حُصَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ ح وَابْنَاتَا الْحُسَيْنِ بْنِ جُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي حُصَيْنٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَعَلَى الْمُفْتَلِينَ أَنْ يَسْحَبُوا الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ وَإِنْ كَانَتْ امْرَأَةً.

۲۱۸۳: بَابُ مَنْ قُتِلَ بِحَجَرٍ أَوْ سَوْطٍ

۳۷۹۶: أَخْبَرَنَا هَلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ هَلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّةٍ أَوْ رِمِيًا تَكُونُ بَيْنَهُمْ بِحَجَرٍ أَوْ سَوْطٍ أَوْ بَعْضًا فَعَقَلَهُ عَقْلُ خَطَاٍ وَمَنْ قَتَلَ عَمْدًا فَقَوَّدَ يَدَيْهِ لَمَنْ خَالَ بَيْتَهُ وَبَيْتَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ۔

باب: جو پتھر یا کوڑے سے مارا جائے

۳۷۹۶: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی ہنگامہ کے دوران قتل کر دیا جائے یا تیروں اور کوڑوں کی مار سے جو لوگوں کے درمیان ہونے لگے اس سے مارا جائے یا جو شخص لکڑی (کی چوٹ) سے مارا جائے تو اس کی دیت دلوائی جائے گی۔ جس طریقہ سے کہ قتل خطا میں دیت دلوائی جاتی ہے اور جو شخص قصداً قتل کیا جائے تو اس میں قصاص واجب ہے اب جو شخص قصاص کو روکے گا تو اس پر لعنت ہے اللہ عزوجل کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی اس کا فرض اور نفل کچھ قبول نہیں ہوگا۔

قتل خطا کی تفصیل:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں لکڑی وغیرہ سے مرجانے وغیرہ کے بارے میں جو فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص ایسی چیز سے ہلاک ہو جائے کہ عام طور پر جس سے کہ کوئی شخص نہیں مرتا جیسے لکڑی یا کوڑے وغیرہ کی مار سے مر جائے یا جس قتل میں قاتل کا علم نہ ہو تو وہ قتل خطا میں داخل ہے اس میں قصاص نہیں ہے بلکہ قاتل پر دیت لازم ہے اور قتل عمد کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص دوسرے کو جان بوجھ کر تلوار بندوق پتھر لوہے وغیرہ سے قتل کرے تو اس میں قصاص لازم ہے اس سلسلہ میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جیسے کہ کوئی شخص ہتھیار سے قتل کر دیا جائے جیسے تلوار یا بندوق وغیرہ سے لیکن اگر کوئی شخص لکڑی سے مارا جائے تو اس کو شبہ عمد کہتے ہیں وہ قتل عمد نہیں ہے اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قتل شبہ عمد میں قصاص نہیں ہے ان کی دلیل آگے آنے والی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی مندرجہ ذیل حدیث ہے: ((عن عبد اللہ بن عمر عن النبی صل ۲ قال قتل الخطاء یشبہ العمد بالشوط والعصا مائة من الدیل اربعون منها فی بطونها اولادھا ۱۰)) (نسائی شریف ص: ۲۱۱ مطبوعہ نظامی کان پور) نیز اس سلسلہ میں بحوالہ مرتقاۃ حاشیہ نسائی میں ہے: "استبدل ابوحنیفہ بحدیث عبد اللہ بن عمر علی ان القتل بالمعتل شبہ عمد لا یوجب القصاص" ص: ۲۱۱۔ واضح رہے کہ مذکورہ حدود کا نفاذ اور قصاص لینے کا اختیار شرعی حکومت کو ہے یا امیر المؤمنین کو حاصل ہے۔ آج کے دور میں ہمارے ممالک میں حدود شرعیہ کا نفاذ نہیں ہے۔ مزید تفصیل کے لیے کتب فقہ کا مطالعہ فرمائیں۔

۳۷۹۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ عَمْرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بَرَقَعَهُ قَالَ مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّةٍ أَوْ رِمِيَّةٍ بِحَجَرٍ أَوْ سَوْطٍ أَوْ

۳۷۹۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہنگامہ کے دوران مارا جائے یا تیروں اور کوڑوں کی یلغار سے مارا جائے جو لوگوں میں ہونے لگے اس سے ہلاک ہو یا لکڑی سے مارا جائے تو اس کی دیت دلوائی جائے گی

عَصَا لَعْنَةُ عَقْلِ الْعَطَاءِ وَمَنْ قُتِلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوْدٌ
وَمَنْ حَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ
وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا۔

جیسے کہ قتل خطا میں دیت دلائی جاتی ہے اور جو قصداً مارا جائے تو اس میں قصاص لازم ہوگا اور جو شخص قصاص روکے تو اس پر لعنت ہے۔

خلاصۃ الباب ✽ مذکورہ حدیث شریف میں کوڑوں وغیرہ کے مارے جانے کے بارے میں جو فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جبکہ قاتل کا علم نہ ہو کہ کس کی مارے وہ شخص مرا ہے تو اس کی دیت لازم ہوگی۔

باب: شبہ عمد کی دیت

کیا

ہوگی؟

۲۱۸۴: باب كَمْ دِيَّةٌ شَبِهَ الْعَمْدِ وَذِكْرُ

الِاخْتِلَافِ عَلَى أَيُّوبَ فِي حَدِيثِ الْقَاسِمِ

بْنِ رَبِيعَةَ فِيهِ

۴۷۹۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص مارا جائے خطا سے یعنی شبہ عمد کے طور سے کوڑے یا لکڑی سے تو اس کی دیت سو اونٹ ہیں چالیس ان میں سے کا بھن (یعنی حاملہ) ہوں۔

۴۷۹۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ
السَّخْتَمِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَقِيْلُ الْعَطَاءِ شَبِيهِ الْعَمْدِ
بِالسُّوْطِ أَوْ الْعَصَا مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ أَرْبَعُونَ مِنْهَا يُنْ
بَطُونُهَا أَوْلَادُهَا۔

قتل عمد کے بارے میں امام صاحب رحمہ اللہ کا مسلک:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے استدلال فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص کوڑے یا لاشی یا پتھر سے ہلاک ہو جائے تو وہ قتل عمد میں داخل نہیں ہے بلکہ شبہ عمد میں داخل ہے اور اس میں دیت ہے قصاص نہیں ہے سابق میں تفصیل عرض کی جا چکی ہے۔

۴۷۹۹: اس مضمون کی روایت سابق میں گذر چکی ہے۔

۴۷۹۹: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ
قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ
الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمَ الْفَتْحِ مُرْسَلًا۔

باب: سابقہ حدیث میں خالد الحذاکے

متعلق اختلاف

۲۱۸۵: باب ذِكْرِ الْإِخْتِلَافِ عَلَى خَالِدِ

الْحَذَاءِ

۳۸۰۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مارا جائے خطا سے یعنی شہ عہد کے طور سے کوڑے یا لکڑی سے تو اس کی دیت سواؤنت ہیں چالیس ان میں سے گا بھن (یعنی حامد) ہوں۔

۳۸۰۱: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے ایک صحابی شہید سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس روز مکہ مکرمہ فتح کیا اس روز آپ نے خطبہ دیا تو آپ نے فرمایا: آگاہ اور باخبر ہو جاؤ جو کوئی خطا عہد سے کوڑے یا لکڑی پتھر سے مارا جائے تو اس میں (دیت) ایک سواؤنت ہیں چالیس اؤنت ان میں سے (عمر کے اعتبار سے) مٹی ہوں اور تمام کے تمام (صحت کے اعتبار سے) وزن اور بوجھ لادنے کے لائق ہوں۔

۳۸۰۲: حضرت عقبہ بن ادس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں خطا میں ایک سواؤنت ہیں دیت مغلفہ چالیس ان میں سے حامد ہوں۔

۳۸۰۰: أَحْرَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ قَالَ أَسَانَا حَمَادٌ عَنْ حَالِدِ بْنِ يَعْنَى الْحَدَّاءِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْآلَا وَإِنَّ قَبِيلَ الْحَطَا شِبْهُ الْعَمِدِ مَا كَانَ بِالسَّوِطِ وَالْعَصَا مِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ أَرْبَعُونَ فِي نَطْوِنَهَا أَوْلَادَهَا۔

۳۸۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَامِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حَالِدِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَوْسٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَقَالَ الْآلَا وَإِنَّ قَبِيلَ الْحَطَا شِبْهُ الْعَمِدِ بِالسَّوِطِ وَالْعَصَا وَالْحَجَرِ مِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ فِيهَا أَرْبَعُونَ نَبِيَّةً إِلَى بَارِئٍ غَامِبًا كُنَّهِنَّ خَلْفَةً۔

۳۸۰۲: أَحْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حَالِدِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْآلَا إِنَّ قَبِيلَ الْحَطَا قَبِيلَ السَّوِطِ وَالْعَصَا فِيهِ مِائَةُ مِنَ الْإِبِلِ مُعَلَّطَةٌ أَرْبَعُونَ مِنْهَا فِي نَطْوِ أَوْلَادَهَا۔

دیت کی تشریح:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں اؤنت سے مراد حاملہ اونٹنی ہیں یعنی چھ چھ سال کی چالیس اونٹنی ان میں سے حامد ہونا ضروری ہیں ورنہ ورنہ دیت قتل خطا کی ہے اور اس دیت کے نفاذ کا حق شرعی حکومت کے حاکم کو ہے آج کے دور میں حدود شرعیہ نافذ نہیں ہیں۔

۳۸۰۳: ایک صحابی بیچھڑ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس روز مکہ فتح کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مارا جائے خطا سے یعنی شہ عہد کے طور سے کوڑے یا لکڑی سے تو اس کی دیت سواؤنت ہیں چالیس ان میں سے گا بھن (یعنی حامد) ہوں۔

۳۸۰۳: أَحْرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مَقْصَرٍ عَنْ حَالِدِ بْنِ الْحَدَّاءِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ بَعَثَاتِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ

الْفَتْحِ قَالَ آلا وَإِنَّ كُلَّ قَيْلٍ خَطَا الْعَمِدِ أَوْ شِبْهِ
الْعَمِدِ قَيْلٍ السَّرُوطِ وَالْعَصَا مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي
بَطْنِهَا أَوْلَادُهَا۔

۳۸۰۴: ایک صحابی جیسا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس روز مکہ فتح کیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مارا جائے خطا سے یعنی شہرہ عمد کے طور سے کوزے یا لکڑی سے تو اس کی دیت سو اونٹ ہیں چالیس ان میں سے گا بھین (یعنی حاملہ) ہوں۔

۳۸۰۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْزِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا حَالِدٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ قَالَ آلا وَإِنَّ قَيْلَ الْحَطَايِ الْعَمِدِ لَيُجَلُّ السَّرُوطِ وَالْعَصَا مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بَطْنِهَا أَوْلَادُهَا۔

۳۸۰۵: ایک صحابی جیسا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس روز مکہ فتح کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مارا جائے خطا سے یعنی شہرہ عمد کے طور سے کوزے یا لکڑی سے تو اس کی دیت سو اونٹ ہیں چالیس ان میں سے گا بھین (یعنی حاملہ) ہوں۔

۳۸۰۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْزِعٍ قَالَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ عَنْ حَالِدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ قَالَ آلا وَإِنَّ قَيْلَ الْعَمِدِ لَيُجَلُّ السَّرُوطِ وَالْعَصَا مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بَطْنِهَا أَوْلَادُهَا۔

۳۸۰۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس روز مکہ مکرمہ فتح ہوا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خات کعبہ کی بیڑی پر کھڑے ہوئے اور اللہ عزوجل کی حمد فرمائی اور اس کی ثناء بیان کی اور فرمایا اس خدا کا شکر ہے کہ جس نے اپنا وعدہ سچا فرمایا اور اپنے بندوں کی مدد فرمائی اور فوجوں کو تہا خود ہی بھگا دیا باخبر ہو جاؤ کہ جو شخص خطا عمد سے مارا جائے کوزے یا لکڑی (وغیرہ) سے جو قتل عمد کے مشابہ ہے اس میں سو اونٹ ہیں دیت مغلطہ ہے چالیس ان میں سے حاملہ ہوں (مراد اونٹ سے اونٹنی ہیں)

۳۸۰۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جَدْعَانَ سَمِعَهُ مِنَ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى دَرَجَةِ الْكَعْبَةِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَّقَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عِبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْرَابَ وَخَدَّهَ آلا إِنَّ قَيْلَ الْعَمِدِ الْحَطَايِ بِالسَّرُوطِ وَالْعَصَا بِنَيْهِ الْعَمِدِ لِيَمَانَةَ مِنَ الْإِبِلِ مَغْلَطَةٌ مِنْهَا أَرْبَعُونَ خَلِيفَةً فِي بَطْنِهَا أَوْلَادُهَا۔

۳۸۰۷: حضرت قاسم بن ربیعہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مارا جائے خطا سے یعنی شہرہ عمد کے طور سے کوزے یا لکڑی

۳۸۰۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ

سے تو اس کی دیت سو اونٹ ہیں چالیس ان میں سے گا بھن (یعنی حاملہ) ہوں۔

رَبِيعَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الْحَطَا بِبَنَةِ الْعَمْدِ يُعْطَى بِالْعَصَا وَالسُّوْطِ مِائَةٌ مِّنَ
الْإِبِلِ مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بَطْنِهَا أَوْ لَادَتَهَا۔

۳۸۰۸: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص خطا سے مارا جائے اس کی دیت ایک سو اونٹ ہیں تمیں اونٹنیاں ہوں چار سال کی اور دس اونٹ ہوں تین تین سال کے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی قیمت لگاتے تھے گاؤں والوں پر چار سو دینار یا اتنی ہی قیمت کی چاندی اور قیمت لگاتے تھے اونٹ والوں پر جس وقت اونٹ گراں ہوتے تو قیمت بھی زیادہ ہوتی اور جس وقت سستے ہوتے تو قیمت بھی کم ہوتی جس طریقہ کا وقت ہوتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ان اونٹوں کی قیمت چار سو دینار سے آٹھ سو دینار تک ہوئی یا اتنی ہی قیمت اور مالیت کی چاندی اور حکم فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گائے والوں پر دو سو گائے دینے کا اور بکری والوں پر دو ہزار بکریاں دینے کا اور حکم فرمایا آپ نے کہ دیت کا مال تقسیم کیا جائے گا مقتول کے ورثاء کے مطابق فرائض اللہ تعالیٰ کے جو ذوی الفروض سے بچے گا وہ عصبہ کو ملے گا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ عورت کی جانب سے وہ لوگ دیت ادا کریں جو کہ اس کے عصبات ہوں اور عورت کی دیت سے ان کو نہیں ملے گا لیکن جو اس کے ورثاء سے بچے جائے (یعنی ذوی الفروض سے) اور عورت قتل کر دی جائے تو اس کی دیت اس کے ورثاء کو ملے گی اور یہی لوگ اس کے قاتل سے قصاص لیں (اگر ان کا دل چاہے)۔

۳۸۰۸ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ
ابْنُ هُرَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ
ابْنِ مُوسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
قُتِلَ خَطَاً فِدْيَتُهُ مِائَةٌ مِّنَ الْإِبِلِ ثَلَاثُونَ بَنَتْ
مَخَاضٍ وَ ثَلَاثُونَ بَنَتْ لَبُونٍ وَ ثَلَاثُونَ حِقَّةً وَ
عَشْرَةَ بَنِي لَبَدٍ ذُكُورٍ قَالَ وَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِيمُهَا عَلَى أَهْلِ الْقُرَى
أَرْبَعِمِائَةَ دِينَارٍ أَوْ عِدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ وَيَقِيمُهَا عَلَى
أَهْلِ الْإِبِلِ إِذَا عُلَّتْ رَفَعَهَا فِي قِيمَتِهَا وَإِذَا هَانَتْ
نَقَصَ مِنْ قِيمَتِهَا عَلَى نَحْوِ الزَّمَانِ مَا كَانَ قَبْلَ
قِيَمَتِهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الْأَرْبَعِمِائَةِ دِينَارٍ إِلَى ثَمَانِمِائَةِ دِينَارٍ
أَوْ عِدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ قَالَ وَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَنْ كَانَ عَقْلُهُ فِي الْبَقْرِ عَلَى
أَهْلِ الْبَقْرِ يَأْتِي بِقَرَفٍ وَمَنْ كَانَ عَقْلُهُ فِي الشَّاةِ
الْقَى شَاةٍ وَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّ الْعَقْلَ مِيرَاثٌ بَيْنَ وَرَثَةِ الْقَيْلِ عَلَى
فَرَايِضِهِمْ فَمَا فَضَلَ لِلْعَصَبَةِ وَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ أَنَّ يَعْقَلَ عَلَى الْمَرْأَةِ عَصَبَتُهَا مَنْ كَانُوا وَلَا
يَرْتُونَ مِنْهُ شَيْئًا إِلَّا مَا فَضَلَ عَنْ وَرَثَتِهَا وَإِنْ قُتِلَتْ
فَعَقَلَهَا بَيْنَ وَرَثَتِهَا وَهُمْ يَقْتُلُونَ قَاتِلَهَا۔

باب: قتل خطا کی دیت کے متعلق

۲۱۸۶: باب ذکر استکان دية الخطا

۳۸۰۹: حضرت حنف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے

۳۸۰۹: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ مَسْرُوقٍ قَالَ

باب: کافر کی دیت سے متعلق حدیث

۴۸۱۳: حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کافر ذمی کی دیت مسلمان کی دیت کے نصف ہے۔

باب: ۲۱۸۹: کَمُ دِيَّةِ الْكَافِرِ

۴۸۱۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ مُوسَى وَ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعَهَا عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَقْلُ أَهْلِ الذِّمَّةِ نِصْفُ عَقْلِ الْمُسْلِمِينَ وَ هُمْ الْيَهُودُ وَ النَّصَارَى۔

ذمی کی دیت:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں کافر ذمی سے مشرک، کافر، یہودی، مجوسی، عیسائی سب مراد (داخل) ہیں یعنی ان لوگوں کی دیت مسلمان کی دیت کے آدھے کے برابر ہے۔

۴۸۱۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کافر کی دیت مسلمان کے نصف ہے یعنی مسلمان سے آدھی ہے۔

۴۸۱۴: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ قَالَ أَبَانَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ عَقْلُ الْكَافِرِ نِصْفُ عَقْلِ الْمُؤْمِنِ۔

باب: مکاتب کی دیت سے متعلق

۴۸۱۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا: مکاتب کو اگر قتل کر دیا جائے تو جس قدر حصہ وہ بدل کتابت کا ادا کر چکا ہے اس کی دیت آزاد شخص کے برابر ادا کرنا ہو گی۔

باب: ۲۱۹۰: دِيَّةِ الْمُكَاتِبِ

۴۸۱۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا وَبَّعٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمُكَاتِبِ يُقْتَلُ بِدِيَّةِ الْحُرِّ عَلَى قَدْرِ مَا آدَى۔

بدل کتابت کی وضاحت:

مذکورہ بالا حدیث میں بدل کتابت ادا کرنے سے مراد مکاتب کے اپنے آزاد ہونے کے لیے ادا کرنے والی رقم یا معاوضہ مراد ہے۔

۴۸۱۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مکاتب میں جس قدر وہ آزاد

۴۸۱۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطَّائِفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا

ہو گیا آزاد کے برابر دیت ادا کرنے کا۔

مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَضَى لِي الْمَكَاتِبَ أَنْ
يُؤَدَى بِقَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْهُ دِيَةَ الْحَرِّ۔

۳۸۱۷: حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم
ﷺ نے فیصلہ فرمایا مکاتب میں کہ اس کی دیت دی جائے جس قدر
وہ بدل کتابت میں سے ادا کر چکا ہے آزاد کے مطابق اور باقی میں
غلام کے موافق۔

۳۸۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ
قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ الْحَاجِّ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى
عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي الْمَكَاتِبَ يُؤَدَى بِقَدْرِ
مَا آدَى مِنْ مَكَاتِبِهِ دِيَةَ الْحَرِّ وَ مَا بَقِيَ دِيَةَ الْعَبْدِ۔

۳۸۱۸: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم
ﷺ نے فرمایا مکاتب آزاد ہوگا کہ جس قدر اس نے ادا کیا اور اس پر حد قائم
ہوگی جس قدر وہ آزاد ہوا اور اس کے مال میں ورثہ کو ترک کر لے گا جتنا
کہ وہ آزاد ہوا۔

۳۸۱۸ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى بْنِ النَّقَّاشِ قَالَ
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ يَعْقِبِ بْنِ هُرُونَ قَالَ أَنْبَأَنَا حَمَّادُ عَنْ
قَتَادَةَ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَلِيٍّ وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ
عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ
الْمَكَاتِبُ يَتَّقُ بِقَدْرِ مَا آدَى وَ يَقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ
بِقَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْهُ وَ يَرِثُ بِقَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْهُ۔

۳۸۱۹: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک مکاتب دور
نبوی ﷺ میں قتل کر دیا گیا آپ نے حکم فرمایا جتنا وہ آزاد ہوا ہے اسی
قدر دیت آزاد شخص کے برابر ادا کی جائے باقی اس کی دیت غلام کے
مثل دی جائے۔

۳۸۱۹ أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ
حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ
بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ وَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ
أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مَكَاتِبَ
قُتِلَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَ أَنْ يُؤَدَى مَا
آدَى دِيَةَ الْحَرِّ وَ مَا لَا دِيَةَ الْمَمْلُوكِ۔

باب: عورت کے پینے کے بچہ کی دیت

۳۸۲۰: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت
نے دوسری عورت کے پتھر مار دیا (وہ عورت حمل سے تھی اور) اس کا
حمل گر گیا۔ رسول کریم ﷺ نے پیٹ کے بچہ کی دیت میں پچاس
بکریاں دلوائیں اور اس روز سے آپ ﷺ نے پتھر مارنے سے منع
فرمایا۔

۲۱۹۱: بَابُ دِيَةِ جَنِينِ الْمَرْأَةِ

۳۸۲۰ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ
يُونُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى
قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً خَذَلَتْ امْرَأَةً فَاسْقَطَتْ
فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِي وَلِذِيهَا خَمْسِينَ شَاةً وَ
نَهَى يَوْمَئِذٍ عَنِ الْخَذْفِ أَرْسَلَهُ أَبُو نَعِيمٍ۔

۲۸۲۱: حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت نے دوسری عورت کے پتھر مارا اس کا حمل گر گیا پھر یہ مقدمہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا آپ نے اس کے بچے کی دیت میں پانچ سو بکریاں دلوائیں اور آپ نے اس روز سے پتھر مارنے کی ممانعت فرمائی۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ راوی کا وہم ہے اور صحیح سو بکریاں ہیں یعنی آپ نے سو بکری دیت میں دلوائی۔

۲۸۲۲: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے دیکھا ایک شخص کو "خذف" کرتے ہوئے تو انہوں نے اس شخص کو منع فرمایا اور کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے منع فرماتے تھے یا آپ اس کو برا سمجھتے تھے۔

۲۸۲۳: حضرت طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مشورہ لیا لوگوں سے پیٹ کے بچے کے بارے میں۔ حمل بن ہلک ہو کر کھڑے ہوئے اور کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں ایک غرہ کا حکم دیا۔ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایک گھوڑا بھی غرہ ہے۔

۲۸۲۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ایک عورت کے پیٹ کے بچے میں جو کہ بری تھا اور وہ عورت قبیلہ بنی لحيان میں تھی ایک غرہ جینی ندم یا باندی دلوانے کا اور پھر جس عورت پر حکم ہوا تھا، باندی ایسے کا وہ عورت مر گئی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اس عورت کا ترکہ اس کے بیٹوں اور شوہر کو ملے اور دیت اس کی قوم کے لوگ ادا کریں گے۔

۲۸۲۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ بدیل میں سے

۲۸۲۱ أَحْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ أَنَّ امْرَأَةً خَذَفَتْ امْرَأَةً فَأَسْقَطَتِ الْمَحْذُوفَةَ فَرَفَعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَجَعَلَ عَقْلٌ وَلَدَهَا خَمْسِمِائَةَ مِنَ الْغَيْرِ وَنَهَى يَوْمَئِذٍ عَنِ الْخَذْفِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا وَهُمْ وَ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ أَرَادَ مِائَةَ مِنَ الْغَيْرِ الْعَنِ وَ قَدْرُوِي اللَّهُ عَنِ الْخَذْفِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ -

۲۸۲۲ أَحْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَرِيدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا كَهَيْسَسٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَخْذِفُ فَقَالَ لَا تَخْذِفْ فَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَنْهَى عَنِ الْخَذْفِ أَوْ يَكْرَهُ الْخَذْفَ شَكَّ كَهَيْسَسٌ -

۲۸۲۳ أَحْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عُمَرُو عَنْ طَاوُسٍ أَنَّ عُمَرَ اسْتَشَارَ النَّاسَ فِي الْجَيْنِ فَقَالَ حَمَلُ بْنُ مَالِكٍ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي الْجَيْنِ غُرَّةً قَالَ طَاوُسٌ إِنَّ الْفَرَسَ غُرَّةٌ -

۲۸۲۴ أَحْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسْتَبِثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي جَيْنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لِحْيَانَ سَقَطَتْ مَيْتًا بِغُرَّةٍ عِنْدِ أُمِّهِ ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ نُوْقِيَتْ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّ مِرْأَتَهَا لِسَبِّهَا وَ رَوْحِهَا وَ أَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصِيَّتِهَا -

۲۸۲۵ أَحْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرُو بْنِ السَّرْحِ قَالَ

دو خواتین ایک دوسرے سے لڑ پڑیں اور ایک خاتون نے دوسری کے پتھر مار دیا اور وہ مر گئی اور اس کا بچہ بھی مر گیا جو کہ اس کے پیٹ میں تھا پھر ان لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فریاد کی بچہ کی دیت مارنے والی خاتون کے خاندان سے لوائی اور وہ دیت اس خاتون کے لڑکے کو ملی جو کہ مر گئی تھی اور جوہارث اس کے تھے یہ بات سن کر حمل بن مالک بن نابیذ کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس کا کس طریقہ سے تاوان ادا کروں کہ جس نے نہ کھایا اور نہ پیا نہ وہ بولا اور نہ ہی اس نے شور مچایا۔ یہ خون تو لغو اور باطل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کانوں کا مرکز ہے (یعنی یہ قافیہ والا کلام بولتا ہے) اور قرآن کریم کے خلاف بولتا ہے کیونکہ اس نے حج سے انستو کی۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمَسْبُوبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ أَقْتَلْتُ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هَذَيْلٍ فَرَمْتُ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ وَذَكَرْتُ كَلِمَةً مَعْنَاهَا فَفَقَلْتُهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا فَأَخْتَصَمُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ دِيَةَ جَبِيهَا غُرَّةٌ عِنْدَ أَوْ وَلِيدَةٍ وَقَضَى بِدِيَةِ الْمَرْأَةِ عَلَى عَاقِلَتِهَا وَوَرَثَتِهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ فَقَالَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ الْهَذَلِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَعْرِمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَ فِيمِثْلُ ذَلِكَ يُعَلِّقُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُفَّانِ مِنْ أَجْلِ سَجْمِهِ الَّذِي سَجَعُ-

۳۸۲۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ ہذیل کی دو خواتین نے دو نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک دوسرے کو پتھر سے مارا اس کا بچہ مر گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غرہ دینے کا حکم فرمایا۔ یعنی ایک غلام یا ایک باندی کا (دینے کا حکم فرمایا)۔

۳۸۲۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هَذَيْلٍ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَمَتِ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى فَطَرَحَتْ جَبِيهَا فَقَضَى لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِغُرَّةٍ عِنْدَ أَوْ وَلِيدَةٍ-

۳۸۲۷: حضرت سعید بن مسیب بن جریج سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کے بچہ میں جو اپنی ماں کے پیٹ میں مارا جائے ایک غرہ (یعنی ایک غلام یا باندی دینے کا) حکم فرمایا پھر آپ نے جس پر حکم فرمایا اس نے کہا کہ اس کا میں کس طریقہ سے تاوان ادا کروں کہ جس نے نہ تو کھایا اور نہ ہی پیا اور نہ ہی اس نے شور مچایا نہ انستو کی۔ ایسے کا خون تو لغو ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر ارشاد فرمایا یہ تو کانہن ہے (یعنی کانوں جیسی باتیں نہ رہا ہے)

۳۸۲۷: قَالَ الطَّرِيفُ بْنُ مَسْبُكِيٍّ فِرَاءَةٌ عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَسْبُوبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِي الْحَبِيبِ يُقْتَلُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ بِغُرَّةٍ عِنْدَ أَوْ وَلِيدَةٍ فَقَالَ الَّذِي قَضَى عَلَيْهِ كَيْفَ أَعْرِمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا اسْتَهَلَ وَلَا نَطَقَ فِيمِثْلُ ذَلِكَ يُعَلِّقُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا هَذَا مِنْ الْكُفَّانِ-

خلاصة الباب ☆ خذف کیا ہے؟ شریعت کی اصطلاح میں خذف انگلی سے پتھر یا کنکری مارنے کو کہتے ہیں یا خذف لکڑی میں پتھر مارنے کو کہتے ہیں قولها عن الخذف حصاة اونواة ناذ بین بسبانک و ترمی بها او خذفه مر خشب ثم تری بها الحصاة بین ابهامک والسبایة .. مجمع الطہارۃ ۳۳۷ علی التسانی ص: ۳۳۷ نظامی کان پور۔

حاصل کی دیت: مذکورہ بالا حدیث شریف ۲۸۲۳ میں جو فرمایا گیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے دیت کے پیچھے بارے میں مشورہ فرمایا اس سے مراد حاصل کی دیت سے متعلق مشورہ کرنا ہے اور غرہ سے مراد ایک باندی یا غلام ہے یعنی اگر کوئی شخص حاصل چوٹ وغیرہ سے گراوے تو اس کی دیت ایک باندی یا غلام دینا اور حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ گھوڑا بھی اس دیت میں دے سکتے ہیں۔

قافیہ دار گفتگو: مطلب حدیث ۲۸۲۷ یہ ہے کہ اس حمل نے نہ تو آواز دی نہ شور مچایا اور نہ ہی اس نے کسی قسم کی چاندرا جیسی حرکت کی یعنی اگر کسی نے حمل ساقط کر دیا تو اس کی دیت کچھ نہیں دینا چاہیے اور حدیث بالا کے آخری جملہ ((انما هذا من الکفیان)) یعنی یہ شخص تو کاہنوں میں سے لگتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ کاہن (یعنی پیشین گوئی کرنے والا غیب کی باتیں جاننے والا) بھی اسی قسم کی بیہودہ اور لائےنی باتیں کرتا ہے تاکہ لوگوں کے دلوں میں اس کی گفتگو سے اثر پیدا ہو۔ مذکورہ بالا حدیث شریف سے قافیہ دار اور مجمع دار گفتگو اور لہجے دار باتوں کی ممانعت معلوم ہوتی ہے اور ایک حدیث شریف میں تو ایسے مجمع دار کلام کی ممانعت معلوم ہوتی ہے کہ جس جگہ کوئی شخص کسی کا حق باطل کلام اور فصاحت و بلاغت کے زور سے منوانا چاہے۔

۲۸۲۸. أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَلْفٌ وَهُوَ ابْنُ تَيْمِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ بْنِ نُصَيْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ امْرَأَةً ضَرَبَتْ ضَرْبَهَا بِعَمُودٍ فَسَطَّاطٌ فَفَقَتَلَهَا وَهِيَ حُلِيٌّ فَأَتَى فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيَّ عَصَبَةَ الْقَاتِلَةِ بِالْبَدِيَّةِ وَفِي الْجَنِينِ عُرَّةٌ فَقَالَ عَصَبَتُهَا أَدَى مَنْ لَا طَعِمَ وَلَا ضَرِبَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ فَمِثْلُ هَذَا يُطَلُّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اسْجَعُ كَسَجِعِ الْأَعْرَابِ۔

۲۸۲۸: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے اپنی سوکن کو ایک خیمہ کی لکڑی سے مارا وہ اس وقت حاملہ تھی پھر یہ مقدمہ خدمت نبوی میں پیش ہوا آپ نے مارنے والی کے خاندان سے دیت ادا کرائی اور بچہ کے عوض ایک غرہ کا حکم فرمایا۔ یہ سن کر خاندان کے لوگوں نے کہا کہ ہم کس طریقہ سے دیت ادا کریں اس لیے کہ جس بچہ یا حمل نے نہ تو کھایا اور نہ پیا نہ وہ رویا (یعنی حمل ساقط کر دیا) اس نے تو اپنا خون ضائع کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا گنواروں کی طرح سے گفتگو میں جمع کرتا ہے (یعنی خواہ مخواہ فصاحت و بلاغت جھاڑتا ہے)۔

باب: حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں

راویوں کے اختلاف اور قتل شہید اور بیٹ

۲۱۹۲: بَابُ صِفَةِ شِبْهِ الْعُمْدِ وَعَلَى مَنْ دِيَّةُ

الْأَجْنَةِ وَشِبْهِ الْعُمْدِ وَذِكْرُ اخْتِلَافِ الْفَاعِلِ

الْقَائِلِينَ لِخَيْرِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ بْنِ

نَضِيْلَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةَ

۳۸۲۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ
عَنْ مَنصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ بْنِ نَضِيْلَةَ
الْحِزْرَاعِيِّ عَنِ الْمُغِيْرَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضَرَبَتْ اِمْرَاةٌ
ضَرْبَتَهَا بِعَمُوْدِ السُّطَاطِ وَهِيَ حَبْلِي فَقَتَلْتَهَا
فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَّةَ
الْمَقْتُوْلَةِ عَلَى عَصَبَةِ الْقَائِلَةِ وَغُرَّةٍ لِّمَا فِي بَطْنِهَا
فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ عَصَبَةِ الْقَائِلَةِ اَنْفَرَمُ دِيَّةٌ مَنْ لَا
اَكْلٌ وَلَا شَرِبٌ وَلَا اِسْتَهْلُ لِمِثْلِ ذَلِكَ يُكَلُّ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَسْجَعُ كَسَجِجِ الْاَعْرَابِ لِمِثْلِ
عَلَيْهِمُ الدِّيَّةُ۔

۳۸۳۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ
اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ بْنِ نَضِيْلَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةَ بْنِ شُعْبَةَ
اَنَّ ضَرْبَتَيْنِ ضَرَبَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرَى بِعَمُوْدِ
سُّطَاطٍ فَقَتَلْتَهَا فَقَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدِّيَّةِ عَلَى عَصَبَةِ الْقَائِلَةِ وَقَضَى لِمَا
فِي بَطْنِهَا بِغُرَّةٍ فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ تَغْرَمُنِي مَنْ لَا
اَكْلٌ وَلَا شَرِبٌ وَلَا صَاحٌ لِمِثْلِ ذَلِكَ
يُكَلُّ فَقَالَ سَجَعُ كَسَجِجِ الْجَاهِلِيَّةِ وَقَضَى لِمَا فِي
بَطْنِهَا بِغُرَّةٍ۔

۳۸۳۱: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدٍ بْنُ مَسْرُوْقٍ قَالَ
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ
مَنصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ بْنِ نَضِيْلَةَ عَنِ
الْمُغِيْرَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضَرَبَتْ اِمْرَاةٌ مِنْ بَنِي
لِحْيَانَ ضَرْبَتَهَا بِعَمُوْدِ السُّطَاطِ فَقَتَلْتَهَا وَكَانَ

کے بچہ کی دیت

کس پر ہے؟

۳۸۲۹: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے اپنی سوکن کو ایک خیر کی لکڑی سے مار کر ہلاک کر دیا۔ وہ اس وقت حاملہ تھی۔ یہ مقدمہ خدمت نبوی میں پیش ہوا آپ نے مارنے والی کے خاندان پر دیت کا اور بچہ کے عوض ایک غرہ کا حکم فرمایا۔ یہ سن کر قاتلہ کے خاندان کے لوگوں نے کہا کہ ہم کس طریقہ سے دیت ادا کریں اس لیے کہ جس بچہ یا حمل نے نہ تو کھایا اور نہ پیا نہ وہ رویا اس نے تو اپنا خون ضائع کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا نواروں کی طرح سے نفستو میں جمع کرتا ہے (یعنی خواہ مخواہ فصاحت و بلاغت جھارتا ہے)۔ تو آپ ﷺ نے ان پر دیت لازم کر دی۔

۳۸۳۰: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے اپنی حاملہ سوکن کو ایک خیر کی لکڑی سے مارا جس سے وہ مر گئی۔ پھر یہ مقدمہ خدمت نبوی میں پیش ہوا آپ نے مارنے والی کے خاندان سے دیت ادا کرائی اور بچہ کے عوض ایک غرہ کا حکم فرمایا۔ یہ سن کر خاندان کے لوگوں میں سے ایک دیہاتی نے کہا کہ ہم کس طریقہ سے دیت ادا کریں اس لیے کہ جس بچہ یا حمل نے نہ تو کھایا اور نہ پیا نہ وہ رویا اس نے تو اپنا خون ضائع کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا دور جاہلیت کی طرح کلام میں جمع کرتا ہے۔

۳۸۳۱: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنی لحيان کی ایک عورت نے اپنی سوکن کو خیر کی لکڑی سے مارا جس سے وہ مر گئی اور مقتولہ حاملہ تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قاتلہ کے خاندان پر مقتولہ کی دیت اور مقتولہ کے پیٹ کے بچہ کے عوض ایک غرہ کا حکم فرمایا۔

بِالْمَقْتُولَةِ حَمْلٌ فَقَصَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَضْبَةِ الْقَاتِلَةِ بِالذِّبَةِ وَلَمَّا فِي تَطْنِهَا بَعْرَةَ۔

۳۸۳۲ أَحْرَنًا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ بْنِ نُصَيْلَةَ عَنِ الْمُغْبِرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا تَحْتِ رَجُلٍ مِنْ هَذَيْلٍ فَرَمَتْ أَحَدَاهُمَا الْأُخْرَى بِعَمُودٍ فَسَطَّاطٍ فَاسْقَطَتْ فَاخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا كَيْفَ نَدَى مَنْ لَا صَاحَ وَلَا اسْتَهْلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَسْجَعُ كَسَجِعِ الْأَعْرَابِ فَقَضَى بِالْبَعْرَةِ عَلَى عَاقِلَةِ الْمَرْأَةِ۔

۳۸۳۳ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ بْنِ نُصَيْلَةَ عَنِ الْمُغْبِرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ هَذَيْلٍ كَانَ لَهُ امْرَأَتَانِ فَرَمَتْ أَحَدَاهُمَا الْأُخْرَى بِعَمُودٍ فَسَطَّاطٍ فَاسْقَطَتْ فَيَقِيلُ أَرَأَيْتَ مَنْ لَا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهْلَ فَقَالَ أَسْجَعُ كَسَجِعِ الْأَعْرَابِ فَقَضَى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْرَةِ عَبْدِ أَوْ أَمَةٍ وَجَعَلَتْ عَلَى عَاقِلَةِ الْمَرْأَةِ أَرْسَلَهُ الْأَعْمَشُ۔

۳۸۳۴ أَحْرَنًا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُصْعَبٌ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ضَرَبَتْ امْرَأَةٌ ضَرْبَهَا بِحَجَرٍ وَهِيَ حُلْبِي فَقَتَلَتْهَا فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي بَطْنِهَا عُرَّةً وَجَعَلَ عَقْلَهَا عَلَى عَضْبَتِهَا فَذَلُّوا بَعْرَةَ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا

۳۸۳۲: حضرت معینہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بذیل قبیلہ کے ایک آدمی کی دو بیویاں تھیں۔ ایک نے دوسری کے خیمہ کی ٹکڑی ماری جس سے اس کا حمل ساقط ہو گیا۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں مقدمہ پیش کیا۔ قاتلہ کے خاندان والے کہنے لگے ہم کس طرح اس جنین کی دیت ادا کریں جس نے نہ شور کیا نہ آواز نکالی نہ کھایا نہ پیا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا گنواروں کی طرح گنٹھوں میں جمع کرتا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے خاندان پر ایک غرہ کا فیصلہ فرمایا۔

۳۸۳۳: حضرت معینہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بذیل قبیلہ کے ایک آدمی کی دو بیویاں تھیں۔ ایک نے دوسری کے خیمہ کی ٹکڑی ماری جس سے اس کا حمل ساقط ہو گیا۔ (انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں مقدمہ پیش کیا) قاتلہ کے خاندان والے کہنے لگے ہم کس طرح اس جنین کی دیت ادا کریں جس نے نہ شور کیا نہ آواز نکالی نہ کھایا نہ پیا۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا گنواروں کی طرح گنٹھوں میں جمع کرتا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے خاندان پر ایک غرہ کا فیصلہ فرمایا۔

۳۸۳۴: حضرت ابراہیم سے مروی ہے کہ ایک عورت نے اپنی سونک کو درآٹھا لیا وہ حاملہ تھی پتھر مار کر مار دیا تو آپ نے اس کے خاندان پر مقتول کی دیت اور جنین کے عوض ایک غرہ لازم کر دیا تو انہوں نے کہا ہم اسکی دیت دیں جس نے نہ پیا نہ کھایا اور نہ آواز نکالی۔ اس جیسے کا خون تو ضائع ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا کیا جمع ہوتے ہو گنواروں کی طرح اور حکم میں ہے جو میں بہرہ باریوں یعنی اسکے مطابق کرتا ہوں۔

اسْتَهْلُ فَيْسُلَ دَلَّتْ يَطْلُ فَقَالَ اسْحَعْ كَسْحَعِ
الْأَعْرَابِ هُوَ مَا أَقُولُ لَكُمْ۔

۴۸۳۵: أَحْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عُمَانَ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ
حَدَّثَنَا عُمَرُو عَنْ أَسَاطِ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرِمَةَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتِ امْرَأَتَانِ جَارَتَانِ كَانِ
بَيْنَهُمْ صَحْبٌ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ
فَأَسْقَطَتْ غُلَامًا قَدْ نَبَتَ شَعْرَةٌ مَيْنًا وَمَا تَبَتِ
الْمَرْأَةُ فَقَضَى عَلَى الْعَاقِلَةِ الدِّيَةَ فَقَالَ عَمَّهَا إِنَّهَا
قَدْ أَسْقَطَتْ بِنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
غُلَامًا قَدْ نَبَتَ شَعْرَةٌ فَقَالَ أَبُو الْقَاتِلَةِ إِنَّهُ كَادِبٌ
إِنَّهُ وَاللَّهِ مَا اسْتَهْلُ وَلَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ فَمِثْلُهُ
يُطْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْحَعْ
كَسْحَعِ الْحَاحِلِيَّةِ وَكِهَى نَيْهَا إِنَّ فِي الصَّيِّ غُرَّةً
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَتْ إِحْدَاهُمَا مُلْبِكَةً وَالْأُخْرَى
أُمَّ غَطِيفٍ۔

۴۸۳۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دو خواتین تھیں ان
میں آپس میں ٹکرا رہی تھیں ایک نے دوسری کے پیچھے مارا یا اس کے
پیٹ سے ایک لڑکا کر گیا (یعنی حمل میں لڑکا تھا جو کہ چوٹ لی سہ سے گر
گیا) اور اس لڑکے کے بال نکل آئے تھے وہ لڑکا مرا ہوا تھا اور ماں جینی
وہ عورت بھی مر گئی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دیت کا حکم فرمایا
مارنے والی کے سنبے پر اس کے چپے لگا کر یا رسول اللہ! لڑکا بھی تو برا
اس کے بال نکل آئے تھے (یعنی اس کی بھی دیت ادا کرنا) اس
مارنے والی خاتون کے والد نے کہا وہ جموٹا ہے خدا کی قسم! نہ اس بچے
نے آواز نکالی نہ اس نے خدا کی قسم چاہا نہ یہاں ایسے خون کا کیا (تاوان
ہے) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر ارشاد فرمایا: دو رجاہیت کی طرف
توجہ کرتا ہے بلاشبہ لڑکے کے عوض ایک غرہ (یعنی ایک غلام یا باندی) یا
ادا کرنا ہوگا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ایک خاتون مدینہ تھی
اور دوسری کا نام ام غطفیف تھا۔

۴۸۳۶: أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا
الضَّعَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ كَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُلِّ بَطْنٍ عَقُولَةً وَلَا
يَجِلُّ لِمَوْلَى أَنْ يَتَوَلَّى مُسْلِمًا بغيرِ إِذْنِهِ۔

۴۸۳۶: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر قوم کے لیے تحریر فرمایا: ہر قوم پر اس کی دیت
ہے اور کسی شخص کو حلال نہیں ہے والا کرنا بغیر اجازت اپنے مالک
کے۔

۴۸۳۷: أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ عُمَانَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ
مُصْفَى قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ
عُمَرُو أَبِي شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَطَيَّبَ وَلَمْ
يَعْلَمْ مَهْ طَبٌّ قَلَّ ذَلِكَ فَهُوَ ضَامِنٌ۔

۴۸۳۷: حضرت عبداللہ بن عمرو بن ماسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص لوگوں کا طاب
کرتے اور وہ علم طیب (اور طاب) سے ناواقف ہو تو وہ ذمہ دار ہے
اور ضمان ہے۔

۴۸۳۸: تَرْجَمَ حَسْبُ سَابِقٍ۔

۴۸۳۸: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
الْوَلِيدُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنِ

أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ مِثْلَهُ سَوَاءً۔

خلاصہ الباب ۶۲ دلاء سے متعلق وضاحت: ہر ایک قوم پر اس کی دیت کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ان میں سے اس قسم کا جرم کرے گا کہ جس کی دیت خاندان والوں پر ہو تو اس کو دیت ادا کرنا ہوگی اور ولاء کی وضاحت یہ ہے کہ جو غلام آزاد ہو اس کا ترکہ اور وارث قریب نہ ہو تو اس کا ترکہ اس کے آزاد کرنے والے کو ملتا ہے اور اگر وہ غلام کسی جرم کا ارتکاب کرے تو دیت بھی آزاد کرنے والے کو ادا کرنا ہوتی ہے اب کسی شخص کے لئے یہ درست نہیں کہ اس غلام سے ولاء کا معاملہ کرے یعنی اس غلام کا ترکہ اپنے واسطے مقرر کرانے کی کوشش کرے اور اس غلام کی دیت کی ذمہ داری لے جس وقت تک کہ اس کا مالک اس کی اجازت نہ دے دے۔

علاج کے ضامن ہونے کا مفہوم: یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اس کی دوا سے یا علاج سے مر جائے تو اس کو دیت ادا کرنا ہوگی اور مسلمان حاکم کو چاہیے کہ ایسے ناواقف حکیم یا ڈاکٹر کو علاج کرنے سے منع کر دے اور ایسے شخص کا علاج معالجہ کرنا گناہ ہے اگر وہ باز نہ آئے تو اس کو قانون سے منع کرے اور یہی حکم ان لوگوں کا ہے جو کہ فرضی سند اور جعلی شہادت وغیرہ حاصل کر کے لوگوں کا علاج کرتے ہیں بلکہ ایسے افراد اور زیادہ مجرم ہیں سزا اور تعزیر کے مستحق ہیں۔

۲۱۹۳: بَابُ هَلْ يُؤَخَذُ أَحَدٌ بِجَرِيرَةٍ

باب: کیا کوئی شخص دوسرے کے جرم میں گرفتار اور ماخوذ

ہوگا؟

عَمْرٍو

۴۸۳۹: حضرت ابو رمدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اپنے والد کے ساتھ۔ آپ نے دریافت کیا (یعنی) میرے والد سے فرمایا: تمہارے ساتھ کون ہے؟ اس نے کہا: میرا لڑکا ہے آپ گواہ رہیں۔ آپ نے فرمایا: تمہارا جرم قصور اس پر نہیں ہے اور اس کا جرم تم پر نہیں ہے۔

۴۸۳۹: أَخْبَرَنِي هُرَيْرٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي جَرْرَةَ عَنْ إِبَادِ بْنِ لَيْطَةَ عَنْ أَبِي رَمَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مَعَ أَبِي فَقَالَ مَنْ هَذَا مَعَكَ قَالَ ابْنِي أَشْهَدُ بِهِ قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَا تَجْنِي عَلَيْهِ وَلَا يَجْنِي عَلَيْكَ۔

اہل خاندان پر دیت:

حدیث کے جملہ تمہارا جرم اور قصور اس پر نہیں ہے کا مطلب یہ ہے کہ جس طریقہ سے جاہلیت کا دستور تھا کہ واحد کے عوض اس کا بیٹا اور بیٹے کے عوض والد ماخوذ ہوتا تھا اسلام نے ایسے جاہلانہ قانون کو ختم اور منسوخ کر دیا۔ ہر ایک اپنے عمل اور جرم کا ذمہ دار ہے لیکن اسلام نے قاتل کے عاقلہ یعنی قاتل کے اہل خاندان پر دیت لازم کرنے کا جو قانون بنایا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ تاکہ وہ اہل خاندان ایسے جرائم پیشہ افراد کا خیال رکھیں اور ان کو جرم کے ارتکاب اور قتل جیسے بدترین فعل سے روکنے کی کوشش کریں اور انسان چونکہ اپنے خاندان والوں کے زعم میں ہی قتل تک کا ارتکاب کرتا ہے اس کی وجہ سے عاقلہ یعنی اہل خاندان پر دیت لازم کی جائے۔

۳۸۳۰: حضرت ثعلبہ بن زہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ انصار کے چند حضرات کو خطبہ بنا رہے تھے کہ اس دوران ان لوگوں نے کہا: یہ ثعلبہ بن یربوع کی اولاد ہیں کہ جنہوں نے دور جاہلیت میں فلاں آدمی کو مارا تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے فرمایا: یا خبر ہو جاؤ ایک آدمی کے جرم میں دوسرے شخص پر (۳ وان) نہیں ہوتا۔ یعنی ایک کے قصور کی وجہ سے دوسرا ماخوذ نہ ہوگا۔

۳۸۳۱: حضرت ثعلبہ بن زہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی ثعلبہ کے کچھ لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ آپ اس وقت خطبہ دے رہے تھے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ قبیلہ بنو ثعلبہ کے لوگ ہیں کہ انہوں نے فلاں آدمی کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے قتل کر دیا تھا۔ آپ نے فرمایا: ایک شخص کے قصور میں دوسرا نہیں پکڑا جائے گا۔

۳۸۳۲: حضرت ثعلبہ بن زہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی ثعلبہ کے کچھ لوگ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ دے رہے تھے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ قبیلہ بنو ثعلبہ کے لوگ ہیں کہ انہوں نے فلاں آدمی کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے قتل کر دیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص کے قصور میں دوسرا نہیں پکڑا جائے گا۔

۳۸۳۳: حضرت ثعلبہ بن زہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی ثعلبہ کے کچھ لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ آپ اس وقت خطبہ دے رہے تھے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ قبیلہ بنو

۳۸۳۰. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمِ الْأَبِيِّ يَرْبُوعِي قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ فِي أَنْاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعٍ قَتَلُوا فُلَانًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَهَتَفَ بِصَوْتِهِ إِلَّا لَا تَجْنِي نَفْسٌ عَلَى الْأُخْرَى۔

۳۸۳۱. أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلِيمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمِ قَالَ انْتَهَى قَوْمٌ مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعٍ قَتَلُوا فُلَانًا رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ لَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تَجْنِي نَفْسٌ عَلَى أُخْرَى۔

۳۸۳۲. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ سَمِعْتُ الْأَسْوَدَ بْنَ هِلَالٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ اتُّوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعٍ قَتَلُوا فُلَانًا رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْنِي نَفْسٌ عَلَى أُخْرَى۔

۳۸۳۳. أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَتَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سَلِيمٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ثعلبہ کے لوگ ہیں کہ انہوں نے فلاں آدمی کو صحابہ کرام میں سے قتل کر دیا تھا۔ آپ نے فرمایا ایک شخص کے تصور میں دوسرا نہیں پڑا جائے گا۔

وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعَ أَنَّ نَاسًا مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ أَصَابُوا رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ قَتَلَتْ فَلَانًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْبِي نَفْسٌ عَلَيَّ أُخْرَى قَالَ شُعْبَةُ أَيُّ لَا يُؤْخَذُ أَحَدٌ بِأَحَدٍ وَاللَّهِ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

۳۸۳۳: حضرت ثعلبہ بن زہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی ثعلبہ کے کچھ لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ آپ اس وقت خطبہ دے رہے تھے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ قبیلہ بنو ثعلبہ کے لوگ ہیں کہ انہوں نے فلاں آدمی کو صحابہ کرام میں سے قتل کر دیا تھا۔ آپ نے فرمایا: ایک شخص کے تصور میں دوسرا نہیں پڑا جائے گا۔

۳۸۳۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سَلِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يُتَكَلَّمُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعَ الَّذِينَ أَصَابُوا فَلَانًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَحْبِي نَفْسٌ عَلَيَّ نَفْسٌ۔

۳۸۳۵: حضرت ثعلبہ بن زہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی ثعلبہ کے کچھ لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ آپ اس وقت خطبہ دے رہے تھے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ قبیلہ بنو ثعلبہ کے لوگ ہیں کہ انہوں نے فلاں آدمی کو صحابہ کرام میں سے قتل کر دیا تھا۔ آپ نے فرمایا: ایک شخص کے تصور میں دوسرا نہیں پڑا جائے گا۔

۳۸۳۵: أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ لِي حَدِيثُهُ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي يَرْبُوعَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُتَكَلَّمُ النَّاسَ فَقَامَ إِلَيْهِ نَاسٌ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ الَّذِينَ قَتَلُوا فَلَانًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْبِي نَفْسٌ عَلَيَّ أُخْرَى۔

۳۸۳۶: حضرت طارق محاربی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ قبیلہ بنو ثعلبہ ہیں کہ انہوں نے فلاں شخص کو دورِ جاہلیت میں قتل کر دیا تھا، ہذا، انہوں نے فلاں شخص کو قتل کیا۔ آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھالے یہاں تک کہ میں نے آپ کی ہاتھوں کی سفید دیکھی۔ آپ فرماتے تھے: اللہ کے درمیان مواخذہ لڑنے سے نہیں لیا جائے گا۔ وہ سب یہی ہیں جو اب بھی لڑتے ہیں۔

۳۸۳۶: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عِيْسَى قَالَ أَتَيْتُ الْقُصْلُ مِنْ مُوسَى قَالَ أَتَيْتُ بَرِيدًا وَهُوَ ابْنُ رِيَادِ بْنِ أَبِي الْحَجْدِ عَنْ حَامِعِ بْنِ شَدَادٍ عَنْ طَارِقِ الْمُحَارَبِيِّ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ الَّذِينَ قَتَلُوا فَلَانًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَجَدَلْنَا بَنَانًا فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَى بَاصَ أَنْطِيبِهِ وَهُوَ يَقُولُ لَا تَحْبِي نَفْسٌ عَلَيَّ أُخْرَى۔

۲۱۹۳: بَابُ الْعَيْنِ الْعُورَاءِ السَّادَةِ لِمَكَانِهَا
إِذَا طُمِسَتْ

۳۸۳۷. أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ
أَبَانَا أَبُو عَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ وَهُوَ ابْنُ الْخُرَيْثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ
شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى
فِي الْعَيْنِ الْعُورَاءِ السَّادَةِ لِمَكَانِهَا إِذَا طُمِسَتْ
بِثَلْثٍ دِيَّتَهَا وَفِي الْبَيْدِ الشَّلَاءِ إِذَا قُطِعَتْ بِثَلْثٍ
دِيَّتَهَا وَفِي السِّنِّ السَّوْدَاءِ إِذَا نُرِعَتْ بِثَلْثٍ دِيَّتَهَا.

۲۱۹۵: بَابُ عَقْلِ الْأَسْنَانِ

۳۸۳۸. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ
عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْأَسْنَانِ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ -

۳۸۳۹. أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا
خَفْصُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي
عَرُوبَةَ عَنْ مَطَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأَسْنَانُ سِوَاءَ خَمْسًا -

۲۱۹۶: بَابُ عَقْلِ الْأَصَابِعِ

۳۸۵۰. أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا حَالِدٌ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِي
مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي
الْأَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ -

۳۸۵۱. أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ
رُبَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ غَالِبٍ النَّمَارِيُّ عَنْ
مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ

باب: اگر آنکھ سے دکھائی نہیں دیتا ہو لیکن وہ اپنی جگہ قائم
ہو اس کو کوئی شخص اکھاڑ دے

۳۸۳۷: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
رسول کریم ﷺ نے حکم فرمایا جو آنکھ بنا ہو لیکن اپنی جگہ قائم ہو پھر
وہ نکالی جائے تو اس میں آنکھ کی دیت تہائی دینی ہوگی اسی طرح جو
ہاتھ مثل ہو گیا ہو اس کے کانٹے میں ہاتھ کی تہائی دیت دینا ہوگی اسی
طرح جو دانت سیاہ پڑ گیا ہو اس کے نکالنے میں تہائی دیت ادا کرنا
ہوگی۔

باب: دانتوں کی دیت کے متعلق

۳۸۳۸: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
رسول کریم ﷺ نے فرمایا دانتوں میں پانچ اونٹ ہیں (یعنی ایک
دانت کے عوض پانچ اونٹ دینا ضروری ہے)

۳۸۳۹: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمام دانت برابر ہیں
برایک میں پانچ اونٹ ہیں۔

باب: انگلیوں کی دیت سے متعلق

۳۸۵۰: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے
ارشاد فرمایا: انگلیوں میں (دیت) دس دس اونٹ ہیں (یعنی ہر ایک
انگلی میں دس اونٹ ادا کرنا ہوں گے جو کہ مکمل دیت کا دسواں جزو
ہے)۔

۳۸۵۱: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے
ارشاد فرمایا: انھیں دس اونٹ ہیں ہر ایک میں دس اونٹ ہیں۔

نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْأَصَابِعُ سِوَاءَ عَشْرًا۔

۳۸۵۲: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا: انگلیاں تمام برابر ہیں ہر ایک میں (دس) دس دس اونٹ ہیں۔

۳۸۵۲: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَلْحَيْشٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ غَالِبِ التَّمَارِ عَنْ حَمِيدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَّ الْأَصَابِعَ سِوَاءَ عَشْرًا عَشْرًا مِنَ الْإِبِلِ۔

۳۸۵۳: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اس کتاب کو پایا جو کہ حضرت عمرو بن حزام کے پاس موجود تھی انہوں نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو لکھوایا تھا ان کے لیے اس میں لکھا تھا کہ انگلیوں میں دس دس اونٹ ہیں۔

۳۸۵۳: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيْبِ أَنَّهُ لَمَّا وَجَدَ الْكِتَابَ الَّذِي عِنْدَ آلِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ الَّذِي ذَكَرُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ لَهُمْ كُتُبًا فِيهِ وَبَيَّنَّا هَذَا مِنَ الْأَصَابِعِ عَشْرًا عَشْرًا۔

۳۸۵۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اور یہ برابر ہیں یعنی انگوٹھا اور چھنگلی انگلی۔

۳۸۵۴: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ هَذِهِ وَهَذِهِ سِوَاءَ بَعْضِي الْيَخْضَرُ وَالْإِبْهَامُ۔

۳۸۵۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: یہ اور یہ برابر ہیں یعنی انگوٹھا اور چھنگلی انگلی۔

۳۸۵۵: أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَهَذِهِ وَهَذِهِ سِوَاءَ الْإِبْهَامِ وَالْيَخْضَرُ۔

۳۸۵۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: انگلیوں کا منہ میں دس دس اونٹ ہیں۔

۳۸۵۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا الْأَصَابِعُ عَشْرٌ عَشْرٌ۔

۳۸۵۷: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ فتح فرمایا تو خطبہ دیا اور اس میں فرمایا: انگلیوں میں دس دس اونٹ ہیں۔

۳۸۵۷: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْخُرَيْبِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا افْتَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ رَفِي الْأَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ۔

۴۸۵۸: حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پشت مبارک خانہ کعبہ سے لگائے ہوئے تھے کہ انگلیاں برابر ہیں۔

۴۸۵۸. أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمِ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي عَطْفِهِ وَهُوَ مُسِنِدٌ ظَهْرَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ.

باب: ہڈی تک پہنچ جانے والا زخم

۴۸۵۹: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ فتح فرمایا تو خطبہ میں ارشاد فرمایا: ہر ایک زخم جو ہڈی کھول دے اس میں پانچ اونٹ ہیں۔

۲۱۹۷: بَابُ الْمَوَاضِعِ
۴۸۵۹: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْخُرَيْبِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا أَلْسَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ قَالَ فِي عَطْفِهِ رَأَى الْمَوَاضِعَ خَمْسَ خَمْسٍ.

باب: عمرو بن حزم کی حدیث اور راویوں

کا اختلاف

۴۸۶۰: حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کتاب تحریر فرمائی انہی یمن کے لئے اس میں فرض اور سات اور دیت کی حالت تحریر تھی وہ تحریر آپ نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بھیجی وہ پڑھی گئی انہی یمن پر اس میں تحریر تھا: "محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جو کہ اللہ عزوجل کے نبی ہیں رحمت نازل ہو اللہ عزوجل کی ان پر اور سلام شریحیل بن عبد کلال اور نعیم بن عبد کلال اور حارث بن عبد کلال کو معلوم ہو جو کہ رئیس ہیں قبیلہ ذی ریحین اور معافر اور ہمدان کے اس میں یہ بھی تحریر تھا کہ جو شخص مسلمان کو بلا وجہ قتل کر دے اور گواہان سے اس پر خون ثابت ہو (یا وہ شخص اقرار کرے) تو اس سے انتقام لیا جائے گا لیکن جس وقت مقتول کے ورثاء معاف کر دیں معلوم ہو کہ جان کی دیت سوا اونٹ ہیں اور ناک جس وقت پوری کائی جائے پوری دیت ہے (یعنی سوا اونٹ ہیں) اس طریقہ سے زبان کی اور ہونٹوں اور فوطوں اور شرم گاہ اور پشت اور دو آنکھ کی پوری دیت ہے اور ایک

۲۱۹۸: بَابُ ذِكْرِ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ
فِي الْعُقُولِ وَاجْتِلَافِ النَّاقِلِينَ لَهُ
۴۸۶۰: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ ابْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ كِتَابًا فِيهِ الْفَرَائِضُ وَالسُّنَنُ وَالذِّيَاتُ وَبَعَثَ بِهِ مَعَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقَرِئَتْ عَلَى أَهْلِ الْيَمَنِ هَذِهِ نُسَخَتُهَا مِنْ مُحَمَّدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شُرَحْبِيلَ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ وَنُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ وَالْخُرَيْبِ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ قَلِيلِ ذِي رُعَيْنٍ وَمُعَاوِرٍ وَهَمْدَانَ أَمَا بَعْدُ وَكَانَ فِي كِتَابِهِ أَنَّ مَنْ أَعْبَطَ مُؤِمِنًا قَتْلًا عَنْ يَتِيَةٍ فَإِنَّهُ قَوْدٌ إِلَّا أَنْ يَرْضَى أَوْلِيَاءُ الْمَقْتُولِ وَأَنَّ فِي النَّفْسِ

پاؤں میں آدھی دیت واجب ہے لیکن دونوں پاؤں میں پوری دیت ہے اور جو زخم دماغ کے مغز تک پہنچ جائے اس میں آدھی دیت (اور ایک نسخہ میں ہے کہ تہائی دیت ہے) اور جو زخم پیٹ تک پہنچے اس میں تہائی دیت ہے اور جس زخم سے ہڈی ہٹ جائے اس میں پندرہ اونٹ ہیں اور ہر ایک انگلی میں ہاتھ یا پاؤں کی دس اونٹ ہیں اور دانت میں پانچ اونٹ دیت ہے اور جس زخم سے ہڈی کھل جائے اس میں پانچ اونٹ دیت ہے اور مرد کو قتل کیا جائے گا عورت کے عوض اور سونے والے لوگوں (یعنی سناور وغیرہ پر) ایک ہزار دینار دیت ہے۔

الدِّبَّةُ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْأَنْفِ إِذَا أُرْعِبَ جَدْعُهُ لَدِيَّةٌ وَفِي اللِّسَانِ الدِّيَّةُ وَفِي الشَّقَتَيْنِ الدِّيَّةُ وَفِي نَيْصَتَيْ الدِّيَّةِ وَفِي الْعَيْنَيْنِ الدِّيَّةُ وَفِي الرَّجْلِ لِوَاحِدَةٍ يَصْفُ الدِّيَّةِ وَفِي الْمَأْمُومَةِ ثَلَاثُ الدِّيَّةِ وَفِي الْحَائِفَةِ ثَلَاثُ الدِّيَّةِ وَفِي الْمُنْقَلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي كُلِّ أَصْعٍ مِنْ أَصَابِعِ الْيَدِ وَالرَّجْلِ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْمَوْصِحَةِ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ وَأَنَّ الرَّحْلَ يُقْتَلُ بِالنَّسْرَةِ وَعَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ الْفُ دِينَارٌ خَالَفَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ ابْنُ بِلَالٍ۔

۳۸۶۱: ترجمہ سابق کے مطابق ہے اور اس روایت میں اس طرح ہے کہ ایک آنکھ میں آدھی دیت ہے اور ایک ہاتھ میں آدھی دیت ہے اور ایک پاؤں میں آدھی دیت ہے۔ امام نسائی بیہوش نے فرمایا کہ یہ روایت صحیح کے زیادہ نزدیک ہے یعنی یہ روایت درست معلوم ہوتی ہے اور اس کی سند میں سلیمان بن ارقم راوی ہیں جو کہ متروک الحدیث ہے۔

۳۸۶۲: أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ مَرْوَانَ بْنِ الْهَيْثَمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْعَنْسِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ ابْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ بِكِتَابٍ فِيهِ الْقَرَابِصُ وَالسُّنَنُ وَالذِّيَابُ وَبَعَثَ بِهِ مَعَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فُقَيْرِيَّةً عَلَى أَهْلِ الْيَمَنِ هَدِيَّةً نُسَخَتْهُ لَقَدْ كَرَّمْتُهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَفِي الْعَبِيِّ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ نَدِيَّةٍ وَفِي لَيْدِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَّةِ وَفِي الرَّحْلِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَّةِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهَذَا أَشْبَهُ بِالصَّوَابِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ وَسُلَيْمَانُ ابْنُ أَرْقَمٍ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ مُرْسَلًا۔

۳۸۶۲: حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کی کتاب کو پڑھا (یعنی ان کی تحریر پڑھی) جو کہ آپ نے عمرو بن حزم کے لئے تحریر فرمائی تھی جس وقت ان کو مقرر فرمایا تھا نجران والوں

۳۸۶۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَرَأْتُ كِتَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

پر۔ وہ کتاب حضرت ابو بکر بن حزم کے پاس تھی اس میں تحریر تھا کہ یہ بیان ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی جانب سے کہ اے اہل ایمان! تم لوگ اقرار کو مکمل کرو (یعنی معاہدہ کی پابندی کرو) اس کے بعد چند آیات تحریر فرمائیں اِنَّ اللّٰهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ تک پھر تحریر فرمایا کہ یہ تحریر زخموں کی ہے (یعنی زخم کی دیت سے متعلق) اور جان میں ایک سو اونٹ ہیں جس طریقہ سے اوپر گندرا۔

۴۸۶۳: حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ میرے پاس حضرت ابو بکر بن حزم ایک کتاب لے کر آئے جو کہ چمڑے کے ایک ٹکڑے پر لکھی تھی وہ رسول کریم ﷺ کی جانب سے تھی یہ ایک بیان ہے خدا اور اس کے رسول ﷺ کی جانب سے اے اہل ایمان! تم لوگ اقرار کو پورا کرو (یعنی معاہدات کی پابندی کرو) پھر اس کے بعد چند آیات کریمہ تلاوت فرمائیں پھر فرمایا کہ جان میں ایک سو اونٹ ہیں اور آنکھ میں پچاس اونٹ ہیں اور زخم مغز تک پہنچے اس میں تہائی دیت ہے اور جو پینٹ کے اندر تک پہنچ جائے اس میں ایک تہائی دیت ہے اور جس سے بڑی جگہ سے بل جائے اس میں پندرہ اونٹ ہیں اور انگلیوں میں (دیت) دس دس اونٹ ہیں اور دانتوں میں پانچ پانچ اونٹ دیت ہے اور جس زخم سے بڑی نظر آنے لگے اس میں دیت پانچ اونٹ ہیں (یعنی زخم ایسا سخت لگ جائے تو اس کی دیت پانچ اونٹ ہیں۔)

۴۸۶۴: حضرت عبداللہ بن ابی بکر بن حزم سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر بن حزم میرے پاس ایک تحریر لے کر آئے جو کہ چمڑے کے ایک ٹکڑے پر لکھی ہوئی تھی۔ رسول کریم ﷺ کی جانب سے یہ بیان ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی جانب سے اے ایمان والو پورا کرو اقرار کو اس کے بعد چند آیات کریمہ تلاوت فرمائیں پھر فرمایا، جان میں سو اونٹ ہیں اور آنکھ میں پچاس اونٹ ہیں اور ہاتھ میں پچاس اونٹ ہیں اور پاؤں میں پچاس اونٹ اور جو زخم مغز تک پہنچ جائے اس میں تہائی دیت ہے اور اگر (زخم) پیٹ کے اندر تک پہنچ جائے تو اس میں تہائی دیت ہے اور (جس زخم یا چوٹ سے) بڑی جگہ سے بل

الَّذِي كَتَبَ لِعَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ حِينَ بَعَثَهُ عَلٰى نَجْرَانَ وَكَانَ الْكِتَابُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ بْنِ حَزْمٍ فَكَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذَا بَيَانًا مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ وَكَتَبَ الْآيَاتِ مِنْهَا حَتَّى بَلَغَ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ثُمَّ كَتَبَ هَذَا كِتَابَ الْجِرَاحِ فِي النَّفْسِ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ نَعْوَةً۔

۴۸۶۳: أَخْرَجَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ جَاءَ نِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ حَزْمٍ بِكِتَابٍ فِي رُقْعَةٍ مِنْ آدَمَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ هَذَا بَيَانًا مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ فَتَلَا مِنْهَا آيَاتٍ ثُمَّ قَالَ فِي النَّفْسِ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْعَيْنِ خَمْسُونَ وَفِي الْيَدِ خَمْسُونَ وَفِي الرَّجْلِ خَمْسُونَ وَفِي الْأَمَامَةِ ثَلَاثُ الْيَدِيَّةِ وَفِي الْجَانِبَةِ ثَلَاثُ الْيَدِيَّةِ وَفِي الْمُنْقَلَبَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ لِرِيضَةٍ وَفِي الْأَصَابِعِ عَشْرَ عَشْرٍ وَفِي الْأَسْنَانِ خَمْسَ خَمْسٍ وَفِي الْمَوْضِعَةِ خَمْسٍ۔

۴۸۶۴: قَالَ الْخَيْرِيُّ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةٌ عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ الْكِتَابُ الَّذِي كَتَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ فِي الْعُقُودِ إِنَّ فِي النَّفْسِ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْأَنْفِ إِذَا أُوْعِيَ جَدْعًا مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْأَمَامَةِ ثَلَاثُ النَّفْسِ وَفِي الْجَانِبَةِ مِثْلَهَا وَفِي الْيَدِ خَمْسُونَ وَفِي الْعَيْنِ خَمْسُونَ وَفِي الرَّجْلِ خَمْسُونَ وَفِي كُلِّ إِصْبَعٍ

جائے اس میں دیت پندرہ اونٹ ہیں اور انگلیوں میں دس دس اونٹ ہیں اور اونٹوں میں پانچ پانچ اونٹ دیت ہے اور جس زخم سے ہڈی نظر آنے لگے اس میں پانچ اونٹ ہیں۔

۴۸۶۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا تو آپ کے دروازہ میں آنکھ لگا کر جھانکنے لگا جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو دیکھا (کہ وہ اس طرح سے بلا اجازت جھانک رہا ہے) تو آپ نے ایک لکڑی یا لوہا لے کر اس کی آنکھ پھوڑ ڈالنے کا ارادہ فرمایا جب اس نے یہ دیکھا تو اپنی آنکھ ہٹالی اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تو اسی طرح سے اپنی آنکھ اسی جگہ لگائے رکھتا تو میں تیری آنکھ پھوڑ ڈالتا۔

۴۸۶۶: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ کے دروازہ میں ایک آدمی نے سوراخ میں سے جھانکا اس وقت آپ کے پاس ایک لکڑی تھی کہ جس سے آپ سر کھایا کرتے تھے جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو فرمایا: اگر مجھ کو معلوم ہوتا کہ تو مجھ کو دیکھ رہا ہے تو میں تیری آنکھ میں یہ لکڑی گھسا دیتا۔ کان اسی ضرورت سے بنایا گیا ہے تاکہ آنکھ سے جھانکنے کی ضرورت باقی نہ رہے۔

باب: جو کوئی اپنا انتقام لے لے اور وہ بادشاہ (یا شرعی

حاکم) سے نہ کہے

۴۸۶۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بلا اجازت کسی سے مکان میں جھانکے پھر گھر کا مالک اس کی آنکھ پھوڑ ڈالے تو جھانکنے والا نہ تو (اس سزا کی وجہ سے) دیت وصول کر سکے گا اور نہ ہی انتقام لے سکے گا۔

۴۱۹۹: باب من اقتص وأخذ حقه دون

السلطان

۴۸۶۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَنَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ تَشِيرِ بْنِ نَهْلِكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَطْلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ بغيرِ إِذْنِهِمْ فَفَقَرُوا عَيْنَهُ فَلَا دِيَّةَ لَهُ وَلَا فِصَاصَ -

بلا اجازت جھانکنے والا:

یعنی ایسا بد اخلاق شخص نہ کسی دیت کا مستحق ہے اور نہ کسی قسم کے بدلے کا بلکہ خود اس نے بہت بڑے جرم کا ارتکاب کیا۔

۴۸۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر ایک شخص تیری اجازت کے بغیر تجھ کو جھانکے اور تو اس کے پتھر مار دے اور اس کی آنکھ پھوڑ دے تو تجھ پر کسی قسم کا حرج نہیں ہے یا تجھ پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

۴۸۶۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے کہ اس دوران مروان کالزکا ان کے سامنے سے نکلنے لگا انہوں نے منع فرمایا اس نے نہیں مانا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے اس کو مارا اور وہ روتا ہوا مروان کے پاس پہنچا۔ مروان نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہا تم نے اپنے بھتیجے کو کس وجہ سے مارا؟ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے اس کو نہیں مارا بلکہ شیطان کا مارا ہے۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے تمہارے میں سے جس وقت کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو اور اس کے سامنے سے کوئی شخص گزرنا چاہے تو جہاں تک ممکن ہو اس کو روک دے اور منع کر دے اگر وہ نہ مانے تو اس سے جنگ کرے اس لیے کہ وہ شیطان ہے۔

باب: ان احادیث کا تذکرہ جو کہ سنن کبریٰ میں موجود

نہیں ہیں لیکن مجتہبی میں اضافہ کی گئی ہیں اس

آیت کریمہ کی تفسیر

وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا

سے متعلق

۴۸۷۰: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو حضرت عبدالرحمن بن ابزی نے حکم فرمایا کہ تم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان آیات کریمہ کے بارے میں دریافت کرو ان میں سے ایک آیت کریمہ: وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا چنانچہ میں نے اس سلسلہ میں ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت کریمہ منسوخ نہیں

۴۸۶۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ امْرَأًا أَطْلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَخَذَلْتَهُ فَفَقَاتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ حَرَجٌ وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى جُنَاحٌ.

۴۸۶۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سَلِيمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيُ فَإِذَا بَاهَنَ لِمُرْوَانَ بِمُرٍّ بَيْنَ يَدَيْهِ لَمَّا رَأَاهُ فَلَمْ يَرْجِعْ لَضَرْبَةٍ لَخَرَجَ الْغُلَامُ يَبْكِي حَتَّى أَتَى مُرْوَانَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ مُرْوَانُ لِأَبِي سَعِيدٍ لِمَ ضَرَبْتَ ابْنَ أَخِيكَ قَالَ مَا ضَرَبْتُهُ إِنَّمَا ضَرَبْتُ الشَّيْطَانَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ فَأَرَادَ إِنْسَانٌ بِمُرٍّ بَيْنَ يَدَيْهِ لَمَّا رَأَاهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ أَبِي فَلْيَقَاتِلْهُ لِأَنَّهُ شَيْطَانٌ.

۲۴۰۰: باب ما جاء في كتاب العصاص من

المجتبى مما ليس في السنن تاويل قول

الله عز وجل ومن يقتل مؤمنا متعمدا

فجزاؤه جهنم خالدا فيها

۴۸۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لُقْطًا قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ ابْزَى أَنَّ أَسَالَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ وَعَنْ هَذِهِ

ہے اور دوسری آیت کریمہ (کہ جس کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے معلوم کرنے کے بارے میں حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر نے حکم فرمایا تھا وہ ہے) وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ تَوْحِيدًا لَّهُ - تو اس پر انہوں نے فرمایا: یہ آیت کریمہ مشرکین کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

۳۸۷۱: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اہل کوفہ نے آیت کریمہ: وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِدًا کے متعلق اختلاف کیا ہے (یعنی یہ آیت کریمہ منسوخ ہے یا نہیں؟) تو میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا یہ آیت کریمہ تو آخر میں نازل ہوئی ہے اور اس کو کسی آیت نے منسوخ نہیں کیا۔

الآيَةِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ قَالَتْ نَزَلَتْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ -

۳۸۷۱: أَخْبَرَنَا أَزْهَرُ بْنُ جَمِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النَّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ اِخْتَلَفَ أَهْلُ الْكُوفَةِ فِي هَذِهِ الْآيَةِ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِدًا فَرَحَلْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ لَسَأَلْتُهُ فَقَالَ نَزَلَتْ فِي آخِرِ مَا أَنْزَلَتْ وَمَا نَسَخَهَا شَيْءٌ -

مسلمان کے قاتل کی توبہ قبول ہوگی یا نہیں؟

اس بارے میں سورہ نساء کی آیت اس طرح ہے: وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا لِعِنِّ جَوْشَعُ كَيْسِي مَسْلَمًا كَوَقْدِ قَتْلٍ كَرْدٍ تُوَّاسٍ كَابِدَلٍ (اور اس کی سزا) یہ ہے کہ قاتل دوزخ میں جائے گا اور وہ ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہے گا۔ اس آیت کریمہ سے مسلمان کے قاتل کا ہمیشہ دوزخ میں رہنا معلوم ہوتا ہے اور اس کی توبہ بھی قبول نہ ہوگی اور سورہ فرقان کی آیت اس طرح ہے: إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک اعمال کرے (تو اس کی توبہ قبول ہے) اس آیت کریمہ کے آخری حصہ سے مسلمان کے قاتل کی توبہ قبول ہونا معلوم ہوتا ہے تو بظاہر ان دونوں آیت کریمہ میں تضاد ہے لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس اختلاف کو اسی طرح ختم فرمایا ہے کہ سورہ نساء والی پہلی آیت کریمہ: وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا منسوخ نہیں ہے بلکہ وہ آیت مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے اور دوسری آیت کریمہ جو کہ سورہ فرقان میں نازل ہوئی ہے یعنی: إِلَّا مَنْ تَابَ آخِر تک یا تو حکم کے اعتبار سے یہ آیت کریمہ منسوخ ہے اور یا یہ آیت کریمہ مشرکین کے حق میں نازل ہوئی ہے یعنی جو کہ فرسی کو ناحق قتل کر دے تو اگر وہ ایمان لے آئے تو اس کی توبہ قبول ہے کیونکہ اس میں واضح طور سے توبہ کرنا اور ایمان لانا فرمایا گیا ہے۔

۳۸۷۲: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کیا جو شخص کسی مسلمان کو قتل کر دے تو اس کی توبہ قبول ہے یا نہیں تو انہوں نے کہا نہیں اس پر میں نے سورہ فرقان کی آیت تلاوت کی: وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ

۳۸۷۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ حُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ أَبِي بَرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ هَلْ لِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِدًا مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ لَا وَقُرَأَتْ عَلَيْهِ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ وَالَّذِينَ لَا

يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ هَذِهِ آيَةٌ مَكِّيَّةٌ نَسَخْتَهَا آيَةً مَدَنِيَّةً وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ-

۴۸۷۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْمُهَنْبِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سَأَلَ عَمْرًا قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا ثُمَّ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاللَّهِ لَوْ أَنَّ التَّوْبَةَ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَجِيءُ مُتَعَلِّقًا بِالْقَاتِلِ تَشَعْبُ أَوْ دَاجَةٌ دَمَا يَقُولُ سَلْ هَذَا فِيمَ قَتَلْتَنِي ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ أَنْزَلَهَا وَمَا نَسَخَهَا-

۴۸۷۴: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا النَّصْرُ ابْنُ شَمِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَكْرِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الرَّوْرِ-

۴۸۷۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ شَمِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنْبَأَنَا فِرَاسٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ-

۴۸۷۳: حضرت سالم بن ابی جعد حبشیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی نے دریافت کیا کہ اگر ایک شخص مسلمان کو قصداً قتل کر دے تو پھر توبہ کرے اور ایمان لے آئے اور نیک کام کرے کیا اس کی توبہ قبول ہوگی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس کی توبہ کس طرح قبول ہوگی میں نے تمہارے نبی سے سنا خدا تعالیٰ ان پر رحمت اور سلام نازل فرمائے کہ (قیامت کے دن) مقتول شخص قاتل کو پھنک کر لائے گا اور اسکی رگوں سے خون جاری ہوگا اور وہ کہے گا (اے میرے پروردگار) اس نے مجھ کو قتل کیا ہے پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ حکم اللہ عزوجل نے نازل فرمایا اور اس کو منسوخ نہیں فرمایا۔

۴۸۷۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بڑے گناہ یہ ہیں اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک کرنا۔ والدین کی نافرمانی کرنا ناحق قتل کرنا۔ جھوٹ بولنا۔

۴۸۷۵: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بڑے گناہ یہ ہیں: اللہ عزوجل کے برابر دوسرے کو کرنا والدین کی نافرمانی کرنا، جھوٹی قسم کھانا۔

۳۸۷۶: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقِيُّ عَنِ الْفَضِيلِ بْنِ عَزْوَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الْعَبْدُ حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔

۳۸۷۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ زنا کا ارتکاب نہیں کرتا ہے جس وقت وہ ایمان رکھتا ہو اور شراب نہیں پیتا ہے جب وہ ایمان رکھتا ہو اور چوری نہیں کرتا ہے جب وہ ایمان رکھتا ہو اور خون نہیں کرتا ہے جب وہ ایمان رکھتا ہو۔ (یعنی جب وہ ان خباثت میں مبتلا ہوتا ہے تو دیا وہ اپنے ایمان کو طاق نہیں رکھتا ان کہا نہیں پتا؛ ہوتا ہے)۔

رحمت سے بندگان

۳۱

کتاب قطع السار

چور کا ہاتھ کاٹنے سے متعلق احادیث مبارکہ

باب: چوری کس قدر سخت گناہ ہے؟

۳۸۷۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت زانی زنا کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کے ساتھ ایمان نہیں رہتا، اسی طرح سے جس وقت کوئی چوری کا ارتکاب کرتا ہے تو ایمان اس کے ساتھ نہیں رہتا اور جس وقت (شرابی) شراب پیتا ہے تو اس وقت ایمان نہیں ہوتا اور جب کوئی شخص لوٹ مار کرتا ہے کہ جس کی جانب لوگ دیکھیں تو وہ ایماندار نہیں رہتا۔

۲۲۰۱: بَابُ تَعْظِيمِ السَّرِقَةِ

۳۸۷۷: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سَلِيمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَزِيءُ الزَّانِي حِينَ يَزِيءُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهَبُ نَهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْكَعُ النَّاسُ إِلَيْهَا أَبْصَارَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔

گناہ کبیرہ کرنے والا مسلمان:

مطلب یہ ہے کہ مذکورہ بالا اس قدر شدید اور سخت گناہ ہیں کہ انسان سے ایمان کو ختم کر دیتے ہیں اور انسان بے ایمان بن جاتا ہے مذکورہ بالا حدیث شریف سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایمان کے لیے اعمال صالحہ ضروری ہیں اس مسئلہ میں مزید تفصیل ہے معزز کہتے ہیں کہ ایسا گناہ گار مسلمان نہ مؤمن رہتا ہے اور نہ کافر بلکہ ان دونوں کے درمیان معلق رہتا ہے مزید تفصیل کے لیے کتب علم کلام و عقائد ملاحظہ فرمائیں۔

۳۸۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت زنا کرنے والا شخص زنا کا ارتکاب کرتا ہے تو ایمان اس کے ساتھ نہیں رہتا اسی طرح چور چوری کرتا ہے تو ایمان اس کے ساتھ نہیں رہتا اور جو شراب پیتا ہے تو

۳۸۷۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلِيمَانَ ح وَأَبَانَا أَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي حَمْرَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي

اس وقت ایمان ساتھ نہیں ہوتا۔

هَرِيرَةٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ أَحْمَدُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ نَمَّ التَّوْبَةُ مَعْرُوضَةٌ بَعْدَ.

۳۸۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت کوئی شخص زنا کا ارتکاب کرتا ہے تو وہ شخص منومن نہیں (باقی) رہتا اور چوتھی ایک بات یہ بیان فرمائی جس کے بارے میں راوی کا کہنا ہے کہ میں بھول گیا جس وقت یہ کام کہے تو اس نے اسلام کو اپنے اوپر سے اتار ڈالا (یعنی ایسے شخص سے اسلام کا ذمہ بری ہے) لیکن اگر پھر وہ توبہ کرے تو اللہ عزوجل معاف فرما دے گا۔

۳۸۷۹ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْمَرْوَزِيُّ أَبُو عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَانَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ أَبِي زَيْدٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هَرِيرَةَ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَذَكَرَ رَابِعَةً فَسَيِّئُهَا فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ.

۳۸۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل چور پر لعنت بھیجے وہ اٹھنے کی چوری کرتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے وہ رستی کی چوری کرتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے (یعنی معمولی سے مال کے لئے ہاتھ کاٹ جانا قبول اور منظور کرتا ہے جو کہ خلاف عقل ہے)۔

۳۸۸۰ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ح وَأَبَانَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَعَنَ اللَّهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقَطَّعُ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحُلَّ لُقُطْعُ يَدُهُ.

باب: چور سے چوری کا اقرار کرانے کے لئے اس کے

۲۲۰۲: بَابُ امْتِحَانِ السَّارِقِ بِالضَّرْبِ

ساتھ مار پیٹ کر نایا اس کو قید میں ڈالنا

وَالْحَبْسِ

۳۸۸۱: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک مرجہ قبیلہ کلابی کے لوگ آئے اور انہوں نے کہا کپڑا بننے والوں نے ہمارا سامان چوری کر لیا ہے چنانچہ حضرت نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کپڑا بننے والوں کو کچھ دن تک قید میں رکھا پھر چھوڑ دیا وہ قبیلہ کلابی کے لوگ نعمان کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ تم نے ان کپڑا بننے والوں کو چھوڑ دیا نہ تو تم نے ان کی جانچ کی نہ تم نے ان کو مارا۔ نعمان

۳۸۸۱ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي أَزْهَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحِرَازِيُّ عَنِ الْعُمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّهُ رَفَعَ إِلَيْهِ نَفْرًا مِنَ الْكَلَابِيِّينَ أَنَّ حَاكِمَةَ سَرَقُوا مَتَاعًا فَحَبَسَهُمْ أَيَّامًا ثُمَّ خَلَّى سَبِيلَهُمْ فَأَتَوْهُ فَقَالُوا حَلِّيتْ سَبِيلَ هَؤُلَاءِ يَا أَمِيحَانَ وَلَا ضَرْبَ

نے فرمایا تم کیا چاہتے ہو وہ کہہ لو تو میں ان کو ماروں لیکن اگر تمہارا سامان ان کے پاس سے نکل آیا تو بہتر ہے ورتہ میں اسی مقدار میں تمہاری پشت پر ماروں گا۔ انہوں نے کہا یہ تمہارا حکم ہے۔ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے کہا یہ اللہ کا حکم ہے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے۔

۳۸۸۲: حضرت بہز بن حکیم نے اپنے والد سے روایت کی انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو اپنے گمان پر قید کر دیا پھر ان کو چھوڑ دیا۔

۳۸۸۳: حضرت بہز بن حکیم سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو قید کر لیا اپنے گمان پر اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو چھوڑ دیا۔

باب: چوری کرنے والے کو تعلیم دینا

۳۸۸۳: حضرت ابو امیہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چور حاضر ہوا جو کہ اقرار کرتا تھا لیکن اس کے پاس دولت نہیں ملی (یعنی چوری کا مال اس کے پاس موجود نہ تھا) آپ نے اس سے فرمایا: میں تو نہیں سمجھتا کہ تُو نے چوری کی ہوئی۔ اس نے عرض کیا: نہیں! میں نے ہی چوری کی ہے۔ آپ نے فرمایا: اس کو لے جاؤ اور اس کا ہاتھ کاٹ ڈالو پھر لے کر آنا۔ چنانچہ اس کو لوگ لے گئے اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا پھر لے کر آئے آپ نے فرمایا: کہو کہ میں اللہ سے معافی چاہتا ہوں تو یہ کرتا ہوں اس نے کہا: میں معافی چاہتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔ آپ نے دُعا مانگی کہ یا اللہ! اس کو معاف فرما دے۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان: ((مَا أَخَالَكَ سَرَقْتَ)) یعنی میں نہیں خیال کرتا کہ تو نے چوری کی ہے۔ آپ نے یہ اس وجہ سے فرمایا تا کہ وہ اپنا گمان ظاہر نہ کرے کیونکہ شریعت حد قائم کرنے اور سزا دینے کا حکم اس سے کرتی ہے تا کہ دوسرے لوگ اس سے عبرت حاصل کریں کسی کے عیب کا اظہار مقصود نہیں ہوتا واضح رہے کہ حد و دوراصل اللہ عزوجل کا حق ہیں نہ کہ بندوں کا۔

فَقَالَ النُّعْمَانُ مَا شِئْتُمْ إِنْ شِئْتُمْ أَضْرِبَهُمْ فَإِنْ أَمَرَ اللَّهُ مَتَاعَكُمْ فَذَاكَ وَالْأَخَذْتُ مِنْ طَهْرِكُمْ مِثْلَهُ قَالُوا هَذَا حُكْمُكَ قَالَ هَذَا حُكْمُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولِهِ ﷺ.

۳۸۸۲: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَسَسَ نَاسًا فِي تَهْمَةٍ.

۳۸۸۳: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ مَسْرُوقٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَسَسَ رَجُلًا فِي تَهْمَةٍ ثُمَّ خَلَّى سَبِيلَهُ.

۲۲۰۳: بَابُ تَلْقِينِ السَّارِقِ

۳۸۸۳: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الْمُنْذِرِ مَوْلَى أَبِي ذَرٍّ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ التَّمُذُومِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَيْصٍ بِاعْتَرَفَ اعْتِرَافًا وَلَمْ يُوْجَدْ مَعَهُ مَتَاعٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَخَالَكَ سَرَقْتَ قَالَ بَلَى قَالَ أَذْهَبُوا بِهِ فَاقْطَعُوهُ ثُمَّ جِئُوا بِهِ فَقَطَعُوهُ ثُمَّ جَاءُوا بِهِ فَقَالَ لَهُ قُلْ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَاتُّوبُ إِلَيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَاتُّوبُ إِلَيْهِ قَالَ اللَّهُمَّ تَبَّ عَلَيْهِ.

باب: جس وقت چور حاکم تک پہنچ جائے پھر

مال کا مالک اُس کا

جرم معاف کر دے اور اس حدیث

میں اختلاف

۴۸۸۵: حضرت صفوان بن اُمیہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ان کی چادر چوری کی۔ وہ چور کو خدمت نبوی میں لے کر حاضر ہوئے۔ آپ نے حکم فرمایا اس کے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں۔ مضمون تحریر کرنے والے نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے اس کا جرم معاف کر دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو وہب! ہم لوگوں کے پاس آنے سے قبل کس وجہ سے تو نے اس کو معاف نہیں کر دیا تھا؟ پھر آپ ﷺ نے اُس (چور) کا ہاتھ کٹوایا۔

۲۴۰۴: بَابُ الرَّجُلِ يَتَجَاوَزُ لِلسَّارِقِ عَنْ

سَرِقَتِهِ بَعْدَ أَنْ يَأْتِيَ بِهِ الْإِمَامُ وَذِكْرُ

الِاخْتِلَافِ عَلَى عَطَاءٍ فِي حَدِيثِ صَفْوَانَ

بْنِ أُمِيَّةٍ فِيهِ

۴۸۸۵: أَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُوَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمِيَّةٍ أَنَّ رَجُلًا سَرَقَ بُرْدَةً لَهُ فَرَفَعَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِقَطْعِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ تَجَاوَزْتُ عَنْهُ فَقَالَ أَمَا وَهَبِ أَقْلًا كَانَ قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنَا بِهِ لَقَطَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

کے معاف نہ ہونے سے متعلق:

مذکورہ بالا حدیث سے واضح ہے کہ جس وقت کسی جرم کا مقدمہ حاکم یا امیر المؤمنین تک پہنچ جائے تو اس وقت سے معاف نہیں ہوتی۔ کتب فقہ میں اس مسئلہ کی تفصیل ہے۔

آگے حدیث ۴۸۸۸ کے آخری جملے کا مطلب بھی یہ ہے کہ آپ نے فرمایا: تم اگر اس چور کو میرے پاس حاضر کرنے سے قبل معاف کر دیتے یا چھوڑ دیتے تو کوئی بات نہیں تھی لیکن اب ایسا کرنا ممکن نہیں ہے (کیونکہ حاکم کے پاس جانے کے بعد حدود معاف نہیں ہوتیں)۔

۴۸۸۶: حضرت صفوان بن اُمیہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ان کی چادر چوری کی۔ وہ چور کو خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں لے کر حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اس کے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں۔ حضرت صفوان نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے اس کا جرم معاف کر دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو وہب! ہم لوگوں کے پاس آنے سے قبل اس وجہ سے تو نے اس کو معاف نہیں کر دیا تھا؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس (چور) کا ہاتھ کٹوایا۔

۴۸۸۶: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ مُرْقَعٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمِيَّةٍ أَنَّ رَجُلًا سَرَقَ بُرْدَةً فَرَفَعَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ تَجَاوَزْتُ عَنْهُ قَالَ فَلَوْلَا كَانَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ يَا أبا وَهَبٍ لَقَطَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۸۸۷: حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کپڑے کی چوری کی پھر وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا گیا۔ آپ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔ جس شخص کا کپڑا تھا اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کپڑا میں نے اس کو دے دیا ہے (یعنی اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر چوری کی حد قائم نہ فرمائیں)۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو نے اس سے پہلے کس وجہ سے نہیں کہا؟

باب: کوئی چیز محفوظ ہے اور کوئی غیر محفوظ (جسے چرانے پر چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جاسکتا)

۳۸۸۸: حضرت صفوان بن امیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا پھر نماز ادا فرمائی پھر اپنی چادر پیٹ کر سر کے نیچے رکھ لی اور سو گئے پھر چور آیا اور چادر ان کے سر کے نیچے سے کھینچ لی (اور وہ جاگ گئے) انہوں نے چور کو پکڑ لیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر آئے اور کہا: اس نے میری چادر چوری کر لی ہے۔ آپ نے چور سے پوچھا: تو نے چادر چوری کی ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے دو آدمیوں سے کہا کہ اس کو لے جاؤ اور اس کا ہاتھ کاٹ ڈالو۔ اس پر صفوان نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری یہ نیت نہیں تھی کہ ایک چادر کے عوض اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ آپ نے فرمایا: یہ کام (سوچنا) پہلے کرنے کا تھا۔

۳۸۸۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صفوان بن امیہ مسجد میں سو رہے تھے اور ان کے نیچے چادر تھی جو کہ کوئی چور لے گیا۔ حضرت صفوان رضی اللہ عنہ جس وقت اٹھے تو چور جاچکا تھا لیکن وہ دوڑے اور انہوں نے اس کو پکڑ لیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے کر حاضر ہوئے آپ نے اس کا ہاتھ پکڑنے کا حکم فرمایا۔ حضرت صفوان نے فرمایا: یا رسول اللہ! میری چادر اس قابل نہیں کہ اس کے عوض ایک شخص کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ آپ نے فرمایا: یہ پہلے کس وجہ سے خیال نہیں کیا۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت کی

۳۸۸۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ نَعِيمٍ قَالَ قَالَ أَنبَانَا حَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رِبَاحٍ أَنَّ رَجُلًا سَرَقَ ثَوْبًا فَأَتَى بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِقَطْعِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ لَكَ قَالَ فَهَلَا قَبْلَ الْآنِ۔

۲۲۰۵: بَابُ مَا يَكُونُ حِرْزًا وَمَالًا

يَكُونُ

۳۸۸۸: أَخْبَرَنِي هَلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ هُوَ ابْنُ أَبِي بَشِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ أُمَيَّةَ أَنَّهُ طَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلَّى ثُمَّ لَفَّ رِدَاءَهُ لَهُ مِنْ بُرْدٍ فَوَضَعَهُ تَحْتِ رَأْسِهِ فَنَامَ فَاتَاهُ لَيْسَ فَاَسْتَلَّهُ مِنْ تَحْتِ رَأْسِهِ فَاتَّخَذَهُ فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا سَرَقَ رِدَائِي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ اسْرُقْتَ رِدَاءَهُ هَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ أَذْهَبَا بِهِ فَأَقْطَعَا يَدَهُ قَالَ صَفْوَانُ مَا كُنْتُ أُرِيدُ أَنْ تَقْطَعَ يَدَهُ فِي رِدَائِي فَقَالَ لَهُ قُلُوا مَا قَبْلَ هَذَا خَالَفَهُ أَشْعَثُ بْنُ سَوَادٍ۔

۳۸۸۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي خَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ يَعْنِي ابْنَ الْعَلَاءِ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ صَفْوَانُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ وَرِدَاؤُهُ تَحْتَهُ فَسَرَقَ فَنَامَ وَ لَدَّ ذَهَبَ الرَّجُلُ فَأَذْرَعَهُ فَاتَّخَذَهُ فَحَاءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِقَطْعِهِ قَالَ صَفْوَانُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا بَلَغَ رِدَائِي أَنْ يُقْطَعَ فِيهِ رَجُلٌ قَالَ هَلَا كَانَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنَا بِهِ

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ اشْعَثُ ضَعِيفٌ۔

سند میں راوی اشعث ضعیف راوی ہیں۔

۳۸۹۰: أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ أَسْبَاطٍ عَنْ مِمَالِدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ أُحْتَبِ صَفْوَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ كُنْتُ نَائِمًا لِي الْمَسْجِدِ عَلَى خَيْمَتِهِ لِي لَمَنَّا ثَلَاثُونَ دِرْهَمًا لَجَاءَ رَجُلٌ لَأَخْتَلَسَهَا مِنِّي فَأَخَذَ الرَّجُلُ فَأَيَّ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَأَمَرَ بِهِ لِيُقَطَعَ لَأَتَيْتُهُ لَقُلْتُ اتَّقِطْعُهُ مِنْ أَجْلِ ثَلَاثِينَ دِرْهَمًا أَنَا أبيعُهُ وَأَتَيْتُهُ لَمَنَّا قَالَ فَهَلَّا كَانَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ۔

۳۸۹۰: حضرت صفوان بن اُمیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں ایک چادر پر سو رہا تھا جو کہ تمیں درہم مالیت کی تھی کہ ایک آدمی آیا اور وہ چادر (مجھ پر سے) اچک کر لے گیا پھر وہ شخص پکڑا گیا رسول کریم ﷺ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔ میں آپ کے پاس گیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! تمیں درہم کے لئے آپ اس شخص کا ہاتھ کاٹ رہے ہیں؟ میں چادر اسی کو فروخت کر رہا ہوں اور اس کی قیمت اس شخص کے ذمہ ادھار کر رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا: پھر میرے پاس آنے سے قبل تم نے ایسا کس وجہ سے کیوں نہ کر لیا؟

خلاصہ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ اگر تم مقدمہ میرے پاس پیش کرنے سے قبل ایسا کرتے تو زیادہ بہتر تھا اور اس پر حد قائم نہ ہوتی (جیسا کہ گذشتہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حاکم کے پاس مقدمہ پیش کرنے سے قبل اگر مالک معاف کر دے تو حد ساقط ہو جاتی ہے بعد میں نہیں بہر حال آپ کے فرمان کا حاصل یہ ہے کہ اب چادر اس کو فروخت کرنے اور معاف کرنے سے حد قائم نہ ہوگی۔

۳۸۹۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا آسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا وَ ذَكَرَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ أُمَيَّةَ أَنَّهُ سُرِقَتْ خَيْمَتُهُ مِنْ تَحْتِ رَأْسِهِ وَهُوَ نَائِمٌ لِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ اللَّصُّ لَجَاءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَمَرَ بِقَطْعِهِ فَقَالَ صَفْوَانُ اتَّقِطْعُهُ قَالَ فَهَلَّا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ تَرَكْتَهُ۔

۳۸۹۱: حضرت صفوان بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی ایک چادر ان کے سر کے نیچے سے چوری ہو گئی جس وقت وہ مسجد نبوی میں سو رہے تھے۔ پھر وہ چور بھی پکڑا گیا۔ لوگ اس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر حاضر ہوئے۔ آپ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ حضرت صفوان نے فرمایا: یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا ہاتھ کاٹ رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم نے میرے پاس لانے سے قبل اس کو کیوں نہیں چھوڑ دیا؟

۳۸۹۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ حِلْزَانَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تَعَاَفَرُوا الْعُدُودَ قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ لَمَّا آتَانِي مِنْ حَدِّ لَقَدْ وَجِبَ۔

۳۸۹۲: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم حدود کو معاف کر دو میرے پاس آنے سے قبل قبل پھر میرے پاس جو حد کا مقدمہ پیش ہو تو اس میں تو حد لازم ہوگی۔

۳۸۹۳: قَالَ الْخَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةٌ عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ

۳۸۹۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم

يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عُمَرُو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ تَعَالَوْا الْحُدُودَ
فِيَمَا بَيْنَكُمْ لِمَا بَلَّغْتَنِي مِنْ حَدِّ لَقَدْ وَجَبَ.

۳۸۹۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً مَخْزُومِيَّةً
كَانَتْ تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ فَتَجْحَدُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ يَدَيْهَا.

۳۸۹۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنبَأَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَتْ امْرَأَةٌ
مَخْزُومِيَّةً تَسْتَعِيرُ مَتَاعًا عَلَى أَلْسِنَةِ جَارَاتِهَا وَ
تَجْحَدُهُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَطْعِ يَدَيْهَا.

۳۸۹۶: أَخْبَرَنَا عُفْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي
الْحَسَنُ بْنُ حَمَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَاشِمٍ
الْحَنَبِيُّ أَبُو مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ
تَسْتَعِيرُ الْحُلِيَّ لِلنَّاسِ ثُمَّ تُسِيكُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ لَيْسَبْ هَذِهِ الْمَرْأَةُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتَرُدُّ مَا
تَأْخُذُ عَلَى الْقَوْمِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُمْ يَا بِلَالُ
فَاخُذْ يَدَيْهَا فَاقْطَعْهُمَا.

۳۸۹۷: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْخَلِيلِ عَنْ شُعَيْبِ
ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ
تَسْتَعِيرُ الْحُلِيَّ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَعَارَتْ مِنْ ذَلِكَ حُلِيًّا لَجَمْعَتِهِ ثُمَّ
أَمْسَكَتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيْسَبْ هَذِهِ الْمَرْأَةُ وَتُرَدُّ مَا عِنْدَهَا مِرَارًا فَلَمْ

حدود کو معاف کر دو میرے پاس آنے سے قبل قبل پھر میرے پاس جو
حد کا مقدمہ پیش ہوا تو اس میں تو حد لازم ہوگی۔

۳۸۹۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ایک
عورت قبیلہ مخزوم کی لوگوں کا سامان مانگ کر لیا کرتی تھی بعد میں وہ
انکار کر دیتی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم
فرمایا۔

۳۸۹۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے
ایک عورت قبیلہ مخزوم کی اپنی ہمسائیہ عورتوں کی معرفت
لوگوں کا سامان مانگ کر لیا کرتی تھی بعد میں وہ انکار کر دیتی
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم
فرمایا۔

۳۸۹۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
ایک عورت لوگوں سے زیور ادا کار مانگا کرتی تھی پھر ان کو واپس
نہ لوٹاتی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو توبہ
کرنا چاہیے اللہ اور رسول سے اور اس کو چاہیے کہ جو اس نے
لوگوں سے لیا ہے وہ واپس کرے۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا: اٹھو اے بلال! اور اس کو پکڑو اور اس کا ہاتھ
کاٹ ڈالو۔

۳۸۹۷: حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت دو رہنوی صلی
اللہ علیہ وسلم میں زیور مانگا کرتی تھی اس نے زیور مانگا اور اس کو رکھ
دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ عورت توبہ کرے
اور جو کچھ اس کے پاس (دوسروں کی امانت ہے) وہ لوگوں کو ادا
کرے۔ آپ نے کئی مرتبہ اسی طرح سے ارشاد فرمایا لیکن اس
عورت نے نہیں مانا۔ آخر وہ آپ نے اس عورت کا ہاتھ کاٹنے کا حکم

تَفَعَّلَ فَأَمْرِبَهَا لَقُطِعَتْ۔

فرمایا۔

۳۸۹۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (قبیلہ) بنی مخزوم کی ایک عورت نے چوری کر لی۔ پھر وہ عورت اُمّ المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر روپوش ہو گئی (تاکہ وہ سزا سے بچ جائے) رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا بہت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا کرتی (یعنی خدا نخواستہ وہ بھی چوری کا ارتکاب کرتی) تو ان کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالا جاتا۔ آخر کار اس عورت کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

۳۸۹۹: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنو مخزوم کی ایک عورت نے بعض آدمیوں کی زبان (معرفت) سے زیور مانگا لیکن بعد میں زیور سے انکار کر دیا پھر رسول کریم ﷺ نے اس عورت کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا چنانچہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

۳۹۰۰: اس حدیث کا مضمون سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۳۸۹۸. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ بْنِ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ آتَمِ بْنِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ سَرَقَتْ فَأَتَتْ بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَادَتْ بِمِ سَلَمَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةَ لَقُطِعَتْ يَدُهَا لَقُطِعَتْ يَدُهَا۔

۳۸۹۹. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ اسْتَعَارَتْ حُلِيًّا عَلَى لِسَانِ أَنَسِ لَجَعَدَتْهَا فَأَمْرِبَهَا النَّبِيُّ ﷺ لَقُطِعَتْ۔

۳۹۰۰. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةَ عَنْ ذَاوَدَ ابْنِ أَبِي عَاصِمٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ حَدَّثَنَا نَحْوَهُ۔

باب: زیر نظر حدیث مبارکہ میں راویوں کے اختلاف کا

۲۲۰۶: بَابُ ذِكْرِ اخْتِلَافِ الْفَاطِمِ النَّاقِلِينَ

بیان

۳۹۰۱: حضرت سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ (قبیلہ) بنو مخزوم کی ایک عورت سامان مانگا کرتی تھی پھر اس کا انکار کر دیا کرتی تھی۔ یہ مسئلہ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش ہوا اور اس بارے میں گفتگو ہوئی۔ آپ نے فرمایا: اگر فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی) ہو تو ان کا بھی ہاتھ کاٹ دیا جاتا (یعنی ان کی بھی رعایت نہ ہوتی)۔

لِيَخْبُرَ الزُّهْرِيُّ فِي الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ ۳۹۰۱. أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا سُفْيَانٌ قَالَ كَانَتْ مَخْزُومِيَّةً تَسْتَعِيرُ مَتَاعًا وَتُجْعَدُهُ فَرَفَعَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلِمَ لَهَا فَقَالَ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةَ لَقُطِعَتْ يَدُهَا قِيلَ لِسُفْيَانَ مَنْ ذَكَرَهُ قَالَ أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى۔

۳۹۰۲: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے چوری کی اس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر آئے لوگوں نے عرض کیا: کون ایسا ہے کہ جو کہ اس کی سفارش کرے

۳۹۰۲. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فَأَتَتْ بِهَا النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مِمَّنْ يَجْتَرِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَسْمَةً فَكَلِمًا أَسْمَةً فَكَلِمَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَسْمَةُ إِنَّمَا هَلَكْتَ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ كَانُوا إِذَا أَصَابَ الشَّرِيفُ فِيهِمْ الْحَدَّةُ تَرَكَوهُ وَلَمْ يُقْبِلُوا عَلَيْهِ وَإِذَا أَصَابَ الْوَضِيعُ أَقَامُوا عَلَيْهِ لَوْ كَانَتْ فَاجِسَةً بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتَهَا۔

۳۹۰۳ أَخْبَرَنَا بِرِّقُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُنِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِيٍّ لَقِطَعْتُهُ قَالُوا مَا كُنَّا نُرِيدُ أَنْ يَبْلُغَ مِنْهُ هَذَا قَالَ لَوْ كَانَتْ فَاجِسَةً لَقَطَعْتَهَا۔

۳۹۰۴ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ مَسْرُوقٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سُفْيَانَ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مَا نَكَلِمُهُ فِيهَا مَا مِنْ أَحَدٍ يُكَلِمُهُ إِلَّا جَبَّ أَسْمَةً كَلِمَةً فَقَالَ يَا أَسْمَةُ إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ هَلَكُوا بِمِثْلِ هَذَا كَانَ إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكَوهُ وَإِنْ سَرَقَ فِيهِمُ الدُّنُونُ قَطَعُوهُ وَإِنَّمَا لَوْ كَانَتْ فَاجِسَةً بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتَهَا۔

حضرت أسامہ رضی اللہ عنہ سے محبت:

علاوہ حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے۔ آخر کار انہوں نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے کہا۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے خدمت نبوی میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا: اے اسامہ قوم بنی اسرائیل اسی طرح تباہ ہوئی ان لوگوں میں جس وقت کوئی باعزت (یعنی بڑا آدمی) حد کا کام کرتا تو وہ لوگ اس کو چھوڑ دیتے اور حد نہ لگاتے۔ (یاد رکھو) اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑکی بھی یہ کام کرتیں تو میں اس کا ہاتھ کاٹ ڈالتا۔

۳۹۰۳: أم المؤمنين عائشة رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور لایا گیا۔ آپ نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا۔ لوگوں نے عرض کیا: آپ سے ہم کو یہ توقع نہیں تھی (یعنی کہ معاملہ یہاں تک پہنچ جائے گا)۔ آپ نے فرمایا: اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی ہوتیں تو میں ان کا بھی ہاتھ کٹوا دیتا۔

۳۹۰۴: أم المؤمنين عائشة رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ کے عہد میں چوری کی۔ لوگوں نے کہا: کون ایسا ہے کہ جو کہ اس کی سفارش کرے علاوہ حضرت اسامہ کے۔ آخر کار انہوں نے اسامہ رضی اللہ عنہ سے کہا۔ اسامہ رضی اللہ عنہ نے خدمت نبوی میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا: اے اسامہ قوم بنی اسرائیل اسی طرح تباہ ہوئی ان لوگوں میں جس وقت کوئی باعزت (یعنی بڑا آدمی) حد کا کام کرتا تو وہ لوگ اس کو چھوڑ دیتے اور حد نہ لگاتے اور اگر رزائل قسم کا آدمی چوری کرتا تو اس کے ہاتھ کاٹ دیتے۔ (یاد رکھو) اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑکی بھی یہ کام کرتی تو میں ان کا ہاتھ کاٹ ڈالتا۔

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ کے لڑکے تھے اور حضرت زید رضی اللہ عنہ آپ کے لے پالک بیٹے تھے (یعنی جنہی تھے) آپ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو حضرت زید رضی اللہ عنہ کی وجہ سے بہت زیادہ محبت فرماتے تھے۔ اسی وجہ سے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں عام تاثر یہ تھا کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ ہی اس بات کی آپ سے گزارش کرنے میں ہمت کر سکتے ہیں۔

۳۹۰۵ أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ تَكْرِبٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ

۳۹۰۵: أم المؤمنين حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے بعض لوگوں کے ذریعہ کہ جن کو لوگ نہیں پہچانتے تھے

عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَعَارَتِ امْرَاةٌ عَلِيَّ
الْحُسَيْنِيَّ اُنَّاسٍ بِغَرْفُونَ وَ هِيَ لَا تُعْرِفُ حَيْثُ فَبَاعَتْهُ
وَ اَخَذَتْ ثَمَنَهُ فَاتَتْ بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَعَى اَهْلُهَا اِلَى اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ
فَكَلَّمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا
فَقَتَلُوهُ وَجَهَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَ هُوَ يُكَلِّمُهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَتَشْفَعُ اِلَيَّْ فِي حَدِّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ فَقَالَ
اُسَامَةُ اَسْتَغْفِرُ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَشِيَّتَيْهِ قَاتِلِي عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا
هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ اَمَا بَعْدُ فَاِنَّمَا هَلَكَ النَّاسُ
قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوا اِذَا سَرَقَ الشَّرِيفُ فِيهِمْ
تَرَكَوهُ وَاِذَا سَرَقَ الضَّعِيفُ فِيهِمْ اَقَامُوا عَلَيْهِ
الْحَدَّ وَ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ
بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ قَطَعَ بِلَكَ
الْمَرَاةَ.

۴۹۰۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ
شَيْبَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ
شَأْنُ الْمَخْرُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ لَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ
فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَمَنْ
يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حَتَّى رَسُوِيَ اللَّهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ اُسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْفَعُ فِي حَدِّ مِنْ
حُدُودِ اللَّهِ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ فَقَالَ اِنَّمَا هَلَكَ الَّذِينَ
قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوا اِذَا سَرَقَ فِيهِمْ الشَّرِيفُ تَرَكَوهُ وَ
اِذَا سَرَقَ فِيهِمْ الضَّعِيفُ اَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَ اَيُّمُ اللَّهُ

لیکن اس عورت کو نہیں پہچانتے تھے زیور مانگا پھر اس عورت نے وہ
زیور فروخت کر ڈالا اور اس کی قیمت لے لی (یعنی اپنے پاس رکھ لی)
آخر کار وہ عورت خدمت نبوی ﷺ میں حاضر کی گئی اس کے رشتہ
داروں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے سفارش کرانا چاہی حضرت
اسامہ رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے عرض کیا آپ کے چہرہ مبارک کا
رنگ تبدیل ہو گیا (یعنی اس عورت کی حرکت سن کر آپ کو سخت غصہ آ
گیا) اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ گفتگو کر رہے تھے پھر آپ نے فرمایا
اے اسامہ! کیا تم سفارش کرتے ہو؟ ایک حد کے سلسلہ میں حدود
خداوند میں سے یہ بات سن کر اسامہ نے عرض کیا: آپ میرے واسطے
استغفار فرمائیں۔ پھر اسی شام کو رسول کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور
اللہ عزوجل کی تعریف فرمائی اس کی جیسی شان ہے پھر فرمایا حمد اور نعمت
اور اللہ عزوجل کی تعریف کے بعد معلوم ہو کہ تم سے پہلے لوگ تباہ ہو
گئے اس وجہ سے کہ جس وقت ان لوگوں میں کوئی باعزت شخص چوری کا
ارتکاب کرتا تو اس کو چھوڑ دیا کرتے اور جس وقت غریب شخص چوری
کرتا تو اس پر حد قائم کر دی جاتی۔ اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ
میں محمد ﷺ کی جان ہے اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا چوری کرتیں تو میں ان کا ہاتھ
کنوا دیتا پھر آپ نے اس عورت کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔

۴۹۰۶: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ رَوَيْتُ عَنْ رُوَيْلِ بْنِ مَرْثَدَةَ أَنَّ
قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَخْرُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ لَقَالُوا مَنْ
يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَمَنْ
يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حَتَّى رَسُوِيَ اللَّهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ اُسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْفَعُ فِي حَدِّ مِنْ
حُدُودِ اللَّهِ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ فَقَالَ اِنَّمَا هَلَكَ الَّذِينَ
قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوا اِذَا سَرَقَ فِيهِمْ الشَّرِيفُ تَرَكَوهُ وَ
اِذَا سَرَقَ فِيهِمْ الضَّعِيفُ اَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَ اَيُّمُ اللَّهُ

لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔

۳۹۰۷: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ اسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَابِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّادُ بْنُ زُرَيْقٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَرَقَتْ امْرَأَةً مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ فَأَتَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا قَالُوا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَأَتَاهُ فَكَلَّمَهُ فَرَبَّرَهُ وَقَالَ إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَكَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكَوهُ وَإِذَا سَرَقَ الْوَضِيعُ قَطَعُوهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُهَا۔

۳۹۰۸: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَبَلَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ مُوسَى بْنِ أَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمُّهُمْ شَأْنُ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا قَالُوا مَنْ يَجْتَرِيءُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حُبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هَلَكَ الْإِذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ أَنَّهُمْ تَكَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكَوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَأَيُّمُ اللَّهُ لَوْ سَرَقَتْ فَاطِمَةَ بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔

۳۹۰۹: قَالَ الْحَرِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةٌ عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَأَتَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ فِيهَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَلَمَّا

میں انکا ہاتھ کٹوا دیتا پھر آپ نے اس عورت کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔
۳۹۰۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مخزومیہ عورت نے چوری کی تو اسے نبی ﷺ کے پاس لایا گیا۔ لوگوں نے کہا اس کے بارے میں کون نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرے گا؟ لوگوں نے اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا نام لیا۔ چنانچہ وہ آئے اور انہوں نے اس سلسلے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ڈانٹ دیا اور فرمایا: اے اُسامہ قوم بنی اسرائیل اسی طرح تباہ ہوئی ان لوگوں میں جس وقت کوئی باعزت (یعنی بڑا آدمی) حد کا کام کرتا تو وہ لوگ اس کو چھوڑ دیتے اور حد نہ لگاتے۔ (یا درکھو) اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی بھی یہ کام کرتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ ڈالتا۔

۳۹۰۸: عائشہ سے روایت ہے کہ قبیلہ قریش کے لوگوں کو قبیلہ مخزوم کی عورت کی حرکت سے رنج ہوا ان لوگوں نے کہا کہ اس مسئلہ میں کون شخص نبی سے عرض کرے؟ لوگوں نے کہا کہ کون شخص اس بات کی ہمت کر سکتا ہے ماسوا اُسامہ کے جو آپ کے لاڈلے ہیں۔ چنانچہ اُسامہ نے اس سلسلے میں آپ سے بات چیت کی تو آپ نے فرمایا: تو حدود اللہ میں سفارش کرتا ہے؟ پھر آپ گھڑے ہوئے اور اللہ کی تعریف فرمائی اور کہا: معلوم ہو کہ تم سے پہلے لوگ تباہ ہو گئے اس وجہ سے کہ جب ان میں کوئی باعزت شخص چوری کرتا تو اسکو چھوڑ دیتے اور جس وقت غریب چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دی جاتی۔ اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد چوری کرتی تو میں انکا ہاتھ کٹوا دیتا پھر آپ نے اس عورت کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔

۳۹۰۹: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے دور نبوی ﷺ میں چوری کی جس وقت مکہ مکرمہ فتح ہوا تو اس عورت کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خدمت نبوی ﷺ میں لے کر حاضر ہوئے۔ حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی۔ جس وقت حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ نے گفتگو فرمائی تو (غصہ کی وجہ سے) آپ کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا اور آپ

نے فرمایا: تم حدود خداوندی میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کرتے ہو؟ اس پر حضرت أسامہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ میرے واسطے دعا فرمائیں جس وقت شام ہوگئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور باری تعالیٰ کی شایان شان حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا: جو لوگ تم سے پہلے تھے وہ کیا کرتے تھے کہ جس وقت ان میں سے کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تو اس کو تو سزا نہ دیتے پھر فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر قاطمہؓ بن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی چوری کرے تو میں اس کا ہاتھ کٹوا دوں۔

۳۹۱۰: حضرت عروہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عہد نبویؐ میں فتح مکہ کے موقع پر چوری کی اس کے رشتہ داروں نے أسامہ بن زیدؓ سے سفارش کرنا چاہی حضرت أسامہؓ نے رسول کریمؐ سے عرض کیا آپ کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا (یعنی اس عورت کی حرکت سن کر آپ کو سخت غصہ آ گیا) اور أسامہؓ ہانپنگو کر رہے تھے پھر آپ نے فرمایا اے أسامہ! کیا تم سفارش کرتے ہو؟ ایک حد کے سلسلہ میں حدود خداوندی میں سے یہ بات سن کر أسامہؓ نے عرض کیا: آپ میرے واسطے استغفار فرمائیں۔ پھر اسی شام کو رسول کریمؐ کھڑے ہوئے اور اللہ عزوجل کی تعریف فرمائی اس کی جیسی شان ہے پھر فرمایا حمد اور نعمت اور اللہ عزوجل کی تعریف کے بعد معصوم ہو کہ تم سے پہلے لوگ تباہ ہو گئے اس وجہ سے کہ جس وقت ان لوگوں میں کوئی باعزت شخص چوری کا ارتکاب کرتا تو اس کو چھوڑ دیا کرتے اور جس وقت غریب شخص چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دی جاتی۔ اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے اگر قاطمہؓ بن محمد چوری کرتیں تو میں ان کا ہاتھ کٹوا دیتا پھر آپ نے اس عورت کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا اور اس نے خوب توبہ کی۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: وہ عورت بعد میں میرے پاس آئی تھی اور میں اس کے کام (فرمائش) کو رسول کریمؐ کی طرف تک پہنچا دیا کرتی تھی۔

كَلِمَةً تَلَوْنَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اتَّشَفَعُ فِي حَدِّ مَنْ حُدِّدَ اللَّهُ فَقَالَ لَهُ أُسَامَةُ اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمَّا كَانَ الْعِشِيُّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَنَسَى عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ نَمَّ قَالَ أَمَا بَعْدَ إِسَاءَةِ هَلِكِ النَّاسُ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكَوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔

۳۹۱۰: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُرْوَةَ الْفَتْحِ مُرْسَلٌ فَفَزِعَ قَوْمُهَا إِلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ يَسْتَشْفِعُونَ قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا كَلِمَةُ أُسَامَةَ فِيهَا تَلَوْنَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْكَلِمْنِي فِي حَدِّ مَنْ حُدِّدَ اللَّهُ قَالَ أُسَامَةُ اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمَّا كَانَ الْعِشِيُّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَأَنَسَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ نَمَّ قَالَ أَمَا بَعْدَ فَإِنَّمَا هَلِكِ النَّاسُ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكَوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيدِ نِكَالِ الْمَرْأَةِ لَقَطَعْتُ فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا بَعْدَ ذَلِكَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَتْ تَأْتِينِي بَعْدَ ذَلِكَ فَارْتَفَعُ حَاجَتُهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۲۰۷: بَابُ التَّرْغِيبِ فِي اِقَامَةِ الْحَدِّ

۳۹۱۱: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنْبَاَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عِيْسَى بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي جَرِيرٌ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرٍو بْنَ جَرِيرٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدٌّ يُعْمَلُ فِي الْأَرْضِ خَيْرٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ مِنْ أَنْ يُمَطَّرَ وَثَلَاثِينَ صَبَاَحًا.

حد شرعی جاری ہونے کا فائدہ:

مطلب یہ ہے کہ جب گناہ گاروں اور جرائم پیشہ افراد پر حد جاری ہوگئی تو ملک میں نظم و قانون اور لاء اینڈ آرڈر قائم ہوگا مجرمین جرم کرتے ہوئے ڈریں گے لوگوں کو سکون اور آرام نصیب ہوگا جس کی وجہ سے رحمت خداوندی کا ظہور اور بارش کا نزول ہوگا۔

۳۹۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نقل فرمایا حد قائم کرنا ایک ملک میں بہتر ہے اس ملک والوں کے لئے چالیس رات تک بارش ہونے سے۔

۳۹۱۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ قَالَ أُنْبَاَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اِقَامَةُ حَدِّ بَارِضٍ خَيْرٌ لِأَهْلِهَا مِنْ مَطَرٍ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً.

۳۲۰۸: بَابُ الْقُدْرِ الَّذِي إِذَا سَرَقَهُ السَّارِقُ

قُطِعَتْ يَدُهُ

۳۹۱۳: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ قَطَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَجْنٍ قَيْمَتَهُ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ كَذَا قَالَ.

۳۹۱۴: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ قَطَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْنٍ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمٍ قَالَ أَبُو

باب: کس قدر مالیت میں ہاتھ کاٹا

جانے گا

۳۹۱۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کی جس کی مالیت پانچ درہم تھی اس کی چوری کرنے والے کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا۔

۳۹۱۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا ایک ڈھال کی چوری کی وجہ سے کہ جس کی قیمت تین درہم تھی (حضرت امام نسائی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ روایت درست ہے)

عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا الصَّوَابُ۔

۳۹۱۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا ایک ڈھال کی چوری میں جو کہ تین درہم کی مالیت کی تھی۔

۳۹۱۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مَجْنٍ ثَمَنَهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمٍ۔

۳۹۱۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا کہ جس نے کہ ڈھال چوری کی تھی۔ صُقَّةِ النِّسَاءِ (نای مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک جگہ) سے اور اس کی مالیت تین درہم تھی۔

۳۹۱۶: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ يَدَ سَارِقٍ سَرَقَ تَرَسًا مِنْ صُقَّةِ النِّسَاءِ ثَمَنَهُ ثَلَاثَةَ دَرَاهِمٍ۔

۳۹۱۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا کہ جس نے کہ ڈھال چوری کی تھی اور اس کی مالیت تین درہم تھی۔

۳۹۱۷: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَيُّوبَ وَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ وَ عَبْدُ اللَّهِ وَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مَجْنٍ ثَمَنَهُ ثَلَاثَةَ دَرَاهِمٍ۔

۳۹۱۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال میں ہاتھ کاٹا۔ حضرت امام نسائی بیہیہ نے فرمایا یہ روایت غلط ہے۔

۳۹۱۸: أَخْبَرَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ ابْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عِيَبَةَ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مَجْنٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا خَطَأٌ۔

ایک ڈھال میں ہاتھ کاٹنا:

بعض روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ملک کے انتظام و قانونی مصلحت کے پیش نظر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک ڈھال میں یعنی ایک ڈھال کی چوری میں ہاتھ کاٹا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کاٹا ہے۔

۳۹۱۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کہ جس کی مالیت پانچ درہم تھی اس کی چوری میں ہاتھ کاٹا ہے۔

۳۹۱۹: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ قَالَ قَطَعَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي مَجْنٍ ثَمَنَهُ خَمْسَةُ دَرَاهِمٍ هَذَا الصَّوَابُ۔

۳۹۲۰: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں ایک شخص نے ڈھال کی چوری کی اس کی مالیت پانچ درہم لگائی تھی اور

۳۹۲۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ أَبِي دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ

سَوَّقَ رَجُلٌ مَجَنًّا عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ لِقَوْمٍ
خَمْسَةَ دَرَاهِمَ لِقَطْعِ-

باب: زہری پر راویوں کے اختلاف سے متعلق

۴۹۲۱: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ
رسول کریم ﷺ نے چوتھائی دینار میں ہاتھ کاٹا ہے۔

۲۴۰۹: باب ذِکْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلَيَّ الزُّهْرِيُّ
۴۹۲۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ
عَنْ حَفْصِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَقَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي رُبْعَ دِينَارٍ-

چوتھائی دینار کی چوری میں ہاتھ کاٹنا:

مطلب یہ ہے کہ آپ نے چوتھائی دینار چوری کرنے والے کا ہاتھ کاٹا ہے واضح رہے کہ اس وقت دینار کی مالیت بارہ
درہم کی تھی اس طرح سے چوتھائی دینار کے تین درہم ہو گئے۔

۴۹۲۲: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ نہ کاٹا
جائے لیکن ڈھال کی قیمت میں یعنی تہائی دینار یا آدھا دینار یا زیادہ
میں۔

۴۹۲۲: أَنبَأَنَا هُرُوثُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ
بَزَّازٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَرْوَرٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ
ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تُقَطَّعُ الْيَدُ إِلَّا لِي لَمَنِ الْمَجْنُ ثَلَاثُ
دِينَارٍ أَوْ يَصِفُ دِينَارٍ لَصَاعِدًا-

۴۹۲۳: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی
دینار میں کاٹا جائے۔

۴۹۲۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ أَنبَأَنَا حَبَّانُ
بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ
الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَتْ عُمَرَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَقَطَّعَ يَدُ السَّارِقِ لِي
رُبْعَ دِينَارٍ-

۴۹۲۴: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے لیکن اس میں یہ اضافہ ہے
کہ چور کا ہاتھ چوتھائی دینار میں کاٹا جائے۔

۴۹۲۴: قَالَ الْحَرِثُ بْنُ مَسْكِينٍ بِرَأْيِ عَائِشَةَ وَأَنَا
أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
عَنْ عُرْوَةَ وَ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَالَ تَقَطَّعَ يَدُ السَّارِقِ لِي رُبْعَ دِينَارٍ لَصَاعِدًا-

۴۹۲۵: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ

۴۹۲۵: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ

عُمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ تَقَطَّعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۳۹۲۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمْرَةَ عَنْ
عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
تُقَطَّعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

۳۹۲۶: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ
چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۳۹۲۷: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ
عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ تُقَطَّعُ الْيَدُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

۳۹۲۷: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ
چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۳۹۲۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ
سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمْرَةَ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ قُتَيْبَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقَطُّعُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

۳۹۲۸: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ
چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۳۹۲۹: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ
عُمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تُقَطَّعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

۳۹۲۹: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ
چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۳۹۳۰: أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ فَضِيلٍ قَالَ
أَنْبَأَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ قَالَ تَقَطَّعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبْعِ دِينَارٍ
فَصَاعِدًا۔

۳۹۳۰: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ
چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۳۹۳۱: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمْرَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ
عَائِشَةَ تَقُولُ يَقَطُّعُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا قَالَ أَبُو
عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا الصَّوَابُ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى۔

۳۹۳۱: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ
چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۳۹۳۲: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۳۹۳۳: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۳۹۳۴: ترجمان تمام احادیث کا ایک ہی ہے اور آخر حدیث میں (یہ اضافہ) ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بہت زمانہ نہیں گذرا (یعنی کچھ ہی عرصہ قبل) میں بھول گئی کہ چوتھائی دینار میں ہاتھ کاٹا جائے یا زیادہ میں۔

باب: زیر نظر حدیث مبارکہ میں راویوں

کے اختلاف

کا بیان

۳۹۳۵: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۳۹۳۶: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

۳۹۳۷: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ

۳۹۳۲ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ الْقَطْعُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

۳۹۳۳ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ وَ عَبْدِ رَبِّهِ وَ رُزَيْقِ صَاحِبِ آيَةَ أَنَّهُمْ سَمِعُوا عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ الْقَطْعُ فِي دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

۳۹۳۴ قَالَ الْخُرَيْطُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةُ عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا طَالَ عَلَيَّ وَلَا نَسِيتُ الْقَطْعَ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

۲۴۱۰: بَابُ ذِكْرِ اخْتِلَافِ أَبِي بَكْرٍ بِنِ

مُحَمَّدٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُمَرَةَ

فِي هَذَا الْحَدِيثِ

۳۹۳۵ أَخْبَرَنَا أَبُو صَالِحٍ مُحَمَّدُ بْنُ زُبَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بِنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَقْطَعُ السَّارِقُ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

۳۹۳۶ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بِنِ مُحَمَّدٍ بِنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ الْأَوَّلِ۔

۳۹۳۷ قَالَ الْخُرَيْطُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةُ عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ

چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۳۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چور کا ہاتھ ڈھال کی قیمت میں کاٹا جائے گا اور ڈھال کی قیمت چوتھائی دینار ہے۔

۴۹۳۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ چور کا ہاتھ چوتھائی یا چوتھائی سے زیادہ دینار میں کاٹتے تھے۔

۴۹۴۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ چور کا ہاتھ چوتھائی یا چوتھائی سے زیادہ دینار میں کاٹتے تھے۔

۴۹۴۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چور کا ہاتھ ڈھال کی قیمت میں کاٹا جائے۔

۴۹۴۲: حضرت عمرہ بنت عبدالرحمن نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چور کا ہاتھ ڈھال کی قیمت سے کم میں نہ کاٹا جائے۔ کسی نے حضرت عائشہ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُمَرَ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ الْقَطْعُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ لِّصَاعِدًا۔

۴۹۳۸: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الرَّجَالِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي ثَمَنِ الْمَجْنِ وَ ثَمَنِ الْمَجْنِ رُبْعَ دِينَارٍ۔

۴۹۳۹: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ دُرُوسٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقَطَعُ الْيَدَ فِي رُبْعِ دِينَارٍ لِّصَاعِدًا۔

۴۹۴۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُقَطَعُ الْيَدُ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ۔

۴۹۴۱: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الطَّبْرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَحْرِ أَبُو عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مَبَارَكُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ أَنَّ امْرَأَةً أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَقَطَعُ الْيَدُ فِي الْمَجْنِ۔

۴۹۴۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ بَكْرَةَ بِنْتُ

جیہنا سے دریافت کیا 'ڈھال کی قیمت کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا:
چوتھائی دینار۔

عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الْأَسْحَجِ حَدَّثَنَا أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَّارٍ
حَدَّثَنَا أَنَّ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَنَّهَا
سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ لِمَا دُونَ الْمِجَنِّ
قِيلَ لِعَائِشَةَ مَا نَمَنُ الْمِجَنِّ قَالَتْ رُبْعُ دِينَارٍ۔

۴۹۴۳: حضرت عائشہ جیہنا سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ
ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ چور کا ہاتھ چوتھائی یا چوتھائی سے زیادہ
دینار میں کاٹا جائے۔

۴۹۴۳: أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ قَالَ
حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا
سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
لَا تَقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ لَصَاعِدًا۔

۴۹۴۴: حضرت عائشہ جیہنا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: چور کا
ہاتھ ڈھال یا اس کی قیمت میں کاٹا جائے۔

۴۹۴۴: أَخْبَرَنِي هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا
قُدَامَةُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْوَلَيْدِ مَوْلَى الْأَخْنَسِيِّينَ
يَقُولُ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ كَانَتْ
عَائِشَةُ تُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ لَا تَقْطَعُ الْيَدَ إِلَّا فِي الْمِجَنِّ أَوْ تَمِيهِ۔

۴۹۴۵: حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
عائشہ جیہنا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے تھے: نہ کاٹا جائے ہاتھ لیکن ڈھال کی چوری میں یا اس
کی مالیت کے برابر دوسری شے میں۔ حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے کہا: ڈھال چار درہم کی ہوتی ہے اور حضرت عروہ جیہنا نے حضرت
عائشہ صدیقہ جیہنا سے سنا رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاتھ نہ کاٹا
جائے لیکن چوتھائی دینار یا زیادہ میں۔

۴۹۴۵: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي
قُدَامَةُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بَكْرِ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْوَلَيْدِ يَقُولُ
سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ كَانَتْ
تُحَدِّثُ عَنِ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَا تَقْطَعُ الْيَدَ إِلَّا
فِي الْمِجَنِّ أَوْ تَمِيهِ وَرَاعِمَ أَنَّ عُرْوَةَ قَالَ الْمِجَنُّ
أَرْبَعَةُ دَرَاهِمٍ قَالَ وَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَّارٍ
يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ تَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ
تُحَدِّثُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا
تَقْطَعُ الْيَدَ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ لِمَا قَوْلَهُ۔

۴۹۴۶: حضرت سلیمان بن یسار جیہنا نے فرمایا نہ کاٹا جائے ہاتھ کا پنچہ

۴۹۴۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا

لیکن پنجمس۔

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الدَّانِجِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَا
تُقَطَّعُ الْخُمْسُ قَالَ هَمَّامٌ فَلَقِيتُ عَبْدِ اللَّهِ الدَّانِجِ
فَعَدَّتْنِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَا تُقَطَّعُ
الْخُمْسُ إِلَّا فِي الْخُمْسِ۔

۳۹۳۷: حضرت عائشہ صدیقہؓ بخبرنا سے روایت ہے کہ چور کا ہاتھ نہیں
کاٹا گیا لیکن ڈھال کی چوری میں جو قیمت دار ہے۔

۳۹۳۷: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ
تُقَطَّعْ يَدُ سَارِقٍ فِي أَدْنَى مِنْ حَجْفَةٍ أَوْ تَرَسٍ وَ
كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا دُونِ مَنِي۔

۳۹۳۸: حضرت عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے پانچ درہم کی چوری میں (یعنی پانچ درہم کی مالیت میں) ہاتھ
کوٹایا۔

۳۹۳۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عِيْسَى عَنِ الشَّعْبِيِّ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَعَ
فِي قِيَمَةِ خُمْسَةٍ ذَرَاهِمَ۔

۳۹۳۹: حضرت ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
ﷺ نے ہاتھ نہیں کوٹایا چور کا لیکن ڈھال کی قیمت میں اور ڈھال کی
قیمت ان دنوں ایک دینار تھی۔

۳۹۳۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا
مُعَاوِيَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ
عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَيْمَنَ قَالَ لَمْ يَقَطَّعِ النَّبِيُّ ﷺ السَّارِقَ
إِلَّا فِي تَمَنِ الْمَجْنِ وَ تَمَنِ الْمَجْنِ يَوْمَئِذٍ دِينَارٌ۔

۳۹۵۰: حضرت ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
ﷺ نے ہاتھ نہیں کوٹایا چور کا لیکن ڈھال کی قیمت میں اور ڈھال کی
قیمت ان دنوں ایک دینار تھی۔

۳۹۵۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ
مُجَاهِدٍ عَنْ أَيْمَنَ قَالَ لَمْ تَكُنْ تُقَطَّعُ الْيَدُ عَلَى
عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا فِي
تَمَنِ الْمَجْنِ وَ قِيَمَتُهُ يَوْمَئِذٍ دِينَارٌ۔

۳۹۵۱: حضرت ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
ﷺ نے ہاتھ نہیں کوٹایا چور کا لیکن ڈھال کی قیمت میں اور ڈھال کی
قیمت ان دنوں ایک دینار تھی۔

۳۹۵۱: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ
عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَيْمَنَ قَالَ لَمْ تُقَطَّعِ
الْيَدُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا
فِي تَمَنِ الْمَجْنِ وَ قِيَمَتُهُ يَوْمَئِذٍ دِينَارٌ۔

۳۹۵۲: حضرت ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہاتھ نہیں کٹوایا چور کا لیکن ڈھال کی قیمت میں اور ڈھال کی قیمت ان دونوں ایک دینار تھی۔

۳۹۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ دَاوُدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ عَنْ أَيْمَنَ قَالَ لَمْ تَقْطَعْ الْبَدَّ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا فِي نَعْمِ الْمَجْنُونِ وَنَعْمِ يَوْمَئِذٍ دِينَارٌ۔

۳۹۵۳: حضرت ایمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا ڈھال کی قیمت میں اور ڈھال کی قیمت رسول کریم ﷺ کے دور میں ایک دینار تھی یا دس درہم تھی۔

۳۹۵۳: أَخْبَرَنَا هُرُوثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ ابْنُ عَامِرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمِيٍّ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَطَاءٍ وَمُجَاهِدٍ عَنْ أَيْمَنَ قَالَ يَقْطَعُ السَّارِقُ فِي نَعْمِ الْمَجْنُونِ وَكَانَ نَعْمُ الْمَجْنُونِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ دِينَارًا أَوْ عَشْرَةَ دَرَاهِمٍ۔

۳۹۵۴: حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاتھ نہ کاٹا جائے لیکن ڈھال کی قیمت میں اور ڈھال کی قیمت ان دونوں ایک دینار تھی۔

۳۹۵۴: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا شَرِيكٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَطَاءٍ وَمُجَاهِدٍ عَنْ أَيْمَنَ بْنِ أُمِّ أَيْمَنَ بَرُفْعَةَ قَالَ لَا تَقْطَعُ الْبَدَّ إِلَّا فِي نَعْمِ الْمَجْنُونِ وَنَعْمِ يَوْمَئِذٍ دِينَارٌ۔

۳۹۵۵: حضرت ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے ڈھال سے کم مالیت میں۔

۳۹۵۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَطَاءٍ وَمُجَاهِدٍ عَنْ أَيْمَنَ قَالَ لَا يَقْطَعُ السَّارِقُ فِي أَقَلِّ مِنْ نَعْمِ الْمَجْنُونِ۔

۳۹۵۶: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ ڈھال کی قیمت ان دونوں دس درہم تھی۔

۳۹۵۶: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُولُ نَعْمِ يَوْمَئِذٍ عَشْرَةَ دَرَاهِمٍ۔

۳۹۵۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس مضمون کی روایت منقول ہے وہ بیان کرتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ڈھال کی قیمت دس درہم تھی۔

۳۹۵۷: أَخْبَرَنَا بَحْيِيُّ بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ كَانَ نَعْمُ الْمَجْنُونِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِ عَشْرَةَ

ذراہم۔

۴۹۵۸: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ ابْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ

أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلٍ۔

۴۹۵۹: حضرت عطاء نے فرمایا کم سے کم جس میں ہاتھ کاٹ دیا جائے

وہ حال کی قیمت ہے اور وہ ان میں دس درہم تھی حضرت امام نسائی

بیرونی نے فرمایا ایمن جس سے ہم نے حدیث نقل کی ہے وہ صحابی نہیں

تگتے اور ان سے ایک دوسری حدیث مروی ہے جس سے لگتا ہے کہ وہ

صحابی نہیں ہیں۔

۴۹۵۹: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ وَهُوَ

ابْنُ حَبِيبٍ عَنِ الْعُرْزَمِيِّ وَهُوَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي

سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ أَدْنَى مَا يَقْطَعُ فِيهِ ثَمَنُ

الْمَجْنُونِ قَالَ وَ ثَمَنُ الْمَجْنُونِ يَوْمَئِذٍ عَشْرَةَ ذَرَاهِيمِ

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ أَيَّمَنُ الَّذِي تَقَدَّمَ ذَكَرْنَا

لِيَحْدِيثِهِ مَا أَحْسَبُ أَنَّ لَهُ صُحْبَةً وَ لَقَدْ رَوَى عَنْهُ

حَدِيثُ الْخَرَّيْدَلِيِّ عَلَى مَا قُلْنَا۔

۴۹۶۰: حضرت ایمن سے روایت ہے کہ جو کہ ابن زبیر کے مولی تھے یا

وہ زبیر کے مولی تھے اُس نے سنا بیع سے اُس نے حضرت کعب سے

سنا انہوں نے نقل کیا کہ جو کوئی اچھی طرح سے وضو کرے پھر نماز ادا

کرے (عبدالرحمن نے نقل کیا کہ عشاء کی نماز ادا کرے) پھر وہ اس

کے بعد چار رکعات ادا کرے اور ان کو پورا کرے تو وہ رکعات ایسی

ہوں گے کہ جیسے کہ شب قدر میں عبادت کی۔

۴۹۶۰: حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا

خَالِدُ بْنُ الْخَلْبُزَارِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ح وَ أَبَانَا

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ أَبَانَا إِسْحَاقُ

هُوَ الْأَزْرُقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بِهِ عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ

أَيَّمَنَ مَوْلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ وَ قَالَ خَالِدٌ فِي حَدِيثِهِ مَوْلَى

الزُّبَيْرِ عَنْ تَبِيْعٍ عَنْ كَعْبٍ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ

الْوُضُوءَ ثُمَّ صَلَّى وَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَصَلَّى الْعِشَاءَ

الْآخِرَةَ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَاتَمَّ وَ قَالَ

سَوَّارٌ يَتِمُّ رُكُوعَهُنَّ وَ سُجُودَهُنَّ وَيَعْلَمُ مَا يَقْتَرِي

وَ قَالَ سَوَّارٌ يَقْرَأُ فِيهَا كُنَّ لَهُ بِمَنْزِلَةِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ۔

۴۹۶۱: حضرت کعب بیرونی سے مروی ہے کہ جو شخص اچھی طرح وضو

کرے پھر عشاء کی نماز باجماعت ادا کرے پھر اس کے بعد چار

رکعات پڑھے ان میں قراءت کرے اور رکوع و سجود اچھی طرح ادا

کرے تو اسے شب قدر جیسا اجر و ثواب ملے گا۔

۴۹۶۱: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَيَّمَنَ

مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنْ تَبِيْعٍ عَنْ كَعْبٍ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ

فَأَحْسَنَ وَضُوءَهُ ثُمَّ شَهِدَ صَلَاةَ الْعَتَمَةِ فِي جَمَاعَةٍ

ثُمَّ صَلَّى إِلَيْهَا أَرْبَعًا يَنْتَهِي فِيهَا وَيَتِمُّ رُكُوعَهَا

وَ سُجُودَهَا كَانَ لَهُ مِنَ الْآخِرِ مِثْلُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ۔

خلاصۃ الباب چور کا ہاتھ کاٹنے کے بارے میں روایات: مذکورہ بالا تمام روایات میں معمولی معمولی اختلاف ہے اور تمام روایات کے ایک ہی معنی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے لیکن چوتھائی دینار یا زیادہ میں یا چور کا ہاتھ ڈھال کی مالیت کی چوری میں کاٹ دیا جائے اور ڈھال کی مالیت چوتھائی دینار تھی۔

پانچ درہم کی چوری کی سزا: مطلب یہ ہے کہ پانچ درہم کی مالیت میں ہاتھ کاٹا جائے پنجہ سے ارشاد پانچ درہم کی طرف ہے یعنی اس سے کم مالیت کی چوری میں ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

کتنے درہم کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے؟ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک اس سلسلہ میں یہی ہے کہ ایک دینار یا دس درہم سے کم کی چوری میں ہاتھ نہ کاٹا جائے اور اس زمانہ میں ڈھال کی قیمت ایک دینار یا دس درہم تھی اس وجہ سے رسول کریم ﷺ نے ڈھال کی چوری کرنے والے کا ہاتھ کٹوانے کا حکم فرمایا: قوله و تمن المجن يومئذ دينار اخرج الامام ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم ان النبي صلى الله عليه وسلم قطع في مجن قال ابراهيم و كان تمن المجن عشرة دراهم الخ حاشیہ نسائی ص ۷۳۹ عن عقود الجواهر المنيفه مطبع نظامی کانپور۔

رکعات پورا کرنے سے متعلق: مذکورہ بالا حدیث شریف میں رکعات کو پورا کرنے کے متعلق جو فرمایا گیا ہے اس کا مطلب حضرت سوار نے اس طریقہ سے بیان فرمایا کہ وہ رکوع اور سجود ان میں پورا کرے اور جو رکعات پڑھے اس کو سمجھ کر پڑھے (اور تعدیل ارکان کے ساتھ رکعات ادا کرے) واضح رہے کہ مذکورہ حدیث شریف میں راوی اُمّ ایمن سے متعلق علامہ حافظ بن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت ایمن بن حزم کہ جن کی کنیت ابو عطیہ ہے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے شروعات حدیث میں اس کی تفصیل ہے۔

۳۹۶۲: أَخْبَرَنَا خَلَادُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ تَمَنُ الْمُجْنِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَشْرَةَ دَرَاهِمَ۔

۳۹۶۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ڈھال کی مالیت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں دس درہم تھی۔

۲۲۱۱: باب الشَّمْرِ الْمُعْلَقِ

يَسْرُقُ

باب: اگر کوئی شخص درخت پر لگے ہوئے پھل کی چوری کرے؟

۳۹۶۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کس قدر مالیت (کی چوری) میں ہاتھ کاٹا جائے؟ آپ نے فرمایا: ہاتھ نہ کاٹا جائے اس درخت میں جو کہ لگتا ہو اور درخت ہو لیکن جس وقت وہ کھلین میں رکھا جائے اور اس قدر کوئی چوری کرے کہ جس کی مالیت ڈھال کی قیمت کے عوض ہو

۳۹۶۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْطَسِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَيْفٍ تَقَطَّعُ الْبَدُّ قَالَ لَا تَقَطَّعُ الْيَدُ فِي شَمْرِ مُعْلَقٍ فَإِذَا ضَمَّهُ الْجَرِينُ قُطِعَتْ فِي تَمَنِ

تو اس میں ہاتھ کاٹا جائے اسی طرح جو جانور پہاڑ پر (یا میدان میں) گھاس کھاتے ہوں ان میں ہاتھ نہ کاٹا جائے لیکن جس وقت وہ اپنے رہنے کی جگہ میں ہوں اور کوئی ان کی چوری کرے اور انکی مالیت ڈھال کی مالیت کے برابر ہو تو چوری کرنے والے کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔

باب: جس وقت پھل درخت سے توڑ کر کھلیان میں ہو اور کوئی شخص اس کی چوری کرے؟

۴۹۶۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: درخت پر لٹکا ہوا پھل چوری کرنا کیسا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ضرورت رکھتا ہو مثلاً بہت بھوکا ہو اور کچھ اس کو کھانے پینے کو ملے تو وہ ایسا پھل لے لے بشرطیکہ اس کو چھپا کر اپنے کپڑے میں نہ باندھے تو اس پر کسی قسم کی کوئی گرفت نہیں اور جو شخص اس قسم کا پھل لے کر نکل آئے تو وہ اس کا دو گنا ضمان دے دے اور اس کی سزا الگ ملے گی اور جو کوئی پھل ٹوٹنے کے بعد اس کی چوری کرے اور اس کی قیمت ڈھال کے برابر ہو تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے اور اگر ڈھال کی مالیت سے کم چوری کرے تو دو گنا ضمان ادا کرے اور اس کو سزا الگ ہوگی۔

۴۹۶۵: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی قبیلہ مزینہ کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ پہاڑ پر جو جانور چرتے ہوں ان کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اگر کوئی شخص اس قسم کا جانور چوری کرے تو وہ شخص وہ جانور واپس کر دے اور اس جیسا ایک جانور دے اور سزا الگ پائے اور جانور کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا لیکن جو باڑھ کے اندر ہو اور اس کی قیمت ڈھال کی قیمت کے برابر ہو اس میں ہاتھ کاٹا جائے اور اگر وہ ڈھال کی مالیت سے کم ہو تو وہ جانور اسی طرح سے دے اور سزا کے کوڑے کھائے (یعنی ایسا شخص کوڑے کی سزا کا مستحق ہے) اس شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! درخت پر جو پھل لٹکے ہوئے ہوں اس میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اسی مقدار میں

الْمِجَنِّ وَلَا تَقْطَعُ لِي حَرِيصَةَ الْجَبَلِ إِذَا أَوَى
الْمِرَاحَ قَطَعْتُ لِي نَمَنَ الْمِجَنِّ۔

۴۹۱۴: بَابُ الثَّمْرِ يَسْرُقُ بَعْدَ أَنْ يُؤْوِيَهُ

الْجَبِينِ

۴۹۶۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرُو عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سِيلَ عَنِ الثَّمْرِ الْمُعَلِّيِّ لَقَالَ مَا أَصَابَ مِنْ ذِي حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَعَدِّ حُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَ مَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِنْهُ لَعَلَّهِ غَرَامَةٌ مِنْهُ وَالْعُقُوبَةُ وَمَنْ سَرَقَ شَيْئًا مِنْهُ بَعْدَ أَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَبِينِ قَبْلَ أَنْ تَمَنَّيَ الْمِجَنِّ لَعَلَّهِ الْقَطْعُ وَمَنْ سَرَقَ دُونَ ذَلِكَ لَعَلَّهِ غَرَامَةٌ مِنْهُ وَالْعُقُوبَةُ۔

۴۹۶۵: قَالَ الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ لِرَاءَةِ عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ الْعَارِثِ وَ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرُو أَنَّ رَجُلًا مِنْ مُزَيْنَةَ أتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى لِي حَرِيصَةَ الْجَبَلِ لَقَالَ مِنْ وَ مِثْلَهَا وَ النَّكَالُ وَ لَيْسَ لِي شَيْءٌ مِنَ الْمَاشِيَةِ قَطَعُ إِلَّا لِي مَا أَوَاهُ الْمِرَاحُ قَبْلَ أَنْ تَمَنَّيَ الْمِجَنِّ لَعَلَّهِ قَطْعُ الْيَدِ وَ مَا لَمْ يَبْلُغْ نَمَنَ الْمِجَنِّ لَعَلَّهِ غَرَامَةٌ مِنْهُ وَ جَلَدَاتُ نَكَالٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ

تَرَى فِي الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَالَ هُوَ وَ مِثْلُهُ مَعَهُ
وَالنَّكَالُ وَلَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنَ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَطْعٌ
إِلَّا فِيمَا أَوَاهُ الْجَبْرِيُّ لَمَّا أُخِذَ مِنَ الْجَبْرِيِّ قَبْلَ
تَمَنُّ الْمَجْرِي فِيهِ الْقَطْعُ وَمَا لَمْ يَبْلُغْ تَمَنُّ الْمَجْرِي
فِيهِ عَرَامَةٌ مِثْلِيهِ وَجَلَدَاتُ نَكَالٍ۔

۲۴۱۳: بَابُ مَا لَا قَطْعَ

فِيهِ

۳۹۶۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ بْنُ خَلِيْفَةَ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا سَلْمَةُ بِنْتُ ابْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ
الْعَوَيْسِيُّ عَنِ الْحَسَنِ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ يَحْيَى
بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ
رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ لِي تَمْرٍ وَلَا كَثْرٍ۔

۳۹۶۷: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى
بْنَ سَعِيدٍ بِالْقَطَّانِ يَقُولُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ لَا قَطْعَ لِي تَمْرٍ وَلَا كَثْرٍ۔

۳۹۶۸: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيِّ قَالَ
حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ
حَبَّانَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ يَقُولُ لَا قَطْعَ لِي تَمْرٍ وَلَا كَثْرٍ۔

۳۹۶۹: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَلَامٍ
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا قَطْعَ لِي تَمْرٍ وَلَا كَثْرٍ۔

۳۹۷۰: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

پھل اور ادا کرے اور وہ بھی واپس کرے اور اسکی سزا برداشت کرے
اور پھل کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ لیکن جو کھلیان
اس میں رکھا گیا ہو درخت سے توڑ کر اس کو اگر اس قدر چورق کرے
کہ اس کی قیمت ڈھال کے برابر ہو جائے تو ہاتھ کاٹا جائے اور اگر کم
چوری کرے تو دو گنا ضمان دے اور سزائے کوڑے کھائے۔

باب: جن اشیاء کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا

جائے گا؟

۳۹۶۶: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی
طرح کھجوروں کے خوشوں میں (جو کہ اندر سے سفید نکلتے ہیں)

۳۹۶۷: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی
طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۳۹۶۸: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی
طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۳۹۶۹: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی
طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۳۹۷۰: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ يَحْيَىٰ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَىٰ ابْنِ حَبَّانَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثْرٍ۔

۳۹۷۱: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۳۹۷۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَىٰ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ يَحْيَىٰ ابْنِ حَبَّانَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثْرٍ۔

۳۹۷۲: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۳۹۷۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ هُوَ ابْنُ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَىٰ ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَىٰ ابْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَابِيهِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثْرٍ۔

۳۹۷۳: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۳۹۷۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَىٰ ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَىٰ ابْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثْرٍ وَالْكَثْرُ الْجُمَارُ۔

۳۹۷۴: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۳۹۷۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ابْنُ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَىٰ ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَىٰ ابْنِ حَبَّانَ عَنْ أَبِي مَيْمُونٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثْرٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا خَطَا أَبُو مَيْمُونٍ لَا أَعْرِفُهُ۔

۳۹۷۵: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

۳۹۷۵: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا

میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۳۹۷۶: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۳۹۷۷: حضرت جابر جونیسی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خائن اللیرے اور اچکے پر قطع یہ نہیں ہے۔

۳۹۷۸: حضرت جابر جونیسی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خائن اللیرے اور اچکے پر قطع یہ نہیں ہے۔

۳۹۷۹: حضرت جابر جونیسی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچکے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔

۳۹۸۰: حضرت جابر جونیسی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خائن پر قطع یہ نہیں ہے۔

أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ قَوْمِهِ عَنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ لِي تَمْرٍ وَلَا كَثْرٍ.

۳۹۷۶: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَشْرُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ قَوْمِهِ حَدَّثَهُ عَنْ عَمَّةٍ لَهُ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا قَطْعَ لِي تَمْرٍ وَلَا كَثْرٍ.

۳۹۷۷: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ وَلَا مُتَّهَبٍ وَلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ لَمْ يَسْمَعَهُ سُفْيَانٌ مِنْ أَبِي الزُّبَيْرِ.

۳۹۷۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ وَلَا مُتَّهَبٍ وَلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ وَلَمْ يَسْمَعَهُ آيْضًا ابْنُ جُرَيْجٍ مِنْ أَبِي الزُّبَيْرِ.

۳۹۷۹: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى الْمُخْتَلِسِ قَطْعٌ.

۳۹۸۰: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ جَابِرٌ لَيْسَ عَلَى الْخَائِنِ قَطْعٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ لَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَيْسَى بْنُ يُونُسَ وَالْفَضْلُ بْنُ مُوسَى وَ ابْنُ وَهْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ وَ سَلَمَةُ بْنُ سَعِيدٍ بَصْرِيُّ

ثِقَّةٌ قَالَ ابْنُ أَبِي صَفْوَانَ وَكَانَ خَيْرَ أَهْلِ زَمَانِهِ
لَمْ يَقُلْ أَحَدٌ مِنْهُمْ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ وَلَا أَحْسَبُهُ
سَمِعَهُ مِنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

۴۹۸۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اچھے لٹیرے اور خائن پر قطع یہ نہیں۔

۴۹۸۱: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ رُوْحِ الدِّمَشْقِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مَوْهَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنِ الْمُغْبِرَةِ بْنِ مُسْلِمٍ
عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
لَيْسَ عَلَى مُخْتَلِسٍ وَلَا مُنْتَهَبٍ وَلَا خَائِنٍ قَطْعٌ۔

ایک ہی مضمون کی چودہ روایات:

مندرجہ بالا احادیث جو کہ چودہ عدد ہیں سب کا مضمون ایک ہے ہم نے ترجمہ اس وجہ سے الگ الگ نہیں لکھا کیونکہ سب
کا مضمون ایک ہی ہے عربی متن کافی ہے۔

۴۹۸۲: ترجمہ اس حدیث کا بھی سابق کے مطابق ہے۔ حضرت جابر
رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خیانت کرنے والے شخص کا ہاتھ کاٹنا نہیں ہے حضرت
امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ راوی اشعث بن سوار ضعیف راوی
ہیں۔

۴۹۸۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو
خَالِدٍ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ
لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ قَطْعٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَشْعَثُ
بْنُ سَوَّارٍ ضَعِيفٌ۔

باب: ہاتھ کاٹنے کے بعد چور کا پاؤں کاٹنا

کیسا ہے؟

۴۹۸۳: حضرت حارث بن حاطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چور پیش کیا گیا۔ آپ نے فرمایا اس
کو قتل کر دو (کیونکہ آپ کو بذریعہ وحی اس بات کا علم ہو گیا تھا کہ یہ شخص
ہاتھ کاٹنے سے چوری سے باز نہیں آئے گا) اس پر لوگوں نے عرض
کیا: یا رسول اللہ! اس شخص نے چوری کی ہے۔ آپ نے فرمایا اس
شخص کو قتل کر دو۔ پھر لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس شخص نے
چوری کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹ دو (بہر حال اس
کا ہاتھ کاٹ دیا گیا) پھر اس شخص نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور
خلافت میں چوری کی یہاں تک کہ اس شخص کے چاروں ہاتھ پاؤں

۴۲۱۴: بَابُ قَطْعِ الرَّجْلِ مِنَ السَّارِقِ بَعْدَ
الْيَدِ

۴۹۸۳: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَلَمٍ وَالمَصَاحِفِيُّ
الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا
حَمَّادٌ قَالَ أَبَانَا يُونُسُ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَاطِبٍ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُبِيَ بِلَصٍ
فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ
اقْتُلُوهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا سَرَقَ قَالَ انْقَطَعُوا
يَدَهُ قَالَ نَمْ سَرَقَ فَقَطَعْتُ رِجْلَهُ نَمْ سَرَقَ عَلَى
عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَتَّى قُطِعَتْ
قَوَائِمُهُ كُلُّهَا نَمْ سَرَقَ أَيضًا الْخَامِسَةَ فَقَالَ أَبُو

کٹ گئے (یعنی اس کو مشلی کر دیا گیا) پر اس شخص نے پانچویں مرتبہ چوری کر لی۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی حاست سے خوب واقف تھے اسی وجہ سے آپ نے فرمایا تھا کہ اس کو قتل کر دو۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کو حوالہ کر دیا قریش کے جوان لوگوں کو قتل کرنے کے واسطے۔ ان لوگوں میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بھی تھے وہ سربراہی کی خواہش رکھتے تھے۔ انہوں نے کہا باقی لوگوں سے تم مجھ کو اپنا سردار بنا لو انہوں نے ان کو سردار بنا لیا۔ پھر عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ جس وقت اس کو مارتے تو تمام لوگ اس کو مارتے یہاں تک کہ اس کو مار ڈالا یعنی قتل کر دیا کیونکہ وہ اسی کا مستحق تھا۔

باب: چور کے دونوں ہاتھ اور پاؤں کاٹنے

کا بیان

۳۹۸۴: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک چور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا آپ نے فرمایا کہ اس کو مار ڈالو لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس شخص نے چوری کی ہے آپ نے فرمایا: (دایاں) ہاتھ کاٹ دو۔ پھر وہ شخص دوسری مرتبہ خدمت نبوی میں پیش کیا گیا (اسی چوری کے جرم کی وجہ سے) آپ نے فرمایا: اس شخص کو مار ڈالو۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس شخص نے چوری کی ہے۔ آپ نے فرمایا: اس کا (بایاں ہاتھ) کاٹ ڈالو۔ پھر اس شخص کو تیسری مرتبہ پیش کیا گیا آپ نے فرمایا: اس کو مار ڈالو۔ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! اس شخص نے چوری کی ہے۔ آپ نے فرمایا: اس کا (بایاں پاؤں) کاٹ دو۔ پھر وہ شخص چوتھی مرتبہ حاضر کیا گیا۔ آپ نے فرمایا: مار ڈالو اس کو۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس شخص نے چوری کی ہے۔ آپ نے فرمایا: (اس شخص کا دایاں پاؤں) کاٹ دو۔ پھر وہ شخص پانچویں مرتبہ پیش کیا گیا۔ آپ نے فرمایا: اس کو مار دو۔ چاہے نے فرمایا اس شخص کو (مقام مرید نعم کی جانب لے کر چل دیے اور اس کو اٹھایا اور وہ شخص چپت بیٹ گیا پھر وہ شخص اپنے کٹے ہوئے ہاتھوں اور پاؤں سے بھاگ کھڑا ہوا اس شخص کو

بَكَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَ بِهَذَا حِينَ قَالَ أَقْتُلُوهُ ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى فِتْيَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ لِيَقْتُلُوهُ مِنْهُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَكَانَ يُحِبُّ إِلَّا مَارَةً فَقَالَ أَمْرُونِي عَلَيْكُمْ فَأَمْرُوهُ عَلَيْهِمْ فَكَانَ إِذَا ضَرَبَ ضَرْبَةً حَتَّى قَتَلُوهُ۔

۲۲۱۵: بَابُ قَطْعِ الْمَدِينِ وَالرَّجْلَيْنِ مِنَ

السَّارِقِ

۳۹۸۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عَقِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَدِّي قَالَ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ قَابِطٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جِئْتُ بِسَارِقٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَقْتُلُوهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا سَرَقَ قَالَ أَفْطَمُوهُ فْقُطِعَ ثُمَّ جِئْتُ بِهِ الثَّانِيَةَ فَقَالَ أَقْتُلُوهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا سَرَقَ قَالَ أَفْطَمُوهُ فَأَبَى بِهِ الْخَامِسَةَ قَالَ أَقْتُلُوهُ قَالَ جَابِرٌ فَأَنْطَلَقْنَا بِهِ إِلَى مَرْبِدِ النَّعْمِ وَحَمَلْنَاهُ فَأَسْتَلَقْنِي عَلَى ظَهْرِهِ ثُمَّ كَثُرَ بَيْدِيهِ وَرَجَلِيهِ فَأَنْصَدَعَتِ الْإِبِلُ ثُمَّ حَمَلُوا عَلَيْهِ الثَّانِيَةَ لَفَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ حَمَلُوا عَلَيْهِ الثَّلَاثَةَ فَرَمَيْنَاهُ بِالْحِجَارَةِ فَكَلَّنَاهُ ثُمَّ أَلْقَيْنَاهُ فِي بئرٍ ثُمَّ رَمَيْنَاهُ بِالْحِجَارَةِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ وَاصْطَبَّ ابْنُ تَابِطٍ لَيْسَ بِالْقَوِي فِي الْحَدِيثِ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

اونٹ دیکھ کر بھڑک گئے پھر اس کو اٹھایا پھر اس نے اسی طرح کیا پھر اس کو اٹھایا پھر تیسری مرتبہ اس شخص کو حاضر کیا گیا آخر کار ہم نے اس کو پتھروں سے مار ڈالا۔ پھر اس کو ایک کنوئیں میں ڈال دیا اور اوپر سے پتھر مارے۔ امام نسائی نے فرمایا: یہ حدیث منکر ہے اور مصعب بن ثابت قوی راوی نہیں ہے۔

باب: سفر میں ہاتھ کاٹنے سے متعلق

۳۹۸۵: حضرت نسر بن ارطاق رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ سفر میں ہاتھ نہ کاٹے جائیں۔

۲۲۱۶: بَابُ الْقَطْعِ فِي السَّفَرِ

۳۹۸۵: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي خَبْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ عِيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ جَدَّادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ بَسْرَ بْنَ أَبِي أَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَقْطَعُ الْأَيْدِي فِي السَّفَرِ۔

دوران سفر ہاتھ نہ کاٹے جانے کی ہدایت اور حکمت:

مذکورہ حدیث میں دوران سفر چور کا ہاتھ نہ کاٹنے کا حکم فرمایا گیا ہے اس کی حکمت یہ ہے کہ دوران سفر ہاتھ کاٹنے جانے کی صورت میں چور کا علاج کون شخص کرے گا اور اس کی دیکھ بھال کون کرے گا اور دوسری حکمت یہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ چور ناراض ہو کر خدا نخواستہ دین سے ہی منحرف ہو جائے اس وجہ سے دوران سفر چور کے ساتھ رعایتی پہلو اختیار فرمایا گیا۔

۳۹۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جس وقت غلام چوری کرے تو اس کو فروخت کر دو چاہے بیس ہی درہم میں فروخت ہو امام نسائی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عمرو بن سلمہ حدیث میں قوی نہیں ہے۔

۳۹۸۶: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُذْرِبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ عُمَرَ وَهُوَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا سَرَقَ الْعَبْدُ لِقَبْضِهِ وَكَوْنِ بَنِي قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيثِ۔

باب: مرد کے بالغ ہونے کی عمر اور مرد و عورت پر کس عمر

میں حد لگائی جائے؟

۳۹۹۷: حضرت عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں قبیلہ بنی قریظہ کے قیدیوں میں سے تھا لوگ ان کو دیکھا کرتے تھے اگر ان

۲۲۱۷: بَابُ حَدِّ الْبُلُوغِ وَذِكْرِ السِّنِّ الَّذِي

إِذَا بَلَغَهَا الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ أَقِيمَ عَلَيْهِمَا الْحَدُّ

۳۹۹۷: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ

عَنْ عَطِيَّةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ قَالَ كُنْتُ فِي مَسِي قَرِيظَةَ وَ
كَانَ يُنظَرُ لِمَنْ خَرَجَ بِشَعْرَتِهِ قِتْلًا وَمَنْ لَمْ تَخْرُجْ
اسْتَحْيَىٰ وَلَمْ يُقْتَلْ۔

کے ناف کے نیچے بال نکلے ہوئے ہوتے تو ان کو قتل کر ڈالتے اور
جس کے بال (زیر ناف) نہ نکلے ہوئے ہوتے تو اس کو چھوڑ
دیے۔

مرد اور عورت کے بلوغ ہونے سے متعلق:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ مرد اور عورت کی بلوغ کی نشانی یہی ہے جو کہ اوپر مذکور ہوئی ہے ویسے دراصل
شریعت نے مرد کے بالغ ہونے کی حد زیادہ سے زیادہ پندرہ سال رکھی ہے یا اس کو احتلام ہونے لگے اور پندرہ سال سے کم عمر میں
بھی لڑکے کو احتلام ہو سکتا ہے اس وجہ سے لڑکا اس سے قبل بھی بالغ ہو سکتا ہے اور لڑکی کی بالغ ہونے کی حد اس کو حیض آنا ہے۔

باب: چور کا ہاتھ کاٹ کر اس کی گردن میں لٹکانا

۴۹۸۸: حضرت ابن محیریز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت
فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے سنا کہ چور کا ہاتھ اس کی گردن میں لٹکا دینا
کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا سنت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا اور (کاٹ کر) اس کے گلے میں لٹکا
دیا۔

۴۹۸۹: حضرت عبدالرحمن بن محیریز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ میں نے حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے کہا: کیا چور کا ہاتھ اس کے گلے میں لٹکانا سنت ہے؟ انہوں
نے فرمایا: جی ہاں! رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
ایک چور کا معاملہ پیش ہوا۔ آپ نے اس کا ہاتھ کاٹ لیا اور اس
کے گلے میں لٹکا دیا۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ
اس حدیث کی اسناد میں حجاج بن ارطاة ہے جس کی حدیث
حجت نہیں ہو سکتی۔

۴۹۹۰: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت چور پر حد لگائی جائے پھر چوری کے
مال کا ضمان اس پر ضروری نہ ہوگا۔

۴۲۱۸: باب تَعْلِيقِ يَدِ السَّارِقِ فِي عُنُقِهِ
۴۹۸۸: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ
عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مَكْحُولٍ
عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ سَأَلْتُ فَضَالَهَ بْنَ عَبِيدٍ عَنْ
تَعْلِيقِ يَدِ السَّارِقِ فِي عُنُقِهِ قَالَ سَنَةٌ فَطَعَّ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ يَدَ سَارِقٍ وَ عَلَّقَهَا فِي عُنُقِهِ۔
۴۹۸۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ
ابْنُ عَلِيٍّ بِالْمُقَدَّمِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ
مَكْحُولٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ قُلْتُ
لِفَضَالَهَ بْنِ عَبِيدٍ أَرَأَيْتَ تَعْلِيقَ الْيَدِ فِي عُنُقِ
السَّارِقِ مِنَ السَّنَةِ هُوَ قَالَ نَعَمْ أَبِي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ لَفَطَعَ يَدَهُ وَ عَلَّقَهُ
فِي عُنُقِهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَجَّاجُ ابْنُ أَرْطَاةَ
ضَعِيفٌ وَلَا يُحْتَجُّ بِحَدِيثِهِ۔

۴۹۹۰: أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ مَنصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا
حَسَّانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ
فَضَالَهَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ
إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنِ الْمِسْوَرِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَغْرَمُ صَاحِبُ سَرِقَةٍ إِذَا أُقِيمَ
عَلَيْهِ الْحَدُّ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهَذَا مُرْسَلٌ
وَلَيْسَ بِثَابِتٍ۔

چور پر ضمان سے متعلق:

مذکورہ بالا حدیث شریف کے سلسلہ میں یہ مسئلہ بھی پیش نظر رہنا ضروری ہے کہ اگر چوری کرنے والے کے پاس مالک کا مال موجود ہو تو اس صورت میں وہ مال مالک کو واپس دلائیں گے۔ باقی مسئلہ وہ ہی ہے جو کہ مذکورہ بالا حدیث میں مذکور ہے۔

۲۷

کتاب الایمان و شرائعہ

ایمان اور اس کے ارکان کے متعلق حدیث مبارکہ

باب: افضل اعمال

۳۹۹۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کونسا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر یقین کرنا۔

۲۲۱۹: بَابِ ذِكْرِ أَفْضَلِ الْأَعْمَالِ

۳۹۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ مِنْ لَفِظِهِ قَالَ أَنْبَأَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَبِّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ۔

بنیادی عمل:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں ایمان کو تمام اعمال کی بنیاد بیان فرمائی گئی ہے۔ کیونکہ کوئی بھی عمل ایمان کے بغیر نفع بخش

نہیں ہے اس وجہ سے ایمان سب سے لازمی عمل قرار دیا گیا۔

۳۹۹۲: حضرت عبداللہ بن حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کونسا عمل افضل ہے؟ انہوں نے فرمایا: ایمان کہ جس میں شک نہ ہو اور جہاد کہ جس میں چوری نہ ہو اور حج مبرور۔

۳۹۹۲: أَخْبَرَنَا هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيِّ الْأَزْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَشَةَ الْخَثْعَمِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ فَقَالَ إِيْمَانٌ لَا شَكَّ فِيهِ وَجِهَادٌ وَلَا غُلُولٌ فِيهِ وَحَجَّةٌ مَبْرُورَةٌ۔

۲۲۲۰: بَابُ طَعْمِ الْإِيمَانِ

باب: ایمان کا مزہ

۳۹۹۳: أَحْبَبْنَا إِسْحَاقَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَاءُ
جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَنَسِ
بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بَيْنَهُ حَلَاوَةَ
الْإِيمَانِ وَطَعْمَهُ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُهُ
أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ فِي اللَّهِ وَأَنْ
يُبْغِضَ فِي اللَّهِ وَأَنْ تُوَلَّدَ نَارَ عَظِيمَةٍ فَيَقَعُ فِيهَا
أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا.

۳۹۹۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص میں تین چیزیں ہوں گی وہ ایمان کا ذائقہ اور لطف حاصل کرے گا: (۱) یہ کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ محبت رکھے (۲) یہ کہ اللہ کے لیے دوستی کرے اور اللہ تعالیٰ ہی کے لیے دشمنی کرے (یعنی نیک لوگوں سے دوستی کرے و مشرکین و کفار سے دشمنی رکھے) (۳) اگر بڑی اور خوفناک آگ جلائی جائے تو اس میں گر جانا قبول کرے لیکن خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ قرار دے۔

تین خاص اعمال:

جہاد میں چوری نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جس جہاد میں مال غنیمت میں سے کسی نے چوری نہ کی ہو اور حج مبرور سے مطلب یہ ہے کہ جس کے بعد انسان کسی قسم کا گناہ نہ کرے اور حج کرنے کے بعد اس کی زندگی میں مکمل طریقہ سے انقلاب برپا ہو جائے اور وہ مؤمن کامل بن جائے۔

۲۲۲۱: بَابُ حَلَاوَةِ الْإِيمَانِ

باب: ایمان کے ذائقہ سے متعلق

۳۹۹۴: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ
الْإِيمَانِ مَنْ أَحَبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَمَنْ كَانَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا
سِوَاهُمَا وَمَنْ كَانَ أَنْ يُقَدَّفَ فِي النَّارِ أَحَبَّ إِلَيْهِ
مِنْ أَنْ يَرِجَعَ إِلَى الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللَّهُ مِنْهُ.

۳۹۹۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص میں تین چیزیں ہوں گی وہ شخص ایمان کے ذائقہ سے لطف اندوز ہوگا ایک تو یہ کہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ سب سے زیادہ محبت رکھے دوسرے یہ کہ وہ شخص آگ میں گر جانا منظور کرے لیکن کفار و مشرکین میں سے ہونا منظور نہ کرے جب اللہ عزوجل نے اس کو کفر سے نجات عطا فرمائی۔

خلاصہ الباب مذکورہ بالا حدیث شریف میں تین باتیں بیان فرمائی گئی ہیں: (۱) اللہ عزوجل سے محبت کرنا یعنی تمام چیزوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے محبت کی جائے (۲) اس حدیث شریف میں یہ وضاحت ہے کہ جو شخص اللہ عزوجل سے خاص محبت رکھے گا تو وہ ہی کامل درجہ کا مؤمن ہے (۳) اور کامل درجہ کا مؤمن جان چھپی عزیز شے کو آگ میں ڈال دینا منظور کرے گا لیکن کفر اور شرک کے سامنے گردن نہیں جھکائے گا۔ یہ حدیث دراصل دین کا خلاصہ اور لب لباب ہے۔

باب: ۲۲۲۲ حلاوة الاسلام

باب: اسلام کی شیرینی

۳۹۹۵: اس حدیث شریف کا ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۳۹۹۵: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ حَمِيدٍ عَنْ آسِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَلَّتْ مَنُ كُنَّ فِيهِ وَجَدَّيْهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِسْلَامِ مَنْ تَمَنَّاهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سَوَاهُمَا وَ مَنْ أَحَبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَ مَنْ يَكْفُرْ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْكُفْرِ كَمَا يَكْفُرُ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ۔

باب: اسلام کی تعریف

باب: ۲۲۲۳ نعت الاسلام

۳۹۹۶: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک روز رسول کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اس دوران ایک شخص آیا جس کے کپڑے بہت سفید تھے اس کے بال بہت سیاہ رنگ کے تھے معلوم نہیں ہوتا تھا کہ وہ سفر سے آیا ہے اور ہمارے میں سے کوئی شخص ان کو نہیں پہچانتا تھا وہ رسول کریم ﷺ کے پاس بیٹھا اپنے گھٹنے آپ کے گھٹنوں سے لگا کر اور اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر رکھے (یعنی ادب سے بیٹھا جس طریقہ سے کہ کسی استاد کے سامنے کوئی شاگرد بیٹھتا ہے) پھر وہ کہنے لگا کہ اے محمد ﷺ! بتلاؤ کہ اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس بات کی گواہی دینا کہ عبادت کے کوئی لائق نہیں ہے علاوہ اللہ عزوجل کے اور بلاشبہ محمد (ﷺ) اس کے بھیجے ہوئے ہیں اور نماز پڑھنا زکوٰۃ ادا کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا خانہ کعبہ کا حج کرنا اگر طاقت ہو (یعنی حج کے لیے آنے جانے اور دیگر شرائط شرعی حج کی پائی جائیں) اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ ہم کو حیرت ہوئی کہ خود ہی سوال کرتا ہے پھر کہتا ہے کہ آپ نے سچ فرمایا۔ پھر کہا: بتلاؤ ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: یقین کرنا اللہ عزوجل پر یعنی اس کی ذات اور صفات میں اور اس کے فرشتوں پر (کہ وہ اس کے پاک بندے ہیں) جیسا اللہ عزوجل کا حکم ہوتا ہے بجالاتے ہیں ان میں بڑی طاقت خدا نے دی ہے اور اس کی کتب پر (جیسے قرآن کریم تو ریت انجیل زبور پر اور اس کے صحیفہ پر) جو کہ خداوند قدوس نے اپنے رسولوں پر نازل

۳۹۹۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمْلٍ قَالَ أَنْبَأَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْعَطَّابِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرَى عَلَيْهِ آثَرُ الشَّفْرِ وَلَا يُعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتَّى جَلَسَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْتَدْرَأَ كَتَبِيهِ وَ وَضَعَ كَتَفِيهِ عَلَى لِحْيَتِي ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ قَالَ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَ تَقِيَمَ الصَّلَاةَ وَ تُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَ تَصُومَ رَمَضَانَ وَ تَحُجَّ الْبَيْتَ إِنْ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ صَدَقْتَ فَعَجَبْنَا إِلَيْهِ يَسْأَلُهُ وَ يُصَدِّقُهُ ثُمَّ قَالَ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَ مَلَائِكَتِهِ وَ كُتُبِهِ وَ رُسُلِهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ وَ الْقَدْرِ كُلِّهِ خَيْرِهِ وَ شَرِّهِ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ تَعَالَى تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ

يَرَاكَ قَالَ فَاخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ
عَهَا بِأَعْلَمَ بِهَا مِنَ السَّائِلِ قَالَ وَاخْبِرْنِي عَنْ
أَمَارَاتِهَا قَالَ أَنْ تَلِدَ الْأُمَّةُ رَبَّتَهَا وَأَنْ
تَرَى الْحَفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّيْءِ يَتَطَاوَلُونَ
فِي الْبُنْيَانِ قَالَ عُمَرُ فَلَيْسَتْ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُمَرُ هَلْ
تَدْرِي مِنَ السَّائِلِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ
فَإِنَّهُ جَبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ آتَاكُمْ لِيُعَلِّمَكُمْ أَمْرَ
دِينِكُمْ۔

فرمائے وہ سب حق ہیں اللہ عزوجل کی طرف سے ہیں اللہ عزوجل کے
کلام میں اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور تقدیر پر اس
کے حکم کے بغیر اور اس کے ارادے کے بغیر انجام نہیں پاتے لیکن وہ
اچھے لوگوں سے خوش ہوتا ہے اور برے لوگوں سے ناراض ہوتا ہے اور
اس نے ہم کو اختیار عطا فرمایا ہے اور وہ برے لوگوں سے ناراض ہوتا
ہے یہ سن کر اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اس نے کہا کہ بتلاؤ کہ
احسان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل کی عبادت اس طریقہ سے
کرنا کہ گویا کہ تم خدا کو دیکھ رہے ہو اگر یہ مقام حاصل نہ ہو تو (کم از کم
یہ مقام حاصل ہو کہ) اللہ عزوجل تم کو دیکھ رہا ہے۔ پھر اس شخص نے کہا
مجھ کو بتلاؤ کہ قیامت کب قائم ہوگی؟ آپ نے فرمایا: جس سے تم
دریافت کر رہے ہو وہ سوال کرنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتا (یعنی
اللہ عزوجل کے علاوہ کسی کو اس کا علم نہیں ہے) اس شخص نے کہا تم اس
کی علامات بتلاؤ آپ نے فرمایا: اس کی ایک علامت تو یہ ہے کہ
باندی اپنے مالک کو جنے گی دوسرے یہ کہ ننگے پاؤں جسم والے لوگ جو
(ادھر ادھر) پھرتے ہیں مفلس بکریاں چرانے والے وہ بڑے بڑے
محل تعمیر کریں گے۔ عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں تین روز تک ٹھہرا ہوا پھر
رسول کریم نے مجھ سے فرمایا: اے عمر رضی اللہ عنہما! تم واقف ہو کہ وہ سوال
کرنے والا اور دریافت کرنے والا کون شخص تھا؟ میں نے عرض
کیا: اللہ کو اور اس کے رسول ﷺ کو ہی علم ہے۔ آپ نے فرمایا: وہ
جبریل علیہ السلام تھے جو کہ تم کو دین سکھلانے کے لیے تشریف لائے تھے۔

قیامت کی کچھ علامات:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں باندی کا مالک کو جننے سے متعلق جو فرمایا گیا ہے تو اس کی تشریح کے سلسلہ میں محدثین کرام
بسیار نے مختلف اقوال نقل فرمائے ہیں پہلا قول تو یہ ہے کہ باندی اپنے مالک کو اور مالک کو جنے گی اور باندیوں کی اولاد پیدا ہوگی اور
لوگ اپنی اُم ولد باندیوں کو فروخت کریں گے اور وہ باندیاں فروخت ہوتے ہوتے کبھی کبھی اپنی اولاد کے پاس پہنچ جائے گی اور
حضرت علامہ حافظ ابن حجر ہسید اس کی تشریح کے سلسلہ میں فرماتے ہیں اس کا مطلب ہے کہ اولاد اپنے والدین کی نافرمان ہو
گی۔ تو گویا ماں باپ کا درجہ باندی جیسا ہو گیا اور اولاد مالک قرار پائی اور اولاد ماں باپ پر حاکم کی طرح حکومت کریں گے (جیسے
کہ حج کے دور میں ہو رہا ہے) اور حدیث مذکورہ میں ننگے پاؤں والے لوگ محل بنائیں گے جو ارشاد فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ

ہے کہ کم طرف لوگ ترقی کریں گے اور شرفاء کی گردش ہوگی یعنی خوش حالی عزت اور دولت و ثروت ان لوگوں میں آجائے گی کہ جنہوں نے کبھی کچھ نہیں دیکھا ہوگا اور ایسے ہی لوگوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جائے گا جو کہ اپنے ماضی میں کچھ نہیں ہوں گے جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے۔

باب: ایمان اور اسلام کی صفت

۳۹۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان تشریف فرما ہوتے پھر جو کوئی نیا شخص آتا وہ آپ کو پہچان نہ سکتا۔ جس وقت تک کہ آپ کا نہ پوچھتا۔ اس وجہ سے ہم نے آپ سے چاہا کہ بیٹھنے کے لئے ایک جگہ بنائی جائے کہ نیا آدمی آتے ہی آپ کو پہچان لے پھر ہم نے آپ کے لئے ایک اونچا چوہترہ مٹی سے بنایا۔ آپ اس پر تشریف فرما ہوتے۔ ایک دن ہم تمام لوگ بیٹھے ہوئے تھے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی جگہ تشریف فرما تھے اس دوران ایک آدمی حاضر ہوا کہ جس کا منہ (یعنی چہرہ) تمام لوگوں سے اچھا تھا اور جس کے جسم کی خوشبو سب سے بہتر تھی اور اس کے کپڑوں (یعنی لباس) میں کچھ بھی میل نہیں تھا اس نے فرش کے کنارے سے سلام کیا اور اس نے کہا: السلام علیک یا محمد! آپ نے فرمایا: آ جاؤ۔ وہ قرب آنے کی اجازت طلب کرتا رہا یہاں تک کہ اس نے اپنے ہاتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں پر رکھ دیئے اور کہا: اے محمد! مجھ کو بتلاؤ کہ اسلام کس کو کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور یہ کہ اللہ عزوجل کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک نہ کرو اور نماز ادا کرو زکوٰۃ دو اور حج کرو بیت اللہ شریف کا اور رمضان المبارک کے روزے رکھو۔ اس نے عرض کیا: جس وقت میں یہ تمام باتیں کر لوں تو مسلمان ہو جاؤں گا۔ آپ نے فرمایا: جی ہاں! اس شخص نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔ جس وقت ہم نے یہ بات سنی کہ وہ شخص کہہ رہا ہے کہ آپ نے سچ فرمایا تو ہم کو اس کی یہ بات بری لگی کیونکہ قصداً کیوں معلوم کرتا ہے۔ پھر وہ کہنے لگا: اے محمد! بتلاؤ کہ ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل پر یقین کرنا اور اس کے فرشتوں اور کتابوں پر اور رسولوں پر اور یقین کرنا تقدیر پر۔ اس نے کہا

۲۲۲۴: بَابُ صِفَةِ الْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ

۳۹۹۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي لُرْوَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي ذَرٍّ قَالَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ بَيْنَ ظَهْرَانِي أَصْحَابِهِ فَيَجِيءُ الْغَرِيبُ فَلَا يَذَرِي أَيُّهُمْ هُوَ حَتَّى يَسْأَلَ فَنُطَلَّبْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَجْعَلَ لَهُ مَجْلِسًا يَعْرِفُهُ الْغَرِيبُ إِذَا آتَاهُ فَهَبْنَا لَهُ دُكَّانًا مِنْ طِينٍ كَانَ يَجْلِسُ عَلَيْهِ وَإِنَّا لَجُلُوسٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسِهِ إِذْ أَهْلَ رَجُلٌ أَحْسَنُ النَّاسِ وَجْهًا وَ أَطْيَبُ النَّاسِ رِيحًا كَانَ يَبْتَاطُ لَمَّا يَمْسُهَا دَنَسٌ حَتَّى سَلَّمَ فِي حَرْفِ الْبَسَاطِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ أَذُنُ يَا مُحَمَّدُ قَالَ أَذُنُهُ لَمَّا زَالَ يَقُولُ أَذُنُ مِرَارًا وَ يَقُولُ لَهُ أَذُنٌ حَتَّى وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رُكْبَتِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي مَا الْإِسْلَامُ قَالَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَ تُقِيمَ الصَّلَاةَ وَ تُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَ تَحُجَّ الْبَيْتَ وَ تَصُومَ رَمَضَانَ قَالَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ فَقَدْ أَسْلَمْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ صَدَقْتَ فَلَمَّا سَمِعْنَا قَوْلَ الرَّجُلِ صَدَقْتَ أَنْكَرْنَاهُ قَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي مَا الْإِيمَانُ قَالَ الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَ مَلَائِكَتِهِ وَ الْكُتَابِ وَ النَّبِيِّينَ وَ تَوْمِنُ بِالْقَدْرِ قَالَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ فَقَدْ آمَنْتُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کہ جس وقت میں ایسا کروں تو میں مؤمن ہو جاؤں گا۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں۔ پھر اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اس نے کہا: اے محمد! مجھ کو بتاؤ کہ احسان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تم اللہ عزوجل کی اس طریقہ سے عبادت کرو کہ جیسے کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو اگر اس طرح سے عبادت نہ کر سکو تو (کم از کم) اس طرت عبادت کرو کہ وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔ اس شخص نے کہا آپ نے سچ فرمایا پھر وہ شخص کہنے لگا: اے محمد! مجھ کو بتاؤ کہ قیامت کب قائم ہوگی؟ یہ بات سن کر آپ نے سر (مبارک) جھکالیا اور کوئی جواب نہیں دیا۔ اس نے پھر سوال کیا آپ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر سوال کیا آپ نے کسی قسم کا کوئی جواب نہیں دیا اور سر اٹھایا پھر فرمایا: جس سے تم دریافت کر رہے ہو وہ سوال کرنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتے۔ لیکن قیامت کی علامت یہ ہیں جس وقت تو مجھول جانور چرانے والوں کو دیکھے کہ وہ لوگ بڑی بڑی عمارتیں بنا رہے ہیں اور جو لوگ اب ننگے پاؤں اور ننگے جسم پھرتے ہیں ان کو زمین کا بادشاہ دیکھے اور عورت کو دیکھے وہ اپنے مالک کو چنتی ہے تم سمجھ لو کہ قیامت قریب ہے۔ پانچ اشیاء ہیں کہ جن کا کہ کسی کو کوئی علم نہیں ہے علاوہ اللہ عزوجل کے۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ پھر آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم کہ جس نے کہ محمد ﷺ کو سچا (نبی) بنا کر بھیجا ہے اور وہ کھانے والا اور خوش خبری دینے والا میں اس شخص کو تم سے زیادہ نہیں پہچانتا تھا اور بلاشبہ یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے جو کہ وحیہ کلہی کی شکل میں تشریف لائے تھے۔

وَسَلَّمَ نَعْمَ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي مَا الْإِحْسَانُ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَمَا تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي مَتَى السَّاعَةُ قَالَ فَتَكْسِرُ لَكَ يَجِبُهُ شَيْئًا ثُمَّ أَعَادَ فَلَمْ يَجِبْهُ شَيْئًا ثُمَّ أَعَادَ فَلَمْ يَجِبْهُ شَيْئًا وَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلَكِنْ لَهَا عَلَامَاتٌ تَعْرِفُ بِهَا إِذَا رَأَيْتَ الرِّعَاءَ الْبُهْمَ يَنْطَاقُونَ فِي الْبُنْيَانِ وَرَأَيْتَ الْحُقَافَةَ الْعُرَاةَ مُلُوكَ الْأَرْضِ وَرَأَيْتَ الْمَرْأَةَ قَلِدَتْ رَبِّهَا حَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ثُمَّ قَالَ لَا وَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ هُدًى وَبَشِيرًا مَا كُنْتُ بِأَعْلَمَ بِهِ مِنْ رَجُلٍ مِّنْكُمْ وَإِنَّهُ لَجِبْرِيْلٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَزَلَ فِي سُورَةِ دَحْجَةَ الْكَلْبِيِّ-

حضرت جبرئیل علیہ السلام کی ایک صحابی (رضی اللہ عنہ) کی صورت میں آمد:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں ان آنے والے شخص کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ وہ شخص حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے جو کہ حضرت وحیہ کلہی کی صورت میں تشریف لائے تھے واضح رہے کہ حضرت وحیہ کلہی نبیؐ ایک جلیل القدر صحابی تھے جو کہ بہت زیادہ خوبصورت انسان تھے۔ اگرچہ بعض محدثین جبرئیلؑ نے اس تشریح سے اتفاق نہیں کیا۔ تفصیل کے لیے شروحات حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

۲۲۲۵: باب تاویل قولہ عزوجل قَالَتِ

الْأَعْرَابُ أَمَّا قُلُوبُهُمْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قَوْلُوا لِنَا

۳۹۹۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ نُورٍ قَالَ مَعْمَرٌ وَأَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

أَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجَالًا وَلَهُ

يُعْطَى رِجَالًا مِنْهُمْ شَيْئًا قَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ

أَعْطَيْتَ فَلَانًا وَتَمَّ تَعْطِئَ فَلَانًا شَيْئًا وَهُوَ مُؤْمِنٌ

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مُسْلِمٌ حَتَّى

أَعَادَهَا سَعْدٌ فَلَانًا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ أَوْ مُسْلِمٌ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِلَيَّ لِأَعْطِي رِجَالًا وَأَدْعُ مَنْ هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ

مِنْهُمْ لَا أُعْطِيهِ شَيْئًا مَخَالَةَ أَنْ يُكْفُوا لِي النَّارَ

عَلَى وَجْهِهِمْ.

۳۹۹۹: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ

ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَامٌ بْنُ أَبِي مَطِيحٍ

قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ

سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَسَمَ لَسْمًا

فَأَعْطَى نَاسًا وَرَمَعَ الْآخِرِينَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

أَعْطَيْتَ فَلَانًا وَرَمَعْتَ فَلَانًا وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ لَا

تَقُلْ مُؤْمِنٌ وَرَأَيْتَ قُلُوبَ مُسْلِمٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَتِ

الْأَعْرَابُ أَمَّا

۵۰۰۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ عَمْرٍو

عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ سَعِيدٍ

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ أَنْ يُنَادِيَ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ أَنَّهُ لَا

يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُ وَهِيَ أَيَّامُ الْكَلْبِ وَالشُّرْبِ.

باب: آیت قَالَتِ الْأَعْرَابُ أَمَّا قُلُوبُهُمْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ

قَوْلُوا لِنَا اسْلَمْنَا کی تفسیر

۳۹۹۸: حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم

ﷺ نے بعض لوگوں کو مال دیا اور بعض کو سوط نہیں فرمایا۔ حضرت سع

دؓ نے فرمایا: یا رسول اللہ! آپ نے بعض فلاں کو عطا فرمایا یعنی ان

حضرات کو عطا فرمایا اور فلاں کو عطا فرمایا اور فلاں کو کچھ عطا نہیں

فرمایا حالانکہ وہ مؤمن ہے۔ آپ نے فرمایا: کیا وہ مسلم ہے؟

حضرت سعد نے تین مرتبہ یہی کہا اور اللہ کے نبی ﷺ ہر مرتبہ یہی

جواب دہراتے رہے۔ پھر آپ نے فرمایا: میں بعض لوگوں کو دیتا

ہوں اور بعض کو نہیں دیتا۔ حالانکہ جن کو میں دیتا ہوں ان سے مجھ

کو زیادہ محبت ہے لیکن میں جن کو دیتا ہوں تو میں اس کو اس خوف

سے دیتا ہوں کہ ایسا نہ ہو کہ وہ شخص دوزخ میں اُسے نہ گرائے

جائیں۔

۳۹۹۹: حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے کچھ

مال تقسیم کیا تو آپ نے بعض حضرات کو عطا فرمایا اور بعض حضرات کو

عطا نہیں فرمایا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے فلاں فلاں

لوگوں کو عطا فرمایا ہے اور فلاں کو عطا نہیں فرمایا وہ بھی تو صاحب ایمان

ہے آپ نے فرمایا کہ مؤمن نہ کہو مسلمان کہو۔ حضرت ابن شہاب نے

اس آیت کریمہ: قَالَتِ الْأَعْرَابُ أَمَّا قُلُوبُهُمْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قَوْلُوا

اسْلَمْنَا کی تلاوت فرمائی: یعنی "دیبہات والوں نے کہا کہ ہم لوگ

ایمان لے آئے تم) کہو کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ اسلام لائے۔"

۵۰۰۰: حضرت بشیر بن حکیمؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے

ان کو حکم فرمایا ایام تشریق میں پکارنے کا کہ جنت میں داخل نہ ہوگا

لیکن مؤمن اور یہ دن کھانے پینے کے ہیں۔

ایام تشریق:

واضح رہے کہ ایام تشریق نو ذی الحجہ سے لے کر بارہ ذی الحجہ عصر کے بعد تک ہیں احادیث میں ان ایام کی بہت فضیلت بیان فرمائی گئی ہے۔

باب: مؤمن کی صفات سے متعلق

۵۰۰۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان وہ شخص ہے کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور مؤمن وہ ہے کہ جس سے لوگ اپنے جان و مال کا اطمینان رکھیں۔

باب: ۲۲۲۶: بِكَابِ صِفَةِ الْمُؤْمِنِ

۵۰۰۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ لِسَانِهِ وَ يَدِهِ وَالْمُؤْمِنَةُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلَى دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ۔

باب: مسلمان کی صفت سے متعلق

۵۰۰۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مسلمان وہ ہے کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ شخص ہے جو کہ اللہ عزوجل کی منع کی ہوئی باتوں کو چھوڑ دے۔

باب: ۲۲۲۷: بِكَابِ صِفَةِ الْمُسْلِمِ

۵۰۰۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَ يَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ۔

کامل مسلمان:

مذکورہ بالا حدیث بخاری و مسلم اور احادیث کی دیگر کتب میں بھی بیان فرمائی گئی ہے اس حدیث شریف کا حاصل یہ ہے کہ مسلمان کی شان یہ ہونی چاہیے کہ وہ زبان یا ہاتھ یا اپنے کسی بھی عمل سے دوسرے کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچائے اور مذکورہ بالا حدیث شریف میں ہجرت سے متعلق جو فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ عربی زبان میں ہجرت کے معنی چھوڑنے کے آتے ہیں اور لفظ مہاجر اس سے نکلا ہے یعنی وہ شخص جو کہ اپنے وطن کو اللہ عزوجل کی رضا حاصل کرنے کے لئے چھوڑ دے جیسے کہ کفار و مشرکین کے ملک سے صرف اقرار الہی حاصل کرنے کے لئے نکل جائے اور دارالاسلام میں آجائے۔ حاصل حدیث یہ ہے کہ مسلمان صرف ترک وطن سے مہاجر کامل نہیں بنتا جس وقت تک کہ وہ گناہوں کی زندگی نہ چھوڑے یہ حدیث دراصل دین کا خلاصہ اور اسلام کی بنیاد ہے۔

۵۰۰۳: أَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا ۵۰۰۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: جو کوئی ہم لوگوں جیسی نماز ادا کرے اور ہمارے قبلہ کی جانب چہرہ کرے نماز میں اور ہمارا کانا ہوا جانور (یعنی ہمارا ذبیحہ) کھائے تو وہ مسلمان ہے۔

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ سَبَّاحٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَآكَلَ ذَبِيحَتَنَا فَذَلِكَ الْمُسْلِمُ۔

باب: کسی انسان کے اسلام کی خوبی

۵۰۰۴: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت کوئی بندہ اچھی طرح سے مسلمان ہوتا ہے تو اللہ عزوجل اس کے ہر ایک نیک عمل کو لکھ لیتے ہیں جو کہ اس نے کیا تھا (یعنی اسلام سے قبل) اور اس کا ہر ایک برا عمل ختم فرما دیتا ہے جو اس نے کیا تھا پھر اسلام کے بعد سے نیا حساب اس طریقہ سے شروع ہوتا ہے کہ ہر ایک نیک عمل کے عوض دس نیک اعمال سات سو نیک اعمال تک لکھ دیئے جاتے ہیں اور ہر ایک برائی کے عوض ایک برا عمل لکھا جاتا ہے لیکن جب اللہ عزوجل اس کو معاف فرمادے تو وہ برائی (یعنی برا عمل بھی) نہیں لکھا جاتا۔

۲۲۲۸: بَابُ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ
۵۰۰۴: أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْمُعَلَّى بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَسْلَمَ الْعَبْدُ لِحَسَنِ إِسْلَامِهِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ كُلَّ حَسَنَةٍ كَانَ أَزْلَفَهَا وَ مُجِبَتْ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ أَزْلَفَهَا ثُمَّ كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ الْقِصَاصُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرَةِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا إِلَّا أَنْ يَجَاوِزَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهَا۔

باب: افضل اسلام کونسا ہے؟

۵۰۰۵: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کونسا اسلام افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس سے (دوسرے) مسلمان اس کے ہاتھ اور اس کی زبان سے بچیں (محفوظ رہیں)۔

۲۲۲۹: بَابُ أَيِّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ
۵۰۰۵: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْإِمْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَرْدَةَ وَهُوَ يُرِيدُ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ۔

باب: کونسا اسلام بہترین ہے؟

۵۰۰۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کونسا اسلام افضل ہے آپ نے فرمایا کھانا کھانا (غریب اور محتاجوں کو) اور ہر ایک کو سلام کرنا چاہے اس کو پہچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو۔

۲۲۳۰: بَابُ أَيِّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ
۵۰۰۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تَطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ

لَسَلَامٌ عَلَى مَنْ عَرَفْتُمْ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفُوا.

۲۲۳۱: بَابُ عَلِيٍّ كَهْمِ بَنِي الْإِسْلَامِ

۵۰۰۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ عِمْرَانَ عَنْ حَنْظَلَةَ ابْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهُ أَلَا تَفَرُّوْا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بِنِي الْإِسْلَامِ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةٍ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْحَجَّ وَصِيَامَ رَمَضَانَ.

باب: اسلام کی بنیاد کیا ہیں؟

۵۰۰۷: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ان سے کہا کہ تم جہاد نہیں کرتے۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اسلام کی پانچ بنیادیں ہیں (کہ جن پر اسلام قائم ہے) پہلے گواہی دینا اس بات کی کہ اللہ عزوجل کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے دوسرے یہ کہ نماز ادا کرنا تیسرے زکوٰۃ ادا کرنا چوتھے حج کرنا پانچویں روزے رکھنا ماہ رمضان کے۔

۲۲۳۲: بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى الْإِسْلَامِ

۵۰۰۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ تَبَايَعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا أَفْرَأَ عَلَيْهِمُ الْآيَةُ لَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَنَسَرَهُ اللَّهُ غَزْوً وَجَلَّ لَهُوَ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَذَبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَهُ.

باب: اسلام پر بیعت سے متعلق

۵۰۰۸: حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے ساتھ ایک مجلس میں تھے۔ آپ نے فرمایا: تم لوگ مجھ سے اس بات پر بیعت کرتے ہو کہ اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو نہ چوری کرو نہ زنا کرو۔ پھر یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی جو شخص تمہارے میں سے اپنے اقرار کو مکمل کرے (یعنی ان کاموں کو نہ کرے) تو اس کا ثواب اللہ عزوجل کے پاس ملے گا اور جس سے ایسا کام سرزد ہو پھر اللہ عزوجل دنیا میں اس کو چھپائے تو آخرت میں وہ اللہ عزوجل کی مرضی پر ہے کہ چاہے وہ اس کو عذاب میں مبتلا کرے اور چاہے اس کی مغفرت فرمادے۔

۲۲۳۳: بَابُ عَلِيٍّ مَا يُقَاتِلُ

النَّاسُ

باب: لوگوں سے کس بات پر جنگ (قتال) کرنا

چاہیے؟

۵۰۰۹: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو لوگوں سے جنگ کرنے کا حکم ہوا ہے یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ کوئی اللہ عزوجل کے علاوہ سچا معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اس کے بھیجے ہوئے ہیں جس وقت وہ یہ شہادت دیں اور ہمارے قبلہ کی جانب چہرہ کرے اور ہمارا کانا ہوا

۵۰۰۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ نَعِيمٍ قَالَ أَنْبَأَنَا حَبَّانٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَإِذَا

جانور (ذبیحہ) کھائیں تو ان کی جان و مال ہم پر حرام ہو گئے لیکن کسی حق کے عوض (مطلب یہ کہ وہ کسی کی جان لیں یا کسی کا مال لیں تو ان کی بھی جان اور مال لیں) اور جو مسلمانوں کا حق ہے وہ ان کا بھی ہے اور جو اہل اسلام پر حق ہے وہ حق ان پر بھی ہے۔

باب: ایمان کی شاخیں

۵۰۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان کی ستر اور (مزید) چند شاخیں ہیں اور شرم و حیا بھی ایمان کی شاخ ہے۔

۵۰۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایمان کی ستر اور (مزید) چند شاخیں ہیں سب سے افضل شاخ لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ کہنا ہے اور سب سے کم شاخ (یعنی ایمان کا سب سے کم درجہ) راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹانا ہے اور شرم و حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

شَهِدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَأَسْتَقْبَلُوا قِبَلَتَنَا وَأَكَلُوا ذَبِيحَتَنَا وَصَلُّوا صَلَاتَنَا فَقَدْ حَرَمْتُ عَلَيْهَا دِمَاؤَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَيْهِمْ۔

۲۳۳۳: باب ذکر شعب الإيمان

۵۰۱۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ۔

۵۰۱۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً أَفْضَلُهَا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَوْضَعُهَا إِطَاعَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ۔

ایمان کا سب سے کم تر درجہ:

یہ ہے کہ راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹا دی جائے یعنی ہر وہ چیز کہ جس سے گذرنے والوں کو تکلیف پہنچے راستہ سے ہٹانا افضل اور ایمان کا کم سے کم درجہ ہے جیسے کہ کانٹے پھل اور کیلے اور پھلوں کے چھلکے وغیرہ راستہ سے ہٹانا اور مذکورہ حدیث شریف میں شرم و حیا کو بھی ایمان کا ایک درجہ فرمایا گیا ہے جیسا کہ احادیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج مبارک میں لڑکیوں سے زیادہ شرم و حیا تھی۔ اس لیے مومن میں شرم و حیا ہونا ضروری ہے اور شرم و حیا ہی انسان کو برائی سے محفوظ رکھتی ہے۔

۵۰۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شرم و حیا ایمان کی ایک شاخ ہے۔

۵۰۱۲: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ يَعْنِي ابْنَ الْخُرَيْبِ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ۔

۲۴۳۵: بَابُ تَفَاوُلِ أَهْلِ الْإِيمَانِ

۵۰۱۳ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرْحِبِيلَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَلِيءُ عَمَّارٍ إِيْمَانًا إِلَى مُشَابِهِ.

ہڈیوں تک ایمان کا مطلب:

مذکورہ حدیث میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے ہڈیوں تک ایمان بھرنے کے بارے میں جو فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ایمان ان کے ہر ہر رگ و پام میں پہنچ گیا اور ان کے ایک ایک عضو میں ایمان ہی ایمان ہے یعنی وہ کامل ترین درجہ کے مؤمن ہو گئے۔

۵۰۱۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ رَأَى مُنْكَرًا فَلْيَغْيِرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ لِيَسَاهِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ لِيَقْلِبْهُ وَ ذَلِكَ أَوْعَفُ الْإِيْمَانِ.

ایمان کے تین درجے:

مذکورہ بالا حدیث میں برائی کو برا سمجھنے سے متعلق تین درجے بیان فرمائے گئے ہیں اور سب سے آخری درجہ کم از کم دل سے ہی برائی کو برا سمجھنا فرمایا گیا ہے لیکن اگر کوئی شخص دل سے بھی برائی سے نفرت نہ کرے تو سمجھ لو کہ اس کے دل میں معمولی سا بھی ایمان نہیں ہے۔

۵۰۱۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَالْخُدْرِيُّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ رَأَى مُنْكَرًا فَلْيَغْيِرْهُ بِيَدِهِ فَقَدْ بَرِيَءَ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ

باب: اہل ایمان کا ایک دوسرے سے بڑھنا

۵۰۱۳: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (حضرت) عمار رضی اللہ عنہ نے ہڈیوں تک ایمان بھر لیا۔

۵۰۱۴: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: تمہارے میں سے جو کوئی شخص بری بات دیکھے تو اس کو چاہیے کہ وہ ہاتھ سے ڈور کرے اگر اس قدر قوت نہ ہو تو زبان سے (برائی کو) برا کہے اگر اس قدر بھی قوت نہ ہو تو (کم از کم) دل سے تو برا سمجھے۔

۵۰۱۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا آپ فرماتے تھے کہ تم میں سے جو شخص کوئی بری بات (یعنی گناہ کا کام) دیکھے تو اس کو اپنے ہاتھ (یعنی طاقت) سے روک دے تو وہ شخص ذمہ سے بری ہو گیا اگر اس قدر طاقت نہ ہو تو زبان سے برا کہے وہ بری ہو گیا اگر اس قدر طاقت نہ ہو تو دل سے برا سمجھے وہ بھی

يُغَيِّرُهُ بِبَدِهِ لَغَيْرِهِ بِلِسَانِهِ لَقَدْ بَرِيءٌ وَمَنْ لَمْ
يَسْتَطِعْ أَنْ يُغَيِّرَهُ بِلِسَانِهِ لَغَيْرِهِ بِقَلْبِهِ لَقَدْ بَرِيءٌ وَ
ذَلِكَ أَوْعَفُ الْإِيْمَانِ-

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی رائے:

ایمان کے کم سے کم درجہ یعنی دل سے برا سمجھنے کا مطلب کے سلسلہ میں حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ مرقات شرح مشکوٰۃ شریف میں تحریر فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ گناہ اور برائی میں گرفتار شخص کے لئے دعا کرے کہ یا اللہ اس شخص کو گناہوں سے باز رہنے کی توفیق عطا فرما۔

باب: ایمان میں کمی بیشی سے متعلق

۲۲۳۶: بَابُ زِيَاةِ الْإِيْمَانِ

۵۰۱۶: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کے ایک جھگڑے کا دنیا میں کسی حق کے لئے اس سے زیادہ نہیں ہے کہ جو مسلمان جھگڑا کریں گے اپنے پروردگار سے ان بھائیوں کے لئے جو کہ دوزخ میں داخل ہوئے ہوں گے یہ مسلمان کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمارے ان بھائیوں کو جو کہ ہمارے ساتھ نماز ادا کرتے تھے اور روزہ رکھا کرتے تھے اور حج کرتے تھے آگ میں داخل کر دیا۔ پروردگار فرمائے گا: اچھا جاؤ اور تم جن کو پہچان لیتے تھے ان کو دوزخ سے نکالو۔ چنانچہ وہ لوگ دوزخ میں ان کے پاس آئیں گے اور ان کی شکلیں دیکھ کر ان کو پہچان لیں گے۔ ان میں سے بعض کو تو دوزخ کی آگ نے پکڑ لیا ہو گا پنڈلیوں کے آدمے تک اور بعضوں کو ٹخنوں تک پھر ان کو دوزخ سے نکالیں گے اور کہیں گے کہ اے پروردگار! جن کے نکالنے کا تو نے ہم کو حکم فرمایا ہم نے ان کو نکال دیا پھر پروردگار فرمائے گا کہ ان کو بھی نکالو کہ جن کے دل میں ایک دینار کے برابر ایمان ہو پھر فرمائے گا کہ ان کو بھی (دوزخ سے) نکال دو جس کسی کے دل میں ایک رتی (یعنی معمولی سے معمولی درجہ کا بھی) ایمان ہو (اس کو بھی دوزخ سے نکال دو) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا اب جس کسی کو یقین نہ ہو وہ یہ آیت کریمہ تلاوت کرے: (۲) إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ أُمَّةً شَرَكًا بِهٖ ۲ آخر

۵۰۱۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَمْرٍاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مُجَادَلَةٌ أَحَدِكُمْ فِي الْحَقِّ يَكُونُ لَهُ فِي الدُّنْيَا بِأَشَدِّ مُجَادَلَةٍ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لِرَبِّهِمْ فِي إِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ أُذْهِبُوا النَّارَ قَالَ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِخْوَانَنَا كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَنَا وَيَصُومُونَ مَعَنَا وَيُحْجُونَ مَعَنَا فَأَذْهَبْنَا النَّارَ قَالَ لَيَقُولُ إِذْ هَبُوا فَأَخْرِجُوا مَنْ عَرَفْتُمْ مِنْهُمْ قَالَ لَيَأْتُوهُمْ لَيَعْرِفُونَهُمْ بِصُورِهِمْ لَيَمْنَهُمْ مِنْ أَخَذَتْهُ النَّارُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ إِلَى كَعْبِيهِ لَيُخْرِجُونَهُمْ لَيَقُولُونَ رَبَّنَا قَدْ أَخْرَجْنَا مَنْ أَمَرْنَا قَالَ وَيَقُولُ أَخْرِجُوا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ وَزَنْ دِينَارٍ مِنَ الْإِيْمَانِ ثُمَّ قَالَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ وَزَنْ يَصِفُ دِينَارٍ حَتَّى يَقُولَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ وَزَنْ ذَرَّةً قَالَ أَبُو سَعِيدٍ لَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْ فَلْيَقْرَأْ هَذِهِ الْآيَةَ إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ أُمَّةً شَرَكًا بِهٖ ۲ آخر

تک۔ (جس کا ترجمہ یہ ہے) اللہ عزوجل مشرک کی مغفرت نہیں فرمائے گا اور اس سے کم گناہوں کو جس کو چاہے گا بخش دے گا۔

۵۰۱۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک مرتبہ میں سورہا تھا کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں (یعنی میرے سامنے وہ لوگ پیش ہوئے) اور سب لوگ کرتے پئے ہوئے ہیں کسی کا کرتہ سینہ تک ہے اور کسی کا اس سے نیچا ہے اور میں نے (حضرت) عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنے کرتے کو سمیٹ رہے ہیں (یعنی ان کا کرتہ بہت زیادہ نیچا ہے جس کی وجہ سے وہ اپنا کرتہ سمیٹ رہے ہیں) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کی کیا تعبیر ہے؟ آپ نے فرمایا: دین! (اور ایمان سب سے زیادہ طاقتور ہے اس میں کسی عقل مند کو شبہ نہ ہوگا بشرطیکہ وہ تعصب نہ کرے کہ عمر کی وجہ سے اسلام کو بہت زیادہ ترقی ہوئی)۔

۵۰۱۸: حضرت طارق رضی اللہ عنہ بن شہاب سے روایت ہے کہ ایک شخص یہودیوں میں سے امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ تم لوگوں کے قرآن کریم میں ایک آیت (کریمہ) ہے جس کو تم لوگ پڑھتے ہو۔ اگر وہ آیت ہم یہود پر نازل ہوتی تو جس دن وہ آیت کریمہ نازل ہوتی تو ہم لوگ اس روز کو عید بنا لیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ کونسی آیت ہے؟ اس نے کہا وہ آیت ہے: **الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ** یعنی: آج کے روز میں نے دین تم کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے واسطے اسلام کے دین ہونے کو پسند کر لیا۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ کو اس جگہ کا علم ہے جس جگہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ہے اور جس روز نازل ہوئی ہے اور یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جمعہ کے دن مقام عرفات میں نازل ہوئی۔

باب: ایمان کی علامت

۵۰۱۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے میں سے کوئی شخص مؤمن نہیں ہوتا جس وقت تک کہ اس کو میری محبت اپنی اولاد اور اپنے والدین اور تمام لوگوں سے

بہ و يَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ إِلَى عَظِيمًا۔

۵۰۱۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَثِيرَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا آتَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمْصٌ مِمَّنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَيْدَى وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِكَ وَ عُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَ عَلَيْهِ لَمِيصٌ بِجُرَّةٍ قَالَ لَمَّا ذَا أَوَّلْتُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْدِينُ۔

۵۰۱۸: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَتَيْبٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ آتَتْ فِي كِتَابِكُمْ تَفْرَةٌ وَنَهَا لَوْ عَلَيْنَا مَعَشَرَ الْيَهُودِ نَزَلَتْ لَا نَخْذُنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ هَيْدًا قَالَ آتَى آتِيَةَ قَالَ الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَ انْتَمَتْ عَلَيْكُمْ بَعْتِي وَ رَضِيْتُ لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي لَا أَعْلَمُ الْمَكَانَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ وَالْيَوْمَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ نَزَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَرَفَاتٍ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ۔

۲۲۳۷: باب علامۃ الایمان

۵۰۱۹: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ الْمُفْضَلِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَادَةَ أَنَّ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ
وَالِدِهِ وَوَالِدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ۔

۵۰۲۰: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ أَنْبَأَنَا
إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ح وَأَنْبَأَنَا عِمْرَانُ بْنُ
مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا
يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ
وَأَهْلِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ۔

خلاصہ الباب ☆ رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارکہ کے ساتھ محبت ایسی ہو کہ دنیا کی کسی چیز سے اس قدر محبت نہ ہو ماں باپ،
اولاد بیوی اور تمام تر انسانوں سے بلکہ اپنی جان سے بھی بڑھ کر آنحضرت ﷺ سے محبت ہو اور مال تو کوئی چیز ہی نہیں ہے آپ ﷺ
کی محبت کے مقابلہ میں اور یہ بات صرف زبان سے نہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ سے بے حد محبت ہے بلکہ جانثاران رسول ﷺ
حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات زندگی کا مطالبہ کر کے عملی طور پر آپ ﷺ سے محبت کا معیار معلوم کیا جا سکتا
ہے کہ ایمان کامل والا شخص کون ہے بہت ہی افسوس کی بات ہے کہ ہم لوگ صرف اور صرف نام کے مسلمان ہیں کام کے نہیں دنیا کی
دولت مال بیوی بچوں کی محبت بھی ایسے کھو گئے کہ نہ حلال حرام کی تمیز رہی نہ فرائض و واجبات ادا کرنے کی طرف رغبت رہی اور
سنّتوں کو ذبح کرنے پر تلے ہوئے ہیں رسول اللہ ﷺ پر ایمان کامل رکھنے والا شخص تو ایسا ہوتا ہے کہ ہر صورت میں آنحضرت ﷺ
کی محبت میں تمام سنّتوں کو اپنانے کی کوشش کرتا ہے آج تو شادی غمی اور تمام تر اپنے پروگرام میں احکامات الہیہ کی دہجیاں اور سنّت
رسول اللہ ﷺ سے نعوذ باللہ نفرت کا اظہار ہوتا ہے اگر کوئی احساس دلانے کی غرض سے کچھ کہ دیتا ہے تو ماننے کی بجائے اسے کوسا
جاتا ہے اور اسے طعن و تشنیع کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی جاتی اللہ تعالیٰ ہمیں رسول اللہ ﷺ سے بے حد محبت و عقیدت سے
نوازے کہ ہم ایمان کامل والے ہو جائیں۔ (جاری)

۵۰۲۱: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ
عِيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ
مَعًا حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هُرْمَزٍ مِمَّا ذَكَرَ أَنَّهُ
سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ بِهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ
أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَالِدِهِ۔

۵۰۲۱: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
علی رضی اللہ عنہ نے کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بیان
فرمایا: تیری محبت نہیں رکھے گا لیکن مؤمن (یعنی مجھ سے صرف اور
صرف مؤمن ہی محبت کرے گا) اور مجھ سے دشمنی نہیں رکھے گا لیکن
منافق۔

۵۰۲۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے میں سے کوئی مؤمن نہیں ہوتا جس وقت تک کہ وہ اپنے بھائی (دوسرے مسلمان بھائی) کے لئے وہ بات نہ چاہے جو کہ اپنے واسطے چاہتا ہے۔

۵۰۲۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم کہ جس کے ہاتھ (یعنی قبضہ) میں میری جان ہے کہ تم لوگوں میں سے کوئی شخص مؤمن نہیں ہوتا جس وقت تک کہ اپنے واسطے بھلائی چاہے جس قدر بھلائی چاہتا ہے اسی قدر اپنے مسلمان بھائی کے واسطے۔

۵۰۲۴: حضرت زربن حوش سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بیان فرمایا تھا کہ تم سے محبت نہیں کرے گا مگر مؤمن اور تم سے دشمنی نہیں رکھے گا لیکن منافق۔

۵۰۲۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انصار سے محبت رکھنا ایمان کی علامت ہے اور ان سے دشمنی رکھنا نفاق کی علامت ہے۔

۵۰۲۲: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَآبَانَا حَمِيدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ حَمِيدُ بْنُ مَسْعَدَةَ فِي حَدِيثِهِ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ۔

۵۰۲۳: أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ حُسَيْنٍ وَهُوَ الْمُعَلِّمُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللَّيْلِ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ مِنَ الْخَيْرِ۔

۵۰۲۴: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى قَالَ آبَانَا الْفَضْلُ ابْنُ مُوسَى قَالَ آبَانَا الْأَعْمَشُ عَنْ عِدِّي عَنْ زَيْدٍ قَالَ قَالَ عَلِيُّ إِنَّهُ لَمَهْدُ النَّبِيِّ الْأَيْمَى ۖ إِلَيَّ أَنَّهُ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ۔

۵۰۲۵: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ يَعْنِي ابْنَ الْخَرِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُبُّ الْأَنْصَارِ آيَةُ الْإِيمَانِ وَبُغْضُ الْأَنْصَارِ آيَةُ الْإِنْفَاقِ۔

انصار کون؟

انصار وہ حضرات ہیں جو کہ مدینہ منورہ کے باشندے تھے اور جنہوں نے مشکل وقت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری مدد فرمائی تھی جس وقت آپ مکہ مکرمہ چھوڑ کر مدینہ منورہ میں تشریف لائے تھے ان حضرات سے محبت رکھنے کے فضائل دیگر احادیث میں بھی مذکور ہیں۔

۲۲۳۸: باب علامۃ المنافق

۵۰۲۶: أَخْبَرَنَا بَشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعَةٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ تَكَاثُفٌ مُنَافِقًا أَوْ تَكَاثُفٌ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ الْأَرْبَعِ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدْعَهَا إِذَا حَدَّثَتْ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا عَاهَدَ عَدَرَ وَإِذَا تَخَاصَمَ فَجَرَ.

۵۰۲۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سُهَيْبٍ نَافِعُ بْنُ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ النِّفَاقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَتْ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اتَّعَمَنَ خَانَ.

۵۰۲۸: أَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ عَهْدَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْ لَا يُجِيبِي إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يَبْغِضُنِي إِلَّا مُنَافِقٌ.

۵۰۲۹: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ مَخْيَمٍ بْنُ الْخَطِيبِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَاوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ فَهَوَّ مُنَافِقٌ إِذَا حَدَّثَتْ كَذَبَ وَإِذَا اتَّعَمَنَ خَانَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ فَمَنْ كَانَتْ فِيهِ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ لَمْ تَزَلْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَتْرُكَهَا.

۲۲۳۹: باب قيام رمضان

۵۰۳۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

باب: منافق کی علامات

۵۰۲۶: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا چار عادتیں ہیں جس کسی میں یہ چاروں عادت ہوں گی وہ شخص منافق ہے اور اگر اس میں ایک عادت ہے تو وہ ایک عادت نفاق کی ہے جس وقت تک اس کو وہ نہیں چھوڑے گا (وہ شخص کامل درجہ کا مؤمن نہیں ہوگا عادت یہ ہیں): (۱) جب گفتگو کرے تو جھوٹ بولے (۲) اور جس وقت وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے (۳) اور جس وقت اقرار کرے تو اس کو توڑ دے اور جب کسی سے لڑائی کرے تو گالیاں دینے لگے۔

۵۰۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا منافق کی تین علامات ہیں ایک تو یہ کہ جس وقت وہ گفتگو کرے تو جھوٹ بولے دوسرے یہ کہ جس وقت وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے تیسرے جس وقت اس کے پاس امانت رکھے تو اس میں خیانت کرے۔

۵۰۲۸: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس وقت رسول کریم ﷺ نے مجھ سے وعدہ فرمایا جو مؤمن ہو گا وہ تیری محبت رکھے گا اور جو شخص تجھ سے دشمنی رکھے گا وہ منافق ہوگا۔

۵۰۲۹: حضرت ابو داؤد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تین چیزیں جس کسی میں پائی جائیں گی وہ تو منافق ہے (وہ باتیں یہ ہیں): (۱) جس وقت گفتگو کرے تو جھوٹ بولے (۲) جس وقت اسکے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے (۳) اور جس وقت وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے اور جس شخص میں ان میں سے ایک عادت پائی جائے گی تو اس شخص میں نفاق کی ایک عادت رہے گی جب تک کہ وہ اس عادت کو چھوڑ دے۔

باب: رمضان المبارک میں عبادت کرنے سے متعلق

۵۰۳۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے

ارشاد فرمایا: جو شخص ماہ رمضان المبارک میں راتوں میں کھڑا ہو (یعنی راتوں میں عبادت کرے نماز تراویح میں مشغول رہے) ایمان اور احتساب کے ساتھ تو اس کے اگلے (پچھلے) تمام گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔

۵۰۳۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص رمضان المبارک کے مہینہ میں راتوں کو کھڑا ہو یعنی راتوں میں تراویح کی نماز ادا کرے اور دیگر عبادات میں مشغول رہے ایمان کے ساتھ تو اس کے تمام اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۵۰۳۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص رمضان المبارک کے مہینہ میں راتوں کو کھڑا ہو (تراویح میں) ایمان کے ساتھ ثواب کے لئے تو اس کے اگلے گناہ تمام معاف کر دیئے جائیں گے۔

باب: شب قدر میں عبادت کرنا

۵۰۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ماہ رمضان میں راتوں میں کھڑا ہو ایمان و احتساب کے ساتھ اجر و ثواب کے لئے تو اس کے اگلے گناہ سب معاف کرائیے جائیں گے اور جو کوئی شب قدر میں کھڑا ہو (یعنی شب قدر میں نماز تلاوت قرآن و روود شریف کی کثرت وغیرہ عبادت میں مشغول ہے) تو اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

باب: زکوٰۃ بھی ایمان میں داخل ہے

۵۰۳۴: حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ ایک شخص

الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

۵۰۳۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ ح وَالْحَرِثِ بْنِ مِسْكِينٍ قِرَاءَةَ عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

۵۰۳۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

۲۲۳۰: بَابُ قِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

۵۰۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

۲۲۳۱: بَابُ الزَّكَاةِ

۵۰۳۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ

خدمت نبوی ﷺ میں اہل نجد میں سے حاضر ہوا جس کے ہال بکھرے ہوئے تھے اور اس کی آواز میں گنگناہٹ سنی جاتی تھی لیکن اس کی گفتگو سمجھ میں نہیں آ رہی تھی وہ شخص آپ کے قریب ہوا اس وقت علم ہوا کہ وہ شخص اسلام سے متعلق دریافت کر رہا ہے۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا رات اور دن میں پانچ نمازیں ہیں اس نے عرض کیا کیا اس کے علاوہ میرے ذمے اور کچھ ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں لیکن تم (نماز) نفل ادا کرنا چاہو (تو تم کو اس کا اختیار ہے) پھر آپ نے اس شخص کو ماہ رمضان المبارک کے روزے ارشاد فرمائے۔ اس نے عرض کیا: میرے ذمے اس کے علاوہ اور کوئی روزہ ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں لیکن نفل۔ پھر رسول کریم ﷺ نے اس شخص سے زکوٰۃ کے متعلق بیان فرمایا۔ اس نے عرض کیا میرے ذمے اس کے علاوہ اور کچھ (عبادات وغیرہ) ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں لیکن یہ کہ تم راہ خدا میں خرچ کرنا چاہو نفل پھر وہ شخص پشت موڑ کر چل دیا اور وہ شخص یہ کہتا تھا کہ نہ تو اس سے زیادہ کروں گا نہ کم (یعنی اس میں کسی قسم کی کمی بیشی نہیں کروں گا) رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ شخص سچ بول رہا ہے تو اس نے نجات حاصل کر لی (یعنی اس کی نجات اور عذاب سے حفاظت کے لیے اس قدر کافی ہے)۔

باب: جہاد کا بیان

۵۰۳۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کا ضامن ہے جو کہ راہ خدا میں نکلے لیکن ایمان کے خیال سے نکلے اور وہ راہ خدا میں کوشش کرنے کے لیے نکلے (نہ کہ دنیاوی کام کے لیے نکلے) اللہ اس بات کا ضامن ہے کہ اس کو جنت میں لے جائے گا۔ جس طریقہ سے ہو چاہے وہ شخص قتل کر دیا جائے یا وہ شخص اپنی موت سے مر جائے یا پھر اللہ تعالیٰ اپنے وطن میں لائے گا کہ جہاں سے وہ شخص نکلا تھا ثواب اور مال غنیمت لے کر۔

۵۰۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے

الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ فَأَتَى الرَّاسَ يُسْمَعُ دَوَى صَوْتِهِ وَلَا يَفْهَمُ مَا يَقُولُ حَتَّى دَنَا لِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُ هُنَّ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكَاةَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ فَأَذْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْفَحَ إِنْ صَدَقَ۔

۲۲۳۲: باب الجهاد

۵۰۳۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ انْتَدَبَ اللَّهُ لِمَنْ يَخْرُجُ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الْإِيمَانُ بِي وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِي اللَّهُ ضَامِنٌ حَتَّى أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ بَيْنَهُمَا كَانَ أَمَا يَقْتُلُ وَأَمَا وَفَاةٌ أَوْ أَنْ يَرُدَّهُ إِلَى مَسْكِنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ بِمَالٍ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ۔

۵۰۳۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ

ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کا ضامن ہے جو کہ اس کے راستے میں نکلے لیکن نکلے راہ خدا میں کوشش کرنے کے لیے اور اس پر اور اس کے پیغمبر پر یقین رکھ کر اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا یا اس کے ملک میں اس کو واپس فرمائے گا اجر و ثواب اور مال غنیمت دے کر۔

عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَضَمَّنَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِي وَ إِيْمَانِي وَ تَصَدِيقِي بِرَسُولِي فَهُوَ ضَامِنٌ أَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ أُرْجِعَهُ إِلَى مَسْكِنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ نَالَ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ۔

۲۲۴۳: باب أداء

باب: مال غنیمت میں سے خدا کے راستے میں پانچواں

الخُمُسُ

حصہ زکالنا

۵۰۳۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عبد القیس کے لوگ رسول کریم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ربیعہ کا یہ قبیلہ ہے اور ہم لوگ آپ تک نہیں پہنچ سکتے لیکن حرام مہینوں میں تو آپ ہم کو حکم فرمائیں کسی ہات پر کہ جس پر ہم لوگ عمل کریں اور جو لوگ ہمارے پیچھے ہیں ان کو بھی سنا دیں۔ آپ نے فرمایا میں تم کو چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور تم کو چار باتوں سے منع کرتا ہوں (اور جن باتوں کا حکم دیتا ہوں) وہ یہ ہیں: (۱) ایمان لانا اللہ عزوجل پر پھر اس کی تفسیر بیان فرمائی ایک تو اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی سچا پروردگار نہیں ہے اور میں اللہ کا بھیجا ہوا ہوں (۲) نماز ادا کرنا (۳) زکوٰۃ دینا (۴) تم کو جو مال غنیمت ہاتھ آئے اس میں سے پانچواں حصہ زکالنا اور میں تم کو منع کرتا ہوں کہ دو کے تو بے لاکھ کے رتن اور رمال لگے ہوئے برتنوں سے کہ جس کو مقیر اور مزفت کہتے ہیں۔

۵۰۳۷. أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَادٌ وَ هُوَ ابْنُ عَبَادٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ وَ قَدَّ عَبْدُ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّا هَذَا الْحَيُّ مِنْ رَبِيعَةَ وَ لَسْنَا نَعْبُدُ إِلَهًا إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ لَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَأْخُذُهُ عَنْكَ وَ نَدْعُو إِلَيْهِ مِنْ وَرَاءِ نَا فَقَالَ أَمْرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَ أَنَّهَا كُمْ عَنْ أَرْبَعِ الْإِيْمَانِ بِاللَّهِ ثُمَّ لَسَرَهَا لَهُمْ شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَ أَقَامَ الصَّلَاةَ وَ إِيْتَاءَ الزَّكَاةَ وَ أَنْ تُوَدُّوا إِلَى خُمُسٍ مَا غَنِمْتُمْ وَ أَنَّهَا كُمْ عَنِ الذُّبَابِ وَ الْحَنْتَمِ وَ الْمُقَيْرِ وَ الْمُزْفَتِ۔

خلاصہ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف میں جو حرام مہینے فرمائے گئے ہیں اس سے مراد جب ذوقعدہ ذی الحجہ اور محرم کے مہینے ہیں کہ عرب کے لوگ ان چار مہینوں میں قتال کو گناہ سمجھتے تھے یعنی مذکورہ بالا قبیلے کے لوگوں کے راستے میں قبیلہ مضر کے علاقے پڑتے تھے تو مذکورہ چار مہینوں میں عرب کے قبائل لوٹ مار اور قتل و قتال کو حرام سمجھتے تھے اور ان مہینوں میں لوٹ مار وغیرہ نہ کرتے اور حدیث بالا کے آخری جملے "مقیر" اور "مزفت" کی تشریح اس طرح ہے کہ مقیر (اور بعض روایات کے مطابق یہ لفظ تقیر ہے) یہ بھی درخت کی جڑ سے بنایا گیا ایک برتن ہے لوگ ان میں شراب رکھا کرتے تھے۔ ان کے استعمال سے منع فرمایا گیا ہے اور اس سلسلہ میں جمہور کی یہ رائے ہے کہ ابتداء اسلام میں مذکورہ وجوہات کی وجہ سے ان کا استعمال ناجائز تھا تا کہ لوگوں کو ان برتنوں کو دیکھ کر شراب کے زمانہ کی یاد نہ تازہ ہو جائے لیکن بعد میں یہ ممانعت منسوخ ہو گئی۔

باب ۲۲۳۳: شہود الجنائز

باب: جنازہ میں شرکت بھی ایمان میں داخل ہے

۵۰۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسلمان کے جنازہ کے پیچھے اجر و ثواب کے لئے ایمان کے ساتھ چلے پھر اس پر نماز ادا کرے اس کے بعد ٹھہرا رہے جس وقت تک کہ وہ (میت) قبر میں رکھا جائے تو اس کو دو قیراط ثواب کے ملیں گے ایک قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے اور جو کوئی نماز پڑھ کر واپس آئے (یعنی صرف نماز جنازہ ہی پڑھے) تو اس کو ثواب کا ایک قیراط ملے گا۔

۵۰۳۸: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ بْنِ الْأَزْرَقِيِّ عَنْ عَوْفٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا فَصَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ انْظَرَ حَتَّى يُوَضَّعَ فِي قَبْرِهِ كَانَ لَهُ قِيرَاطَانِ أَحَدُهُمَا مِثْلُ أُحُدٍ وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ رَجَعَ كَانَ لَهُ قِيرَاطٌ۔

باب: شرم و حیا

باب ۲۲۳۵: الحیاة

۵۰۳۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو کہ اپنے بھائی کو نصیحت کر رہا تھا شرم و حیا کے سلسلہ میں (یعنی شرم و حیا سے روک رہا تھا) آپ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو شرم و حیا تو ایمان میں داخل ہے۔

۵۰۳۹: أَخْبَرَنَا هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ وَ الْعَلَوِيُّ بْنُ سَيْبِ بْنِ قِرَاءَةَ عَلَيْهِ وَآلَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ أَخْبَرَنِي مَالِكُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ يَعْطُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاةِ فَقَالَ دَعَا لِأَنَّ الْحَيَاةَ مِنَ الْإِيْمَانِ۔

باب: دین آسان ہونے سے متعلق

باب ۲۲۳۶: الدین یسر

۵۰۴۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دین آسان ہے اور جو شخص دین میں سختی کرے گا تو اس پر دین غالب ہوگا تو تم ٹھیک راستے پر چلو یا اگر ٹھیک راستہ پر نہ چل سکو تو اس سے نزدیک رہو اور لوگوں کو خوش رکھو اور ان کو آسانی دو اور صبح و شام اللہ عزوجل سے مدد مانگو اور کچھ رات میں چنے سے۔

۵۰۴۰: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مَعْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا الدِّينَ يُسْرٌ وَلَنْ يُشَادَّ الدِّينَ أَحَدًا إِلَّا غَلَبَهُ فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوا وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ۔

دین کے غالب ہونے کا مطلب:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں دین کے غالب ہونے کے سلسلہ میں جو فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس پر دین غالب ہوگا یعنی دین اس کو اپنے اندر مشغول رکھ کر تھکا دے گا اور عاجز کر دے گا اور حدیث بالا کے سب سے آخری جملے میں جو

ارشاد فرمایا گیا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ جس طریقہ سے کوئی مسافر اگر تمام دن اور تمام رات یعنی مسلسل چلے تو ظاہر ہے کہ وہ تھک کر چکنا چور ہو جائے گا اسی طرح جو شخص مسلسل ہر وقت عبادت میں مشغول رہے تو وہ بھی بالکل تھک جائے گا اور عبادت کا اصل ذائقہ ختم ہو جائے گا اس وجہ سے صبح و شام اور رات میں عبادت میں مشغول رہنا کافی ہے۔

باب: اللہ کے نزدیک پسندیدہ عبادت

۵۰۳۱: اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ان کے پاس تشریف لائے وہاں پر ایک عورت موجود تھی آپ نے فرمایا: یہ کون ہے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یہ فلاں عورت ہے جو کہ رات میں نہیں سوتی اور اس عورت کی عبادت کی کیفیت بیان کرنے لگیں۔ آپ نے فرمایا تم ایسا نہ کرنا جس قدر تم میں طاقت ہے صرف اسی قدر عبادت کرو۔ آپ نے فرمایا: قسم اللہ کی! اللہ عزوجل اجر و ثواب دینے سے نہیں تھکے گا بلکہ تم لوگ عمل کرتے کرتے تھک جاؤ گے۔ آپ کو وہ دین بہت پسند تھا جو کہ ہمیشہ کیا جائے۔

باب: دین کی حفاظت کی خاطر فتنوں سے فرار

اختیار کرنا

۵۰۳۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (وہ زمانہ) نزدیک ہے کہ جس وقت مسلمان کا عمدہ سرمایہ بکریاں ہوں گی کہ جن کو لے کر وہ پہاڑوں کی چوٹیوں میں چلا جائے گا اور پانی پڑنے کی جگہ رہے گا اور دین کو فتنوں کی وجہ سے لے کر فرار ہوگا۔

باب: منافق کی مثال سے متعلق

۵۰۳۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منافق کی مثال ایسی ہے کہ جیسے ایک بکری دو گلوں کے درمیان آ جائے وہ کبھی تو ایک گلے میں جاتی ہے اور کبھی دوسرے میں اور وہ نہیں جانتی کہ کس کے

۲۲۳۷: بَابُ أَحَبِّ الدِّينِ إِلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ

۵۰۳۱: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ يُونُسَ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَأَةٌ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ قَالَتْ فُلَانَةٌ لَا تَنَامُ تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا فَقَالَ مَنْ عَلَيْكُمْ مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ لَوْلَا لِي لَا يَمَلُّ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ حَتَّى تَمَلُّوا وَإِنَّمَا أَحَبُّ الدِّينِ إِلَيَّ مَا دَامَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ۔

۲۲۳۸: بَابُ الْفِرَارِ بِالدِّينِ مِنَ

الْفِتَنِ

۵۰۳۲: أَخْبَرَنَا هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنُ ح وَالْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ فِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ضَعْفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالٍ مُسْلِمٍ غَنَمٌ يَتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَقْرُبُ دِينَهُ مِنَ الْفِتَنِ۔

۲۲۳۹: بَابُ مَثَلِ الْمُنَافِقِ

۵۰۳۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مَوْسَى ابْنِ عَقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَالِيَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيرُ لِحَى هَذِهِ

مَرَّةً وَفِي هَذِهِ مَرَّةً لَا تَدْرِي أَيُّهَا تَتَّبِعُ۔

ساتھ ہوں۔

منافقین کی حالت:

اس حدیث شریف میں منافق کی مثال بیان فرمائی گئی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ منافق کبھی تو مسلمانوں میں شامل ہوتا ہے اور کبھی کفار اور مشرکین میں اس کو کوئی قرار نہیں ہے قرآن کریم میں منافق کی سزا کے متعلق ارشاد فرمایا گیا ہے۔ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ۔ یعنی منافقین دوزخ کے سب سے نچلے درجہ میں ہوں گے۔

۲۲۵۰: باب مَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مِنْ

باب: مؤمن اور منافق کی مثال جو کہ قرآن کریم پڑھتے

ہوں

مُؤْمِنٍ وَ مُنَافِقٍ

۵۰۳۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مؤمن کی مثال جو کہ قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے ایسی ہے جیسے کہ ترنج کہ اس کا ذائقہ بھی بہتر ہے اور اس کی خوشبو بھی عمدہ ہے اور اس مؤمن کی مثال جو کہ قرآن کی تلاوت نہیں کرتا ایسی ہے جیسے کہ کھجور اس کا مزہ اور ذائقہ عمدہ ہے لیکن اس میں خوشبو نہیں اور اس منافق کی مثال جو کہ قرآن کریم پڑھتا ہے کہ جیسے کہ مردہ کہ اس کی خوشبو عمدہ ہے لیکن اس کا ذائقہ کڑوا ہے اور اس منافق کی مثال جو کہ قرآن کریم کی تلاوت نہیں کرتا جیسے کہ انڈا امین (حنظل) کا ذائقہ بھی کڑوا ہے اور ان کی خوشبو بھی نہیں ہے۔

۵۰۳۴: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأَمْثَرِجَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَ لَا رِيحَ لَهَا وَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّبِيعَانِيَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَ طَعْمُهَا مُرٌّ وَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَ لَا رِيحَ لَهَا۔

باب: مؤمن کی نشانی سے متعلق

۲۲۵۱: باب عَلَامَةِ الْمُؤْمِنِ

۵۰۳۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے میں سے کوئی مؤمن نہیں ہوتا جس وقت تک کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی کے لئے وہ بات نہ چاہے جو اپنے واسطے چاہتا ہے۔

۵۰۳۵: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ۔



کتاب الزینة من السنن

زینت (آرائش) سے متعلق احادیث مبارکہ

باب: پیدائشی سنتوں سے متعلق

۵۰۳۶: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دس باتیں پیدائشی سنتیں ہیں وہ سنتیں ہیں: (۱) مونچھوں کا کترنا، (۲) ناخن کاٹنا، (۳) پوروں اور جوڑوں کا دھونا، (۴) داڑھی چھوڑنا، (۵) مسواک کرنا، (۶) ناک میں پانی ڈالنا، (۷) بغل کے بال کاٹنا، (۸) ناف کے نیچے کے بال مونڈنا، (۹) پیشاب کے بعد استنجا کرنا۔ حضرت معتب نے نقل فرمایا کہ میں دسویں بات بھول گیا۔

باب ۲۲۵۲: مِنَ السَّنَنِ الْفِطْرَةِ

۵۰۳۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا وَكَيْفَ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَشْرَةٌ مِنَ الْفِطْرَةِ لِقْصُ الشَّارِبِ وَ لِقْصُ الْأَطْفَارِ وَ غَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَ إِعْقَاءُ اللَّحْيَةِ وَ السِّوَاكِ وَ الْإِسْتِنَاقُ وَ تَنْفُ الْإِبْطِ وَ حَلْقُ الْعَانَةِ وَ انْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ مُصْعَبٌ وَ نَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمُضْمَنَةَ۔

پیدائشی سنتوں کا مطلب:

پیدائشی سنتوں کا مطلب ہے کہ یہ سنتیں ہمیشہ سے چلی آ رہی ہیں اور تمام انبیاء علیہم السلام نے ان کے کرنے کا حکم فرمایا اور جوڑوں اور پوروں کو دھونے کا جو حکم تیسری سنت میں مذکور ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ پوروں اور جوڑوں میں میل کچیل جما ہوا رہتا ہے اس وجہ سے ان کو دھونے اور صاف کرنے کا حکم فرمایا گیا ہے۔

۵۰۳۷: حضرت سلیمان تیمی سے روایت ہے کہ حضرت طلحہ دس باتیں نقل فرماتے تھے: مسواک کرنا، مونچھیں کترنا، ناخن تراشنا، جوڑوں کا دھونا، ناف کے نیچے کے بال مونڈنا، ناک میں پانی ڈالنا (راوی کہتے ہیں) مجھ کو شبہ ہے کہ کلی کرنا بھی بیان فرمایا۔

۵۰۳۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحًا يَذْكُرُ عَشْرَةَ مِنَ الْفِطْرَةِ السِّوَاكِ وَ لِقْصُ الشَّارِبِ وَ تَقْلِيمِ الْأَطْفَارِ وَ غَسْلِ الْبَرَاجِمِ وَ حَلْقِ الْعَانَةِ وَ الْإِسْتِنَاقِ وَ أَنَا شَكَّكْتُ لِي الْمُضْمَنَةَ۔

۵۰۴۸: حضرت ابو بکر سے روایت ہے کہ (جن کا نام جعفر بن ایاس ہے) انہوں نے ساطق بن حبیب سے وہ کہتے تھے کہ دس باتیں سنت ہیں: (۱) مسواک کرنا (۲) مونچھیں کترنا (۳) کلی کرنا (۴) ناک میں پانی ڈالنا (۵) داڑھی بھر کر چھوڑنا (۶) ناخن ترنا (۷) بغل کے بال اکھاڑنا (۸) ختنہ کرنا (۹) ناف کے نیچے کے بال موٹنا (۱۰) اور پاخانہ کی جگہ دھونا۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سلیمان تیمی اور جعفر بن ایاس کی روایت ٹھیک ہے حضرت مصعب بن شیبہ کی روایت سے وہ راوی منکر الحدیث ہیں۔

۵۰۴۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانچ سنتیں قدیم سے ہیں (۱) ختنہ کرنا (۲) ناف کے نیچے کے بال موٹنا (۳) بغل کے بال اکھیڑنا (۴) ناخن کاٹنا (۵) مونچھیں کترنا۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے زیر نظر حدیث شریف کو موقوفاً روایت فرمایا۔

۵۰۵۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ پانچ باتیں پرانی پیدائشی سنت ہیں ایک تو ناخن کاٹنا۔ دوسرے مونچھیں کترنا تیسرے بغل کے بال اکھیڑنا چوتھے ناف کے نیچے کے بال موٹنا پانچویں ختنہ کرنا۔

باب: مونچھیں کترنے سے متعلق

۵۰۵۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مونچھوں کو منڈواؤ یا کتراؤ اور داڑھیوں کو چھوڑ دو (یعنی داڑھی کم نہ کراؤ اور نہ منڈاؤ)۔

۵۰۵۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مونچھوں کو منڈواؤ یا کتراؤ اور چھوڑ دو داڑھیوں کو۔

۵۰۵۳: حضرت زید بن ارقم سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم

۵۰۴۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ عَشْرَةٌ مِنَ السُّنَّةِ السَّوَاكُ وَ قَصُّ الشَّارِبِ وَ الْمَضْمَضَةُ وَ الْإِسْتِشْقَاقُ وَ تَوَفِيرُ اللَّحْيَةِ وَ قَصُّ الْأَطْفَارِ وَ نَتْفُ الْأَبْطِ وَ الْيَحْتَانُ وَ حَلْقُ الْعَانَةِ وَ غَسْلُ الدُّبُرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ حَدِيثُ سَلِيمَانَ التَّيْمِيِّ وَ جَعْفَرِ بْنِ إِيَّاسٍ أَشْبَهُ بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيثِ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ وَ مُصْعَبٌ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ۔

۵۰۴۹: أَخْبَرَنَا حَمِيدُ بْنُ سَعْدَةَ عَنْ بَشِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْيَحْتَانُ وَ حَلْقُ الْعَانَةِ وَ نَتْفُ الصُّعْبِ وَ تَقْلِيمُ الظُّفْرِ وَ تَقْصِيرُ الشَّارِبِ وَ قَفَهُ مَالِكٍ۔

۵۰۵۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ تَقْلِيمُ الْأَطْفَارِ وَ قَصُّ الشَّارِبِ وَ نَتْفُ الْأَبْطِ وَ حَلْقُ الْعَانَةِ وَ الْيَحْتَانُ۔

۲۲۵۳: بَابُ إِحْقَاءِ الشَّارِبِ

۵۰۵۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَ أَعْفُوا اللَّحْيَ۔

۵۰۵۲: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عُلْقَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحْفُوا اللَّحْيَ وَ أَحْفُوا الشَّوَارِبَ۔

۵۰۵۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو کوئی مونچھیں نہ لے (یعنی مونچھیں نہ کتروائے بلکہ ہونٹوں سے بڑھائے) وہ ہمارے میں سے نہیں ہے (یعنی ایسا شخص مسلمانوں کے راست پر نہیں ہے)

الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَمْ يَأْخُذْ شَارِبَةَ فَلَيْسَ مِنَّا.

باب: سر منڈانے کی اجازت

۵۰۵۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ایک لڑکے کو دیکھا کہ جس کا کچھ سر منڈا ہوا تھا اور کچھ سر منڈا ہوا نہیں تھا آپ نے اس سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا: تمام سر منڈا واؤ یا تمام سر پر بال رکھو۔

۲۲۵۴: باب الرُّخْصَةُ فِي خُلُقِ الرَّاسِ

۵۰۵۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبْنَاتَا عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ أَبْنَاتَا مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى صَبِيًّا حَلَقَ بَعْضَ رَأْسِهِ وَتَرَكَ بَعْضًا فَنَهَى عَنْ ذَلِكَ وَقَالَ احْلِقُوا كُلَّهُ أَوْ تَرَكُوا كُلَّهُ.

خلاصہ الجواب ☆ یعنی کچھ سر منڈاؤ کچھ نہ منڈاؤ یہ جائز نہیں کیونکہ اس میں غیر اقوام سے مشابہت کا شبہ ہے اور اگر مشابہت نہ بھی ہو رہی ہو تو پھر بھی اس لیے عمل کرے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طریقہ سے بال کٹوانے سے منع کیا اور ایک سنت پر عمل کرنے کا ثواب تو یقیناً ملے گا۔

باب: عورت کو سر منڈانے کی ممانعت سے متعلق

۵۰۵۵: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کو سر منڈوائے کی ممانعت فرمائی۔

۲۲۵۵: باب النَّهْيُ عَنْ خُلُقِ الْمَرْأَةِ رَأْسَهَا

۵۰۵۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْحَرَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ عَلِيٍّ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا.

باب: قزع کی ممانعت

سے متعلق

۵۰۵۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھ کو اللہ عزوجل نے قزع سے منع فرمایا۔

۲۲۵۶: باب النَّهْيُ

عَنِ الْقَزَعِ

۵۰۵۶: أَخْبَرَنَا عِثْرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الرَّجَالِ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ نَهَانِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ الْقَزَعِ.

۵۰۵۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع کی ممانعت فرمائی حضرت عبدالرحمن راوی فرماتے

۵۰۵۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْقَزَعِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدِيثُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ بَشِيرٍ أَوْلَى بِالصَّوَابِ۔

ہیں حضرت یحییٰ بن سعید اور حضرت بشر کی روایت صحیح کے زیادہ قریب ہے۔

خلاصہ الباب ☆ قزع کیا ہے؟ شریعت کی اصطلاح میں سر کے کچھ بال منڈوانے اور کچھ بال نہ منڈوانے و قزع کہہ جاتا ہے آپ نے اس سے منع فرمایا۔

قزع کی تشریح: واضح رہے کہ قزع عربی میں ایسے ابرو کو کہتے ہیں جو کہ پھٹا ہوا ہو جس وقت سر کے کچھ بال منڈے دوئے ہوں اور کچھ بال منڈے نہ ہوں تو وہ بھی اس ابرو کی طرح ہے جو کہ پھٹا ہوا ہو۔

باب: سر کے بال کترنے سے متعلق

۲۲۵۷: بَابُ الْأَخْذِ مِنَ الشَّعْرِ

۵۰۵۸: حضرت وائل بن حجر چیز سے روایت ہے کہ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور میرے سر پر بال تھے۔ آپ نے فرمایا: (یہ تو) نحوست ہے۔ اس جملہ سے میں یہ سمجھا کہ آپ مجھ کو کہہ رہے ہیں۔ چنانچہ میں نے بال بالکل ختم کر دئیے۔ اس پر آپ نے فرمایا: میں نے تمہیں یہ نہیں کہا تھا اور یہ (کام) اچھا ہے (یعنی سر کے بال کترانا)۔

۵۰۵۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَخُو قَيْصَةَ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّ شَعْرٌ فَقَالَ ذَهَابَ لَطْفُنْتُ أَنَّهُ يَعْنِينِي فَأَخَذْتُ مِنْ شَعْرِي ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ لِي لَمْ أَغْنِكَ وَهَذَا أَحْسَنُ۔

۵۰۵۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہال (مبارک) بیچ کے تھے نہ تو بہت گھونگر یا لے تھے اور نہ بہت سیدھے کانوں اور کاندھوں کے درمیان۔

۵۰۵۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا زُهَبُ أَبُو جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ النَّبِيِّ ﷺ شَعْرًا رَجُلًا لَيْسَ بِالْمَجْعِدِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَغَائِفِهِ۔

۵۰۶۰: حضرت حمید بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ میری ایک آدمی سے ملاقات ہوئی جو کہ چار سال تک خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں رہا تھا جس طرح کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں رہتے تھے اس نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو روزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت فرمائی۔

۵۰۶۰: أَخْبَرَنَا قَيْسُ بْنُ عَوَانَةَ عَنْ دَاوُدَ الْأَوْدِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُمَيْرِيِّ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ ﷺ كَمَا صَحِبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ أَرْبَعَ سِنِينَ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَمْتَسِطَ أَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ

روزانہ کنگھی کرنا:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں روزانہ کنگھی کرنے کی جو ممانعت فرمائی گئی ہے اس سے ممانعت اور کراہت تنزیہی مراد ہے یعنی مسلمان کی شایان شان نہیں کہ وہ خواتین کی طرح ہر وقت بناؤ سنگھار میں مشغول رہے بلکہ دین دنیا کے دیگر امور کی طرف بھی توجہ ضروری ہے۔ جیسا کہ نسائی شریف کے حاشیہ میں ہے: وَ هُوَ نَهَى تَنْزِيهِيَهُ لَا تَحْرِيْمٌ وَلَا فَرْقٌ فِي ذَلِكَ بَيْنِي وَاللَّحِيهِ وَالرَّاسِ تَحْتَ مَتْنِ نَسَائِي شَرِيْفٍ ص ۷۰۴ نسائی شریف نظامی کان پور)

باب: ایک دن چھوڑ کر کنگھی کرنے سے متعلق ۲۲۵۸: بَابُ التَّرَجُّلِ غَيْبًا

۵۰۶۱: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَيْسَى ابْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غَيْبًا۔

۵۰۶۱: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی ہے کنگھی کرنے سے لیکن ایک دن چھوڑ کر۔ (یعنی روزانہ کنگھی کرنے سے منع کیا۔)

وقفہ وقفہ سے کنگھا کرنا:

حدیث مذکورہ کے اصل متن میں لفظ ”غبا“ فرمایا گیا ہے جس کا مطلب ہے نائغہ کر کے (یعنی ایک دن چھوڑ کر) اور یہ لفظ نین کے زیر کے ساتھ ہے جیسا کہ زہر الربی علی النسائی میں ہے: غبا بكسر الغين المعجمه و تشديد الموحدة و هو ان يفعل يوما و يترك يوما والمراد به النهى عن المواظبه عليه والهتمام به فانه مبالغة في التذيين المع زهر الربی علی النسائی ص ۵۴ نظامی کان پور)

۵۰۶۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غَيْبًا۔

۵۰۶۲: حضرت حسن سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی کنگھی کرنے سے لیکن ایک دن چھوڑ کر۔

۵۰۶۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَشْرٌ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ وَ مُحَمَّدٌ قَالَا التَّرَجُّلُ غَيْبًا۔

۵۰۶۳: حضرت حسن اور محمد نے فرمایا کنگھی ایک دن نائغہ کر کے کرنی چاہیے۔

۵۰۶۴: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ كَثْمَةَ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَامِلًا بِمِصْرَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَإِذَا هُوَ شَعِثُ الرَّاسِ مُشَعَّانٌ قَالَ مَالِي

۵۰۶۴: حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ملک مصر میں حاکم تھا ایک روز اس کا ایک دوست اس کے پاس آیا دیکھا کہ وہ شخص پریشان بال اور پریشان حال ہے اس نے کہا اس کی کیا وجہ ہے کہ تمہارے بال بکھرے ہوئے ہیں اور تم امیر (یعنی حاکم) بھی ہو اس شخص (یعنی ان صحابی رضی اللہ عنہم)

أَرَاكَ مُشَعَّاتًا وَأَنْتَ أَمِيرٌ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا عَنِ الْإِرْفَاهِ قُلْنَا وَمَا الْإِرْفَاهُ قَالَ التَّرَجُّلُ كُلَّ يَوْمٍ۔
اور حاکم) نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو ارفاہ سے منع فرماتے تھے ہم نے کہا: ارفاہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: روزانہ کنگھی کرنا۔

بناؤ سنگھار کی ممانعت:

مذکورہ حدیث شریف سے روزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت ثابت ہے اگرچہ وہ ممانعت اور کراہت تیز یہی ہے واضح رہے کہ اس ممانعت کے تحت بیس و عشرت کے سامان کی ممانعت معلوم ہوتی ہے کیونکہ انسان سامان عشرت کی وجہ سے کامل اور ست ہو جاتا ہے ایسا شخص دین اور دنیا کے اعتبار سے نقصان میں ہے اس وجہ سے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ محنت اور جفاکشی کی زندگی اختیار کرے اور آرام طلبی اور سامان عشرت چھوڑ دے کہ بیس و عشرت کسی قوم کی تباہی کی خاص وجہ ہے۔ افسوس! آج کے دور میں مسلمان اس فلسفہ کو بالکل فراموش کر چکا ہے جس کی بھ سے دین اور دنیا کے نقصان میں ہے۔

باب: دائیں جانب سے پہلے کنگھی کرنا

۵۰۶۵: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں جانب سے آغاز فرمانے کو محبوب رکھتے تھے اور آپ دائیں جانب سے لیتے تھے اور دائیں جانب سے دیتے تھے اور ہر ایک کام میں دائیں جانب سے شروع فرماتا پسند فرماتے تھے۔

باب: سر پر بال رکھنے سے متعلق

۵۰۶۶: حضرت براءؓ سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا: میں نے کسی کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا کہ جب آپ لال رنگ کا جوڑا پہنے ہوئے تھے اور آپ کے بال مبارک موٹھوں تک تھے۔

۵۰۶۷: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال (مبارک) کانوں کے نصف تک تھے (یعنی کانوں کی لو سے کچھ کم تھے)

۵۰۶۸: حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ میں نے کسی شخص کو سرخ جوڑے میں اس قدر خوبصورت (یعنی پرکشش) نہیں دیکھا کہ جس قدر کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا آپ کے بال مبارک آپ

۲۲۵۹: بَابُ التَّمَامُنِ فِي التَّرَجُّلِ

۵۰۶۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحِبُّ التَّمَامُنَ يَأْخُذُ بِيَمِينِهِ وَيُعْطِي بِيَمِينِهِ وَيُحِبُّ التَّيْمَنَ فِي جَمِيعِ أُمُورِهِ۔

۲۲۶۰: بَابُ اتِّخَاذِ الشَّعْرِ

۵۰۶۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَاوِيُّ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ لِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَجَمَّةً تَضْرِبُ مَنْكِبِيهِ۔

۵۰۶۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ قَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ۔

۵۰۶۸: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَحْسَنَ لِي

حَلَّةٍ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَرَأَيْتُ لَهُ لِمَةً تَضْرِبُ قَرِيبًا مِنْ مَنكِبَيْهِ

باب: چوٹی رکھنے کے بارے میں

۲۲۶۱ باب الدَّوَابَّةُ

۵۰۶۹: حضرت ہمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم قرآن پڑھتے ہو مجھ کو کس قراءت پر کہتے ہو؟ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ستر اور چند سورتیں پڑھ چکا تھا جس وقت حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر پر دو چوٹیاں تھیں اور وہ لڑکوں کے ساتھ کھیلتے تھے۔

۵۰۶۹ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَلَمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَمَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ بَرِيمٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ مَسْعُودٍ عَلَى قِرَاءَةِ مَنْ تَأْمُرُونِي أَقْرَأُ لَقَدْ قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَسَعِينَ سُورَةً وَإِنَّ زَيْدًا لَصَاحِبُ ذَوَابْتَيْنِ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ۔

حضرت زید بن عمروؓ سے قدیم صحابی:

مطلب یہ ہے کہ رسول کریم ﷺ کے منہ بولے بیٹے حضرت زید بن عمروؓ میرے سامنے بچے تھے اور میں ان بات مقدم ہوں اور حضرت زید بن عمروؓ سے زیادہ قدیم صحابی ہیں۔

۵۰۷۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم کو خطبہ سنایا اور فرمایا تم مجھ کو حکم کرتے ہو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قراءت پر قرآن کریم پڑھنے کے بعد اس بات پر کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے سن چکا ہوں ستر پر چند سورتیں اس وقت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ لڑکوں کے ساتھ پھرتے تھے اور ان کے سر پر دو چوٹیاں تھیں۔

۵۰۷۰ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَإِلِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ كَيْفَ تَأْمُرُونِي أَقْرَأُ عَلَى قِرَاءَةِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ بَعْدَ مَا قَرَأْتُ مِنْ لِسَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِضْعًا وَسَعِينَ سُورَةً وَإِنَّ زَيْدًا مَعَ الْعِلْمَانِ لَهُ ذَوَابْتَانِ۔

۵۰۷۱: حضرت زید بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے والد سے سنا جس وقت رسول کریم ﷺ کے پاس حضرت علیؓ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: اے علیؓ میرے پاس آؤ چنانچہ وہ قریب آگئے آپ نے ان کے بالوں کی ایک ٹہنی پر ہاتھ رکھا پھر ہاتھ پھیرا اور اللہ تعالیٰ کا نام لیا اور ان کے بالوں پر فرمایا۔

۵۰۷۱ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ الْعُرُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَسَانُ بْنُ الْأَعْرَبِيِّ حُصَيْنِ بْنِ التَّهْلَبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي زَيْدُ بْنُ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ لَقَا لَه رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُذُنٌ مِنِّي لَدَنَا مِنْهُ

فَوَصَّعَ يَدَهُ عَلَى ذِرْوَانِهِ ثُمَّ اجْرَى يَدَهُ وَسَمَّتْ عَلَيْهِ وَدَعَا لَهُ۔

۲۲۶۲: بَابُ تَطْوِيلِ الْجُمَّةِ

۵۰۷۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِي حُمَةٌ قَالَ ذُبَابٌ وَ طَنَنْتُ أَنَّهُ يَعْنِي فَا نَطَلَقْتُ فَأَحَدْتُ مِنْ شَعْرِي فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَعَيْكَ وَ هَذَا أَحْسَنُ۔

باب: بالوں کو لمبا کرنے سے متعلق

۵۰۷۲: حضرت وائل بن حرج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے سر پر لمبے بال تھے آپ نے فرمایا محوست ہے۔ میں سمجھا کہ آپ مجھ کو فرما رہے ہیں چنانچہ میں گیا اور سر کے بال کتر دائے آپ نے فرمایا: میں نے تجھ کو نہیں کہا تھا لیکن تم نے یہ اچھا کیا (یعنی تمہارا یہ اقدام ایک مستحسن قدم ہے)۔

۲۲۶۳: بَابُ عَقْدِ اللَّحِيَةِ

۵۰۷۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ عَنْ حَبِوَةَ بِنِ شَرِيحٍ وَ ذَكَرَ آخَرَ قَبْلَهُ عَنْ عِيَّاشِ بْنِ عَبَّاسِ الْفُضَيْيِّ أَنَّ سُسَيْمَ بْنَ يَسَّانَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رُوَيْفِعَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَارَ وَ يُفَعُّ لَعَلَّ الْحَيَاةَ سَنَطُولُ بِكَ تَعْدِي فَأَخْبِرِ النَّاسَ أَنَّهُ مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهُ أَوْ تَقَلَّدَ وَ تَرَا أَوْ اسْتَلْجَى بِرَجِيْعِ ذَابَّةٍ أَوْ عَظْمٍ فَإِنَّ مُحَمَّدًا بَرِيءٌ مِنْهُ۔

باب: داڑھی کو موڑ کر چھوٹا کرنا

۵۰۷۳: حضرت رُوَيْفِعُ بْنُ ثَابِتٍ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ میرے بعد اے رُوَيْفِعُ بنو! ہو سکتا ہے کہ تم زیادہ عرصہ زندہ رہو تم لوگوں سے کہہ دینا کہ جس کسی نے داڑھی میں گرھیں ڈال دیں یا گھوڑے کے گلے میں تانت ڈالنا یا جس نے استجا کیا جانور کی لید یا ہڈی سے تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اُس سے بری ہے۔

خلاصۃ الباب: داڑھی میں گرہ ڈالنے کا مطلب یہ ہے کہ جس نے داڑھی کو موڑا اور اس کو چھوٹا کرنے کے لئے اس کو گھومرہ ڈالا یا گھوڑے کے گلے میں تانت ڈالنے کا مطلب یہ ہے کہ جس نے گھوڑے کو نظر سے پھانے کے لیے یہ عمل کیا تو درحقیقت اس نے شرک کا ارتکاب کیا اور سخت گناہ کا کام کیا۔

۲۲۶۴: بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَنْفِ الشَّيْبِ

۵۰۷۴: أَخْبَرَنَا قُسَيْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَمَارَةَ بْنِ عَمْرِيَةَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ تَنْفِ الشَّيْبِ۔

باب: سفید بال اکھاڑنا

۵۰۷۴: حضرت عبد اللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی سفید بال اکھاڑنے سے۔

باب: ۲۲۶۵: الْاِذْنَ بِالْخِضَابِ

باب: خضاب کرنے کی اجازت

۵۰۷۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّي قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي شَهَابٍ قَالَ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ إِنَّ أبا هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَأَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى لَا تَصْبِغُ لِمَخَالِفِهِمْ.

۵۰۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا یہود اور نصاریٰ خضاب نہیں کرتے تو تم لوگ ان کے خلاف کرو۔

ایک زریں اصول:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں یہود اور نصاریٰ کے خلاف کرنے سے متعلق جو فرمایا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ نیک کام کرنے کے لیے کفار مشرکین اور یہود و نصاریٰ کے خلاف چلو یہ اصول مسلمان کے لیے زریں اصول ہے کاش آج کے دور کا مسلمان اس پر عمل کر سکے کہ فلاح دارین نصیب ہو۔

۵۰۷۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۵۰۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا یہود اور نصاریٰ خضاب نہیں کرتے تو تم لوگ ان کے خلاف کرو۔

۵۰۷۷: أَخْبَرَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ أَنْبَأَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا تَصْبِغُ لِمَخَالِفِهِمْ فَاصْبُغُوا.

۵۰۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا یہود اور نصاریٰ خضاب نہیں کرتے تو تم لوگ ان کے خلاف کرو۔

۵۰۷۸: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ وَابْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ

الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا تَصْبُغُ فَخَالِفُوهُمْ۔

۵۰۷۹: أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَيْرُوا وَالشَّبَّ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ۔

۵۰۷۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بڑھاپے کا رنگ تبدیل کرو اور یہود کی مشابہت اختیار نہ کرو۔

خلاصۃ الباب ☆ بڑھاپے کا رنگ تبدیل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تم لوگ خضاب کرو اور یہود کی مشابہت اختیار نہ کرو یعنی ایسا نہ ہو کہ خضاب کرنا چھوڑ دو کیونکہ یہودی لوگ خضاب نہیں کرتے تم ایسا نہ کرو بلکہ خضاب کیا کرو اور خضاب کے استعمال کے متعلق تفصیلی احکام یہ ہیں کہ کالے رنگ کے علاوہ دوسرے رنگوں کا خضاب علماء مجتہدین کے نزدیک جائز بلکہ مستحب ہے اور سرخ خضاب یعنی خالص حنا کا یا کچھ سیاہی مائل خضاب مستون ہے رسول کریم ﷺ سے اس قسم کا خضاب ثابت ہے بہر حال کالے رنگ کا خضاب ناجائز ہے یعنی جس کو لگا کر بال بال بالکل سیاہ رنگ میں بدل جائیں یہ ناجائز ہے البتہ میدان جہاد میں دشمن کو مرعوب کرنے اور خود کو ایسے موقع پر جو ان ظاہر کرنے کے لیے کالے رنگ کا خضاب لگانا جائز ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: واما الخضاب بالسواد فمن فعل ذلك من الغزاة فيكون اھیب فی عین العدو فهو محمود منه۔ عالمگیری باب نمبر ۲ ص ۳۶۹ ج ۵ کتاب الکراہیۃ اور فتاویٰ شامی میں بھی ذخیرہ الفتاویٰ ص ۲۹۵ ج ۵ میں اسی طرح منقول ہے۔ کتب فقہ و فتاویٰ عالمگیری اور فتاویٰ شامی میں اس مسئلہ کی تفصیل ہے اردو میں جواہر الفقہ ج نمبر ۲ مصنف حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ ص ۳۱۷ میں اس پر کافی تفصیلی بحث فرمائی گئی ہے اس جگہ مزید تفصیل کا موقع نہیں ہے۔

۵۰۸۰: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَخْلَدٍ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُنَّاسَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَيْرُوا وَالشَّبَّ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ وَكَلَامًا غَيْرَ مَحْفُوظٍ۔

۵۰۸۰: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی مضمون کی روایت منقول ہے۔

باب: کالے رنگ کے خضاب ممنوع ہونے سے متعلق

۲۲۶۶: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْخِضَابِ بِالسَّوَادِ

۵۰۸۱: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَلَيُّْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ وَعَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ إِنَّهُ قَالَ قَوْمٌ يَخْضُونَ بِهَذَا السَّوَادِ آخِرَ الزَّمَانِ كَمَا حَوَّاصِدِ الْحَمَامِ لَا يَرِيحُونَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ۔

۵۰۸۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آخر دور میں ایک قوم ہوگی جو کہ سیاہ رنگ کا خضاب کرے گی کبوتروں کے پونوں کی طرح۔ وہ جنت کی خوشبو تک نہیں سونگھ سکے گی۔

"ثغامہ" کیا ہے؟

"ثغامہ" عرب میں پائی جانے والی ایک گھاس ہے جس کے پھل اور پھول تمام کے تمام سفید ہوتے ہیں اس تشبیہ سے اشارہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد ابو قحافہ کے سر اور داڑھی کے بالکل سفید ہونے کی طرف ہے۔

۵۰۸۲: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ أَبِي قُحَافَةَ يَوْمَ فَجِ مَكَّةَ وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بِيَاضًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَيْرُوا هَذَا بَيْضًا وَاجْتَسُوا السَّوَادَ.

۵۰۸۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس روز مکہ مکرمہ فتح ہوا تو حضرت ابو قحافہ کو لے کر حاضر ہوئے (یہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے والد تھے اور ان کا نام عثمان بن عمار تھا) ان کا سر اور ان کی داڑھی دونوں ثغامہ کی طرح تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس رنگ و بدن کو کسی دوسرے رنگ سے لیکن سیاہی سے بچو۔

باب: مہندی اور سرمہ کا خضاب

۲۲۶۷: بَابُ الْخِضَابِ بِالْحِنَّاءِ وَالْكُتْمِ

۵۰۸۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا بِهِ أَبِي عَنْ غِيْلَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْفَضْلُ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّمْطَ الْحِنَّاءَ وَالْكُتْمَ.

۵۰۸۳: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام چیزوں میں بہتر جن سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو مہندی اور سرمہ ہے

۵۰۸۴: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْأَجْلَحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّبْلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءَ وَالْكُتْمَ.

۵۰۸۴: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام چیزوں میں بہتر جن سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو مہندی اور سرمہ ہے

۵۰۸۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَشْعَثَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى قَالَ حَدَّثَنَا هُثَيْبٌ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْأَجْلَحِ فَلَقِيتُ الْأَجْلَحَ فَحَدَّثَنِي عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّبْلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَحْسَنِ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءَ وَالْكُتْمَ.

۵۰۸۵: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام چیزوں میں بہتر جن سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو مہندی اور سرمہ ہے

۵۰۸۶: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام چیزوں میں بہتر جن سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو مہندی اور سرمہ ہے۔

۵۰۸۷: حضرت عبداللہ بن بریدہ شیبزی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جن چیزوں سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو ان میں سب سے بہتر مہندی اور سرمہ ہے۔

۵۰۸۸: حضرت عبداللہ بن بریدہ شیبزی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جن چیزوں سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو ان میں سب سے بہتر مہندی اور سرمہ ہے۔

۵۰۸۹: حضرت ابو رمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور میرے والد دونوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی داڑھی میں مہندی لگا رکھی تھی۔

۵۰۹۰: حضرت ابو رمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی داڑھی میں زردی لگا رکھی تھی۔

باب: زرد رنگ سے خضاب کرنا

۵۰۹۱: حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا وہ اپنی داڑھی رنگتے تھے زرد خلوک سے۔ میں نے عرض کیا: ابو عبدالرحمن! تم اپنی داڑھی زرد کرتے ہو خلوک سے۔ انہوں نے فرمایا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنی داڑھی اسی سے زرد کرتے

۵۰۸۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَثْرٌ عَنِ الْأَجْلَحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّبَلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا عَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَاءُ وَالْكُتْمُ خَالِقَهُ الْجَرِيرِيُّ وَكَهْمَسٌ۔

۵۰۸۷: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَرِيرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا عَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَاءُ وَالْكُتْمُ۔

۵۰۸۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ كَهْمَسًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا عَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَاءُ وَالْكُتْمُ۔

۵۰۸۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِبَادِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ أَبِي رَمْثَةَ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا وَابِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَدْ لَطَخَ لِحْيَتَهُ بِالْحِنَاءِ۔

۵۰۹۰: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِبَادِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ أَبِي رَمْثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُهُ قَدْ لَطَخَ لِحْيَتَهُ بِالصُّفْرِ۔

۲۲۶۸: بَابُ الْخِضَابِ بِالصُّفْرِ

۵۰۹: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا الدَّرَ أَوْ رِدِّيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عَمْرٍَ نَصِيفَ لِحْيَتِهِ بِالْحَلُوقِ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ لِمَ تَصْفِرُ لِحْيَتَكَ بِالْحَلُوقِ قَالَ إِبْنِي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی دوسرا رنگ زیادہ پسندیدہ نہیں تھا۔ آپ اپنے تمام کپڑے اس میں رنگتے تھے یہاں تک کہ عمامہ بھی۔ حضرت امام نسائی سیبی نے فرمایا: یہ روایت پہلی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

يُصْفِرُ بِهَا لِحْيَتَهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ مِنَ الصَّبْغِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهَا وَ لَقَدْ كَانَ يَصْبُغُ بِهَا ثِيَابَهُ كُلَّهَا حَتَّى عِمَامَتَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهَذَا أَوْلَى بِالصُّوَابِ مِنْ حَدِيثِ قَتَيْبَةَ۔

خلاصۃ الباب ☆ خلوق ایک خوشبو ہے جو کہ چند اشیاء کو ملا کر تیار کی جاتی ہے۔ اس میں واس نامی عرب کی ایک گھاس اور زعفران بھی شامل ہوتی ہے۔

۵۰۹۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے دریافت کیا: کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ان کو خضاب کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔

۵۰۹۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ سَأَلَهُ هَلْ خَضَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَلُغْ ذَلِكَ إِنَّمَا كَانَ شَيْءٌ فِي صُدْغَيْهِ۔

۵۰۹۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب نہیں کرتے تھے آپ کی سفیدی تھوڑی سی نیچے کے ہونٹ کے بالوں میں تھی اور کچھ سفیدی آپ کی کنپٹیوں کی طرف اور کچھ سفیدی سر میں ہوتی تھی۔

۵۰۹۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَخْضِبُ إِنَّمَا كَانَ الشَّمَطُ عِنْدَ الْعُنُقِ بَسِيرًا وَ لِي الصُّدْغَيْنِ بَسِيرًا وَ لِي الرَّاسِ بَسِيرًا۔

۵۰۹۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دس باتوں کو برا خیال فرماتے تھے ایک تو خلوق سے زردی لگانے کو دوسرے بڑھاپے کا رنگ بد بے کو تیسرے منحنے کے نیچے تہہ بند لگانے کو۔ چوتھے سونے کی انگوٹھی پہننے کو پانچویں شطرنج کھیلنے کو چھٹے بے موقع خوبصورتی کے اظہار کو (یعنی عورت کا غیر محرم کے سامنے اپنے حسن و جمال کے اظہار کو) اور ساتویں منتر پڑھنے کو علاوہ معوذات کے (یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے علاوہ ذم کرنے کو آپ برا سمجھتے تھے) آٹھویں تعویذ لگانے کو نویں نطفہ کو بے جگہ بہانے کو (جیسے کہ مشت سے منی نکالنے یا کسی دوسری طرح نطفہ ضائع کرنے کو) دسویں لڑکے کو بگاڑنے کو اور آپ ان باتوں کو حرام نہیں کرتے تھے۔

۵۰۹۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُغْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ الرَّكْبِنَ يُحَدِّثُ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ حَسَّانَ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ عَشْرَ خِصَالٍ الصُّفْرَةَ يَعْنِي الْخُلُوقَ وَ تَغْيِيرَ الشَّيْبِ وَ جَرًّا الْأَزَارِ وَ التَّخْتَمَ بِالذَّهَبِ وَ الضَّرْبَ بِالْكَعَابِ وَ التَّبْرُجَ بِالزِّيْنَةِ لِغَيْرِ مَحَلِّهَا وَ الرَّقِيَّ إِلَّا بِالْمَعْرُوفَاتِ وَ تَعْلِيْقَ التَّمَائِمِ وَ عَزْلَ الْمَاءِ بِغَيْرِ مَحَلِّهِ وَ أَفْسَادَ الصَّبْغِ غَيْرَ مُحَرَّمِهِ۔

کچھ ضروری باتیں:

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ نے بطور خاص دس باتوں کو ناپسند اور برا خیال فرمایا دور حاضر میں تو افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان سب باتوں کو معمولی سا جان کر سب کچھ کیا جاتا ہے عمومی طور پر مرد حضرات بھی سونے کی انگوٹھی پہنتے ہیں اور ٹخنوں کے نیچے پانچے اور تہہ بند لٹکانے کو عزت سمجھتے ہیں اور اس میں چودھراہٹ بتاتے ہیں گویا کہ تکبر کرنے کو اپنا خاصہ بنا لیتے ہیں شطرنج کھیلنے کو تفریح کا نام دیتے ہیں منع کرنے والوں کو تنقید کا نشانہ بناتے ہیں عورتیں اپنے گھر میں خاوند کا دل بہلانے اور اظہار محبت کی غرض سے چہرے کو سنوارنے کے بجائے بازاروں کی زینت بننے کی خاطر خوب بن ٹھن کر گھر سے باہر نکلتی ہیں اور انتہائی بے مقصد لغو و بے کار لائسن قسم کے منتر پڑھنے والے ایلم جابلوں کو پیر بنا لیا جاتا ہے جو کہ تعلیمات اسلام سے بالکل عاری ہوتے ہیں آج کل تو یہ بیماری اس قدر ہے کہ ایمان بھی اس آڑ میں لوٹ جا رہا ہے اور دولت بھی۔

اور اپنی جوانی خراب کرنے صحت کو ضائع کرنے والے بد نصیب جو کہ اپنے ہی ہاتھ سے یا جس طرح سے بھی مادہ حیات کو ضائع کر کے خدا و رسول ﷺ کے مجرم اور اپنی جوانی کا خانہ خراب کر کے اپنی ہی دنیا کو تار یک کرتے ہیں۔

حدیث کے آخر میں بچے کو بگاڑنے کا جو کہا گیا ہے علماء نے اس سے مراد یہ فرمایا کہ جب بچہ دودھ پی رہا ہو تو اس کی ماں سے صحبت کرنا مناسب نہیں اس سے اجتناب کرنا چاہئے۔ یہ سارے افعال رسول اللہ ﷺ کے ناپسندیدہ ہیں اور مؤمن کا کام یہی ہو کہ جو کام (فداہ ابی وامی) رسول اللہ ﷺ کو ناپسند ہو اسے فوراً چھوڑ دیا جانا چاہئے۔ (جامی)

باب: خواتین کا خضاب کرنا

۲۲۶۹: بَابُ الْخِضَابِ لِلنِّسَاءِ

۵۰۹۵: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتِ عَائِشَةَ صَدِيقَةً مِنْ رِوَايَتِ هِيَ كَيْدًا فِي خَاتُونِ نَعِيَتْ رَسُوْلًا كَرِيْمًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَانِبِ بَيْتِهَا يَأْتِيكِ كِتَابٌ لِيْنِي كَيْدًا وَسَلِّمْ - آپ نے اپنا (مبارک) ہاتھ کھینچ لیا۔ اس خاتون نے عرض کیا: میں نے آپ کو کتاب دی تھی اور آپ نے وہ کتاب نہ لی۔ آپ نے فرمایا: مجھ کو علم نہیں کہ ہاتھ عورت کا ہے یا مرد کا؟ اس عورت نے کہا: عورت ہوں۔ آپ نے فرمایا: عورت ہو تو اپنا ہاتھ مہندی سے (کیوں نہیں) رنگ لیتی۔ (یعنی ہاتھوں کو مہندی لگاتی)۔

۵۰۹۵: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُطِيعُ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا صَفِيَّةُ بِنْتُ عِصْمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً مَدَّتْ يَدَهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِكِتَابٍ فَقَبَضَ يَدَهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَدَدْتُ يَدِي إِلَيْكَ بِكِتَابٍ فَلَمْ تَأْخُذْهُ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَذْرَأَيْدُ امْرَأَةٍ هِيَ أَوْ رَجُلٍ قَالَتْ بَلْ يَدُ امْرَأَةٍ قَالَ لَوْ كُنْتُ امْرَأَةً لَغَيَّرْتُ أَظْفَارَكَ بِالْحِنَاءِ۔

باب: مہندی کی ٹونا پسند ہونا

۲۲۷۰: بَابُ كِرَاهِيَةِ رِيحِ الْحِنَاءِ

۵۰۹۶: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتِ عَائِشَةَ صَدِيقَةً مِنْ رِوَايَتِ هِيَ كَيْدًا فِي خَاتُونِ نَعِيَتْ رَسُوْلًا كَرِيْمًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَانِبِ بَيْتِهَا يَأْتِيكِ كِتَابٌ لِيْنِي كَيْدًا وَسَلِّمْ - آپ نے اپنا (مبارک) ہاتھ کھینچ لیا۔ اس خاتون نے دریافت کیا مہندی کا رنگ کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا اس میں کسی قسم کی برائی نہیں ہے لیکن میں اس کو برا سمجھتی ہوں کیونکہ

۵۰۹۶: أَخْبَرَنَا إِبرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ سَمِعْتُ كَرِيْمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ سَأَلَتْهَا

امْرَأَةٌ عَنِ الْيَحْتَابِ رَاحِلَةٌ قَالَتْ لَا رَأْسَ لِي
وَلَكِنْ أَكْرَهُ هَذَا لِأَنَّ حَيْثُ ضَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ رَسْمَهُ
كَانَ يَكْرَهُ رِبْعَةَ تَعْبَى الْبَيْتِ ۝

۲۲۷۱ التَّنْفُ

۵۰۹۷ أَحْرَمًا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبْدِ لُحَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي وَأَبُو الْأَسْوَدُ سُورُ
بْنُ عَبْدِ الْجَارِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَصَّالَةَ عَنْ
عَبَّاسِ بْنِ عَنَاسٍ الْقَنْبَرِيِّ عَنْ أَبِي الْحُصَيْنِ الْهَنْبَلِيِّ
بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْأَسْوَدِ شُعْبَةُ إِنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ
حَرَّحْتُ أَنَا وَصَاحِبْتُ لِي بِسْمِي أَمَا عَمِيرٌ رَحُلٌ
مِنَ الْمُعَاوِرِ لِيُضَلِّيَ بِأَيْدِيهَا وَكَانَ وَشَهْمٌ رَحُلًا
مِنَ الْأَرْدِ يُقَالُ لَهُ أَبُو رِبْعَانَةَ مِنَ الشَّحَابَةِ قَالَ
أَبُو الْحُصَيْنِ فَسَقَيْتَنِي صَاحِبِي إِلَى السَّجْدَةِ ثُمَّ
أَذْرَكْتُهُ فَحَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَقَالَ هَلْ أَذْرَكْتُ
فَقَصَّ أَبِي رِبْعَانَةَ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ
بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ عَشْرِ عَنِ الْيُونُسِ
وَالْوَشْمِ وَالسَّبِّ وَ عَنِ مُكَامَعَةَ الرَّحْلِ الرَّحُلِ
بِغَيْرِ شِعَارٍ وَ عَنِ مُكَامَعَةَ الْمَرْءِ الْمَرْءَةَ بِغَيْرِ
شِعَارٍ وَأَنْ يَحْفَلَ الرَّحُلُ أَسْفَلَ ثِيَابِهِ حَرِيرًا مِثْلَ
الْأَرَاخِ أَوْ يَحْفَلَ عَسَى مَكْنَهُ حَرِيرًا مِثْلَ
عَاجِمٍ وَعَنِ النَّهْيِ وَعَنِ رُكُوبِ سَابِ وَ الْيُونُسِ
الْحَوَائِمِ لِأَلَيْدِي سُنَطِي ۝

میرے محبوب (یعنی رسول برہم صلی اللہ علیہ وسلم) کے نعت
فرماتے تھے۔

باب سفید بال اکھاڑنا

۵۰۹۸ حضرت ابو الحسن بن شعیب سے روایت ہے۔ میں اور میرے
ساتھی نے جس کا نام ابو امرتہ قبیلہ معافر سے بیت المقدس کی جانب
نکلتے نماز ادا کرنے کے لیے اور ہمارے واسطہ قبیلہ زکاتہ ایک شخص
تھے (واضح رہے کہ ازاد ایک قبیلہ کا نام ہے) جن کا نام ابو ریحانہ بن
تھا اور وہ صحابی تھے تو مجھ سے پہلے میرا ساتھی مسجد میں گیا پھر میں۔ یہ
اور میں اس کے پاس بیٹھا اس شخص نے کہا کہ تم نے جو یہاں سے
معتاد نہیں کیا۔ میں نے کہا نہیں۔ اس نے کہا میں نے سنا وہ فرماتے
تھے۔ رسول برہم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی اس باتوں سے
(۱) اناؤں کو برابر کرنا (۲) گوندنا (۳) بال اکھاڑنا (یعنی سفید بال
چوننا) (۴) ایک مرد کا دوسرے مرد کے ساتھ سونا بربند ہو کر یا ایک
چہرے میں سونا (۵) عورت کا عورت کے ساتھ سونا (۶) اپنے اپنے
بچے کی جانب ریشم لگانا اہل عجم کی طرح (۷) مونڈھوں پر اہل عجم کی
طرح ریشم لگانا (۸) وٹ مار کرنا اور اچکن (۹) چیتوں کی حساب سے
سواری کرنا (۱۰) انگوٹھی پہننا سینے اور پہننے والا شخص صاحب نہایت
ہو۔

کچھ ضروری باتیں:

مدورہ بالا حدیث مبارکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور خاص اس باتوں کو پسند اور برائیاں فرمایا ہیں۔ جن میں انہوں
سے کہنا پڑتا ہے کہ ان سب باتوں کو معمولی سمجھ کر یا جہان رسب چہ یا جاتا ہے عمومی طور پر مرد حضرات بھی سونے کی انگوٹھی پہنتے ہیں اور
مخنوں کے نیچے پانچے اور تہ بند لگانے کو عورت سمجھتے ہیں اور اس میں چودھراہٹ بتاتے ہیں گویا کہ تکیہ کرنے کو پانی صاف دیکھتے ہیں
شہ رخ کھیلنے وقت تن کا نام دیتے ہیں منع کرنے والوں کو تنہید کا نشانہ بناتے ہیں عورتیں اپنے گھبر میں خوند کاں بہانے اور تنہار

محبت کی غرض سے چہرے کو سنوارنے کے بجائے بازاروں کی زینت بنتی کی خاطر خوب بن ٹھن کر گھر سے باہر نکلتی ہیں اور انتہائی بے مقصد لغو و بے کار لایعنی قسم کے منہ پڑنے والے۔ تم جانوں، یہ نہ بڑھتا ہے جو کہ تعییمات اسلام سے بالکل عاری ہوتے ہیں آج کل تو یہ بیماری اس قدر ہے کہ ایمان بھی اس میں آتا ہے۔ جراثیم اور دوائی بھی۔

۱۰۔ اپنی جوانی خراب کر کے صحت کو ضائع کرنے والے بد سلیقہ ہوں۔ اپنے ہی ہاتھ سے یا جس طرح سے بھی وہاں دیات ضائع کر کے خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنی جوانی کا خراب کرنا ایسی ہی نیا کوتاہریں کرتے ہیں۔

۱۱۔ حدیث کے آخر میں بچے و بکارت کا جو ہا یہ ہے کہ وہ اس سے اس قدر فریاد کیا کہ جب بچہ دودھ پل رہا ہو تو اس کی ماں سے صحبت کرنا اس سے اجتناب کرنا چاہئے۔ یہ سارے افعال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پسندیدہ ہیں اور مؤمن کا کام یہی ہے۔ (نور الدین دہلوی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند ہوا ہے فوراً چھوڑ دینا چاہئے۔ (جامی)

باب بالوں کو جوڑنے سے متعلق

۲۲۷۲: بَابُ وَصْلِ الشَّعْرِ بِالْخُرْقِ

۵۰۹۸: حضرت معویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بالوں کو جوڑنے کی ممانعت فرمائی (یعنی اگر کسی نے بالوں کی چوٹی بنا کر اس کو اپنے بالوں میں ملانے کی آپ نے ممانعت فرمائی)۔

۵۰۹۸ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَنَّبِ أَنَّ مَعَاذِةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الزُّورِ۔

۵۰۹۹: حضرت سعید مقبری جوہنہ سے روایت ہے کہ منبر پر میں نے معویہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ بن ابی اشین کو دیکھا کیونکہ ان کے ہاتھوں میں خواتین کے (بالوں کا) ایک چوٹا (گھونسلا) تھا۔ انہوں نے کہا فرمایا کیا بات ہے مسلمان خواتین کی کہ وہ اس قسم کا کام کر لی ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو خاتون اپنے سر میں بال زیادہ کرے (ملائے) تو وہ دھوکہ دیتی ہے۔

۵۰۹۹ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو نِي الشَّرْحِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَعْرُومَةُ بْنُ بَكْرِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمُقَرَّبِيُّ قَالَ رَأَيْتُ مَعَاذِةَ ابْنِ أَبِي سُهَيْبَانَ عَلَى الْمَسْرِ وَمَعَهُ فِي يَدِهِ كُتَّةٌ مِنْ كُتَبِ النِّسَاءِ مِنْ شَعْرِ قَتَانَ مَا تَأَلُّ الْمُسْلِمَاتُ تَضَعْنَ مِنْ هَذَا ابْنِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ابْنَا امْرَأَةٍ ذَاتُ فِي رَأْسِهَا شَعْرًا لَيْسَ مِنْهُ فَإِنَّهُ زُورٌ تَرِيدُ فِيهِ۔

باب جو خاتون بالوں میں جوڑ لگائے

۲۲۷۳: بَابُ الْوَأَصِلَةَ

۵۱۰۰: حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی بال جوڑنے والی پر اور ان کے بال جوڑے جائیں۔

۵۱۰۰ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الرَّاهِبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ مَرَاتِهِ وَطَيْمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَعَنَ الْوَأَصِلَةَ وَالْمُسْتَوَصِلَةَ۔

۲۲۷۴: باب الْمُسْتَوِصِلَةُ

باب: بالوں کو جوڑوانا

۵۱۰۱: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ قَالَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْوَأِصِلَةَ وَالْمُسْتَوِصِلَةَ وَالْوَأِصِمَةَ وَالْمُوتِصِمَةَ أَرْسَلَهُ الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي هِشَامٍ۔

۵۱۰۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے لعنت فرمائی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بال جوڑنے والی پر اور جس کے بال جوڑے جائیں اور گوندنے والی پر اور جس کا (سر) گونداجائے۔

۵۱۰۲: أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي هِشَامٍ عَنْ نَافِعِ أَنَّهُ نَدَّاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَأِصِلَةَ وَالْمُسْتَوِصِلَةَ وَالْوَأِصِمَةَ وَالْمُسْتَوِصِمَةَ۔

۵۱۰۲: حضرت نافع سے مروی ہے کہ انہیں یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے بال جوڑنے والی پر اور جس کے بال جوڑے جائیں اور گوندنے والی پر اور جس کا سر گونداجائے۔

۵۱۰۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْكِينُ بْنُ بَكْرِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَأِصِلَةَ وَالْمُسْتَوِصِلَةَ۔

۵۱۰۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ لعنت کرے بال جوڑنے والی پر اور جس کے بال جوڑے جائیں۔

۵۱۰۴: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَلْفُ ابْنِ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَيْبِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ مَسْرُوقِ ابْنِ امْرَأَةَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ زَعْرَاءُ أَيْضَلُّحُ أَنْ أَصِلَ فِي شَعْرِي فَقَالَ لَا قَالَتْ أَسْأَلُ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ تَجِدُهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ لَا بَلْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَجِدُهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَتَبَقَ الْحَدِيثُ۔

۵۱۰۴: حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی کہ میرے سر پر بال بہت کم ہیں کیا میں بال جوڑ دوں؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔ اس خاتون نے کہا کیا تم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے یا اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہے۔ انہوں نے فرمایا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اور کتاب اللہ میں بھی اسی طرح پاتا ہوں پھر آخر تک بیان فرمایا۔

۲۲۷۵: باب

باب: جو خواتین چہرہ کے بال (یعنی مُنہ کا) رواں

الْمُتَمِصَّاتُ

اُكْهَاتِي

۵۱۰۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی گوند نے والی پر اور جس کا (سر) گوند جائے اور بال اکھیر نے والی پر یعنی پیشانی کے یا منہ کے بال اکھاڑنے والی پر اور جو دانتوں کو درمیان سے کھولیں خوبصورتی کے لیے اللہ عزوجل کی پیدا کی ہوئی ہیئت کو تبدیل کرنے والیوں پر۔

۵۱۰۶: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۵۱۰۷: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی گوند نے سے اور گوندوانے والے سے اور جوڑنے سے اور جوڑوانے والے سے اور (بال) اکھیر نے اور بال اکھڑوانے والے سے۔

باب: جسم گدوانے والیوں کا بیان اور راویوں کا اختلاف

اور راویوں کے اختلاف کا بیان

۵۱۰۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا سود کھانے والا اور کھلانے والا اور سود کا حساب لکھنے والا جس وقت وہ واقف ہوں (کہ سود لینا حرام ہے) اور خوبصورتی (بوہانے کے لیے) بال گوند نے اور بال گوندوانے والی پر اور صدقہ خیرات روکنے والے پر جو کہ ہجرت کے بعد اسلام سے منحرف ہو جائے ان تمام لوگوں پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت ہے تا قیامت۔

۵۱۰۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی سود کھانے اور کھلانے والے پر اور سود کے لکھنے والے پر اور صدقہ کو روکنے والے پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتے تھے چیخ کر رونے سے مرنے والے پر۔

۵۱۰۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ذَاوَدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْوَأْسِمَاتِ وَالْمُوتِشِمَاتِ وَالْمُتَمِّصَاتِ وَالْمُتَقَلِّحَاتِ لِلْحُسَيْنِ الْمُغْفِرَاتِ۔

۵۱۰۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ الْمُتَقَلِّحَاتِ وَسَاقِ الْحَدِيثِ۔

۵۱۰۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ بِنُ صُنْعَةَ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَأْسِمَةِ وَالْمُتَوَشِّمَةِ وَالْوَأْسِلَةِ وَالْمُسْتَوِصِلَةِ وَالنَّابِصَةِ وَالْمُتَبِصَةِ۔

۲۲۷۶: بَابُ الْمُوْتِشِمَاتِ وَذِكْرُ الْإِخْتِلَافِ

عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَةَ وَالشَّعْبِيِّ فِي هَذَا

۵۱۰۸: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ مَرْثَةَ يُحَدِّثُ عَنِ الْخَرِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَكَلُ الرِّبَا وَمُوكَلُّهُ وَكَاتِبُهُ إِذَا عَلِمُوا ذَلِكَ وَالْوَشِيحَةُ وَالْمُوشِوْمَةُ لِلْحُسَيْنِ وَالْأَوَى الصَّدَقَةِ وَالْمُرْتَدُّ أَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْهَجْرَةِ مَلْعُونُونَ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۵۱۰۹: أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ قَالَ أَنْبَأَنَا حُصَيْنٌ وَغَيْرُهُ وَابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْخَرِثِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي رَسُولٍ ﷺ لَعَنَ أَكَلُ الرِّبَا وَمُوكَلُّهُ وَكَاتِبَهُ وَمَانِعَ الصَّدَقَةِ وَكَانَ يَنْهَى عَنِ النَّوْحِ أَرْسَلَهُ ابْنُ عَوْنٍ وَعَطَاءُ ابْنُ السَّائِبِ۔

۵۱۱۰: حضرت حارث بن عسیر سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی سو کھانے والے پر اور کھانے والے پر اور سوکے واہ پر اور سوکھنے والے پر اور گوندنے والی پر اور گوندانے والی پر اور آبی آدمی نے کہا کہ اگر مرض کی وجہ سے ہو؟ آپ نے فرمایا خیر اور نہ کرنے والے پر اور جس کے واسطے حلالہ لیا جانے اور صدقہ خیرات روکنے والے پر اور آپ منع فرماتے تھے نوحہ سے لیکن لعنت نہیں فرمائی۔

۵۱۱۱: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے لیکن اس میں حلالہ اور صدقہ کا تذکرہ نہیں ہے۔

۵۱۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خدمت میں ایک عورت پیش کی جو کہ (جسم) کو دا کرتی تھی۔ انہوں نے فرمایا میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ تم میں سے کسی نے سنا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس سلسلہ میں۔ میں اٹھا اور کہا اب امیر المؤمنین میں نے سنا ہے انہوں نے فرمایا کیا سنا ہے؟ میں نے کہا آپ فرماتے تھے کہ نہ گود نہ گدواؤ۔

باب: دانتوں کو کشادہ کرنے والیاں

۵۱۱۳: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ لعنت فرماتے تھے بال آہیٹے والیوں پر اور دانتوں کو (خوابھورتی بڑھانے کے لیے) کشادہ کرنے والیوں پر اور گوندانے والی عورتوں پر جو کہ اللہ عزوجل کی مخلوق کی ہیبت و تبدیل کرتی ہیں۔

۵۱۱۰. أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْخَبْرِيِّ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكِلَ الرَّبَا وَ مُوَكَّلَهُ وَ شَاهِدَهُ وَ كَاتِبَةَ وَ الْوَأَيْشَةَ وَ الْمُؤْتِشِمَةَ قَالَ إِلَّا مِنْ دَاءٍ فَقَالَ نَعَمْ وَ الْحَالَّ وَ الْمُحَلَّلَ لَهُ وَ مَا بَعَ الصَّدَقَةَ وَ كَانَ تَهْنِي عَنِ النَّوْحِ وَ لَمْ يَقُلْ لَعَنَ۔

۵۱۱۱. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا خَلْفٌ يَعْنِي ابْنَ خَلِيفَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكِلَ الرَّبَا وَ مُوَكَّلَهُ وَ شَاهِدَهُ وَ كَاتِبَةَ وَ الْوَأَيْشَةَ وَ الْمُؤْتِشِمَةَ وَ تَهْنِي عَنِ النَّوْحِ وَ لَمْ يَقُلْ لَعَنَ صَاحِبَ۔

۵۱۱۲. أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُنِيَ عُمَرُ بِأَمْرٍ تَشِيمُ فَقَالَ أَنْشُدْكُمْ بِاللَّهِ هَلْ سَمِعَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنَا سَمِعْتُهُ قَالَ لَمَّا سَمِعْتُهُ قُلْتُ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا تَشِيمَنَّ وَلَا تَسْتَوِيَنَّ۔

باب: المتفلجات

۵۱۱۳. أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَرُوزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَثْمَانَ عَنْ أَبِي حَمْرَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْعُرْيَانِ بْنِ الْهَيْثَمِ عَنْ قَبِيصَةَ ابْنِ حَابِرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَلْعَنُ الْمُتَمِصَّاتِ وَ الْمُتَفَلِّجَاتِ وَ الْمُؤْتِشِمَاتِ اللَّائِيْنَ يُغَيِّرْنَ خَلْقَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۵۱۱۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم لعنت فرماتے تھے بال اکھیر نے والیوں پر اور دانتوں کو (خوبصورتی بڑھانے کے لیے) کشادہ کرنے والیوں پر اور گودنا گودنے والی عورتوں پر جو کہ اللہ عزوجل کی مخلوق کی ہیئت کو تبدیل کرتی ہیں۔

۵۱۱۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ لعنت فرماتے تھے بال اکھیر نے والیوں پر اور دانتوں کو (خوبصورتی بڑھانے کے لیے) کشادہ کرنے والیوں پر اور گودنا گودنے والی عورتوں پر جو کہ اللہ عزوجل کی مخلوق کی ہیئت کو تبدیل کرتی ہیں۔

باب: دانتوں کو رگڑ کر باریک کرنا حرام ہونے سے متعلق
۵۱۱۶: حضرت ابوالحسین حمیری اور ان کے ایک ساتھی ابوریحانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ رہتے تھے اور ان سے نیک باتیں سیکھتے تھے ایک دن ابوالحسین نے کہا کہ میرا ساتھی ابوریحانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا اس نے بیان فرمایا: ابوریحانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام فرمایا رگڑ کر دانتوں کو بریک کرنے سے اور بال گوندنے اور بال اکھاڑنے کو۔

۵۱۱۷: حضرت ابوریحانہ سے مروی ہے کہ ہمیں یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے دانتوں کو باریک کرنے اور بال گوندنے سے منع فرمایا ہے۔

۵۱۱۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْعُرْيَانِ بْنِ الْهَيْثَمِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْعَنُ الْمُتَنِيصَاتِ وَالْمُتَقَلِّجَاتِ وَالْمُوتَشِمَاتِ اللَّائِي يُغَيِّرْنَ خَلْقَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۵۱۱۵: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ابْنِ شَيْبَةَ قَالَ أَبَانَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنِ الْعُرْيَانِ ابْنِ الْهَيْثَمِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَعَنَ اللَّهُ الْمُتَنِيصَاتِ وَالْمُوتَشِمَاتِ وَالْمُتَقَلِّجَاتِ اللَّائِي يُغَيِّرْنَ خَلْقَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۲۲۷۸: بَابُ تَحْرِيمِ الْوَشْرِ

۵۱۱۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ حَيَّوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبَّاسٍ الْقَيْنَابِيُّ عَنْ أَبِي الْحُصَيْنِ الْجَمِيرِيِّ أَنَّهُ كَانَ هُوَ وَصَاحِبٌ لَهُ يَلْزَمَانِ أَبَا رَيْحَانَةَ يَتَعَلَّمَانِ مِنْهُ خَيْرًا قَالَ فَحَضَرَ صَاحِبِي يَوْمًا فَأَخْبَرَنِي صَاحِبِي أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا رَيْحَانَةَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَرَّمَ الْوَشْرَ وَالْوَشْمَ وَالنَّفَّ۔

۵۱۱۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْحُصَيْنِ الْجَمِيرِيِّ عَنْ أَبِي رَيْحَانَةَ قَالَ بَلَّغْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ۔

۵۱۱۸: حضرت ابو یحیٰی نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ ہمیں یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے دانتوں کو باریک کرنے اور بال گوندنے سے منع فرمایا ہے۔

۵۱۱۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْحُصَيْنِ الْحَمِيرِيِّ عَنْ أَبِي رِيْحَانَةَ قَالَ بَلَّغْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ۔

باب: سرمہ کا بیان

۲۲۷۹: بَابُ الْكُحْلِ

۵۱۱۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کا بہترین سرمہ اثمہ ہے (اثمہ عرب میں ایک پتھر پایا جاتا ہے) وہ نگاہ کو روشن کرتا ہے اور بالوں کو اگاتا ہے۔ حضرت امام نسائی نے فرمایا: اس حدیث شریف کی اسناد میں ابو عبد الرحمن عبد اللہ عثمان بن عظیم ہے کہ جس کی حدیث ضعیف ہے۔

۵۱۱۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَطَّارِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَانَ بْنِ حُنَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ مِنْ خَيْرِ أَمْحَالِكُمْ الْإِثْمَةَ إِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنَيْتُ الشَّعْرَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَانَ بْنِ حُنَيْمٍ لَيْسَ الْحَدِيثُ۔

خلاصہ الباب ☆ اس حدیث میں "اثمہ" کا ذکر آیا ہے جو کہ عرب میں بکثرت پایا جاتا ہے اور مذکورہ حدیث میں عثمان بن عظیم راوی ہیں جو کہ ضعیف ہیں۔

باب: تیل لگانے سے متعلق حدیث

۲۲۸۰: بَابُ الدَّهْنِ

۵۱۲۰: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کے بالوں کی سفیدی سے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: جس وقت آپ تیل لگاتے تو سفیدی معلوم نہ ہوتی اور جس وقت نہ لگاتے تو (سفیدی) معلوم ہوتی۔

۵۱۲۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمْرَةَ سُئِلَ عَنْ شَيْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ إِذَا دَهَنَ رَأْسَهُ لَمْ يَرْمَهُ وَإِذَا لَمْ يُدْهِنْ رَأْسَهُ لَمْ يَرْمَهُ۔

باب: زعفران کے رنگ سے متعلق

۲۲۸۱: بَابُ الزَّعْفَرَانِ

۵۱۲۱: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے کپڑوں کو زعفران میں رنگتے تھے لوگوں نے عرض کیا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رنگا کرتے تھے۔

۵۱۲۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَصْبُغُ بِأَبَةِ الزَّعْفَرَانِ لَقِيلَ لَهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصْبُغُ۔

باب: عنبر لگانے سے متعلق

۲۲۸۲: بَابُ الْعَنْبَرِ

۵۱۲۲: حضرت محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول کریم ﷺ خوشبو لگاتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! مردانہ خوشبو (یعنی) مشک اور عنبر۔

باب: مردوں اور خواتین کی خوشبو میں فرق سے متعلق

۵۱۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مردوں کی خوشبو تو وہ ہے کہ جس کی بو معلوم ہو لیکن اس میں رنگ نہ ہو اور خواتین کی خوشبو وہ ہے کہ جس کا رنگ معلوم ہو لیکن نہ بو پھیلے۔

۵۱۲۴: رسول کریم ﷺ نے فرمایا مردوں کی خوشبو وہ ہے کہ جس کی بو معلوم ہو لیکن جس میں رنگ نہ ہو اور خواتین کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ معلوم ہو لیکن اس کی بو نہ پھیلے۔

باب: سب سے بہتر خوشبو؟

۵۱۲۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا قوم بنی اسرائیل کی ایک خاتون نے انگوٹھی بنائی اور اس میں مشک بھری آپ نے فرمایا: یہ سب سے عمدہ خوشبو ہے۔

۵۱۲۲: أَخْبَرَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ الْمَزَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَطَاءِ الْهَاشِمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أُمَّكَانَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِتَطْيِبُ قَالَتْ نَعَمْ بِدُكَاةِ الطَّيِّبِ الْمِسْكِ وَالْعَنْبَرِ۔

باب: ۲۲۸۳: الفصل بين طيب الرجال و طيب النساء

۵۱۲۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ يَحْيَى الْحَقَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَ خَفِيَ لَوْنُهُ وَ طِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَ خَفِيَ رِيحُهُ۔

۵۱۲۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ مَيْمُونِ الرَّقِئِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ الْفَرَّابِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنِ الْبَطْنَانِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَ خَفِيَ لَوْنُهُ وَ طِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَ خَفِيَ رِيحُهُ۔

باب: ۲۲۸۴: أطيب الطيب

۵۱۲۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانَةُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَلِيدِ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَمْرًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ اتَّخَذَتْ خَاتِمًا مِنْ ذَهَبٍ وَ حَشَتْهُ مِسْكَ قَالَتْ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ أَطْيَبُ الطِّيبِ۔

۲۴۸۵: بَابُ التَّرَعُّقِ وَالْخُلُوقِ

باب: زعفران لگانے سے متعلق

۵۱۲۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ طَبِيَّانَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِهِ رَدْعٌ مِنْ خُلُوقٍ لَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْهَبْ فَإِنَّهُكَ ثُمَّ آتَاهُ فَقَالَ إِذْهَبْ فَإِنَّهُكَ ثُمَّ آتَاهُ فَقَالَ إِذْهَبْ فَإِنَّهُكَ ثُمَّ لَا تَعُدْ۔

۵۱۲۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی ﷺ میں خوشبو خوب لگائے ہوئے آیا (یعنی وہ شخص خلوق لتھیز لے کر آیا) آپ نے فرمایا: جاؤ اور اس کو دھو ڈالو۔ پھر آپ نے فرمایا جاؤ اور اس کو دھو ڈالو پھر وہ شخص حاضر ہوا پھر آپ نے فرمایا جاؤ اور اس کو دھو ڈالو۔ پھر نہ لگانا۔

۵۱۲۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَفْصٍ بِنِ عَمْرٍو قَالَ عَلِيٌّ إِثْرَهُ يُحَدِّثُ عَنْ يَعْلَى ابْنِ مُرَّةٍ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَخَلِّقٌ لَقَالَ لَهُ هَلْ لَكَ امْرَأَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ۔

۵۱۲۷: حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ خنوق (نامی خوشبو) لگائے ہوئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گذرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہاری بیوی موجود ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کو دھو ڈالو اور پھر نہ لگانا۔

خلوق کی ممانعت کا بیان:

مذکورہ بالا احادیث سے زعفران اور خلوق لگانے کی ممانعت معلوم ہوتی ہے لیکن دیگر بعض احادیث سے اس کا جائز ہونا معلوم ہوتا ہے اور بعض حضرات نے فرمایا: جن احادیث میں خلوق لگانے کی ممانعت فرمائی گئی ہے وہ منسوخ ہیں اس لیے خلوق اور زعفران لگانا ہر ایک کے لیے جائز ہے۔ حاشیہ نسائی میں ہے: قوله من خلوق طيب معروف مركب يتخذ مع الزعفران وغيره من انواع الطيب و قدوردبابا حيه و تارة بالنهي عنه و انما نهى عنه لانه من طيب النساء و لن اثر استعمالاً له منهم والظاهر ان احاديث النهي ناسفة نهايه على حاشيه سنن النسائي ص: ۶۳ (نظامی کانپور)۔

۵۱۲۸: حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا خلوق لگائے ہوئے آپ نے فرمایا جا دھو ڈال اور پھر نہ لگانا۔

۵۱۲۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ قَالَ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَمْرٍو عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَبْصَرَ رَجُلًا مُتَخَلِّقًا قَالَ إِذْهَبْ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ وَلَا تَعُدْ۔

۵۱۲۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ رَجُلٍ عَنْ يَعْلَى نَحْوَهُ خَالَفَهُ سُفْيَانٌ رَوَاهُ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَفْصِ عَنْ يَعْلَى۔

۵۱۳۰: حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھ کو دیکھا اور (اس وقت) میرے جسم پر خضوق کا دھبہ تھا۔ آپ نے فرمایا: اے یعلیٰ کیا تمہاری عورت ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا اس کو دھو ڈالو پھر نہ لگانا پھر اس کو دھو ڈالو پھر نہ لگانا پھر اس کو دھو ڈالو پھر نہ لگانا۔ حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے دھو دیا پھر اس کو نہ لگایا پھر اس کو دھو دیا پھر نہ لگایا۔

۵۱۳۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ مُسَاوِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَفْصِ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَرْثَةَ النَّفْقِيِّ قَالَ أَبْصَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَبِي رَذَعٌ مِنْ خَلْقِي قَالَ يَا يَعْلَى لَكَ امْرَأَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدُّ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدُّ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدُّ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدُّ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدُّ۔

۵۱۳۱: حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گذرا اور میں اس وقت خوشبو لگائے ہوئے تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ! اس کو دھو ڈالو پھر اس کو دھو ڈالو پھر اس کو (دوبارہ) نہ لگانا۔ حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں گیا اور اس کو دھو دیا پھر اس کو دھو لیا پھر (کبھی) نہ لگایا۔

۵۱۳۱: أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَعْقُوبَ الصَّبِيحِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مُوسَى يَعْنِي مُحَمَّدًا قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَفْصِ عَنْ يَعْلَى قَالَ مَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَآنَا مَتَعَلِقٌ فَقَالَ أَيُّ يَعْلَى هَلْ لَكَ امْرَأَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ إِذْهَبْ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدُّ قَالَ فَذَهَبْتُ فَغَسَلْتُهُ ثُمَّ غَسَلْتُهُ ثُمَّ غَسَلْتُهُ ثُمَّ لَا تَعُدُّ۔

باب: خواتین کو کونسی خوشبو لگانا ممنوع ہے؟

۲۲۸۶: بَابُ مَا يُكْرَهُ لِلنِّسَاءِ مِنَ الطِّيبِ

۵۱۳۲: حضرت ایبوی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو خاتون عطر (یا خوشبو) لگائے اور پھر وہ لوگوں کے پاس جائے اس لیے کہ وہ اس کی خوشبو سونگھیں تو وہ زانیہ ہے (یعنی اس کی اس حرکت کا گناہ گناہ کبیرہ اور زنا کی طرح ہے کیونکہ اس نے غیر مردوں کو اپنی طرف متوجہ کیا)

۵۱۳۲: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ وَهُوَ ابْنُ عِمَارَةَ عَنْ غُنَيْمِ ابْنِ قَيْسٍ عَنِ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ عَلَى قَوْمٍ لِيَجِدُوا مِنْ رِيحِهَا فَيَهِيَ زَانِيَةً۔

باب: عورت کا غسل کر کے خوشبو

۲۲۸۷: بَابُ اغْتِسَالِ الْمَرْأَةِ

مِنَ الطَّيِّبِ

دُور کرنا

۵۱۳۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ الْعَبَّاسِ الْهَاشِمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ صَفْوَانَ بْنَ سُلَيْمٍ وَكَمْ أَسْمَعُ مِنْ صَفْوَانَ غَيْرَهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لِقَةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَتِ الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلْتَغْتَسِلْ مِنَ الطَّيِّبِ كَمَا تَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ مُخْتَصِرًا.

۵۱۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت عورت مسجد جانے لگے (اور اس نے خوشبو لگا رکھی ہو) تو وہ غسل کرے خوشبو سے (یعنی خوشبو دُور کرے) جس طریقہ سے وہ ناپاکی دُور کرتی ہے۔

۲۲۸۸: بَابُ النَّهْيِ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَشْهَدَ الصَّلَاةَ

باب: کوئی خاتون خوشبو لگا کر جماعت میں

إِذَا أَصَابَتْ مِنَ الْبُخُورِ

شامل نہ ہو

۵۱۳۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ عَيْسَى الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَلَمَةَ الْقُرَوِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بِبُخُورٍ فَلَا تَشْهَدُ مَعَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا تَابَعَ يَزِيدَ بْنَ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَلَى قَوْلِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ خَالَفَهُ يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ رَوَاهُ عَنْ زَيْنَبِ الثَّقَفِيَّةِ.

۵۱۳۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو عورت خوشبو لگائے ہوئے ہو تو وہ ہمارے ساتھ نماز عشاء میں شامل نہ ہو (مراد ہر ایک نماز ہے)۔

۵۱۳۵: أَخْبَرَنِي هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْلَى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَبٌ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا شَهِدْتَ إِحْدَا كُنَّ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فَلَا

۵۱۳۵: حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جو کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اہلیہ محترمہ تھیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے میں سے کوئی خاتون نماز عشاء میں شامل ہونا چاہے تو اس کو چاہیے کہ وہ خوشبو نہ لگائے۔

تَمَسَّ طَيِّبًا۔

۵۱۳۶: أَخْبَرَنَا اسْلِقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا جَرِيرٌ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَسْحَجِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَهِدْتَ إِحْدَا كُنَّ الْعِشَاءِ فَلَا تَمَسَّ طَيِّبًا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدِيثُ يَحْيَى وَ جَرِيرِ أَوْلَى بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيثِ وَهَبِ ابْنِ خَالِدٍ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

۵۱۳۶: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے فرمایا: جب تم میں سے کوئی عشاء کی نماز میں حاضر ہونا چاہتی ہو تو وہ خوشبو نہ لگائے۔

۵۱۳۷: أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ يَعْقُوبَ الْحِمَاصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَسْحَجِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْنَبِ التَّقِيفِيَّةِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَيْتُكُمْ خَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا تَقْرَبَنَّ طَيِّبًا۔

۵۱۳۷: حضرت زینب ثقفیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عورت مسجد کو جائے تو وہ خوشبو نہ لگائے۔

۵۱۳۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْقُرَيْشِيِّ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَسْحَجِ عَنْ زَيْنَبِ التَّقِيفِيَّةِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَهَا أَنْ لَا تَمَسَّ الطَّيِّبَ إِذَا خَرَجَتْ إِلَى الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ۔

۵۱۳۸: حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم ارشاد فرمایا: جس وقت وہ نماز عشاء میں حاضر ہوں تو خوشبو نہ لگائیں۔

خواتین کی نماز:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں اگرچہ نماز عشاء میں خوشبو لگا کر مسجد میں آنے کی ممانعت معلوم ہوتی ہے لیکن اس سے مراد ہر ایک نماز میں عورت کو مسجد میں خوشبو لگا کر آنے کی ممانعت ہے اس جگہ یہ بھی واضح رہنا ضروری ہے کہ ابتداء اسلام میں خواتین کو مسجد میں اور جماعت میں شامل ہونے کی اجازت تھی لیکن بعد میں یہ اجازت منسوخ ہو گئی۔ خواہ خوشبو لگا کر یا بغیر خوشبو لگائے خواہ نماز عشاء ہو یا کوئی دوسری نماز۔ شروحات حدیث میں اس مسئلہ کی تفصیل ہے اردو میں حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ صلوة الصالحات اس موضوع پر تحقیقی رسالہ ہے یہ رسالہ ملاحظہ فرمائیں۔

۵۱۳۹: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ ابْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ قَالَ أَبَانَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ

۵۱۳۹: حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو عورت عشاء کی نماز کے لئے مسجد میں حاضر ہو

تو وہ خوشبو نہ لگائے۔

أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ هِشَامٍ
عَنْ بَكْرِ بْنِ بَسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْنَبِ الثَّقَفِيَّةِ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا خَرَجَتِ الْمَرْأَةُ إِلَى
الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَلَا تَمَسَّ طِبًّا۔

۵۱۳۰: حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو عورت عشاء کی نماز کے لئے مسجد میں حاضر ہو تو وہ خوشبو نہ لگائے۔

۵۱۳۰: أَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ بَلَّغَنِي عَنْ
حَجَّاجٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ بَسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْنَبِ الثَّقَفِيَّةِ
قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا شَهِدْتَ إِحْدَا كُنَّ
الصَّلَاةِ فَلَا تَمَسَّ طِبًّا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهَذَا
غَيْرُ مَحْفُوظٍ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ۔

۵۱۳۱: حضرت نافع بن جعوف سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جس وقت خوشبو لگاتے تو وہ عود (نامی خوشبو کا) دھواں لیتے (یعنی سونگھتے) اور اس میں دوسری کوئی اور خوشبو نہ لگاتے اور کبھی کافر عود (نامی خوشبو) میں شامل فرماتے اور پھر فرماتے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح بھی خوشبو لگائی ہے۔

۵۱۳۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ أَبُو
طَاهِرٍ قَالَ أَنبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا
اسْتَجَمَرَ اسْتَجَمَرَ بِالْأَلْوَةِ غَيْرَ مَطْرَاةٍ وَبِكَافُورٍ
يَطْرُقُهُ مَعَ الْأَلْوَةِ لَمْ يَلَّ هَلْكَدًا كَانَ يَسْتَجِمِرُ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ۔

باب: خواتین کو زیور اور سونے کے اظہار کی کراہت سے متعلق

۲۲۸۹: بَابُ الْكُرَاهِيَةِ لِلنِّسَاءِ فِي إِظْهَارِ
الْحِلْيَةِ وَالذَّهَبِ

۵۱۳۲: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ممانعت فرماتے تھے یعنی بیویوں کو زیور اور ریشم پہننے سے اور فرماتے تھے اگر تم چاہتی ہو جنت کا زیور اور اس کا ریشم تو تم اس کو دنیا میں نہ پہنو۔

۵۱۳۲: أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ
قَالَ أَنبَأَنَا عَمْرٍو بْنُ الْحَرِثِ أَنَّ أَبَا عُثَانَ هُوَ
الْمَعْلِيُّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يُخْبِرُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَمْنَعُ أَهْلَهُ الْحِلْيَةَ وَالْحَرِيرَ وَ
يَقُولُ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ حِلْيَةَ الْجَنَّةِ وَحَرِيرَهَا فَلَا
تَلْبَسُونَهَا فِي الدُّنْيَا۔

۵۱۳۳: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا تو فرمایا: خواتین! کیا تم چاندی کا زیور نہیں بنا سکتیں دیکھو جو خاتون تمہارے میں سے سونے کا زیور

۵۱۳۳: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ
مَنْصُورٍ ح وَابْنَاتَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ

عَنْ امْرَأَتِهِ عَنْ أُخْتِ حَدِيثَةَ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ أَمَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تَحْلَيْنَ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ امْرَأَةٍ تَحَلَّتْ فَعَبًا تُظْهِرُهُ إِلَّا عَذِبَتْ بِهِ۔

۵۱۳۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُورًا يُحَدِّثُ عَنْ رَبِيِّ عَنْ امْرَأَتِهِ عَنْ أُخْتِ حَدِيثَةَ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ أَمَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تَحْلَيْنَ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تَحَلِّي فَعَبًا تُظْهِرُهُ إِلَّا عَذِبَتْ بِهِ۔

خواتین کے لیے سونا پہننے کی اجازت:

مذکورہ بالا حدیث کی تشریح کے سلسلہ میں حضرت عطاءہ خطابیر فرماتے ہیں کہ اس حدیث شریف کی دو طریقہ سے توجیہ فرمائی گئی ہے پہلی توجیہ تو یہ کی گئی ہے کہ یہ حکم اسلام کے شروع زمانہ میں تھا بعد میں منسوخ ہو گیا اس وجہ سے خواتین کے لیے سونا اور ریشم پہننا اور اس کا استعمال کرنا جائز ہوا۔ دوسری توجیہ یہ فرمائی گئی ہے کہ یہ ممانعت اس صورت میں ہے جبکہ کوئی خاتون سونے کی زکوٰۃ ادا نہ کرے۔ بہر حال خواتین کو سونا اور ریشم پہننا درست ہے۔ قال الخطابی هذا يتناول على وجهين احدهما انه انما قال ذلك في الزمان الاول ثم نسخ و ابيح للنساء الغلغلي بالذهب و ثانيها ان هذا الوعيد انما جاء فيمن لا يودي زكوة الذهب دون من اداها الخ مرقات شرح مشکوٰۃ منقول از حاشیہ نسائی نظامی کا پور۔

۵۱۳۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ يَزِيدَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَحَلَّتْ بِعَيْبِي بِقِلَادَةٍ مِنْ ذَهَبٍ جُعِلَ لِي غُنْفُهَا مِثْلَهَا مِنَ النَّارِ وَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ جَعَلَتْ فِي أُذُنِهَا خُرْصًا مِنْ ذَهَبٍ جَعَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِي فِي أُذُنِهَا مِثْلَهُ خُرْصًا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۵۱۳۵: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو عورت سونے کا ہار پہنے تو اس کے گلے میں اسی طرح کا آگ کا ہار ڈالا جائے گا اور جو عورت اپنے کان میں سونے کی ہالی پہنے تو اللہ عزوجل اس کو اسی طرح کی ہالی (یعنی بندے) آگ کے قیامت کے روز پہنائے گا۔

۵۱۳۶: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے فرمایا فاطمہ جو کہ حمیرہ کی لڑکی تھیں ایک دن خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں ان کے ہاتھ میں بڑے بڑے سونے چھپے تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ پر مارنا شروع کیا۔ وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں پہنچیں جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں اور انہوں نے ان سے شکوہ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ سن کر اپنے گلے کا ہار نکال دیا جو کہ سونے کا تھا اور کہا یہ مجھ کو ابوالحسن نے تحفہ بخشا ہے (ابوالحسن یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے)۔ اس دوران میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور وہ ہار حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ میں تھا۔ آپ نے فرمایا: اے فاطمہ رضی اللہ عنہا! کیا تم پسند کرتی ہو کہ لوگ کہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے ہاتھ میں ایک آگ کی زنجیر ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور قیام نہیں کیا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وہ زنجیر بازار میں بیچ دی اور اس کو فروخت کر کے ایک غلام خریدا پھر اس کو آزاد کر دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع ملی آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل کا شکر احسان ہے کہ جس نے (حضرت) فاطمہ رضی اللہ عنہا کو روزخ کی گگ سے نجات عطا فرمائی۔

۵۱۳۷: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حمیرہ کی لڑکی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں ان کے ہاتھ میں موٹی موٹی انگوٹھیاں تھیں پھر اسی مضمون کو بیان کیا جو کہ اوپر مذکور ہے۔

۵۱۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ اس دوران ایک خاتون آئی اور کہنے لگی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس دو کنگن ہیں سونے کے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو کنگن ہیں گگ

۵۱۳۶: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدٌ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ أَنَّ ثُوبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَهُ قَالَ جَاءَتْ بِنْتُ هُبَيْرَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَفِي يَدَيْهَا فَنَحَّحَ فَقَالَ كَذَابٌ فِي كِتَابِ أَبِي أُمَى خَوَاتِيمٌ صِحَامٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضْرِبُ يَدَهَا فَدَخَلَتْ عَلَى فاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَشْكُو إِلَيْهَا الْيَدِ صَنَعَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَانْتَزَعَتْ فاطِمَةُ سِلْسِلَةً فِي عُنُقِهَا مِنْ ذَهَبٍ وَقَالَتْ هَذِهِ أَهْدَاهَا إِلَى أَبِي حَسَنِ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالسِّلْسِلَةُ فِي يَدِهَا فَقَالَ يَا فاطِمَةُ أَيَعْرُوكِ أَنْ يَقُولَ النَّاسُ ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَفِي يَدِهَا سِلْسِلَةٌ مِنْ نَارٍ ثُمَّ خَرَجَ وَلَمْ يَقْعُدْ فَأَرْسَلَتْ فاطِمَةَ بِالسِّلْسِلَةِ إِلَى السُّوقِ فَبَاعَتْهَا وَاشْتَرَتْ بِمَنْبِهَا غُلَامًا وَقَالَ مَرَّةً عَبْدًا وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا فَاغْتَفَنَهُ فَحَدَّثَ بِذَلِكَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْجَى فاطِمَةَ مِنَ النَّارِ۔

۵۱۳۷: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَلْمٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْخُ بْنُ سَمِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثُوبَانَ قَالَ جَاءَتْ بِنْتُ هُبَيْرَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدَيْهَا فَنَحَّحَ مِنْ ذَهَبٍ أُمَى خَوَاتِيمٌ صِحَامٌ نَحْوَهُ۔

۵۱۳۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ شَاهِينَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ أَبَانَا حَالِدٌ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ حِمْزٍ وَأَبَانَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَبَّاطُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

کے۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک ہار ہے سونے کا۔ آپ نے فرمایا: آگ کا ہار ہے۔ اس خاتون نے عرض کیا: یا رسول اللہ! سونے کی دو بالیاں ہیں۔ آپ نے فرمایا: آگ کی دو بالیاں ہیں۔ راوی نے نقل کیا کہ اس خاتون کے پاس سونے کے دو کنگن تھے اس نے وہ اتار کر پھینک دیئے اور اس نے کہا: یا رسول اللہ! اگر عورت اپنا بناؤ سنگھارت کرے شوہر کے سامنے تو وہ اس پر بھاری ہو جاتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہارے میں سے کوئی خاتون یہ نہیں کر سکتی کہ وہ چاندی کی دو بالیاں بنائے اور پھر اس کو زعفران یا گجیر سے زرد کرے۔

۵۱۴۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سونے کی پازیب پہنے ہوئے دیکھا۔ آپ نے فرمایا میں تم کو بتلاتا ہوں اس سے بہتر ہے تم اس کو اتار دو اور تم چاندی کی پازیب بنا لو۔ پھر تم اس کو زعفران سے رنگ لو یہ بہتر ہے۔ حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ حدیث محفوظ نہیں ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ سِوَا رَبِّي مِنْ ذَهَبٍ قَالَ سِوَا رِيٍّ مِنْ نَارٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ طُوقٌ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ طُوقٌ مِنْ نَارٍ قَالَتْ قُرْطَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ قُرْطَيْنِ مِنْ نَارٍ قَالَ وَ تَكَانَ عَلَيْهِمَا سِوَا رِيٍّ مِنْ ذَهَبٍ فَرَمَتْ بِهِمَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا لَمْ تَتَزَيَّنْ لِزَوْجِهَا صَلَفَتْ عِنْدَهُ قَالَ مَا يَمْنَعُ إِحْدَاكُمَا أَنْ تَصْنَعَ قُرْطَيْنِ مِنْ لِيْضَةٍ ثُمَّ تُصْفِرَهُ بِزَعْفَرَانٍ أَوْ بِغَيْبَرِ اللَّفْظِ لِأَبْنِ حُرَيْبٍ۔

۵۱۴۹: أَخْبَرَنِي الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ بَكْرِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَيْهَا مَسَكَنِي ذَهَبٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَا أُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ أَحْسَنُ مِنْ هَذَا لَوْ نَزَعْتِ هَذَا وَجَعَلْتِ مَسَكَنَيْنِ مِنْ وِرْقِي ثُمَّ صَفَّرْتَهُمَا بِزَعْفَرَانٍ كَمَا تَأْتِي حَسَنَتَيْنِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

باب: مردوں پر سونا حرام ہونے کے بارے میں

۵۱۵۰: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ریشمی کپڑا لیا اپنے دائیں ہاتھ میں اور سونا بائیں ہاتھ میں لیا پھر فرمایا یہ دونوں حرام ہیں میری امت کے مردوں پر۔

۲۲۹۰: بَابُ تَحْرِيمِ الذَّهَبِ عَلَى الرِّجَالِ
۵۱۵۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي أَلْفَحٍ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ ابْنِ زُرَيْعٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ حَرِيرًا فَجَعَلَهُ فِي يَمِينِهِ وَأَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَى ذَكَورِ أُمَّتِي۔

۵۱۵۱: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ریشمی کپڑا لیا اپنے دائیں ہاتھ میں اور سونا بائیں ہاتھ میں لیا پھر فرمایا یہ

۵۱۵۱: أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ حَمَادٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ أَبِي الصَّعْبَةِ عَنْ

دونوں حرام ہیں میری امت کے مردوں پر۔

رَحْلٍ مِنْ هَمْدَانَ يُقَالُ لَهُ أَبُو صَالِحٍ عَنِ ابْنِ زُرَيْرٍ
أَنَّ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ أَخَذَ حَرِيرًا فَجَعَلَهُ فِي يَمِينِهِ وَأَخَذَ ذَهَبًا
فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَيَّ
ذُكُورِ أُمَّتِي۔

۵۱۵۲: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
ریشمی کپڑا لیا اپنے دائیں ہاتھ میں اور سونا بائیں ہاتھ میں لیا پھر فرمایا یہ
دونوں حرام ہیں میری امت کے مردوں پر۔

۵۱۵۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانٌ
قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي
يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ أَبِي الصُّعْبَةِ عَنْ رَجُلٍ
مِنْ هَمْدَانَ يُقَالُ لَهُ أَفْلَحُ عَنِ ابْنِ زُرَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ
عَلِيًّا يَقُولُ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ
حَرِيرًا فَجَعَلَهُ فِي يَمِينِهِ وَأَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي
شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَيَّ ذُكُورِ أُمَّتِي
قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَحَدِيثُ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَوْلَى
بِالصُّوَابِ إِلَّا قَوْلَهُ أَفْلَحُ أَشْبَهُ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

۵۱۵۳: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
ریشمی کپڑا لیا اپنے دائیں ہاتھ میں اور سونا بائیں ہاتھ میں لیا پھر فرمایا یہ
دونوں حرام ہیں میری امت کے مردوں پر۔

۵۱۵۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ
هَرُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ
أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي الصُّعْبَةِ عَنْ أَبِي
أَفْلَحِ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَيْرٍ لَعَافِيْقِي قَالَ
سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبًا بِيَمِينِهِ وَحَرِيرًا بِشِمَالِهِ فَقَالَ
هَذَا حَرَامٌ عَلَيَّ ذُكُورِ أُمَّتِي۔

۵۱۵۴: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا: میری امت کی خواتین کے لیے سونا اور ریشمی کپڑا حلال
ہے اور یہ مردوں کے لیے حرام ہیں۔

۵۱۵۴: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَعِيدِ
بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ
أُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِيرُ لِلنِّسَاءِ أُمَّتِي وَحَرَّمَ عَلَيَّ
ذُكُورَهَا۔

۵۱۵۵: حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

۵۱۵۵: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو ریشمی کپڑے پہننے سے اور سونا پہننے سے منع فرمایا مگر (ان کو) ریزہ ریزہ کر کے۔

حَبِيبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ إِلَّا مَقْطَعًا خَالَفَهُ عَبْدُ الْوَهَّابِ رَوَاهُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ مِيمُونٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ.

۵۱۵۶: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی سونے کے پہننے کی لیکن اس کو ریزہ ریزہ کر کے اور (ممانعت فرمائی) لال رنگ کے گدوں پر پہننے سے۔

۵۱۵۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ مِيمُونٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مَقْطَعًا وَعَنْ رَكُوبِ الْمَيَابِرِ.

۵۱۵۷: حضرت ابوالشیخ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنان کے پاس چند حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تشریف فرما تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم کو علم نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا سونے کے پہننے سے مگر اس کو ریزہ ریزہ کر کے۔ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔

۵۱۵۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَبِي شَيْخٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهُ جَمْعٌ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعْلَمُونَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مَقْطَعًا قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ.

۵۱۵۸: حضرت ابوالشیخ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک حج میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جمع کیا اور فرمایا: تم اس سے واقف نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے پہننے سے منع فرمایا لیکن اس کو ریزہ ریزہ کر کے۔ انہوں نے کہا اے اللہ...

۵۱۵۸: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ أَبَانَا أَسْبَاطُ عَنْ مَغِيرَةَ عَنْ مَطَرٍ عَنْ أَبِي شَيْخٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ مُعَاوِيَةَ لِي بَعْضِ حُجَّاتِهِ إِذْ جَمَعَ وَهَطًا مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مَقْطَعًا قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ خَالَفَهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَلَى اخْتِلَافِ بَيْنِ أَصْحَابِهِ عَلَيْهِ.

۵۱۵۹: حضرت ابوجحان سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس سال حج ادا کیا تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو مکہ مکرمہ میں خاند کعبہ کے اندر جمع فرمایا پھر ان سے فرمایا میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے پہننے سے منع فرمایا۔ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

۵۱۵۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي أَبُو شَيْخٍ الْهِنَائِيُّ عَنْ أَبِي حِجَّانَ أَنَّ مُعَاوِيَةَ عَامَ حَجِّ جَمَعَ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُعْبَةِ فَقَالَ لَهُمْ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ خَالَفَهُ حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ رَوَاهُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي

شَيْخٍ عَنْ أَبِيهِ جَمَانَ -

۵۱۶۰: حضرت ابو حمان سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس سال حج ادا کیا تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ کے اندر جمع فرمایا پھر ان سے فرمایا میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے پہننے سے منع فرمایا۔ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

۵۱۶۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو شَيْخٍ عَنْ أَبِيهِ جَمَانَ أَنَّ مُعَاوِيَةَ عَمَّ حَجَّ جَمَعَ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُعْبَةِ فَقَالَ لَهُمْ أُنْشِدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبُوسِ الذَّهَبِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ خَالَفَهُ الْأَوْرَاعِيُّ عَلَى إِخْتِلَافِ أَصْحَابِهِ عَلَيْهِ فِيهِ -

۵۱۶۱: ترجمہ حسب سابق ہے۔

۵۱۶۱: أَخْبَرَنِي شُعْبَةُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّهْمَنِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الْأَوْرَاعِيِّ عَنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو شَيْخٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَمَانَ قَالَ حَجَّ مُعَاوِيَةَ فَدَعَا نَفَرًا مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْكُعْبَةِ فَقَالَ أُنْشِدُكُمْ بِاللَّهِ أَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنِ الذَّهَبِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ -

۵۱۶۲: حضرت حمان سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس سال حج ادا کیا تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ کے اندر جمع فرمایا پھر ان سے فرمایا میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے پہننے سے منع فرمایا ہے۔ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

۵۱۶۲: أَخْبَرَنَا نُصَيْرُ بْنُ الْفَرُحِ قَالَ حَدَّثَنَا عِمَارَةُ ابْنُ بَشِيرٍ عَنِ الْأَوْرَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي جَمَانَ قَالَ حَجَّ مُعَاوِيَةَ فَدَعَا نَفَرًا مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْكُعْبَةِ فَقَالَ أُنْشِدُكُمْ بِاللَّهِ أَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الذَّهَبِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ -

۵۱۶۳: حضرت حمان سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس سال حج ادا کیا تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ کے اندر جمع

۵۱۶۳: وَأَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عُقْبَةَ عَنِ الْأَوْرَاعِيِّ حَدَّثَنِي يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جَمَانَ قَالَ حَجَّ مُعَاوِيَةَ

فرمایا پھر ان سے فرمایا میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے پینے سے منع فرمایا۔ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

۵۱۶۳: حضرت حمان سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس سال حج ادا کیا تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ کے اندر جمع فرمایا پھر ان سے فرمایا میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے پینے سے منع فرمایا۔ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

۵۱۶۵: حضرت ابوالشیخ حنائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنان کے چاروں طرف چند افراد بیٹھے تھے جو کہ مہاجرین اور انصار جملہ میں سے تھے۔ انہوں نے کہا کیا تم واقف ہو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ریشی کپڑا پینے سے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! اور سونے کے پینے سے منع فرمایا لیکن اس کو چورا چورا کر کے (پہن لینے کی اجازت دی)۔

۵۱۶۶: حضرت ابوالشیخ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا سونے کے پینے سے مگر اس کو ریزہ ریزہ کر کے۔

فَدَعَا نَفْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ أَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الدَّهَبِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ۔

۵۱۶۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبُرْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي حِمَّانُ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ فَدَعَا نَفْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ أَنْشُدْكُمْ بِاللَّهِ أَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنِ الدَّهَبِ قَالُوا أَلَلَّهُمْ نَعَمْ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عُمَرَةُ أَحْفَظُ مِنْ يَحْيَى فَحَدِيثُهُ أَوْلَى بِالصَّوَابِ۔

۵۱۶۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا الْكَنْزِيُّ ابْنُ شَمَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَيْهَسُ بْنُ قَهْدَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو شَيْخِ الْهَنَائِي قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فَقَالَ لَهُمْ اتَّعَلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ لُبْسِ الْحَرِيرِ فَقَالُوا أَلَلَّهُمْ نَعَمْ قَالَ وَنَهَى عَنِ لُبْسِ الدَّهَبِ إِلَّا مَقْطَعًا قَالُوا نَعَمْ خَالَفَهُ عَلِيُّ بْنُ غُرَابٍ رَوَاهُ عَنْ بَيْهَسَ عَنْ أَبِي شَيْخٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

۵۱۶۶: أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ غُرَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَيْهَسُ بْنُ قَهْدَانَ قَالَ أَنَا أَبُو شَيْخٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ لُبْسِ الدَّهَبِ إِلَّا مَقْطَعًا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدِيثُ النَّضْرِ أَشْبَهُ بِالصَّوَابِ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

باب: جس کی ناک کٹ جائے کیا وہ شخص سونے کی ناک

بنا سکتا ہے؟

۲۲۹۱: بَابُ مَنْ أُصِيبَ أَنْفُهُ هَلْ يَتَّخِذُ أَنْفًا

مِنْ ذَهَبٍ

۵۱۶۷: حضرت عرفہ بن ربیعہ بن اسعد کی ناک (ایک جگہ میں) ضائع ہوگئی (یعنی کٹ گئی) کلاب والے دن پس انہوں نے چاندی کی ناک بنوائی تھی وہ ناک بد بودار ہوگئی رسول کریم ﷺ نے حکم فرمایا سونے کی ناک بنوائی جائے۔

۵۱۶۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَانٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَلْمٌ بْنُ زُرَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ طَرَفَةَ عَنْ جَدِّهِ عَرْفَجَةَ بْنِ أَسْعَدَ أَنَّهُ أُصِيبَ أَنْفُهُ يَوْمَ الْكَلَابِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاتَّخَذَ أَنْفًا مِنْ وَرِقٍ فَأَتَتْهُ عَلَيْهِ لَأَمْرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَّخِذَ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ۔

سونے کی ناک سے متعلق:

کلاب کا مطلب یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں قبائل عرب کی ایک بہت بڑی لڑائی ہوئی تھی اس سخت لڑائی میں حضرت عرفہ بن ربیعہ کی ناک جاتی رہی تھی۔ جب آپ کو علم ہوا تو آپ نے ان سے فرمایا تم سونے کی ناک بنوا لو کتب فقہ میں اس مسئلہ کی کافی تفصیل ہے معلوم ہوا کہ سونے کی ناک بنوانا جائز ہے اسی طرح سے سونے کے دانت بھی بنوا سکتے ہیں۔ تفصیل کے لیے فتاویٰ عالمگیری ملاحظہ فرمائیں۔

۵۱۶۸: حضرت عرفہ بن ربیعہ بن اسعد کی ناک (ایک جگہ میں) ضائع ہوگئی (یعنی کٹ گئی) کلاب والے دن پس انہوں نے چاندی کی ناک بنوائی تھی وہ ناک بد بودار ہوگئی رسول کریم ﷺ نے حکم فرمایا سونے کی ناک بنوالو۔

۵۱۶۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ أَبِي الْأَشْهَبِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ طَرَفَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ أَسْعَدَ بْنِ كُرَيْبٍ قَالَ وَكَانَ جَدُّهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَأَى جَدَّهُ قَالَ لَأُصِيبَ أَنْفُهُ يَوْمَ الْكَلَابِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فَاتَّخَذَ أَنْفًا مِنْ لِصَّةٍ فَأَتَتْهُ عَلَيْهِ لَأَمْرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَتَّخِذَهُ مِنْ ذَهَبٍ۔

باب: مردوں کے لیے سونے کی انگوٹھی پہننے سے متعلق

۲۲۹۲: بَابُ الرَّحْمَةِ فِي خَاتَمِ الذَّهَبِ

حدیث

للرجال

۵۱۶۹: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہما کو سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا تو فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں تم کو سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا: اس انگوٹھی کو تو جو تم سے بہتر تھے وہ دیکھ چکے ہیں لیکن انہوں نے اس کو دیکھ کر اس پر عیب نہیں لگایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ کون تھے؟ حضرت صہیب رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ رسول کریم ﷺ تھے۔

۵۱۶۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيرٍ الْخَرَّابِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ خَفِصٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ أَعْيَنَ عَنْ عَيْسَى بْنِ يُونُسَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَطَاءِ الْخُرَّاسِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَبِّبِ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِصُهَيْبٍ مَالِي أَرَى عَلَيْكَ خَاتَمَ الذَّهَبِ قَالَ قَدْ رَأَاهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ فَلَمْ يَعْبه قَالَ مَنْ هُوَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

سونے کی انگوٹھی کی اجازت سے متعلق:

عیب لگانے سے مراد یہ ہے کہ تم سے جو زیادہ متقی اور خدا رسیدہ تھے وہ دیکھ چکے ہیں یعنی جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھ چکے ہیں اور انہوں نے اس پر نکیر نہیں فرمائی تو آپ ﷺ کو بھی اس کے پہننے سے نکیر نہیں فرمائی چاہیے۔

باب: سونے کی انگوٹھی سے متعلق

۲۲۹۳: بَابُ خَاتَمِ الذَّهَبِ

۵۱۷۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہنی تمام حضرات نے سونے کی انگوٹھی پہنی پھر آپ نے فرمایا میں اس انگوٹھی کو پہنتا تھا لیکن میں اب اس کو کبھی نہیں پہنوں گا پھر آپ نے اس کو اتار کر پھینک دیا۔ لوگوں نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں۔

۵۱۷۰: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ الذَّهَبِ فَلَبَسَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ الذَّهَبِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي كُنْتُ الْبَسْتُ هَذَا الْخَاتَمَ وَإِنِّي لَنْ الْبَسَهُ أَبَدًا فَبَدَأَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ-

۵۱۷۱: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا اور ریشمی کپڑے اور لال رنگ کے گدوں پر بیٹھنے سے اور گیہوں اور جو کی شراب پینے سے۔

۵۱۷۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بِنِ بَرِيْمَةَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَيْسِيِّ وَعَنِ الْمَبَائِرِ الْحُمْرِ وَعَنِ الْجَعَةِ-

۵۱۷۲: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا اور ریشمی کپڑا پہننے اور سرخ زین پر چڑھنے کی ممانعت فرمائی (جو ریشم کے بنے ہوں)۔

۵۱۷۲: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ زَكْرِيَّا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَيْسِيِّ وَعَنِ الْمَبَائِرِ الْحُمْرِ-

۵۱۷۳: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی سونے کا چھلا پہننے سے اور سرخ زینوں پر چڑھنے سے اور ریشمی کپڑوں کے پہننے سے اور جعد کے پینے سے اور پھر اس کی تیزی کا حال بیان فرمایا۔

۵۱۷۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ أَدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ سَمِعَهُ مِنْ عَلِيٍّ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ حَلَقَةِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْمِيزَةِ الْحُمْرَاءِ وَعَنِ الْبَابِ الْقَيْسِيِّ وَعَنِ الْجَعَةِ شَرَابٌ يُصْنَعُ مِنَ الشَّعِيرِ وَالْحِنْطَةِ وَذَكَرَ مِنْ شِدَّتِهِ خَالَفَهُ عَمَارُ بْنُ رَبِيعٍ رَوَاهُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ

عَنْ صَعْصَعَةَ عَنْ عَلِيٍّ -

جعہ کیا ہے؟

یہ ایک قسم کی شراب ہے جو کہ گہوں اور جو سے تیار ہوتی ہے اس کا استعمال بھی دیگر شراب کی طرح حرام اور ناجائز ہے۔

و عن الجعة بكسر الجيم و تخفيف المهملة نبيذ متخذ من الحنطة والشعير . زهر الربي على سنن النسائي ص: ۸۱ مطبوعہ نظامی کراچور۔

۵۱۴۴: امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کا چھلا اور ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرمایا اور منع فرمایا لال رنگ کی زین پر چڑھنے اور جعہ (نامی شراب) پینے سے۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: پہلی روایت ٹھیک ہے۔

۵۱۴۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رَزِيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ صَعْصَعَةَ بْنِ صُوحَانَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ حَلَقَةِ الذَّهَبِ وَالْقَيْسِيِّ وَالْمَيْثِرَةِ وَالْجِعَةِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الَّذِي قَبْلَهُ أَضْبَهُ بِالصَّوَابِ -

۵۱۴۵: حضرت صعصعہ رحمۃ اللہ علیہ بن صوحان سے روایت ہے کہ میں نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: تم ہم کو منع کرو اس چیز سے کہ جس چیز سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: مجھ کو منع کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو بنے اور لاکھ کے برتن سے سونے کے چھلے اور ریشم کے کپڑے پہننے سے اور سرخ رنگ کی زین سے۔

۵۱۴۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ أَنبَأَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمِيْعٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَمِيْرٍ عَنْ صَعْصَعَةَ ابْنِ صُوحَانَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ إِنَّهَا عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَهَانِي عَنِ الذَّبَائِ وَالْحَتَمِ وَحَلَقَةِ الذَّهَبِ وَكَبْسِ الْحَوْبِرِ وَالْقَيْسِيِّ وَالْمَيْثِرَةِ الْحَمْرَاءِ -

۵۱۴۶: حضرت صعصعہ رحمۃ اللہ علیہ بن صوحان سے روایت ہے کہ میں نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: تم ہم کو منع کرو اس چیز سے کہ جس چیز سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: مجھ کو منع کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو بنے اور لاکھ کے برتن سے سونے کے چھلے اور ریشم کے کپڑے پہننے سے اور سرخ رنگ کی زین سے۔

۵۱۴۶: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ دُحَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ هُوَ ابْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ هُوَ ابْنُ سَمِيْعٍ الْحَنَفِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَمِيْرٍ قَالَ جَاءَ صَعْصَعَةَ ابْنِ صُوحَانَ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ إِنَّهَا عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الذَّبَائِ وَالْحَتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْجِعَةِ وَنَهَانَا عَنْ حَلَقَةِ الذَّهَبِ وَكَبْسِ الْحَوْبِرِ وَكَبْسِ الْقَيْسِيِّ وَالْمَيْثِرَةِ الْحَمْرَاءِ -

۵۱۴۷: حضرت صعصعہ رحمۃ اللہ علیہ بن صوحان سے روایت ہے کہ میں نے

۵۱۴۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: تم ہم کو منع کرو اس چیز سے کہ جس چیز سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: مجھ کو منع کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو بے اور لاکھ کے برتن سے سونے کے چھلے اور ریشم کے کپڑے پہننے سے اور سرخ رنگ کی زین سے۔

۵۱۷۸: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو میرے دوست رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں سے منع فرمایا۔ (اگرچہ) میں یہ نہیں کہتا کہ لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔ (۱) آپ نے مجھ کو سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا (۲) اور ریشمی کپڑے پہننے سے منع فرمایا (۳) کسم کے رنگ سے منع فرمایا چونکہ چمک دار سرخ ہو اور رکوع یا سجدہ میں قرآن کریم پڑھتے

۵۱۷۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور ریشمی کپڑے کے پہننے سے اور لال رنگ کے اور کسم کے رنگ کے کپڑے پہننے سے اور رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے۔

۵۱۸۰: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے اور سونا اور کسم کا رنگ پہننے سے۔

عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمِيْعٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَ صَعْصَعَةُ بْنُ صُوْحَانَ لِعَلِيٍّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ انْهِنَا عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللَّأْبَاءِ وَالْحَتَمِ وَالْجِغَةِ وَعَنْ حِلْقِ الذَّهَبِ وَبُسِّ الْحَرِيرِ وَعَنِ الْمَيْثِرَةِ الْحُمْرَاءِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدِيثُ مَرْوَانَ وَ عَبْدِ الْوَاحِدِ أَوْلَى بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيثِ إِسْرَائِيلَ۔
۵۱۷۸: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ حَدَّثَنَا وَقَالَ عُثْمَانُ أَبَانَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ثَلَاثٍ لَا أَقُولُ نَهَى النَّاسَ نَهَانِي عَنْ تَخْتُمِ الذَّهَبِ وَعَنْ بُسِّ الْقَيْسِيِّ وَعَنِ الْمُعْصَفِرِ الْمُقَدَّمِ وَلَا الْفَرَّاءَ سَاجِدًا وَلَا رَاكِعًا تَابَعَهُ الضَّحَّاكُ ابْنُ عُثْمَانَ۔

۵۱۷۹: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ دَاوُدَ الْمُكْدِرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَا أَقُولُ نَهَاكُمْ عَنْ تَخْتُمِ الذَّهَبِ وَعَنْ بُسِّ الْقَيْسِيِّ وَعَنْ لُبِّسِ الْمُقَدَّمِ وَالْمُعْصَفِرِ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ رَاكِعًا۔

۵۱۸۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبُرْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا نَالِعُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَاءَةِ وَأَنَا رَاكِعٌ وَ

عَنْ لُبِّسِ الذَّهَبِ وَالْمَعْصُفِرِ -

۵۱۸۱: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم ﷺ نے رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے اور سونا اور کسم کارنگ پہننے سے۔

۵۱۸۱: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَقُولُ نَهَاكُمْ عَنْ خَاتِمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَيْسِيِّ وَالْمَعْصُفِرِ وَأَنْ لَا أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ -

۵۱۸۲: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم ﷺ نے رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے اور سونا اور کسم کارنگ پہننے سے۔

۵۱۸۲: أَخْبَرَنِي هُرُونُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارٍ بْنِ بِلَالٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ بْنِ سَمْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاثِلَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ مَوْلَى عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَخْتِمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْمَعْصُفِرِ وَعَنْ لُبِّسِ الْقَيْسِيِّ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرَّكْعَةِ -

۵۱۸۳: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم ﷺ نے سونا اور کسم کارنگ پہننے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے۔

۵۱۸۳: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ حُنَيْنٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لُبِّسِ الْقَيْسِيِّ وَالْمَعْصُفِرِ وَعَنِ التَّخْتِمِ بِالذَّهَبِ -

۵۱۸۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم ﷺ نے رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے اور سونا اور کسم کارنگ پہننے سے۔

۵۱۸۴: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَشْرُ بْنُ وَهَّابِ بْنِ الْمُفْضِلِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ حُنَيْنٍ مَوْلَى عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَرْبَعٍ عَنِ التَّخْتِمِ بِالذَّهَبِ وَعَنْ لُبِّسِ الْقَيْسِيِّ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ وَعَنْ لُبِّسِ الْمَعْصُفِرِ -

۵۱۸۵: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم ﷺ

۵۱۸۵: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ جَعْفَرِ النَّيْسَابِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے اور سونا اور کسم کارنگ پہننے سے۔

بُورِي قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَالِعٍ عَنْ مَوْلَى لَلْعَبَّاسِ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْمُعْضَفِرِ وَعَنِ الْقَيْسِيِّ رَ عَنِ النَّخَعِمِ بِالذَّهَبِ وَأَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاجِعٌ۔

یحییٰ بن ابی کثیر کے بارے میں

۲۲۹۴: بَابُ الْأَخْتِلَافِ عَلَى يَحْيَى بْنِ أَبِي

اختلاف

كثِيرٍ فِيهِ

۵۱۸۶: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے اور سونا اور کسم کارنگ پہننے سے۔

۵۱۸۶: أَخْبَرَنِي هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمِيدِ ابْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبٌ وَهُوَ ابْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَعِيدٍ الْقَدْبِيُّ أَنَّ نَالِعًا أَخْبَرَهُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ حُنَيْنٍ أَنَّ عَلِيًّا حَدَّثَهُ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَتَابِ الْمُعْضَفِرِ وَعَنِ خَاتِمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَيْسِيِّ وَأَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاجِعٌ۔ خَالَفَهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ۔

۵۱۸۷: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسم سے رنگے ہوئے کپڑے ریشمی کپڑے پہننے اور رکوع میں قراءت کرنے سے۔

۵۱۸۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَالِعٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ بَعْضِ مَوَالِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُعْضَفِرِ وَالْيَتَابِ الْقَيْسِيَّةِ وَعَنْ أَنْ يَقْرَأَ وَهُوَ رَاجِعٌ۔

۵۱۸۸: ترجمہ اور مفہوم سابق کے مطابق ہے۔

۵۱۸۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو وَالْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

۵۱۸۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قراءت کرنے سے۔

۵۱۸۹: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَيْسِيِّ وَالْحَرِيرِيِّ وَخَاتِمِ الذَّهَبِ وَأَنْ أَقْرَأَ رَاجِعًا۔

حَالَفَهُ هِشَامٌ وَلَمْ يَرْفَعَهُ۔

۵۱۹۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ قَالَ قَالَ أَبَانَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ
عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى عَنْ مَيَابِرِ الْأَرْجَوَانِ وَالْبَعِثِ
الْقَيْسِيِّ وَخَاتِمِ الذَّهَبِ۔

۵۱۹۰: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی زینوں سے اور ریشمی کپڑے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے۔

۵۱۹۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَادٌ عَنْ أَيُّوبَ
عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ قَالَ نَهَى عَنْ مَيَابِرِ
الْأَرْجَوَانِ وَخَوَاتِيمِ الذَّهَبِ۔

۵۱۹۱: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی زینوں سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے۔

باب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث شریف میں

۲۲۹۵: بِأَبِ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالْاِخْتِلَافِ

عَلَى قِتَادَةَ

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ پر اختلاف

۵۱۹۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْحَجَّاجِ هُوَ ابْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ
قِتَادَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ نَهْيِكٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ تَخَمُّمِ
الذَّهَبِ۔

۵۱۹۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

۵۱۹۳: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ حَمَادٍ الْمَعْنِيُّ الْبَصْرِيُّ
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي النَّجَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا
حَفْصُ اللَّيْثِيُّ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى عِمْرَانَ أَنَّهُ حَدَّثَنَا
قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَعَنِ
التَّخَمِّمِ بِالذَّهَبِ وَعَنِ الشَّرْبِ فِي الْحَنَاتِمِ۔

۵۱۹۳: حضرت عمران بن حوشب سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ریشمی کپڑے پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور سبز یا سرخ برتنوں میں پانی پینے سے جو کہ لاکھ کے بنے ہوئے ہوں کیونکہ اس دور میں وہ شراب کے برتن تھے۔

۵۱۹۴: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ قَالَ
أَبَانَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْخَرِثِ
عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ أَنَّ أَبَا الْبَحْتَرِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا
سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا لَدِمَ مِنْ نَجْرَانَ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْهِ خَاتِمٌ مِنْ ذَهَبٍ
فَاعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّكَ جَنَّتِي وَإِنِّي
بِذَلِكَ جَمْرَةٌ مِنْ نَارٍ۔

۵۱۹۴: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ملک نجران کا ایک باشندہ خدمت نبوی میں حاضر ہوا وہ سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب توجہ نہیں فرمائی اور فرمایا: تم میرے پاس آگ کا ایک شعلہ لے کر آئے ہو؟

بِذَلِكَ جَمْرَةٌ مِنْ نَارٍ۔

۵۱۹۵: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی ایک دن خدمت نبوی میں حاضر ہوا وہ شخص سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے (مبارک) ہاتھ میں ایک چھڑی یا ایک شاخ تھی آپ نے اس سے مارا اس کی انگلی پر۔ اس شخص نے کہا میں نے کیا کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے فرمایا: تم اس کو نکال دو اپنی انگلی سے۔ یہ بات سن کر اس آدمی نے انگوٹھی کو نکالا اور پھینک دیا پھر آپ نے اس آدمی کو دیکھا تو دریا ذت کیا کہ انگوٹھی کیا ہوگی۔ اس نے کہا میں نے پھینک دی آپ نے فرمایا: میں نے یہ نہیں کہا تھا بلکہ میرا مطلب یہ تھا کہ اس کو فروخت کر دو اور اس کی قیمت کو اپنے کام میں خرچ کر دو۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ حدیث منکر ہے۔

۵۱۹۶: حضرت ابو ثعلبہ حنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی سونے کی دیکھی آپ اس کو ایک چھڑی سے مارنے لگے جس وقت آپ غافل ہوئے تو حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ نے اس کو نکال کر پھینک دیا آپ نے فرمایا ہم نے تم کو تکلیف دی اور تمہارا نقصان کیا۔

۵۱۹۷: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

۵۱۹۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلِيمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْخَصْرَةٌ أَوْ جَرِيدَةٌ فَضْرَبَتْ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ إِصْبَعَهُ فَقَالَ الرَّجُلُ مَا لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِلَّا تَطْرَحُ هَذَا الَّذِي فِي إِصْبَعِكَ فَاتَّخَذَهُ الرَّحْلُ قَرْمِي بِهِ فَرَأَاهُ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ مَا فَعَلْتَ نَحْنُ قَالَ قَرْمَيْتُ بِهِ قَالَ مَا يَهْدَا أَمْرُكَ إِنَّمَا أَمْرُكَ أَنْ تَبِيعَهُ فَتَسْتَعِينُ بِتَمِيهِ وَهَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ۔

۵۱۹۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانٌ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَبٌ عَنِ الثَّعْمَانِ بْنِ زَاهِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْحُثَيْبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ فِي يَدِهِ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَقْرَعُهُ بِقَضِيبٍ مَعَهُ فَلَمَّا غَفَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ فِي يَدِهِ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَقْرَعُهُ بِقَضِيبٍ مَعَهُ فَلَمَّا غَفَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْقَاهُ قَالَ مَا أُرَاتَا إِلَّا قَدْ أَوْجَعْنَاكَ وَأَغْرَمْنَاكَ۔ خَالَفَهُ يُونُسُ رَوَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي إِدْرِيسٍ مُرْسَلًا۔

۵۱۹۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّ رَجُلًا مِمَّنْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ

وَ حَدِيثُ يُونُسَ أَوْلَىٰ بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيثِ
التُّعْمَانِ۔

۵۱۹۸: مفہوم سابق کے مطابق ہے ترجمہ کی ضرورت نہیں ہے۔

۵۱۹۸. أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ
الْقُرَشِيُّ الدِّمَشْقِيُّ أَبُو عَبْدِ الْمَلِكِ قِرَاءَةً قَالَ
حَدَّثَنَا ابْنُ عَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ عَنِ
الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلِيًّا
رَجُلًا خَاتِمًا مِنْ ذَهَبٍ نَحْوَهُ۔

۵۱۹۹: مفہوم سابق کے مطابق ہے ترجمہ کی ضرورت نہیں ہے۔

۵۱۹۹: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ الْعُمَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي يَدِ رَجُلٍ خَاتَمَ ذَهَبٍ فَضَرَبَ
إِصْبَعَهُ بِقَضِيبٍ كَانَ مَعَهُ حَتَّى رَمَى بِهِ۔

۵۲۰۰: ابن شہاب نے اس حدیث کو مرسل روایت کیا ہے حضرت ام م
نسائی رضی اللہ عنہا نے فرمایا مرسل ٹھیک ہے۔

۵۲۰۰: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُرُوزِيُّ
قَالَ حَدَّثَنَا الْوَدَّاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالْمُرَيْسِيُّ
أَشْبَهُ بِالصَّوَابِ وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ۔

باب: انگٹھی میں چاندی کی مقدار

۲۲۹۶: بَابُ مِقْدَارِ مَا يُجْعَلُ فِي الْخَاتَمِ مِنَ

كَايَانِ

الْفِضَّةِ

۵۲۰۱: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی خدمت نبوی
صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور وہ لوہے کی انگٹھی پہنے ہوئے تھا آپ نے فرمایا
میں دیکھتا ہوں کہ تم اہل جہنم کا زیور پہن رہے ہو (یہ سن کر) اس نے وہ
انگٹھی اتار کر پھینک دی پھر وہ شخص آیا اور وہ پتیل کی انگٹھی پہنے
ہوئے تھا آپ نے فرمایا میں تم سے بتوں کی بدبو محسوس کر رہا ہوں
کیونکہ بت پتیل کے تیار ہوتے ہیں اس شخص نے وہ انگٹھی اتار کر
پھینک دی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر میں انگٹھی کس چیز کی تیار

۵۲۰۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ
ابْنُ الْحَبَابِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمٍ مِنْ
أَهْلِ مَرُورٍ أَبُو طَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيدَةَ
عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَ عَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ مَا لِي أَرَى
عَلَيْكَ جِلْيَةَ أَهْلِ النَّارِ فَطَرَحَهُ ثُمَّ جَاءَهُ وَ عَلَيْهِ
خَاتَمٌ مِنْ سَبَدٍ فَقَالَ مَا لِي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الْأَصْنَامِ

فَطَرَحَهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ اتَّخِذُهُ قَالَ مِنْ وَرِيٍّ وَلَا تَيْمَةً مِثْقَالًا۔
کروں؟ آپ نے فرمایا: چاند کی لیکن جس وقت وہ ایک مثقال سے کم ہو جائے۔

ایک مثقال سے کم انگوٹھی:

مذکورہ حدیث سے ایک مثقال سے کم وزن کی چاندی کی انگوٹھی پہننے کا جواز ثابت ہوتا ہے اور کوئی بھی اس کی انگوٹھی مرد اور عورت کسی کے لئے پہننا جائز نہیں ہے اور مثقال کی مقدار ساڑھے چار ماشہ ہے۔

باب: رسول کریم ﷺ کی انگوٹھی کی کیفیت

۲۲۹۷: بَابُ صِفَةِ خَاتَمِ النَّبِيِّ ﷺ
۵۲۰۲: أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِيٍّ لِقِصَّةِ حَبِشِيٍّ وَنُقِشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ۔
۵۲۰۲: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چاندی کی انگوٹھی بنائی تھی اس انگوٹھی کا حکینہ (علاقہ) حبش کا تھا اور اس انگوٹھی میں نقش تھا محمد رسول اللہ۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

آپ ﷺ کی انگوٹھی کا حکینہ:

مذکورہ روایت میں اس انگوٹھی کا حکینہ حبش ہونا مذکور ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس انگوٹھی کا حکینہ حبش میں تیار ہوا تھا اور ایک روایت میں ہے اس انگوٹھی کا حکینہ چاندی کا تھا ہو سکتا ہے آپ کے پاس دو انگوٹھی ہوں اور حبشی ہونے کے بارے میں یہ بھی امکان ہے کہ اس انگوٹھی کا بنانے والا حبش کا رہنے والا ہو۔

۵۲۰۳: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَاتَمٌ لِقِصَّةِ يَتَخْتَمُ بِهِ لِي يَمِينِهِ لِقِصَّةِ حَبِشِيٍّ يَجْعَلُ لِقِصَّةِ مِمَّا يَلِي كُفَّةً۔
۵۲۰۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دائیں ہاتھ میں پہنا کرتے تھے اور اس انگوٹھی کا حکینہ حبش تھا اور آپ ﷺ اس کا حکینہ بتھیلی کی طرف رکھا کرتے تھے۔

۵۲۰۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خَلِيٍّ الْحِمَصِيُّ وَكَانَ أَبُوهُ خَالِدٌ عَلَى قِصَّةِ حِمَاصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْعَوْصِيِّ عَنِ الْحَسَنِ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ
۵۲۰۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس انگوٹھی کا حکینہ بھی چاندی کا تھا۔

عَبْدُ الْمَلِكِ الْعَوْصِيُّ عَنِ الْحَسَنِ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ

لِي حَيٍّ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَمِيدِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ كَانَ خَاتَمَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ لِقْظَةٍ وَكَانَ لِقْظَةً مِنْهُ.

۵۲۰۵: حضرت انس بن مالک جینوز سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس انگوٹھی کا گھینڈہ بھی چاندی کا تھا۔

۵۲۰۶: حضرت انس بن مالک جینوز سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس انگوٹھی کا گھینڈہ بھی چاندی کا تھا۔

۵۲۰۷: حضرت انس بن مالک جینوز سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ کو کچھ لکھتا چاہا لوگوں نے عرض کیا ہم اہل روم اس تحریر کو نہیں پڑھتے کہ جس پر نمبر نہ ہو اس پر آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی گویا کہ میں اس کی سفیدی دیکھ رہا ہوں اس میں تحریر تھا: محمد رسول اللہ۔

خلاصۃ الباب * مذکورہ بالا حدیث شریف میں اصل متن میں لفظ کتاب فرمایا گیا ہے اس لفظ کتاب سے مراد تحریر اور خط ہے۔ مطلب یہ ہے کہ روم کے لوگ اس خط یا تحریر کو اہمیت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے کہ جس پر نمبر نہ ہو۔ اس ضرورت کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔

۵۲۰۸: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں آدھی رات تک کی تاخیر فرمادی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور نماز عشاء ہم لوگوں کے ساتھ ادا فرمائی گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی تھی۔

۵۲۰۸ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ أَبُو الْجَوْزَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ذَرْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي كَتَبْتُ إِلَى الرُّومِ فَقَالُوا أَنَّهُمْ لَا يَفْقَهُونَ كِتَابَنَا إِلَّا مَحْتَمًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ لِقْظَةٍ كَتَبْتُ فِيهَا أَنظُرُ إِلَى بَيَاضِ يَدَيْ يَدَيْهِ وَنِقْشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

باب: انگوٹھی کس ہاتھ

میں پہنے؟

۵۲۰۹: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

۵۲۱۰: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے مذکورہ مضمون جیسی روایت منقول ہے۔

باب: جس لوہے پر چاندی چڑھی ہو اس کی

انگوٹھی پہننا

۵۲۱۱: حضرت معقیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی (مبارک) انگوٹھی لوہے کی تھی اور اس پر چاندی لپٹی ہوئی تھی وہ انگوٹھی کبھی میرے ہاتھ میں ہوتی تھی اور حضرت معقیب رضی اللہ عنہ اس کی حفاظت کے لیے مقرر تھے (یعنی وہ اس کی حفاظت کرتے تھے)۔

باب: کانسی کی انگوٹھی کا بیان

۵۲۱۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص ایک دن خدمت نبوی ﷺ میں بحرین سے حاضر ہوا اور اس نے سلام کیا آپ نے جواب نہیں دیا اس کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی اور وہ شخص ریشم کا ایک چوٹہ پہنے ہوئے تھا۔ اس نے وہ دونوں اتار دیئے

۲۲۹۸: بَابُ مَوْضِعِ الْخَاتَمِ مِنَ الْيَدِ ذِكْرُ

حَدِيثِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ

۵۲۰۹: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ سُلَيْمَانَ هُوَ ابْنُ يَلَالٍ عَنْ شَرِيكَ هُوَ ابْنُ أَبِي نَعْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ شَرِيكَ وَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهُ فِي يَمِينِهِ

۵۲۱۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْبَحْرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخْتَمُ بِيَمِينِهِ

۲۲۹۹: بَابُ لَبْسِ خَاتَمِ حَدِيدٍ مَلُوتٍ عَلَيْهِ

بِقِضَّةٍ

۵۲۱۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي عَتَابٍ سَهْلٍ ابْنِ حَمَادٍ ح وَ ابْنِ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَبُو عَتَابٍ سَهْلُ بْنُ حَمَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَكِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ الْمُعْتَقِيبِ عَنْ جَدِّهِ مُعْتَقِيبٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيدًا مَلُوتًا عَلَيْهِ قِضَّةٌ قَالَ وَ رَبَّمَا كَانَ فِي يَدِي لَكَانَ مُعْتَقِيبٌ عَلَى خَاتَمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

۳۲۰۰: بَابُ لَبْسِ خَاتَمِ صُفْرِ

۵۲۱۲: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ الْمُصِيبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مَنْصُورٍ مِنْ أَهْلِ نَهْرٍ ثَقَّةٌ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ سُرَادَةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ

پھر آیا اور اس نے سلام کیا آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا۔ پھر اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں ابھی آپ کے پاس حاضر ہوا تھا آپ نے میری طرف نہیں دیکھا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تمہارے پاس آگ کا ایک شعلہ تھا اس نے کہا میں تو کافی مقدار میں آگ کے شعلے لے کر آیا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو تم لے کر آئے ہو وہ حرہ (جو کہ مدینہ منورہ کے نزدیک ایک مقام ہے) کے پتھروں سے زیادہ مفید نہیں ہے یعنی سونے کے ڈھیلے اور زمین کے پتھر دونوں ہی برابر ہیں البتہ یہ دنیا کی پونجی ہے پھر اس نے کہا میں کس شے کی انگوٹھی بناؤں؟ آپ نے فرمایا تم لوہے کا ایک چھلہ بنا لو یا چاندی یا پتیل کا چھلہ بنا لو۔

۵۲۱۳: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نکلے (یعنی روانہ ہو گئے) اور آپ نے ایک چاندی کا چھلا بنا رکھا تھا۔ ارشاد فرمایا: جس شخص کا دل چاہے وہ اس طرح کا چھلہ بنا لے لیکن جو اس پر کندہ ہے وہ کندہ نہ کرائے۔

أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنَ الْبَحْرَيْنِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فَلَمَّ يَرُدُّ عَلَيْهِ وَكَانَ فِي يَدِهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ وَجَبَّةٌ حَرِيرِيَّةٌ فَالْقَاهُمَا ثُمَّ سَلَّمَ لَرَدِّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّيْتُكَ إِنِّمَا فَاعْرَضْتُ عَنِّي لِقَالَ أَنَّهُ كَانَ لِي بِيَدِكَ جَمْرَةٌ مِنْ نَارٍ قَالَ لَقَدْ جِئْتُ إِذَا بِجَمْرٍ كَثِيرٍ قَالَ إِنَّ مَا جِئْتُ بِهِ لَيْسَ بِأَجْزَأَ أَعْنًا مِنْ حِجَارَةِ الْحَرَّةِ وَلَكِنَّهُ مَنَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا قَالَ لَمَّا ذَا اتَّخَمْتُ قَالَ حَلْفَةٌ مِنْ حَدِيدٍ وَ وَرِيٌّ أَوْ صُفْرٌ۔

۵۲۱۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِي قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَلَدٌ اتَّخَذَ حَلْفَةً مِنْ لُصِيَّةٍ لِقَالَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَصُوعَ عَلَيْهِ فَلْيَفْعَلْ وَلَا تَنْفُسُوا عَلَيَّ نَفْسِيهِ۔

ایک حکم ممنوع:

آنحضرت ﷺ کی انگوٹھی پر محمد رسول اللہ ﷺ کندہ کیا ہوا تھا جو کہ آپ ﷺ بطور مہر لگانے کے استعمال فرماتے اور یہ آپ ﷺ کے ساتھ ہی خاص تھا کسی کے لئے ایسا کرنا بالکل ہی صحیح نہیں کیونکہ یہ عبارت صرف اور صرف آپ ہی کندہ کرا کے پہن سکتے تھے باقی سب کے لئے اس عبارت کا کندہ کرا کے انگوٹھی پہننا ممنوع ہے۔

۵۲۱۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوائی اور اس پر (حروف) کندہ کرائے پھر ارشاد فرمایا: ہم نے انگوٹھی بنائی ہے اور کندہ کرایا ہے اب کوئی دوسرا شخص اس طرح (کا مضمون) نہ کھدوائے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اس کی روشنی گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے (مبارک) ہاتھ میں دیکھ رہا ہوں۔

۵۲۱۳: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ سَلِيمَانُ بْنُ سَيْفٍ الْحَرَّابِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هُرُودٌ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِي قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا وَنَقَشَ عَلَيْهِ وَنَقَشَا قَالَ إِنَّا قَدِ اتَّخَذْنَا خَاتَمًا وَنَقَشْنَا فِيهِ نَقْشًا فَلَا يَنْقُشُ أَحَدٌ عَلَيَّ نَفْسِيهِ ثُمَّ قَالَ أَنَسُ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ

إِلَى وَبِصَبِّ فِي يَدِهِ۔

باب: فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کہ انگوٹھی پر عربی عبارت

۲۳۰۱: بِكَابِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

نَهَكَدُواؤَ

وَسَلَّمَ لَا تَنْقُشُوا عَلَى خَوَاتِمِكُمْ عَرَبِيًّا

۵۲۱۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ مشرکین کی آگ سے روشنی نہ کرو اور اپنی انگوٹھیوں پر عربی (عبارت) نہ کھدواؤ۔

۵۲۱۵: أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى الْخُوَارِزْمِيُّ بِبَعْدَادَ قَالَ حَدَّثَنَا هُنَيْمٌ قَالَ أَبَانَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ أَزْهَرَ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَا تَنْقُشُوا بِنَارِ الْمُشْرِكِينَ وَلَا تَنْقُشُوا عَلَى خَوَاتِمِكُمْ عَرَبِيًّا۔

خلاصۃ الباب مذکورہ بالا حدیث شریف میں مشرکین کی آگ سے روشنی کرنے کو جو منع فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ تم لوگ ان لوگوں سے مشورہ نہ کیا کرو کیونکہ وہ تمہارے اور تمہارے پروردگار کے دشمن ہیں اور عربی عبارت کندہ کرنے کی جو ممانعت فرمائی گئی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ تم انگوٹھی پر میرا نام نہ کھدواؤ یعنی محمد رسول اللہ نہ کھدواؤ تاکہ میری نمبر سے اشتہار نہ ہو جائے۔

باب: کلمہ کی انگلی میں انگوٹھی پہننے کی ممانعت

۲۳۰۲: بِكَابِ النَّهْيِ عَنِ الْخَاتَمِ فِي السَّبَابَةِ

۵۲۱۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اللہ عزوجل سے بدایت اور سیدھے راستے کی دعا مانگو اور تم ٹھیک اور درست کام کرو اور آپ نے مجھ کو اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کلمہ کی انگلی اور درمیان کی انگلی کی طرف۔

۵۲۱۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَثْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي نِيٍّ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ سَلِ اللَّهَ الْهُدَى وَالسَّدَادَ وَنَهَانِي أَنْ أَجْعَلَ الْخَاتَمَ فِي هِدْيِهِ وَهُدْيِهِ وَأَشَارَ يَعْنِي بِالسَّبَابَةِ وَالْوَسْطَى۔

۵۲۱۷: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سبایہ اور وسطی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

۵۲۱۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَثْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَاتَمِ فِي هِدْيِهِ وَهُدْيِهِ يَعْنِي السَّبَابَةَ وَالْوَسْطَى وَاللَّفْظَ لِابْنِ الْمُثَنَّى۔

۵۲۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے

۵۲۱۸: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا

فرمایا مجھ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اللہ عزوجل سے دعا کرو اے اللہ! مجھے سیدھے اور درست راستے کی ہدایت دے اور آپ نے مجھ کو اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا اور اشارہ فرمایا کہ کی انگلی اور درمیان کی انگلی کی طرف۔

بَشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ بْنُ كَلَيْبٍ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي وَسِدِّدْنِي وَنَهَانِي أَنْ أَصْعَ الْخَاتَمَ فِي هَذِهِ وَهَذِهِ وَأَشَارَ بِبَشْرٍ بِالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى قَالَ وَقَالَ عَاصِمٌ أَحَدَهُمَا۔

باب: بیت الخلاء جاتے وقت انگوٹھی اتارنے

۳۳۰۳: باب نزع الخاتم عند دخول

سے متعلق

الْخَلَاءِ

۵۲۱۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت پاؤں نہ میں جاتے تھے تو آپ اپنی انگوٹھی اتار دیتے کیونکہ اس میں لکھا ہوتا تھا محمد رسول اللہ۔

۵۲۱۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهُ۔

۵۲۲۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس کا حکینہ ہتھیلی کی جانب رکھا۔ لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں تیار کیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی اتار کر پھینک دی چنانچہ لوگوں نے بھی (اپنی اپنی) انگوٹھیاں اتار ڈالیں۔

۵۲۲۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ لَصَّةً مِنْ لَبْلِي كَفَّهُ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ الذَّهَبِ فَالْقَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَاتَمَهُ وَقَالَ لَا الْبَسَةَ أَبَدًا وَالْقَى النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ۔

۵۲۲۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور اس کا حکینہ ہتھیلی کی جانب رکھا لوگوں نے بھی انگوٹھیاں بنوائیں آپ نے بھی اپنی انگوٹھی پھینک دی اور فرمایا میں اب اس کو نہیں پہنوں گا۔

۵۲۲۱: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ لَصَّةً مِمَّا يَلِي كَفَّهُ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ فَكَوَّحَهُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ لَا الْبَسَةَ أَبَدًا۔

۵۲۲۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی سونے کی پہنی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اتار دیا اور چاندی کی انگوٹھی پہن لی جس میں یہ کندہ تھا محمد رسول اللہ اور فرمایا: کسی کو یہ نہیں چاہیے کہ وہ اپنی

۵۲۲۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ تَخْتَمُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ثُمَّ طَرَحَهُ وَلَيْسَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَنَقَشَ

فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ
يَنْقَشَ عَلَى نَفْسِ خَاتَمِي هَذَا ثُمَّ جَعَلَ لَصَّةَ يَدِي
تَطِينُ كَفِّيهِ-

انگوٹھی میں یہ کندہ کرائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نمینہ پتھیل
کی جانب رکھا۔

۵۲۲۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو
عَاصِمٍ عَنِ الْمَعْبُورِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ
ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيْسَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا رَأَاهُ أَصْحَابُهُ
فَشَتْ خَوَائِبُهُمُ الْأَقْبَابَ فَرَمَى بِهِ فَلَا نَذِيرِي مَا فَعَلَ
ثُمَّ أَمَرَ بِخَاتَمِهِ مِنْ لِيْصَةٍ فَأَمَرَ أَنْ يُنْقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ
رَسُولُ اللَّهِ وَكَانَ فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى مَاتَ وَفِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى
مَاتَ وَفِي يَدِ عُمَرَ حَتَّى مَاتَ وَفِي يَدِ عُثْمَانَ
بِئْسَ بَيْنَيْنَ مِنْ عَمَلِهِ فَلَمَّا كَثُرَتْ عَلَيْهِ الْكُتُبُ
ذَفَعَهَا إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ لَمَّا كَانَ يَخِيمُ بِهِ فَخَرَجَ
الْأَنْصَارِيُّ إِلَى قَلْبٍ يُعْنَمَانِ لَسَقَطَ فَالْتَمِسَ فَلَمْ
يُوجَدْ فَأَمَرَ بِخَاتَمِهِ مِغْلِبُهُ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ
اللَّهِ-

۵۲۲۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے سونے کی انگوٹھی تین روز تک پہنی جس وقت آپ کے سر پہ
کرام دینہ نے دیکھا تو (چاروں طرف سے) سونے کی انگوٹھیاں
پھیل گئیں (یعنی تمام ہی لوگ اس کو پہننے گئے) آپ نے یہ دیکھ کر
انگوٹھی پھینک دی نہ معلوم وہ کیا ہو گئی پھر آپ نے چاندی کی انگوٹھی
بنوائی اور حکم فرمایا اس میں یہ عبارت کندہ کرانے کا محمد رسول اللہ
(ﷺ) وہ انگوٹھی آپ کے ہاتھ میں رہی۔ یہاں تک کہ ان کی وفات
ہو گئی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی یہاں تک کہ ان کی وفات
ہو گئی پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں وہ انگوٹھی چھ سال تک رہی اور
ان کے استعمال میں رہی جب کافی تعداد میں خطوط لکھے جانے لگے تو
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ انگوٹھی ایک انصاری کو عنایت فرما دی اس
سے نمبر لگائی جاتی رہی ایک روز وہ انصاری صحابی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
کے کنوئیں پر گئے تو وہ انگوٹھی اس میں گر گئی اس کی کافی تلاش کرائی گئی
لیکن وہ نہ مل سکی تو عثمان رضی اللہ عنہ نے حکم فرمایا اسی قسم کی انگوٹھی بنوائے
جانے کا اور انہوں نے اس میں محمد رسول اللہ (ﷺ) کندہ کرایا۔

۵۲۲۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي
بَشِيرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَكَانَ
لِصَّةَ فِي بَاطِنِ كَفِّيهِ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَائِبَهُمْ مِنْ
ذَهَبٍ فَطَرَحَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَطَلَوْحَ النَّاسِ خَوَائِبَهُمْ وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ لِيْصَةٍ
لَمَّا كَانَ يَخِيمُ بِهِ وَلَا يَلْبَسُهُ-

۵۲۲۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور انہوں نے اس کا گلینہ اندر کی طرف
رکھا اور پتھیلی کی طرف رکھا چنانچہ لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھی بنوا
لی (لیکن) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پھینک دیا لوگوں نے بھی
اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک ڈالیں پھر آپ نے ایک چاندی کی
انگوٹھی بنوائی اس سے نمبر لگائی جاتی رہی لیکن آپ اس کو نہیں پہنتے
تھے۔

۲۳۰۳: بَابُ الْجَلَّاجِلُ

باب: گھونگرو اور گھنٹہ سے متعلق

۵۲۲۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي صَفْوَانَ

۵۲۲۵: حضرت ابو بکر بن ابوالشیخ سے روایت ہے کہ میں حضرت سالم

کے پاس بیٹھا تھا کہ اس دوران ان کے ساتھ قبیلہ اُمّ البنین کا ایک قافلہ نکل آیا ان لوگوں کے ساتھ گھنٹیاں تھیں تو حضرت سالم نے حضرت نافع سے حدیث نقل کی میں نے اپنے والد صاحب سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتے ساتھ نہیں جاتے اس قافلہ کے جس میں گھنٹہ ہو ان کے ساتھ تو کس قدر گھنٹے ہوتے ہیں۔

الثَّقَفِيُّ مِنْ وَلَدِ عُمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عَمْرٍو الْجُمَيْحِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْخٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ سَالِمٍ فَمَرَّبْنَا رَكْبًا لِأَمِّ الْبَنِينَ مَعَهُمْ أَجْرَاسٌ فَحَدَّثَ نَالِعًا سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةَ رَكْبًا مَعَهُمْ جُلُجُلٌ كَمْ تَرَى مَعَ هَؤُلَاءِ مِنَ الْجُلُجُلِ-

گھنٹہ سے کیا مراد ہے؟

مذکورہ بالا حدیث میں گھنٹہ سے مراد وہ گھنٹہ ہے جو کہ جانوروں کے گلے میں لٹکایا جاتا ہے اور جانور کے چلنے کے وقت اس گھنٹہ کی آواز برابر آتی رہتی ہے اس حدیث سے گانے اور ڈھول باجہ وغیرہ کی حرمت بھی نکلتی ہے کہ جب گھنٹہ جیسی معمولی آواز سے فرشتے نفرت کرتے ہیں تو گانے بجانے وغیرہ سے ان کو کس قدر نفرت ہوگی؟

۵۲۲۶: حضرت ابو بکر بن موسیٰ سے روایت ہے کہ میں حضرت سالم کے ساتھ رہتا تھا انہوں نے حدیث شریف نقل فرمائی اپنے والد سے اور انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتے ان لوگوں کے ساتھ نہیں رہتے کہ جن کے ساتھ گھنٹہ ہو۔

۵۲۲۶: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَلَامٍ الطُّرُسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ قَالَ أَنْبَأَنَا نَالِعُ بْنُ عَمْرٍو الْجُمَيْحِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُوسَى قَالَ كُنْتُ مَعَ سَالِمٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَحَدَّثَ سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةَ رُقَّةً فِيهَا جُلُجُلٌ-

۵۲۲۷: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

۵۲۲۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ بَكْرِ بْنِ مُوسَى عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رُقَّةً قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةَ رُقَّةً فِيهَا جُلُجُلٌ-

أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بَكِيهِ مَوْلَى ابْنِ نَوْفَلٍ عَنْ سَالِمٍ: عَنْ أَبِيهِ رُقَّةً قَالَ لَا تَصْحَبُ-

۵۲۲۸: اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرشتے اس مکان میں

۵۲۲۸: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

داخل نہیں ہوتے کہ جس میں کہ گھونگرو یا گھنٹہ ہو اور فرشتے ان لوگوں کے ساتھ بھی نہیں رہتے کہ جن کے ساتھ گھنٹہ ہو۔

سُلَيْمَانَ بْنِ بَابِيهِ مَوْلَى آلِ تَوْفَلٍ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ جُلُجُلٌ وَلَا جَرَسٌ وَلَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُلْفَةً لِيَهَا جَرَسٌ۔

۵۲۲۹: حضرت ابو الاحوص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ میں رسول کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا آپ نے میرے کپڑے پھٹے ہوئے دیکھے (یعنی مجھ کو خراب لباس میں دیکھا) تو دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس مال دولت ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! سب کچھ موجود ہے۔ آپ نے فرمایا: پھر جس وقت اللہ عزوجل نے تم کو مال عطا فرمایا ہے تو تم پر اس کا اثر ظاہر ہونا چاہیے۔

۵۲۲۹: أَخْبَرَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ رَتَّ الْبَيْتَابِ فَقَالَ أَلَيْكَ مَا لَ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَالَ فَإِذَا آتَاكَ اللَّهُ مَالًا فَلْيُرْ الْفِرَّاءَ عَلَيْكَ۔

حدود و شرع میں مال کا اظہار:

یعنی اگر تم کو مال دیا گیا ہے تو حدود و شرع میں مال کا اظہار اور ایک جائز مقدار میں استعمال ہونا چاہیے ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ لیکن اس سے مقصد ریا کاری نہ ہو۔

۵۲۳۰: حضرت ابو الاحوص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ وہ رسول کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے خراب کپڑے پہنے ہوئے آپ نے ان کو دیکھ کر فرمایا کیا تمہارے پاس مال موجود ہے؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں میرے پاس مال ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا تمہارے پاس کس قسم کا مال موجود ہے؟ انہوں نے جواب دیا اونٹ گائے بکریاں گھوڑے غلام اور پانڈی (سب کچھ) ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا: جب اللہ عزوجل نے تم کو مال عطا فرمایا ہے (یعنی تم کو نوازا گیا ہے) تو تم کو چاہیے کہ اس کا احسان اور فضل ظاہر کرو (یعنی تم زندگی اس طرح سے گزارو کہ لوگ تم کو خوش حال سمجھیں)۔

۵۲۳۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَوْبِ دُونَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي نَوْبٌ قَالَ قَالَ نَعَمْ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَالَ نَعَمْ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَالَ مِنْ أَيِّ الْمَالِ قَالَ قَدْ آتَانِي اللَّهُ مِنَ الْإِبِلِ وَالنَّعَمِ وَالنَّحِيلِ وَالرَّقِيقِ قَالَ فَإِذَا آتَاكَ اللَّهُ مَالًا فَلْيُرْ عَلَيْكَ أَمْرٌ بِنِعْمَةِ اللَّهِ وَتَكَرُّمِهِ۔

۵۲۳۱: أَخْبَرَنَا ابْنُ السَّبْيِيِّ قِرَاءَةً قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ لَفْظًا قَالَ أَبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَتَنْفُ الْإِبْطِ وَتَقْلِيمُ الْأَطْفَارِ وَالِاسْتِحْدَادُ وَالْيَحْتَانُ.

۵۲۳۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزیں فطرتی ہیں (۱) مونچھیں کترنا، (۲) بغل کے بال اکھیڑنا (۳) ناخن کاٹنا (۴) ناف کے نیچے کے بال موٹنا (۵) ختہ کرنا۔

باب: مونچھیں کترنا اور داڑھی بڑھانے کا بیان

۵۲۳۲: حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مونچھوں کو کترنا اور داڑھیوں کو چھوڑ دو۔

۲۳۰۶: بَابُ إِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَأَعْفَاءِ اللَّحْيَةِ
۵۲۳۲: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللَّحْيَةَ.

باب: بچوں کا سر موٹانے کا بیان

۵۲۳۳: حضرت عبداللہ بن جعفر بن زینب سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مہلت عطا فرمائی حضرت جعفر بن ابی طالب کے رشتہ داروں کو تین دن کی (یعنی تین روز تک ان کی وفات پر غم منانے کی) پھر آپ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تم لوگ اب میرے بھائی پر نہ روؤ اور فرمایا میرے بھائی کے بچوں کو بلاؤ چنانچہ ہم لوگ چوروں کی طرح لائے گئے (یعنی ہم لوگ چھوٹے چھوٹے بڑے بڑے ہال میں لائے گئے) پھر آپ نے فرمایا حجام کو بلاؤ پھر آپ نے سر موٹانے کا حکم فرمایا۔

۲۳۰۷: بَابُ حَلْقِ رُؤْسِ الصِّبْيَانِ
۵۲۳۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَبَانَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَعْقُوبٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَهْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْ جَعْفَرِ ثَلَاثَةٌ أَنْ يَأْتِيَهُمْ ثُمَّ أَنَاهُمْ لِقَالَ لَا تَكُونُوا عَلَى أَحْيٍ بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ ادْعُوا إِلَى بَيْتِي أَحْيٍ لِحْيَةٍ بِنَا كَأَنَّا أَلْفَرَخُ فَقَالَ ادْعُوا إِلَى الْخَلَاقِ فَأَمَرَ بِحَلْقِ رُؤْسِنَا مُخْتَصِرًا.

باب: بچے کا سر کچھ منڈانا اور کچھ چھوڑنا

ممنوع ہے

۵۲۳۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: منڈانے سے منع فرمایا۔

۲۳۰۸: بَابُ ذِكْرِ النَّهْيِ عَنِ أَنْ يُحْلَقَ بَعْضُ شَعْرِ الصَّبِيِّ وَيُتْرَكَ بَعْضُهُ
۵۲۳۴: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبَانَا حَمَادٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْقَزَعِ۔

قزع کی تعریف اور اس کا ممنوع ہونا:

قزع کہتے ہیں کہ سر کے بال کچھ کٹوایا منڈوا ڈالنا اور کچھ سر پر باقی رہنے دینا یہ عیب مرضی ہمارے مسلمانوں کے اندر بھی بہت پایا جاتا ہے اور اس پر مزید ظلم یہ کہ اس بچے سے عموماً بھیک منگوائی جاتی ہے یا یوں کہا جاتا ہے کہ ہم نے منت ماننی تھی اس لئے بچے کے کچھ بال رہنے دیئے ہیں اور اس کو اکثر (لٹ) کا نام دیا جاتا ہے جو کہ اور بھی نامناسب ہے ایک اور حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ یا تو سارے بال کٹوا ڈالو یا پھر سارے سر کے بال رکھو اس میں زینت ہے ویسے بھی دیکھا جائے کہ بال سر پر کچھ ہوں اور کچھ کٹا دیئے جائیں تو وہ سر کتنا بے ڈھب اور بے زینت لگتا ہے اور حق تعالیٰ جل شانہ کا فرمان ہے: لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ اور یہ سب جانتے ہیں کہ دنیا کی ساری مخلوقات میں سے سب سے زیادہ شان و شوکت کرامت عزت و زینت اللہ تعالیٰ نے انسان کو عطا فرمائی ہے اور اسلام انسان کے لئے عزت و زینت کو ہی پسند کرتا ہے وہ کسی قدر احمق ہے جو کہ اپنے کو آپ کو خود بگاڑے اور بد نما بن کر اس کو اپنے لئے عزت جانے اور وہ ماں باپ جو کہ اپنے بچے کے کچھ بال کٹا دیتے ہیں اور کچھ چھوڑ دیتے ہیں اور اس کے مختلف انداز سے جواز پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور بعض یوں کہ دیتے ہیں کہ یہ ہمارے پیر صاحب کا حکم ہے اس لئے ہم نے ایسا کیا ہے اس فعل کو ترک کر دینا از بس ضروری ہے۔ (جامی)

۵۲۳۵: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَالِعٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْقَزَعِ۔

۵۲۳۶: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا۔

۵۲۳۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَالِعٍ عَنْ نَالِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَزَعِ۔

۵۲۳۷: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا۔

۵۲۳۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ نَالِعٍ عَنْ نَالِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْقَزَعِ۔

باب: سر پر بال رکھنے سے متعلق

۲۳۰۹: بَابُ اتِّخَاذِ الْجُمَةِ

۵۲۳۸: حضرت براء بن مازن سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قد

۵۲۳۸: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ أُمِّهِ بْنِ خَالِدٍ

مبارک درمیانہ تھا اور آپ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان بہت جگہ تھی اور داڑھی مبارک بہت گھنی تھی اور کچھ سرخی ظاہر تھی اور سر کے بال کانوں کی لوٹک تھے میں نے آپ کو لال رنگ کا جوڑا پہنے ہوئے دیکھا ہے آپ ﷺ سے زیادہ میں نے کسی کو خوبصورت اور جیلا نہیں دیکھا ہے (یعنی آپ ﷺ کا جسم مبارک متناسب سجاوٹ والا تھا)۔

۵۲۳۹: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کسی بال والے کو جوڑا پہنے ہوئے رسول کریم ﷺ سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا۔ آپ کے بال مبارک مونڈھوں کے نزدیک تھے۔

۵۲۴۰: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے بال مبارک آدمی کانوں تک تھے۔

۵۲۴۱: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال (مبارک) مونڈھوں تک پہنچتے تھے۔

باب: بالوں کو برابر کرنے یعنی کنگھی کرنے اور تیل لگانے سے متعلق

۵۲۴۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے تو آپ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کے سر کے بال پراگندہ (یعنی بکھرے ہوئے) تھے۔ آپ نے فرمایا: کیا اس شخص سے یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ اپنے بال برابر (صحیح) کر لے۔

۵۲۴۳: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے سر پر بالوں کا ہجوم تھا انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپ نے فرمایا تم ان کو اچھی طرح سے رکھو اور تم روزانہ کنگھی کرو۔

عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَرْبُوعًا عَرِيضَ مَا بَيْنَ الْمَكْبِيَيْنِ كَتَّ اللَّحْيَةَ تَعْلُوهُ حُمْرَةٌ جُمْتُهِ إِلَى شَحْمَتِي أُذُنُهُ لَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حُمْرَاءَ مَا رَأَيْتُ أَحْسَنَ مِنْهُ۔

۵۲۳۹: أَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ وَكَيْعٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ دِي لَمَةٍ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَهْ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ۔

۵۲۴۰: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حَجْرٍ قَالَ أَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَصْفِ أُذُنَيْهِ۔

۵۲۴۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَمَّرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانٌ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَضْرِبُ شَعْرَةٌ إِلَى مَنْكِبَيْهِ۔

۲۳۱۰: باب

تَسْكِينُ الشَّعْرِ

۵۲۴۲: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ أَنَا عِيسَى عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى رَجُلًا قَائِرَ الرَّأْسِ فَقَالَ أَمَا يَجِدُ هَذَا مَا يَسْكِنُ بِهِ شَعْرَهُ۔

۵۲۴۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ ابْنِ مَقْدَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَحْيُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَتْ لَهُ جُمَّةٌ ضَخْمَةٌ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُعَيِّنَ إِلَيْهَا وَأَنْ يَتَرَجَّلَ كُلَّ يَوْمٍ۔

باب: ۲۳۱۱: قُرُقُ الشَّعْرِ

باب: بالوں میں مانگ نکالنا

۵۲۳۳: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بالوں کو چھوڑ دیا کرتے تھے اور مشرکین بالوں میں مانگ نکالا کرتے تھے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اہل کتاب کی موافقت نودوست رکھتے تھے ان باتوں کی کہ جن باتوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ حکم نہ ہوتا اور اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم مانگ نکالنے لگے۔

۳۵۲۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَسْدُلُ شَعْرَهُ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ شَعْرَهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُوْمَرْ فِيهِ بِشَيْءٍ لَمْ يَفْرُقْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ ذَلِكَ۔

مانگ نکالنے سے متعلق:

اہل کتاب سے مراد یہود اور عیسائی ہیں اور بعد میں آپ نے جو بالوں میں مانگ نکالنا شروع فرما دیا اس کی وجہ یہ ہے کہ پھر آپ کو حکم ہو گیا کہ اب مانگ نکالنا سنت ہے۔

باب: ۲۳۱۲: التَّرَجُّلُ

باب: کنگھی کرنے سے متعلق

۵۲۳۵: حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا جس کا نام عبید تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ممانعت فرماتے تھے بہت عیش میں پڑنے سے۔ اسی کی ایک قسم کنگھی کرنا ہے۔

۵۲۳۵: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبٍ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْزَنْدَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُقَالُ لَهُ عَبِيدٌ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَنْهَى عَنْ كَثِيرٍ مِنَ الْأَرْفَاحِ سِوَالِ ابْنِ بَرْزَنْدَةَ عَنِ الْإِرْفَاحِ قَالَ مِنْهُ التَّرَجُّلُ۔

مردوں کا کنگھی کرنا:

اس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی ہر وقت کنگھی کرتا رہے اور خواتین کی طرح بناؤ سنگھار میں لگا رہے شریعت نے اس سے منع فرمایا ہے۔ مردوں کی شایان شان نہیں کہ وہ خواتین کی طرح جسم جانے میں لگے رہیں۔ اگرچہ صاف ستھرا رہنا پسندیدہ اور مطلوب ہے جیسا کہ ارشاد رسول ﷺ ہے: ((ان الله نظيف يحب النظافة))۔

باب: ۲۳۱۳: التَّمَامُّ فِي التَّرَجُّلِ

باب: کنگھی دائیں جانب سے شروع کرنے سے متعلق

۵۲۳۶: أم المؤمنين حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ پسند فرماتے تھے دائیں جانب سے شروع کرنے کو وضو اور جو تاپینے اور کنگھی کرنے میں۔

۵۲۳۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ وَ

ذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُحِبُّ التَّيْمَانَ مَا
اسْتَطَاعَ لِي طُهُورِهِ وَتَعْلِيهِ وَتَرْجُلِهِ-

۲۳۱۴: بَابُ الْأَمْرِ بِالْخِضَابِ

۵۲۳۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَ سُلَيْمَانَ بْنِ
يَسَارٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يُحِبُّ عَنْ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْفُونَ
لِحَاهِمُ-

باب: خضاب کرنے سے متعلق

۵۲۳۷: حضرت ابو سلمہ عیسیٰ اور سلمان بن یسار سے روایت ہے کہ
ان دونوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہود اور نصاریٰ بالوں کو نہیں رنگتے ہیں (ہذا) تم ان
کے خلاف کرو۔

۵۲۳۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا
حَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحَرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ
نَابِتٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَيْبَى النَّبِيِّ ﷺ
بَابِي لِحَافَةً وَرَأْسَهُ وَ لِحَيْتَهُ كَمَا نَهَى نَعَامَةً لَقَالَ
النَّبِيُّ ﷺ غَيِّرُوا أَوْ اخْضِبُوا-

۵۲۳۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم خدمت میں حضرت ابو قحافہ (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد) کو
لے کر آئے ان کے سر کے بال اور داڑھی کے بال دونوں کے دونوں
ہی ایک طرح کے ہو رہے تھے۔ آپ نے فرمایا تم ان کا رنگ تبدیل کر
لو اور تم خضاب کر لو۔

۲۳۱۵: بَابُ تَصْفِيرِ اللَّحْيَةِ

۵۲۳۹: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَيْبَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ زَيْدِ
بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عُبَيْدِ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصْفِرُ لِحْيَتَهُ
لَقُلْتُ لَهُ لِي ذَلِكَ لَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصْفِرُ
لِحْيَتَهُ-

باب: داڑھی زرد کرنے سے متعلق

۵۲۳۹: حضرت عبید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ
بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ وہ اپنی داڑھی زرد کیا کرتے
تھے میں نے ان سے اس کے متعلق اس سلسلہ میں دریافت کیا تو
انہوں نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس طرح سے کیا کرتے
تھے۔

۲۳۱۶: بَابُ تَصْفِيرِ اللَّحْيَةِ بِالْوَرْسِ

وَالزَّعْفَرَانِ

۵۲۵۰: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ أَبَانَا عَمْرُو
بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَبَانَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَبَانَا
ابْنُ أَبِي رُوَّاءَ دَعَانُ نَالِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ
يَلْبَسُ النَّعَالَ السَّيِّئَةَ وَ يَصْفِرُ لِحْيَتَهُ بِالْوَرْسِ
وَالزَّعْفَرَانِ وَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ-

باب: ورس اور زعفران سے داڑھی کو

زرد کرنا

۵۲۵۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم چمڑے کے جوتے پہنا کرتے تھے اور داڑھی کو زرد کیا کرتے تھے ورس
سے (ورس زرد رنگ کی گھاس ہوتی ہے) اور زعفران سے اور عبداللہ
بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح سے کرتے تھے۔

باب: ۲۳۱۷: الْوَصْلُ فِي الشَّعْرِ

باب: بالوں میں جوڑ لگانے سے متعلق

۵۲۵۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ بِالْمَدِينَةِ وَأَخْرَجَ مِنْ كَتَمِهِ قَصَّةً مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ ابْنَ عَلَمًا وَكُم سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ بَنِي عَنْ مِثْلِ هَذِهِ وَقَالَ إِنَّمَا فَكَلْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ بَسَاوَهُمْ مِثْلَ هَذَا.

۵۲۵۱: حضرت حمید بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ مدینہ منورہ میں منبر پر تھے۔ انہوں نے اپنی آستینوں سے بالوں کا ایک گچھا نکالا اور فرمایا اے اہل مدینہ! تم لوگوں کے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اس کام کی ممانعت فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ بنی اسرائیل کی مستورات تباہ ہو گئیں جبکہ انہوں نے اس طرح کی حرکات کیں۔

سخت گناہ کے کام:

مطلب یہ ہے کہ بالوں میں جوڑ لگانا اور ان کو گچھا بنانا سخت گناہ ہے بنی اسرائیل کی خواتین اس قسم کی حرکات کرتی تھیں۔

۵۲۵۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ لَدِمَ مُعَاوِيَةَ الْمَدِينَةَ لِحَظَبِنَا وَأَخَذَ كُتْبَةً مِنْ شَعْرٍ قَالَ مَا كُنْتُ أَرَى أَحَدًا يَفْعَلُهُ إِلَّا الْيَهُودَ وَإِنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَلَغَهُ فَسَمَاهُ الزُّورَ.

۵۲۵۲: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو انہوں نے ہم لوگوں کو خطبہ سنایا اور بالوں کا ایک گچھا لیا اور فرمایا میں نے یہ کام کسی کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے علاوہ یہود کے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام زور (دھوکا) رکھا۔ (زور کا معنی کسی کے بال اپنے بالوں میں ملا کر لگانا ہے)۔

باب: ۲۳۱۸: وَصْلُ الشَّعْرِ بِالْخَرَقِ

باب: دھجی سے بال جوڑنے سے متعلق

۵۲۵۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْخَرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مَجُوبُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَنبَأَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَعْقُوبَ ابْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ عَنِ الزُّورِ قَالَ زِحَاءٌ بِخَرَقَةٍ سَوْدَاءَ فَأَلْفَاهَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ لَقَالَ هُوَ مَا تَحْمَلُهُ الْمَرْأَةُ لِي رَأْسَهَا تَهْتَمِرُ عَلَيْهِ.

۵۲۵۳: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: اے لوگو! رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے تم کو زور سے۔ پھر آپ نے ایک سیاہ رنگ کے کپڑے کا ٹکڑا نکالا اور فرمایا: یہی زور ہے اور کوئی عورت اس کو اپنے سر میں رکھ کر سر پر اوپر سے دوپٹہ اوڑھ لیتی ہے۔

۵۲۵۴: حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

۵۲۵۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ

کریم ﷺ نے زور سے ممانعت فرمائی اور زور وہ ہے کہ جو اپنے سر پر لپیٹ لے (یعنی دوسرے کو اپنے بال زیادہ دکھلانے کے لیے بال میں جوڑ لگائے)۔

باب: جوڑ لگانے والی یعنی بال میں بال ملانے والی پر لعنت سے متعلق

۵۲۵۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بال میں بال ملانے والی پر لعنت فرمائی۔

باب: بال میں بال ملانے والی اور بال ملوانے والی دونوں لعنت کی مستحق ہیں

۵۲۵۶: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک خاتون خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک لڑکی ہے جو کہ نئی تولی دہن ہے وہ بیمار پڑ گئی اور اس کے سر کے بال جھڑ گئے تو کیا مجھ پر کسی قسم کا گناہ ہے اگر میں اس کے سر میں بال ملوادوں؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے بال میں بال ملوانے والی اور بال ملانے والی پر۔

باب: جسم کو گودنے اور گودانے والی عورتوں پر لعنت

۵۲۵۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے لعنت فرمائی بالوں کو جوڑنے والی اور جوڑوانے والی پر جسم گودنے اور جسم گودانے والی پر۔

باب: چہرہ کارواں اکھاڑنے والی اور دانتوں کو کشاواہ کرنے والی پر لعنت

قَالَ حَدَّثَنَا آسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الزُّورِ وَالزُّورِ الْمَرْأَةُ تَلْفُ عَلَى رَأْسِهَا۔

۲۳۱۹: باب لعن

الْوَأِصِلَةَ

۵۲۵۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَأِصِلَةَ۔

۲۳۲۰: باب لعن الواصلة

وَالْمُسْتَوِصِلَةَ

۵۲۵۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ قَالَ حَدَّثَنِي لَاطِمَةُ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بِنْتًا لِي عَرُوسٌ وَإِنِّي اسْتَكْتُتُ لَعَمْرُكَ شَعْرَهَا فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ إِنْ وَصَلْتُ لَهَا فِيهِ فَقَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَأِصِلَةَ وَالْمُسْتَوِصِلَةَ۔

۲۳۲۱: باب لعن الواشمة والموتشمة

۵۲۵۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَأِصِلَةَ وَالْمُوتِصِلَةَ وَالْوَأِشِمَةَ وَالْمُوتِشِمَةَ۔

۲۳۲۲: باب لعن المتفلبجات

وَالْمُتَفَلِّجَاتِ

۵۲۵۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (خوبصورتی کیلئے) روئیں اکھاڑنے والی عورتوں و انتوں کو کشادہ کرنے والی عورتوں اور جو اللہ عزوجل کی پیدائش کو بدلتی ہیں ان پر لعنت فرمائی۔

۵۲۵۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْمُتَمَيِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ إِلَّا لَعْنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ۔

قابل لعنت اقراؤ:

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں اگرچہ مذکورہ عورتوں پر لعنت فرمائی گئی ہے یعنی مذکورہ حرکات کرنے والی عورتیں جس طرح لعنت کی مستحق ہیں اسی طرح اگر مرد یہ حرکات کریں گے تو وہ بھی لعنت کے مستحق ہیں۔

۵۲۵۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی (بالوں کو) اکھاڑنے والیوں پر اور چہرہ کارواں اکھاڑنے والیوں پر جو کہ اللہ عزوجل کی پیدائش کو بدلتی ہیں۔

۵۲۵۹: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ يُحَدِّثُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْوَائِشِمَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُتَمَيِّصَاتِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۵۲۶۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ نے لعنت فرمائی چہرہ کے بال اکھاڑنے والیوں پر و انت کشادہ کرنے والیوں پر اور گودنے والیوں پر جو اللہ کی مخلوق کو بدلتی ہیں ایک خاتون (یہ بات سن کر) ان کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ تم ایسا ایسا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا: میں یہ بات کس وجہ سے نہ کہوں جیسا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

۵۲۶۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْمُتَمَيِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُتَوَائِشِمَاتِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ فَاتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ أَنْتَ الَّذِي تَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَ وَمَالِي لَا أَلُولُ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۲۶۱: حضرت ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی گودنے والی عورتوں پر اور چہرہ کے بال اکھاڑنے والیوں پر اور و انتوں کو کشادہ کرنے والیوں پر۔ آگاہ ہو جاؤ کہ میں لعنت کرتا ہوں جن پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔

۵۲۶۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقُولُ لَعَنَ اللَّهُ الْمُتَوَائِشِمَاتِ وَالْمُتَمَيِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ إِلَّا لَعْنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

جاہلیت کے طور طریقے ترک کرنا ضروری ہے:

ہمارے پیارے مذہب اسلام میں غم اور خوشی کے طریقے جو محقول ہیں وہ فطرت کے عین مطابق ہیں زمانہ جاہلیت کے

طور و طریقے لغو و بے کار معنی بے حقیقت ہیں ان کا ترک کیا جانا بہت ہی ضروری ہے دور جاہلیت میں غم اور صدمہ کے موقع پر عورتیں عجب سی حرکات کرتی تھیں مثلاً چہرے کے بال اور روئیں صدمہ کی وجہ سے اکھاڑ لیا کرتی تھیں سر کے بال تو چٹا، مین کرنا، اونچی آواز سے مردے کو پکار کے رونا اس میں وہ صفتیں بیان کرنا جو اس میں کبھی نہ تھیں سر میں خاک ڈال لینا، خوب چلا کر رونا، بے صبری کا مظاہرہ کرنا اس طرح کی حرکات کیا کرتی تھیں اسلام نے ان اوصاف نازیبا سے باز رہنے کا سختی سے حکم دیا ہے اور عمومی طور پر یہ رواج چل نکلا ہے کہ چہرے پر سے بال کھینچے جاتے ہیں آنکھوں کے اوپر سے بال نکال لئے جاتے ہیں اسلام نے اسے سخت ناجائز قرار دیا ہے مذکورہ احادیث مبارکہ میں ایسی ہی حرکات کا سختی سے منع کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی کسی فطری چیز کو تبدیل کرنا کسی طرح بھی اچھا نہیں بلکہ سخت مذموم ہے باقی سختہ کرنا، موٹھیں کترنا اور بغل کے بال کا شازیر ناف منغالی کا اہتمام کرنا یہ تو انبیاء کرام علیہم السلام سے متواترہ علی آرہی ہیں اس میں زینت ہے اور صحت بھی اور بھی بے شمار تھیں ہیں ان میں ان پر قیاس کر کے ان چیزوں کا جواز نکالنا حماقت کے سوا کچھ نہیں ہے۔ (حاجی)

باب: زعفران کے رنگ سے متعلق

۲۳۲۳: باب التزعفر

۵۲۶۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی مردوں کے لیے زعفران سے (یعنی عورت کے لیے رنگ حلال ہے)

۵۲۶۲: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الْقَرِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَزْعِفَرَ الرَّجُلُ.

۵۲۶۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی مردوں کو جو جسم پر زعفران لگانے سے۔

۵۲۶۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَلِيٍّ بْنِ مُقَدِّمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَعْمَرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ هَمَّازَةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ عَبْدِ الْقَرِيزِ بْنِ صَهْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَزْعِفَرَ الرَّجُلُ جِلْدَهُ.

باب: خوشبو کے متعلق احادیث

۲۳۲۴: باب الطيب

۵۲۶۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جس وقت کوئی شخص خوشبو لے کر حاضر ہوتا تو آپ اس کو واپس نہ فرماتے (یعنی خوشبو لے لیا کرتے تھے)۔

۵۲۶۴: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَبَانَا وَبِحَجِّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَزْرَةَ بِنْتُ قَابِطٍ عَنْ نَعْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِطِيبٍ لَمْ يَرُدَّهُ.

۵۲۶۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کسی کے سامنے خوشبو پیش کی جائے تو وہ شخص اس کو واپس نہ کرے کیونکہ اس کا وزن کم ہے لیکن خوشبو عمدہ ہے۔

۵۲۶۵: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قُصَّالَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيْدَةَ الْمُقَرِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِطِيبٍ لَمْ يَرُدَّهُ.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَرَضَ عَلَيْهِ طَيْبٌ فَلَا يَرُدُّهُ
فِيَّاهُ خَفِيفُ الْمَحَلِّ طَيْبُ الرَّائِحَةِ۔

۵۲۶۶: حضرت زینب زوجہ نبی سے روایت ہے کہ جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی اہلیہ محترمہ تھیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت کوئی تمہارے میں سے نماز عشاء کے لئے مسجد میں حاضر ہو یعنی جو خاتون نماز عشاء کے لئے مسجد میں حاضر ہونا چاہے تو خوشبو نہ لگائے۔

۵۲۶۶. أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ وَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
سَعْدِ بْنِ حَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
خَدَسِي نَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَسْحَجِ عَنْ بُسْرِ بْنِ
سَعِيدٍ عَنْ رَيْثِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ إِذَا شَهَدْتُ إِحْدَا كُنَّ الْعِشَاءِ فَلَا تَمَسَّ
طَيِّبًا۔

۵۲۶۷: حضرت زینب زوجہ نبی سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم نماز عشاء کے لئے نکلو تو خوشبو نہ لگاؤ۔

۵۲۶۷. أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ
مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ هِشَامِ عَنْ بَكْرِ
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَسْحَجِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ
أَخْبَرْتَنِي زَيْنَبُ الثَّقَفِيَّةُ امْرَأَةَ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهَا إِذَا خَرَجْتِ إِلَى الْعِشَاءِ فَلَا تَمَسِّي
طَيِّبًا۔

۵۲۶۸: حضرت زینب زوجہ نبی سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم میں سے کوئی شخص مسجد میں جانے لگے تو خوشبو نہ لگائے۔

۵۲۶۸. وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ
أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَسْحَجِ عَنْ
بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْنَبِ الثَّقَفِيَّةِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ
إِذَا كُنَّ خَرَجْتِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا تَقْرَبِي طَيِّبًا۔

۵۲۶۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی عورت (خوشبو کی) دھونی لے تو وہ ہمارے ساتھ نماز عشاء کی جماعت میں شامل نہ ہو۔

۵۲۶۹. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ عَيْسَى قَالَ
حَدَّثَنَا أَبُو عَلْقَمَةَ الْفَرَوِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ
قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ حُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ
أَصَابَتْ بِخُورٍ فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ۔

باب: کونسی خوشبو عمدہ ہے؟

۲۳۲۵: باب ذکر أطيب الطيب

۵۲۷۰: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

۵۲۷۰. أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنَا

ایک خاتون کا تذکرہ کیا کہ جس نے اپنی انگوٹھی میں مشک بھری تھی تو فرمایا یہ سب سے عمدہ قسم کی خوشبو ہے۔

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَزْوَانَ قَالَ أَخْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَلِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَالْمُسْتَعِيرِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ امْرَأَةً حَسَنَتْ عَقَلَهَا بِالْمِسْكِ فَقَالَ وَهِيَ أَطْيَبُ الطَّيِّبِ۔

باب: سونا پہننے کی ممانعت سے متعلق

۵۲۷۱: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا بلاشبہ اللہ عزوجل نے حلال فرمایا میری امت کی خواتین کے لیے ریشم اور سونے کو اور مردوں کے لیے ان دونوں کو حرام کیا۔

۲۳۲۶: بَابُ تَحْرِيمِ لُبِّ الدَّهَبِ
۵۲۷۱: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَ يَزِيدُ وَ مُعْتَمِرٌ وَ بَشَرُ بْنُ الْمَفْضَلِ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَالِعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَحَلَّ لِلنِّسَاءِ اللَّحْمَ وَاللَّحْمَ وَ حَرَّمَ عَلَى ذُكُورِهِمَا۔

باب: سونے کی انگوٹھی پہننے کی ممانعت سے متعلق

۵۲۷۲: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں لال رنگ کے کپڑے پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے منع کیا گیا ہوں۔

۲۳۲۷: بَابُ النَّهْيِ عَنْ لُبِّ خَاتِمِ الدَّهَبِ
۳۵۷۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي تَكْرِ بْنِ حَنْصَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَيْتُ عَنِ الثُّوبِ الْأَحْمَرِ وَ خَاتِمِ الدَّهَبِ وَ أَنْ أَلْقُرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ۔

۵۲۷۳: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھ کو منع فرمایا سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور قرآن کریم رکوع میں پڑھنے سے اور ریشمی کپڑا پہننے سے اور کسم کارنگ پہننے سے۔

۵۲۷۳: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ خَاتِمِ الدَّهَبِ وَ أَنْ أَلْقُرَأَ الْقُرْآنَ وَأَنَا رَاكِعٌ وَ عَنِ الْقَيْسِيِّ وَ عَنِ الْمُقْضَبِيِّ۔

۵۲۷۴: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۵۲۷۴: أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ عَمَادٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ حُنَيْنٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ نَهَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ خَاتِمِ الدَّهَبِ وَ عَنِ لُبِّ سِوَيْهِ۔

الْقِسِيِّ وَالْمُعْصِفِرِ وَقِرَاءَةَ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاجِعٌ-

۵۲۷۵: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے منع فرمایا۔

۵۲۷۵: قَالَ الْحَرِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةَ عَلَيْهِ وَأَنَا
أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ
قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي لِي
الرُّكُوعِ-

۵۲۷۶: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

۵۲۷۶: أَخْبَرَنِي هَرُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبٌ عَنْ
يَحْيَى حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَعْدِ الْقَدْرِيِّ أَنَّ نَافِعًا
أَخْبَرَهُ حَدَّثَنِي بْنُ حُنَيْنٍ أَنَّ عَلِيًّا حَدَّثَهُ قَالَ نَهَانِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثِيَابِ
الْمُعْصِفِرِ وَعَنْ خَاتِمِ الذَّهَبِ وَكَبْسِ الْقِسِيِّ وَأَنَّ
أَقْرَأَ وَأَنَا رَاجِعٌ-

۵۲۷۷: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

۵۲۷۷: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُوسٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو
إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ
مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ حُنَيْنٍ عَنْ عَلِيٍّ
قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
أَرْبَعٍ عَنْ لُبِّسِ ثَوْبٍ مُعْصِفِرٍ وَعَنِ التَّحْتِمِ بِخَاتِمِ
الذَّهَبِ وَعَنْ لُبِّسِ الْقِسِيِّ وَأَنَّ أَقْرَأَ الْقُرْآنِ وَأَنَا
رَاجِعٌ-

۵۲۷۸: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

۵۲۷۸: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا
الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى
أَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ أَنَّ ابْنَ حُنَيْنٍ حَدَّثَهُ أَنَّ
عَلِيًّا قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَهَى عَنْ ثِيَابِ الْمُعْصِفِرِ وَعَنِ الْحَوْبِ وَأَنَّ يَقْرَأَ
وَهُوَ رَاجِعٌ وَعَنْ خَاتِمِ الذَّهَبِ-

۵۲۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

۵۲۷۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا

ممانعت فرمائی سونے کی انگوٹھی پہننے سے۔

مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُجْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ
النَّضَرَ بْنَ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيِكَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى
عَنْ خَاتِمِ الذَّهَبِ-

۵۲۸۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ
الْحَجَّاجِ وَهُوَ ابْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُبَيْدٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيِكَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ تَخَمِّمِ
الذَّهَبِ-

۵۲۸۰: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

باب: رسول کریم ﷺ کی (مبارک) انگوٹھی اور اس پر کندہ

۲۳۲۸: بَابُ صِفَةِ خَاتِمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عبارت

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَقْشِهِ

۵۲۸۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی بنوائی پھر آپ نے اس کو پہن لیا۔ لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوائیں آپ نے فرمایا میں اس کو پہنتا ہوں لیکن میں کبھی اب اس کو نہیں پہنوں گا آپ نے پھر اس کو اتار دیا لوگوں نے بھی وہ انگوٹھیاں اتار دیں۔

۵۲۸۱: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتِمَ الذَّهَبِ فَلَبَسَهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَ النَّاسُ
خَوَاتِيمَ الذَّهَبِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنِّي كُنْتُ أَلْبَسُ هَذَا الْخَاتِمَ وَإِنِّي لَأُبَسُّ
أَهْدًا فَلَبَسَهُ لَبَسًا النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ-

۵۲۸۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی انگوٹھی پر یہ عبارت نقش تھی

۵۲۸۲: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتِمِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ
اللَّهِ-

اللہ

رسول

محمد

۵۲۸۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اس کا گھیرتی عقیق تھا کالے رنگ کا اور اس پر یہ نقش تھا محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

۵۲۸۳: أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا
عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَنْبَأَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ
أَنَسِ بْنِ السَّبْيِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اتَّخَذَ خَاتِمًا مِنْ وَرَقٍ وَفَصَّهُ

خَبِيثٌ وَ نَفْسُهُ مُحَمَّدٌ وَ سُوْلُ اللهِ

۵۲۸۳: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ بَشْرِ وَهُوَ
ابْنُ الْمُفْضَلِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَنَسِ
فَإِنْ أَرَادَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ فَقَالُوا إِنَّهُمْ لَا يَقْرُونَ بِكُتَابٍ إِلَّا
مَخْتُومًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ بَيْضَةِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى
بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ وَ نَفْسُ لِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ

۵۲۸۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہ روم کو کچھ تحریر فرمانا چاہا لوگوں نے عرض کیا اہل روم اس تحریر یا مکتوبہ نہیں پڑھتے جس پر ختم نہ ہو اس وقت آپ نے چاندی کی ایک مہ بنوائی کہ گویا میں اس کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں اور اس میں یہ تحریر اور نقش کرایا محمد رسول اللہ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مہر (Stamp) بنوانے کی ضرورت:

اہل روم کے تحریر یا مکتوب نہ پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ روم کے لوگ ایسے مکتوب و اہمیت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے تھے۔
پر مہر نہ ہو بہر حال اس ضرورت کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔

۵۲۸۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی جس کا گمینہ حبشی تھا (یعنی وہ گمینہ بالکل سیاہ رنگ کا تھا یا اس کا بنانے والا شخص حبشی تھا)
۵۲۸۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس کا گمینہ بھی چاندی کا تھا۔

۵۲۸۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ عَنْ
يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ
اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وِزْقٍ وَ لَفْظُهُ خَبِيثٌ
۵۲۸۶: أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكْرِيَّا قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللهِ عَنِ الْحَسَنِ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ عَاصِمِ
عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى
الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْضَةِ وَ لَفْظُهُ مِنْدُ
۵۲۸۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ عَلِيُّ بْنُ
حُجْرٍ وَ اللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ
عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَصْطَفَعْنَا خَاتَمًا وَ
نَقَشْنَا عَلَيْهِ نَفْسًا فَلَا يَنْقُشُ عَلَيْهِ أَحَدٌ

۵۲۸۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہم نے انگوٹھی بنوائی اور اس پر یہ عبارت کندہ تھی کہ اب کوئی شخص اس قسم کا (مضمون) نقش نہ کرائے۔

باب: کونسی انگلی میں انگوٹھی پہننے؟

۲۳۲۹: باب مَوْضِعُ الْخَاتَمِ

۵۲۸۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی بنوائی اور فرمایا ہم نے انگوٹھی بنوائی ہے اور اس پر یہ عبارت کندہ کرائی ہے کہ اب کوئی شخص اس طریقہ سے (یعنی اس مضمون پر) نقش

۵۲۸۸: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسِ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْطَفَعَ خَاتَمًا فَقَالَ إِنَّا لَقَدْ

نہ کرائے اور میں رسول کریم ﷺ کی چھنگلی اُنکلی میں اس کی چمک دیکھ رہا ہوں۔

۵۲۸۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

۵۲۹۰: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ گویا میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کی سفیدی دیکھ رہا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھیں (مبارک) ہاتھ میں۔

۵۲۹۱: حضرت ثابتؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کے متعلق لوگوں نے حضرت انسؓ سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا گویا میں اس انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں جو کہ چاندی کی تھی اور انہوں نے اپنے ہاتھ کی چھنگلی اُنکلی کو اونچا کیا یعنی وہ اس اُنکلی میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

۵۲۹۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی المرتضیٰؓ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی پہننے سے یعنی شہادت کی اُنکلی اور درمیان کی اُنکلی میں۔

۵۲۹۳: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا انگوٹھی پہننے سے اس اُنکلی میں یعنی شہادت کی اُنکلی میں اور درمیان کی اُنکلی میں اور جو اُنکلی اس کے نزدیک ہے (اس میں بھی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا)۔

باب: گھینہ کی جگہ

۵۲۹۴: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سونے کی انگوٹھی پہنا کرتے تھے پھر آپ نے اس کو اتار دیا اور چاندی کی انگوٹھی پہن لی اور اس پر یہ نقش کرایا محمد رسول اللہ پھر فرمایا کسی شخص کو

أَتَّخَذْنَا خَاتَمًا وَ نَقَشْنَا عَلَيْهِ نَفْسًا فَلَا يَنْقُشُ عَلَيْهِ أَحَدٌ وَإِنِّي لَأَرَى بَرِيْقَةَ لِي يَخْضِرُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ۔

۵۲۸۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّادُ بْنُ الْقَوَامِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ يَتَّخِذُ لِي بِمِيزِهِ۔

۵۲۹۰: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسَى الْبَسْطَامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ كَثَائِبٍ أَنَّهُ انْظُرْ إِلَى بِيَاضِ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي إِضْبَعِهِ الْبُسْرَى۔

۵۲۹۱: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ قَالِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَصَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَابِتُ بْنُ أَنَسٍ سَأَلُوا أَنَسًا عَنْ خَاتَمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَتَابِي انْظُرْ إِلَيَّ وَ بِيضِ خَاتَمِهِ مِنْ لِيْضِهِ وَ رَلْعِ إِضْبَعِهِ الْبُسْرَى الْخِنْصَرَ۔

۵۲۹۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَالِعٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ هَلِيًّا يَقُولُ نَهَانِي نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْخَاتَمِ فِي السَّبَابَةِ وَالْوَسْطَى۔

۵۲۹۳: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَلْبَسَ لِي إِضْبَعِي هَذِهِ وَ لِي الْوَسْطَى وَ الْيُسْرَى تَلِيهَا۔

۲۲۳۰: بَابُ مَوْضِعِ الْقَبْرِ

۵۲۹۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مَوْسَى عَنْ قَالِعِ بْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَّخِذُ بِخَاتَمِهِ مِنْ

ذَهَبٌ ثُمَّ طَرَحَهُ وَلَيْسَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ وَ نُقِشَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ لَا يَنْفَعِي لِأَحَدٍ أَنْ يَنْقُشَ عَلَيَّ نَقِشَ خَاتَمِي هَذَا وَجَعَلَ لِقَضَاءِ فِي بَطْنِ كَفِّهِ-

نہیں چاہیے کہ وہ اپنی انگوٹھی پر یہ نقش کرائے اور آپ نے اس انگوٹھی کا حکینہ ہتھیلی کی طرف رکھا۔

۲۲۳۱: بَابُ طَرَحِ الْخَاتَمِ وَ تَرَكُ لَبِيهِ

باب: انگوٹھی اتارنا اور اس کو نہ پہننا

۵۲۹۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِعْوَلٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا قَلْبَهُ قَالَ سَعِيدٌ هَذَا عَنْكُمْ مِنْذُ الْيَوْمِ إِلَيْهِ نَظَرَةٌ وَالْيَوْمَ نَظَرَةٌ لَمْ يَلْقَاهُ-

۵۲۹۵: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوائی اور اس کو پہن لیا پھر فرمایا اس انگوٹھی نے میری توجہ ہٹا دی میں کبھی انگوٹھی کو دیکھتا ہوں اور اس کے بعد آپ نے وہ انگوٹھی اتار دی۔

۵۲۹۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْطَلَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَ كَانَ يَلْبَسُهُ فَجَعَلَ لِقَضَاءِ فِي بَاطِنِ كَفِّهِ فَصَنَعَ النَّاسُ ثُمَّ أَنَّهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَرَعَهُ وَ قَالَ إِنِّي كُنْتُ أَلْبَسُ هَذَا الْخَاتَمَ وَ أَجَعَلَ لِقَضَاءِ مِنْ دَاخِلِ كَفْرِي بِهِ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا فَبَدَأَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ-

۵۲۹۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی آپ اس کو پہناتے تھے آپ نے اس کا حکینہ ہتھیلی کی جانب کیا لوگوں نے بھی اسی طرح کر لیا پھر آپ منبر پر بیٹھ گئے اور آپ نے اس انگوٹھی کو اتار لیا اور فرمایا میں اس انگوٹھی کو پہناتا تھا اور میں اس کا حکینہ اندر کی جانب رکھتا تھا پھر آپ نے اس کو اتار پھینک ڈالا اور فرمایا خدا کی قسم اس کو میں اب کبھی نہ پہنوں گا لوگوں نے بھی (آخر کار) اپنی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں۔

۵۲۹۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قِرَاءَةً عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّهُ رَأَى فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ يَوْمًا وَاحِدًا أَصْنَعُوهُ فَلَبِسُوهُ فَطَرَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ طَرَحَ النَّاسُ-

۵۲۹۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک چاندی کی انگوٹھی دیکھی ایک روز لوگوں نے بھی انگوٹھیاں بنوائیں اور ان کو پہن لیا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اتار دیا اور لوگوں نے بھی اس کو اتار دیا۔

۵۲۹۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَ كَانَ جَعَلَ لِقَضَاءِ فِي بَاطِنِ كَفِّهِ لِاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ

۵۲۹۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور اس کا حکینہ ہتھیلی کی جانب فرمایا لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوائیں پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اتار دیا۔ چنانچہ

مِنْ ذَهَبٍ فَطَرَحَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَرَحَ النَّاسُ حَوَائِمَهُمْ وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ لَكَانَ يَحْتَمُّ بِهِ وَلَا يَلْبَسُهُ.

۵۲۹۹ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَتَانَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ فِضَّةً مِمَّا يَلْبَسُ بَطْنَ كَفِّهِ فَاتَّخَذَ النَّاسُ الْخَوَائِمَ فَالْقَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا ثُمَّ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ فَأَدْخَلَهُ فِي يَدِهِ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ عُمَرَ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ عَثْمَانَ حَتَّى هَلَكَ فِي يَدِ بَنِي أُرَيْسٍ.

لوگوں نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں اتار دیں پھر آپ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اس سے آپ نمبر لگاتے لیکن اس کو آپ نہیں پہنتے تھے۔

۵۲۹۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی سونے کی بنوائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نمبر ہتھیلی کی جانب رکھا لوگوں نے بھی اسی طرح کی انگوٹھیاں بنوائیں پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اتار دیا اور فرمایا میں اب کبھی اس کو نہیں پہنوں گا پھر آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس کو اپنے ہاتھ میں رکھا پھر وہ آپ کی وفات سے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی چھ ماہ تک عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی یہاں تک کہ وہ ابراہیم (نامی) کنوئیں میں گر گئی پھر کافی تلاش کے بعد بھی نہ مل سکی اور اس دن سے ہی فتنہ (فساد) شروع ہو گیا۔

۲۳۳۲: باب ذِكْرُ مَا يَسْتَحَبُّ مِنْ لُبْسِ

الثِّيَابِ وَمَا يَكْرَهُ مِنْهَا

۵۳۰۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حَالِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ سِتْرَ الْهَيْبَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هَلْ لَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ نَعَمْ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ آتَانِي اللَّهُ فَقَالَ إِذَا كَانَ لَكَ مَالٌ فَلْيُرَّ عَلَيْكَ.

باب: کس قسم کے کپڑے پہننا بہتر ہیں اور کس قسم کے

کپڑے بُرے ہیں؟

۵۳۰۰: حضرت ابوالاحوص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ نے میری حالت بری (یعنی خراب) دیکھی آپ نے فرمایا کیا تمہارے پاس کچھ موجود ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں ہر طرح کا مال اللہ عزوجل نے مجھ کو عطا فرمایا۔ آپ نے فرمایا جب تمہارے پاس مال موجود ہے تو تم سے وہ مال نظر آنا چاہیے۔

خلاصہ الباب ☆ حق تعالیٰ جل شانہ نے کسی کو اگر دولت سے نوازا ہے وہ پھر بھی میاں کچھیا رہتا ہے جیسا کہ کوئی نادار غریب مفلس ہو ایسا کرنا حق تعالیٰ جل شانہ کی نعمتوں کی ناشکری کرنے کے مترادف ہے۔ مالدار ہونا بھی اللہ کی طرف سے ہوتا ہے نادار ہونا بھی لیکن دولت کی خوب فراوانی کے باوجود صاف ستھرا نہ رہنا کپڑے بوسیدہ میلے کھیلے پہننا سٹیکوں جیسا اپنے آپ کو بنا کر رکھنا اپنی ہی توہین ہے گویا کہ دولت مند کو اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بھی رہنا چاہئے اور مناسب کھانا پینا پہننا چاہئے اور ناداروں کمزوروں غریبوں مفلسوں کے ساتھ معاونت بھی کرنی چاہئے یہ بھی شکرگزار کی ایک طریقہ ہے۔ (جامی)

باب: سیرا (لباس) کی ممانعت سے متعلق

۵۳۰۱: حضرت امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک جوڑا دیکھا سیرا کا جو کہ مسجد کے دروازہ پر فروخت ہو رہا تھا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ کاش آپ اس کو لے لیتے جمعہ کے دن استعمال فرمانے کے لیے اور اس دن کے لیے (لے لیتے کہ) جس دن دوسرے ممالک کے لوگ آپ سے ملاقات کرنے کے لیے آتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو وہ شخص پہنے گا کہ جس کا آخرت میں کسی قسم کا حصہ نہیں ہے پھر اس قسم کے چند جوڑے خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کیے گئے۔ آپ نے اس میں سے ایک جوڑا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھ کو یہ (جوڑا) پہناتے ہیں اور آپ نے اس سے قبل کیا ارشاد فرمایا تھا؟ اس پر آپ نے فرمایا: میں نے تم کو اس وجہ سے نہیں دیا کہ تم خود اس کو پہن لو بلکہ تم اس کو کسی دوسرے کو پہناؤ یا تم اس کو فروخت کر دو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ جوڑا اپنے ایک ماں شریک (اخیانی) بھائی کو دے دیا جو کہ مشرک تھا۔

باب: عورتوں کو سیرا (نامی لباس) کی اجازت سے متعلق

۵۳۰۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں ایک کرتہ ریشمی سیرا کا پہنے ہوئے دیکھا۔

۵۳۰۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ام کلثوم کو جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں ایک سیرا کی چادر پہنے ہوئے دیکھا۔

۵۳۰۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک جوڑا آیا سیرا کا۔ آپ نے وہ میرے پاس بھیج

۲۳۳۳: باب ذِکْرُ النَّهْيِ عَنِ لُبْسِ السِّيرَاءِ
۵۳۰۱: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ قَالَ أَنبَانَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ رَأَى حُلَّةَ سِيرَاءٍ تَبَاعُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ اشْتَرَيْتَ هَذَا لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاللَّوْفِدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَنْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ قَالَ فَاثْبَتِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ مِنْهَا بِحُلَّةٍ فَكَتَبْتِي مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَسَوْنِي بِهَا وَ لَدَقُلْتُ فِيهَا مَا قُلْتَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَكْسُهَا لِتَنْبَسْهَا إِنَّمَا كَسَوْنُكَهَا لِتَكْسُوهَا أَوْ لِتَبِيعَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ أَخَا لَهُ مِنْ أُمَّهِ مُشْرِكًا۔

باب ذِکْرُ الرَّحْمَةِ لِلنِّسَاءِ فِي لُبْسِ السِّيرَاءِ
۵۳۰۲: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ يُونُسَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ زَيْنَبِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمِصَّ حَرِيرٍ سِيرَاءٍ۔

۵۳۰۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ عَنْ يَقِيَّةَ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَأَى عَلِيَّ أُمَّ كَلْثُومِ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرْدَ سِيرَاءٍ وَالسِّيرَاءُ الْمُضْلَعُ بِالْقَرِي۔

۵۳۰۴: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ أَنبَانَا الضَّرُّ وَأَبُو عَامِرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ

دیا چنانچہ میں نے اس کو پہن لیا تو آپ کے چہرہ پر غصہ آ گیا آپ نے فرمایا میں نے تم کو اس وجہ سے نہیں دیا تھا کہ تم اس کو پہن لو پھر آپ نے مجھ کو حکم فرمایا میں نے اس کو اپنی مستورات میں تقسیم کر دیا۔

الْفَقِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ الْخَنَفِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ أَهْدَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سَيِّرَاءَ لَبَعَتْ بِهَا إِلَيَّ قَلْبَتُهَا فَعَرَفْتُ الْقَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أُعْطِهَا لِتَلْبَسَهَا فَأَمَرَنِي فَأَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي۔

باب: استبرق پہننے کی

ممانعت

۵۳۰۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ ایک روز باہر نکلے تو انہوں نے استبرق کا ایک جوڑا ہزار میں فروخت ہوتے ہوئے دیکھا۔ چنانچہ وہ جوڑا رسول کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کو آپ خرید لیں، اور آپ اس کو جمعہ کے دن پہن لیا کریں اور جس وقت آپ کے پاس لوگ دوسرے ممالک سے آئیں (اس وقت اس کو پہن لیا کریں) یہ سن کر رسول کریم ﷺ نے فرمایا یہ لباس تو وہ شخص پہنے گا کہ جس کو آخرت میں کچھ نہیں ملے گا پھر اس قسم کے تین جوڑے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیے گئے آپ نے ایک جوڑا حضرت عمر بن خطابؓ کو عنایت فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا: پہلے آپ نے اس کے متعلق کیا ارشاد فرمایا تھا؟ آپ نے فرمایا: تم اس کو فروخت کر دو اور تم اپنی ضرورت پوری کرو یا تم اس کے (کٹڑے کٹڑے کر کے) اس کے اپنی مستورات کے دوپٹے بنا دو۔

۲۳۳۵: باب: ذِکْرُ النَّهْيِ عَنِ لُبْسِ

الِاسْتَبْرِقِ

۵۳۰۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَرِيثِ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ مَرَّ بِحَرَجٍ فَرَأَى حُلَّةً اسْتَبْرِقِ تَبَاعُ فِي السُّوقِ فَاتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اشْتَرَيْهَا فَتَلْبَسَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَحِينَ يَتَقَدَّمُ عَلَيْكَ الْوَلَدُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ ثُمَّ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ حُلَلٍ مِنْهَا لُبَسَ عُمَرَ حُلَّةً وَتَمَسَا عَلِيًّا حُلَّةً وَتَمَسَا أُسَامَةَ حُلَّةً فَاتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتُ فِيهَا مَا قُلْتُ ثُمَّ بَعَثْتَ إِلَيَّ فَقَالَ بِعْهَا وَالْفِضِّ بِهَا حَاجَتُكَ أَوْ شَقِيقُهَا حُمْرًا بَيْنَ نِسَائِكَ۔

باب: استبرق کی کیفیت سے متعلق

۵۳۰۶: حضرت یحییٰ بن اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت سالم نے فرمایا استبرق کیا ہے؟ میں نے عرض کیا وہ ایک قسم کا دیبا (یعنی ایک قسم کا ریشم کا کپڑا ہوتا ہے) حضرت سالم نے کہا میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے ایک جوڑا سندس کا (یہ بھی ریشم کے کپڑے کی ایک قسم ہوتی ہے) دیکھا وہ رسول کریم

۲۳۳۶: باب: صِفَةُ الْإِسْتَبْرِقِ

۳۵۰۶: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ سَالِمٌ مَا الْإِسْتَبْرِقُ قُلْتُ مَا عَلَطَ مِنَ الدِّيْبَاجِ وَخَسَنَ مِنْهُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ رَأَى عُمَرَ مَعَ رَجُلٍ حُلَّةً سُنْدُسٍ فَاتَى

بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِ هِدْيَهُ
وَسَاقِ الْحَدِيثِ.

ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا آپ اس کو خرید
لیں۔ آخر حدیث تک۔

باب: دیبا پہننے کی ممانعت سے متعلق

۵۳۰۷: حضرت عبداللہ بن حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانی مانگا تو ایک دیہاتی
شخص چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا حضرت حذیفہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے اس کو پھینک دیا پھر معذرت کر لی اور فرمایا مجھ کو اس
کے پہننے کی ممانعت ہے۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا ہے آپ فرماتے تھے تم لوگ سونے اور چاندی کے برتن میں نہ
پیو اور تم لوگ دیا نہ پہنو اور حریر (یعنی ریشم) نہ پہنو یہ ان کے
(یعنی کفار کے لیے) دنیا میں ہیں اور ہم لوگوں کے لیے آخرت میں
ہیں۔

۲۳۳۷: بَابُ ذِكْرِ النَّهْيِ عَنِ لُبْسِ الدِّيبَاكِ
۵۳۰۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ
مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى وَ يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنِ
ابْنِ أَبِي لَيْلَى وَ أَبُو فَرُورَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَكْبَمٍ
قَالَ اسْتَسْقَى حَذِيفَةُ فَاتَاهُ دُهْقَانٌ بِمَاءٍ فِي إِنَاءٍ
مِنْ فِضَّةٍ فَحَدَفَهُ ثُمَّ اعْتَذَرَا إِلَيْهِمْ مَعًا صَنَعَ بِهِ وَ
قَالَ إِنِّي نَهَيْتُهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا
تَشْرَبُوا فِي إِنَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا
الدِّيبَاكِ وَلَا الْحَرِيرَ فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَ لَنَا فِي
الْآخِرَةِ.

باب: دیبا پہننا جو کہ سونے کے تار سے بنا

گیا ہو

۵۳۰۸: حضرت واقد رحمن عمر بن سعد بن معاذ سے روایت ہے کہ
میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جس وقت وہ
مدینہ منورہ میں تشریف لائے میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے فرمایا تم
کون ہو؟ میں نے عرض کیا میں واقد ہوں۔ حضرت عمرو کا لڑکا اور
حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا پوتا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بات سن کر
کہا حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ تو بڑے آدمی تھے اور وہ بہت لمبے تھے۔
یہ بات کہہ کر وہ روئے اور بہت روئے پھر فرمایا رسول کریم ﷺ نے
ایک لشکر بادشاہ اکیدر کے پاس روانہ فرمایا جو کہ رومہ کا سردار تھا۔ اس
نے رسول کریم ﷺ کے لئے ایک جبہ دیبا کا بھیجا جو کہ سونے سے بنا
ہوا تھا (یعنی وہ چوندہ سونے کی تاروں سے تیار کیا گیا تھا) رسول کریم
ﷺ نے اس کو پہنا پھر آپ منبر پر کھڑے ہوئے اور بیٹھ گئے (یعنی

۲۳۳۸: بَابُ لُبْسِ الدِّيبَاكِ الْمَنْسُوجِ

بِالذَّهَبِ

۵۳۰۸: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ فَرْعَةَ عَنْ خَالِدٍ وَهُوَ
ابْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ
وَاقِدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ دَخَلْتُ
عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَسَلَّمْتُ
عَلَيْهِ فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتَ قُلْتُ أَنَا وَاقِدُ بْنُ عَمْرٍو
بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ إِنَّ سَعْدًا كَانَ أَكْبَرَ
النَّاسِ وَأَطْوَلَ ثُمَّ بَكَى فَاتَّخَذَ الْبُكَاءَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَى
أَكْبَدِرٍ صَاحِبِ دَوْمَةَ بَغْنًا فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ بِجَبَّةٍ
دِيبَاكِ مَنْسُوجَةٍ فِيهَا الذَّهَبُ فَلَيْسَتْ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَقَعَدَ

آپ تشریف فرما ہوئے) اور آپ نے نقلو نہیں فرمائی اور آپ (نیچے) اتر آئے لوگ اس کو ہاتھ سے چھونے لگے اور آپ تعجب فرمانے لگے (یعنی اس کی چمک دمک سے آپ حیران ہو گئے) اور آپ نے فرمایا تم لوگ کیا تعجب کر رہے ہو حضرت سعد بن معاذ کے رومال جنت میں اس سے بہتر ہیں (تو ان کے لباس کا کیا حال ہوگا؟)

فَلَمْ يَتَكَلَّمْ وَنَزَلَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَلْمُسُونَهَا
بِأَيْدِيهِمْ فَقَالَ اتَّعَجِبُونَ مِنْ هَذِهِ لَمَّا دَبِلُ سَعْدٍ
فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِمَّا تَرَوْنَ۔

ایک عظیم صحابی رضی اللہ عنہ:

مذکورہ بالا حدیث میں مذکور صحابی حضرت سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ عظیم درجہ کے صحابی تھے یہ صحابی حبشہ عرب کے مشہور قبیلہ اوس کے سردار تھے اور وہ غزوہ خندق میں شہید ہوئے ہیں اور مندرجہ بالا حدیث شریف میں مذکور دو مقامی مقام مدینہ منورہ سے کچھ فاصلہ پر ایک علاقہ تھا۔

باب ۲۳۳۹: ذِکْرُ لَسْخِرِ ذَلِكَ

باب: مذکورہ بالا شی دیبا کے منسوخ ہونے سے متعلق

۵۳۰۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے دیا کی ایک بقاء پہنی جو کہ آپ کے پاس ہدیہ میں پہنچی تھی۔ پھر کچھ دیر بعد آپ نے وہ بقاء اتار دی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس روانہ فرمادی لوگوں نے عرض کیا آپ نے اس کو کس وجہ سے اتارا ہے؟ رسول کریم ﷺ نے فرمایا مجھ کو حضرت جبرئیل رضی اللہ عنہ نے اس کے پہننے سے منع فرمایا ہے یہ بات سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ روتے ہوئے آئے اور فرمانے لگے: یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے مجھ کو وہ شے عنایت فرمائی اس وجہ سے میں نے نہیں دی کہ تم اس کو پہنو میں نے تم کو اس وجہ سے دی ہے کہ تم اس کو فروخت کرو۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو دو ہزار درہم میں فروخت کیا۔

۵۳۰۹: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ لَيْسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَاءً مِنْ دِيْبَاجٍ أُهْدِيَ لَهُ ثُمَّ أَوْشَكَ أَنْ نَزَعَهُ فَأُرْسِلَ بِهِ إِلَى عُمَرَ فَقَبِلَ لَهُ لَقَدْ أَوْشَكَ مَا نَزَعْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَهَانِي عَنْهُ جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجَاءَ عُمَرُ يَبْكِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَرِهْتَ أَمْرًا وَاعْطَيْتَنِيهِ قَالَ إِنِّي لَمْ أُعْطِكُهُ لِئَلَسْتُ إِنَّمَا أُعْطَيْتُكَ لِتَبِيعَهُ فَبَاعَهُ عُمَرُ بِالْفُيُورِ دِرْهَمٍ۔

باب: ریشم پہننے کی سزا اور وعید اور جو شخص اس کو دنیا میں

پہنے گا آخرت میں نہیں پہنے گا

۵۳۱۰: حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ منبر پر خطبہ دے رہے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص ریشمی کپڑا دنیا میں پہنے اس کو آخرت میں نہیں ملے گا۔

باب ۲۳۴۰: التَّشْدِيدُ فِي لَبْسِ الْحَرِيرِ وَإِنَّ

مَنْ لَبَسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ

۵۳۱۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ وَيَقُولُ قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ مَنْ لَبَسَ الْحَرِيرَ

فِي الدُّنْيَا فَلَنْ يَلْبَسَهُ فِي الْآخِرَةِ۔

۵۳۱۱: حضرت عبداللہ بن زبیر جیسو سے روایت ہے کہ (وہ منبر پر) فرما رہے تھے کہ تم لوگ اپنی مستورات کو ریشمی کپڑے نہ پہناؤ اس لیے کہ میں نے حضرت عمر جیسو سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص ریشمی کپڑا دنیا میں پہنے آخرت میں وہ اس کو نہ پہنے گا۔

۵۳۱۱ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَ أَنْبَأَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا خَلِيفَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ لَا تَلْبَسُوا نِسَاءَ كُمِ الْخَرِيرِ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبَسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسَهُ فِي الْآخِرَةِ۔

۵۳۱۲: حضرت عمران بن حطان سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس جیسو سے دریافت فرمایا کہ ریشمی کپڑا پہننا کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا تم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کرو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تم اس سلسلہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کرو۔ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا مجھ سے حضرت ابو حفص نے نقل کیا کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دنیا میں ریشمی کپڑا پہنے گا تو اس کا آخرت میں کسی قسم کا کوئی حصہ نہیں ہے۔

۵۳۱۲ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنْبَأَنَا حَرْبٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ حَطَّانٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنْ كَيْسِ الْخَرِيرِ فَقَالَ سَلْ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُ سَلَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَفْصٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ لَبَسَ الْخَرِيرَ فِي الدُّنْيَا فَلَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ۔

۵۳۱۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ریشمی لباس وہ شخص پہنتا ہے کہ جس کا کہ آخرت میں حصہ نہیں ہے۔

۵۳۱۳ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَلَمٍ قَالَ أَنْبَأَنَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَبَشِيرِ بْنِ الْمُحْتَفِرِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْخَرِيرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ۔

۵۳۱۴: حضرت علی بارقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون میرے پاس آئی وہ مجھ سے مسئلہ دریافت کرنے لگی میں نے کہا یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں (یعنی تم ان سے دریافت کر لو) چنانچہ وہ خاتون ان کے پیچھے چلی گئی تاکہ مسئلہ دریافت کر سکے۔ میں اس خاتون کے پیچھے سننے کے لیے گیا بیان کرتے ہیں کہ اس خاتون نے عرض کیا مجھ کو ریشمی لباس سے متعلق مسئلہ بتلاؤ۔ انہوں نے فرمایا: رسول کریم ﷺ نے مجھ کو اس سے منع فرمایا۔

۵۳۱۴ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ سَنَةَ سَبْعٍ وَمِائَتَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا الصُّعْقُ بْنُ حَزْنٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْبَارِقِيِّ قَالَ أَتَيْتُ امْرَأَةً تَسْتَفِينِنِي فَقُلْتُ لَهَا هَذَا ابْنُ عُمَرَ فَاتَّبَعَتْهُ تَسْأَلُهُ وَاتَّبَعْتُهَا أَسْمَعُ مَا يَقُولُ قَالَتْ أَلَيْتُنِي فِي الْخَرِيرِ قَالَ نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب: ریشمی لباس پہننے کی ممانعت کا بیان

۲۳۴۱: باب ذِكْرُ النَّهْيِ عَنِ الشِّيَابِ الْقَسِيَةِ

۵۳۱۵: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتوں کا حکم فرمایا اور آپ نے ہم کو سات چیزوں سے منع فرمایا آپ نے ممانعت فرمائی سونے کی انگوٹھیوں سے (۲) چاندی کے برتنوں کے استعمال سے (۳) ریشمی چارجاموں سے (۴) نس (۵) استبرق (۶) دیبا (۷) حریر سے (یہ تمام کے تمام ریشمی کپڑے ہوتے ہیں)

باب: ریشم پہننے کی اجازت سے متعلق

۵۳۱۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت عطا فرمائی حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو ریشمی لباس پہننے کی ان حضرات کو (جسم میں) خارش ہو جانے کی وجہ سے۔

۵۳۱۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو ریشمی کرتے پہننے کی جسم میں کھجلی ہو جانے کی وجہ سے جو کہ ان کو ہو گئی تھی اجازت فرمائی۔

۵۳۱۸: حضرت ابو عثمان نهدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت عقبہ بن فرقد کے ساتھ تھے کہ اس دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حکم موصول ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ریشم نہیں پہنتا لیکن وہ شخص کہ جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے لیکن اس قدر اشارہ فرمایا حضرت ابو عثمان نے اپنی دونوں انگلیوں سے جو کہ انگوٹھے کے نزدیک ہیں یعنی درمیان کی انگلی ملا کر یہ سمجھتا ہوں کہ جیسے کہ تلیان کی گھنڈیاں پھر میں نے تلیان کو دیکھا کہ وہ تو ایک مشہور لباس ہے کہ جس کو کہ کندھے پر ڈالتے ہیں۔

۵۳۱۹: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیبا ریشم کی قسم کے پہننے کی اجازت عطا نہیں فرمائی لیکن چار انگلی کی۔

۵۳۱۵: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ نَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ وَعَنْ آيَةِ الْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَائِرِ وَالْقَيْبَةِ وَالْأَسْتَبْرَقِ وَالذِّيْبَاجِ وَالْحَرِيرِ۔

باب: الرخصة في لبس الحرير

۵۳۱۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مِمَّنْ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِي قُمْصٍ خَرِيرٍ مِمَّنْ كَانَتْ يَهُمَا۔

۵۳۱۷: أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مِمَّنْ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالزُّبَيْرِ فِي قُمْصٍ خَرِيرٍ كَانَتْ يَهُمَا يَحْكِي۔

۵۳۱۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي عُمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ فَجَاءَ كِتَابُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْخَرِيرَ إِلَّا مَنْ لَسَ لَهُ مِنْهُ شَيْءٌ فِي الْأَخِرَةِ إِلَّا هَكَذَا وَ قَالَ أَبُو عُمَانَ بِأَصْبَعِهِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الْإِبْهَامِ فَرَأَيْتُهُمَا أَزْرًا وَالطَّيَالِسَةَ حَتَّى رَأَيْتُ الطَّيَالِسَةَ۔

۵۳۱۹: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ وَبَرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ح وَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ

قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي
حَصِينٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ عَنْ عُمَرَ
أَنَّهُ لَمْ يُرَخَّصْ لِي الدِّيَاجُ إِلَّا مَوْضِعَ أَرْبَعِ
أَصَابِعٍ۔

خلاصۃ البیان ☆ ریشمی لباس کی اجازت کی وجہ: مذکورہ دونوں حضرات کو خارش اور کھجلی () ہو گئی تھی کیونکہ ریشم پہننے کی وجہ سے جسم میں تکلیف نہیں ہوتی اس وجہ سے رسول کریم ﷺ نے وقتی طور پر مذکورہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ریشم کے لباس کی عارضی اجازت عطا فرمائی تھی اور بعض حضرات فرماتے ہیں جسم میں خارش کے لیے ریشمی لباس فائدہ مند اور آرام دہ ہے اس وجہ سے اجازت عطا فرمائی۔

کپڑے میں ریشم کا جوڑ لگانا: مطلب یہ ہے کہ کسی ضرورت کے تحت اگر کپڑے میں چار انگل ریشمی کپڑے کے ٹکڑے کا جوڑ لگائے تو اس میں حرج نہیں ہے۔ ویسے عمومی طور پر ریشم کا لباس پہننا جائز نہیں ایک اور خرابی اس میں یہ بیان کی جاتی ہے کہ ریشمی لباس پہننے سے انسان میں تکبر پیدا ہو جاتا ہے۔

باب: کپڑوں کے جوڑے پہننا

۵۳۲۰: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا لال رنگ کا لباس پہنے ہوئے بالوں میں کنگھی کئے ہوئے اور میں نے آپ سے زیادہ خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا نہ آپ سے قبل اور نہ بعد۔

باب: یمن کی چادر پہننے سے متعلق

۵۳۲۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کو تمام لباس میں یمن کی چادر زیادہ پسندیدہ تھی۔

باب: زعفرانی رنگ کی ممانعت سے متعلق

۵۳۲۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کو رسول کریم ﷺ نے دیکھا دو کپڑے زعفرانی رنگ کے پہنے ہوئے۔ آپ نے فرمایا یہ کپڑے کفار کے ہیں تم ان کو نہ پہنو۔

۲۳۳۲: بَابُ لِبْسِ الْحَلَلِ

۵۳۲۰: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ مُتَوَجِّهًا لَمْ أَرَقَبْلَةً وَلَا بَعْدَهُ أَحَدًا هُوَ أَجْمَلُ مِنْهُ۔

۲۳۳۳: بَابُ لِبْسِ الْحَبْرَةِ

۵۳۲۱: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ لُثَاذَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَحَبَّ الْبَيَاطِ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَبْرَةُ۔

۲۳۳۵: بَابُ ذِكْرِ النَّهْيِ عَنِ لِبْسِ الْمُعَصْفَرِ

۵۳۲۲: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ خَالِدَ بْنَ مَعْدَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ جَبْرِ بْنَ نَفِيرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ

عَبْدَ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُعْصَرَانِ فَقَالَ هَذِهِ ثِيَابُ الْكُفَّارِ
فَلَا تَلْبَسَهَا۔

۵۳۲۳: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے ایک دن خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے کسم یعنی زعفرانی رنگ میں رنگے ہوئے دو کپڑے پہن کر (بید کیجئے کر) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آ گیا اور آپ نے فرمایا جاؤ تم ان کو پھینک دو۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کو میں کس جگہ پھینکوں؟ آپ نے فرمایا آگ میں۔

۵۳۲۳ أَخْبَرَنِي حَاجِبُ بْنُ سَلِيمَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُعْصَرَانِ فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَذْهَبُ فَاطْرَحَهُمَا عَنْكَ قَالَ آيُنَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فِي النَّارِ۔

۵۳۲۴: حضرت علیؓ نے نقل کیا مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی اور ریشمی لباس اور کسم میں رنگے ہوئے کپڑے سے منع فرمایا اور رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے منع فرمایا۔

۵۳۲۴ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَادٍ قَالَ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ خَاتِمِ الذَّهَبِ وَعَنْ ثَوْبِ الْقَيْسِيِّ وَالْمُعْصَرِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاجِعٌ۔

باب: ہرے رنگ کا لباس پہننا

۵۳۲۵: حضرت ابو رمثہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز دو ہرے رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے باہر تشریف لائے۔

۲۳۲۶: باب لبس الخضر من الثياب
۵۳۲۵ أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو نُوحٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَارِثٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ إِبَادِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ أَبِي رَمْثَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَحْضَرَانِ۔

باب: چادریں پہننے سے متعلق

۵۳۲۶: حضرت خبابؓ بن ارت سے روایت ہے کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کفار و مشرکین کی شکایت کی (یعنی ان کی تکالیف کی جو مختلف طریقے سے وہ مسلمانوں کو پہنچاتے تھے) آپ چادر پر تکیہ لگائے تشریف فرما تھے خانہ کعبہ کے سایہ میں ہم نے عرض کیا آپ ہمارے واسطے خدا سے مدد نہیں مانگتے اور ہم لوگوں کے لئے آپ دعا

۲۳۲۷: باب لبس البرود
۵۳۲۶ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسُ عَنْ حَبَابِ بْنِ الْأَرْتِ قَالَ شَكَّوْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بَرْدَةً لَهُ فِي بَطْنِ الْكُعْبَةِ فَقَلْنَا أَلَا تَسْتَصِيرُ لَنَا إِلَّا تَدْعُو اللَّهَ

لنا۔

نہیں فرماتے۔

۵۳۲۷: حضرت سہل بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک خاتون ایک دن چادر لے کر حاضر ہوئی۔ وہ کس قسم کی چادر تھی تم لوگ واقف ہو؟ یعنی اس کے کونے میں شملہ بنا ہوئے تھے۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اس کو اپنے ہاتھ سے بنا ہے میں یہ آپ کو پہناؤں گی۔ چنانچہ آپ نے اس کو لے لیا آپ کو اس کی ضرورت بھی تھی۔ جس وقت آپ باہر تشریف لاتے تو آپ اسی کا تہہ بند باندھا کرتے تھے۔

۵۳۲۷ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ أَنْبَأَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ بِرِدَّةٍ قَالَ سَهْلٌ هَلْ تَدْرُونَ مَا الرِّدَّةُ قَالُوا نَعَمْ هَذِهِ الشَّمْلَةُ مَنْسُوجٌ لِي حَاشِيَتِهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَسَجْتُ هَذِهِ بِيَدِي أَكْسَوْتُهَا فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ مُحَمَّدٌ مُنْتَجِجًا إِلَيْهَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَرَأَتْهَا لَا زَاوَةَ۔

باب: سفید کپڑے پہننے کے حکم

باب: ۲۳۳۸: الْأَمْرُ بِالْبَيْضِ مِنَ

سے متعلق

الْتِيَابِ

۵۳۲۸: حضرت سرہ جیونہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگ سفید کپڑے پہنا کر اس لیے کہ وہ پاکیزہ اور صاف ہوتے ہیں اور تم لوگ کفن دیا کرو اپنے مردوں کو سفید کپڑوں کا۔

۵۳۲۸ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ أَبِي عَرُوبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبُسْوَا مِنْ بِيَابِكُمْ الْبِيَاضُ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفِنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ قَالَ يَحْيَى لَمْ أَكْتُبْهُ قُلْتُ لِمَ قَالَ اسْتَفْنَيْتُ بِحَدِيثِ تَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ عَنْ سَمُرَةَ۔

۵۳۲۹: حضرت سرہ جیونہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ سفید لباس پہنا کر زندہ لوگ بھی سفید لباس پہنیں اور مردوں کو ان کا کفن دو کیونکہ یہ عمدہ اور بہتر کپڑے ہیں۔

۵۳۲۹ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْبِيَاضِ مِنَ الْبِيَابِ فَلْيَلْبَسْهَا أَحْيَاؤَكُمْ وَكَفِنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ بِيَابِكُمْ۔

باب: قبائ پہننے سے متعلق

باب: ۲۳۳۹: لِبَسِ الْأَقْيَمِيَّةَ

۵۳۳۰: حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے قبائیں تقسیم فرمائیں لیکن حضرت مخرمہ رضی اللہ عنہ کو عنایت نہیں

۵۳۳۰ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمَسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ

فرمائی انہوں نے مجھ سے فرمایا جیسا تم میرے ساتھ چلو اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا لو چنانچہ میں گیا اور میں نے آپ کو بلایا آپ تشریف لائے اور آپ ان ہی قبائوں میں سے ایک قبائے پہنچے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا یہ میں نے تمہارے واسطے چھپا رکھی تھی حضرت محرم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو دیکھا اور پھر اس کو پہن لیا۔

قَمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةَ وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةٌ يَا بَنِي أَنْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْطَلَقْتُ مَعَهُ قَالَ أَدْخُلْ لِمَا دُعِيَ لِي قَالَ لَدَعْوَتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ خَبَأْتُ هَذَا لَكَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَلَبِسَهُ مَخْرَمَةً.

باب: پانچامہ پہننے سے متعلق

۵۳۳۱: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے عرفات میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص تہہ بند نہ پائے تو وہ پانچامہ پہن لے اور جو شخص جوتے نہ پائے (یعنی جس کے پاس جوتے نہ ہوں) تو وہ موزے پہن لے۔

۲۳۵۰: باب لبس السراويل

۵۳۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ.

باب: بہت زیادہ تہہ بند لٹکانے کی ممانعت

۵۳۳۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص اپنی لٹگی (تہہ بند) لٹکایا کرتا تھا کبیر کی وجہ سے تو وہ شخص قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔

۲۳۵۱: باب التغلظ في جر الإذكار

۵۳۳۲: أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَّانٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ بَيْنَا وَجُلُّ نَجْرٌ إِزَارَةٌ مِنَ الْخِيَلَاءِ خَسَفَ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلَّجَلُ لِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

۵۳۳۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کبیر سے اپنے کپڑے لٹکائے تو اللہ عزوجل قیامت کے دن اس کی جانب نہ دیکھے گا۔

۵۳۳۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَشْرُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ جَرَّ تَوْبَةً أَوْ قَالَ إِنَّ الْأَذَى يَجْرُ تَوْبَةً مِنَ الْخِيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۵۳۳۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے کپڑے کو کبیر سے لٹکائے تو اللہ

۵۳۳۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَارِبٍ قَالَ سَمِعْتُ

ابن عمر یحدث أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من جر ثوبه من مخيلة فإن الله عز وجل لم ينظر إليه يوم القيامة۔

عزوجل قیامت کے دن اس کی جانب نہ دیکھے گا۔

۲۳۵۲: باب موضع الإزار

باب: تہہ بند کس جگہ تک ہونا چاہیے؟

۵۳۳۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ مُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ عَنْ جَرِيرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نُدَيْمٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَوْضِعُ الْإِزَارِ إِلَى أَنْصَابِ السَّاقِبِ وَالْعَضَلَةِ فَإِنْ آتَتْ فَاسْفَلْ فَإِنْ آتَتْ فَمِنْ وَرَاءِ السَّاقِ وَلَا حَقَّ لِلْكَفَّيْنِ فِي الْإِزَارِ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ۔

۵۳۳۵: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تہہ بند آدمی پنڈلیوں تک ہونا چاہیے کہ جس جگہ تک (پنڈلیوں کا) بہت گوشت ہے اس جگہ تک اگر اس سے زیادہ چاہے تو اور زیادہ بچا صحیح ہے اگر اس سے زیادہ دل چاہے تو پنڈلیوں کے آخر تک لیکن ٹخنوں کا کوئی حق نہیں ہے تہہ بند میں (مطلب ٹخنے کھلے رہنا ضروری ہیں وہ نہ چھپے)۔

۲۳۵۳: باب ما تحث الكعبين من الإزار

باب: ٹخنوں سے نیچے ازار رکھنے کا حکم (وعید)

۵۳۳۶: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَنْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو يَعْقُوبَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَحْتِ الْكُعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فِيهِ النَّارُ۔

۵۳۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ٹخنوں سے نیچے تہہ بند دوزخ میں داخل ہو گا۔

۵۳۳۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ الْقَطْرِبِيُّ وَقَدْ كَانَ يُخْبِرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكُعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فِيهِ النَّارُ۔

۵۳۳۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹخنوں سے نیچے تہہ بند دوزخ میں داخل ہو گا۔

۲۳۵۴: باب إسبال الإزار

باب: تہہ بند لٹکانے سے متعلق

۵۳۳۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عَقِيلٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَدِّي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

۵۳۳۸: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل تہہ بند لٹکانے والے کی جانب نہیں دیکھے گا۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ
عَزَّوَجَلَّ لَا يَنْظُرُ إِلَى مُسْبِلِ الْإِزَارِ-

۵۳۳۹: حضرت ابو ذر جیسے سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ عزوجل تین آدمیوں سے کلام نہیں فرمائے گا اور نہ ان کو گناہوں سے پاک فرمائے گا اور ان لوگوں کو تکلیف و عذاب ہوگا (ان میں سے) ایک تو وہ شخص جو کہ کسی کو چہمہ دے کر احسان چٹلائے، دوسرا وہ شخص جو کہ تہہ بند یا پانچواں بند وغیرہ لٹکائے اور تیسرا وہ شخص جو کہ جھوٹی قسم کھ کر مال چلائے (فردخت کرے)۔

۵۳۳۹: أَحْبَبْنَا بَشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ
عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مِهْرَانَ
الْأَعْمَشَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسَيْبٍ عَنْ خَرِثَةَ بْنِ
الْحُرَيْرِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةٌ لَا
يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ
وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ الْمَنَانُ بِمَا أَعْطَى وَالْمُسْبِلُ
إِزْرَاهُ وَالْمُنْفِقُ سَلْعَتَهُ بِالْحَلِيفِ الْكَاذِبِ-

۵۳۴۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تہہ بند اور کرتہ اور پگڑی جو کوئی ان تینوں میں سے کسی کو لٹکائے اللہ عزوجل اس کی جانب نہیں دیکھے گا۔

۵۳۴۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ
ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ سَالِمِ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْإِسْبَالُ فِي الْإِزَارِ وَالْقَمِيصِ وَالْعِمَامَةِ مَنْ
جَرَمْنَهَا شَيْئًا خُبَلَاءَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ-

لنگی کرتہ، پگڑی لٹکانا:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں تہہ بند کرتہ اور عمامہ زیادہ لٹکانے کی وعید بیان فرمائی گئی ہے اس سلسلہ میں یہ بات واضح رہنا ضروری ہے کہ تہہ بند اور ازار لٹکانے کی صورت یہ ہے کہ اس کو ٹخنوں سے نیچا کر لے تو یہ عمل گناہ ہے اور کرتہ کا لٹکانا یہ ہے کہ کرتہ تہہ بند سے زیادہ نیچا ہو جائے یعنی اتنا لہبا کرتہ پہن لینا ممنوع ہے اور ناجائز ہے کہ تہہ بند ازار یا پانچواں بند کرتہ کے اندر چھپ جائے یہ بھی گناہ اور سخت ممنوع ہے اس طریقہ سے عمامہ اور پگڑی کا لٹکانا بھی سخت گناہ ہے اور ناجائز ہے اس کا لٹکانا یہ ہے کہ عمامہ کا شملہ بہت لہبا اور دراز کرے اور اس کو سرین تک کر لے جیسا کہ بعض طلاقہ کے لوگوں کی عادت ہوتی ہے یہ تمام طریقے متکبرین کے ہیں ان سے منع کیا گیا ہے اور اس طرح کے اعمال کو ناجائز قرار دیا گیا جیسا کہ مندرجہ ذیل عبارت سے واضح ہے: قوله والمسبيل ازاره لا يجوز الاسبال تحت الكعبين ان كان للخيلاء والقيص كحكم الازار في ان لا يتجاوز اللكعبين والاسبال في العمامة بارحاء العذبات زيادة على العادة عددا و طولا و غايتها الى نصف الظهر والزيادة عليه بدعة ملخصاً حواشی نسائی بحوالہ مرقاة منقول نسائی شریف مطبوعہ (نظامی کان پورس: ۷۸۶)

۵۳۴۱: أَحْبَبْنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَقَبَةَ عَنْ سَالِمِ

۵۳۴۱: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی اپنا کپڑا تلبر سے لٹکانے قیامت کے دن اللہ عزوجل اس شخص کی جانب نہیں دیکھے گا

اس پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا (غیر اختیاری طریقہ سے) میرے تہہ بند کا کونہ نیچے لٹک جاتا ہے لیکن اگر میں اس کا خیال رکھوں تو وہ نہ لٹکے گا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو جو کہ تکبر اور غرور کی وجہ سے یہ حرکت کرتے ہیں (یعنی تکبر کی وجہ سے تہہ بند لٹکتے ہیں)۔

عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخِيَلَاءِ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَحَدَ شِقْمِي إِذَا رَمَى يَسْتَرْجِي إِلَّا أَنْ اتَّعَاهَدَ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَنْتَ مِنْ مِثْنِ يَصْنَعُ ذَلِكَ خِيَلَاءً۔

غیر اختیاری طریقہ سے تہہ بند لٹکنا:

تہہ بند پانچامہ وغیرہ نیچے لٹکا تاکہ جس سے تختے ہی چھپ جائیں گناہ اور ناجائز ہے چاہے تکبر کی وجہ سے ہو یا بغیر تکبر کے کیونکہ عام طور سے اس کی وجہ تکبر ہوتی ہے اس لیے حدیث میں اس کو واضح فرمادیا گیا لیکن اگر بغیر اختیار کے پیٹ بھاری ہونے کی وجہ سے تہہ بند لٹک جائے تو وہ اس وعید میں داخل نہیں ہے۔ مگر اس کی عادت بنانا گناہ ہے اگر لٹک جائے تو فوراً اوپر کر لینا بہترین عمل ہے۔ (جامی)

باب: خواتین کس قدر آچھل لٹکائیں؟

۵۳۳۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی تکبر سے کپڑا نیچے لٹکائے اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہ دیکھے گا (یہ سن کر) حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پر خواتین اپنے دامن کو کیا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اپنے اپنے دامن ایک باشت لٹکائیں۔ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس پر عرض کیا (اس طرح) تو ان کے پاؤں کھل جائیں گے آپ نے فرمایا تو وہ ایک ہاتھ لٹکائیں اس سے زیادہ نہ کریں۔

۵۳۳۳: اُم المؤمنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خواتین کے دامن سے متعلق عرض کیا آپ نے فرمایا وہ اپنے دامن ایک باشت لٹکائیں انہوں نے عرض کیا (اس طرح تو) وہ کھل جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک ہاتھ لٹکائیں اس سے اضافہ نہ کریں۔

۵۳۳۴: اُم المؤمنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول

باب: ذُبُولُ النِّسَاءِ

۵۳۳۲: أَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخِيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ تَصْنَعُ النِّسَاءُ بِذُبُولِهِنَّ قَالَ تُرْجِيهِنَّ شَبْرًا قَالَتْ إِذَا تَنَكَّيْتِ أَقْدَامَهُنَّ قَالَ تُرْجِيهِنَّ ذِرَاعًا لَا تَزِدْنَ عَلَيْهِ۔

۵۳۳۳: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَرْزُوقٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ إِنَّهَا ذَكَرَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذُبُولَ النِّسَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُرْجِيهِنَّ شَبْرًا قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ إِذَا تَنَكَّيْتِ عَنْهَا قَالَ تُرْجِيهِنَّ ذِرَاعًا لَا تَزِيدُ عَلَيْهِ۔

۵۳۳۴: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنُ

کریم ﷺ نے جس وقت تہہ بند کا تذکرہ فرمایا تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا پھر خواتین کیا کریں؟ آپ نے فرمایا وہ ایک بالشت (دامن) لٹکائیں۔ انہوں نے عرض کیا اتنے میں تو ان کے پاؤں کھل جائیں گے۔

۵۳۳۵: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا کوئی خاتون اپنا دامن کتنا لٹکائے؟ آپ نے فرمایا ایک بالشت۔ انہوں نے کہا اس قدر تو کھل جائے گا۔ آپ نے فرمایا ایک ہاتھ سے اضافہ نہ کریں۔

باب: تمام جسم پر کپڑا پینے سے متعلق اس طریقہ سے کہ ہاتھ باہر نہ نکل سکیں ممنوع ہے

۵۳۳۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تمام جسم پر کپڑا پینے سے اور ایک کپڑے میں گوث کر بیٹھنے سے جبکہ شرم گاہ پر کچھ نہ ہو۔

۵۳۳۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے منع فرمایا تمام جسم پر کپڑا پینے سے باقی مضمون سابقہ روایت کے مطابق ہے۔

باب: ایک ہی کپڑے میں گوث مار کر بیٹھنے کی ممانعت سے متعلق

عَبْدُالْجَبَّارِ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا ذُكِرَ لِي الْإِزَارِ مَا ذُكِرَ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَكَيْفَ بِالنِّسَاءِ قَالَ يُرْحَيْنَ شِبْرًا قَالَتْ إِذَا تَبَدُّ وَ أَقْدَامُهُنَّ قَالَ فِدْرَاعًا لَا يَزِدُّنَ عَلَيْهِ.

۵۳۳۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبِيدُاللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَمْ تَجْرُ الْمَرْأَةُ مِنْ ذَيْلِهَا قَالَ شِبْرًا قَالَتْ إِذَا يَنْكُشِفَتْ عَنْهَا قَالَ ذِرَاعٌ لَا تَزِيدُ عَلَيْهَا.

۲۳۵۶: بَابُ النَّهْيِ عَنِ اسْتِمَالِ الصَّمَاءِ

۵۳۳۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَهِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اسْتِمَالِ الصَّمَاءِ وَأَنْ يَحْتَبِيَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ.

۵۳۳۷: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اسْتِمَالِ الصَّمَاءِ وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ.

۲۳۵۷: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ

۵۳۳۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے منع فرمایا تمام جسم پر ایک کپڑا پیٹ لینے سے اور ایک کپڑے میں گوٹہ ہر کر بیٹھنے سے۔

۵۳۳۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَاءِ وَأَنَّ يَحْتَبِيَ لِيَ ثَوْبٍ وَاحِدٍ۔

ایک ادب:

مذکورہ طریقہ سے بیٹھنا منع ہے کیونکہ یہ ایک ایسی نشست ہے کہ انسان اس طرح بیٹھنے سے قیدی کی طرح ہو جاتا ہے اور اس طرح بیٹھنے میں گرنے کا بھی اندیشہ رہتا ہے۔

باب: سیاہ رنگ کا عمامہ باندھنا

۵۳۳۹: حضرت عمرو بن حریث اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو کالے رنگ کا عمامہ باندھے ہوئے دیکھا ہے۔

۲۳۵۸: بَابُ لِبْسِ الْعَمَامَةِ الْحَرَقَانِيَّةِ
۵۳۳۹: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُسَاوِرِ الْوُرَاقِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِمَامَةً حَرَقَانِيَّةً۔

باب: سیاہ رنگ کا عمامہ باندھنا

۵۳۵۰: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس روز مکہ فتح ہوا بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہوئے سیاہ رنگ کا عمامہ باندھے ہوئے۔

۲۳۵۹: بَابُ لِبْسِ الْعَمَامَةِ السُّودِ
۵۳۵۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سُودَاءُ بِغَيْرِ احْرَامٍ۔

۵۳۵۱: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس روز مکہ مکرمہ فتح ہوا تو مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے بغیر احرام کے سیاہ رنگ کا عمامہ باندھے ہوئے۔

۵۳۵۱: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ عَنْ شُرَيْكٍ عَنْ عَمَّارِ الدُّهْنِيِّ عَنْ أَبِي الدُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سُودَاءُ۔

باب: دونوں کندھوں کے درمیان (عمامہ کا) شملہ لٹکانے

سے متعلق

۵۳۵۲: حضرت عمرو بن أمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ گویا میں اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھ رہا ہوں آپ

۲۳۶۰: بَابُ إِرْحَاءِ طَرَفِ الْعِمَامَةِ بَيْنَ

الْكَتِفَيْنِ

۵۳۵۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُسَاوِرِ الْوُرَاقِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عُمَرَ

کالے رنگ کا عمامہ باندھے ہوئے تھے اور اس کا شملہ دونوں
موتڑھوں کے درمیان لٹک رہا تھا۔

ابن اُمیَّة عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَاتَبِي أَنْظِرُ السَّاعَةَ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمَنِيرِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ
قَدْ أَرَحَى طَرَفَهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ۔

باب: تصاویر کے بیان سے متعلق

۲۳۶ باب التّصاویر

۵۳۵۳: حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فرشتے اس مکان میں داخل نہیں ہوتے
کہ جہاں پر کتا ہو یا تصویر ہو۔

۵۳۵۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ
الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ۔

۵۳۵۴: حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم
ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ فرشتے اس مکان میں داخل نہیں
ہوتے کہ جہاں پر کتا ہو یا کوئی تصویر ہو۔

۵۳۵۴: أَبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي
الشَّوَارِبِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ
الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ
لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ
تَمَائِيل۔

۵۳۵۵: حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت
ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے تو اس وقت انہوں
نے ان کے پاس حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو پایا۔ حضرت ابو طلحہ
رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم فرمایا کہ وہ ان کے نیچے سے بچھوٹا نکال دے۔
حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کس وجہ سے؟ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے
فرمایا اس میں تصاویر ہیں اور رسول کریم ﷺ نے جو ارشاد فرمایا ہے
اس سے تم واقف ہو۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ نے یہ بھی تو
فرمایا ہے کہ اگر کسی کپڑے میں تصاویر کے نقش ہوں تو اس میں کوئی
حرج نہیں ہے۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں لیکن مجھ کو اچھی
طرح سے علم ہے کہ کسی بھی قسم کی تصویر نہ رکھو۔

۵۳۵۵: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنُ
قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ
يَعُودُهُ فَوَجَدَ عِنْدَهُ سَهْلَ بْنَ حَنْبَلٍ فَأَمَرَ أَبُو
طَلْحَةَ إِنْسَانًا يَنْزِعُ نَمَطًا تَحْتَهُ فَقَالَ لَهُ سَهْلٌ لِمَ
تَنْزِعُ قَالَ لِأَنَّ فِيهِ تَصَاوِيرًا وَقَدْ قَالَ فِيهَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ عَلِمْتَ قَالَ أَلَمْ
يَقُلْ إِلَّا مَا كَانَ رَقْمًا فِي تَوْبٍ قَالَ بَلَى وَلَكِنَّهُ
أَطِيبَ لِنَفْسِي۔

تصاویر کی حرمت:

شریعت میں ہر قسم کی تصاویر یعنی ہر ایک قسم کی جاندار شے کی تصویر حرام ہے چاہے وہ تصویر کسی جانور کی ہو یا انسان کی ہو
اور ہاتھ سے بنائی گئی ہو یا کمرہ کے ذریعہ بنائی ہو یا جو ہر صورت اس کا استعمال ناجائز اور حرام ہے البتہ اس قدر چھوٹی تصویر جیسے کہ

سکہ وغیرہ پر ہوتی ہے اور جو کہ تصویر نہ معلوم ہوتی ہو اور وہ تصویر بستر تک وغیرہ پر ہو اس کی گنجائش ہے لیکن جو تصویر پردہ پر ہو یا دیوار یا چھت پر ہو وہ سب حرام ہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل عبارت سے واضح ہے: قوله صورة اى الحيوان على نشئ مرتفع لاجدار والسقف والستور الاعلى البساط و موضع الاقدام مرقات منقول زہر الربی علی النسائی ص: ۷۸ مطبوعہ نظامی کان پور) واضح رہے کہ شریعت میں تصویر کا اطلاق سر پر ہوتا ہے عام کتب فقہ میں تصویر کی اس طرح تعریف کی گئی التصویر الرائی (قواعد الفقہ) اور شریعت میں حرمت اور نہمانعت جاندار کی تصویر کی ہے یعنی اگر غیر جاندار شے جیسے مکان دریا سمندر پہاڑ وغیرہ کی تصویر ہو تو وہ جائز ہے اس طرح سے بغیر سر کی تصویر ہو وہ بھی درست اور جائز ہے اور کتب التصویر احکام التصویر مصنف حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ میں اس مسئلہ کی کافی تفصیل ہے۔

۵۳۵۶: حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فرشتے اس مکان میں داخل نہیں ہوتے کہ جس میں تصویر ہو (راوی) بسر جو کہ اس حدیث شریف کے روایت کرنے والے ہیں انہوں نے فرمایا ایک مرتبہ حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ یہاں پر گئے تو ہم لوگ ان کی مزاج پرسی کے لیے گئے ان کے (مکان کے) دروازہ پر ایک پردہ لٹک رہا تھا کہ جس پر کہ تصویر تھی میں نے حضرت عبید اللہ سے عرض کیا حضرت زید نے تصویر کے متعلق ہم سے کہا کہ پہلے دن حضرت عبید اللہ نے کہا کیا تم نے نہیں سنا انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر کسی کپڑے پر تصویر بنی ہو تو اس میں حرج نہیں ہے۔

۵۳۵۶: أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَكْبُرٌ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ قَالَ بُسْرٌ نَمَّ اشْتَكَى زَيْدٌ لَعُدْنَاهُ فَإِذَا عَلَى بَابِهِ بَسْرٌ فِيهِ صُورَةٌ قُلْتُ لِعَبِيدِ اللَّهِ الْخَوْلَانِيُّ أَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّورَةِ يَوْمَ الْأَوَّلِ قَالَ قَالَ عَبِيدُ اللَّهِ أَلَمْ تَسْمَعْهُ يَقُولُ إِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ.

۵۳۵۷: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے (ایک روز) کھانا بنایا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مدعو کیا آپ تشریف لائے تو آپ نے ایک پردہ دیکھا کہ جس پر تصاویر تھیں آپ باہر تشریف لے گئے اور فرمایا فرشتے اس مکان میں نہیں داخل ہوتے جس میں تصویریں ہوں۔

۵۳۵۷: أَخْبَرَنَا مَسْعُودُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ صَعْتُ طَعَامًا فَذَعَوْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَبَاءَ فَدَخَلَ فَرَأَى بَسْرًا فِيهِ تَصَاوِيرٌ فَخَرَجَ وَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ تَصَاوِيرٌ.

۵۳۵۸: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور پھر اندر تشریف لائے میں نے ایک پردہ لٹکایا تھا کہ جس میں گھوڑوں کی تصاویر تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھ تو فرمایا تم اس کو نکال ڈالو۔

۵۳۵۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خُرُوجًا ثُمَّ دَخَلَ وَ قَدْ عَلَّقْتُ قِرَامًا فِيهِ الْخَيْلُ أَوْلَاتُ الْأَجْبَحَةِ قَالَتْ فَلَمَّا رَأَاهُ قَالَ أَنْزِعِيه.

۵۳۵۹: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

۵۳۵۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزْزِيعٍ قَالَ

لوگوں کے پاس ایک پردہ تھا کہ جس پر کہ چیزوں کی تصاویر تھیں جس وقت کوئی اندر داخل ہوتا تو پردہ سامنے کی طرف ہوتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! تم اس کو پلٹ دو اس لیے کہ جس وقت میں اندر داخل ہوتا ہوں اور اس کو دیکھتا ہوں تو مجھ کو دنیایا دآتی ہے اور ہم لوگوں کے پاس ایک چادر تھی کہ جس پر نقش تھے ہم لوگ اس کو پہنا کرتے تھے ہم نے اس کو نہیں کاٹا۔

۵۳۶۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے مکان میں ایک کپڑا تھا کہ جس پر تصاویر تھیں میں نے اس کو (ایک دن) روشن دان پر لٹکا دیا اس طرف حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرماتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! تم اس کو ہٹا دو میں نے اس کو اتار کر اس کے ٹکے بنا لیے۔

۵۳۶۱: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک پردہ لٹکایا جس میں تصاویر تھیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے اور آپ نے اس کو اتار دیا۔ پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس کو کاٹ کر اس کے دو ٹکے بنا لیے۔ مجلس میں سے ایک شخص نے عرض کیا جس کا نام ربیعہ بن عطاء تھا اس نے کہا میں نے ابو محمد یعنی حضرت قاسم سے سنا انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سہارا لگائے ہوئے تھے۔

باب: سب سے زیادہ عذاب میں مبتلا لوگ

۵۳۶۲: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے (واپس) تشریف لائے میں نے ایک پردہ لٹکایا تھا روشن دان پر جس پر کہ تصویریں تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اتار دیا اور فرمایا سب سے زیادہ قیامت کے دن

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَزْرَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيهِ تَمَثَالٌ طَيْرٍ مُسْتَقْبِلَ الْبَيْتِ إِذَا دَخَلَ الدَّخِيلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ خَوِّلِيهِ فَإِنِّي كَلَّمَا دَخَلْتُ فَرَأَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا قَالَتْ وَ كَانَ لَنَا لَيْفَةٌ لَهَا عَلَمٌ فَكَانَا نَلْبَسُهَا فَلَمْ نَقْطَعْهُ۔

۵۳۶۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ بِحَدِيثٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لِي بِنْتِي تَوْبٌ فِيهِ تَصَاوِيرٌ فَجَعَلْتُهُ إِلَى سَهْوَةٍ فِي الْبَيْتِ لَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَخْبِرِي عَنِّي فَنَزَعْتُهُ فَجَعَلْتُهُ وَسَائِدًا۔

۵۳۶۱: أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌ وَ قَالَ حَدَّثَنَا مَكْحَرٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا نَصَبَتْ سِتْرًا فِيهِ تَصَاوِيرٌ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَعَهُ فَقَطَعْتُهُ وَ سَادَتَيْنِ قَالَ رَجُلٌ فِي الْمَجْلِسِ حِينَئِذٍ يُقَالُ لَهُ رَبِيعَةُ بْنُ عَطَاءٍ أَنَا سَمِعْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ يَعْنِي الْقَاسِمَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْتَفِقُ عَلَيْهِمَا۔

۲۳۶۱: باب ذکر أشد الناس عذاباً

۵۳۶۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَ قَدْ سَتَرْتُ بِقِرَامٍ عَلَى سَهْوَةٍ لِي فِيهِ تَصَاوِيرٌ

ان لوگوں کو عذاب ہوگا جو کہ اللہ عزوجل کی مخلوق کی شکل و صورت بناتے ہیں۔

۵۳۶۳: ترجمہ سابقہ روایت کے مطابق ہے لیکن اس روایت میں اس قدر اضافہ ہے کہ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ کو دیکھا تو آپ کے چہرہ انور کا رنگ تبدیل ہو گیا (یعنی غصہ کی وجہ سے آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا) پھر آپ نے اس کو اپنے ہاتھ سے چاک کر دیا۔

فَنَزَعَهُ وَ قَالَ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهَوْنَ بِمَخْلُقِ اللَّهِ۔

۵۳۶۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُوَيْبَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ قَدْ سَعَرْتُ بِقِرَامٍ فِيهِ تَمَائِيلٌ فَلَمَّا رَأَاهُ تَلَوْنَ وَجْهَهُ ثُمَّ هَتَكَهُ بِيَدِهِ وَ قَالَ إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُشَبِّهُونَ بِمَخْلُقِ اللَّهِ۔

باب: تصویر سازی کرنے والوں کو قیامت کے دن کس

۲۳۶۳: باب ذِكْرُ مَا يَكْلَفُ أَصْحَابُ

طرح کا عذاب ہوگا؟

الصُّورِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۵۳۶۳: حضرت نضر بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اس دوران عراق کا ایک شخص آیا اور عرض کرنے لگا میں تصویر سازی کا کام کرتا ہوں اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے فرمایا تم میرے پاس آ جاؤ میرے پاس آ جاؤ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو کوئی دنیا میں کوئی تصویر بنائے تو قیامت کے دن اس کو حکم ہوگا اس میں روح ڈالنے کا اور وہ اس میں روح نہ ڈال سکے گا۔

۵۳۶۳: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ آتَاهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَقَالَ إِنِّي أُصَوِّرُ هَذِهِ النَّصَائِرَ فَمَا تَقُولُ فِيهَا فَقَالَ أَذْنُهُ أَذْنُهُ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فِي الدُّنْيَا كَلَّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَنْفَخَ فِيهَا الرُّوحَ وَ لَيْسَ بِنَافِخٍ۔

۵۳۶۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی تصویر بنائے گا تو اس کو عذاب ہوگا یہاں تک کہ وہ اس میں روح ڈالے اور وہ اس میں روح نہ ڈال سکے گا۔

۵۳۶۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً عَذَّبَ حَتَّى يَنْفَخَ فِيهَا الرُّوحَ وَ لَيْسَ بِنَافِخٍ لَهَا۔

خلاصہ الباب ☆ فوٹو گرافی: شکل و صورت بنانے سے مراد جاندار کی تصویر بنانا ہے یعنی فوٹو گرافی () کرنا اور تصویر کشی کرنا یہ تمام امور مذکورہ وعید میں شامل ہیں۔

فوٹو بنانے والے کی سزا: مطلب یہ ہے کہ روح نہ ڈال سکنے کی وجہ سے اس کو اور زیادہ عذاب ہوگا کیونکہ روح ڈالنا خالق کا کام ہے اور اس نے تصویر بنا کر اللہ عزوجل سے مقابلہ کی کوشش کی۔

۵۳۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی تصویر بنائے گا تو اس کو عذاب ہوگا یہاں تک کہ وہ اس میں روح ڈالے اور وہ شخص اس میں روح نہ ڈال سکے گا۔

۵۳۶۶: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانٌ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً كُتِفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَنْفَخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ۔

۵۳۶۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ تصویر سازی کرنے والے لوگ عذاب میں مبتلا ہوں گے اور قیامت کے دن ان سے بہا جانے کا کہ تم اس و زندہ کرو جن کو تم نے بنایا ہے (یعنی اپنی بنائی ہوئی تصویر میں روح ڈالو)۔

۵۳۶۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّورِ الَّذِينَ يَصْعَقُونَهَا يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ۔

۵۳۶۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جو کہ مندرجہ بالا روایت کے مطابق ہے۔

۵۳۶۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّورِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ۔

۵۳۶۹: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا قیامت کے دن شدید ترین عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی صورتیں بناتے ہیں (یعنی تصویر سازی کرتے ہیں)۔

۵۳۶۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ يَمَّانَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهَوْنَ اللَّهَ فِي خَلْقِهِ۔

باب: کن لوگوں کو شدید ترین عذاب ہوگا؟

۵۳۷۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شدید عذاب قیامت کے دن تصویر بنانے والے لوگوں کو ہوگا۔

۲۳۶۴: باب ذِکْرُ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا

۵۳۷۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ
عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ وَقَالَ أَحْمَدُ
الْمُصَوِّرِينَ-

۵۳۷۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل امین
علیہ السلام نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر داخل ہونے کی
اجازت طلب فرمائی۔ آپ نے فرمایا آ جاؤ۔ انہوں نے فرمایا میں کس
طریقہ سے آؤں اس جگہ تو پردہ لٹکا ہوا ہے جس پر کہ تصاویر ہیں تم یا تو
ان تصاویر کا سر قلم کر دو یا ان (چادروں) کو بچھا دو تا کہ وہ تصاویر روند
دی جائیں کیونکہ ہم فرشتے اس جگہ پر نہیں جاتے جہاں پر تصاویر
ہوں۔

۵۳۷۱: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ
أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
اسْتَأْذَنَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ
أَدْخُلْ فَقَالَ كَيْفَ أَدْخُلُ وَ لِي بَيْنَكَ بَيْتٌ فِيهِ
تَصَاوِيرٌ فِيمَا أَنْ تَقْطَعَ رُؤُسَهَا أَوْ تَجْعَلَ بِسَاطًا
يُوطَأُ فَإِنَّا مَعْشَرَ الْمَلَائِكَةِ لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ
تَصَاوِيرٌ-

باب: اوڑھنے کی چادر سے متعلق

۲۳۶۵: بَابُ اللَّحْفِ

۵۳۷۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
ہماری اوڑھنے کی چادروں میں نماز نہیں پڑھتے۔

۵۳۷۲: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ
حَبِيبٍ وَ مُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ
مُحَمَّدِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيبٍ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيَ لِي لِحْفِنَا قَالَ سُفْيَانُ مَا لِحْفِنَا-

باب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے کیسے تھے؟

۵۳۷۳: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے میں دو تھے تھے۔

۲۳۶۶: بَابُ صِفَةِ نَعْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
۵۳۷۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ
قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ نَعْلَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهَا قَبْلَانِ-

خلاصہ الباب: مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر ایک جوتے میں ایک تھے میں ایک انگوٹھا اور اس کے نزدیک والی انگلی
ڈالتے اور دوسرے تھے میں پاؤں مبارک کی باقی انگلیاں ڈال لیتے۔

۵۳۷۴: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا
صَفْوَانُ ابْنُ عِيْسَى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ
عَنْ عَمْرِو بْنِ أَرْوَمٍ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
قَبْلَانِ-

۲۳۶۷: بَابُ ذِكْرِ النَّهْيِ عَنِ الْمَشْيِ فِي نَعْلِ وَاحِدَةٍ

نعل واحدہ

۵۳۷۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْقَطَعَ بِسُوءِ نَعْلِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتَّى يَصْلِحَهَا۔

۵۳۶۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلَى جَبْهَتِهِ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ تَزْعُمُونَ أَنِّي أَكْذِبُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا انْقَطَعَ بِسُوءِ نَعْلِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي الْأَخْرَافِ حَتَّى يَصْلِحَهَا۔

باب: ایک جوتہ پہن کر چلنا ممنوع ہونے

سے متعلق

۵۳۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس وقت تم میں سے کسی کے ایک جوتہ کا تسموٹ جائے تو ایک جوتے میں نہ چلے جس وقت تک کہ اس کو ٹھیک نہ کر لے۔

۵۳۶۷: حضرت ابو رزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ اپنی پیشانی پر ہاتھ پھیرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اے عراق کے رہنے والو! تم لوگ سمجھتے ہو کہ میں رسول کریم ﷺ پر جھوٹ بول رہا ہوں (یعنی آپ کی طرف جھوٹی بات کی نسبت کر رہا ہوں) میں شہادت دیتا ہوں میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا۔ آپ فرماتے تھے جب تمہارے میں سے کسی کے جوتے کا تسموٹ جائے تو وہ دوسرا جوتہ پہن کر نہ چلے جب تک اس کو ٹھیک نہ کر لے۔

۲۳۶۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَلْطَائِعِ

۵۳۷۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبِي الْوَزِيرِ أَبُو مُطَرِّفٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اضْطَجَعَ عَلَى بَطْنِ فَعْرِقٍ لَقِئَتْهُ أُمُّ سَلِيمٍ إِلَى عَرَفَةَ فَتَشَفَّتْهُ فِي قَارُورَةٍ فَرَأَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا هَذَا الَّذِي تَصْنَعِينَ يَا أُمَّ سَلِيمٍ قَالَتْ أَجْعَلُ عَرَقَكَ فِي طَبِيئِي فَصَحِّحَكَ النَّبِيُّ ﷺ۔

باب: کھالوں پر بیٹھنا اور لیٹنا

۵۳۷۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک کھال پر لیٹے۔ آپ کو پینہ آگیا تو حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا اٹھ گئیں اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پینہ کو ایک جگہ کر کے ایک شیشی میں بھرنے لگیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا تم یہ کیا کر رہی ہو اے اُم سلمہ! اس پر انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا (مبارک) پینہ میں اپنی خوشبو میں ملاؤں گی یہ بات سن کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے۔

خلاصہ الباب ☆ حضور اقدس ﷺ کا پینہ مبارک بھی خوشبودار تھا اس کی ایک اپنی منفرد خوشبو تھی جو کہ کسی بھی پھول یا مشب و عنبری نہ تھی بلکہ ان سے بڑھ کر تھی گویا کہ دنیا کی کوئی بھی خوشبو آنحضرت ﷺ کے پینہ مبارک کی خوشبو کا مقابلہ نہیں کر سکتی چونکہ

آپ کے پسینہ میں ایک عجیب پرکشش لطیف اور روح کو تسکین دینے والی ممتاز خوشبو تھی۔

کس قدر خوش بخت اور خوش نصیب ہیں حضرت ام سلمہؓ چہنہا کہ جنہوں آنحضرت ﷺ کے خوشبودار پسینہ مبارک کو شیشی میں بھر لیا اور ان کے اس عمل پر رسول اللہ ﷺ کا مسکرانا گویا کہ جنت کی زیارت کر ادینے کے مترادف ہے جس کسی کو جس قدر آنحضرت ﷺ سے محبت ہوگی جنت میں اعلیٰ درجہ پر جائز ہوگا۔ (جامی)

باب: خدمت کیلئے ملازم رکھنا اور سواری رکھنے سے متعلق

۵۳۷۸: حضرت سرہ بن سہم سے روایت ہے کہ میں ابوہاشم کی خدمت میں حاضر ہوا وہ دما میں مبتلا تھے کہ اس دوران معاویہؓ نے ان کی عیادت کیلئے تشریف لے آئے۔ ابوہاشمؓ روئے لگے۔ معاویہؓ نے فرمایا: تم کس وجہ سے رورہے ہو کیا کچھ درد اور تکلیف ہے یا تم دنیا کی وجہ سے رورہے ہو؟ دنیا تو اچھی گنہگارنی۔ انہوں نے کہا یہ کوئی خاص بات نہیں رسول کریم ﷺ نے مجھ کو ایک نصیحت فرمائی تھی میں چاہتا ہوں کہ میں اس کی اتباع کروں۔ آپ نے فرمایا کہ تم ایسے مال دیکھو گے کہ جو لوگوں کو تقسیم کیا جائے گا (یعنی مال خیریت) لیکن تم کو خدمت کے لیے ایک ملازم اور راہ خدا میں جانے کے لیے ایک سواری کافی ہے لیکن میں نے جس وقت مال پایا تو میں نے اس کو اکٹھا کر لیا۔

باب: تلوار کے زیور سے متعلق

۵۳۷۹: حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن سہل سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی کٹوری چاندی کی تھی۔

۵۳۸۰: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی تلوار کی کٹوری چاندی کی تھی اور اس کی درمیان میں چاندی کے حلقے تھے۔

۵۳۸۱: حضرت سعید بن الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی کٹوری چاندی کی تھی۔

باب: لال رنگ کے زین پوش کے استعمال

۲۳۶۹: بَابِ اتِّخَاذِ الْخَادِمِ وَالْمَرْكَبِ

۵۳۷۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ عَنْ جَرِيرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ سَعْرَةَ بْنِ سَهْمٍ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ نَزَلَتْ عَلَيَّ أَبِي هَاشِمٍ بِنِ عُبَيْةٍ وَهُوَ طَعِيمٌ فَاتَاهُ مُعَاوِيَةُ بِعُوْذَةِ أَبِي هَاشِمٍ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ مَا يَبْكِيكَ أَوْجَعُ يَبْكِيكَ أَمْ عَلَى الدُّنْيَا فَقَدْ ذَهَبَ صَفْرُهَا قَالَ كَلُّ لَا وَلَيْكِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدًا إِلَى عَهْدًا وَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ تَبِعْتُهُ قَالَ إِنَّهُ لَعَلَّكَ تُدْرِكُ أَمْوَالًا تَقْسَمُ بَيْنَ أَقْوَامٍ وَأَنْتَما يَكْفِيكَ مِنْ ذَلِكَ خَادِمٌ وَ مَرْكَبٌ لِي سَبِيلَ اللَّهِ فَأَذْرَكْتُ لِحَمَمَتِ.

۵۳۷۹: بَابِ حِلْيَةِ السِّيفِ

۵۳۷۹: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا جُبَيْسُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ قَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ مِنْ فِضَّةٍ. ۵۳۸۰: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَامٌ وَ جَرِيرٌ قَالَ لَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ نَعْلُ سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ فِضَّةٍ وَ قَبِيْعَةُ سَيْفِهِ فِضَّةٌ وَ مَا بَيْنَ ذَلِكَ حِلْقُ فِضَّةٍ. ۵۳۸۱: أَخْبَرَنَا قَبِيْعَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ كَانَتْ تَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ فِضَّةٍ.

۲۳۷۱: بَابِ النَّهْيِ عَنِ الْجُلُوسِ عَلَى

الْمَيَائِرِ مِنَ الْأَدْوَانِ

کی ممانعت

۵۳۸۲ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَةَ بِنْتُ كُتَيْبٍ عَنْ أَبِي عَنِّي قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلِ اللَّهُمَّ سِدِّدِي وَ نَهَانِي عَنِ الْجُلُوسِ عَلَى الْمَيَائِرِ وَالْمَيَائِرِ قَيْسِي كَأَنَّكَ تَصْنَعُهُ الْبِئْسَاءُ لِعَوْرَتِيهِنَّ عَلَى الرَّجُلِ كَالْقَطَائِفِ مِنَ الْأَرْجَوَانِ

۵۳۸۲: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے مجھ سے فرمایا کہ تم اس طریقہ سے کہو کہ یا اللہ! مجھ کو مضبوط اور مستحکم رُود اور مجھ کو راستہ دکھلا دے اور آپ نے مجھ کو میاثر نامی کپڑے پر بیٹھنے سے منع فرمایا یہ کپڑا خواتین اپنے شوہروں کے لئے پالان پر ڈالنے کے لئے بنایا کرتی تھیں۔

خلاصہ الباب ☆ میاثر کیا ہے؟ یہ ریشمی کپڑے کی قسم ہے جو کہ پالان وغیرہ پر ڈالنے کیلئے استعمال ہوتا ہے جس طرح سے کہ چادریں استعمال کی جاتی ہیں بہر حال میاثر پر بیٹھنے سے منع فرمایا گیا چونکہ انسان میں اس کے استعمال سے تکبر پیدا ہوتا ہے۔

باب ۲۳۷۲: الْجُلُوسِ عَلَى الْكُرْسِيِّ

باب: کرسیوں پر بیٹھنے سے متعلق

۵۳۸۳ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةَ عَنْ حَمِيدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ قَالَ أَبُو رِفَاعَةَ أَتَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجُلٌ غَرِيبٌ جَاءَ يَسْأَلُ عَنْ دِينِهِ لَا يَدْرِي مَا دِينُهُ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَتَوَكَّلَ خُطْبَتَهُ حَتَّى اتَّهَى إِلَيَّ فَأَتَيْتُ بِكُرْسِيِّ حِلْتُ قَوَائِمَهُ خَدِيدًا فَقَعَدَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَجَعَلَ يُعَلِّمُنِي مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ ثُمَّ أَتَى خُطْبَتَهُ فَأَتَمَّهَا

۵۳۸۳: حضرت حمید بن ہلال سے روایت ہے کہ ابو رفاعہ نے بیان کیا کہ میں نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ خطبہ میں مشغول تھے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! ایک مسافر حاضر ہوا ہے وہ دین سے متعلق دریافت کر رہا ہے اس کو علم نہیں۔ یہ سن کر نبیؐ روانہ ہوئے اور خطبہ چھوڑ دیا یہاں تک کہ آپ میرے پاس تشریف لائے اس وقت ایک کرسی پیش کی گئی میرا خیال ہے کہ اس کرسی کے پاؤں لوہے کے بنے ہوئے تھے۔ نبیؐ اس پر بیٹھ گئے اور آپ مجھ کو سکھانے لگے جو کہ اللہ نے آپ کو سکھایا تھا پھر آپ واپس ہو گئے اور آپ نے خطبہ مکمل کیا۔

باب ۲۳۷۳: إِتْخَاذُ الْقِيَابِ الْحُمْرِ

باب: لال رنگ کے خیموں کے استعمال سے متعلق

۵۳۸۴ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَرْرَاقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ أَبِي حُرَيْثَةَ عَنْ أَبِي جَحْفَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِالنُّضْحَاءِ وَهُوَ فِي قَبَةِ حَمْرَاءَ وَ عِنْدَهُ نَاسٌ يَسِيرٌ فَجَاءَ ذِي بِلَالٍ فَأَذَّنَ فَجَعَلَ يَتَّبِعُ قَاهُ هَهُنَا وَهَهُنَا

۵۳۸۴: حضرت ابو حنیفہؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریمؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مقام) بطحا میں تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کچھ لوگ تھے کہ اس دوران حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے اذان دی آپ ان کے منہ کی اتباع فرما رہے تھے۔

خلاصہ الابواب: مذکورہ بالا روایت (۵۳۸۴) سے کرسی پر بیٹھنے کا ثبوت ملتا ہے اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ کرسی ضروری کام کی وجہ سے خطبہ روک دینا شرعاً مذموم نہیں ہے۔ اتباع کا مطلب یہ ہے کہ حضرت بلالؓ جیسی جو کلمات اذان اور جس طریقہ سے کلمات اذان پڑھتے جاتے اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی کلمات اذان پڑھتے اور حضرت بلالؓ جیسی کی تقلید فرماتے۔

(۴۹)

کتاب آداب القضاة

قاضیوں کی تعلیم کی بابت احادیث مبارکہ

باب: عادل حاکم کی تعریف اور منصف حاکم کی

باب: ۲۳۷۳: فَضْلُ الْحَاكِمِ الْعَادِلِ فِي

فضیلت

حُكْمِهِ

۵۳۸۵: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو لوگ انصاف کرتے ہیں وہ اللہ عزوجل کے پاس نور کے منبروں پر ہوں گے یعنی اللہ عزوجل کے دائیں جانب ہوں گے یعنی جو لوگ اپنے فیصلہ میں لوگوں کے ساتھ اور اپنے گھر والوں (متعلقین اور ماتحت لوگوں) کے ساتھ انصاف کرتے ہیں اور جن امور میں ان کو اختیار حاصل ہے (اس میں انصاف سے کام لیتے ہیں) حضرت محمد اس نے روایت سے متعلق فرمایا: اللہ عزوجل کے دونوں ہاتھ ہیں۔

۵۳۸۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ سَعِيدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُفْبَانٌ عَنْ عَمْرِو ح وَ أَبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ ابْنِ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْمُقْسِطِينَ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ عَلَى يَمِينِ الرَّاحِمِينَ الَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ وَمَا وَلَوْ قَالَ مُحَمَّدٌ لِي حَدِيثُهُ وَكَلَّمْنَا يَدِيهِ يَمِينًا۔

انصاف نہ کرنے والا حکمران:

انصاف ایک عظیم روشنی ہے نا انصافی بہت بڑی ظلمت اور تاریکی ہے اور حق تعالیٰ جل شانہ کو بہت ہی ناپسند ہے۔ انصاف کرنے والا حکمران اللہ کی رحمت میں ہوگا اور نا انصافی کرنے والا حکمران آخرت میں مثل بازو کے ساتھ حق جل مجدہ کے سامنے مجرم اعظم کی شکل میں کھڑا ہوگا اس پر ندامت و شرمساری کے آثار خوب نمایاں ہوں گے آج دنیا میں جس کے ہاتھ بادشاہی ہو وہ یوں سمجھتا ہے بس اب مجھ سے کوئی پوچھنے والا نہیں انصاف کرنا تو درکنار اس کا تصور بھی اس کے ہاں محال ہو جاتا ہے۔ بیروز نا انصافی کا ایک نیا باب رقم ہوتا ہے مگر بہت قلیل حکمران ہیں جو کہ دامن انصاف کو قائم رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ تمام حکمرانوں کو انصاف کا علم بلند کرنے کی توفیق دیں آمین۔ (جامی)

باب: ۲۳۷۵: الْإِمَامُ الْعَادِلُ

باب: انصاف کرنے والا امام

۵۳۸۶: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ وَ شَابٌ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ رَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ فِي خَلَاءٍ لِقَاعَتِ عَيْنَاهُ وَ رَجُلٌ كَانَ قَلْبُهُ مُعَلَّقًا فِي الْمَسْجِدِ وَ رَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ رَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَ جَمَلٍ إِلَى نَفْسِهَا فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَ رَجُلٌ نَعَتْهُ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ بِسَمَائِهِ مَا صَنَعَتْ يَمِينُهُ۔

۵۳۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سات اشخاص کو اللہ عزوجل اس دن سایہ میں رکھے گا کہ جس دن کسی کا سایہ نہ ہوگا علاوہ اس کے (یعنی اللہ عزوجل کے علاوہ) ایک تو انصاف کرنے والے امام (اور حاکم کو) دوسرے اس جوان شخص کو جو کہ عبادت الہی میں آگے بڑھتا جائے (یعنی نوجوان ہو کر عبادت میں خوب مشغول رہے) تیسرے وہ شخص کہ جس نے تہائی میں اللہ عزوجل کو یاد کیا تو اس کی آنکھیں بھر گئیں اور آنکھوں سے آنسو نکل پڑے (یعنی گناہوں کو یاد کر کے خوب روئے) چوتھے اس شخص کو کہ جس کا دل مسجد میں لگا ہو (یعنی بظاہر وہ شخص دنیاوی کام میں مشغول ہے لیکن اس کی توجہ نماز کی طرف ہے) پانچویں ان دو شخصوں کو جو کہ اللہ عزوجل کے لیے ایک دوسرے کے ساتھی اور دوست ہیں (نہ کہ دنیاوی مقصد کے لیے) چھٹے اس شخص کو اللہ عزوجل قیامت کے دن سایہ عطا فرمائے گا) کہ جس کو باوجاہت حسین و جمیل خاتون زنا کاری کے لیے بلائے اور وہ شخص خوف خداوندی کی وجہ سے ہار رہے اور ساتویں اس شخص کو جس نے راہ خدا میں صدقہ کیا اور اس کو اسی قدر غفلت رکھا کہ ہاتھ کو بھی خبر نہ ہوئی کہ دائیں ہاتھ نے کیا کیا۔

چھپا کر صدقہ کی فضیلت:

مذکورہ بالا حدیث احادیث کی دیگر کتب میں بھی بیان فرمائی گئی ہے اور حدیث مذکورہ کے آخری الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ بہت زیادہ چھپا کر صدقہ کیا اور کسی کو بھی اس کی خبر نہ ہوئی اور ایسے ہی صدقہ کی فضیلت ہے اور جس صدقہ میں ریا کاری ہو یا صدقہ کے احسان بتلایا جائے تو ایسا صدقہ باعث ثواب نہیں بلکہ باعث وبال ہے۔

باب: ۲۳۷۶: الْإِصَابَةُ فِي الْحُكْمِ

باب: اگر کوئی شخص صحیح فیصلہ کرے

۵۳۸۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۵۳۸۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت کوئی حاکم غور و فکر کے بعد کوئی حکم کرے پھر وہ حکم ٹھیک ہو تو اس کو دو گنا اجر ہے اور جو شخص غور و فکر کرے (اپنے خیال میں صحیح فیصلہ کرے) لیکن وہ فیصلہ صحیح نہ ہو جب بھی اس کے

لیے ثواب ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ
فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا جُتِهَدَ فَأَخْطَا فَلَهُ أَجْرٌ۔

باب: جو کوئی قاضی بننے کی آرزو کرے اس کو کبھی قاضی نہ

۲۳۷۷: بَابُ تَرْكِ اسْتِعْمَالِ مَنْ يَحْرُصُ

بنایا جائے

عَلَى الْقَضَاءِ

۵۳۸۸: حضرت ابو موسیٰ جی ہنڈ سے روایت ہے کہ میرے پاس اشعرنی لوگ آئے اور انہوں نے کہا ہم کو تم لوگ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں لے چلو ہم کو کچھ کام درپیش ہے چنانچہ میں ان کے ساتھ ساتھ گیا انہوں نے کہا ہم لوگوں کو عنایت فرمادیں (یعنی کسی منصب پر فائز کر دیں) یہ بات سن کر میں نے ان کی بات کی معذرت کی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اس سے واقف نہیں ہوں کہ یہ اس غرض سے حاضر ہوئے ہیں ورنہ میں ان کو اپنے ساتھ لے کر نہ آتا۔ آپ نے فرمایا تم سچ کہہ رہے ہو اور میرا عذر منظور و قبول کیا پھر ان لوگوں کو جواب دیا کہ جو شخص ہمارے سے مانگتا ہے ہم لوگ وہ کام نہیں کرتے۔

۵۳۸۸: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ مَنصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا
سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ
أَبِي عُمَيْسٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي مُوسَى قَالَ أَتَانِي نَاسٌ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ فَقَالُوا
أَذْهَبْ مَعَنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَإِنَّ لَنَا حَاجَةً فَذَهَبْتُ مَعَهُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ
اسْتَعِينْ بِتَأْيِي عَمَلِكَ قَالَ أَبُو مُوسَى فَأَعْتَدْتُ
مِثْلًا قَالُوا وَأَخْبَرْتُ أَبِي لَا أَذِرُ مَا حَاجَتَهُمْ
فَصَدَّقْتَنِي وَغَدَرْتَنِي فَقَالَ إِنَّا لَا نَسْتَعِينُ فِي عَمَلِنَا
بِمَنْ سَأَلْنَا۔

۵۳۸۹: حضرت اسید بن حضیر جی ہنڈ سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا آپ کسی کام کی انجام دہی مجھ سے متعلق نہیں فرماتے اور آپ نے تو فلاں شخص کو کام دیا ہے (یعنی اس سے متعلق فلاں فلاں کام کی انجام دہی کی ہے) اس پر آپ نے فرمایا (میں قابلیت کی بنیاد پر کام تقسیم کرتا ہوں) لیکن تم میرے بعد دیکھو گے کہ تم پر اثرہ آئے گا تم لوگ ایسے وقت صبر سے کام لینا یہاں تک کہ تم لوگ قیامت کے دن مجھ سے حوض کوثر پر ملاقات کرو گے۔

۵۳۸۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا
خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا
يُحَدِّثُ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ
الْأَنْصَارِ جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ أَلَا تَسْتَعِينُنِي كَمَا اسْتَعَمَلْتَ فَلَانًا قَالَ
إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي آتْرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوُنِي
عَلَى الْحَوْضِ۔

خلاصہ الباب ☆ حدیث بالا (۵۳۸۸) کی آخری طور کا مطلب یہ ہے کہ وہ شخص قاضی بننے سے خیانت کرنے کا آرزو مند ہے اس وجہ سے تو وہ شخص قاضی بن جانے کا ارادہ رکھتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ قاضی بن جانا ایسا سخت کام ہے کہ اس سے ڈرنے کی ضرورت ہے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر کئی مرتبہ عہدہ قضا پیش ہوا لیکن آپ نے اس منصب کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

اثرہ کیا ہے؟ اس لفظ کا حاصل یہ ہے کہ ملائق لوگوں کو کام ملیں گے یعنی عہدے ایسے لوگوں کو ملیں گے جو کہ اس کے اہل نہیں ہوں گے اور حقدار لوگ اپنے حق سے محروم ہوں گے جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے بہر حال آزمائش کے ایسے دور میں صبر سے کام لینے کی ہدایت فرمائی گئی ہے۔

باب: ۲۳۷۸: بَابُ النَّهْيِ عَنِ مَسْأَلَةِ الْإِمَارَةِ

باب: حکومت کی خواہش نہ کرنا

۵۳۹۰ أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا إسماعيلُ عن يونسَ عن الحسنِ عن عبدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ سَمُرَةَ ح وَ آبَاؤَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِن أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِّلتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعْتِبَتْ عَلَيْهَا۔

۵۳۹۰: حضرت عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگ حکومت (اور عہدہ) کی خواہش نہ کرو اس لیے کہ اگر حکومت مانگنے سے ملے گی تو (حکومت مانگنے والا) چھوڑ دیا جائے گا (یعنی ایسی صورت میں مدد خداوندی نہیں ہوگی) اور اگر بغیر طلب کے تم کو حکومت حاصل ہوگی تو تم کو اللہ عزوجل کی امداد پہنچے گی۔

۵۳۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الْمُقْبِرِيِّ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنْ كُنْتُمْ تَسْتَحْرِضُونَ عَلِيَّ الْإِمَارَةَ وَانْتَهَا سَكُونُ نَدَامَةً وَحَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيُعْتَبَ الْمُرْضِعَةُ وَبَنَاتُ الْفَاطِمَةِ۔

۵۳۹۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگ حکومت مل جانے کی تمنا کرتے ہو حالانکہ قیامت کے دن (حکومت کا مل جانا) حسرت اور ندامت ہے تو اچھی ہے دودھ سے لگانے والی اور پھر بری ہے دودھ سے چھڑانے والی۔

حکومت ملنے کا مطلب:

حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ انسان کو جب عہدہ حاصل ہو جاتا ہے یا حکومت مل جاتی ہے تو وہ ایسا لطف محسوس کرتا ہے کہ جیسے کہ ماں کو بچہ و دودھ پلانے میں کیف محسوس ہوتا ہے لیکن جب حکومت اور اقتدار کا زوال ہو جاتا ہے تو اس وقت اس طرف کی اذیت محسوس ہوتی ہے جیسے ماں کو بچہ کا دودھ چھڑانے میں ہوتی ہے۔

باب: ۲۳۷۹: بَابُ اسْتِعْمَالِ

باب: (ایک یعنی قوم) اشعریوں کو حکومت

الشُّعْرَاءِ

سے نوازنا

۵۳۹۲: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَبَّاحُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مَلِيحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الرَّبِيعِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَدِمَ رَنْدَبَ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمِيرُ الْقَعَقَةِ بْنُ مَعْبُدٍ وَ قَالَ عَمْرُو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَلْ أَمِيرُ

۵۳۹۲: حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی تمیم کے کچھ سوار ایک دن خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ قعقاع بن معبد کو حاکم بنائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کو حاکم مقرر فرمائیں پھر دونوں حضرات میں جھگڑا ہونے لگا یہاں تک

الْأَفْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَمَا دَبَّ حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا
فَنَزَلَتْ فِي ذَلِكَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْلِبُوا بَيْنَ
يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ حَتَّى انْقَضَتْ آيَةُ وَلَوْ أَنَّهُمْ
صَرَرُوا حَتَّى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ

کہ ان حضرات کی آوازیں بلند ہونے لگیں اس پر آیت کریمہ: يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا نازل ہوئی "اے ایمان والو! نہ آگے بڑھو اللہ اور اس
کے رسول ﷺ کے سامنے یہاں تک کہ اگر وہ لوگ صبر کریں تیرے
باہر نکلنے تک تو ان کے لئے بہتر ہو۔"

ادب و تہذیب سے متعلق آیت کریمہ کا مفہوم:

مذکورہ آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے فرمانے سے پہلے تم اپنی رائے نہ بیان کیا کرو اور اس
کے حکم کے خلاف نہ کرو اور آیت کریمہ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا کی تشریح و تفسیر کے سلسلہ میں مفسرین فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ رسول
کریم ﷺ کے سامنے چیخ چیخ کر گفتگو کرتے تھے آپ جس وقت حجرہ مبارک یا مکان میں ہوتے تو جلدی جلدی آپ کو آواز
دیتے۔ صبر اور انتظار سے کام نہ لیتے اللہ عزوجل نے اس سے منع فرمایا اور مذکورہ بالا آیت کریمہ نازل ہوئی۔ اس آیت کریمہ کے
نزول کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں آپ سے بات نہیں کروں گا لیکن آہستہ سے اور حضرت عمر فاروق
رضی اللہ عنہ نے بھی آپ سے آہستہ آہستہ گفتگو کرنا شروع کر دی۔

باب: جس وقت کسی کو فیصلہ کے لیے ثالث مقرر کریں اور

۲۳۸۰: بَابُ إِذَا جُحِّمُوا رَجُلًا فَتَقَضَى

وہ فیصلہ دے

بينهم

۵۳۹۳: حضرت شریح بن ہانی سے روایت ہے انہوں نے اپنے والد
ہانی رضی اللہ عنہ سے سنا جس وقت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر
ہوئے آپ نے سنا لوگوں کو وہ پکارتے تھے اس کو ابوالحکم آپ نے
اس کو بلایا اور فرمایا کہ حکم اللہ ہے اور حکم صادر کرنا اسی ذات کا کام ہے
پھر تمہارا نام ابوالحکم کس وجہ سے ہے؟ اس شخص نے عرض کیا کہ میری
قوم کے لوگ جس وقت کسی مسئلہ میں جھگڑا کرتے ہوں تو وہ لوگ
میرے پاس آتے ہیں میں جو حکم دیتا ہوں اس سے وہ دونوں جانب
کے لوگ رضامند ہو جاتے ہیں آپ نے فرمایا: اس سے کیا بہتر ہے
تمہارے کتنے لڑکے ہیں؟ اس نے کہا شریح اور عبد اللہ اور مسلم
۔ آپ نے فرمایا بڑا لڑکا کون سا ہے؟ اس نے کہا شریح۔ آپ نے
فرمایا تمہارا نام ابو شریح ہے پھر اس کے لئے اور اس کے لڑکے کے
لئے دعا فرمائی۔

۵۳۹۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ
الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِيٍّ عَنْ أَبِيهِ
هَانِيٍّ أَنَّهُ لَمَّا وَقَفَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَمِعَهُ وَهُمْ يَكُونُونَ هَانِيًّا أَبَا الْحَكَمِ فَدَعَاهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ إِنَّ اللَّهَ
هُوَ الْحَكَمُ وَإِلَيْهِ الْحُكْمُ فَلِمَ تُكْنَى أَبَا الْحَكَمِ
فَقَالَ إِنَّ قَوْمِي إِذَا اختلفُوا فِي شَيْءٍ اتَّوَيْتُ
فَعَكَمْتُ بَيْنَهُمْ فَرَضِي بَيْنَ الْفَرِيقَيْنِ قَالَ مَا
أَحْسَنَ مِنْ هَذَا فَمَا لَكَ مِنَ الْوَلَدِ قَالَ لِي شُرَيْحٌ وَ
عَبْدُ اللَّهِ وَمُسْلِمٌ قَالَ فَمَنْ أَكْبَرُهُمْ قَالَ شُرَيْحٌ
قَالَ فَأَتَى أَبُو شُرَيْحٍ فَدَعَاهُ وَوَلَدِيهِ

ابوالحکم کی وضاحت:

لفظ حکم اسماء حسنیٰ اور اللہ عزوجل کے نام میں سے ایک نام ہے اس کے معنی ہیں ایسا حکم کرنے والا کہ جس کا حکم کسی طرح نہ مل سکے۔ ظاہر ہے کہ یہ صفت اللہ عزوجل کی ہے اس لیے آپ نے اس شخص کو ایسا نام رکھنے سے منع فرمایا۔

۲۳۸۱: بَابُ النَّهْيِ عَنِ اسْتِعْمَالِ النَّسَاءِ فِي

باب: خواتین کو حاکم بنانے کی ممانعت

الْحَكْمِ

سے متعلق

۵۳۹۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَرْثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ عَصَمِي اللَّهُ بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَمَّا هَلَكَ كِسْرَى قَالَ مَنْ اسْتَحْلَفُوا قَالُوا بِنْتُهُ قَالَ لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَأَلَوْا أَمْرَهُمْ امْرَأَةً۔

۵۳۹۳: حضرت ابو بکر حبیب سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل نے مجھ کو ایک بات سے محفوظ رکھا جو کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی (وہ بات یہ ہے کہ ایران کا بادشاہ) کسرلی مر گیا تو آپ نے فرمایا: اب اس کی جگہ کس کو مقرر کیا گیا؟ لوگوں نے عرض کیا: اس کی لڑکی کو۔ آپ نے فرمایا: وہ قوم کبھی فلاح یاب نہ ہوگی جو کہ اپنی حکومت عورت کے اختیار میں دے دے (یعنی عورت کو حاکم بنائے)۔

۵۳۸۲: بَابُ الْحُكْمِ بِالتَّشْبِيهِ وَالتَّمثِيلِ

باب: مثال پیش کر کے ایک حکم نکالنا اور حضرت ابن

وَذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ فِي

عباس بن علیؓ کی حدیث میں ولید بن مسلم پر راویوں کا

حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ

اختلاف

۵۳۹۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَاةَ النَّحْرِ فَاتَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَنْعَمٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ أَذْرَكْتُ أَبِي ضَيْحًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَرْكَبَ إِلَّا مُعْتَرِضًا أَقَاتِحُ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ حُجِّي عَنْهُ فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَضَيْتُهُ۔

۵۳۹۵: حضرت فضل بن عباس حبیب سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سوار تھے دسویں تاریخ صبح کو یعنی قربانی والے دن اس دوران قبیلہ خنعم کی ایک خاتون حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی یا رسول اللہ! اللہ عزوجل کا فرض (حج) اُس کے بندوں پر (یعنی میرے والد پر) اُس وقت (فرض) ہوا جبکہ وہ بوڑھا ہو گیا ہے اور سواری پر بھی (چڑھنے کی) طاقت نہیں رکھتا لیکن پڑے پڑے (یعنی میرے والد) صرف لیٹ سکتے ہیں) کیا میں ان کی جانب سے حج کر لوں؟ آپ نے فرمایا جی ہاں تم اس کی جانب سے حج کر لو کیونکہ اگر اس کے ذمہ کوئی قرضہ ہوتا تو وہ قرض ادا کرتی۔

۵۳۹۶: أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ ح

۵۳۹۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ خنعم کی ایک خاتون نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ یافت یہ

کہ جس وقت فضل رضی اللہ عنہ (بھی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کا فرض حج اُس کے بندوں پر ایسے وقت میں فرض ہوا کہ میرا والد بالکل بوڑھا ہو گیا ہے وہ اونٹ پر نہیں چم سکتا۔ کیا میں اس کی جانب سے اگر حج کروں تو کافی ہوگا؟ یا ادا ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔

۵۳۹۷: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے کہ اس دوران قبیلہ نضیم کی ایک خاتون نے آپ سے مسئلہ دریافت کیا۔ حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی جانب دیکھنا شروع کر دیا اور عورت نے فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب دیکھنا شروع کر دیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چہرہ دوسری جانب پھیرنے لگے۔ اس خاتون نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ عزوجل کا فرض بندوں پر حج ایسے وقت میں ہوا کہ میرے والد بالکل بوڑھے ہو گئے ہیں۔ اونٹ پر (بھی) نہیں ٹھہر سکتے کیا میں ان کی جانب سے حج کر لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! یہ تذکرہ حجۃ الوداع کا ہے۔

۵۳۹۸: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ نضیم کی ایک خاتون نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ عزوجل کا فرض حج اُس کے بندوں پر (میرے والد صاحب پر) اُس وقت ہوا جبکہ وہ بوڑھے اور لاغر ہو چکے ہیں وہ اونٹ پر نہیں چم سکتے کیا میں ان کی جانب سے

وَآخِرُنِي مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَنَعَمٍ اسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْفَضْلُ وَرَدِفَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَرِيضَةَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ أَذْرَكْتُ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْرِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يُجْزِيءُ قَالَ مُحَمَّدٌ فَهَلْ يَقْبَضُ أَنْ أَحْجَّ عَنْهُ لَقَالَ لَهَا نَعَمْ۔

۵۳۹۷: قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ قَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ غَيْرَ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَلَمْ يَذْكُرْ لَهُ مَا ذَكَرَ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ الطَّرِيفُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَرَدِفَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَنَعَمٍ تَسْتَفْتِيهِ فَعَمَلَ الْفَضْلُ بِنَظَرِهَا وَتَنَظَّرَ إِلَيْهَا وَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصْرِفُ وَجْهَهُ الْفَضْلُ إِلَى الشِّقِّ الْأَخْرَجِي فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَرِيضَةَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَذْرَكْتُ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَبْتَئَ عَلَى الرَّاحِلَةِ الْآحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَ ذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

۵۳۹۸: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَثَّانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَنَعَمٍ قَالَتْ يَا

اگر حج کروں تو حج ادا ہو جائے گا یا نہیں؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں۔ اس دوران حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس خاتون کی طرف دیکھنے لگے۔ وہ ایک خوبصورت خاتون تھی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کا چہرہ دوسری جانب پھرنے لگے۔

رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ أَذْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَوِي عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِي عَنْهُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ فَإِنَّ لَهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَعَمْ فَأَخَذَ الْفَضْلُ يَلْتَفِتُ إِلَيْهَا وَكَانَتْ امْرَأَةً حَسَنَاءَ وَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْفَضْلَ فَحَوَّلَ رَجْهَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ۔

حج بدل سے متعلق احکام:

جس کے ذمہ حج فرض ہو اور ادا کرنے کا وقت ملا لیکن وہ حج ادا نہ کر سکا اور بعد میں حج ادا کرنے پر قدرت نہ رہی تو اس پر کسی دوسرے سے حج کرانا یعنی حج بدل کرنا لازم ہے اور حج بدل ایسے شخص سے کرانا افضل ہے جو کہ عالم باعمل ہو اور مسائل سے خوب واقف ہو اور اپنا حج فرض پہلے ادا کر چکا ہو لیکن اگر ایسے شخص سے حج کرایا جو کہ سابق میں حج نہیں کر سکا تو جب بھی حج بدل ادا ہو جائے گا لیکن کراہت کے ساتھ اور مرنے والے شخص کی طرف سے حج کرنے میں تفصیل یہ ہے کہ مرنے والے نے حج کے اخراجات کے بقدر مال چھوڑا ہو اور یہ کہ اس نے اپنی طرف سے حج کرنے کی وصیت بھی کی ہو اگر یہ دونوں مذکور باتیں نہیں پائی گئی تو ورثہ کے ذمہ حج بدل کرنا لازم نہیں ہے اور حج بدل کرنے والے کے لیے اس قدر خرچ ملنا ضروری ہے کہ آمر کے وطن سے مکہ مکرمہ تک آنے جانے اور واپس آجانے کے لیے درمیانہ طریقہ سے وہ خرچہ کافی ہو اور حج بدل عاقل بالغ شخص سے کرایا جائے "مبراہق" یعنی قریب البلوغ لڑکے سے احتیاطاً ہے کہ حج بدل نہ کرایا جائے بلکہ بالغ شخص سے حج بدل کرایا جائے۔ معلم الحجاج میں یہ مسائل مذکور ہیں۔

باب: زیر نظر حدیث میں حضرت یحییٰ بن ابی اسحاق پر

۲۳۸۳: بَابُ ذِكْرِ الْإِخْتِلَافِ عَلَى يَحْيَى

اختلاف

بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ فِيهِ

۵۳۹۹: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ میرے والد پر حج فرض ہوا ہے اور وہ بوڑھا اور کمزور ہے اور وہ اونٹ پر نہیں ٹھہر سکتا۔ اگر میں اس کو بانڈھ دوں تو مجھ کو اندیشہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ وہ مر جائے۔ کیا میں ان کی جانب سے حج کر لوں؟ آپ نے فرمایا دیکھو اگر اس پر قرضہ ہو تو وہ قرضہ ادا کر لیتا تو کافی ہوتا اس نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا تم اپنے والد کی جانب سے حج کر لو۔

۵۳۹۹: أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى عَنْ هُثَيْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبِي أَذْرَكَهُ الْحَجَّ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَنْبُتُ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَإِنْ شَدَدْتُهُ خَشِيتُ أَنْ يَمُوتَ فَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ أَلَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دِينَ فَقَضَيْتَهُ أَكَانَ مُجْزِيًا قَالَ فَحُجَّ عَنْ أَبِيكَ۔

۵۳۰۰: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے پیچھے بیٹھے تھے کہ اس دوران ایک مرد حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری والدہ محترمہ بالکل بڑھیا اور کمزور ہیں اگر میں ان کو اونٹ پر سوار کروں تو وہ سواری پر نہیں رک سکے گی اگر میں ان کو باندھ دوں تو مجھے اندیشہ ہے کہ وہ مر جائیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دیکھو اگر تمہاری والدہ پر قرضہ ہوتا تو تم قرض ادا کرتے اس نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا تو پھر تم اپنی والدہ کی جانب سے حج کرو۔

۵۳۰۱: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے والد بوڑھے پھونس ہو گئے ہیں وہ حج نہیں کر سکتے اگر میں اس کو اونٹ (یا کسی دوسری سواری) پر سوار کروں تو وہ سواری پر رک نہیں سکتے (یعنی کمزوری کی وجہ سے گر جائیں گے)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے والد کی طرف سے حج کرو۔

۵۳۰۲: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا میرے والد بالکل بوڑھے اور کمزور ہو گئے ہیں کیا میں ان کی جانب سے حج ادا کر لوں آپ نے فرمایا جی ہاں تم دیکھو اگر تمہارے والد کے ذمہ قرض ہوتا تو وہ کافی نہ ہوتا۔

باب: علماء جس امر پر اتفاق کریں اس کے مطابق حکم کرنے سے متعلق

۵۳۰۳: حضرت عبداللہ بن یزید سے روایت ہے کہ ایک دن لوگوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بہت باتیں کیں۔ انہوں نے

۵۳۰۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي اسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمَّيْ عَجُوزًا كَبِيرَةً إِنْ حَمَلْتَهَا لَمْ تَسْتَمِمْكَ وَإِنْ رَبَطْتَهَا خَشِيتُ أَنْ أَفْلَكَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أُمَّكَ دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَةً قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحُجَّ عَنْ أُمَّكَ.

۵۳۰۱: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ قَالِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي اسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُهُ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ قَالَ جَاءَهُ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنْ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَإِنْ حَمَلْتُهُ لَمْ يَسْتَمِمْكَ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ حُجَّ عَنْ أَبِيكَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ سُلَيْمَانَ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ.

۵۳۰۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ اسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الشَّعْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ لَقَضَيْتَهُ أَكَانَ يُجْزَى عَنْهُ.

۲۳۸۴: بَابُ الْحُكْمِ بِاتِّفَاقِ أَهْلِ

الْعِلْمِ

۵۳۰۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُقَابِرَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمَارَةَ هُوَ ابْنُ عَمْرِو عُرِّ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ أَكْثَرُوا عَلَيَّ عَبْدَ اللَّهِ
ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّهُ لَقَدْ آتَى عَلَيْنَا زَعَانٌ
وَلَسْنَا نَقْضِي وَكُنَّا هُنَالِكَ لَمَّا إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ
قَدَّرَ عَلَيْنَا أَنْ تَلْفَنَّا مَا تَرَوْنَ لَمَنْ عَرَضَ لَهُ مِنْكُمْ
قَضَاءٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلْيَقْضِ بِمَا وَلَا فِي كِتَابِ اللَّهِ
فَإِنْ جَاءَ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلْيَقْضِ بِمَا
قَضَى بِهِ نَبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ جَاءَ أَمْرٌ
لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ نَبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ
الصَّالِحُونَ فَإِنْ جَاءَ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَا
قَضَى بِهِ نَبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا قَضَى بِهِ
الصَّالِحُونَ فَلْيَجْتَهِدْ رَأْيَهُ وَلَا يَقُولْ إِنِّي أَخَافُ وَ
إِنِّي أَخَافُ فَإِنَّ الْحَلَالَ بَيْنَ وَالْحَرَامِ بَيْنَ وَ بَيْنَ
ذَلِكَ أُمُورٌ مُشْتَبِهَاتٌ فَدَعْ مَا يَرِيكَ إِلَى مَا لَا
يَرِيكَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا الْعَيْدُ جَدِيدٌ

فرمایا: ایک دور ایسا تھا کہ ہم کسی بات کا حکم نہیں کرتے تھے اور نہ ہی ہم
حکم کرنے کے لائق تھے پھر اللہ عزوجل نے ہماری تقدیر میں لکھا تھا کہ
ہم اس درجہ کو پہنچ گئے کہ جس کو تم دیکھ رہے ہو پس اب آج کے دن سے
جس شخص کو تمہارے میں سے فیصلہ کرنے کی ضرورت پیش آ جائے تو
اس کو چاہیے کہ وہ اللہ عزوجل کی کتاب کے مطابق حکم دے اگر وہ
فیصلہ کتاب اللہ میں نہ ملے تو اسکے رسول کے حکم کے مطابق حکم دے
اگر وہ فیصلہ کتاب اللہ اور پیغمبروں کے فیصلوں میں بھی نہ ہو تو نیک
لوگوں کے فیصلوں کے مطابق فیصلے دے۔ نیک حضرات سے اس جگہ
مراد خلفاء راشدین اور صحابہ کرام ہیں اور اگر وہ کام ایسا ہو جو کہ اللہ کی
کتاب میں مل سکے اور نہ ہی اسکے رسول کے احکام میں ملے اور نہ ہی
نیک حضرات کے فیصلوں میں تو تم اپنی عقل و فہم سے کام لو اور یہ نہ ہو
کہ میں ڈرتا ہوں اور میں اس وجہ سے خوف محسوس کرتا ہوں کہ حلال
(بھی) کھلا ہوا یعنی ظاہر ہے اور حرام (بھی) کھلا ہوا ہے اور دونوں
(یعنی حرام و حلال) کتاب اللہ اور اسکے رسول کی حدیث سے معلوم
ہوتے ہیں البتہ ان دونوں کے درمیان بعض ایسے کام ہیں کہ جن میں
شہد ہے تو تم اس کام کو چھوڑ دو جو کام تم کو شک و شبہ میں مبتلا کرے۔
امام نسائی میں نے فرمایا کہ یہ حدیث جدید ہے یعنی یہ حدیث صحیح ہے۔

خلاصہ الباب ۱۲۰۴ مذکورہ بالا حدیث شریف میں جو مشتبہ کام فرمائے گئے ہیں تو اس سے مراد ایسے کام ہیں جو کہ نہ تو حلال
ہیں اور نہ ہی حرام ہیں ایسے شہد والے کام سے بچنے اور ان کو چھوڑنے کا حکم ہے اور جدید حدیث سے مراد صحیح حدیث ہے اور مذکورہ
بالا حدیث شریف سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اگر کوئی حکم قرآن و حدیث اور تعامل و اقوال صحابہ کرام میں نہ ملے تو قیاس سے کام لینا
درست ہے بشرطیکہ وہ قیاس کتاب و سنت کے خلاف نہ ہو و شروعات حدیث میں اس مسئلہ کی تفصیلی مباحث ہیں۔

۵۳۰۴: حضرت عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا ایک دور ایسا تھا کہ ہم کسی
بات کا حکم نہیں کرتے تھے اور نہ ہی ہم حکم کرنے کے لائق تھے پھر اللہ
نے ہماری تقدیر میں لکھا تھا کہ ہم اس درجہ کو پہنچ گئے کہ جس کو تم دیکھ
رہے ہو پس اب آج کے دن سے جس شخص کو تمہارے میں سے فیصلہ
کرنے کی ضرورت پیش آ جائے تو اس کو چاہیے کہ وہ اللہ کی کتاب کے
مطابق حکم دے اگر وہ فیصلہ کتاب اللہ میں نہ ملے تو اسکے رسول کے حکم

۵۳۰۴: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ مَعْمُونٍ قَالَ
خَدَّيْنَا الْفِرْيَابِيَّ قَالَ خَدَّيْنَا سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ
عَنْ عَمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ ظَهْرٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ آتَى عَلَيْنَا جِبْنٌ وَكُنَّا
نَقْضِي وَكُنَّا هُنَالِكَ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدَّرَ أَنْ
تَلْفَنَّا مَا تَرَوْنَ لَمَنْ عَرَضَ لَهُ قَضَاءٌ بَعْدَ الْيَوْمِ

فَلْيَقْضِ فِيهِ بِمَا فِي كِتَابِ اللَّهِ فَإِنْ جَاءَ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ نَبِيُّهُ فَإِنْ جَاءَ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَمْ يَقْضِ بِهِ نَبِيُّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ الصَّالِحُونَ وَلَا يَقُولُ أَحَدُكُمْ إِنِّي أَخَافُ وَإِنِّي أَخَافُ فَإِنَّ الْعَلَائِلَ بَيْنَ وَالْحَرَامِ بَيْنَ وَ بَيْنَ ذَلِكَ أُمُورٌ مُشْتَبِهَةٌ فَدَعْ مَا يَرِيئُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيئُكَ.

۵۴۰۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ شَرِيحِ اللَّهِ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ يَسْأَلُهُ لِكِتَابِ اللَّهِ أَنْ يَقْضِيَ بِمَا فِي كِتَابِ اللَّهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللَّهِ لَيْسَنِي رَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَا فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ الصَّالِحُونَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَا فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ وَلَمْ يَقْضِ بِهِ الصَّالِحُونَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَا فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ وَلَا فِي سُنَّةِ الصَّالِحِينَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَا فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ وَلَا فِي سُنَّةِ الصَّالِحِينَ وَلَا آرَى التَّأَخُّرَ إِلَّا تَخَيْرًا لَكَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ.

کے مطابق حکم و حکم اگر وہ فیصلہ کتاب اللہ اور پیغمبروں کے فیصلوں میں بھی نہ ہو تو نیک لوگوں کے فیصلوں کے مطابق فیصلے دے۔ نیک حضرات سے اس جگہ مراد خلفاء راشدین اور صحابہ ہیں اور اگر وہ کام ایسا ہو جو کہ اللہ کی کتاب میں مل سکے اور نہ ہی اسکے رسول کے احکام میں ملے اور نہ ہی نیک حضرات کے فیصلوں میں تو تم اپنی عقل و فہم سے کام لو اور یہ نہ ہو کہ تم میں سے کوئی کہنے لگے میں ڈرتا ہوں اور میں اس وجہ سے خوف محسوس کرتا ہوں کہ حلال (بھی) کھلا ہوا ہے اور حرام (بھی) کھلا ہوا ہے اور دونوں کتاب اللہ اور اسکے رسول کی حدیث سے معلوم ہوتے ہیں البتہ ان دونوں کے درمیان بعض ایسے کام ہیں جن میں شبہ ہے تو تم اس کام کو چھوڑ دو جو کام تم کو شک و شبہ میں مبتلا کرے۔

۵۴۰۵: حضرت شریح نے حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو تحریر فرمایا وہ ان سے دریافت فرما رہے تھے تو انہوں نے جواب میں تحریر کیا کہ تم کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کرو اگر کتاب اللہ میں نہ ہو تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق اگر اس میں بھی نہ ہو تو نیک لوگوں کے حکم کے مطابق اگر کتاب اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور نیک لوگوں کے حکم کے موافق نہ ہو تو تمہارا اول چاہے تو تم آگے کی جانب بڑھو اور تمہارا اول چاہے تو تم پیچھے ہٹو اور میرا خیال ہے کہ پیچھے کی طرف ہٹ جانا تمہارے واسطے بہتر ہے۔

خلاصۃ الباب: مذکورہ حدیث میں آگے کی طرف بڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم کو قرآن و حدیث احوال و تعامل صحابہ رضی اللہ عنہم و اجماع میں کوئی حکم نہ ملے تو تم اپنی عقل کے موافق فیصلہ کرو یعنی قیاس سے کام لے لو اور پیچھے کی طرف ہٹ جانے کا مطلب یہ ہے کہ تم پھر کوئی حکم نہ دو اور نہ کوئی فیصلہ کرو یعنی اگر تم مذکورہ بالا جگہوں پر حکم شرع نہ پاسکو۔

باب: آیت کریمہ: وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ

کی تفسیر سے

متعلق

۲۳۸۵: بَاب تَأْوِيلُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ

الْكَافِرُونَ

۵۴۰۶: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ أَخْبَرَنَا

۵۴۰۶: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ

علیہ السلام کے بعد چند بادشاہ گذرے کہ جنہوں نے توریت اور انجیل کو تبدیل کر دیا (یعنی ان دونوں کے خلاف کرنے لگے) اور چند لوگ ایماندار بھی تھے جو کہ توریت اور انجیل پڑھا کرتے تھے۔ لوگوں نے ان بادشاہوں سے کہا ہم کو جو لوگ اس سے زیادہ گالی دیتے ہیں کیا ہو گی یہ لوگ اس آیت کریمہ کی تلاوت کرتے ہیں: وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ بِأَمْرٍ فَسَيَكْفُرُوا بِهِ وَيُرَوِّجُونَ لَهُ الْأُمَّمَ وَالْأَنْجِيلَ وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ وَالْهَٰرُونَ الْأَيَّاتِ مَعَ مَا يَعْجُبُونَ بِهِ فِي أَعْمَالِنَا فِي قِرَاءَةِ تِلْكَ قَادِعُهُمْ فَلْيَقْرُوا كَمَا تَقْرَأُوا وَلْيُرِينُوا كَمَا آمَنَّا فَدَعَاهُمْ لَجَمْعَتِهِمْ وَعَرَضَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلَ أَوْ يَتْرَكُوا قِرَاءَةَ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ إِلَّا مَا بَدَّلُوا مِنْهَا فَقَالُوا مَا تَرِيدُونَ إِلَىٰ ذَلِكَ دَعَوْنَا فَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ ابْنُوا لَنَا أَسْطُرَانَةَ ثُمَّ ارْفَعُونَا إِلَيْهَا ثُمَّ أَعْطُونَا حَيْثَا تَرَفَعُ بِهِ طَعَامَنَا وَشَرَابَنَا فَلَا نَرُدُّ عَلَيْكُمْ وَ قَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ دَعَوْنَا نَسِيحٌ فِي الْأَرْضِ وَتِهِمْ وَ نَشْرَبُ كَمَا تَشْرَبُ الْوَحْشُ فَإِنْ لَدَرْتُمْ عَلَيْنَا لِيُ أَرْحِمَكُمْ فَاقْتُلُونَا وَ قَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ ابْنُوا لَنَا دُورًا فِي الْغَيَا فِي وَ نَحْتَفِرُ الْأَبَارَ وَ نَحْتَرِبُ الْبُقُولَ فَلَا نَرُدُّ عَلَيْكُمْ وَلَا نَمْرُ بِكُمْ وَ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْقَبَائِلِ إِلَّا وَ لَهُ حِمِيمٌ فِيهِمْ قَالَ فَفَعَلُوا ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَ رَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَا هَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللَّهِ لَمَّا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا وَالْآخِرُونَ قَالُوا تَتَعَبَّدَ كَمَا تَعَبَّدَ فَلَانَ وَ تَسْبِيحُ كَمَا سَاحَ فَلَانَ وَ تَتَّخِذُ دُورًا كَمَا اتَّخَذَ فَلَانَ وَهُمْ عَلَىٰ شِرْكِهِمْ لَا عِلْمَ لَهُمْ بِإِيمَانٍ

علیہ السلام کے بعد چند بادشاہ گذرے کہ جنہوں نے توریت اور انجیل کو تبدیل کر دیا (یعنی ان دونوں کے خلاف کرنے لگے) اور چند لوگ ایماندار بھی تھے جو کہ توریت اور انجیل پڑھا کرتے تھے۔ لوگوں نے ان بادشاہوں سے کہا ہم کو جو لوگ اس سے زیادہ گالی دیتے ہیں کیا ہو گی یہ لوگ اس آیت کریمہ کی تلاوت کرتے ہیں: وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ بِأَمْرٍ فَسَيَكْفُرُوا بِهِ وَيُرَوِّجُونَ لَهُ الْأُمَّمَ وَالْأَنْجِيلَ وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ وَالْهَٰرُونَ الْأَيَّاتِ مَعَ مَا يَعْجُبُونَ بِهِ فِي أَعْمَالِنَا فِي قِرَاءَةِ تِلْكَ قَادِعُهُمْ فَلْيَقْرُوا كَمَا تَقْرَأُوا وَلْيُرِينُوا كَمَا آمَنَّا فَدَعَاهُمْ لَجَمْعَتِهِمْ وَعَرَضَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلَ أَوْ يَتْرَكُوا قِرَاءَةَ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ إِلَّا مَا بَدَّلُوا مِنْهَا فَقَالُوا مَا تَرِيدُونَ إِلَىٰ ذَلِكَ دَعَوْنَا فَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ ابْنُوا لَنَا أَسْطُرَانَةَ ثُمَّ ارْفَعُونَا إِلَيْهَا ثُمَّ أَعْطُونَا حَيْثَا تَرَفَعُ بِهِ طَعَامَنَا وَشَرَابَنَا فَلَا نَرُدُّ عَلَيْكُمْ وَ قَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ دَعَوْنَا نَسِيحٌ فِي الْأَرْضِ وَتِهِمْ وَ نَشْرَبُ كَمَا تَشْرَبُ الْوَحْشُ فَإِنْ لَدَرْتُمْ عَلَيْنَا لِيُ أَرْحِمَكُمْ فَاقْتُلُونَا وَ قَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ ابْنُوا لَنَا دُورًا فِي الْغَيَا فِي وَ نَحْتَفِرُ الْأَبَارَ وَ نَحْتَرِبُ الْبُقُولَ فَلَا نَرُدُّ عَلَيْكُمْ وَلَا نَمْرُ بِكُمْ وَ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْقَبَائِلِ إِلَّا وَ لَهُ حِمِيمٌ فِيهِمْ قَالَ فَفَعَلُوا ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَ رَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَا هَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللَّهِ لَمَّا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا وَالْآخِرُونَ قَالُوا تَتَعَبَّدَ كَمَا تَعَبَّدَ فَلَانَ وَ تَسْبِيحُ كَمَا سَاحَ فَلَانَ وَ تَتَّخِذُ دُورًا كَمَا اتَّخَذَ فَلَانَ وَهُمْ عَلَىٰ شِرْكِهِمْ لَا عِلْمَ لَهُمْ بِإِيمَانٍ

الَّذِينَ آمَنُوا بِهِ فَلَمَّا بَعَثَ اللَّهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ انْخَطَّ رَجُلٌ مِنْ صَوْمَعِيهِ وَجَاءَ سَائِعٌ مِنْ مِصْرَاحِهِ وَصَاحِبُ الدَّيْرِ مِنْ دَيْرِهِ فَأَمَنُوا بِهِ وَصَدَّقُوهُ فَقَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ أَجْرَيْنِ بِإِيمَانِهِمْ يَعْنِي وَبِالتَّوَرَةِ وَبِالتَّوَالِغِ وَبِإِيمَانِهِمْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَصْدِيقِهِمْ قَالَ يَجْعَلُ لَكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ الْقُرْآنَ وَاتَّبَاعَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْلًا يَعْلَمُ أَهْلُ الْكِتَابِ يَتَشَبَّهُونَ بِكُمْ أَنْ لَا يَقْدِرُونَ عَلَى شَيْءٍ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ الْآيَةَ۔

بھی کریں گے جیسے فلاں نے سیر و تفریح کی تھی اور ہم لوگ اسی طرح کا مکان تعمیر کریں گے جیسا مکان فلاں نے بنایا لیکن وہ لوگ شرک میں مبتلا تھے اور جن لوگوں کی اتباع کرتے تھے ان کے ایمان سے بے خبر تھے جب اللہ عزوجل نے رسول کریم ﷺ کو بھیجا تو ان میں سے کچھ لوگ باقی تھے کوئی اپنے عبادت کرنے کی جگہ پہنچا تو کوئی شخص جنگل سے آیا اور کوئی گر جا سے آیا اور آپ پر ایمان لائے آپ کو سچا قرار دیا۔ اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا نازل ہوئی۔ یعنی: اے ایمان والو! اللہ عزوجل سے ڈرو اور ایمان لاؤ اس کے پیغمبر پر وہ تم کو دو گنا حصہ اپنی رحمت کا عطا فرمائے گا ایک تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور تورات اور انجیل پر ایمان لانے کا ثواب دوسرے حضرت محمد ﷺ پر ایمان لانے کا اور ان کو سچا ماننے کا ثواب وہ تمہارے واسطے ایک روشنی عطا فرمائے گا یعنی قرآن اور پیغمبر کی پیروی۔ پھر کہا یہ اس لیے کہ اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ جو تمہاری مشابہت کرتے ہیں لیکن تمہاری طرح ایمان نہیں لائے محمد اور قرآن پر وہ یہ جان لیں کہ اللہ کا فضل حاصل نہ کر سکیں گے۔

باب: قاضی کا ظاہر شرع پر حکم

۵۴۰۷: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے سامنے تم لوگ مقدمہ لاتے ہو میں انسان ہوں شاید تمہارے میں سے کسی کی زبان اور دلیل تیز ہو اگر میں اس کے بھائی کا حق اس کو دو لوادوں تو وہ نہ ملے اور یہ سمجھ لے کہ میں نے ایک ٹکڑا اس کو آگ (جہنم) کا دلوایا ہے۔

باب: حاکم اپنی عقل سے فیصلہ کر سکتا ہے

۵۴۰۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا دو خواتین ایک جگہ تھیں اور ان دونوں کا ایک ایک بچہ تھا اس دوران ایک بھینڑیا آگیا اور ایک کے بچے کو وہ اٹھا کر لے گیا جس کے

۲۳۸۶: بَابُ الْحُكْمِ بِالظَّاهِرِ

۵۴۰۷: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا بَحِيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَلْحَنُ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ بِهِ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ۔

۲۳۸۷: بَابُ حُكْمِ الْحَاكِمِ بَعْلِهِ

۵۴۰۸: أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ بَكَّارٍ بْنُ وَائِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ مِمَّا حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْوَجُ مِمَّا ذَكَرَ

بچے کو وہ لے گیا وہ دوسری خاتون سے کہنے لگی کہ تیرا بچہ لے گیا اور وہ کہنے لگی کہ تیرا بچہ (بھیڑیا) لے گیا۔ پھر دونوں حضرت داؤد علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ان سے عرض کیا فیصلہ کرانے کے لیے۔ انہوں نے ان میں سے بڑی خاتون کو بچہ دلوانے کا حکم کیا اس کے بعد وہ دونوں حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ان سے عرض کیا انہوں نے فرمایا تم ایک چاقو چھری لاؤ۔ میں بچے کو دو حصوں میں بانٹ دوں گا (یعنی اس بچہ کے دو ٹکڑے کر دوں گا) یہ بات سن کر چھوٹی عورت نے کہا تم ایسا نہ کرو اللہ عزوجل تم پر رحم فرمائے وہ بڑی ہی عورت کا بچہ ہے۔ سلیمان علیہ السلام نے یہ بات سن کر وہ بچہ اس چھوٹی عورت کو دلوا دیا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا چھری کا نام سکین ہم نے کبھی نہیں سنا تھا ہم لوگ تو اس کو مدیہ کے نام سے پکارا کرتے تھے۔

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ بِهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَ قَالَ بَيْنَمَا امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الزُّبَّ فَلَدَّهَبَ بِأَبْنٍ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ هَذِهِ لِصَاحِبَتِهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِأَبْنِكَ وَ قَالَتِ الْأُخْرَى إِنَّمَا ذَهَبَ بِأَبْنِكَ وَ قَالَتِ الْأُخْرَى إِنَّمَا ذَهَبَ بِأَبْنِكَ فَتَحَا كَمَتَا إِلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَضَى بِهِ لِلْكُفْرَى فَخَرَجَتَا إِلَى سُلَيْمَانَ ابْنِ دَاوُدَ فَأَخْبَرَتْهُ فَقَالَ اتَّوْنِي بِالسَّيِّئِينَ أَشَقُّهُ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرَى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمَكَ اللَّهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللَّهِ مَا سَمِعْتُ بِالسَّيِّئِينَ قَطُّ إِلَّا يَوْمَئِذٍ مَا كُنَّا نَقُولُ إِلَّا الْمُدْبِئَةَ

مؤمنانہ فراست:

حضرت سلیمان علیہ السلام نے فراست ایمانی سے اندازہ فرمایا تھا کہ ان دونوں خواتین میں سے بچہ کی اصل ماں کون ہو سکتی ہے؟ اس وجہ سے انہوں نے مذکورہ فیصلہ صادر فرمایا اور مذکورہ چھوٹی عورت نے اپنی قدرتی شفقت و محبت کی وجہ سے خوشی سے کہہ دیا کہ یہ بچہ بڑی عورت کو دے دیا جائے لیکن اس کو قتل نہ کیا جائے حضرت سلیمان علیہ السلام کا مقصد بچہ کو قتل کرنا نہیں تھا بلکہ صرف جانچنا مقصد تھا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاکم اور قاضی اپنی فہم و فراست سے فیصلہ کر سکتا ہے اور مؤمن کی فراست خود ایک قسم کی حجت ہوتی ہے حدیث میں فرمایا گیا: ((اتقوا فراسلہ المؤمن فانہہ بنظر بنور اللہ)) الحدیث

باب: قاضی و حاکم کے لیے اس کی گنجائش کہ جو کام نہ کرنا

ہو اس کو ظاہر کرے کہ میں یہ کام کروں گا تا کہ حق ظاہر ہو

جائے

۲۳۸۸: بَابُ السَّعَةِ لِلْحَاكِمِ فِي أَنْ يَقُولَ

لِلشَّيْءِ الَّذِي لَا يَفْعَلُهُ أَفْعَلُ لِيَسْتَبِينَ

الْحَقُّ

۵۳۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو خواتین نکلیں اور ان کے ساتھ ان کے بچے بھی تھے ان میں سے ایک بچہ پر بھیڑیے نے حملہ کر دیا اور اس کو لے گیا پھر وہ دونوں اس لڑکے کے لئے جو کہ باقی تھا لڑتی ہوئیں حضرت داؤد علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ انہوں نے وہ بچہ بڑی عورت کو دلوا دیا۔

۵۳۰۹: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ خَرَجَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا صَبِيَّانِ لَهُمَا

پھر وہ دونوں حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس سے گذریں انہوں نے ان کا حال دریافت کیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: میرے پاس تم چھری لے کر آؤ میں بچے کے دو حصے کر دوں گا۔ یہ بات سن کر چھوٹی عورت (تورا) نے کہا: کیا واقعی یہ بات سچ ہے کہ آپ اس بچہ کو چھری سے کاٹ دیں گے؟ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا جی ہاں۔ اس پر اس عورت نے عرض کیا چھوڑ دیں اور میرا بھی حصہ اسی کو دے دیں۔ سلیمان علیہ السلام نے فرمایا جاؤ بیٹا تمہارا ہے پھر وہ لڑکا اس کو دلوادیا۔

فَعَدَّ الذَّنْبُ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَآخَذَ وَ لَتَمَّا
فَأَصْبَحَتَا تَخْتَصِمَانِ فِي الصَّبِيِّ النَّالِي إِلَى دَاوُدَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى مِنْهُمَا فَمَرَّتَا
عَلَى سُلَيْمَانَ فَقَالَ كَيْفَ أَمْرُكُمَا فَقَضَتَا عَلَيْهِ
فَقَالَ انْتَرَيْنِي بِالسِّجِّينِ أَشَقُّ الْعَلَامَ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ
الصُّغْرَى أَتَشُقُّ قَالَ نَعَمْ فَقَالَتْ لَا تَفْعَلْ حَتَّى
يُنْهَ لَهَا قَالَ هُوَ ابْنُكَ فَقَضَى بِهِ لَهَا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کا فیصلہ:

حضرت سلیمان علیہ السلام کا ارادہ اس لڑکے کو چاقو سے کاٹ ڈالنے کا نہیں تھا لیکن آپ نے آزمانے اور حق بات جاننے اور اصل حقیقت کا پتہ چلانے کے لیے فرمایا تھا کیونکہ اصل ماں کبھی بچہ کو مار ڈالنا پسند نہیں کرے گی اور انہوں نے صرف حق ظاہر کرنے کے لیے فرمایا تھا۔

باب: ایک حاکم اپنے برابر والے کا یا اپنے سے زیادہ درجہ والے شخص کا فیصلہ توڑ سکتا ہے اگر اس میں غلطی کا علم ہو

۲۳۸۹: بَابُ تَلْفِظِ الْحَاكِمِ مَا يَحْكُمُ بِهِ
غَيْرَهُ مِمَّنْ هُوَ مِثْلُهُ أَوْ أَجَلُّ
مِنْهُ

۵۳۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دو خواتین نکلیں ان کے ساتھ ان کے لڑکے بھی تھے بھڑیا آ گیا اور وہ ایک (لڑکے) کو لے گیا۔ وہ دونوں خواتین جھگڑا کرتی ہوئیں حضرت داؤد علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ انہوں نے بڑی خاتون (یعنی ان دونوں میں سے عمر رسیدہ خاتون کو) لڑکا دلوادیا۔ پھر وہ دونوں خواتین حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ انہوں نے دریافت فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام نے (اس مقدمہ کا) کیا فیصلہ صادر فرمایا ہے؟ ان خواتین نے کہا حضرت داؤد علیہ السلام نے بڑی خاتون کو وہ لڑکا دلوادیا ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: میں تو اس کو کاٹ کر دو حصہ کرتا ہوں ایک حصہ اس کو اور ایک حصہ اس کو۔ بڑی عورت نے کہا اس لڑکے کو کاٹ دو اور چھوٹی عورت نے کہا اس کو

۵۳۱۰: أَخْبَرَنَا الْمُعْبِرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا
مُسْكِينُ بْنُ بَكْرِ قَالَ حَدَّثَنَا حُغَيْبُ بْنُ أَبِي
حَمْرَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَرَجَتِ
امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا وَ نَدَاهُمَا فَآخَذَ الذَّنْبُ أَحَدَهُمَا
فَأَخْتَصَمَتَا فِي الْوَلَدِ إِلَى دَاوُدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى لِلْكُبْرَى مِنْهُمَا فَمَرَّتَا عَلَى
سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ كَيْفَ قَضَى بَيْنَكُمَا
قَالَتْ قَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى قَالَ سُلَيْمَانَ أَلْقِطَةُ
بِصُفْتَيْنِ لِهَيْدِهِ بَصْفٌ وَ لِهَيْدِهِ بَصْفٌ قَالَتِ الْكُبْرَى
نَعَمْ الْفَطْوَةُ فَقَالَتِ الصُّغْرَى لَا تَقْطَعُهُ هُوَ وَ لَدُنَّهَا

فَقَضَىٰ بِهِ لِئَنىٰ اَبَتْ اَنْ يَّقَطَعَهُ

تہ کا ٹوہ تو اس کا لڑکا ہے پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے وہ لڑکا اس عورت کو دلا دیا۔ جس نے کہ اس لڑکے کو کاٹنے سے منع کیا تھا۔

۲۳۹۰: باب الرَّدِّ عَلَى الْحَاكِمِ إِذَا قَضَىٰ

باب: جب کوئی حاکم ناحق فیصلہ کر دے تو اس کو رد کرنا صحیح

بغیر الحق

ہے

۵۳۱۱: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَىٰ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَىٰ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرِ ح وَ أَنبَاءَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ مَعِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يَوْسُفَ وَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَىٰ تَيْبِ جَدِيْمَةَ فَدَعَاهُمْ إِلَىٰ الْإِسْلَامِ فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا أَسْلَمْنَا لَجَعَلُوا يَقُولُونَ صَبَانًا وَجَعَلَ خَالِدٌ قَتْلًا وَآسْرًا قَالَ فَدَفَعَ إِلَىٰ كُلِّ رَجُلٍ أَسِيرَهُ حَتَّىٰ إِذَا أَصْبَحَ يَوْمَنَا أَمَرَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ أَنْ يَقْتُلَ كُلَّ رَجُلٍ مِمَّنَّا أَسِيرَةً قَالَ ابْنُ عَمْرٍو فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَقْتُلُ أَسِيرِي وَلَا يَقْتُلُ أَحَدٌ وَقَالَ بِشْرٌ مِنْ أَصْحَابِي أَسِيرَةٌ قَالَ فَقَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ صَنَعَ خَالِدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ بِمَا صَنَعَ خَالِدٌ قَالَ زَكَرِيَّا فِي حَدِيثِهِ فَذَكَرَ وَفِي حَدِيثٍ بِشْرٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ بِمَا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَيْنِ۔

۵۳۱۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو (قبیلہ) بنی جذیمہ کی خدمت میں بھیجا انہوں نے ان کو اسلام کی جانب بلایا لیکن وہ اچھی طرح سے یہ نہ کہہ سکے کہ ہم مسلمان ہو گئے اور کہنے لگے ہم نے اپنا دین چھوڑ دیا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ان کو قتل کرنا اور قید کرنا شروع کر دیا پھر ہر ایک شخص کو اس کا قیدی دے دیا گیا۔ جس وقت صبح ہو گئی تو خالد نے ہر ایک شخص کو اپنے قیدی کے قتل کرنے کا حکم دیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا خدا کی قسم میں اپنے قیدی کو قتل نہیں کروں گا اور نہ کوئی میرے لوگوں میں سے قیدی کو قتل کرے گا۔ تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ تعالیٰ عنہ کے حکم کو جو کہ ایک ناحق حکم تھا اس کو رد کر دیا جس وقت ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے عرض کیا جو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے کیا تھا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا یا اللہ! میں علیحدہ ہوں اس کام سے جو حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری مرتبہ یہی فرمایا۔

خلاصہ الباب ☆ مذکورہ بالا آخری سطور کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا میں یہ فرمایا۔ اے اللہ! حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے جو فعل کیا ہے اس فعل کی گرفت مجھ سے نہ فرماتا۔

باب: کون سی باتوں سے (قاضی و) حاکم کو

۲۳۹۱: باب ذِكْرُ مَا يَنْبَغِي لِلْحَاكِمِ أَنْ

بجتنیہ

بچنا چاہیے

۵۴۱۲. أَخْبَرَنَا قُصَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرِو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَتَبَ أَبِي وَ كَتَبْتُ لَهُ إِلَى عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ وَهُوَ قَاضِي بَجْسْتَانَ أَنْ لَا تَحْكُمَ بَيْنَ النَّبِيِّ وَ أَنْتَ غَضْبَانٌ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَحْكُمُ أَحَدٌ بَيْنَ النَّبِيِّ وَهُوَ غَضْبَانٌ.

۵۴۱۲: حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میرے والد نے عبید اللہ بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہما کو جو کہ سیسان کے قاضی تھے کو لکھا جس وقت تم غصہ کی حالت میں ہو تو (اس وقت) دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرو۔ اسلئے کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ نہ حکم کرے کوئی آدمی دو اشخاص کے درمیان جب وہ غصہ میں ہو۔

۲۳۹۲: باب الرخصة للحاكم

باب: جو حاکم ایماندار ہو تو وہ بحالت غصہ

الَامِينُ أَنْ يَحْكُمَ وَهُوَ غَضْبَانٌ

فیصلہ کر سکتا ہے

۵۴۱۳: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَالْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ أَنَّهُ خَاصَمَ وَجُلَّاءَ مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَسْرَجِ الْحَرَّةِ كَانَا يَسْفِيَانِ بِهِ بِكِلَاهُمَا النَّخْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَرِحَ الْمَاءُ بِمُرِّ عَلَيْهِ فَأَبَى عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أُرْسِلِ الْمَاءَ إِلَيَّ جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ وَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ قَتَلُونَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ أَحْبَسَ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ فَاسْتَوْلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ وَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ ذَلِكَ أَشَارَ عَلَى الزُّبَيْرِ بِرَأْيِ فِيهِ السَّعَةِ لَهُ وَ لِلْأَنْصَارِيِّ قَلَمًا

۵۴۱۳: حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما کا ایک انصاری شخص سے جھگڑا ہوا گیا پانی کے بہاؤ کے سلسلہ میں حرہ پر (واضح رہے کہ حرہ مدینہ منورہ میں ایک پتھریلی زمین ہے) دونوں (یعنی حضرت زبیر رضی اللہ عنہما اور وہ انصاری) اس پانی سے کھجور کے درختوں کو سیراب کرتے تھے انصاری شخص کہتا تھا کہ پانی بہنے دو حضرت زبیر رضی اللہ عنہما نے اس بات کو تسلیم نہیں فرمایا اور انکار کیا۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے زبیر رضی اللہ عنہما تم پانی اپنے درختوں کو دے دو پھر چھوڑ دو اپنے پڑوسی کی طرف۔ یہ بات سن کر انصاری کو غصہ آ گیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ (حضرت زبیر رضی اللہ عنہما) کیا آپ کی پھوپھی کے لڑکے تھے (یعنی اس وجہ سے آپ نے ان لوگوں کی رعایت فرمائی) یہ بات سن کر رسول کریم ﷺ کے چہرہ انور کا (غصہ کی وجہ سے) رنگ تبدیل ہو گیا۔ آپ نے فرمایا اے زبیر رضی اللہ عنہما تم درختوں کو پانی پلاؤ اور پھر تم پانی کو روکے ہوئے رکھو یہاں تک کہ وہ پانی درختوں کی مینڈھوں کے برابر چڑھ جائے۔ اب رسول کریم ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کو ان کا پورا حق دلا دیا اور پہلے آپ نے جو حکم فرمایا تھا اس میں انصاری کا نفع تھا اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کا کام بھی چل رہا تھا لیکن جس وقت انصاری نے آپ کو ناراض کر دیا تو آپ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کو واضح حکم جاری فرما کر پورا حق دلوایا۔ حضرت

زبیرؓ نے فرمایا: میری رائے ہے کہ یہ آیت کریمہ: **فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ** اسی سلسلہ میں نازل ہوئی۔ یعنی: تیرے پروردگار کی قسم! وہ لوگ کبھی مسلمان نہیں ہوں گے۔ جس وقت تک کہ اپنے جھگڑوں میں تمہاری حکومت قبول نہ کر لیں پھر تم جو حکم دو اس سے دل تنگ نہ ہوں (اور بلا عذر اس کو تسلیم کر لیں) اس حدیث شریف کے دو راوی ہیں ایک نے دوسرے سے زیادہ واقعہ نقل کیا ہے۔

أَحْفَظَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارِيُّ اسْتَوَلَى لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِي صَرْبِ الْحُكْمِ قَالَ الزُّبَيْرُ لَا أَحْتَسِبُ هَذِهِ الْآيَةَ أَنْزَلَتْ إِلَّا لِي ذَلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحْكَمُوا لِي مِمَّا شَجَرْنَا بَيْنَهُمْ وَأَخَذَهُمَا يَزِيدُ عَلَيَّ صَاحِبِهِ فِي الْقِصَّةِ۔

آپ ﷺ کے فیصلہ سے متعلق:

آنحضرت ﷺ جو تکہ امت کے پوری طرح امین اور سفیر تھے اس وجہ سے مذکورہ انصاری شخص کے آپ کو غصہ دلانے کے باوجود آپ نے فیصلہ فرمانے میں غصہ کا اثر نہیں لیا اور غصہ اور ناراضگی کی حالت میں بھی آپ حدود سے تجاوز نہیں فرماتے تھے اور وہی فیصلہ ایسی حالت میں بھی فرماتے جو کہ حق اور سچ ہوتا لیکن کسی دوسرے شخص کے لئے غصہ کی حالت میں فیصلہ کرنا درست نہیں ہے کیونکہ ایسی حالت میں فیصلہ کرنے سے حدود سے تجاوز کا قوی امکان ہوتا ہے۔

باب: اپنے گھر میں فیصلہ کرنا

۵۴۱۴: حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے قرض کا تقاضا کیا ابن ابی حدرد سے اور ان دونوں کی آوازیں اونچی ہو گئیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکان میں سے سنا آپ دروازہ پر تشریف لائے اور آپ نے پردہ اٹھایا اور آواز دی اے کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ! وہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: اپنا آدھا قرض معاف کر دو۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے معاف کیا پھر آپ نے ابن ابی حدرد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا اٹھو اور قرض ادا کرو۔

باب: مدد چاہنے سے متعلق

۵۴۱۵: حضرت عباد بن جعفر بن شریک سے روایت ہے کہ میں اپنے چچاؤں کے ساتھ مدینہ منورہ میں حاضر ہوا تو ایک باغ میں داخل ہوا اور وہاں کی ایک بھلی لے کر میں نے تل ڈالی کہ اس دوران باغ والا آیا اور میرا کیل چھین لیا اور مجھ کو مارا میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ سے فریاد کی آپ نے اس

۲۳۹۳: بَابُ حُكْمِ الْحَاكِمِ فِي فَاكِرِه

۵۴۱۴: أَخْبَرَنَا أَبُو ذَرْدَةَ قَالَ خَلَقْنَا عَفْمَانَ ابْنَ حَمْرَةَ قَالَ أَبَانَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ تَقَاضَى ابْنِ أَبِي حَذْرَةَ قَبِينَا تَمَّانَ عَلَيْهِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا فَكَشَفَ بِسَرِّ حُجْرَتِهِ فَنَادَى يَا كَعْبُ قَالَ لَيْتَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ حُجَّ مِّنْ دِينِكَ هَذَا وَ أَوْ مَا إِلَى الشُّطْرِ قَالَ كَذَّ فَعَلْتُ قَالَ لَمْ تَأْتِ بِهِ۔

۲۳۹۴: بَابُ الْإِسْتِعْدَاءِ

۵۴۱۵: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَبُورٍ بِنِ جَعْفَرٍ قَالَ خَلَقْنَا مَبُورَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَ رَبِيعٍ قَالَ خَلَقْنَا سَفْمَانَ بْنَ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ جَعْفَرِ بْنِ إِكْبَاسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرَّاحِيلَ قَالَ قَدِمْتُ مَعَ عَمْرِو بْنِ الْمَدِينَةِ فَتَخَلَّتْ حَاطَبًا مِّنْ حَيْكَلَيْهَا فَفَرَسَتْ مِّنْ سَنَبِهِمْ فَجَاءَ

باغ والے کو بلا کر بھیجا اور دریافت کیا کہ تم نے کس وجہ سے ایسا کام کیا؟ اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ میرے باغ میں آیا ہے اور ایک محل کو لے کر مل ڈالا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ نہیں جانتا تھا تو تم نے اس کو کیوں نہیں سکھلایا اور اگر وہ بھوکا تھا تو ٹوٹنے اس کو کیوں نہیں کھلایا جاؤ اس کا کھل واپس کر دو پھر مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وسق یا آدھا وسق دینے کا حکم کیا۔

صَاحِبُ الْحَائِطِ لَأَخَذَ كِسَايَ وَ ضَرَبَنِي فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَسْتَعِيذُ عَلَيْهِ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ الرَّجُلُ فَجَاءَهُ وَابِهِ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَيَّ هَذَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ دَخَلَ حَائِطِي لَأَخَذَ مِنِّي سُنْبُلَهُ لَفَرَّقَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا عَلِمْتَهُ إِذْ كَانَ جَاهِلًا وَلَا أَعْلَمْتَهُ إِذْ كَانَ جَانِمًا ارْزُقْ عَلَيْهِ كِسَاةً ۚ وَأَمْرِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِوَسْقٍ أَوْ نِصْفِ وَسْقٍ۔

وسق کی تشریح:

واضح رہے کہ وسق ایک عربی وزن ہے یہ وزن ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور ان شرمیہ رسالہ معتمد حضرت مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ میں نے کورہ اور ان کی تفصیل ہے۔

باب: خواتین کو عدالت میں حاضر کرنے سے بچانے سے

متعلق

۲۳۹۵: بَابُ صَوْنِ النِّسَاءِ عَنِ مَجْلِسِ

الْحُكْمِ

۵۳۱۶: حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے سامنے دو آدمیوں نے یہ جھگڑا کیا ایک نے کہا: یا رسول اللہ! ہمارے درمیان فیصلہ فرمائیں کتاب اللہ کے مطابق اور دوسرے نے کہا جو کہ زیادہ سمجھ دار تھا ہاں یا رسول اللہ ﷺ مجھ کو اجازت عطا فرمائی گفتگو کرنے کی۔ میرا لڑکا اس کے گھر ملازم تھا تو اس نے اس کی بیوی سے زنا کر لیا لوگوں نے مجھ سے کہا تمہارے لڑکے کو پتھروں سے ہلاک کرنا چاہیے میں نے ایک سو بکریاں اور ایک باندی لے کر اپنے لڑکے کو چھڑا لیا پھر میں نے اہل علم سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا تمہارے لڑکے پر ایک سو کوڑے پڑنا تھے ایک سال کے لیے ملک سے باہر ہونا تھا اور اس کی بیوی کو پتھروں سے مار ڈالنا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تمہارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کروں گا تمہاری بکریاں اور باندی تم کو پھر ملیں گی اور اس کے لڑکے کو ایک سو کوڑے مارے ایک سال کے لیے جلا وطن کیا اور اس کو حکم دیا کہ

۵۳۱۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي دِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ زَيْدِ بْنِ حَالِدِ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَقَالَ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُهُمَا أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّيْلُ لِي لِي أَنِ اتَّكَلَمَ قَالَ إِنْ ابْنِي كَانَ عَيْسًا عَلَيَّ هَذَا لَوْنِي بِأَمْرِيهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلِيَّ ابْنَ أَبِي الرَّجْمِ فَأَقْبَلْتُهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِيَةٍ لِي ثُمَّ ابْنِي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلِيَّ ابْنَ أَبِي جَلْدَةَ مِائَةٍ وَتَهْرِيبُ غَامٍ وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى أَمْرِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَضَعَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ أُمَّا غَنَمَكَ وَ جَارِيَتَكَ كَرْدًا

دوسرے آدمی کی بیوی کے پاس جائے اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اس کو پتھروں سے مار ڈالے اس نے اقرار کر لیا پھر وہ عورت رجم کی گئی حتیٰ اس پر پتھر برسائے گئے۔

۵۳۱۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد اور حضرت شبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ اس دوران ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا میں آپ کو اللہ عزوجل کی قسم دیتا ہوں ہمارا آپ فیصلہ فرمائیں اللہ کی کتاب کے موافق۔ پھر اس کا مخالف اٹھ کھڑا ہوا وہ اس سے زیادہ سمجھدار تھا اس نے عرض کیا سچ کہتا ہے کتاب اللہ کے موافق آپ حکم فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: کہہ دو۔ اس نے کہا میرا لڑکا اس کے پاس مزدوری کا کام کرتا تھا تو اس کی بیوی سے زنا کر لیا۔ میں نے ایک سو بکریاں اور ایک خادم دے کر اس کو چھڑا لیا۔ کیونکہ مجھ سے لوگوں نے کہا تھا کہ تمہارے لڑکے پر رجم (یعنی پتھروں سے مار ڈالنا ہے) تو میں نے فدیہ ادا کر دیا پھر میں نے چند جاننے والوں سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا: تمہارے لڑکے کو ایک سو کوڑے لگنے چاہئیں تھے اور ایک سال کے لئے ملک بدر ہوتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تمہارا فیصلہ کتاب اللہ کے موافق کروں گا لیکن ایک سو بکریاں اور خادم تم اپنے لے لو اور تمہارے لڑکے کو ایک سو کوڑے لگیں گے اور صبح کو اس دوسرے شخص کی بیوی کے پاس جا اگر وہ اقرار زنا کرے تو اس کو پتھروں سے مار ڈال۔ چنانچہ صبح کے وقت انیس رضی اللہ عنہ اس کے پاس پہنچے اس نے اقرار کر لیا انہوں نے اس کے اوپر پتھر برسائے۔

باب: جس نے زنا کیا ہو حاکم کو اس کا

طلب کرنا

۵۳۱۸: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بن حنیف سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت کو حاضر کیا گیا کہ جس نے زنا کر لیا تھا۔ آپ نے فرمایا: کس شخص نے اس کے ساتھ زنا کا ارتکاب کیا

إِلَيْكَ وَجَلَدَ ابْنَهُ مِائَةً وَعَرَّبَهُ عَامًا وَ أَمَرَ انِّيَسَانَ بِأَن يَأْتِيَ امْرَأَةَ الْأَخْرِ فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَأَرْجُمَهَا فَأَعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا۔

۵۳۱۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَ شَيْبٍ قَالُوا كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ انْشُدْكَ بِاللَّهِ إِلَّا مَا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ لِقَامِ خَضْمَةٍ وَ كَانَ أَفْقَهُ مِنْهُ فَقَالَ صَدَقَ أَقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ قَالَ قُلْ قَالَ ابْنُ أَبِي نَحْوَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى هَذَا قَرَأْتُ بِأَمْرٍ أَنَّهُ لَقَاتَنِي مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَ خَادِمٍ وَ كَانَتْهُ أُخْبِرَانٌ عَلَى أَبِيهِ الرَّجْمَ لَقَاتَنِي مِنْهُ ثُمَّ سَأَلْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَ تَغْرِيبُ عَامٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي لَا فُضِيزَنَّ بَيْنَكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَمَّا الْمِائَةُ شَاةٍ وَ الْخَادِمُ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَ تَغْرِيبُ عَامٍ أَغْدُ يَا أَبَسُّ عَلَى امْرَأَةٍ هَذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَأَرْجُمَهَا فَعَدَا عَلَيْهَا فَأَعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا۔

۲۳۹۶: باب تَوْجِيهِ الْحَاكِمِ إِلَى مَنْ

أَخْبَرَانَهُ زَنَى

۵۳۱۸: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ الْكُرْمَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي أَمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حَنِيْفٍ أَنَّ النَّبِيَّ

ہے؟ لوگوں نے کہا: اس اپاہج شخص نے اس سے زنا کیا ہے جو کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باغ میں رہتا ہے۔ آپ نے اس کو بلایا لوگ اس کو اٹھا کر لائے۔ آپ نے کھجور کے خوشے منگائے اور اس (زانی کو) اس سے مارا اور اس کے لئے تخفیف فرمائی۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ بِامْرَأَةٍ لَدْرَنْتَ لَقَانِ
مِمَّنْ كَانَتْ مِنَ الْمُقْعِدِ الَّذِي فِي حَائِطِ سَعْدٍ
فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَأَتَى بِهِ مَحْمُولًا فَوَضَعَ بَيْنَ يَدَيْهِ
فَاعْتَرَفَ لَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِأَنْكَالٍ فَضَرَبَهُ وَرَجِمَهُ لِرَمَاتِهِ وَخَفَّتْ عَنْهُ

اپاہج شخص کی حد سے متعلق:

مطلب یہ کہ اس شخص کے اپاہج پن کو دیکھتے ہوئے آپ نے اس شخص کے لئے سزا میں کمی فرمادی اور اس کو کھجور کے ایسے خوشے سے مارا کہ جس میں ایک سو شاخیں تھیں۔ اگر آپ اس شخص کو دروں سے مارتے تو اس کے ہلاک ہونے کا اندیشہ تھا۔

باب: حاکم کا رعایا کے درمیان صلح کرانے کے لیے

۲۳۹۷: باب مَصِيرُ الْحَاكِمِ إِلَى رَعِيَّتِهِ

خود جانا

لِلصَّلْحِ بَيْنَهُمْ

۵۳۱۹: حضرت بل بن سعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے دو قبائل کے درمیان سخت گفتگو ہو گئی یہاں تک کہ ان کے درمیان پتھر چل گئے رسول کریم ﷺ تشریف لے گئے ان دونوں میں مصالحت کے لیے اس دوران نماز کا وقت آ گیا حضرت بل رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور آپ کا انتظار کیا آپ اسی جگہ پر ٹھہرے رہے یہاں تک کہ تکبیر ہو گئی اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھے۔ پھر رسول کریم ﷺ تشریف لائے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے جس وقت لوگوں نے آپ کو دیکھا تو دستک دی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز میں کسی دوسری طرف خیال نہیں فرما رہے تھے لیکن جس وقت دستک کی آواز سنی تو ٹکا دلپٹ کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ رسول کریم ﷺ تشریف فرما ہیں انہوں نے پیچھے کی طرف ہٹ جانے کا آپ سے اشارہ فرمایا اور رسول کریم ﷺ آگے کی طرف بڑھ گئے اور آپ نے نماز پڑھائی جس وقت نماز سے فارغ ہو گئے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم اپنی جگہ پر کس وجہ سے نہیں رہے؟ انہوں نے فرمایا یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ اللہ عزوجل ابوقحافہ کے لڑکے کو اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے دیکھے۔ پھر آپ لوگوں کی جانب متوجہ

۵۳۱۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ
ابْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ يَقُولُ وَقَعَ بَيْنَ حَسَنِ بْنِ
الْأَنْصَارِ كَلَامٌ حَتَّى تَرَامُوا بِالْبِجَارَةِ فَذَهَبَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ
فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَذَّنَ بِلَالٌ وَانْتَهَرَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْتَسِبَ لَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَ
تَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَأَى
النَّاسُ صَفْعُوهَا وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي
الصَّلَاةِ فَلَمَّا سَمِعَ تَضْيِيقَهُمْ التَّفَتَّ لِإِذَا هُوَ
بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَتَأَخَّرَ
فَأَشَارَ إِلَيْهِ أَنْ التُّهُتَ لِرَفْعِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
يَعْنِي يَدِيهِ ثُمَّ نَكَصَ الْقَهْقَرَى وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَلَمَّا كَفَى رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَتُبَّتْ قَالَ مَا

كَانَ اللَّهُ لِيَرَى ابْنَ أَبِي قُحَاةٍ بَيْنَ يَدَيْ نَبِيِّهِ ثُمَّ
أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ مَا لَكُمْ إِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي
صَلَاتِكُمْ صَفَعْتُمْ إِنَّ ذَلِكَ لِلنِّسَاءِ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ
فِي صَلَاتِهِ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللَّهِ-

۲۳۹۸: بَابُ إِشَارَةِ الْحَاكِمِ عَلَى الْخَصْمِ

بِالصَّلْحِ

۵۳۲۰: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا
شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ
مَالِكِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ لَهُ
عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَذْرَةَ الْأَسْلَمِيِّ بَعِيْنٌ دَيْنًا
فَلَقِيَهُ فَلَزِمَهُ فَتَكَلَّمَ حَتَّى ارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ لَمَرًّا
بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا
كَعْبُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يَقُولُ الْبَيْضُ فَآخَذَ بِيَضًا
مِمَّا عَلَيْهِ وَتَرَكَ بِيَضًا-

۲۳۹۹: بَابُ إِشَارَةِ الْحَاكِمِ عَلَى الْخَصْمِ

بِالْعَفْوِ

۵۳۲۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِي حَمْرَةَ أَبُو عَمْرٍ
الْعَائِدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ عَنْ وَائِلٍ قَالَ
شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ
جَاءَ بِالْقَابِلِ يَقُودُهُ وَلِيُّ الْمَقْتُولِ فِي بَسْمَةٍ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلِي الْمَقْتُولِ
الْعَفْوُ قَالَ لَا قَالَ فَتَأَخَذَ الدِّيَةَ قَالَ لَا قَالَ فَتَضَلَّهُ
قَالَ نَعَمْ قَالَ أَذْهَبَ بِهِ فَلَمَّا ذَهَبَ لَوْلِي مِنْ عِنْدِهِ
دَعَاهُ فَقَالَ الْعَفْوُ قَالَ لَا قَالَ فَتَأَخَذَ الدِّيَةَ قَالَ لَا

ہوئے اور فرمایا: تمہاری کیا حالت ہے جس وقت نماز میں کوئی
واقعہ پیش آجاتا ہے تو تم لوگ تالیاں بجاتے ہو یہ بات تو خواتین
کے لیے ہے جس کسی کو کوئی بات نماز میں پیش آئے تو سبحان اللہ
کہے۔

باب: حاکم دونوں فریق میں سے کسی ایک کو مصالحت کے

لئے اشارہ کر سکتا ہے

۵۳۲۰: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قرض حضرت
عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی حذرہ رضی اللہ عنہ کے ذمہ تھا انہوں نے
راستہ میں اس کو دیکھا تو پکڑ لیا اور باتوں (باتوں) میں آوازیں بلند ہو
گئیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے تو آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا یعنی آدھا لینے کا۔ انہوں
نے آدھا لے لیا اور آدھا معاف کر دیا۔

باب: حاکم معاف کرنے کے لئے اشارہ

کر سکتا ہے

۵۳۲۱: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا جس وقت مقتول کا وارث قاتل کو ایک
رسی میں کھینچتا ہوا لایا آپ نے مقتول کے وارث سے فرمایا تم دیت
معاف کرتے ہو یا نہیں؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: تم
دیت لو گے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا تم بدلہ لو گے۔ اس نے
عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا اچھا اس کو لے جاؤ (اور اس کو قتل
کرو) جس وقت وہ شخص پشت موڑ کر چلا تو پھر آپ نے اس کو بلایا اور
فرمایا معاف کرتے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: اچھا تم
دیت لیتے ہو؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا تم خون کا بدلہ لو

گے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو لے جاؤ۔ جس وقت لے کر چلا اور آپ کی جانب پشت کی پھر آپ نے اس کو بلایا اور فرمایا: معاف کرتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے پھر فرمایا: تم دیت لینا چاہتے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا اس کو تم قتل کرو گے؟ اس پر اس شخص نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: اچھا جاؤ۔ پھر آپ نے فرمایا: اگر تم اس کو معاف کر دو تو تمہارے اور تمہارے ساتھی کے کہ جس کو اس نے قتل کیا ہے دونوں کے گنہ سمیٹ لے گا۔ یہ سن کر اس نے معاف کر دیا اور چھوڑ دیا میں نے دیکھا کہ وہ شخص اپنی رشتی کھینچ رہا تھا۔

باب: حاکم پہلے نرمی کرنے کا حکم دے سکتا ہے؟

۵۳۲۲: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص نے جھگڑا کیا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پانی کے بہاؤ کے سلسلہ میں جس سے کہ کھجور کے درختوں کو سینچا کرتے تھے۔ انصاری نے کہا پانی کو چھوڑ دو وہ چلا جائے گا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا آخر کار مقدمہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے کر حاضر ہوئے آپ نے پہلے حکم نرم دیا اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو ان کو پورا حق نہیں دلایا اور فرمایا اے زبیر رضی اللہ عنہ تم اپنے درختوں کو پانی پلا دے پھر ان کو اپنے پڑوسی کی طرف چھوڑ دو۔ یہ بات سن کر انصاری شخص ناراض ہو گیا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر زبیر رضی اللہ عنہ آپ کی پھوپھی کے لڑکے ہیں۔ یہ بات سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کا رنگ تبدیل ہو گیا پھر آپ نے نرمی سے کام نہیں لیا اس پر آپ نے فرمایا: اے زبیر رضی اللہ عنہ! تم درختوں کو پانی دو پھر تم پانی روکے رکھو یہاں تک کہ پانی نالیوں کی منڈری تک پہنچ جائے (یعنی خوب پانی پانی ہو جائے) زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری رائے ہے کہ یہ آیت اسی سلسلہ میں نازل ہوئی ہے یعنی آیت: **فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ**۔

باب: مقدمہ کے فیصلہ سے قبل قہر حاکم کے سفارش کرنے

قَالَ فَتَقْتُلُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهِ فَلَمَّا ذَهَبَ قَوْلِي مِنْ عِنْدِهِ دَعَاهُ فَقَالَ اتَّعَفُوْا قَالَ لَا قَالَ فَتَأْخُذُ الدِّيَةَ قَالَ لَا قَالَ فَتَقْتُلُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ أَمَا إِنَّكَ إِنْ عَفَوْتَ عَنْهُ يَبُوءُ بِأَيْمِهِ وَآئِمِّ صَاحِبِكَ فَعَفَا عَنْهُ وَتَرَكَهُ فَاِنَّا رَأَيْنَا بِحُجْرِنَا نَسْفَعُهُ۔

۲۳۰۰: باب إشاراً للحاكم بالرفق

۵۳۲۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يُسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمْرُؤَ فَأَبَى عَلَيْهِ فَاتَّخَصَمُوا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أُرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ فَتَلَوْنَ وَجْهَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ أَحْبَسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ قَالَ الزُّبَيْرُ إِنِّي أَحْسَبُ أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذَلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ الْآيَةَ۔

۲۳۰۱: باب شفاعت الحاكم للخصوم قبل

فصل الحکم

سے متعلق

۵۳۲۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ - كَانَتْ تَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ خَلْفَهَا يَبْكِي وَ دُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى لِحْيَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ يَا عَبَّاسُ أَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثِ بَرِيرَةَ وَ مِنْ بُغْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَأَيْتَهُ لَأَنَّ أَبُو وَكَدِكَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَنَا شَلْبَعٌ قَالَتْ فَلَا حَاجَةَ لِي بِهِ -

۵۳۲۳: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر غلام تھا ان کا نام مغیث رضی اللہ عنہ تھا۔ ایسا لگ رہا ہے کہ میں ان کو دیکھ رہا ہوں وہ ان کے پیچھے پیچھے پھر رہا تھا اور وہ آنسو سے روتا جاتا تھا اور ان کی داڑھی پر آنسو جاری تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے عباس رضی اللہ عنہ تم تعجب نہیں کرتے مغیث کی محبت سے جو کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہے اور حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کی (شوہر سے) نفرت کرنے سے جو کہ حضرت مغیث کے ساتھ ہے پھر آپ نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اگر تم پھر حضرت مغیث رضی اللہ عنہ کے پاس چلی جاؤ (تو ٹھیک ہے) وہ تمہارے بچے کے باپ ہیں۔ اس پر حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ مجھ کو حکم فرما رہے ہیں تو مجھ کو یہ حکم لازماً تسلیم کرنا ہوگا۔ آپ نے فرمایا: میں تو سفارش کر رہا ہوں۔ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔

حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر:

حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر حضرت مغیث رضی اللہ عنہ کو جو کہ ایک صحابی تھے خرید کر آزاد فرمایا تھا ان کے شوہر حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا سے حد سے زیادہ محبت کرتے تھے لیکن حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو اپنے شوہر سے نفرت تھی لیکن آپ کے فرمانے پر انہوں نے نفرت کرنا چھوڑ دی لیکن شوہر کے ساتھ رہنا قبول نہ کیا۔ (جامی)

باب: اگر کسی شخص کو مال کی ضرورت ہو اور وہ شخص اپنے

۲۳۰۲: بَابُ مَنْعِ الْحَاكِمِ رَعِيَّتَهُ مِنْ اِتِّلَافِ

مال کو ضائع کر دے تو حاکم روک سکتا ہے

اَمْوَالِهِمْ وَ بِهِمْ حَاجَةٌ اِلَيْهَا

۵۳۲۴: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص نے جو کہ نادار اور محتاج تھے اپنے غلام کو مرنے کے بعد آزاد کر دیا تھا اور وہ شخص مقروض بھی تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کو آٹھ سو درہم میں فروخت فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ تم (پہلے) اپنا قرضہ ادا کرو اور اپنے اہل و عیال پر

۵۳۲۴: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلٍ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُوَرِّعِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَعْتَقَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ وَ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ لِبَاعَةِ رَسُولِ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَا يَمَانِيَّةٍ دِرْهَمٍ خَرَجَ كَرُو-
فَاعْطَاهُ فَقَالَ أَقْضِ دَيْنَكَ وَأَنْفِقْ عَلَى عِيَالِكَ-

قرض کی ادائیگی کا حکم:

آپ نے اس شخص کے غلام کو آزاد کرنے کے فعل کو باطل فرمایا اور فرمایا کہ پہلے قرض کی ادائیگی اور اہل و عیال کے نان نفقہ کی فکر ضروری ہے۔ غلام کو آزاد وغیرہ کرنا بعد میں ہے۔

باب: فیصلہ کرنے میں تھوڑا اور زیادہ مال برابر ہے
۵۳۲۵: حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی کسی مسلمان کا حق قسم کھا کر لے تو اللہ عزوجل نے اس کے لئے دوزخ واجب کر دی اور جنت اس کے لئے حرام کر دی۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگرچہ معمولی سی ہی چیز ہو آپ نے فرمایا: اگرچہ پیلو کے درخت کی ایک شاخ ہو۔

۳۴۰۳: بَابُ الْقَضَاءِ فِي قَلِيلِ الْمَالِ وَكَثِيرِهِ
۵۳۲۵: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ مَنَعَ مَالِيَّ حَقِّي إِمْرِيءٍ مُسْلِمٍ بِعَيْنِهِ فَقَدْ أَوْجَبَ اللَّهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَإِنْ كَانَ قَضِيًّا مِنْ أَرَاكٍ-

باب: جس وقت حاکم کسی شخص کو پہچان رہا ہو اور وہ شخص موجود نہ ہو تو اس کے بارے میں فیصلہ کرنا صحیح ہے

۳۴۰۴: بَابُ قَضَاءِ الْحَاكِمِ عَلَى الْغَائِبِ إِذَا عَرَفَهُ

۵۳۲۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہندہ بنت جحشا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی اہلیہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ابوسفیان ایک کنجوس شخص ہے وہ نہ تو مجھ کو اور نہ میری اولاد کو خرچہ دیتے ہیں کیا میں انکے مال میں سے بغیر اطلاع کے لے لوں؟ آپ نے فرمایا: تم اس قدر لے لو جس قدر تم کو اور تمہارے بچے کو کافی ہو۔

۵۳۲۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا وَسَّجِعٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَجِيحٌ وَلَا يُنْفِقُ عَلَيَّ وَوَالِدِي مَا يَكْفِيْنِي أَفَأَخْذُ مِنْ مَالِهِ وَلَا يَشْعُرُ قَالَ خُذِي مَا يَكْفِيْكَ وَوَالِدِكَ بِالْمَعْرُوفِ-

غیر موجود شخص سے متعلق فیصلہ:

مذکورہ بالا حدیث کا حاصل یہ ہے کہ اگر کوئی شخص قاضی یا حاکم کی مجلس میں حاضر نہ ہو لیکن حاکم یا قاضی اس کو پہچان رہا ہو تو ایسی صورت میں اس سے متعلق یعنی اس کی غیر موجودگی میں فیصلہ کرنا درست ہے جیسا کہ مذکورہ واقعہ پیش آیا۔ مذکورہ حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مذکورہ صورت میں بقدر ضرورت لے لینا درست ہے۔

باب: ایک حکم میں دو حکم کرنے سے متعلق

۳۴۰۵: النَّهْيُ عَنِ أَنْ يَقْضَى فِي قَضَاءٍ بِقَضَائِهِنِ
۵۳۲۷: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ بْنُ جَنْظَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

۵۳۲۷: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں

نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے نہ حکم کرے کوئی شخص ایک مقدمہ میں دو مقدمات کا اور نہ کوئی حکم دے دو آدمیوں کے درمیان جس وقت وہ غصہ میں ہو (یعنی غصہ کی حالت میں فیصد نہ کرے)۔

باب: فیصلہ کو کیا چیز توڑتی ہے؟

۵۴۲۸: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ میرے پاس جھگڑے (اور مقدمات) لاتے ہو میں تو انسان ہوں تمہارے میں سے وہی شخص زبان دراز ہوتا ہے پھر میں فیصلہ کروں گا اسی پر جو سنوں گا پھر اگر میں کسی کو اس کے بھائی کا حق ناحق دلاؤں تو وہ اس کو جائز نہ ہوگا بلکہ آگ کا ایک ٹکڑا دلاؤں۔

باب: فتنہ فساد مچانے والا

۵۴۲۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے برا شخص اللہ عزوجل سے نزدیک جھگڑا شخص ہے (یعنی جو دوسروں سے فتنہ فساد کرے)۔

باب: جہاں پر گواہ نہ ہو تو وہ کس طریقہ سے حکم دے

۵۴۳۰: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے دو آدمیوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جانور کے سلسلہ میں جھگڑا کیا کسی کے پاس گواہ نہیں تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو آدھا آدھا دلا دیا۔

باب: حاکم کا قسم دلانے کے وقت نصیحت کرنے سے متعلق

۵۴۳۱: حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو لڑکیاں

مُبَشِّرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ وَكَانَ غَامِلًا عَلَى سِجِسْتَانَ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَقْضَى أَحَدٌ فِي قَضَاءٍ بِقَضَاءٍ بَيْنَ وَلَا يَقْضَى أَحَدٌ بَيْنَ عَصَمَيْنِ وَهُوَ غَضَبَانُ۔

۲۴۰۶: بَابُ مَا يَقْطَعُ الْقَضَاءُ

۵۴۲۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَلْحَنُ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَإِنَّمَا الْقَضَى بَيْنَكُمَا عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ لَمَنْ قَضَيْتَ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ۔

۲۴۰۷: بَابُ الْأَلَدِ الْخَصِمِ

۵۴۲۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَابْنَانَا مُحَمَّدُ ابْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أْبَعْضَ الرِّجَالِ إِلَى اللَّهِ الْأَلَدُ الْخَصِمُ۔

۲۴۰۸: بَابُ الْقَضَاءِ فِيْمَنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ بَيِّنَةٌ

۵۴۳۰: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي قَاتِلَةٍ لَيْسَ لِرَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ فَقَضَى بَيْنَهُمَا بِصَفَيْنِ۔

۲۴۰۹: بَابُ عِظَةِ الْحَاكِمِ عَلَى الْبَيِّنِ

۵۴۳۱: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سُرُوقٍ قَالَ

طائف میں موزے سیا کرتی تھیں ایک لکلی تو اس کے ہاتھ سے خون جاری ہو رہا تھا اس نے کہا میری سانگی نے مجھ کو مارا اور دوسری نے انکار کیا میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو تحریر کیا انہوں نے جواب میں لکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فیصلہ کیا ہے کہ قسم مدعا علیہ پر ہے اگر لوگوں کو ان کے دعوے کے مطابق مل جاتا تو لوگ دوسروں کے مالوں اور جانوں کا دعویٰ کرتے اور اس خاتون کے سامنے پڑھ اس آیت کریمہ کو (آیت کریمہ ہے) إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ . یعنی جو لوگ اللہ کے ساتھ عہد اور قسم کے عوض کچھ مالیت خریدتے ہیں ان کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے یہاں تک کہ آیت کریمہ کو قسم کیا پھر میں نے اس خاتون کو بلایا اور یہ آیت کریمہ تلاوت کی۔ اس نے اقرار کیا اپنے جرم کا جس وقت یہ خبر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو پہنچی تو وہ بھی سرور ہوئے۔

باب: حاکم قسم کس طریقہ سے لے؟

۵۳۳۲: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ معاویہؓ نے فرمایا کہ نبیؐ باہر نکلے صحابہؓ کے حلقہ پر آپؐ نے دریافت فرمایا تم کس وجہ سے بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ سے ذمہ اور اس کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے اپنا دین ہم کو بتلایا اور ہم پر احسان کیا آپؐ کو بھیج کر۔ آپؐ نے فرمایا ہاں اللہ کی قسم! تم اس وجہ سے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا اللہ کی قسم ہم اسی واسطے بیٹھے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا میں نے تم کو اس لئے قسم نہیں دی کہ جھوٹا سمجھا بلکہ جبرئیلؑ میرے پاس آئے اور مجھے کہا کہ اللہ تم لوگوں سے فرشتوں پر فخر کرتا ہے۔ (آپؐ نے صحابہ کو قسم دی اور یہی طریقہ ہے قسم لینے کا اللہ کے علاوہ اور کسی کی قسم نہیں کھانا چاہیے۔)

۵۳۳۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عیسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا چوری کرتے ہوئے تو اس سے فرمایا: تو نے چوری کی؟ اس نے کہا: نہیں! اللہ کہ قسم کہ جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں نے اللہ عزوجل پر یقین کیا اور اپنی آنکھ (یعنی اپنے مشاہدہ کو) جھوٹا سمجھتا ہوں۔

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ نَالِعِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَانَتْ جَارِيَتَانِ تَخْرُزَانِ بِالطَّائِفِ فَخَرَجَتْ أَحَدَاهُمَا وَيَدُهَا تَدْمِي فَرَعَمَتْ أَنْ صَاحِبَتَهَا أَصَابَتْهَا وَانْكَبَتْ الْأُخْرَى فَكَتَبَتْ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فِي ذَلِكَ فَكَتَبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ عَلَى الْيَمِينِ عَلَى الْمُدْعَى عَلَيْهِ وَلَوْ أَنَّ النَّاسَ أُعْطُوا بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعَى نَاسٌ أَمْوَالَ نَاسٍ وَدِمَاءَهُمْ فَأَدْعُوا رَأَى عَلَيْهَا هَذِهِ الْآيَةَ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَآيَمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ حَتَّى حَتَمَ الْآيَةَ لَدَعْوَتِهَا فَتَلَوْتُ عَلَيْهَا مَا عَثَرْتُ بِذَلِكَ كَسْرًا۔

۲۳۱۰: بَابُ كَيْفَ يَسْتَحْلِفُ الْحَاكِمُ

۵۳۳۲: أَخْبَرَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْحُومُ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي نَعْمَةَ عَنْ أَبِي عُمَرَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ مُعَاوِيَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ بَعْثِي مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَجَلَسْتُكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَدْعُوا لِلَّهِ وَنُحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِيَدِيهِ وَمَنْ عَلَيْكَ قَالَ اللَّهُ مَا أَجَلَسْتُكُمْ إِلَّا ذَلِكَ قَالُوا اللَّهُ مَا أَجَلَسْنَا إِلَّا ذَلِكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ نَهْمَةً لَكُمْ وَإِنَّمَا أَنَا بِنُجْرَيْلٍ فَخَبَرْتَنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَحَلَّ بِمَا بِي بَيْنَكُمْ الْمَلَائِكَةَ۔

۵۳۳۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو رَاهِمٍ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأَى عَيْسَى بْنُ مَرْيَمَ رَحُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهُ أَسْرَقْتَ قَالَ لَا وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ قَالَ عَيْسَى آمَنْتُ بِاللَّهِ وَكَذَّبْتُ بِصَرِيءِ

۵۰

کتاب الاستعاذہ

(اللہ عزوجل کی) پناہ چاہنا کے متعلق احادیث مبارکہ

۵۴۳۴: حضرت معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہچھ بارش برسی اور اندھیرا چھا گیا تو ہم نے نماز پڑھانے کے لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کیا پھر کچھ کہا جس کا یہ مطلب تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے نماز پڑھانے کے لئے تو آپ نے فرمایا کہہو تو میں نے کہا کیا کہوں (یعنی کیا پڑھوں) آپ نے فرمایا پڑھو: قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اور معوذتین (یعنی قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ صبح و شام) یہ سورتیں تم کو ہر ایک برائی سے بچالیں گی۔

۵۴۳۵: حضرت عبداللہ بن ضعیب سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا مکہ مکرمہ کے راستہ میں ایک مرتبہ میں نے آپ کو تہا پایا تو آپ کے پاس پہنچا۔ آپ نے فرمایا تم کہو میں نے عرض کیا کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا کہو۔ میں نے عرض کیا کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا کہو: قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ یہاں تک کہ اس سورت کو ختم کیا (یعنی مکمل سورت تلاوت فرمائی) اس کے بعد (سورۃ ناس یعنی): قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ کو بھی ختم فرمایا پھر فرمایا کہ نہیں لیکن لوگوں نے پناہ طلب کی دونوں سے بہتر۔

۵۴۳۶: حضرت عقبہ بن عامر جعفی سے روایت ہے کہ میں رسول

۵۴۳۴: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي إِسْحَقُ بْنُ أَبِي إِسْحَقٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَصَابَنَا طَسٌّ وَظُلْمَةٌ فَانْتَقَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ بِنَانِمَ ذَكَرَ كَلِمَاتًا مَعْنَاهُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ بِنَا فَقَالَ قُلْ فَقُلْتُ مَا أَقُولُ قَالَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمَعْرُودَتَيْنِ حِينَ تُمَسِّي وَحِينَ تُصْبِحُ لِأَنَّا بِكَفَيْكَ كُلَّ شَيْءٍ۔

۵۴۳۵: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ فَأَصَبْتُ خُلُوعًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَنُوتُ مِنْهُ فَقَالَ قُلْ فَقُلْتُ مَا أَقُولُ قَالَ قُلْ قُلْتُ مَا أَقُولُ قَالَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ حَتَّى خَتَمَهَا ثُمَّ قَالَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ حَتَّى خَتَمَهَا ثُمَّ قَالَ مَا تَعُوذُ النَّاسُ بِالْفَضْلِ مِنْهُمَا۔

۵۴۳۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کو کھینچ رہا تھا ایک جہاد کے سفر میں۔ آپ نے فرمایا کہو اے عقبہ رضی اللہ عنہ! میں سن کر خاموش ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہو اے عقبہ رضی اللہ عنہ! میں سن کر خاموش رہا۔ پھر تیسری مرتبہ آپ نے فرمایا کہو (یعنی پڑھو) میں نے عرض کیا کیا کہوں (یعنی کیا پڑھوں) آپ نے فرمایا پڑھو: قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ چنانچہ میں نے بھی آپ کے ساتھ پڑھا یہاں تک کہ سورت کو مکمل کیا پھر قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھا میں نے بھی آپ کے ساتھ پڑھا یہاں تک کہ ختم کیا۔ پھر فرمایا ان کی مثل کسی نے پناہ نہیں مانگی (یعنی جیسی پناہ اس سورت میں مانگی گئی ہے کسی سورت میں پناہ نہیں مانگی گئی)۔

۵۴۳۷: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہو میں نے عرض کیا کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا کہو: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ آپ نے پھر ان کی تلاوت فرمائی اور ارشاد فرمایا ان سورتوں جیسی پناہ کسی نے نہیں مانگی یا لوگ ان جیسی پناہ نہیں مانگتے (یعنی ان سورتوں میں جیسی جامع اور موثر پناہ مانگی گئی ہے کسی سورت میں ایسی پناہ نہیں مانگی گئی)۔

۵۴۳۸: حضرت عابس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے عابس! کیا میں تجھ کو نہ تلاؤں سب سے بہتر پناہ کہ جس سے پناہ مانگتے ہیں پناہ مانگنے والے۔ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں بتائیں یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پڑھو: قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ اور قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔

۵۴۳۹: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم

الْقَضِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلِيمَانَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَقُوذُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْتَنَى لِي غَزْوَةً إِذْ قَالَ يَا عُقْبَةُ قُلْ فَاسْتَمَعْتُ ثُمَّ قَالَ يَا عُقْبَةُ قُلْ فَاسْتَمَعْتُ فَقَالَهَا الْفَالِغَةُ فَقُلْتُ مَا أَقُولُ فَقَالَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَقَرَأَ السُّورَةَ حَتَّى خَتَمَهَا ثُمَّ قَرَأَ قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقَرَأْتُ مَعَهُ حَتَّى خَتَمَهَا ثُمَّ قَرَأَ قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَقَرَأْتُ مَعَهُ حَتَّى خَتَمَهَا ثُمَّ قَالَ مَا تَعُوذُ بِمِثْلِهِنَّ أَحَدٌ۔

۵۴۳۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلِيمَانَ الْأَسْلَمِيُّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلْ قُلْتُ وَمَا أَقُولُ قَالَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَقَرَأَ هُنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ لَمْ يَتَعَوَّذِ النَّاسُ بِمِثْلِهِنَّ أَوْ لَا يَتَعَوَّذِ النَّاسُ بِمِثْلِهِنَّ۔

۵۴۳۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَابِسِ الْجُهَنِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُ يَا ابْنَ عَابِسِ أَلَا أَدُلُّكَ أَوْ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِالْفَضْلِ مَا يَتَعَوَّذُ بِهِ الْمُتَعَوِّذُونَ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ هَاتَيْنِ السُّورَتَيْنِ۔

۵۴۳۹: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ

مذکورہ کے لئے ایک سفید قسم کے فچر کا تھکا آیا آپ اس پر سوار ہوئے اور حضرت عقبہ جی سے اس کو کھینچتے ہوئے چل پڑے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عقبہ جی سے فرمایا اے عقبہ جی پڑھو۔ انہوں نے عرض کیا کیا پڑھوں؟ آپ نے فرمایا پڑھو: قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ پھر اس کو دوبارہ پڑھا۔ یہاں تک کہ میں نے اس کو پڑھا۔ آپ نے پہچان لیا کہ میں بہت خوش نہیں ہوں۔ یہ بات سن کر آپ نے فرمایا: ایسا لگتا ہے کہ تم نے اس کی قدر نہیں کی مجھ کو اس جیسی کوئی دوسری سورت نہیں ملی۔

۵۳۳۰: حضرت عقبہ بن عامر جی سے روایت ہے انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا سورہ معوذتین کے ہارے میں (یعنی ان سورتوں کو سیکونا چاہا) حضرت عقبہ جی نے کہا پھر آپ نے نماز فجر کی امامت فرمائی اور یہی دونوں سورتیں تلاوت فرمائیں تاکہ تمام لوگ سن کر سیکھ لیں۔

۵۳۳۱: حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر میں ان دونوں سورت کی تلاوت فرمائی۔

۵۳۳۲: حضرت عقبہ بن عامر جی سے روایت ہے کہ میں سفر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کا جانور کھینچ رہا تھا۔ اس دوران آپ نے ارشاد فرمایا اے عقبہ جی! کیا میں تم کو سب سے بہتر سورتیں جو پڑھی گئی ہیں وہ دو سورت سکھاؤں؟ پھر آپ نے مجھ کو: قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ سکھائیں۔ آپ نے ملاحظہ فرمایا میں زیادہ خوش نہیں ہوا جس وقت صبح کی نماز کے لیے آپ اترے تو آپ نے نماز میں یہی سورتیں تلاوت فرمائیں۔ جس وقت نماز سے فراغت ہوگئی تو آپ نے میری جانب دیکھا اور فرمایا اے عقبہ جی! تم کیا سمجھے؟

قَالَ حَدَّثَنَا بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَهْدَيْتُ لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَقْلَةً شَهْبَاءَ فَرَكِبَهَا وَآخَذَ عُقْبَةُ يَقُودُهَا بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعُقْبَةَ أَقْرَأَ قَالَ وَمَا أَقْرَأُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِقْرَأْ قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَاعَادَهَا عَلَيَّ حَتَّى فَرَأْتُهَا فَعَرَفْتُ أَنِّي لَمْ أَفْرَحُ بِهَا جِدًّا قَالَ لَعَلَّكَ تَهَارَوْتُ بِهَا لَمَّا قُمْتَ يَغِي بِمِثْلِهَا۔

۵۳۳۰: أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ جِرَامٍ التَّمِيمِيُّ قَالَ أَتَانَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُعْذَتَيْنِ قَالَ عُقْبَةُ لَأَمَّا رَسُولُ ﷺ يَهْمَانِي صَلَاةَ الْغَدَاةِ۔

۵۳۳۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَرِثِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عُقْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ بِهِمَا فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ۔

۵۳۳۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ أَتَانَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ الْحَرِثِ وَهُوَ الْعَلَاءُ عَنِ الْقَاسِمِ مَوْلَى مُعَاوِيَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كُنْتُ أَقُودُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي السَّفَرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُقْبَةُ أَلَا أُعَلِّمُكَ خَيْرَ سُورَتَيْنِ قُرْتَنَا فَعَلَّمَنِي قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَلَمْ يَرْنِي سُرْرَتٌ بِهِمَا جِدًّا فَلَمَّا نَزَلَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ صَلَّى بِيَهُمَا صَلَاةَ الصُّبْحِ

لِلنَّاسِ فَلَمَّا قَرَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الصَّلَاةِ
النَّفْتِ إِلَى فَقَالَ يَا عُقْبَةُ كَيْفَ رَأَيْتَ-

۵۴۴۳: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ بَيْنَا أَقُودُ
بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَقَبٍ مِنْ
بَلَدِ الْبَقَابِ إِذْ قَالَ أَلَا تَرَ كَبُ يَا عُقْبَةُ فَاجْتَلَلْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَرْكَبَ
مَرَكَبَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ أَلَا تَرَ كَبُ يَا عُقْبَةُ
فَأَشْفَقْتُ أَنْ يَكُونَ مَعْصِبَةً فَزَلَّ وَرَكِبْتُ هُنَيْهَةً
وَ نَزَلْتُ وَ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ أَلَا
أَعْلَمُكَ سُورَتَيْنِ مِنْ خَيْرِ سُورَتَيْنِ قَرَأْتَهُمَا النَّاسُ
فَأَقْرَأَنِي قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ
النَّاسِ فَأَلَيْمَتِ الصَّلَاةَ فَتَقَدَّمَ لِقَرَأَتِهِمَا ثُمَّ مَرَّ بِي
فَقَالَ كَيْفَ رَأَيْتَ يَا عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ قَرَأْتَهُمَا كُلَّمَا
يُمْتُ وَقُمْتُ-

۵۴۴۴: أَخْبَرَنَا لُحَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ
عَجَلَانَ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ
قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عُقْبَةُ قُلْ فَقُلْتُ مَاذَا أَقُولُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ فَسَمِعْتُ عَنِّي ثُمَّ قَالَ يَا عُقْبَةُ قُلْ فَقُلْتُ
مَاذَا أَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَسَمِعْتُ عَنِّي فَقُلْتُ
اللَّهُمَّ ارْزُدْهُ عَلَيَّ فَقَالَ يَا عُقْبَةُ قُلْ فَقُلْتُ مَاذَا
أَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ
فَقَرَأْتُهَا حَتَّى آتَيْتُ عَلَى آخِرِهَا ثُمَّ قَالَ قُلْتُ مَاذَا
أَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ
فَقَرَأْتُهَا حَتَّى آتَيْتُ عَلَى آخِرِهَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ

۵۴۴۳: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں گھانٹیوں
میں سے ایک گھانٹی میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کا جانور کھینچ رہا تھا
کہ اس دوران آپ نے فرمایا اے عقبہ! کیا تم سواری نہیں ہوتے؟
میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا خیال آیا اور عرض کیا۔ میں کس
طریقہ سے آپ کی سواری پر چڑھ سکتا ہوں۔ کچھ دیر کے بعد پھر آپ
نے فرمایا تم سواری نہیں ہوتے اے عقبہ! میں ڈر گیا کہ ایسا نہ ہو کہ
تا فرمائی کرنے سے گناہ ہو جائے۔ پھر آپ اترے اور میں کچھ دیر کے
لئے سوار ہوا پھر میں اتر اور آپ سوار ہوئے۔ آپ نے فرمایا میں تجھ کو
دو بہتر سورت سکھلاؤں؟ جن کو لوگوں نے پڑھا ہے پھر آپ نے مجھے
دو سورتیں: قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ
پڑھائیں کہ اس دوران نماز کی تکبیر ہو گئی آپ آگے بڑھ گئے اور یہی
دو سورتیں تلاوت فرمائیں پھر میرے سامنے سے اٹکے اور فرمایا تم کیا
سمجھتے اے عقبہ! تم ان دونوں سورت کو پڑھو سونے اور اٹھنے کے
وقت۔

۵۴۴۴: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جا رہا تھا کہ اس دوران آپ نے فرمایا: اے عقبہ! کہو۔
میں نے عرض کیا: کیا کہوں؟ (یعنی کیا پڑھوں؟) یا رسول اللہ! آپ
خاموش ہو گئے پھر فرمایا: اے عقبہ! (عقبہ رضی اللہ عنہ نے پھر کہا) کیا
پڑھوں؟ یا رسول اللہ! پھر آپ خاموش ہو گئے۔ میں نے کہا خدا کرے
پھر آپ فرمائیں۔ آپ نے فرمایا اے عقبہ! کہو یعنی پڑھو۔ میں
نے عرض کیا کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا کہو: قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ میں
نے پڑھا یہاں تک کہ اس کو ختم کیا پھر آپ نے فرمایا کہو میں نے عرض
کیا: کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا کہو: قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ میں
نے اس کو پڑھا آخر تک۔ پھر اس وقت آپ نے فرمایا: کسی
مانگنے والے نے اس کے برابر نہیں مانگا اور نہ کسی پناہ چاہنے والے نے

اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ مَا سَأَلَ سَائِلٌ بِمِثْلِهَا وَلَا اسْتِعَاذَ مُسْتَعِذٌ بِمِثْلِهِمَا۔

۵۴۳۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ اسْلَمَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ رَاكِبٌ فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَى قَدَمِهِ فَقُلْتُ أَقْرَيْنِي سُورَةَ هُودٍ أَوْ قُرَيْشٍ سُورَةَ يُونُسَ فَقَالَ لَنْ تَقْرَأَ شَيْئًا أَبْلَغَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ قُلِّ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔

۵۴۳۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْشِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ انزِلَ عَلَيَّ آيَاتٌ لَمْ يَرْمِلْنَهَا قُلُّ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ وَقُلُّ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ۔

۵۴۳۷: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي بَدَلٌ قَالَ حَدَّثَنَا شَدَّادُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْجَرِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرَةَ عَنْ جَابِرِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفْرَأُ يَا جَابِرُ قُلْتَ وَمَاذَا أَفْرَأُ يَا بِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَفْرَأُ يَا النَّاسُ قَالَ أَفْرَأُ قُلُّ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلُّ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَقَرَأْتُهُمَا فَقَالَ أَفْرَأُ بِهِمَا وَلَنْ تَقْرَأَ بِمِثْلِهِمَا۔

۲۴۱۲: بَابُ الْأِسْتِعَاذَةِ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ

۵۴۳۸: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ سَنَابِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ أَبَانَا سَفْيَانُ عَنْ أَبِي سَيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْهَدْيَانِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ أَرْبَعٍ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَا

اس کے برابر پناہ چاہی۔

۵۴۳۵: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ سوار تھے میں نے اپنا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم پر رکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے پڑھا میں سورہ ہود اور سورہ یوسف۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ہرگز نہیں پڑھو گے اللہ عزوجل کے نزدیک بہتر زیادہ سورہ فلق سے۔

۵۴۳۶: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھ پر چند آیات نازل ہوئیں جن جیسی دیکھنے میں نہیں آئی۔ قُلُّ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ آخِرُ تِلْكَ اور قُلُّ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔

۵۴۳۷: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اے جابر! پڑھو۔ میں نے عرض کیا: کیا پڑھوں؟ میرے والدین آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: قُلُّ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلُّ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھو۔ میں نے ان دونوں کو پڑھا پھر آپ نے فرمایا پڑھو تم ان جیسی (سورت) ہرگز نہ پڑھو گے۔

باب: اس دل سے پناہ کہ جس میں خوف الہی نہ ہو

۵۴۳۸: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے چار باتوں سے پناہ مانگتے تھے اس علم سے کہ جو نفع نہ بخشنے اور اس دل سے جو کہ خوف خدا نہ کرے اور اس دعا سے کہ جس کی قبولیت نہ ہو اور اس نفس سے کہ جو بھرتا ہو (یعنی جس نفس میں خشیت خداوندی نہ ہو)۔

تَشْتَعُ-

۵۴۱۳: بِكَابِ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ

فِتْنَةِ الصَّدْرِ

۵۴۱۳۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا
عَبِيدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ
عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَمْرَانَ النَّبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَتَعَوَّذُ
مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَرَفْسَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ-

۲۴۱۴: بِكَابِ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ شَرِّ السَّمْعِ

وَالْبَصَرِ

۵۴۵۰: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو
نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي بِلَالُ
بْنُ يَحْيَى أَنَّ شُتَيْرَ بْنَ شَكْلٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ شَكْلٍ
بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ عَلِّمْنِي تَعَوَّذًا اتَّعَوَّذُ بِهِ فَأَخَذَ
بِيَدِي ثُمَّ قَالَ قُلْ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَشَرِّ
بَصَرِي وَشَرِّ لِسَانِي وَشَرِّ قَلْبِي وَشَرِّ مَنِيَّ قَالَ
حَتَّى حَفِظْتَهَا قَالَ سَعْدُ وَالنَّبِيُّ مَاؤُهُ-

باب: سینہ کے فتنہ سے

پناہ مانگنا

۵۴۱۳۹: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نامردی، کنجوسی، سینہ کے فتنہ اور عذابِ قبر سے پناہ
مانگتے تھے۔

باب: کان اور آنکھ کے فتنہ سے پناہ مانگنے

سے متعلق

۵۴۵۰: حضرت شکر بن حفص بن حمید سے روایت ہے کہ میں رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی!
مجھ کو تَعَوَّذُ بتلائیں جس سے میں (اللہ سے) پناہ مانگا کروں۔ آپ نے
فرمایا: کہو یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری کان کی برائی سے زبان
کی برائی سے دل کی برائی سے اور منی کی برائی سے۔ راوی نے بیان کیا
کہ یہاں تک کہ میں نے یاد کر لیا۔ سعد نے کہا کہ منی سے مراد نطفہ
ہے۔

خلاصہ الباب ☆ برائی برائی ہے چاہے کان زبان دل کی ہو یا پھر ہاتھ سے بے محل اپنی منی کو ضائع کرنا اپنے ساتھ ظلم عظیم
ہے منی کو ہاتھ سے بہانا یا نعوذ باللہ زنا کا ارتکاب کرنا کسی بھی طریقہ سے اپنی جوانی کو تباہ کرنا بہت برا فعل ہے انسان نامرڈ بے اولاد
بیوی کے حقوق کی ادائیگی سے قاصر ہوتا ہے اور یہ سب کچھ اپنا ہی کیا دھرا ہوتا ہے بعد میں جب جوانی ختم ہوتی ہے بڑھاپے میں
قدم ہوتا ہے تو مختلف قسم کی بیماریاں جنم لیتی ہیں گویا کہ منی کو ضائع کرنے سے انسان اپنا بہت کچھ ضائع کر بیٹھتا ہے اور ذہنی مریض یا
عارضہ قلب میں مبتلا ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ ہماری اس نوجوان نسل کو اس فعل بد سے بچائے تاکہ امت مسلمہ کو تندرست و توانا جوان مسلخ
مجاہد نصیب ہوں۔ آمین (جائی)

۲۳۱۵: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْجَبِينِ

۵۳۵۱: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَنْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ يَعْلَمُمَا خَمْسًا كَانَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهِنَّ وَيَقُولُهُنَّ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجَبِينِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ لِسْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۲۳۱۶: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْبُخْلِ

۵۳۵۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجَبِينِ وَسُوءِ الْعُمْرِ وَفِتْنَةِ الصُّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

۵۳۵۳: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيِّ قَالَ كَانَ سَعْدٌ يَعْلَمُهُ بِيَهُ هَذَا الْكَلِمَاتِ كَمَا يَعْلَمُهَا الْمُعَلِّمُ الْعِلْمَانُ وَيَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ ذُبْرَ الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجَبِينِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ لِسْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَحَدَّثْتُ بِهَا مُصْعَبًا فَصَدَّقَهُ۔

۵۳۵۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ مَعَاذِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ

باب: بزولی اور نامردی سے پناہ مانگنا

۵۳۵۱: حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہمارے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم کو پانچ باتیں سکھلاتے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ دعا مانگتے تھے کہ یا اللہ! پناہ مانگتا ہوں تیری نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری ذلیل عمر ہونے تک (یعنی ایسے بڑھاپے سے پناہ مانگتا ہوں کہ جس میں انسان خود اپنے سے عاجز ہو جاتا ہے قرآن کریم میں اس کو ارزل عمر فرمایا گیا ہے) اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری دنیا کے فتنے سے اور عذابِ قبر سے۔

باب: کنجوسی سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۳۵۲: حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے پانچ چیزوں: کنجوسی نامردی بڑی عمر سیتے کے فتنے اور عذابِ قبر سے۔

۵۳۵۳: حضرت عمرو بن ميمون رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنے لڑکوں کو یہ کلمات سکھلاتے تھے جس طریقہ سے استاد بچوں کو سکھلاتا ہے اور بیان کرتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پڑھا کرتے تھے اور نماز کے بعد پڑھتے تھے یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں کنجوسی سے اور میں پناہ مانگتا ہوں نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں میں ذلیل عمر سے اور پناہ مانگتا ہوں میں دنیا کے فتنے سے اور پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے (راوی نے نقل کیا یہ حدیث میں نے حضرت مصعب رضی اللہ عنہ سے بیان کی انہوں نے کہا: صحیح ہے)۔

۵۳۵۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری عاجزی اور سستی سے کنجوسی اور بڑھاپے سے اور زندگی اور موت کے فتنے

وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا
وَالْمَمَاتِ۔

۲۳۱۷: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْهَمِّ

۵۳۵۵: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ عَنِ ابْنِ لُضَيْلٍ
قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ
عَمْرٍو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ
ﷺ دَعَوَاتٌ لَا يَدْعُهُنَّ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ
وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَعَلَبَةِ الرِّجَالِ۔

۵۳۵۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنبَأَنَا
جَرِيرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ أَبِي
عَمْرٍو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوَاتٌ لَا يَدْعُهُنَّ اللَّهُمَّ
إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ
وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَالِدَيْنِ وَعَلَبَةِ الرِّجَالِ قَالَ أَبُو
عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا الصَّوَابُ وَحَدِيثُ ابْنِ لُضَيْلٍ
خَطَأٌ۔

۵۳۵۷: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ
عَنْ حُمَيْدِ قَالَ قَالَ أَنَسِ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُو
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ
وَالْبُخْلِ وَفِتْنَةِ الدَّجَالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

۵۳۵۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ
قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ
كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ
وَالْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ
عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

۲۳۱۸: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْحُزَنِ

باب: رنج و غم سے پناہ مانگنا

۵۳۵۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں مقرر تھیں جن کو آپ نہیں چھوڑتے تھے۔ آپ
فرماتے تھے کہ یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری رنج اور غم سے اور
عاجزی اور سستی سے اور نامردی سے اور لوگوں کے غالب آنے سے
مجھ پر۔

۵۳۵۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں مقرر تھیں کہ جن کو آپ نہیں
چھوڑتے تھے (وہ دعائیں یہ ہیں) یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری رنج
اور غم سے اور عاجزی اور سستی اور کنجوسی اور نامردی سے اور لوگوں کے
غلبے سے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ روایت ٹھیک ہے اور پہلی روایت
خطا ہے۔

۵۳۵۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
دعا مانگتے تھے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری سستی، برحائے
نامردی، کنجوسی اور (قیامت کے قبل کے) دجال کے فتنہ اور عذابِ قبر
سے۔

۵۳۵۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے
تھے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری سستی اور عاجزی اور بوڑھا ہونے،
کنجوسی اور نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری عذابِ قبر اور زندگی اور
موت سے۔

باب: رنج و غم سے پناہ مانگنا

۵۳۵۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت دُعا مانگتے تھے تو فرماتے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری رنج اور غم سے اور عاجزی اور سستی اور کجخوشی اور نامردی اور قرض کے بوجھ اور لوگوں کے فساد سے۔ امام نسائی بیہد نے فرمایا: اس حدیث کی اسناد میں سعید بن سلم ضعیف ہے اور ہم نے اس روایت کو تحریر کیا کیونکہ اس میں عبارت زائد ہے۔

۵۳۵۹: أَخْبَرَنَا أَبُو حَاتِمٍ السَّجِسْتَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ سَلْمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍ وَمَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا دَعَا قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلْبَةِ الرِّجَالِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَعِيدُ بْنُ سَلْمَةَ شَيْخٌ ضَعِيفٌ وَإِنَّمَا أَخْرَجَاهُ لِلزِّيَادَةِ فِي الْحَدِيثِ۔

باب: تاوان اور گناہ سے پناہ مانگنے کے بارے میں

۵۳۶۰: حضرت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ نبیہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر پناہ مانگتے تھے قرض داری اور گناہ سے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ قرض داری (یعنی مقروض ہونے سے) بہت پناہ مانگتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مقروض ہوگا تو وہ جھوٹی بات کہے گا اور وعدہ خلافی کرے گا۔

۲۳۱۹: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْمَغْرَمِ وَالْمَائِمِ
۵۳۶۰: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَثْمَانَ بْنِ أَبِي صَفْوَانَ قَالَ حَدَّثَنِي سَلْمَةُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَطِيَّةَ وَكَانَ خَيْرَ أَهْلِ زَمَانِهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مَا يَتَعَوَّذُ مِنَ الْمَغْرَمِ وَالْمَائِمِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَكْثَرَ مَا تَتَعَوَّذُ مِنَ الْمَغْرَمِ قَالَ إِنَّهُ مِنْ غَيْرِ مَا حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ۔

باب: کان اور آنکھ کی برائی سے

پناہ مانگنا

۵۳۶۱: حضرت شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حمید سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! مجھ کو کوئی تعویذ بتلائیں کہ جس کو میں پڑھ لیا کروں آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور پھر فرمایا کہ میں پناہ مانگتا ہوں کان کی برائی اور نطقہ کی برائی سے (یعنی زنا کاری میں مبتلا ہونے سے)۔

۲۳۲۰: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ شَرِّ السَّمْعِ

وَالْبَصَرِ

۵۳۶۱: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ أَبَانَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَلَالُ بْنُ يَحْيَى أَنَّ شُعْبَةَ بْنَ شَكْلٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ شَكْلٍ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ يَا بَنِيَّ اللَّهُ عَلِّمْنِي تَعَوَّذًا اتَّعَوَّذُ بِهِ فَأَخَذَ بِيَدِي ثُمَّ قَالَ قُلْ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَشَرِّ بَصَرِي وَشَرِّ لِسَانِي وَشَرِّ قَلْبِي وَشَرِّ مَنْبِي قَالَ حَتَّى حَفِظْتُهَا

قَالَ سَعْدٌ وَالْيَمِينِيُّ مَأْوَةٌ خَالِقُهُ وَكَبِيعٌ فِي لَفِظِهِ۔

۲۴۲۱: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ شَرِّ الْبَصَرِ

۵۳۶۲: أَخْبَرَنَا عَبْدُ بْنُ وَكَيْعٍ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ سَعْدِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكْلٍ عَنْ شِكْلِ بْنِ حَمِيدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمْنِي الدُّعَاءَ أَنْفَعُ بِهِ قَالَ قُلْ اللَّهُمَّ عَافِنِي مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَبَصَرِي وَتَسَابِي وَقَلْبِي وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّ بَعْنِي ذَكَرْتُ۔

۲۴۲۲: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْكَسَلِ

۵۳۶۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ خَالِدِ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ وَهُوَ ابْنُ مَالِكٍ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَنِ الدَّجَالِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُهْلِ وَفِتْنَةِ الدَّجَالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

۲۴۲۳: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْعَجْزِ

۵۳۶۴: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَرِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ لَا أَعْلِمُكُمْ إِلَّا مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُهْلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اللَّهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا وَرِزْقَهَا أَنْتَ خَيْرٌ مَنْ زَكَّاهَا أَنْتَ وَلِيَّهَا وَمَوْلَاهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَعِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَدَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا۔

۵۳۶۵: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَنَسِ أَنَّ

باب: آنکھ کی برائی سے پناہ مانگنا

۵۳۶۲: حضرت شکر بن عبد الرحمن بن حمید سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے دعا سکھلائیں کہ اس سے میں نفع حاصل کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہو یا اللہ! بچو مجھ کو کان اور آنکھ کی اور زبان اور دل کی اور منی کی برائی (یعنی شرمگاہ کی برائی) سے۔

باب: سستی سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۳۶۳: حضرت حمید سے روایت ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا عذاب قبر اور دجال کے متعلق تو انہوں نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں سستی بڑھانے نامردی کنجوسی اور دجال کے فتنہ سے اور عذاب قبر سے۔

باب: عاجزی سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۳۶۴: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا میں تم کو نہیں سکھاتا مگر جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو سکھاتے تھے آپ فرماتے تھے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری عاجزی اور سستی اور کنجوسی سے اور نامردی سے اور بڑھاپے اور عذاب قبر سے یا اللہ! میرے نفس کو تقویٰ عطا فرما اور اس کو پاک فرما دے تو بہترین پاک کرنے والا ہے اور تو ہی اس کا مالک و مختار ہے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری اس بول سے کہ جس میں درد نہ ہو اور اس نفس سے جو کہ میرا علم سے جس میں نفع نہ ہو اور اس دعا سے جو کہ قبول نہ ہو۔

۵۳۶۵: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری عاجزی اور سستی

اور تجوسی اور نامردی اور بڑھاپے اور عذابِ قبر اور زندگی اور موت کے فتنے سے۔

بِسْمِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبَخْلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

باب: ذلت و رسوائی سے پناہ مانگنا

۵۳۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں فقیری سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری کمی سے اور ذلیل ہونے سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری کسی پر ظلم کرنے سے یا مجھ پر ظلم ہونے سے۔

۲۳۲۳: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنَ الذَّلَّةِ

۵۳۶۶: أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ حُثَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ مِنَ الْفَقْلَةِ وَالذَّلَّةِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أَظْلَمَ خَالَفَهُ الْأَوْزَاعِيُّ۔

مظلوم بننے سے پناہ:

مذکورہ حدیث میں کمی سے پناہ مانگنے سے مراد ہے دین کی ضروریات میں کمی واقع ہونے سے اور مذکورہ حدیث میں ظالم بننے سے جس طریقہ سے پناہ مانگی گئی ہے اسی طرح سے مظلوم بننے سے بھی پناہ مانگی گئی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی کو ایسا موقع نہیں دینا چاہیے کہ انسان مظلوم بنے یعنی کوئی اس پر ظلم کرے۔

۵۳۶۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ پناہ مانگو اللہ کی فقیری اور کمی اور ذلت سے اور ظلم کرنے سے یا تم پر ظلم ہونے سے۔

۵۳۶۷: قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ أَبِي عَمْرٍو وَهُوَ الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ عِيَّاضٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذَّلَّةِ وَأَنْ تَظْلِمَ أَوْ تُظْلَمَ۔

۵۳۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری کمی اور فقیری اور رسوائی سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری ظلم کرنے سے یا مجھ پر ظلم ہونے سے۔

۵۳۶۸: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَنَمَةَ عَنْ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذَّلَّةِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ

اُظْلَمَ۔

باب: ۲۳۲۵: الْإِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْقِلَّةِ

۵۳۶۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ عِيَّاضٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَمِنَ النَّيْلَةِ وَأَنْ تُظْلَمَ أَوْ أُظْلَمَ۔

باب: (بے برکتی اور) کمی سے پناہ مانگنا

۵۳۶۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگ پناہ مانگو اللہ کی فقیری اور کمی اور ذلت سے اور ظلم کرنے یا ظلم ہونے سے۔

باب: ۲۳۲۶: الْإِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْفَقْرِ

۵۳۷۰: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ شَيْبَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ عِيَّاضٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالنَّيْلَةِ وَأَنْ تُظْلَمَ أَوْ تُظْلَمَ۔

باب: فقیری سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۳۷۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا پناہ مانگو اللہ کی فقیری اور کمی اور ذلت اور ظلم کرنے یا ظلم ہونے سے۔

۵۳۷۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حُثَيْمَانُ يَعْنِي الشَّحَامَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ كَانَ سَمِعَ وَالِدَهُ يَقُولُ لِي دُبِّرِ الصَّلَاةَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ فَجَعَلْتُ أَدْعُو بِهِمْ فَقَالَ يَا بَنِيَّ إِنِّي عَلِمْتُ هَوْلَاءِ الْكَلِمَاتِ قُلْتُ يَا أُمَّتِ سَمِعْتُكَ تَدْعُو بِهِمْ لِي دُبِّرِ الصَّلَاةَ فَآخَذْتَهُمْ عَنْكَ قَالَ فَالْتَزِمُهُمْ يَا بَنِيَّ فَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهِمْ فِي دُبْرِ الصَّلَاةِ

۵۳۷۱: حضرت مسلم سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا وہ نماز کے بعد فرماتے تھے: یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں کفر سے فقیری سے اور عذابِ قبر سے تو میں بھی یہی دعا مانگنے لگا۔ ان کے والد نے بیان کیا: بیٹا تم نے کیسے یہ دعا سیکھی؟ انہوں نے کہا: اے میرے والد! میں نے آپ کو یہ دعا مانگتے ہوئے شاہراہ نماز کے بعد تو میں نے بھی یاد کر لی۔ ان کے والد نے کہا: اس دعا کو اپنے ذمہ لازم قرار دے لو کیونکہ عیسیٰ اللہ علیہ وسلم ہر ایک نماز کے بعد یہ دعا مانگتے۔

باب: قندہ قبر سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۳۷۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی

باب: ۲۳۲۷: الْإِسْتِعَاذَةُ مِنَ شَرِّ قَبْرِ الْقَبْرِ

۵۳۷۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو

أَسَاءَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَثِيرًا مَا يَدْعُو بِهَوَالِئِ الْكَلِمَاتِ الَّتِي
أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ
وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَشَرِّ
فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْعَيْسَى اللَّهْمَّ اغْشِلْ حَطَايَايَ
بِمَاءِ التَّلْحِ وَالْبَرْدِ وَأَنْقِ قَلْبِي مِنَ الْحَطَايَا كَمَا
أَنْقَيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِذْ بَنِيَّ وَ
بَنِيَّ حَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ
الْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالنَّهْرَمِ
وَالْمَغَامِ وَالْمَغْرَمِ-

التعلیہ وسلم اکثر مرتبہ یہ دعائیں لگتے تھے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری
دوزخ کے فتنے سے اور دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے فتنے سے اور
عذاب قبر سے اور دجال کے فساد سے اور تک دستی کے فتنے اور مال
داری کے فتنے سے اے خدا میری غلطیاں برف اور اولے کے پانی
سے دھو دے اور میرے دل کے گناہ کو صاف کر دے جیسے تو نے
صاف کیا سفید کپڑے کو تیل سے اور دور کر دے مجھ کو گناہوں سے
اس قدر دور کر دے کہ جس قدر مشرق مغرب سے دور ہے اے خدا
میں پناہ مانگتا ہوں کاہلی اور بڑھاپہ سے اور گناہ اور مقروض ہونے
سے۔

۲۳۲۸: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ

۵۳۷۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الثَّبْتُ عَنْ سَعِيدِ
بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَخِيهِ عَبَادِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ
سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْأَرْبَعِ
مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَحْتَمِعُ وَ مِنْ نَفْسٍ
لَا تَشْبَعُ وَ مِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ-

باب: جو نفس سیر نہ ہو اس سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۳۷۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ
فرماتے تھے اے خدا میں پناہ مانگتا ہوں تیری چار اشیاء سے (۱) اس علم
سے کہ جو نفع نہ بخشنے اور اس دل سے کہ جس میں خوف خداوندی نہ ہو
اور اس نفس سے جو کہ سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو کہ قبول نہ ہو۔

۲۳۲۹: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْجُوعِ

۵۳۷۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ
إِذْرِيسَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْمُسْقَرِيِّ عَنِ أَبِي
هُرَيْرَةَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُوعِ فَإِنَّهُ يَنْسُ الصَّحْبُ
وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجَبَابَةِ فَإِنَّهَا يَنْسِبُ الْبِطَانَةَ-

باب: بھوک سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۳۷۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ
فرماتے تھے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری بھوک سے اور برے ساتھی
سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری خیانت سے اور برقی بات سے جو چھٹی
ہوتی ہو یعنی پوشیدہ ہو۔

۲۳۳۰: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْخِيَانَةِ

۵۳۷۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا

باب: خیانت سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۳۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ

فرماتے تھے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری بھوک سے وہ میری ساتھی ہے اور خیانت سے وہ ایک بڑی عادت ہے۔

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَذَكَرَ
آخَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ
الْجُوعِ فَإِنَّهُ يَسْرُ الصَّحِيعُ وَمِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا
يَسْبُطُ الْبَطَارُ.

باب: دشمنی، نفاق اور برے اخلاق سے پناہ

۲۴۳۱: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنَ الشَّقَاكِ وَالنِّفَاقِ

سے متعلق

وَسُوءِ الْأَخْلَاقِ

۵۴۷۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں اس قسم کے جو کچھ دل سے اور اس نفس سے جو کہ خوف نہ ہو اور اس قسم کے جو کہ قبول نہ ہو اور اس نفس سے جو کہ یہ نہ ہو چہ فرماتے تھے۔ یا اللہ! میں ان چاروں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

۵۴۷۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَلْفٌ عَنْ حَفْصِ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدْعُو بِهَيْدِهِ الدَّعَوَاتِ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَا
يَنْتَضِعُ وَدُعَاءٍ لَا يَسْمَعُ وَنَفْسٍ لَا تَسْبَعُ ثُمَّ يَقُولُ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَوْلَاءِ الْأَرْبَعِ -

۵۴۷۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری دشمنی، نفاق اور برے اخلاق و عادات سے۔

۵۴۷۷: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ
قَالَ حَدَّثَنَا صُبَّارَةٌ عَنْ ذُوَيْدِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ قَالَ أَبُو
صَالِحٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ
الشَّقَاكِ وَالنِّفَاقِ وَسُوءِ الْأَخْلَاقِ -

باب: تاوان سے پناہ

۲۴۳۲: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْمَغْرَمِ

۵۴۷۸: حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تجھے نپا اور قرض داری سے کسی نے دریافت کیا آپ نے فرمایا جس وقت انسان مقروض ہو جائے تو وہ جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ خلافی کرتا ہے۔

۵۴۷۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ
قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمٍ
الْحِمَاصِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ هُوَ ابْنُ
الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْبِرُ التَّعَوُّدَ مِنَ الْمَغْرَمِ وَالْمَائِمِ
فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَكْبِرُ التَّعَوُّدَ مِنَ
الْمَغْرَمِ وَالْمَائِمِ فَقَالَ إِنْ الرَّجُلُ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ
فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ -

باب: ۲۳۳۳: الْإِسْتِعَاذَةُ مِنَ الدِّينِ

۵۳۷۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا حَبِوَةَ وَ ذَكَرَ آخَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ التَّجِيبِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ دَرَّاجًا أَبَا السَّمْحِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْهَيْثَمِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْكُفْرِ وَاللَّذِينِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّعِدِلْ الدِّينَ بِالْكَفْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَعَمْ.

قرض کا گناہ:

اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طریقہ سے کفر عند اللہ ناقابل معافی جرم ہے اسی طرح قرض بندوں کا حق ہے وہ بھی ناقابل معافی ہے کیونکہ دوسرے گناہ توبہ سے معاف ہو سکتے ہیں لیکن قرض توبہ سے معاف نہیں ہوگا۔

۵۳۸۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُفَرِّجِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِوَةَ عَنْ دَرَّاجِ أَبِي السَّمْحِ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْكُفْرِ وَاللَّذِينِ فَقَالَ رَجُلٌ تَعِدِلْ الدِّينَ بِالْكَفْرِ قَالَ نَعَمْ.

باب: ۲۳۳۴: الْإِسْتِعَاذَةُ مِنْ غَلْبَةِ الدِّينِ

۵۳۸۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي حَبِوَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلْبَةِ الدِّينِ وَغَلْبَةِ الْعَدُوِّ وَشِمَاتِهِ الْأَعْدَاءِ.

باب: ۲۳۳۵: الْإِسْتِعَاذَةُ مِنْ ضَلَعِ الدِّينِ

۵۳۸۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ

باب: قرض سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۳۷۹: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے کفر سے اور قرض سے۔ ایک آدمی نے عرض کیا کیا آپ قرض کو کفر کے برابر فرما رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں۔

۵۳۸۰: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے کفر سے اور قرض سے۔ ایک آدمی نے عرض کیا کیا آپ قرض کو کفر کے برابر فرما رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں۔

باب: مقرض ہونے کے غلبہ سے پناہ مانگنے سے متعلق
۵۳۸۱: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعائیں کرتے تھے یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں قرض سے اور دشمن کے غلبہ سے اور دشمنوں کی ملامت سے۔

باب: قرض کے بوجھ سے پناہ مانگنے
۵۳۸۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم

مُتَلَمِّذًا فَرَمَاتے تھے: یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں رنج و غم اور کابلی اور نامردی اور کنجوسی اور قرض داری کے بوجھ سے اور مردوں کے غلبہ سے (یعنی لوگوں کے فتنہ فساد مچانے سے)

وَهُوَ ابْنُ يَزِيدَ الْجَرْمِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالنَّكْسِلِ وَالْبَحْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدِّينِ وَغَلْبَةِ الرِّجَالِ-

باب: مال داری کے فتنہ سے پناہ مانگنے سے متعلق

۲۴۳۶: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى

۵۴۸۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے اور روزخ کے فتنہ سے اور دجال کے فتنہ سے یا اللہ! میرے گناہ دھو دے برف اور ازلے کے پانی سے اور میرے قلب کو برائیوں سے صاف کر دے جس طریقہ سے کہ تو نے صاف کیا سفید کپڑے کو تیل سے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری کابلی بڑھاپے اور مقروض ہونے اور گناہ سے۔

۵۴۸۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الْبَرِّ وَالْبَرْدِ وَتَقِّ لِقَابِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا تَقِيَّتُ الثُّوبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَمَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْتَمِ-

باب: فتنہ دُنیا سے پناہ مانگنا

۲۴۳۷: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا

۵۴۸۴: حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کو یہ دُعا سکھاتے تھے اور اس کو روایت کرتے تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کنجوسی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں نامردی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں رسوا کرنے والی عمر تک زندہ رہنے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنہ سے اور عذاب قبر سے۔

۵۴۸۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُهُ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَ يَرَوْنَهُنَّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمَرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ-

۵۴۸۵: حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دونوں حضرات نے بیان کیا کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنے لڑکوں کو یہ دُعا سکھاتے تھے جیسے استاد بچوں کو سکھاتا ہے اور

۵۴۸۵: أَخْبَرَنِي هِلَالُ بْنُ الْقَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ وَعَمْرُو بْنِ مَيْمُونٍ

الْأُرْدِيِّ قَالَ كَانَ سَعْدٌ يَعْلَمُ بِنَيْهِ هُوَ لَأَيِّ الْكَلِمَاتِ
كَمَا يَعْلَمُ الْمُكْتَبُ الْعِلْمَانَ وَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِمْ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ
وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ
فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۵۴۸۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ لُصَالَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
أَنْبَأَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ
مَيْمُونٍ عَنْ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ
الْجُبْنِ وَ الْبُخْلِ وَ سُوءِ الْعُمُرِ وَ فِتْنَةِ الصَّدْرِ وَ
عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۵۴۸۷: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَلَمٍ الْبَلْخِيُّ هُوَ أَبُو
دَاوُدَ الْمُصَاحِفِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا النَّضْرُ قَالَ أَنْبَأَنَا
يُونُسُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ
سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ
الْجُبْنِ وَ الْبُخْلِ وَ سُوءِ الْعُمُرِ وَ فِتْنَةِ الصَّدْرِ وَ
عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۵۴۸۸: أَخْبَرَنِي هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا
حُسَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ
عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَصْحَابُ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الشَّحِّ وَ الْجُبْنِ وَ فِتْنَةِ الصَّدْرِ وَ
عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۵۴۸۹: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو
دَاوُدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ
مَيْمُونٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَعَوَّذُ مَرُّسَلٍ۔

بیان کرتے تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پناہ مانگتے
تھے ہر نماز کے بعد یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں کنجوسی سے اور تیری پناہ
مانگتا ہوں نامردی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں ذلیل مہر تک زندہ
رہنے سے اور اور تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنے اور عذاب قبر
سے۔

۵۴۸۶: حضرت عمر جوینو سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ
مانگتے تھے نامردی اور کنجوسی اور بری عمر اور سینہ کے فتنے اور عذاب قبر
سے۔

۵۴۸۷: حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر
جوینو سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ اشیاء سے پناہ
مانگتے تھے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری نامردی اور کنجوسی اور بری عمر
اور سینہ کے فتنے اور عذاب قبر سے۔

۵۴۸۸: حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے نقل
فرمایا آپ پناہ مانگتے تھے کنجوسی اور نامردی اور سینہ کے فتنے اور عذاب
قبر سے۔

۵۴۸۹: حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ جو اوپر کے مطابق
ہے۔

باب: شرم گاہ کی برائی سے پناہ

۵۳۹۰: حضرت شغل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حمید سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ! مجھ کو ایسی دُعا سکھلائیں کہ جس سے میں نفع حاصل کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہو یا اللہ! مجھ کو کان آنکھ اور زبان کی اور دل کی برائی سے بچا۔

باب: کفر کے شر سے پناہ

۵۳۹۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری کفر سے اور محتاجی سے اور ایک شخص نے کہا دونوں برابر ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔

باب: گمراہی سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۳۹۲: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت مکان کے باہر تشریف لاتے تو فرماتے: بسم اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری اسے پروردگار پھسل جانے سے (بلا ارادہ گناہ کرنے سے یا چلنے میں پاؤں کے پھسل جانے سے) یا راست بھول جانے سے یا مجھ پر ظلم ہونے سے یا جہالت کرنے سے یا مجھ پر جہالت ہونے سے۔

باب: دشمن کے غلبہ سے پناہ مانگنا

۵۳۹۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دُعا مانگتے تھے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری قرض کے غلبہ اور دشمن کے غلبہ سے اور دشمن کی ملامت سے۔

باب: الاستعاذۃ من شر الذکر

۵۳۹۰: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَكَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ سَعْدِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ بْنِ شَكْلِبٍ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمْنِي دُعَاءَ أَنْتَفِعَ بِهِ قَالَ اللَّهُمَّ عَافِنِي مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَبَصَرِي وَلِسَانِي وَقَلْبِي وَشَرِّ مَنِي يَغْنِي ذِكْرَهُ.

باب: الاستعاذۃ من شر الكفر

۵۳۹۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ذَرَّاجِ أَبِي السَّمْحِ عَنْ أَبِي الْهَبَبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ فَقَالَ رَجُلٌ وَيَعْدِلَانِ قَالَ نَعَمْ.

باب: الاستعاذۃ من الضلال

۵۳۹۲: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُرِلَّ أَوْ أُضِلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ.

باب: الاستعاذۃ من غلبة العدو

۵۳۹۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهَذِهِ الْكَلِمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ

غَلِيَةِ الدِّينِ وَ غَلِيَةِ الْعَدُوِّ وَ شَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ۔

باب: دشمنوں کی ملامت سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۳۹۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دُعا مانگتے تھے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری قرض کے غلبہ اور دشمن کے غلبہ سے اور دشمن کی ملامت سے۔

۲۳۳۲: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ شَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ

۵۳۹۳: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ قَالَ أَنبَاؤُنَا ابْنُ وَهَبٍ قَالَ قَالَ حُصَيْنٌ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهَذِهِ الْكَلِمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلِيَةِ الدِّينِ وَ شَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ۔

باب: بڑھاپے سے پناہ مانگنا

۵۳۹۵: حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا مانگتے تھے: یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کاملی بڑھاپے اور نامردی اور عاجزی سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے۔

۲۳۳۳: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْهَرَمِ

۵۳۹۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ طَرُونِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهَذِهِ الدَّعَوَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَ الْهَرَمِ وَ الْجُبْنِ وَ الْعَجْزِ وَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَ الْمَمَاتِ۔

۵۳۹۶: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کاملی اور بڑھاپے اور مقروض ہونے سے اور گناہ سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری دجال کی برائی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری دوزخ کے عذاب سے۔

۵۳۹۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَ الْهَرَمِ وَ الْمَغْرَمِ وَ الْمَائِمِ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ۔

باب: بری قضاء سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۳۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے تین چیزوں سے: بد بختی آنے سے دشمنوں کی ملامت سے بری قضاء سے سخت بلا اور آفت سے۔ حضرت سفیان نے بیان کیا کہ

۲۳۳۴: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ سُوءِ الْقَضَاءِ

۵۳۹۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنبَاؤُنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ هَذِهِ الثَّلَاثَةِ مِنْ دَرَكِ

الشَّقَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَجَهْدِ
الْبَلَاءِ قَالَ سُفْيَانُ هُوَ ثَلَاثَةٌ فَلَمْ تَكُنْ أَرْبَعَةً لِأَنِّي لَا
أَحْفَظُ الْوَاحِدَ الَّذِي لَيْسَ فِيهِ۔

۲۴۳۵: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ

۵۴۹۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ سَمِيِّ
عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَعِذُّ مِنْ سُوءِ الْقَضَاءِ
وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَجَهْدِ الْبَلَاءِ۔

۲۴۳۶: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْجُنُونِ

۵۴۹۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو
دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ
الْجُنُونِ وَالْجُدَامِ وَالنَّرْصِ وَسَيِّئِ الْأَسْقَامِ۔

۲۴۳۷: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ عَيْنِ الْجَانِّ

۵۵۰۰: أَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ
بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَادُ عَنِ الْحَرِثِيِّ عَنِ
أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
يَتَعَوَّذُ مِنْ عَيْنِ الْجَانِّ وَ عَيْنِ الْإِنْسِ فَلَمَّا نَزَلَتْ
الْمَعْوِذَاتُ أَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَى ذَلِكَ۔

۲۴۳۸: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ شَرِّ الْكَبِيرِ

۵۵۰۱: أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا
حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ بِهَذِهِ
الْكَلِمَاتِ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ
الْكَسَلِ وَالْقَهْرِ وَالْحَيْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوءِ الْكَبْرِ وَ
فِتْنَةِ الدَّجَالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

حدیث میں تین اشیاء تھیں لیکن میں نے چار تھیں کیوں کہ مجھ کو یاد نہیں
رہا کہ کون سی اس میں نہیں تھی۔

باب: بد نصیبی سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۹۸: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

باب: جنون سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۹۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
ﷺ فرماتے تھے: یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں جنون، جذام، برص
اور دوسری (مہلک) بیماریوں سے۔

باب: جنات کے نظر لگانے سے پناہ

۵۵۰۰: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ پناہ
مانگتے تھے جنات کی نظر سے اور انسانوں کی نظر (لگانے) سے اور پھر
جس وقت قل اعوذ برب الناس اور قل اعوذ برب الفلق نازل ہوئی تو
آپ نے ان کو لے لیا اور تمام کو چھوڑ دیا۔

باب: غرور کی برائی سے پناہ

۵۵۰۱: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ پناہ
مانگتے تھے سستی اور بڑھاپے اور نامردی اور کج حوی اور غرور کی برائی سے
اور فتنہ دجال اور عذاب قبر سے۔

باب: ۲۳۴۹: الْإِسْتِعَاذَةُ مِنْ أَرْدَلِ الْعَمْرِ

۵۵۰۲: أَحْبَبْنَا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ مُضْعَبَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ يُعَلِّمُنَا حَمْسًا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهِمْ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْحَبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْدَلِ الْعَمْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

باب: تیری عمر سے پناہ مانگنا

۵۵۰۲: حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنا اپنے واد سے وہ ہم کو سکھلاتے تھے پانچ باتیں جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے اور کہتے تھے: یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں تیری کنجوسی اور پناہ مانگتا ہوں تیری نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں مذاب قبر سے۔

باب: ۲۳۵۰: الْإِسْتِعَاذَةُ مِنْ سُوءِ الْعَمْرِ

۵۵۰۳: أَحْبَبْنَا عِمْرَانَ بْنَ بَحَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ يَغْنَبِيُّ أَبَاهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ حَبَّحَنَّا مَعَ عُمَرَ لَسَمِعْتُهُ يَقُولُ بِحَمْسٍ إِلَّا إِنْ السَّبِيَّ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْحَبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ سُوءِ الْعَمْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ قَسَةِ الصَّدْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

باب: عمر کی برائی سے پناہ مانگنا

۵۵۰۳: حضرت عمر بن مہمون سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حج ادا کیا وہ مزدلفہ میں کہتے تھے کہ میں نے خود سنا کہ باخبر ہو جاؤ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے ان پانچ اشیاء سے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری کنجوسی سے اور نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری بری عمر سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری سینہ کے قسند سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں مذاب قبر سے۔

باب: ۲۳۵۱: الْإِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْخَوْرِ بَعْدَ الْكُورِ

۵۵۰۴: أَحْبَبْنَا أَزْهَرَ بْنَ جَمِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَايِدُ بْنُ الْخُرَيْبِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرْحَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَأَلَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَقْلَبِ وَالْخَوْرِ بَعْدَ الْكُورِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ وَسُوءِ السُّطْرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ۔

باب: نفع کے بعد نقصان سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۵۰۴: عبد اللہ بن مرجم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سفر کرتے تو فرماتے: یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی سختی سے اور لوٹنے کے رنج و غم سے اور نفع کے بعد نقصان سے اور مظلوم کی بددعا سے اور بری بات دیکھنے سے گھر اور دوست میں۔

۵۵۰۵: أَحْبَبْنَا إِسْحَاقَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرِيرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرْحَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

۵۵۰۵: عبد اللہ بن مرجم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سفر کرتے تو فرماتے: یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا

ہوں سفر کی سختی سے اور لوٹنے کے رنج و غم سے اور نفع کے بعد نقصان سے اور مظلوم کی بددعا سے اور بری بات دیکھنے سے گھر اور دولت میں اور اولاد میں۔

باب: مظلوم کی بددعا سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۵۰۶: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن سرجس سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جس وقت سفر فرماتے تو پناہ مانگتے سفر کی سختی سے آخر تک جس طرح اوپر گذرا۔

باب: سفر سے واپسی کے وقت رنج و غم سے پناہ

۵۵۰۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جس وقت سفر شروع فرماتے اور سوار ہوتے اونٹ پر تو اشارہ فرماتے انگلی سے (یہ روایت نقل کرتے وقت شعبہ بیہیہ راوی نے انگلی و لمبا کیا) پھر فرماتے: یا اللہ! تو ہی ساتھی ہے سفر میں اور خلیفہ ہے حد اور مال میں۔ یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری سفر کی سختی اور سفر سے واپسی آنے کی مصیبت سے۔

كَانَ إِذَا سَافَرَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكُورِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ وَسُوءِ الْمُنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَالِدِ۔

۲۳۵۲: باب الاستعاذۃ من دعوی المظلوم

۵۵۰۶: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَشْرُ بْنُ مَنصُورٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكُورِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ وَسُوءِ الْمُنْظَرِ۔

۲۳۵۳: باب الاستعاذۃ من كآبة المنقلب

۵۵۰۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ مَقْدَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَشْرِ بْنِ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ لَمْ يَكُفَّ وَاحِدَةً قَالَ بِأُصْبِعِهِ وَمَدَّ شُعْبَةَ بِأُصْبِعِهِ قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ۔

خلیفہ بنانے کا مفہوم:

خلیفہ بنانے کا مطلب یہ ہے کہ اے اللہ! میں اب سفر میں روانہ ہو رہا ہوں میرے متعلقین کی تو ہی حفاظت کرنے والا ہے اور سفر سے واپسی کی مصیبت کا مطلب ہے کہ اے اللہ! میں سفر میں بھی آرام سے رہوں اور جب واپس آؤں تو خیر و عافیت سے واپس آؤں۔

باب: برے پڑوسی سے پناہ مانگنا

۵۵۰۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اللہ تعالیٰ کی خراب پڑوسی سے پناہ مانگو رہائش کی جگہ میں کیونکہ جنگل کا پڑوسی تو ہٹ جاتا ہے (یعنی جنگل کا پڑوسی اس قدر مستحکم نہیں ہے کہ جس قدر بستی اور آبادی کا پڑوسی ہے کیونکہ وہ اپنی جگہ قائم رہتا ہے)

۲۳۵۴: باب الاستعاذۃ من جاء السوء

۵۵۰۸: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ جَارِ السُّوءِ فِي دَارِ الْمَقَامِ فَإِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ يَتَحَوَّلُ عَنْكَ۔

باب: لوگوں کے فساد سے پناہ سے متعلق

۵۵۰۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوظلمہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم لوگ اپنے لوگوں میں سے ایک لڑکا میرے واسطے میری خدمت کرنے کے لئے تلاش کرو۔ چنانچہ حضرت ابوظلمہ رضی اللہ عنہ مجھے لے کر روانہ ہوئے اپنے پیچھے بٹھلائے ہوئے سواری پر اور میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتا جس وقت آپ نیچے اترتے تو میں سنتا آپ اکثر و بیشتر فرماتے یا اللہ! میں حیرتی پناہ مانگتا ہوں بڑھاپے اور رنج اور عاجزی اور کاہلی اور کنجوسی اور نامردی اور مقروض ہونے کے بوجھ سے اور لوگوں کے فساد سے۔

باب: فتنہ و جال سے پناہ سے متعلق

۵۵۱۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگتے تھے اللہ کی قبر کے عذاب سے اور فتنہ و جال سے اور فرماتے تھے کہ تم کو قبروں میں فتنہ ہوگا (یعنی قبور میں تم لوگ آزمائے جاؤ گے کوئی کسی طرح اور کوئی کسی طرح)

باب: عذاب دوزخ اور دجال کے شر سے پناہ سے

متعلق

۵۵۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پناہ مانگتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی دوزخ کے عذاب سے اور میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں دجال کی برائی سے اور پناہ مانگتا ہوں اللہ کی زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

۵۵۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پناہ مانگتا ہوں میں اللہ تعالیٰ

باب: ۲۳۵۵: الْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ غَلْبَةِ الرِّجَالِ

۵۵۰۹: أَحَبَرْنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ التَّمِمْ لِي غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي لَخَرَجَ بِي أَبُو طَلْحَةَ يَرُدُّنِي وَرَاءَهُ فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَزَلَ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ يَكْثُرُ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَرَمِ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَصَلْحِ الدَّيْنِ وَغَلْبَةِ الرِّجَالِ۔

باب: ۲۳۵۶: الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ فِتْنَةِ الدِّجَالِ

۵۵۰۹: خَرَرْنَا قَبِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَسْتَعِيذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدِّجَالِ قَالَ وَرَأَيْتُكُمْ تَسْتَبِينَ فِي قُبُورِكُمْ۔

باب: ۲۳۵۷: الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَ

شَرِّ الْمَسِيحِ الدِّجَالِ

۵۵۱۱: أَحَبَرْنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ مُوسَى ابْنِ عُمَرَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَزٍ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّصْرِ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدِّجَالِ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

۵۵۱۲: أَحَبَرْنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَمَاعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ أَبَا

کی عذاب قبر سے اور آگ کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں اللہ کی زندگی اور موت کے فتنہ سے اور دجال کی برائی سے۔

أَسَامَةُ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَ الْمَمَاتِ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ۔

باب: انسانوں کے شر سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۵۱۳: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں گیا اور رسول کریم ﷺ وہاں پر تشریف فرما تھے۔ میں آپ کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا: اے ابو ذر! تم پناہ مانگو اللہ تعالیٰ کی جنات کے شیاطین سے اور انسانوں کے شیاطین سے۔ میں نے عرض کیا کیا انسانوں میں بھی شیطان ہوتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں (بالکل)۔

۲۳۵۸: باب الاستعاذۃ من شر شیاطین الإنس
۵۵۱۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُسَيْبٍ عَنْ أَبِي قُرَيْبٍ قَالَ وَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيهِ فَجِئْتُ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا أَبَا قُرَيْبٍ تَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ شَيْطَانِ الْجِنَّ الْإِنْسِ قُلْتُ أَوْ لِلْإِنْسِ شَيْطَانٌ قَالَ نَعَمْ۔

باب: زندگی کے فتنہ سے پناہ مانگنا

۵۵۱۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اللہ تعالیٰ کی عذاب قبر سے پناہ مانگو اللہ تعالیٰ سے زندگی اور موت کے فتنہ سے پناہ مانگو اللہ کی فتنہ دجال سے۔

۲۳۵۹: باب الاستعاذۃ من فتنۃ المحيَا
۵۵۱۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَ مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَ الْمَمَاتِ عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ۔

۵۵۱۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے پانچ اشیاء سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے: پناہ مانگو اللہ کی عذاب سے اور عذاب دوزخ سے اور زندگی اور موت کے فتنہ سے اور دجال کی برائی سے۔

۵۵۱۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْقُبُ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَلْقَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ يَقُولُ عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَ الْمَمَاتِ وَ مِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ۔

۵۵۱۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا آپ فرماتے تھے کہ جس نے میری فرمانبرداری کی اس نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور آپ پناہ مانگتے تھے جس نے میری نافرمانی کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور آپ پناہ مانگتے تھے عذاب قبر سے

۵۵۱۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْقُبِ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيَّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ

اور عذاب دوزخ سے اور زندوں اور مردوں کے فتنے اور فتنہ دجال سے۔

عَصَابِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَكَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ جَهَنَّمَ وَفِتْنَةِ الْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ وَفِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ۔

۵۵۱۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ پناہ مانگو پانچ اشیاء سے (۱) عذاب دوزخ سے، (۲) عذاب قبر سے، (۳) زندوں اور (۴) موت کے فتنے سے (۵) فتنہ دجال سے۔

۵۵۱۷: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ يَعْنَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ مِنْ فِيهِ إِلَى قَالٍ وَقَالَ يَعْنَى النَّبِيُّ ﷺ اسْتَعِيذُوا بِاللَّهِ مِنْ حَمْسٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَفِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ۔

باب: فتنہ موت سے پناہ مانگنے سے متعلق

۲۲۶۰: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَمَاتِ

۵۵۱۸: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو یہ دعا ایسے سکھاتے تھے جیسے قرآن کی سورت سکھاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پڑھو یا اللہ! ہم پناہ مانگتے ہیں تیری عذاب دوزخ سے اور پناہ مانگتے ہیں تیری عذاب قبر سے اور پناہ مانگتے ہیں تیری عذاب دجال سے اور پناہ مانگتے ہیں تیری زندگلی اور موت کے فتنے سے۔

۵۵۱۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هَذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ قُولُوا اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

۵۵۱۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پناہ مانگو اللہ کی اس کے عذاب سے اور پناہ مانگو اللہ کی زندگلی اور موت کے فتنے اور عذاب قبر اور فتنہ دجال سے۔

۵۵۱۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُوذُوا بِاللَّهِ عَرَّوَجَلٍ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ۔

باب: عذاب قبر سے پناہ مانگنا

۲۲۶۱: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

۵۵۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا میں فرماتے تھے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری دوزخ کے عذاب سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری عذاب قبر سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری فتنہ دجال سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری فتنہ زندگلی اور فتنہ موت سے۔

۵۵۲۰: قَالَ الْحَرِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ

جَهَنَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ
الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

۲۲۶۲: باب الاستعاذة من فتنة القبر

۵۵۲۱: أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ
كَثِيرٍ الْمُقْبِرِيُّ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ
أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا
هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي
دُعَائِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ
الدَّجَالِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ
هَذَا حَقًّا وَالصَّرَافُ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ۔

باب: فتنہ قبر سے پناہ مانگنا
۵۵۲۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ میں تیری
پناہ مانگتا ہوں فتنہ قبر سے اور فتنہ دجال اور زندگی اور موت کے فتنہ
سے۔ حضرت امام نسائی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس حدیث کی اسناد میں غلطی
ہوئی ہے حضرت سلیمان بن یسار کے بجائے سلیمان بن شان صحیح
ہے۔

۲۲۶۳: باب الاستعاذة من عذاب الله

۵۵۲۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ
عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
ﷺ قَالَ عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ عَوْذُوا بِاللَّهِ مِنْ
عَذَابِ الْقَبْرِ عَوْذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ
عَوْذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ۔

باب: اللہ عزوجل کے عذاب سے پناہ مانگنا

۵۵۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا: پناہ مانگو اللہ کی اس کے عذاب سے پناہ مانگو اللہ کی زندگی
اور موت کے فتنہ سے پناہ مانگو اللہ کی فتنہ دجال سے۔

۲۲۶۴: باب الاستعاذة من عذاب جهنم

۵۵۲۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنبَأَنَا أَبُو
عَاصِمٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ
مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
كَانَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ
عَذَابِ جَهَنَّمَ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَالْمَسِيحِ الدَّجَالِ۔

باب: عذاب دوزخ سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۵۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے دوزخ کے عذاب سے اور عذاب
قبر سے اور فتنہ دجال سے۔

۲۲۶۵: باب الاستعاذة من عذاب النار

۵۵۲۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْرُورٍ عَنْ يَحْيَى أَنَّهُ حَدَّثَنَا قَالَ أَخْبَرَنِي
أَبُو سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

باب آگ کے عذاب سے پناہ

۵۵۲۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: پناہ مانگو اللہ کی دوزخ کے عذاب سے اور عذاب قبر سے اور
زندگی اور موت کے فتنہ سے اور دجال کی فتنہ سے۔

تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ
فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ۔

۲۴۶۶: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ حَرِّ النَّارِ

۵۵۲۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ
حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي
حَسَّانَ عَنْ حَسْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ اللَّهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَرَبَّ
إِسْرَائِيلَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ حَرِّ النَّارِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۵۵۲۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ
وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ
أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سِنَانَ الْمُرَزِيِّ أَنَّهُ
سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ يَسْمَعُ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ
يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ
وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ
خَرَجْتُمْ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا الصَّوَابُ۔

۵۵۲۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ
أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ
اللَّهُمَّ ادْخُلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ
مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اللَّهُمَّ اجْرَهُ مِنَ النَّارِ۔

۲۴۶۷: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ شَرِّ مَا صُنِعَ

۵۵۲۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ وَ
هُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمِ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ شَدَادِ
ابْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ إِنَّ سَيِّدَ الْإِسْتِعْفَارِ أَنْ
يَقُولَ الْعَبْدُ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

باب: دوزخ کی گرمی سے پناہ مانگنا

۵۵۲۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے پروردگار! حضرت جبرائیل علیہ السلام
میکائیل علیہ السلام اور حضرت اسرائیل علیہ السلام کے۔ پناہ مانگتا ہوں میں تیری
دوزخ کی گرمی اور عذاب قبر سے۔

۵۵۲۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں
نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں فرماتے تھے: یا اللہ!
میں تیری پناہ مانگتا ہوں فتنہ قبر اور فتنہ دجال اور زندگی اور موت کے فتنہ
اور دوزخ کی گرمی سے۔ حضرت امام نسائی بوسید نے فرمایا: یہ روایت
ٹھیک ہے۔

۵۵۲۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے جنت مانگتا ہے تین مرتبہ تو اس
سے جنت کہتی ہے یا اللہ! اس کو جنت میں داخل کر اور جو شخص دوزخ
سے تین مرتبہ پناہ مانگتا ہے تو دوزخ کہتی ہے یا اللہ! اس کو دوزخ سے
محفوظ فرما۔

باب: (ہر قسم کے) کاموں کی بُرائی سے پناہ مانگنا

۵۵۲۸: حضرت شداد بن اوس سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا: سید الاستغفار یہ ہے کہ بندہ یہ کہے: یا اللہ! تو میرا پروردگار
ہے علاوہ تیرے کوئی اور معبود برحق نہیں ہے تو نے مجھ کو پیدا کیا میں
تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے اقرار اور وعدہ پر ہوں جہاں تک کہ مجھ
سے ہو سکتا ہے تیری پناہ مانگتا ہوں بُرائی سے اپنے کاموں میں اور

اقرار کرتا ہوں اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں تیرے احسان کا مجھ پر۔ بخش دے مجھ کو کوئی نہیں بخشا گناہوں کو مگر تو پھر اگر یہ دعا صبح کے وقت پڑھے اس پر یقین کر کے اور مرجائے تو جنت میں داخل ہوگا اور شام کے وقت پڑھے اس کو یقین کر کے تو جب بھی جنت میں داخل ہوگا۔

خَلَقْتَنِي وَآنَاَعْبُدُكَ وَآنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوهُ لَكَ بِذَنْبِي وَ اَبُوهُ لَكَ بِبِعْمَتِكَ عَلَيَّ فَاغْفِرْ لِي فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ لَنْ تَقَالَهَا حِيْنَ يَصْبِحُ مَوْقِنًا بِهَا لَمَمَاتٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاِنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمَسِي مُوقِنًا بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ خَالَفَهُ الْوَلِيدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ

باب: اعمال کی برائی سے پناہ مانگنے سے متعلق

۲۳۶۸: باب الاستعاذة من شر ما عمل

وذكر الاختلاف على هلال

۵۵۲۹: حضرت عبدہ بن ابی لہا پہ سے روایت ہے کہ ابن بساف نے ان سے دریافت فرمایا کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات سے قبل اکثر کیا دعائیں کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: اپنے عمل کی برائی سے جو میں کر چکا اور جو میں نے ابھی نہیں کیا۔

۵۵۲۹: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ شَيْبَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي لَهَبَةَ أَنَّ ابْنَ بَسَافٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ مَا كَانَ أَكْثَرَ مَا يَدْعُو بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهِ قَالَتْ كَانَ أَكْثَرَ مَا كَانَ يَدْعُو بِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ

۵۵۳۰: حضرت ابن بساف بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی دعا کثرت سے مانگا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے عمل کی برائی سے جو میں کر چکا اور جو میں نے ابھی نہیں کیا۔

۵۵۳۰: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ بَسَافٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ أَكْثَرَ مَا كَانَ يَدْعُو بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَتْ كَانَ أَكْثَرَ دُعَائِهِ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ بَعْدَ

۵۵۳۱: حضرت فروہ بن نوفل سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا دعا مانگا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ دعا مانگتے کہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری برائی سے ان کاموں میں جو کر چکا اور جو میں نے ابھی نہیں کیے۔

۵۵۳۱: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قَدَّامَةَ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هَلَالِ بْنِ بَسَافٍ عَنْ قُرَّةِ ابْنِ نَوْفَلٍ قَالَ سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ عَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو قَالَتْ كَانَ يَقُولُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ

۵۵۳۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کثرت سے

۵۵۳۲: أَخْبَرَنَا هُنَّادٌ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ

سے مانگا کرتے تھے اے اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں اپنے عمل کی برائی سے جو میں کر چکا اور جو میں نے ابھی نہیں کیا۔

باب: جو اعمال انجام نہیں دیئے اُن کے شر سے پناہ
۵۵۳۳: فردہ بن نوفل کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ حضور ﷺ کو کسی دعا کثرت سے مانگا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا آپ ﷺ کثرت سے یہ دعا مانگا کرتے تھے اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے عمل کی برائی سے جو میں کر چکا اور جو میں نے ابھی نہیں کیا۔

۵۵۳۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا کہ حضور ﷺ کو کسی دعا کثرت سے مانگا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا آپ ﷺ کثرت سے یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے عمل کی برائی سے جو میں کر چکا اور جو میں نے ابھی نہیں کیا۔

باب: زمین میں دھنس جانے سے متعلق

۵۵۳۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے یا اللہ! میں تیری برائی کی پناہ مانگتا ہوں (یعنی برے کام سے میں پناہ مانگتا ہوں) کہ پھنس جاؤں آفت میں نیچے (زمین) کی جانب سے یہ حدیث مختصر ہے حضرت جبیر بن سبیئ نے کہا نیچے کی برائی سے مراد زمین دھنس جانا ہے۔ حضرت عبادہ نے کہا میں واقف نہیں کہ یہ رسول کریم ﷺ کا فرمان مبارک ہے یا حضرت جبیر رضی اللہ عنہ کا؟

۵۵۳۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مذکورہ بالا دعا مروی ہے لیکن اس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: اَعُوذُ بِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي۔

حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ فَرَوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ۔

۲۳۶۹: باب: الاستعاذة من شر ما لم يعمل
۵۵۳۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالٍ بْنِ يَسَافٍ عَنْ فَرَوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ حَدَّثَنِي بِشَيْءٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْعُو بِهِ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ۔

۵۵۳۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِبْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنِ سَمِعْتُ هِلَالَ بْنَ يَسَافٍ عَنْ فَرَوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَحْبَبْتَنِي بِدَعَاءٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْعُو بِهِ قَالَتْ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ۔

۲۳۷۰: باب: الاستعاذة من الخسف

۵۵۳۵: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي جُبَيْرُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي قَالَ جُبَيْرٌ وَهُوَ الْخَسْفُ قَالَ عُبَادَةُ فَلَا أَدْرِي قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ أَوْ قَوْلَ جُبَيْرِ۔

۵۵۳۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْخَلِيلِ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ هُوَ ابْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ مُسْلِمِ الْفَزَارِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ

اللَّهُمَّ فَذَكَرَ الدُّعَاءَ وَقَالَ فِي آخِرِهِ أَعُوذُ بِكَ أَنْ
أَعْتَالَ مِنْ تَحِيٍّ يَعْنِي بِذَلِكَ التَّخَفُّفَ.

۲۳۷۱: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنَ التَّرْدَى وَالْهَدْمِ
۵۵۳۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا
الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ
صَيْفِيِّ مَوْلَى أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْيَسْرِ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ
التَّرْدَى وَالْهَدْمِ وَالْفَرَقِ وَالْحَرِيقِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ
يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمُوتَ
فِي سَبِيلِكَ مُذْبِرًا وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمُوتَ لِدَيْعًا.

۵۵۳۸: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ أَخْبَرَنِي
أَنَسُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَيْفِيِّ
عَنْ أَبِي الْيَسْرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو لِقَوْلِ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَرَمِ وَالتَّرْدَى وَالْهَدْمِ
وَالْفَرَقِ وَالْحَرِيقِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ يَتَخَبَّطَنِي
الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَأَنْ أَمُوتَ فِي سَبِيلِكَ مُذْبِرًا
وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمُوتَ لِدَيْعًا.

۵۵۳۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ
قَالَ حَدَّثَنِي صَيْفِيُّ مَوْلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ
عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ السَّلَمِيِّ هَكَذَا قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ التَّرْدَى
وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَرَقِ وَالْحَرِيقِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ
يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ
أَمُوتَ فِي سَبِيلِكَ مُذْبِرًا وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمُوتَ
لِدَيْعًا.

باب: گرنے اور مکان تلے دب جانے سے پناہ
۵۵۳۷: حضرت ابوالیسر سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ فرماتے
تھے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں اوپر سے گرنے سے (جیسے کسی بندی یا
پہاڑ وغیرہ سے گرنے سے) اور مکان گرنے سے اور اس میں دب
جانے سے یا پانی میں غرق ہونے سے اور جل جانے سے اور پناہ مانگتا
ہوں میں تیری شیطان کے بہکانے سے موت کے وقت اور پناہ مانگتا
ہوں تیری راستہ میں مرنے سے پشت موڑ کر اور میں پناہ مانگتا ہوں
تیری سانپ کے زہر سے مرنے سے (یعنی سانپ کے ڈسنے سے)۔

۵۵۳۸: حضرت ابوالیسر سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ فرماتے تھے:
یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں رذیل عمر سے اوپر سے گرنے سے اور مکان
گرنے سے اور اس میں دب جانے سے اور غم سے اور جل جانے سے
اور پانی میں غرق ہونے سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری شیطان کے
بہکانے سے موت کے وقت اور پناہ مانگتا ہوں تیری راستہ میں مرنے
سے پشت موڑ کر اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری سانپ کے زہر سے مرنے
سے (یعنی سانپ کے ڈسنے سے)۔

۵۵۳۹: حضرت ابوالیسر سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ فرماتے
تھے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں اوپر سے گرنے سے (جیسے کسی بندی یا
پہاڑ وغیرہ سے گرنے سے) اور مکان گرنے سے اور اس میں دب
جانے سے یا پانی میں غرق ہونے سے اور جل جانے سے اور پناہ مانگتا
ہوں میں تیری شیطان کے بہکانے سے موت کے وقت اور پناہ مانگتا
ہوں تیری راستہ میں مرنے سے پشت موڑ کر اور میں پناہ مانگتا ہوں
تیری سانپ کے زہر سے مرنے سے (یعنی سانپ کے ڈسنے سے)۔

۲۳۷۲: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ بِرِضَاءِ اللَّهِ مِنْ

سَخَطِ اللَّهِ تَعَالَى

۵۵۳۰: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ مَرْثَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَسْرُوقِ بْنِ الْأَجْدَعِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَلَبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ لِيُفَرِّشَ لِي فِرَاشِي فَلَمَّ أَمِيحَةً فَضَرَبَتْ يَدِي عَلَى رَأْسِ الْفِرَاشِ فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَى أَحْمَصِ قَدَمَيْهِ لَإِنِّي إِذَا سَاجِدٌ يَقُولُ أَعُوذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَأَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ.

۲۳۷۳: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ ضِيقِ الْمَقَامِ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۵۵۳۱: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ صَالِحٍ حَدَّثَنَا وَحَدَّثَنِي أَزْهَرُ بْنُ سَعِيدٍ يَقَالُ لَهُ الْجِرَازِيُّ شَامِيٌّ عَزِيزُ الْحَدِيثِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَفْتَتِحُ قِيَامَ اللَّيْلِ قَالَتْ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلْتَنِي عَنْهُ أَحَدٌ كَانَ يُكَبِّرُ عَشْرًا وَ يُسَبِّحُ عَشْرًا وَ يَسْتَغْفِرُ عَشْرًا وَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَ اهْدِنِي وَ ارْزُقْنِي وَ عَالِيَنِي وَ يَتَعَوَّذُ مِنْ ضِيقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۲۳۷۴: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ دُعَاءِ لَا يُسْمَعُ

۵۵۳۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ عَنْ أَبِي خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنِّي

باب: اللہ عزوجل کے غصہ سے پناہ مانگنے سے متعلق، اُسکی

رضا کے ساتھ

۵۵۳۰: سیدہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات اپنے بستر پر تلاش کیا تو آپ کو نہیں پایا۔ میں نے اپنا ہاتھ پھیرا میرا ہاتھ آپ کے پاؤں پر لگا اس جگہ پر جو کہ چلتے وقت زمین سے اٹھا رہتا ہے۔ معلوم ہوا کہ آپ سجدہ میں ہیں۔ آپ فرما رہے تھے: (اے اللہ!) پناہ مانگتا ہوں تیری معافی کی تیرے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں میں تیری رضامندی کی تیری غصہ سے پناہ مانگتا ہوں تیری تجھ سے۔

باب: قیامت کے دن جگہ کی تنگی سے پناہ

سے متعلق

۵۵۳۱: حضرت عاصم بن حمید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز کا کس دُعا سے آغاز فرماتے؟ انہوں نے فرمایا: تم نے مجھ سے ایک ایسی بات دریافت کی جو کہ کسی نے نہیں پوچھی تھی۔ آپ تکبیر فرماتے تھے دس بار اور سبحان اللہ پڑھتے تھے دس مرتبہ اور استغفار فرماتے تھے دس مرتبہ اور فرماتے تھے: یا اللہ! بخش دے مجھ کو اور ہدایت فرما مجھ کو اور مجھ کو رزق عطا فرما اور مجھ کو سندرست رکھ اور پناہ مانگتے تھے جگہ کی تنگی سے قیامت کے دن۔

باب: اُس دُعا سے پناہ مانگنا جو سنی نہ جائے

۵۵۳۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس علم سے جو نفع نہ بخائے اور اس دل سے کہ جس میں خوف

خداوندی نہ ہو اور اس دل سے جو نہ بھرے اور اس دُعا سے جو نہ سنی جائے۔

أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ
وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يَسْمَعُ قَالَ أَبُو
عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَعِيدٌ لَمْ يَسْمَعَهُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بَلْ
سَمِعَهُ مِنْ أَخِيهِ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

۵۵۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں باقی ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

۵۵۳۳: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَثَّالَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ
قَالَ أَبَانَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ يَحْيَى قَالَ أَبَانَا اللَّيْثُ
ابْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَخِيهِ عَبَّادِ
ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ
وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يَسْمَعُ۔

باب: ایسی دُعا سے پناہ مانگنے سے متعلق جو قبول نہ ہو

۵۵۳۴: حضرت عبداللہ بن ابی حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ جس وقت یہ کہتے تم نقل کرو جو تم نے سنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ وہ فرماتے تھے میں نہیں بیان کروں گا تم سے مگر جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے تھے ہم سے اور حکم دیتے تھے ہم کو یہ کہنے کا: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اور سستی اور کجھوسی اور نامردی اور ضعیفی اور عذابِ قبر سے۔ یا اللہ! میرے نفس کو تقویٰ عطا فرما دے اور اس کو پاک فرما دے تو بہترین پاک کرنے والا ہے تو مالک اور مختار ہے اس کا اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دل سے جس میں کہ خوف خداوندی نہ ہو اور اس دُعا سے جو کہ قبول نہ ہو۔

۲۲۷۵: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ دُعَاءٍ لَا يَسْتَجَابُ
۵۵۳۴: أَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ ابْنِ
فُضَيْلٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الْحَارِثِ قَالَ كَانَ إِذَا قِيلَ لِرَزِيدِ بْنِ أَرْقَمٍ حَدَّثْنَا مَا
سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا أُخْبِتُكُمْ إِلَّا مَا
كَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَنَا بِهِ وَيَأْمُرُنَا أَنْ نَقُولَ اللَّهُمَّ
إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ
وَالْمَهْرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اللَّهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا
وَرَزَقَهَا أَنْتَ خَيْرٌ مَنْ رَزَقَهَا أَنْتَ وَلِئِذَا مَوْلَاهَا
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا
يَخْشَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَدَعْوَةٍ لَا تَسْتَجَابُ۔

۵۵۳۵: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ سَيِّدَةُ أُمَّ سَلَمَةَ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت اپنے مکان سے نکلے تو فرماتے: نکلتا ہوں اللہ کا نام لے کر اے میرے پالنے والے! میں پناہ مانگتا ہوں تیری پھسلنے سے اور گمراہ ہونے سے اور ظلم کرنے سے یا مجھ پر ظلم ہونے سے یا جہالت کرنے سے یا مجھ پر جہالت ہونے سے۔

۵۵۳۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ
الشَّعْبِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ
مِنْ بَيْتِهِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَزِلَّ أَوْ
أَصِلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أَظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ۔

(۵۱)

کتاب الأُسرۃ

شرابوں کی (حرمت کی بابت) احادیث مبارکہ

باب: شراب کی حرمت سے متعلق

اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: "اے اہل ایمان! شراب اور
جوا اور بت اور پانسے (کے تیر) یہ تمام کے تمام ناپاک ہیں شیطان
کے کام ہیں اور شیطان یہ چاہتا ہے کہ تمہارے درمیان میں دشمنی اور
لڑائی پیدا کرادے شراب پلا اور جوا کھلا کر اور روک دے تمہیں اللہ کی
یاد سے اور نماز سے تو تم لوگ چھوڑتے ہو یا نہیں۔"

۵۵۳۶: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت شراب کے
حرام ہونے کی آیت کریمہ نازل ہوئی تو انہوں نے زعا فرمائی: اے
اللہ! شراب کے متعلق ہم لوگوں کے لیے کوئی واضح حکم ارشاد فرمادیں تو
وہ آیت کریمہ جو سورہ بقرہ میں ہے یعنی: یَسْئَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ آخِر
تک نازل ہوئی۔ یعنی: لوگ تم سے شراب اور جوئے سے متعلق سوال
کرتے ہیں آپ فرمادیں کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور نفع بھی
ہے لیکن (ان کا) گناہ نفع سے زیادہ ہے۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ
عنہ کو طلب کیا گیا اور ان کو وہ آیت کریمہ سنائی گئی تو انہوں نے
فرمایا: اے اللہ! ہم کو صاف صاف ارشاد فرمادے پھر وہ آیت کریمہ
نازل ہوئی جو کہ سورہ نساء میں ہے۔ اے ایمان والو! تم نماز کے پاس
نہ جاؤ (یعنی نماز نہ پڑھو) ایسی حالت میں کہ جب تم نشہ میں ہو تو

۲۳۷۶: باب تحريم الخمر

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ
رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُونَ إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمْ
الْعَدَاوَةَ وَالْبُغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ
عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ۔

۵۵۳۶: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ
إِسْحَاقَ الشَّيْبِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ فِي بَيْتِهِ قَالَ أَنْبَأَنَا
الْإِمَامُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ النَّسَائِيُّ
رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي
إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي مَسْرُورَةَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ لَمَّا نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ قَالَ عُمَرُ اللَّهُمَّ بَيْنَ
لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيِّنًا شَافِيًا فَنَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي فِي
الْبَقَرَةِ فَدَعَيْتُ عُمَرَ فَقَرِئْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ عُمَرُ اللَّهُمَّ
بَيْنَ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيِّنًا شَافِيًا فَنَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي فِي
النِّسَاءِ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ

سُكَارَى) فَكَانَ مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ الصَّلَاةَ نَادَى لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى لَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ بَيْنَ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيِّنَاتٌ شَافِيَةٌ فَتَزَلَّتِ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْمَائِدَةِ لَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ فَلَمَّا بَلَغَ قَهْلُ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ انْتَهَيْنَا انْتَهَيْنَا۔

۲۴۷۷: باب: ذِكْرُ الشَّرَابِ الَّذِي أَهْرِيقُ

بِتَحْرِيمِ الْخَمْرِ

۵۵۳۷: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَعْنَى ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ أَنَّ أَسْرَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ بَيْنَا أَنَا قَائِمٌ عَلَى الْمَحْيِ وَأَنَا أَصَغَرُهُمْ سِتًّا عَلَى عُمُرَيْي إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّهَا قَدْ حُرِّمَتْ الْخَمْرُ وَأَنَا قَائِمٌ عَلَيْهِمْ أَسْفِيهِمْ مِنْ لَضِيحٍ لَهُمْ فَقَالُوا اكْفَاهَا فَكَفَّاهَا فَقُلْتُ لِأَنْسِ مَا هُوَ قَالَ الْبُسْرُ وَالشَّمْرُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَنَسٍ كَانَ خَمْرُهُمْ يُؤَمِّدُهُ فَلَمْ يُنْكِرْ أَنَسٌ۔

فَضِيحٌ كَيْسَ؟

رسول کریم ﷺ کی طرف سے منادی کرنے والا جس وقت نماز کے لیے کھڑا ہوتا تو وہ آواز دیتا کہ تم نماز پڑھو جس وقت نشہ میں ہو تو حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو بلایا گیا اور ان کو یہ آیت کریمہ سنائی گئی کہ انہوں نے فرمایا ہم کو شراب کے متعلق صاف صاف بیان فرما دے پھر وہ آیت کریمہ نازل ہوئی جو کہ سورۃ مائدہ میں ہے پھر (تیسری مرتبہ) عمر کو بلایا گیا اور ان کو یہ آیت سنائی گئی جس وقت قہل انتہ منتہون پر پہنچے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم نے چھوڑا ہم نے چھوڑا۔

باب: جس وقت شراب کی حرمت نازل ہوئی تو کس قسم کی

شراب بہائی گئی

۵۵۳۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے قبیلہ میں کھڑا ہوا تھا اپنے چچاؤں کے پاس اور میں سب سے زیادہ کم عمر تھا اس دوران ایک آدمی آیا اور اس نے کہا شراب حرام ہوگئی اور میں کھڑا ہوا ان کو فصح پلا رہا تھا انہوں نے کہا تم اس کو پلٹ دو۔ میں نے وہ آلت دی۔ حضرت سلیمان نے کہا وہ شراب کس چیز کی تھی؟ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: گدڑی کھجور اور خشک کھجور کی۔ حضرت ابو بکر بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: کیا ان دنوں لوگ وہی شراب پیا کرتے تھے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ سنا اور اس کا انکار نہیں فرمایا۔

مندرجہ بالا حدیث میں مذکور فصح شراب کی ایک قسم ہے جو کہ گدڑی کھجور کو توڑ تیار کی جاتی ہے۔ اس جگہ یہ بات بھی پیش نظر رہنا ضروری ہے کہ حدیث نمبر ۵۳۳۵ میں اللہ عزوجل نے شراب کی حرمت سے متعلق واضح حکم ارشاد فرمایا کہ شراب ناپاک اور حرام ہے اور وہ شیطان کا کام ہے اور فرمایا اس سے بچو زیر نظر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ خمر کھجور کی شراب کو شامل ہے جو کہ قطعی حرام ہے اور شراب کی ہر قسم حرام ہے۔ (قاسمی)

۵۵۳۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ابو طلحہ ابی بن کعب ابو دجانہ جوہرہ کو قبیلہ انصار کی ایک جماعت میں شراب پلا رہا تھا کہ اس دوران ایک شخص حاضر ہوا اور کہنے لگا ایک تخی خبر ہے کہ شراب

۵۵۳۸ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَعْنَى ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ أَسْفِيُ أَبَا طَلْحَةَ وَابْنَ

حرام ہوگئی ہے۔ یہ بات سن کر ہم نے شراب کا برتن پلٹ دیا۔ ان دونوں میں نسیج (نامی شراب عام) تھی۔ (تشریح گذر چکی) یعنی گدڑی اور خشک کھجور کی شراب یا صرف گدڑی کھجور کی شراب۔ اس نے کہا شراب تو حرام ہوگئی ہے اس وقت لوگ عام طور پر نسیج (نامی شراب) پیا کرتے تھے۔

۵۵۴۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شراب حرام ہوئی جس وقت کہ حرام ہوئی اور اس وقت ان کی شراب تر اور خشک کھجور کا آمیزہ تھی۔

باب: گدڑی اور خشک کھجور کے آمیزہ کو شراب کہا

جاتا ہے

۵۵۵۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: گدڑی (تر) اور خشک کھجور کو ملا کر جو آمیزہ بنایا جائے وہ شراب ہے۔

۵۵۵۱: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا گدڑی اور کھجور کی شراب حرام ہے۔

۵۵۵۲: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انگور اور کھجور کی شراب حرام ہے۔

باب: خلیطین کی نبید پینے کی ممانعت سے متعلق حدیث

مبارکہ کا بیان

۵۵۵۳: ایک صحابی سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی گدڑی کھجور انگور اور کھجور سے۔

بْنِ كَعْبٍ وَ اَبَا دُجَانَةَ لِي رَهْطٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَدْخَلَ عَلَيْنَا رَجُلٌ فَقَالَ حَدَّثَ خَبْرٌ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ فَكَفَّانَا قَالَ وَمَا هِيَ يَوْمَئِذٍ اِلَّا الْفَضِيحُ خَلِيْطُ الْبُسْرِ وَالْتَمْرِ قَالَ وَ قَالَ اَنْسٌ لَقَدْ حُرِّمَتْ الْخَمْرُ وَاِنَّ عَامَّةَ خُمُوْرِهِمْ يَوْمَئِذٍ الْفَضِيْحُ۔

۵۵۴۹: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاْنَا عَبْدَ اللّٰهِ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ عَنْ اَنْسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حُرِّمَتْ الْخَمْرُ حِيْنَ حَرِّمْتَ وَاِنَّهُ لَشَرَابُهُمُ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ۔

۲۴۷۸ باب: اسْتِحْقَاقُ الْخَمْرِ لِشَرَابِ الْبُسْرِ

وَالْتَمْرِ

۵۵۵۰: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاْنَا عَبْدَ اللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ يَغِيْبِي اِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ خَمْرٌ۔

۵۵۵۱: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاْنَا عَبْدَ اللّٰهِ عَنْ سُهَيْبَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ اِبْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ خَمْرٌ رَقْعَةٌ الْاَعْمَشُ۔

۵۵۵۲: اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكْرِيَّا قَالَ اَنْبَاْنَا عَبْدَ اللّٰهِ عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الزَّيْبُ وَالتَّمْرُ هُوَ الْخَمْرُ

۲۴۷۹ باب: نَهْيُ الْبِيْهَانِ عَنْ شُرْبِ نَبِيْدٍ

الْخَلِيْطَيْنِ الرَّاجِعَةِ اِلَى بِيْهَانَ الْبَلَدِ وَالتَّمْرِ

۵۵۵۳: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاْنَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ اِبْنِ اَبِي

لَيْلَى عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْبَلَّحِ وَالْتَمْرِ وَالزَّبِيبِ وَالْتَمْرِ.

انگور اور کھجور سے تیار کی گئی نبیذ:

مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی نبیذ سے منع فرمایا جو کہ انگور اور کھجور سے تیار کی جائے۔

باب: کچی اور پکی کھجور کو ملا کر بھگوننا

۲۳۸۰: بَابُ خَلِيطِ الْبَلَّحِ وَالزَّهْوِ

۵۵۵۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (کدو کے توبے اور) لاکھی برتن اور روغن والے برتن اور لکڑی کے برتن میں نبیذ بھگونے سے منع فرمایا اور آپ نے منع فرمایا پختہ کھجور اور کچی کھجور کو ایک ساتھ ملا کر بھگونے سے۔

۵۵۵۴: أَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضَالٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّبَائِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمَزَلِيقِ وَالنَّقِيرِ وَأَنْ يُخْلَطَ الْبَلَّحُ وَالزَّهْوُ.

۵۵۵۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے توبے سے منع فرمایا اور روغن رال کے باسن سے اور روایت میں دوسری مرتبہ یہ اضافہ فرمایا اور چوبلی باسن سے اور کھجور کو انگور کے ساتھ اور کچی کھجور کو خشک کھجور کے ساتھ ملانے سے۔

۵۵۵۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَبْرِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّبَائِ وَالْمَزَلِيقِ وَزَادَ مَرَّةً أُخْرَى وَالنَّقِيرِ وَأَنْ يُخْلَطَ التَّمْرُ بِالزَّبِيبِ وَالزَّهْوُ بِالتَّمْرِ.

۵۵۵۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کچی اور خشک کھجور اور انگور اور کھجور کو ملا کر بھگونے سے۔

۵۵۵۶: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَعْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي أَرْطَاةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الزَّهْوِ وَالْتَمْرِ وَالزَّبِيبِ وَالْتَمْرِ.

باب: کچی اور تر کھجور کو ملا کر بھگونے سے ممانعت

۲۳۸۱: بَابُ خَلِيطِ الزَّهْوِ وَالرُّطْبِ

۵۵۵۷: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ جمع کرو کھجور اور انگور کو اور نہ ہی کچی کھجور اور نہ تر کھجور کو۔

۵۵۵۷: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجْمَعُوا بَيْنَ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَلَا بَيْنَ الزَّهْوِ وَالرُّطْبِ.

۵۵۵۸: حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ بھگوؤ کچی اور تر کھجور کو ایک ساتھ اور نہ ہی انگور اور کھجور کو ایک ساتھ بھگوؤ۔

۵۵۵۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَنْبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطْبَ جَمِيعًا وَلَا تَنْبِذُوا الزَّرْبِيبَ وَالرُّطْبَ جَمِيعًا۔

باب: کچی اور خشک کھجور کا آمیزہ

۵۵۵۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھجور اور کشمش اور کچی اور تر کھجور اور کچی اور خشک کھجور ملا کر بھگونے سے۔

۲۳۸۲: بَابُ خَلِيطِ الزَّهْوِ وَالْبَسْرِ
۵۵۵۹: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ هُوَ ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّرْبِيبُ وَأَنْ يُخْلَطَ الزَّهْوُ وَالتَّمْرُ وَالزَّهْوُ الْبَسْرُ۔

باب: گدڑی اور خشک کھجور ملا کر بھگوننا

۵۵۶۰: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کھجور اور انگور اور گدڑی اور تر کھجور کو ایک ساتھ ملا کر بھگونے سے۔

۲۳۸۳: بَابُ خَلِيطِ الْبَسْرِ وَالرُّطْبِ
۵۵۶۰: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ النَّبِيِّ ﷺ نَهَى عَنْ خَلِيطِ التَّمْرِ وَالزَّرْبِيبِ وَالْبَسْرِ وَالرُّطْبِ۔

۵۵۶۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھجور اور انگور اور گدڑی اور تر کھجور کو ایک ساتھ ملا کر مت بھگوؤ۔

۵۵۶۱: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَسْطَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَخْلَطُوا الزَّرْبِيبَ وَالتَّمْرَ وَلَا الْبَسْرَ وَالتَّمْرَ۔

باب: کچی اور تر کھجور کو ملا کر بھگونے سے ممانعت

۵۵۶۲: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کھجور اور انگور اور گدڑی اور تر کھجور کو ایک ساتھ ملا کر بھگونے سے۔

۲۳۸۴: خَلِيطُ الْبَسْرِ وَالتَّمْرِ
۵۵۶۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ الزَّرْبِيبُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا وَنَهَى أَنْ يُنْبَذَ الْبَسْرُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا۔

۵۵۶۳: أَخْبَرَنَا رَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنِ ابْنِ فَضِيلٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّبَائِءِ وَالْحَتَمِ وَالْمُرْقَاتِ وَالنَّقِيرِ وَعَنِ البُسْرِ وَالتَّمْرِ أَنْ يُخْلَطَ وَعَنِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ أَنْ يُخْلَطَا وَكَبَّ إِلَى أَهْلِ هَجْرَانَ لَا تَخْلَطُوا الزَّبِيبَ وَالتَّمْرَ جَمِيعًا۔

۵۵۶۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی کدو کے تو بے لاکھی برتن اور روغنی برتن سے اور گدڑی اور خشک کھجور کو ایک ساتھ ملا کر بھگونے سے اسی طرح انگور اور کھجور کو ملا کر بھگونے سے اور آپ نے (مقام) ہجرے لوگوں کو تحریر فرمایا: نہ ملاؤ انگور اور کھجور کو۔

شراب کے قدیم برتنوں کے استعمال کی ممانعت:

اہل عرب مذکورہ بالا برتنوں میں شراب پیا کرتے تھے۔ آپ نے مذکورہ برتنوں کے استعمال سے اس لیے منع فرمایا کیونکہ ان برتنوں کے استعمال کرنے سے شراب استعمال کرنے کے زمانہ کی یاد تازہ ہو جائے گی اور ہجر ایک علاقہ کا نام ہے آپ نے اہل ہجر کو انگور اور کھجور کو نہ ملانے کے بارے میں حکم تحریر فرمایا۔

۵۵۶۳: ترجمہ حدیث سابق میں نذر چکا۔

۵۵۶۳: أَخْبَرَنَا قُسَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ يَبْدِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ جَمِيعًا وَنَهَى أَنْ يُبَدَّ البُسْرُ وَالتَّمْرَ جَمِيعًا۔

باب: کھجور اور انگور ملا کر بھگونے کی ممانعت

۵۵۶۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کھجور اور انگور کو اور خشک کھجور اور گدڑی کھجور کو ملانے سے۔

۲۳۸۵: بَابُ خَلِطُ التَّمْرِ وَالتَّبِيبِ

۵۵۶۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ وَعَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ خَلِطِ التَّمْرِ وَالتَّبِيبِ وَعَنِ التَّمْرِ وَالبُسْرِ۔

۵۵۶۶: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کھجور اور انگور سے اور آپ نے ممنوع فرمایا گدڑی کھجور اور خشک کھجور کو ملا کر بھگونے سے (یعنی ان کی نمیدانے سے)۔

۵۵۶۶: أَخْبَرَنَا قُرَيْشُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَارِدِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ أَبَانَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ التَّمْرِ وَالتَّبِيبِ وَنَهَى عَنِ التَّمْرِ وَالبُسْرِ أَنْ يُبَدَّ جَمِيعًا۔

باب: ۲۴۸۶: خَلِيطُ الرُّكْبِ وَالزَّبِيبِ

۵۵۶۷: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَبِيدُوا الزَّمْرَ وَالرُّكْبَ وَلَا تَبِيدُوا الرُّكْبَ وَالزَّبِيبَ جَمِيعًا۔

باب: گدڑی کھجور اور انگور ملانا

۵۵۶۷: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ بھگوؤ کچی اور نہ کھجور کو اور نہ بھگوؤ تر کھجور اور انگور کو ملا کر۔

باب: ۲۴۸۷: خَلِيطِ البُسْرِ وَالزَّبِيبِ

۵۵۶۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُنْتَدَ الزَّبِيبُ وَالْبُسْرُ جَمِيعًا وَنَهَى أَنْ يُنْتَدَ البُسْرُ وَالرُّكْبُ جَمِيعًا۔

باب: گدڑی کھجور اور انگور ملانے کی ممانعت

۵۵۶۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی انگور اور گدڑی کھجور کو ملا کر بھگونے سے۔

باب: ۲۴۸۸: ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا نَهَى

عَنِ الْخَلِيطَيْنِ وَهِيَ لِيُقْوَى أَحَدُهُمَا عَلَى

باب: دو چیزیں ملا کر بھگونے کی ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ

ایک شے سے دوسری شے کو تقویت حاصل ہوتی ہے اور

اس طرح نشہ جلدی پیدا ہونے کا امکان ہے

۵۵۶۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی دو اشیاء کو ملا کر بھگونے سے کیونکہ ایک دوسری پر قوت بڑھائے اور میں نے دریافت کیا نَفِصِحُ (شراب سے متعلق) آپ نے منع فرمایا: اس سے اور آپ برا سمجھتے تھے اس گدڑی کھجور کو جو کہ ایک جانب سے فروخت ہونا شروع ہو گئی اس اندیشہ سے کہ وہ دو کھجور ہیں ہم ایسی کھجور کو اگر بھگوتے تو اس جانب سے کاٹ دیتے جو کہ پک جاتی۔

صَاحِبِهِ
۵۵۶۹: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ لُقْلُقٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُجْمَعَ شَيْنِيْنٌ تَبِيدَا يَتَّبِعِي أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ قَالَ وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْقَيْصِيْحِ قَتَهَايْنِ عَنْهُ قَالَ كَانَ يَكْرَهُ الْمُذْتَبَّ مِنَ البُسْرِ مَخَافَةَ أَنْ يَكُونَا شَيْنِيْنٍ فَكُنَّا نَقْطَعُهُ۔

۵۵۷۰: حضرت ابو اور لیس سے روایت ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گدڑی کھجور آئی جو کہ ایک جانب سے پکنے لگی تھی وہ اس کو کاٹنے لگے۔

۵۵۷۰: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ قَالَ شَهِدْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَبِي بَسْرٍ مُذْتَبِّ فَجَعَلَ يَقْطَعُهُ مِنْهُ۔

۵۵۷۱: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت انس رضی اللہ عنہ حکم فرماتے تھے ہم کو اس کھجور کے کترنے کا جو کہ ایک جانب سے پک جاتی تھی۔

۵۵۷۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کھجور جس قدر پختہ ہوتی تو اسی قدر کھجور نکال دیتے اس نضح (شراب کی ایک قسم) میں سے واضح رہے کہ یہ گدڑی کھجور کی نبیذ کو بھی کہتے ہیں۔

باب: صرف گدڑی کھجور کو بھگو کر نبیذ بنانے اور پینے کی اجازت جب تک کہ اس نضح میں تیزی اور جوش پیدا

نہ ہو

۵۵۷۳: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ بھگوؤ کچی اور تر کھجور کو ایک ساتھ ملا کر اور نہ ہی گدڑی کھجور اور انگور کو ملا کر لیکن ہر ایک کو الگ الگ بھگوؤ۔

۵۵۷۱: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ قَالَ قَتَادَةُ كَانَ أَنَسٌ يَأْمُرُنَا بِالتَّذْنُوبِ فَيَقْرَضُ۔

۵۵۷۲: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ كَانَ لَا يَدْعُ شَيْئًا كَذَلِكَ إِلَّا عَزَلَهُ عَنْ لُصِيخِهِ۔

۲۳۸۹: بَابُ التَّرْخِصِ فِي التَّبَادُلِ الْبَسْرِ وَحَدَّةٍ وَشُرْبِهِ قَبْلَ تَغْيِيرِهِ

فِي فَضِيخِهِ

۵۵۷۳: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَنْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ الْخَلْبِزِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَبْذُرُوا الزُّهُوَّ وَالرُّكْبَ جَمِيعًا وَلَا الْبَسْرَ وَالزَّبِيبَ جَمِيعًا وَابْذُرُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَّتِهِ۔

ممانعت کی وجہ:

کیونکہ اس طرح ملا کر بھگونے سے نشہ جلدی پیدا ہونے کا امکان ہے اس وجہ سے احتیاطاً کچی کھجور اور تر کھجور کو ایک ساتھ ملا کر بھگونے کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔

باب: مشکوں میں نبیذ بنانا کہ آگے سے جس کے منہ

بندھے ہوئے ہوں

۵۵۷۴: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کچی اور خشک کھجور ملا کر بھگونے سے گدڑی اور خشک کھجور ملا کر بھگونے سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ بھگوؤ ان مشکوں میں کہ جن کے منہ باندھ دیئے جائیں تاکہ اس میں کیڑا اور کبھی داخل نہ

۲۳۹۰: بَابُ الرُّخْصَةِ فِي التَّبَادُلِ فِي الْأَسْقِيَةِ

الَّتِي يُلَاثُ عَلَى أَفْوَاهِهَا

۵۵۷۴: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرَّسٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ خَلِيطِ الزُّهُوِّ وَالْتَّمْرِ وَخَلِيطِ الْبَسْرِ وَالْتَّمْرِ وَقَالَ لِيَبْذُرُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى

ہو۔

حَدَّثَهُ فِي الْأَسْقِيَةِ الَّتِي يَلَاتُ عَلَى أَفْوَاهِهَا۔

باب: صرف کھجور بھگونے کی اجازت سے متعلق

۵۵۷۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی گدڑی کھجور کو خشک کھجور کے ساتھ ملانے سے یا انگور کو کھجور کے ساتھ ملانے سے اور فرمایا جو شخص ان کو پینا چاہے تو ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ پئے کھجور کو علیحدہ اور انگور کو علیحدہ۔

۲۳۹۱: بَابُ التَّرْخُصِ فِي اتِّبَادِ التَّمْرِ وَحَدَّثَهُ
۵۵۷۵: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ
عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا
أَبُو الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ نَهَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَخْلَطَ بُسْرٌ
بَتَمْرٍ أَوْ زَبِيبٌ بِتَمْرٍ أَوْ زَبِيبٌ بِبُسْرٍ وَقَالَ مَنْ
شَرِبَهُ مِنْكُمْ فَلْيَشْرَبْ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُ فَرْدًا تَمْرًا
فَرْدًا أَوْ بُسْرًا فَرْدًا أَوْ زَبِيبًا فَرْدًا۔

۵۵۷۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی گدڑی کھجور کو خشک کھجور کے ساتھ ملانے سے یا انگور کو کھجور کے ساتھ ملانے سے اور فرمایا جو شخص ان کو پینا چاہے تو ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ پئے

۵۵۷۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ
بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ
الْخَدْرِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ
يَخْلَطَ بُسْرًا بِتَمْرٍ أَوْ زَبِيبًا بِتَمْرٍ أَوْ زَبِيبًا بِبُسْرٍ وَ
قَالَ مَنْ شَرِبَ مِنْكُمْ فَلْيَشْرَبْ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُ
فَرْدًا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ اسْمُهُ
عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ۔

باب: صرف انگور بھگوننا

باب: ۲۳۹۲: اتِّبَادُ الزَّبِيبِ وَحَدَّثَهُ

۵۵۷۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی گدڑی کھجور اور انگور یا گدڑی اور خشک کھجور کو ملا کر بھگونے سے اور فرمایا بھگوؤ ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ۔

۵۵۷۷: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ
عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ عَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو كَثِيرٍ قَالَ
سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ
يَخْلَطَ الْبُسْرُ وَالزَّبِيبُ وَالْبُسْرُ وَالتَّمْرُ وَقَالَ
أَبْدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَّةٍ۔

باب: گدڑی کھجور کو علیحدہ پانی میں بھگونے کی اجازت

باب: ۲۳۹۳: الرُّخْصَةُ فِي اتِّبَادِ الْبُسْرِ

سے متعلق

وَحَدَّثَهُ

۵۵۷۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

۵۵۷۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ

رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی کھجور اور انگور کو ملا کر بھگونے سے اور فرمایا: انگور کو علیحدہ بھگوؤ اور کھجور کو علیحدہ بھگوؤ اور گدڑی کھجور کو علیحدہ بھگوؤ۔

حَدَّثَنَا الْمُعَاظِيُّ يَعْنِي ابْنَ عِمْرَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَسَدَّ التَّمْرُ وَالزَّيْبُ وَالْبَسْرُ وَقَالَ انْتَبِذُوا الزَّيْبَ قَرْدًا وَالتَّمْرَ قَرْدًا وَالبَسْرَ قَرْدًا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو كَثِيرٍ مَعَهُ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ -

باب: آیت کریمہ:

وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا

۵۵۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خمر کا مصداق ان دو درختوں کی شراب ہے کھجور اور انگور۔

۲۴۹۴: باب تاویل قول اللہ تعالیٰ وَمِنْ

ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا

۵۵۷۹: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو كَثِيرٍ ح وَأَبَانَا حَمِيدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النُّخْرُ مِنَ هَاتَيْنِ وَ قَالَ سُؤَيْدُ بْنُ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةَ وَالْأَعْنَابَ -

شراب کی حرمت اور حلت:

واضح رہے کہ جس وقت آیت کریمہ: وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا نازل ہوئی تو اس وقت شراب کا استعمال حلال تھا اس کے بعد شراب حرام قرار دے دی گئی۔ اس لیے یہ آیت کریمہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اور شراب حرام ہونے سے متعلق آیت کریمہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اور اس آیت کریمہ میں لفظ سکر سے مراد خمر یعنی شراب ہے جو کہ کھجور اور انگور دونوں سے تیار کی جاتی ہے اور جس آیت کریمہ سے ہمیشہ کے لیے شراب حرام قرار دی گئی وہ یہ ہے: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالمُنْجِرُ كَبِيرٌ وَسَاءَ رِزْقًا حَسَنًا قَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ جیسا کہ زہر الرقی میں ہے: قوله برل بنزول تحريم الخمر الاية المذكورة في اول كتاب الاشرية و آيت المائدة: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ حَاشِيَةُ نَسَائِي ص: ۸۲۱ مطبوعہ نظامی کراچی۔

۵۵۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خمر کا مصداق ان دو درختوں کی شراب ہے کھجور

۵۵۸۰: أَخْبَرَنَا رِيَادُ بْنُ أَبِي بَرٍّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ الصَّوْفِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي

اور انگور۔

كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو كَثِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبِ

۵۵۸۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خمر کا صدق ان دو درختوں کی شراب ہے کھجور اور انگور۔

۵۵۸۱: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ مَيْمِرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيِّ قَالَا السُّكَّرُ خَمْرٌ۔

۵۵۸۲: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سکر شراب ہے۔

۵۵۸۲: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ السُّكَّرُ خَمْرٌ۔

۵۵۸۳: ابراہیم اور حضرت سعید بن جبیر (تابعی) نے بیان کیا کہ سکر خمر یعنی شراب ہے۔

۵۵۸۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ حَبِيبٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ السُّكَّرُ خَمْرٌ۔

۵۵۸۴: حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا: سکر حرام ہے اور اچھی روزی حلال ہے۔

۵۵۸۴: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ السُّكَّرُ حَرَامٌ وَالرِّزْقُ الْحَسَنُ حَلَالٌ۔

باب: جس وقت شراب کی حرمت ہوئی تو شراب کون کون سی اشیاء سے تیار کی جاتی تھی؟

۲۴۹۵: بَابُ ذِكْرِ أَنْوَاعِ الْأَشْيَاءِ الَّتِي كَانَتْ مِنْهَا الْخَمْرُ حِينَ نَزَلَ تَحْرِيمُهَا

۵۵۸۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جبکہ آپ مدینہ منورہ کے منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے۔ آپ نے کہا: اے لوگو! دیکھو جس روز شراب حرام ہوئی تو پانچ اشیاء سے شراب تیار کی جاتی تھی انگور، کھجور، شہد، گیہوں اور جو اور شراب وہ ہے یعنی خمر جو کہ عقل ڈھانپ لے۔

۵۵۸۵: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَخْطُبُ عَلَى مَنبَرِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِلَّا إِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ يَوْمَ نَزَلَ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ مِنَ الْعِنَبِ وَالْتَمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ۔

۵۵۸۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر فرماتے تھے کہ حمد و صلوة کے بعد معلوم ہو کہ جس وقت شراب کی حرمت ہوئی تو وہ پانچ

۵۵۸۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ زَكَرِيَّا وَآبِي حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ

چیزوں سے تیار کی جاتی تھی انگور، گیہوں اور ۹ سے اور کھجور و شہد
-

اللَّهُ عَمَهُ عَلَىٰ مِنْبَرٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّ الْخَمْرَ نَزَلَ تَحْرِيمُهَا
وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ مِنَ الْعَنْبِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ
وَالْتَمْرِ وَالْعَسَلِ-

۵۵۸۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ شراب پانچ
اشیاء سے بنتی ہے کھجور، گیہوں اور ۹ اور شہد اور انگور سے۔

۵۵۸۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ عَامِرٍ
عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ الْخَمْرُ مِنْ خَمْسَةٍ مِنَ التَّمْرِ
وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْعَسَلِ وَالْعَنْبِ -

باب: جو شراب غلہ یا پھلوں سے تیار ہوا اگر چہ وہ
کسی قسم کا ہوا اگر

۲۳۹۶: بَابُ تَحْرِيمِ الْأَشْرِبَةِ الْمُسْكِرَةِ مِنَ
الْأَعْمَارِ وَالْحَبُوبِ كَانَتْ عَلَىٰ اخْتِلَافٍ

اس میں نشہ ہو تو وہ حرام ہے

أَجْنَابِهَا لِشَارِبِهَا

۵۵۸۸: حضرت ابن سیرین سے روایت ہے ایک آدمی حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ہمارے لوگ
ہمارے واسطے ایک شراب بھگوتے ہیں شام کو پھر صبح کو ہم لوگ اس کو
پیتے ہیں۔ عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں تم کو منع کرتا ہوں نشہ لانے والی
شے سے (یعنی ہر ایک نشہ آور شے سے روکتا ہوں) کم ہو یا زیادہ اور
میں گواہ بناتا ہوں اللہ کو تجھ پر کہ میں منع کرتا ہوں نشہ لانے سے کم ہو یا
زیادہ اور میں گواہ بناتا ہوں اللہ کو تجھ پر کہ خیر کے لوگ فلاں فلاں
اشیاء سے شراب تیار کرتے ہیں اور وہ لوگ اس کا نام یہ اور یہ رکھتے
ہیں حالانکہ وہ خمر (شراب) ہے اور فداک کے لوگ فلاں فلاں اشیاء کی
شراب تیار کرتے ہیں اور اس کے نام یہ رکھتے ہیں حالانکہ وہ خمر ہے
اسی طرح چار قسم کی شرابوں کو بیان کیا ان میں ایک شہد کی شراب تھی۔

۵۵۸۸: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ
جَاءَ رَجُلٌ إِلَىٰ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ إِنَّ أَهْلَنَا يَبْذُونَ
لَنَا شَرَابًا عَشِيًّا فَإِذَا أَصْبَحْنَا شَرِبْنَا قَالَ أَنْتَهَاكَ
عَنِ الْمُسْكِرِ لَيْلِيهِ وَكَثِيرِهِ وَأَشْهَدُ اللَّهُ عَلَيْكَ
أَنْتَهَاكَ عَنِ الْمُسْكِرِ لَيْلِيهِ وَكَثِيرِهِ وَأَشْهَدُ اللَّهُ
عَلَيْكَ إِنَّ أَهْلَ خَبِيرٍ يَبْذُونَ شَرَابًا مِنْ كَذَا
وَكَذَا وَيُسَمُّونَهُ كَذَا وَكَذَا وَهِيَ الْخَمْرُ وَإِنَّ
أَهْلَ فَذَكٍ يَبْذُونَ شَرَابًا مِنْ كَذَا وَكَذَا
يُسَمُّونَهُ كَذَا وَكَذَا وَهِيَ الْخَمْرُ حَتَّىٰ عَدَّ
أَشْرِبَةً أَرْبَعَةً أَحَدَهَا الْعَسَلُ-

نام بدلنے سے حرمت ختم نہیں ہوتی:

مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی نشہ آور شے کا نام تبدیل کرنے سے اس شے کی حرمت ختم نہیں ہو جاتی جس
شے میں نشہ ہو اس کا معمولی حصہ بھی پینا حرام ہے۔ لہذا علیہ السلام ((کل مسکوک حرام.....)) واضح رہے کہ دیگر احادیث میں
فرمایا گیا کہ قیامت سے قبل لوگ شراب کا نام تبدیل کر دیں گے اور نام بدل کر اس کو پیئیں گے ایسے لوگوں پر سخت لعنت فرمائی گئی۔

۲۳۹۷: باب الثبَاتُ اسْمِ الْخَمْرِ لِكُلِّ

مُسْكِرٍ مِنَ الْأَشْرِبَةِ

۵۵۸۹: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ خُمْرٌ.

۵۵۹۰: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ خُمْرٌ قَالَ الْحُسَيْنُ قَالَ أَحْمَدُ وَهَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۵۵۹۱: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ خُمْرٌ.

۵۵۹۲: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رَوَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ خُمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ.

۵۵۹۳: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ خُمْرٌ.

۲۳۹۸: باب تَحْرِيمِ كُلِّ شَرَابٍ أَسْكَرَ

۵۵۹۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَسْعَدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي

باب: جس شراب میں نشہ ہو وہ خمر ہے اگرچہ وہ انگور سے

تیار نہ کی گئی ہو

۵۵۸۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ایک نشہ لانے والی شے حرام ہے اور ہر ایک نشہ لانے والی شے خمر ہے۔

۵۵۹۰: ترجمہ گذشتہ حدیث کے مطابق ہے (اس میں یہ اضافہ ہے کہ) حضرت حسین بن منصور نے نقل کیا کہ حضرت امام احمد بن حنبل نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

۵۵۹۱: ترجمہ گذشتہ حدیث کے مطابق ہے۔ لیکن زہر نظر حدیث شریف میں یہ نہیں ہے کہ ہر ایک نشہ آور شے حرام ہے۔

۵۵۹۲: ترجمہ سابق حدیث کے مطابق ہے۔

۵۵۹۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر ایک نشہ آور شراب حرام ہے۔ ہر نشہ لانے والی شراب خمر ہے۔

باب: ہر ایک نشہ لانے والی شراب حرام ہے

۵۵۹۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ایک نشہ لانے والی شے حرام ہے۔

سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۵۹۵: اس حدیث مبارکہ کا ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۵۵۹۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۵۹۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی تو نبی لاکھی اور روغنی باسن میں نمید تیار کرنے سے اور ارشاد فرمایا: جو شے نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔

۵۵۹۶: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ فِي الدَّبَائِ وَالْمَزَلِّ وَالنَّقِيرِ وَالْحَنْتَمِ وَكُلِّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۵۹۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اسی مضمون کی روایت منقول ہے لیکن اس میں روغنی برتن کا تذکرہ نہیں ہے۔

۵۵۹۷: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ زَبْرِ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَا تَنْبِذُوا فِي الدَّبَائِ وَالْمَزَلِّ وَالنَّقِيرِ وَكُلِّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۵۹۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شراب نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔

۵۵۹۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَفَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكِرَ لَهُوَ حَرَامٌ قَالَ فَيْبَةُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

۵۵۹۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شہد کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔

۵۵۹۹: أَخْبَرَنَا فَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ ح وَ أَبَانَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَالِكِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّلَ عَنِ الْبَيْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكِرَ حَرَامٌ اللَّفْظُ لِسُؤَيْدٍ۔

۵۶۰۰: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیع کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ مشروب جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔ بیع شہد سے تیار کی ہوئی نمید کو کہتے ہیں۔

۵۶۰۰: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَبَّلَ عَنِ الْبَيْعِ فَقَالَ كُلُّ

شَرَابٍ مُسْكِرٍ فَهُوَ حَرَامٌ وَالْبَيْعُ مِنَ الْعَسَلِ۔

۵۶۰۱: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ

السَّرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَبَّلَ عَنِ الْبَيْعِ فَقَالَ كُلُّ شُرَابٍ
أَشْكِرَ حَرَمٌ وَالْبَيْعُ هُوَ نَبِيءُ الْعَسَلِ۔

۵۶۰۲: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ایک نشہ لانے والی شے حرام ہے۔

۵۶۰۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ ابْنِ
سُوَيْدٍ بْنُ مَجْزُوفٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي
دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۶۰۳: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو ملک یمن کی جانب بھیجی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ ہم کو اس ملک میں بھیجتے ہیں کہ جہاں پر لوگ شراب بہت زیادہ پیتے ہیں آپ نے فرمایا: تم بھی پیو لیکن وہ شراب نہ پیو جو کہ نشہ کرے۔

۵۶۰۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ
عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَمُعَاذُ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ مُعَاذُ
إِنَّكَ تَبْعُنَا إِلَى أَرْضٍ كَثِيرٌ شُرَابٌ أَهْلِهَا لَمَّا
أَشْرَبُ قَالَ أَشْرَبُ وَلَا تَشْرَبُ مُسْكِرًا۔

غیر نشہ آور مشروب:

مذکورہ حدیث شریف سے شراب کا جواز مراد نہیں ہے بلکہ اس سے مراد وہ مشروب ہے کہ جس میں نشہ نہ ہو اور اس طرح کی نبیذ استعمال کرنا کہ جس میں نشہ نہ ہو چاہے وہ کھجور کا مشروب ہو یا انگور کا یا دونوں کا وہ نبی لینا درست ہے جب تک اس میں نشہ پیدا کرنے کی کیفیت نہ ہو حدیث سے یہی مراد ہے۔

۵۶۰۴: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر ایک نشہ لانے والی شے حرام ہے۔

۵۶۰۴: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرِيشُ بْنُ سَلِيمٍ قَالَ
حَدَّثَنَا طَلْحَةُ الْأَيْمِيُّ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي
مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ مُسْكِرٍ
حَرَامٌ۔

۵۶۰۵: حضرت اسود بن شبان سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے

۵۶۰۵: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا

حضرت عطاء سے عرض کیا ہم لوگ سفر پر روانہ ہوتے ہیں اور ہم لوگ بازاروں میں شراب فروخت ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں لیکن ہم لوگوں کو اس کا علم نہیں کہ وہ شراب کن برتنوں میں تیار ہوں گی؟ حضرت عطاء نے فرمایا: جو شراب نشلائے وہ حرام ہے پھر وہ آدمی کچھ فاصد پر سیا حضرت عطاء نے فرمایا میں جس طرح کہتا ہوں وہ اسی طرح ہے اور نشہ پیدا کرنے والی ہر شے حرام ہے۔

۵۶۰۶: حضرت ابن سیرین نے فرمایا ہر ایک نشہ لانے والی شراب حرام ہے۔

۵۶۰۷: حضرت عبدالملک بن طفیل نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ہم کو تحریر فرمایا: تم نوک طلاہ و نہ پو جس وقت تک اس کے دو حصے نہ چل جائیں اور ایک حصہ باقی رہ جائے۔

خلاصۃ الباب ☆ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے ہیں اور حدیث بالا میں مذکور لفظ طلاہ کی تشریح یہ ہے کہ طلاہ اس شراب کو کہا جاتا ہے کہ جس کو آگ پر رکھ دیا جائے پھر اس کو جوش دیا جائے یہاں تک کہ اس میں گاڑھا پن اور غلظت پیدا ہو جائے۔

۵۶۰۸: حضرت صعق بن حزن سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے حضرت عدی بن ادھات کو تحریر کیا کہ ہر ایک نشہ کرنے والی شے حرام ہے۔

۵۶۰۹: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ایک نشہ کرنے (لانے) والی شراب حرام ہے۔

باب بیع اور مزر کوئی شراب کو کہا جاتا ہے؟

۵۶۱۰: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یمن کی جانب روانہ فرمایا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہاں پر شراب ہوتی ہیں تو میں کون سی شراب پیوں اور کون سی

الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ السَّدُوسِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّا نَرَكِبُ أَسْفَارًا فَجُرُزًا لَنَا الْأَشْرِبَةُ فِي الْأَسْوَاقِ لَا نَدْرِي مَا أَوْ عَيْتُهَا فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ فَذَهَبَ يُعِيدُ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ فَذَهَبَ يُعِيدُ فَقَالَ هُوَ مَا أَقُولُ لَكَ۔

۵۶۰۶: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ طَرُوقِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۶۰۷: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ طَفِيلِ الْجَزْرِيِّ قَالَ كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَا تَشْرَبُوا مِنَ الطَّلَاةِ حَتَّى يَذْهَبَ لُفَاؤُهُ وَيَبْقَى لُفَّةٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

خلاصۃ الباب ☆ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے ہیں اور حدیث بالا میں مذکور لفظ طلاہ کی تشریح یہ ہے کہ طلاہ اس شراب کو کہا جاتا ہے کہ جس کو آگ پر رکھ دیا جائے پھر اس کو جوش دیا جائے یہاں تک کہ اس میں گاڑھا پن اور غلظت پیدا ہو جائے۔

۵۶۰۸: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنِ الصَّعْقِ بْنِ حَزْنٍ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَيَّ عِدِّي بِنِ إِدْهَاتٍ كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَا تَشْرَبُوا مِنَ الطَّلَاةِ حَتَّى يَذْهَبَ لُفَاؤُهُ وَيَبْقَى لُفَّةٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۶۰۹: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرِثُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۲۳۹۹: بَابُ تَفْسِيرِ الْبَيْعِ وَالْمِزْرِ

۵۶۱۰: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنِ الْأَجْلَحِ قَالَ حَدَّثَنِ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

شراب نہ پیوں؟ (یہ سن کر) آپ نے فرمایا: وہاں پر کون سی شراب ہوتی ہے؟ میں نے کہا: تیج اور مزر۔ آپ نے فرمایا: تیج اور مزر کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا: تیج تو شہد سے بنی ہوئی شراب ہے اور مزر نہ کی شراب ہے۔ آپ نے فرمایا: جو چیز نشہ پیدا کرے اس کو نہ پیو اس لیے کہ میں ہر ایک نشہ والی شراب کو حرام قرار دے چکا ہوں۔

۵۶۱۱: حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ملک یمن کی جانب بھیجا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہاں پر شراب ہوتی ہے جس کو تیج اور مزر کہا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا: تیج کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: ایک شراب شہد سے تیار ہوتی ہے اور مزر نامی شراب ہ سے تیار کی جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا: جو نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔

۵۶۱۲: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا پھر آیت فخر کو نقل فرمایا ایک شخص نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! مزر کے متعلق کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: مزر کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: وہ ایک دانہ ہے جو کہ ملک یمن میں تیار کیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا: اس میں نشہ ہوتا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: جو نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔

۵۶۱۳: ابوالجوزیریہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباسؓ سے کسی نے دریافت کیا باذق کے متعلق فتویٰ صادر فرمائیں انہوں نے کہا باذق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں نہیں تھا جو نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔

إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بِهَا أَشْرِبَةٌ فَمَا أَشْرَبُ وَمَا أَدْعُ قَالَ وَمَا مِئِي قُلْتُ الْبِنْعُ وَالْمِزْرُ قَالَ وَمَا الْبِنْعُ وَالْمِزْرُ قُلْتُ أَمَّا الْبِنْعُ فَنَبِيذُ الْعَسَلِ وَأَمَّا الْمِزْرُ فَنَبِيذُ الدَّرَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبْ مُسْكِرًا فَإِنِّي حَرَمْتُ كُلَّ مُسْكِرٍ۔

۵۶۱۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ فَضِيلٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بِهَا أَشْرِبَةٌ يَقَالُ لَهَا الْبِنْعُ وَالْمِزْرُ قَالَ وَمَا الْبِنْعُ وَالْمِزْرُ قُلْتُ شَرَابٌ يَكُونُ مِنَ الْعَسَلِ وَالْمِزْرُ يَكُونُ مِنَ الشَّعِيرِ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۶۱۲: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ آيَةَ الْخَمْرِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الْمِزْرُ قَالَ وَمَا الْمِزْرُ قَالَ حَبَّةٌ تُصْنَعُ بِالْيَمَنِ فَقَالَ تَسْكِرُ قَالَ نَعَمْ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۶۱۳: أَخْبَرَنَا قُسَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَرَانَةَ عَنْ أَبِي الْجَوَازِرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَسَيْلَ فَقِيلَ لَهُ أَلَيْسَ الْبَازِقُ فَقَالَ سَبَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَازِقَ وَمَا اسْكِرَ لَهُوَ حَرَامٌ۔

باذق کیا ہے؟

واضح رہے کہ حدیث میں مذکور لفظ باذق ایک فارسی لفظ ہے یہ ایک ایسی شراب ہوتی ہے کہ جس کو کچھ پکایا جائے اور باذق شراب سے متعلق حکم یہ ہے کہ اگر اس میں نشہ پیدا ہو جائے تو حرام ہے ورنہ نہیں۔ شروحات حدیث میں اسکی تفصیلی بحث ہے۔

۲۵۰۰: باب تَحْرِيمُ كُلِّ شَرَابٍ

اَسْكُرَ كَثِيرًا

۵۶۱۴: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا أَسْكُرَ كَثِيرًا لَقَلِيلُهُ حَرَامٌ.

۵۶۱۵: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنْهَاكُمْ عَنْ لَيْلٍ مَا أَسْكُرَ كَثِيرًا.

۵۶۱۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ لَيْلٍ مَا أَسْكُرَ كَثِيرًا.

۵۶۱۷: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ أَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَصُومُ لَمَحَبَّتِ فِطْرَةَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لِي دُبَابٍ لَمَحَبَّتَهُ بِهِ لَقَالَ آذِيهِ فَاذْبَنَهُ مِنْهُ فَإِذَا هُوَ يَنْشُرُ فَقَالَ اضْرِبْ بِهَذَا الْحَابِطُ فَإِنَّ هَذَا شَرَابٌ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَفِي هَذَا دَلِيلٌ عَلَى تَحْرِيمِ السَّكْرِ قَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ وَلَيْسَ كَمَا يَقُولُ الْمُخَادِعُونَ لَا تَنْفِيهِمْ بِتَحْرِيمِهِمْ إِخْرَ الشَّرْبَةِ وَتَحْلِيلِهِمْ مَا

باب: جس شراب کے بہت پینے سے نشہ ہو اس کا کچھ

حصہ بھی پینا حرام ہے

۵۶۱۴: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شراب کا بہت پینا نشہ پیدا کرے اس کا کچھ حصہ بھی پینا حرام ہے۔

۵۶۱۵: حضرت سعد بن حنیفہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں تم کو منع کرتا ہوں شراب کے کچھ حصہ کے بھی پینے سے جس کا بہت پینا نشہ پیدا کرے۔

۵۶۱۶: حضرت سعد بن حنیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا شراب کے کچھ حصہ پینے سے جس کا بہت پینا نشہ پیدا کرے۔

۵۶۱۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو علم تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے ہیں چنانچہ میں آپ کے روزہ افطار کرنے کے وقت بیڈ لے کر حاضر ہوا جس کو کہ میں نے کدو کے تونے میں بنایا تھا۔ جس وقت میں لے کر حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: تم اس کو نزدیک لاؤ میں نزدیک لے گیا اس میں اس وقت جوش آ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو دیوار پر پھینک دو۔ یہ تو وہ شخص ہے گا کہ جس کو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر یقین نہیں۔ حضرت امام نسائی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ دلیل ہے اس بات کی کہ نشہ لانے والی شراب حرام ہے کم ہو یا زیادہ اور ویسا نہیں ہے کہ جیسے حیلہ کرنے والے لوگ اپنے واسطے حیلہ پیدا کرتے ہیں کہ آخر گھونٹ کہ جس کے بعد نشہ

تَقَدَّمَهَا الَّذِي بَشَّرَ فِي الْفَرَقِ قَبْلَهَا وَلَا خِلَافَ
بَيْنَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الشُّكْرَ بِكَلْبَتِهِ لَا يُحَدِّثُ عَلَى
الشُّرْبَةِ الْأَخْرَجَةَ دُونَ الْأُولَى وَالثَّانِيَةَ بَعْدَهَا وَبِاللَّهِ
التَّوْفِيقُ۔

۲۵۰۱: بَابُ النَّهْيِ عَنِ نَبِيذِ الْجَعَةِ وَهُوَ

شَرَابٌ يَتَّخَذُ مِنَ الشَّعِيرِ

۵۶۱۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ
قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ
رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صَفْصَعَةَ بْنِ صُوْحَانَ
عَنْ عَلِيِّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ قَالَ نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَالْقَيْسِي
وَالْمَيْشِرَةِ وَالْجَعَةِ۔

۵۶۱۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ
إِسْمَاعِيلَ وَهُوَ ابْنُ سَمِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ
عَمْرٍو قَالَ قَالَ صَفْصَعَةُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ
اللَّهُ وَجْهَهُ أَنَّهُ نَهَانِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَنْتَمِ۔

۲۵۰۲: بَابُ ذِكْرِ مَا كَانَ يُنْبَذُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ

۵۶۲۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ أَبِي
الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يُنْبَذُ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ جِحَارَةٍ۔

۲۵۰۳: بَابُ ذِكْرِ الْأَوْعِيَةِ الَّتِي نَهَى عَنِ

الْإِسْتِبَادَةِ فِيهَا دُونَ مَا سَرَاهَا مِمَّا لَا تَشْتَدُّ

پیدا ہو حرام ہے اور پہلے گھونٹ تمام حلال ہیں جن سے نشہ نہیں ہوا
تھا اور علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ بالکل نشہ آخری گھونٹ سے پیدا
نہیں ہوتا بلکہ اس کے پہلے گھونٹ جو پئے ان سے بھی نشہ ہوتا
ہے۔

باب: جو کی شراب کی ممانعت

سے متعلق

۵۶۱۸: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے مجھ کو منع فرمایا
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے چھلے اور ریشمی کپڑا پہننے
سے اور سرخ رنگ کے زین پوش پر چڑھنے سے اور جو کی شراب پینے
سے۔

۵۶۱۹: حضرت صفصعہ جونیڈ نے بیان کیا حضرت علی جونیڈ سے کہ اس
امیر المؤمنین! ہم کو ان اشیاء سے منع کرو جن اشیاء سے رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو منع فرمایا اس پر انہوں نے کہا ہم کو منع فرمایا رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے توبے اور لاکھ کے برتن سے اور جو کی شراب کا
تذکرہ نہیں فرمایا۔

باب: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کن برتنوں میں نبیذ تیار کی

جاتی تھی؟

۵۶۲۰: حضرت جابر جونیڈ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے
نبیذ بھگویا جاتا تھا پتھر کے کونڈے میں۔

باب: ان برتنوں سے متعلق کہ جن میں نبیذ تیار کرنا

منوع ہے۔ مٹی کے برتن (اس میں تیزی جلدی آتی

اشربتها كاشتد ایدہ فیہا

النہی عن نبید الجبر مفرقا

۵۶۲۱: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ نَبِيذِ الْجَبْرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ طَاوُسٌ وَاللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُهُ مِنْهُ.

۵۶۲۲: أَخْبَرَنَا هُرُونُ بْنُ زَيْدٍ بْنُ يَزِيدَ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ وَابْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَا سَمِعْنَا طَاوُسًا يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْجَبْرِ قَالَ نَعَمْ زَادَ اِبْرَاهِيمُ فِي حَدِيثِهِ وَالدُّبَاءَ.

۵۶۲۳: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عِيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ نَبِيذِ الْجَبْرِ.

۵۶۲۴: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا أُمِّةٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيذَ الْجَبْرِ.

ایک خاص شراب کی ممانعت:

مطلب یہ ہے کہ اس میں نبید بنانے سے منع فرمایا اور جر سے مراد مٹی کا وہ برتن ہے کہ جس پر لاکھ چڑھی ہو۔

۵۶۲۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي سَيْدِ الطَّاحِيَّ بَصْرِيٍّ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ نَبِيذِ الْجَبْرِ قَالَ نَهَانَا عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(ہے) میں نبید تیار کرنے کے ممنوع ہونے سے متعلق

حدیث کا بیان

۵۶۲۱: حضرت طاؤس بنید سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹی کے برتن سے نبید تیار کرنے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! اس پر حضرت طاؤس نے بیان کیا خدا کی قسم! میں نے یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا ہے۔

۵۶۲۲: حضرت طاؤس بنید سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹی کے برتن سے نبید تیار کرنے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! اس پر حضرت طاؤس نے بیان کیا خدا کی قسم! میں نے یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا ہے اور تو نے کی نبید سے بھی منع فرمایا۔

۵۶۲۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جر کی نبید (یعنی مٹی کے گھرے میں) بنانے سے بھی منع فرمایا ہے۔

۵۶۲۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا صتم سے میں نے عرض کیا:

۵۶۲۵: حضرت عبدالعزیز بن اسید سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے کسی نے دریافت کیا جر کی نبید کے متعلق تو انہوں نے فرمایا: آپ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

۵۶۲۶: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا جر کی نبیذ کے بارے میں تو انہوں نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حرام قرار دیا ہے۔ یہ بات سن کر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کیا: میں نے آج ایک ایسی بات سنی ہے کہ جس کو سن کر تعجب ہوا۔ اس پر انہوں نے فرمایا: وہ کیا بات ہے؟ میں نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جر کی نبیذ کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے حرام قرار دیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہوں نے فرمایا: سچ کہا۔ میں نے کہا: جر کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جو برتن مٹی کا ہو۔

۵۶۲۷: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔ حضرت سعید بن جبیر نے کہا جس وقت میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا تو مجھ پر گراں ہوا پھر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک بات دریافت کی گئی مجھ کو وہ بات بہت بڑی (عجیب) لگی آخر تک۔

۵۶۲۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ ابْنُ سُوَيْدٍ ابْنُ مَجْزُوفٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَقَالَ حَرَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ سَمِعْتُ الْيَوْمَ شَيْئًا عَجِبْتُ مِنْهُ قَالَ مَا هُوَ قُلْتُ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَقَالَ حَرَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَ ابْنُ عُمَرَ قُلْتُ مَا الْجَرُّ قَالَ كُلُّ شَيْءٍ مِنْ مَدْرٍ.

۵۶۲۷: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ زُرَّارَةَ أَنَّنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَسَبَّلَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَقَالَ حَرَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَقِيَ عَلَيَّ لَمَّا سَمِعْتُهُ فَاتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ سَبَّلَ عَنْ شَيْءٍ فَجَعَلْتُ أُعْظِمُهُ قَالَ مَا هُوَ قُلْتُ سَبَّلَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَقَالَ صَدَقَ حَرَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ وَمَا الْجَرُّ قَالَ كُلُّ شَيْءٍ صُنِعَ مِنْ مَدْرٍ.

۲۵۰۴: الْجَرُّ الْأَخْضَرُ

باب: ہرے رنگ کے لاکھی برتن

۵۶۲۸: حضرت ابن ابی اوفیٰ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہرے رنگ کے لاکھی کے برتن کے نبیذ سے۔ میں نے عرض کیا: اور سفید برتن سے۔ انہوں نے فرمایا: میں واقف نہیں ہوں۔

۵۶۲۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِبِلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ذَرَادَةَ قَالَ أَنَّنَا شُعْبَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ نَبِيذِ الْجَرِّ الْأَخْضَرِ قُلْتُ فَلَا يَبْهَضُ قَالَ لَا أَذْرِي.

۵۶۲۹: حضرت ابن ابی اوفیٰ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہرے رنگ اور سفید رنگ کی جر سے (اس لفظ کے معنی گندر چکے ہیں)۔

۵۶۲۹: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَنَّنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْوُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ

نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ الْأَخْضَرِ
وَالْأَبْيَضِ۔

۵۶۳۰: حضرت ابو جہا سے روایت ہے کہ میں نے حضرت حسن سے دریافت کیا جو کی نبیذ حرام ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں! حرام ہے۔ مجھ سے اس شخص (سلیط بن سلم) نے بیان کیا جو کہ جھوٹ نہیں بولتا کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی لا کھی کے برتن اور تونے اور روغنی برتن سے اور چوٹی برتن سے۔

۵۶۳۰ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ أَحْرَامٌ هُوَ قَالَ حَرَامٌ قَدْ حَدَّثَنَا مَنْ لَمْ يَكْذِبْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ نَبِيذِ الْحَنْتَمِ وَالذُّبَاءِ وَالْمُرْقَاتِ وَالْقَبْرِ۔

باب: کدو کے تونے کی نبیذ کی ممانعت

۲۵۰۵: باب النہی عن نبیذ الذبء

۵۶۳۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی تونے کی نبیذ سے۔

۵۶۳۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَسْرُورَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الذُّبَاءِ۔

۵۶۳۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے تونے کی نبیذ سے منع فرمایا۔

۵۶۳۲: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَاهِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَسَّانٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الذُّبَاءِ۔

باب: تونے اور روغنی برتن کی نبیذ

۲۵۰۶: باب النہی عن نبیذ الذبء

کی ممانعت

وَالْمُرْقَاتِ

۵۶۳۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے کدو کے تونے اور روغنی برتن میں نبیذ ڈالنے سے منع فرمایا۔

۵۶۳۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَسْرُورٍ وَحَمَّادٍ وَسُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الذُّبَاءِ وَالْمُرْقَاتِ۔

۵۶۳۳: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مذکور مضمون کے مطابق روایت مذکور ہے۔

۵۶۳۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنِ الْحَرِثِ ابْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الذَّبَائِ وَالْمَزَلَّتِ-

۵۶۳۵: حضرت عبدالرحمن بن عوف بن عمر سے بھی اسی مضمون کی روایت مذکور ہے۔

۵۶۳۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ابْنُ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الذَّبَائِ وَالْمَزَلَّتِ-

۵۶۳۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سابقہ مضمون کے مطابق روایت منقول ہے۔

۵۶۳۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الذَّبَائِ وَالْمَزَلَّتِ أَنْ يُبَدَّ فِيهِمَا-

۵۶۳۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سابقہ مضمون کے مطابق روایت منقول ہے۔

۵۶۳۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الذَّبَائِ وَالْمَزَلَّتِ أَنْ يُبَدَّ فِيهِمَا-

۵۶۳۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی برتن اور کدو کے پاس میں (نہیز بنانے سے)۔

۵۶۳۸: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَالِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمَزَلَّتِ وَالْقَرَعِ-

باب: کدو کے تونے اور لاکھی اور چوٹی برتن میں نہیز پینے کی ممانعت

۲۵۰۷: باب ذِکْرُ النَّهْيِ عَنِ نَبِيذِ الذَّبَائِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ

۵۶۳۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کدو کے تونے اور لاکھی کے برتن اور چوٹی برتن یعنی نقیر سے۔

۵۶۳۹: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ هُرُورَةَ يَقُولُ لَهُ ابْنُ كُرَيْبٍ بَصْرِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ خَالِقِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الذَّبَائِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ-

نقیر کیا ہے؟

نقیر کجور کی لکڑی سے تیار کیا جاتا ہے اور جاہلیت میں لوگ ان برتنوں میں شراب بنا کر پیا کرتے تھے جس وقت شراب کی حرمت ہوئی تو کچھ دن تک ان برتنوں میں نہیز بھی پینے کی ممانعت فرمادی گئی ایسا نہ ہو کہ ان برتنوں میں نہیز پینے سے شراب کی

یاد تازہ ہو جائے اور ابتداء اسلام میں بھی لوگ مذکورہ برتنوں میں شراب پیا کرتے تھے بہر حال شراب پی لینے کے اندیشہ سے بچانے کے لیے مذکورہ ممانعت فرمائی گئی۔ جیسا کہ صاحب مرقاة شارح مشکوٰۃ کا قول علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں: قوله نہی قال النووی کان الانتبا فی الدباء والحتم والمزفت والنقییر منہیا عنہ فی بدء الاسلام خوفا من ان یصیر مسکرا فیہا فی بدء الاسلام خوفا من ان یصیر مسکرا فیہا (حاشیہ نسائی ص: ۸۲۵ مطبوعہ نظامی کان پور۔

۵۶۳۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی لاکھی اور (کدو کے) تو بے اور چوبلی ہاسن میں (نبیذ) پینے کی۔

۵۶۳۰: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الشَّرْبِ فِي الْحَتَمِ وَالذَّبَابِ وَالنَّقِيرِ۔

باب: تو بے لاکھی اور روغنی برتن کی نبیذ

۲۵۰۸: بَابُ النَّهْيِ نَبِيذِ الذَّبَابِ وَالْحَتَمِ

کی ممانعت

وَالْمَزَّةِ

۵۶۳۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کدو کے تو بے اور لاکھی برتن اور روغنی برتن سے (یعنی ان برتنوں میں نبیذ تک پینے سے منع فرمایا)۔

۵۶۳۱: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الذَّبَابِ وَالْحَتَمِ وَالْمَزَّةِ۔

۵۶۳۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکوں سے اور کدو کے تو بے سے اور ان برتنوں سے منع فرمایا: جن پر رال بھری ہوئی ہو۔

۵۶۳۲: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنِ الْأُرْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْجِرَارِ وَالذَّبَابِ وَالظَّرُوفِ الْمَزَّةِ۔

۵۶۳۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منع فرماتے تھے اس شراب سے جو تیار کی جائے (کدو کے) تو بے یا لاکھی یا روغنی برتن میں (نبیذ پینے سے) علاوہ زیتون کے تل یا سرکہ کے۔

۵۶۳۳: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَوْنِ بْنِ صَالِحِ الْبَارِقِيِّ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ نَصْرٍ وَجُمَيْلَةَ بِنْتِ عَبَّادٍ أَنَّهُمَا سَمِعَتَا عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ شَرَابِ صُنْعِ فِي دُبَابٍ أَوْ حَتَمٍ أَوْ مَزَّةٍ لَا يَكُونُ زَيْتًا أَوْ خَلًّا۔

باب: کدو کے تو بے اور چوبلی برتن اور روغنی برتن اور لاکھی

۲۵۰۹: بَابُ ذِكْرِ النَّهْيِ عَنِ نَبِيذِ الذَّبَابِ

کے برتن کی نمید کے ممنوع ہونے سے متعلق

۵۶۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تو بنے اور لاکھی کے اور چوبلی اور روغنی برتن سے۔

۵۶۳۵: حضرت ثمامہ بن حزن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات کی اور ان سے دریافت کیا (کہ قبیلہ) عبد القیس کے لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور تو نے آپ سے دریافت کیا پوچھا؟ کہا: (پوچھا) کہ ہم لوگ کون سے برتن میں نمید تیار کریں؟ آپ نے منع فرمایا (کدو کے) تو بنے چوبلی اور روغنی لاکھی کے برتن میں نمید بنانے سے۔

۵۶۳۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ کدو کے تو بنے (میں نمید بنانے) سے منع فرمایا گیا ہے۔

۵۶۳۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی چوبلی اور روغنی اور تو بنے اور لاکھی کے برتن کی نمید سے یہ روایت حضرت ابن علیہ کی ہے حضرت اسحق راوی نے حضرت بیدہ سے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مثل حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور دوسرے گھڑوں کا بھی تذکرہ کیا میں نے بیدہ سے کہا: تو نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ انہوں نے مٹی کے گھڑوں کا نام لیا؟ اس نے کہا: جی ہاں۔

۵۶۳۸: حضرت بیدہ بنت شریک سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملاقات کی خرید میں اور میں نے ان سے دریافت کیا شراب کی تلچھٹ سے متعلق تو انہوں نے منع کیا اور فرمایا: تم نمید کو شام کے وقت بھگوؤ اور تم اس کو

وَالنَّقِيرِ وَالْقَمِيرِ وَالْحَنْتَمِ

۵۶۳۳: أَخْبَرَنَا قُرَيْشُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَ أَنبَانَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ أَنبَانَا الْحُسَيْنُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمَرْزَلِ.

۵۶۳۵: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَنبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ حَزْنِ الْقَسْبَرِيِّ قَالَ لَقِيتُ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنِ النَّبِيدِ فَقَالَتْ قَدِيمٌ وَقَدْ عَنِ الْقَمِيرِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلُوهُ لِمَا يَنْبُدُونَ فَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَسُدُوا فِي الدُّبَاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمَقْمِيرِ وَالْحَنْتَمِ.

۵۶۳۶: أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ نَهَى عَنِ الدُّبَاءِ بِدَائِبَةٍ.

۵۶۳۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ إِسْحَقَ وَهُوَ ابْنُ سُوَيْدٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي مُعَاذَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ نَبِيدِ النَّقِيرِ وَالْمَقْمِيرِ وَالِدُّبَاءِ وَالْحَنْتَمِ فِي حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسَةَ قَالَ إِسْحَقُ وَذَكَرْتُ هَبِيدَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِنْ حَدِيثِ مُعَاذَةَ وَاسْمُ الْجِرَارِ قُلْتُ لِهَبِيدَةَ أَنْتِ سَمِعْتِهَا سَمِيتِ الْجِرَارَ قَالَتْ نَعَمْ.

۵۶۳۸: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَنبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ كُوَيْدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْقَيْسِيِّ بَصْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هَبِيدَةَ بِنْتِ شَرِيكِ بْنِ أَبَانَ قَالَتْ لَقِيتُ عَائِشَةَ بِالْحَرَبِيَّةِ فَسَأَلْتُهَا عَنِ الْعَكْرِ فَهَبَّتْ عَنْهُ

وَقَالَتْ ابْنُدَى عَشِيَّةً وَأَشْرَبِيهِ غُدُوَّةً وَ أَوْكِي عَلَيْهِ وَنَهَيْتِي عَنِ الدُّبَاءِ وَ النَّقِيرِ وَ الْمَرْقَاتِ وَ الْحَتَمِ۔
صبح کے وقت پی لو اور اس کو تم ڈاٹ لگا دو (یعنی اُروہ مشک وغیرہ میں ہو) اور مجھ کو منع فرمایا (کدو کے) تو بے چوہیں روغنی اور لاکھی برتن سے۔

ممنوع برتن:

واضح رہے کہ مذکورہ بالا حدیث شریف میں جن برتنوں کا تذکرہ فرمایا گیا ہے یہ برتن شراب کے لیے استعمال کیے جاتے تھے۔ لیکن بعد میں جب لوگوں کے دلوں میں شراب کی حرمت قائم ہو گئی تو مذکورہ برتن اور آگے آنے والے برتنوں کے استعمال کی ممانعت ختم فرمادی گئی جیسا کہ حاشیہ نسائی میں ہے: قیل هذه الظروف كانت مختصة بالخمير فلما حرمت الخمر حرم النبي صلى الله عليه وسلم استعمال هذه الظروف اما لان في استعمالها تشبيها بشرب الخمر و اما لان هذه الظروف كانت فيها اثر الخمر فلما مضت مدة اباح النبي استعمال هذه الظروف ص: ۸۳۲ حاشیہ نسائی بحوالہ مرقاة شرح مشکوٰۃ۔

باب: روغنی برتنوں کا بیان

۲۵۱۰: الْمَرْقَاتُ

۵۶۳۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روغنی برتنوں سے منع فرمایا۔

۵۶۳۹: أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي نُبَيْتٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُخْتَارَ بْنَ لُفْلُفٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الظُّرُوفِ الْمُرْقَاتِ۔

باب: مذکورہ برتنوں کے استعمال کی ممانعت

۲۵۱۱: بَابُ ذِكْرِ الدَّلَالَةِ عَلَى النَّهْيِ

ضروری تھی

لِلْمَوْصُوفِ مِنَ الْأَوْعِيَةِ الَّتِي تَقْدَمُ ذِكْرُهَا

نہ کہ بطور ادب کے

كَانَ حَتْمًا زَمًّا لَا عَلَى تَأْدِيبٍ

۵۶۵۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان دونوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر شہادت دی کہ آپ نے ممانعت فرمائی (کدو کے) تو بے لاکھی روغنی اور چوہی برتن سے پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی: ”تم کو جو رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) دے اس کو لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو (نک جاؤ)۔“

۵۶۵۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَرِيدُ بْنُ هُرُونَ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ حَيَّانَ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ وَابْنَ عَبَّاسٍ أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الدُّبَاءِ وَ الْحَتَمِ وَ الْمَرْقَاتِ وَ النَّقِيرِ ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةَ وَمَا اتَّكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا۔

۵۶۵۱: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سَلِيمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنِ أَسْمَاءَ بِنْتِ بَزِيدٍ عَنِ ابْنِ عَمِّ لَهَا يُقَالُ لَهُ أَنَسٌ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا آتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا قُلْتُ بَلَى قَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ وَمَا كَانَ لِعُلَمَاءٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَإِنِّي أَشْهَدُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّقِيرِ وَالْمَقْبِيرِ وَالذَّبَابِ وَالْحَنَبِ.

۵۶۵۱: حضرت اسماء بنت بزید سے روایت ہے کہ اس نے اپنے چچا کے لڑکے سے سنا جن کا نام حضرت انس رضی اللہ عنہما نے نہیں فرمایا جو حکم کرے تم کو رسول کریم ﷺ اس کو مان لو اور جس سے منع کرے اس سے بچو۔ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ پھر انہوں نے فرمایا: اللہ عزوجل نے نہیں فرمایا کہ کسی مسلمان مرد یا مسلمان عورت کو جس وقت اللہ اور اس کا رسول (ﷺ) کسی بات کا فیصلہ کر دیں تو اپنے کاموں میں اختیار نہیں رہتا بلکہ اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے موافق عمل کرنا لازم ہو جاتا ہے میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ اس پر انہوں نے کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی ہے چوہیں اور روغنی اور (کدو کے) تونے اور لاکھی کے برتن سے۔

خلاصہ الباب مذکورہ حدیث مبارکہ کے باب کی ابتداء کی عبارت کا مطلب یہ ہے کہ ان احادیث میں شراب کے مستعمل برتنوں کا جو تذکرہ کیا گیا ہے ان کا استعمال اور ان میں فیذ بنانے کی ممانعت کا جو حکم ہے دراصل بطور ادب کے نہیں تھا بلکہ ان برتنوں کا استعمال کرنا بھی حرام ہو گیا تھا کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ہر فرمان تمام اہل اسلام کے لئے انتہائی فائدہ کا حامل ہوتا ہے اور شراب تو چونکہ ایک خبیث چیز بن جاتی ہے جس کے پینے سے اچھا خاصا بندہ ایسی لایعنی باتیں کرتا ہے جو کہ صاحب ایمان سے صرف بعید نہیں بلکہ بعید تر ہیں۔

۲۵۱۲: تَفْسِيرُ الْأَوْعِيَةِ

باب: ان برتنوں کا بیان

۵۶۵۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ بَزِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُبُنُ أَسَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مَرْثَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَادَانَ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قُلْتُ حَدَّثَنِي بِشَىءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي الْأَوْعِيَةُ وَلَشِيرُهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْحَتَمِ وَهُوَ الَّذِي تُسَمُّونَهُ أَنْتُمْ الْحَجْرَةَ وَنَهَى عَنِ الذَّبَابِ وَهُوَ الَّذِي تُسَمُّونَهُ أَنْتُمْ الْقُرْعَ وَنَهَى عَنِ النَّقِيرِ وَهِيَ النَّحْلَةُ يَنْقُرُونَهَا وَنَهَى عَنِ الْمَرْزَلِ وَهُوَ الْمُقْبِرُ.

۵۶۵۲: حضرت زاذان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا کہ مجھ سے تم کچھ نقل کرو جو تم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو برتنوں کے متعلق ان کی تفسیر کے ساتھ۔ اس پر انہوں نے کہا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حاتم سے منع فرمایا جس کو تم جر کہتے ہو (اس لفظ کی تشریح گذر چکی) جس کو تم قرع کہتے ہو اور آپ نے منع فرمایا نقیر سے۔

خلاصۃ الباب ☆ جرہ اس سے مراد شراب کے لیے استعمال ہونے والے مٹی اور لاکھی کے برتن ہیں اور قرع سے مراد کدو کے تو بنے ہیں کہ جن میں ابتداء اسلام میں لوگ شراب استعمال کرتے تھے اور تقیر سے مراد کھجور کی جڑ کو کھود کر جو برتن بناتے ہیں وہ مراد ہے اور مزفت سے مراد رال اور روغن چڑھے ہوئے برتن ہیں۔

۲۵۱۳: باب الْأَذَانُ فِي الْإِنْتِبَازِ الَّذِي خَصَّهَا

باب: کن برتنوں میں نبیذ بنانا درست ہے اس سے متعلق

بَعْضُ الرِّوَايَاتِ الَّتِي اتِّمِنَا عَلَى ذِكْرِهَا

احادیث اور مشکوں میں نبیذ بنانے سے متعلق احادیث

الْإِدْنُ فِيمَا كَانَ فِي الْأَسْعِمَةِ مِنْهَا

مبارکہ کا بیان

۵۶۵۳: أَخْبَرَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ مِشَاةٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَفَدَّ عَبْدُ الْقَيْسِ حِينَ قَدِمُوا عَلَيْهِ عَنِ الدُّبَاءِ وَعَنِ النَّقِيرِ وَعَنِ الْمُرْقَتِ وَالْمَزَايِدِ وَالْمَحْجُوبَةِ وَقَالَ اتَّبَعْتُ لِي بِسَاقِكَ أَوْسِيَهُ وَأَشْرَبْتُهُ حُلُوقًا قَالَ بَعْضُهُمْ أَلَذُّنُ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ لِي مِنْ مِثْلِ هَذَا قَالَ إِذَا تَجَعَلَهَا مِثْلَ هَذِهِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ بِصِفِّ ذَلِكَ۔

۵۶۵۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ عبد القیس کے لوگوں کو منع فرمایا جس وقت وہ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے (کدو کے) تو بنے تقیر اور روغنی برتن (وغیرہ) لے کر اور کہا کہ اپنے مشکیزہ میں نبیذ تیار کر و پھر اس پر تم ذات لگا لو اور اس کو میٹھی میٹھی پی لو (یعنی خوب ذائقہ لے کر اس کو پی لو) بعض نے کہا: یا رسول اللہ! مجھ کو اس کی اجازت عطا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: تم چاہتے ہو کہ اس کو ایسا کر لو پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا بیان کرنے کے لیے اس کی تیزی اور شدت کو۔

۵۶۵۴: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قِرَاءَةً قَالَ وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَجْرِ الْمُرْقَتِ وَالِدُّبَاءِ وَالنَّقِيرِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يَجِدْ سِقَاءً يَنْبُدُّ لَهُ فِيهِ فَبَدُّ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ۔

۵۶۵۴: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی روغنی برتن اور (کدو کے) تو بنے اور چوٹی برتن کے استعمال اور آپ کے پاس جس وقت مشکیزہ نہ ہوتا نبیذ بنانے کے لیے تو پتھر کے برتن میں نبیذ تیار کیا جاتا۔

۵۶۵۵: أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ يَعْنِي الْأَزْرَقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْبُدُّ لَهُ فِي سِقَاءٍ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ سِقَاءٌ يَنْبُدُّ لَهُ فِي تَوْرٍ يَرَامُ قَالَ وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الدُّبَاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُرْقَتِ۔

۵۶۵۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مشک میں نبیذ تیار کی جاتی پھر اگر مشک نہ ہوتی تو پتھر کے برتن میں (تیار کرتے) اور ممانعت فرمائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے تو بنے اور روغنی برتن سے۔

۵۶۵۶: أَخْبَرَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْخُرَيْبِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو لُزَيْبٍ عَنْ حَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْجَرِّ غَيْرَ مُزَقَّتٍ۔

۵۶۵۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی (کدو کے) تو بے اور چوٹی اور آجھی اور روٹنی برتن سے۔

ممنوع برتن:

یہ تمام برتن شراب پینے کے لیے استعمال ہوتے تھے کیونکہ ان کے استعمال سے شراب کے زمانہ کی یاد تازہ ہوتی تھی اس وجہ سے بعد میں ان کے استعمال کو ناجائز قرار دے دیا گیا۔

باب: مٹی کے برتن کی اجازت

۵۶۵۷: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت عطا فرمائی مٹی کے برتن میں نمینہ تیار کرنے کی کہ جس پر لاکھ نہ لگی ہو۔

۲۵۱۳: بَابُ الْإِدْنِ فِي الْجَرِّ خَاصَّةً

۵۶۵۷: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُوَيْبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي عِيَّاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْجَرِّ غَيْرَ مُزَقَّتٍ۔

باب: ہر ایک برتن کی اجازت

۵۶۵۸: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے تم کو قربانیوں کے گوشت رکھ چھوڑنے سے منع فرمایا تھا اب تم لوگ کھاؤ اور رکھ چھوڑو اور جو شخص قبروں کی زیارت کرنا چاہے وہ کرے کیونکہ قبروں کی زیارت آخرت کی یاد دلاتی ہے اور تم لوگ ہر ایک (قسم کی) شراب پیو لیکن جو نشہ پیدا کرے اس سے بچو۔

۲۵۱۵: بَابُ الْإِدْنِ فِي شَيْءٍ مِنْهَا

۵۶۵۸: أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ عَنِ الْأَخْوَصِ بْنِ جَوَّابٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رَبِيعٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَتَزَوَّدُوا وَادَّخَرُوا وَمَنْ أَرَادَ زِيَارَةَ الْقُبُورِ فَإِنَّهَا تَذَكِّرُ الْأَجْرَةَ وَاشْرَبُوا وَاتَّقُوا كُلَّ مُسْكِرٍ۔

خلاصہ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ تم لوگ چاہے جس برتن میں پیو لیکن نشہ پیدا کرنے والی شے سے بچو۔ عوامی (اکل مسکر حرام) واضح رہے کہ یہ حدیث بعد میں ارشاد فرمائی گئی جس وقت کہ لوگوں کے دلوں میں شراب کی حرمت خوب جمائی تھی اور مندرجہ بالا حدیث شریفہ میں مذکور برتن کے استعمال سے شراب دوبارہ پی لینے کا اندیشہ ختم ہو گیا تھا اور شراب سے مراد مشروب یعنی پینے کی چیز ہے۔

۵۶۵۹: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ ۵۶۵۹: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تم کو قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا لیکن اب تم لوگ قبور کی زیارت کرو اور میں نے تم کو منع کیا تھا۔ قربانیوں کے گوشت کو تین دن سے زیادہ رکھنے سے یہ تین اب جس وقت تک تمہارا دل چاہے تم اس کو رکھ لو اور میں نے تم کو منع کیا تھا۔ نبیؐ بنانے کی ممانعت کی تھی لیکن مشک میں۔ اب تمام برتنوں میں نبیؐ بناؤ لیکن اس شراب سے بچو (یعنی بالکل زور رہو) جو نشہ پیدا کرے۔

۵۶۶۰: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تم کو تین اشیاء سے منع کیا تھا ایک تو زیارت قبور سے لیکن تم لوگ اب زیارت کرو اور تم کو زیارت سے خیر حاصل ہوگی اور میں نے منع کیا تھا تم لوگوں کو تین روز سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے سے اب جس وقت تک دل چاہے اس میں سے کھاؤ اور منع کیا تھا میں نے برتنوں میں شراب پینے سے اب جس برتن میں چاہو ہو لیکن جو نشہ پیدا کرے اس کو نہ پینو۔

فَضِيلٌ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنْ مُعَارِبِ بْنِ دِقَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ لِأَنَّكُمْ مَا بَدَأْتُمْ بِهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ الشَّبِيدِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا۔

۵۶۶۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ بْنِ عِيسَى ابْنِ مَعْدَانَ الْحَرَّائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا زُبَيْدٌ عَنْ مُعَارِبِ بْنِ أَبِي بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ ثَلَاثٍ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا وَلِزُورَتِكُمْ زِيَارَتَهَا خَيْرًا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلُوا مِنْهَا مَا شِئْتُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَوْعِيَةِ فِي الْأَوْعِيَةِ فَاشْرَبُوا فِي أَيِّ وَغَاوِ شِئْتُمْ وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا۔

خلاصہ الباب اس زمانہ میں کیونکہ غرباء، فقراء زیادہ تھے اور عام طور پر لوگوں میں غربت تھی اس وجہ سے قربانی کا گوشت تقسیم کر دینا بہتر قرار دیا گیا اور اب قربانی کے گوشت سے متعلق مسئلہ یہ ہے کہ قربانی کا گوشت تین حصہ کر کے ایک حصہ اپنے اہل و عیال کے لیے رکھے ایک حصہ رشتہ داروں اور دوستوں میں تقسیم کرے اور ایک حصہ غرباء، فقراء میں تقسیم کرے اور جو شخص کیشہ العیال ہو تو وہ خود بھی تمام گوشت رکھ سکتا ہے اور اگر مناسب سمجھے تو سارا تقسیم بھی کر سکتا ہے۔

۵۶۶۱: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تم کو برتنوں سے منع کیا تھا لیکن اب تم لوگ جس برتن میں چاہو نبیؐ تیار کرو اور ہر ایک نشہ آور شے سے بچو۔

۵۶۶۱: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سَلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَوْعِيَةِ فَانْبَدُوا فِيهَا بَدَلَكُمْ وَإِيَّاكُمْ وَكُلَّ مُسْكِرٍ۔

۵۶۶۲: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تم کو ایک قوم (جماعت کے) شورو شغب کی آواز

۵۶۶۲: أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ مَرْوَزِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ

سٹی۔ آپ نے دریافت فرمایا: یہ کیسی آواز ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ ایک طرف کی شراب پیا کرتے ہیں اس کو پی رہے ہیں۔ آپ نے کسی کو ان کی جانب روانہ کیا اور بلایا پھر فرمایا تم لوگ سن برتنوں میں تمیز تیار کرتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم تقیر اور دباہ میں تیار کرتے ہیں اور ہمارے پاس اس کے علاوہ دوسرے برتن نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا: نہ پوچھو لیکن اس برتن سے کہ جس میں ڈاٹ لگی ہوئی ہو پھر آپ کچھ روز تک ٹھہرے رہے جس وقت تک کہ اللہ تعالیٰ کو منظور تھا اس طرف پھر آئے آپ نے ان لوگوں کو دیکھا کہ وہ لوگ ایک دباہ (شدید بیماری) سے پیلے ہو رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: مجھ کو کیا ہو گیا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم لوگ تباہ ہو گئے ہو انہوں نے کہا یا رسول اللہ! ہم لوگوں کی زمین دبائی ہے اور آپ نے ہم لوگوں پر ایک شراب کو حرام قرار دے دیا ہے مگر جس شراب پر ہم لوگ ڈاٹ لگا دیں۔ آپ نے فرمایا: پوچھو ہر ایک شراب کو لیکن اس شراب سے بچو جو نشہ پیدا کرے۔

قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عَبِيدٍ الْكِنْدِيُّ الْخَرَّاسِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَا هُوَ يَسِيرُ إِذْ خَلَّ بِقَوْمٍ فَسَمِعَ لَهُمْ لَفْطًا فَقَالَ مَا هَذَا الصَّوْتُ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَهْوٌ شَرَابٍ يَشْرَبُونَهُ لَبَعَثُ إِلَى الْقَوْمِ قَدْ عَاهَمُوا فَقَالَ فِي نَفْسِي تَنْبَذُونَ قَالُوا نَتَّبِعُ فِي النَّفِيرِ وَالذَّبَابِ وَكَأَنَّ لَنَا ظُرُوفَ فَقَالَ لَا تَشْرَبُوا إِلَّا فِيمَا أَوْكَيْتُمْ عَلَيْهِ قَالَ فَلَيْتَ بِذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَلْبَسَ ثُمَّ رَجَعَ عَلَيْهِمْ فَإِذَا هُمْ قَدْ أَصَابَهُمْ وَبَاءٌ وَصَفْرَةٌ قَالَ مَا لِي أَرَاكُمْ قَدْ هَلَكْتُمْ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَرْضُنَا وَبَيْتَنَا وَحَرَمْتُمْ عَلَيْنَا إِلَّا مَا أَوْكَيْتَنَا عَلَيْهِ قَالَ أَشْرَبُوا وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

ڈاٹ لگے برتن سے مراد:

مذکورہ حدیث میں ڈاٹ لگے ہوئے برتن سے مراد مشک اور چھال اور لوٹہ وغیرہ ہے کہ اہل عرب ان میں شراب پیا کرتے تھے اور مذکورہ بالا لوگوں کو استسقاء کی بیماری ہو گئی تھی اور دبائی زمین سے مراد ایسی زمین ہے کہ جہاں پر اکثر و بیشتر وہاں رزقی ہے آب و ہوا کی گندگی کی وجہ سے۔

۵۶۶۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت برتنوں سے ممانعت فرمائی تو قبیلہ انصار کے لوگوں نے شکایت کی اور فرمایا: ہم لوگوں کے پاس دوسرے قسم کے برتن نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا: ٹھیک ہے میں ممانعت بھی نہیں کرتا۔

۵۶۶۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ وَابُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا نَهَى عَنِ الظُّرُوفِ شَكَّتِ الْأَنْصَارُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ لَنَا وَغَاءٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَا إِذَا۔

باب: شراب کیسی شے ہے؟

۲۵۱۶: باب مِزْلَةُ الخمر

۵۶۶۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خدمت میں شب معراج میں دو پیالے پیش کیے گئے ایک پیالہ میں

۵۶۶۳: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ

شراب تھی اور دوسرے میں دودھ تھا۔ آپ نے دودھ کا پیالہ لے لیا اس پر حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے فرمایا: اس خدا کا شکر و احسان ہے کہ جس نے تم لوگوں کو فطرت کے مطابق ہدایت سے نوازا اگر تم شراب کا پیالہ لے لیتے تو تمہاری امت گمراہی میں بہتا ہو جاتی۔

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِي بِهِ بِقَدْحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَتَنِي فَظَنَرَ إِلَيْهِمَا فَأَحَذَ اللَّبَنَ فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ عَوَتْ أُمَّتُكَ۔

فطرت کے موافق غذا:

دودھ کیونکہ فطرت کے مطابق ہر و عزیز اور بچہ سے لے کر بوڑھے تک کیلئے خاص غذا ہے اس لیے خاص طور پر اس کو بیان فرمایا گیا ہے اور دودھ سے ہی انسان کے جسمانی اعضاء خاص قوت حاصل کرتے ہیں اور یہ انسان کی فطرتی غذا ہے اور اس کے برعکس شراب انسان کے عقل و شعور اور جسمانی نظام کے لیے مہلک شے ہے جیسا کہ عام مشاہدہ ہے۔ اس وجہ سے شب معراج میں آپ نے بجائے شراب کے دودھ کے پیالہ کو منتخب فرمایا۔

۵۶۶۵: ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ انہوں سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ شراب پیا کریں گے لیکن اس کا نام کوئی دوسرا رکھیں گے (تو ان لوگوں کو دودھ ہر اگناہ ہوگا)۔

۵۶۶۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ خَالِدِ وَهُوَ ابْنُ الْحَرِيثِ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ بَنَ حَنْصِ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ مُحَبِّرٍ يُعَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَشْرَبُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا۔

قیامت کی ایک نشانی:

حاصل حدیث یہ ہے کہ وہ لوگ شراب کا نام بدل دیں گے اس کو طاقت کی چیز () وغیرہ قرار دیں گے ان کی اس حرکت سے وہ دوسرے جرم کے مرتکب ہوں گے ایک تو حرام کے ارتکاب کا اور دوسرے حرام کو حلال قرار دینے کا سابق میں یہ مضمون گذر چکا ہے۔

باب: شراب پینے کی مذمت سے متعلق

۲۵۱۷: بَابُ ذِكْرِ الرِّوَايَاتِ الْمُغْلِظَاتِ فِي شُرْبِ الْخَمْرِ

۵۶۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت زنا کرنے والا شخص زنا کا

۵۶۶۶ أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ أَبِي شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ ابْنِ

ارتکاب کرتا ہے تو وہ مؤمن نہیں ہوتا اور جس وقت شراب پینے والا شخص شراب پیتا ہے تو وہ شخص مؤمن نہیں ہوتا اور جس وقت چور چوری کرتا ہے تو وہ مؤمن نہیں ہوتا اور جس وقت کوئی شخص ایسی شے کو لوٹتا ہے کہ جس کو لوگ آنکھ اٹھا کر دیکھیں تو وہ شخص مؤمن نہیں رہتا۔

عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ الْخُرَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ شَارِبُهَا حِينَ يَشْرُبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهَبُ نَهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهَا أَبْصَارَهُمْ حِينَ يَنْتَهَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔

خلاصہ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ جب کوئی شخص لوٹ مار کرتا ہے چاہے وہ کسی بھی شے کی لوٹ مار کرے آیا ہو تو وہ مؤمن نہیں رہتا بلکہ اس قسم کے گناہوں کے ارتکاب کے وقت اس سے ایمان جدا ہو جاتا ہے۔

۵۶۶۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت زنا کرنے والا شخص زنا کا ارتکاب کرتا ہے تو وہ مؤمن نہیں ہوتا اور جس وقت چور چوری کرتا ہے تو وہ مؤمن نہیں ہوتا اور جس وقت شراب پینے والا شخص شراب پیتا ہے تو وہ شخص مؤمن نہیں ہوتا اور جس وقت کوئی شخص ایسی شے کو لوٹتا ہے کہ جس کو لوگ آنکھ اٹھا کر دیکھیں تو وہ شخص مؤمن نہیں رہتا۔

۵۶۶۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَابُو نُجَيْرٍ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ كُلُّهُمْ حَدَّثُونِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهَبُ نَهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ الْمُسْلِمُونَ إِلَيْهَا أَبْصَارَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔

۵۶۶۸: چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تمام حضرات نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص شراب پئے تو اس کو کوڑے مارو پھر اگر وہ شخص (دوبارہ) شراب پئے تو اس کے کوڑے مارو پھر اگر شراب پئے تو پھر کوڑے مارو پھر اگر پئے تو اس کو قتل کرو۔

۵۶۶۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا جَرِيرٌ عَنْ مُعِوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَعْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَنَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ قَالُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنْ شَرِبَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنْ شَرِبَ فَاقْتُلُوهُ۔

شرابی کے قتل سے متعلق:

حاصل حدیث یہ ہے کہ ایسا بد نصیب شخص جو ہرگز شراب چھوڑنے والا نہیں ہے واضح رہے کہ مذکورہ حدیث ایک دوسری حدیث سے منسوخ ہے اور شراب کے جرم میں قتل کرنا جائز نہیں ہے بلکہ اس کو حد مقررہ لگائی جائے گی۔

۵۶۶۹ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ خَالِدِ الْخَرِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنْ سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنْ سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنْ سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ فَاضْرِبُوا عُنُقَهُ۔

۵۶۶۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس وقت کوئی شخص نشہ میں ہو جائے تو اس کو کوڑے مارو پھر اگر نشہ کرے تو اس کے کوڑے مارو پھر اگر نشہ کرے تو اس کے کوڑے مارو پھر اگر نشہ کرے تو اس کے کوڑے مارو۔

۵۶۷۰ أَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي فَصِيلٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ بَكْرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَا أَبَالِي شَرِبْتُ الْخَمْرَ أَوْ عَدَّتْ هَذِهِ السَّارِيَةَ مِنْ دُونِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۵۶۷۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نقل کیا میں نے وہ نہیں سنا کہ شراب پیوں یا اللہ عزوجل کے بارہواں ستون کی پوجا کروں۔ (مطلب یہ ہے کہ شراب پینا بت پرستی جیسا ہے)

۲۵۱۸: بَابُ ذِكْرِ الرَّوَايَةِ الْمُبِينَةِ عَنْ

بَابُ: شَرَابِ پینے والے کی نماز قبول

صَلَوَاتِ شَارِبِ الْخَمْرِ

نہیں ہوتی

۵۶۷۱: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ حِصْبِ بْنِ عَلَاقٍ وَمَشْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ رُوَيْبِهِ أَنَّ ابْنَ الدَّبَلِيِّ رَكِبَ يَطْلُبُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ قَالَ ابْنُ الدَّبَلِيِّ لَمَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ هَلْ سَمِعْتَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ شَأْنَ الْخَمْرِ بِشَيْءٍ لَقَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَشْرِبُ الْخَمْرَ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِي لِيَقْبَلَ اللَّهُ مِنْهُ صَلَاةً يَوْمَئِذٍ۔

۵۶۷۱: حضرت عروہ بن ربیعہ بن رویم سے روایت ہے کہ ابن دہلی سوار ہوئے۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص جلیق کو تلاش کرنے کے لئے تو انہوں نے بیان کیا کہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کیا: کیا تم نے رسول کریم ﷺ سے شراب کے متعلق سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کوئی شخص اگر میری امت میں شراب نوشی کرے گا تو اللہ عزوجل اس کی چالیس روز نماز قبول نہیں کرے گا۔

۵۶۷۲: أَخْبَرَنَا قَتِيْبَةُ وَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَلْفٌ يَعْنِي ابْنَ خَلِيفَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَادَانَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَتِيْبَةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ الْقَاصِي إِذَا أَكَلَ الْهَدِيَّةَ فَقَدْ أَكَلَ السُّحْتَ وَإِذَا قَبِلَ الرِّشْوَةَ بَلَغَتْ بِهِ الْكُفْرَ وَقَالَ مَسْرُوقٌ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَقَدْ كَفَرَ وَ كُفْرُهُ أَنْ لَيْسَ

۵۶۷۲: حضرت مسروق بن عیاد نے کہا کہ جس وقت کسی قاضی نے ہدیہ قبول کیا (اور اس شخص سے جو ہمیشہ ہدیہ نہیں دیا کرتا تھا بلکہ قاضی ہونے کے بعد ہدیہ قاضی کو پیش کرنے لگا) تو اس نے حرام خوری کی اور جس وقت رشوت لی تو وہ کفر کے قریب پہنچ گیا اور مسروق بن عیاد نے کہا جس نے شراب پی وہ شخص کافر ہو گیا اس لیے اس کی نماز درست نہیں ہوتی۔

لَهُ صَلَاةٌ

۲۵۱۹: بَابُ ذِكْرِ الْأَثَامِ الْمُتَوَلَّدَةِ عَنْ شُرْبِ
الْخَمْرِ مِنْ تَرْكِ الصَّلَاةِ وَمِنْ قَتْلِ النَّفْسِ
الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَمِنْ وَقُوعِ عَلَى الْمُحَارِمِ
۵۶۷۳: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ
عَنْ مُعَمَّرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْخُرَيْبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
سَمِعْتُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ اجْتَنِبُوا
الْخَمْرَ فَإِنَّهَا أُمُّ الْخَبَائِثِ إِنَّهُ كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ
خَلَا قَبْلَكُمْ تَعَبَّدَ فَعَلِقَتْهُ امْرَأَةٌ عَوِيَّةٌ فَأَرْسَلَتْ
إِلَيْهِ جَارِيَتَهَا فَقَالَتْ لَهُ إِنَّا نَدْعُوكَ لِلشَّهَادَةِ
فَالْعَلَقُ مَعَ جَارِيَتِهَا لَعَلَّيْكَ كَلَّمَا دَخَلَ بَابًا
أَغْلَقَتْهُ دُونَهُ حَتَّى أَفْضَى إِلَى امْرَأَةٍ وَحَبِيئَةٍ
عِنْدَهَا غُلَامٌ وَبَاطِيئَةٌ خَمْرٌ فَقَالَتْ إِنِّي وَاللَّهِ
مَا دَعَوْتُكَ لِلشَّهَادَةِ وَلَكِنْ دَعَوْتُكَ لِتَقَعَ
عَلَى أَوْ تَشْرَبَ مِنْ هَذِهِ الْخَمْرَةِ كَمَا أَوْ
تَقْتُلَ هَذَا الْغُلَامَ قَالَ فَاسْقِينِي مِنْ هَذَا الْخَمْرِ
كَمَا فَسَقْتَهُ كَمَا قَالَ زَيْدُ بْنُ قَلْبٍ فَلَمْ يَرَمْ حَتَّى
رَقَعَ عَلَيْهَا وَقَتَلَ النَّفْسَ فَاجْتَنِبُوا الْخَمْرَ
فَإِنَّهَا وَاللَّهِ لَا يَجْتَمِعُ الْإِيمَانُ وَالْأَمَانُ وَالْخَمْرُ
إِلَّا لِيُوشِكُ أَنْ يُخْرِجَ أَحَدَهُمَا صَاحِبَهُ.

۵۶۷۳: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ
الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْخُرَيْبِ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ سَمِعْتُ
عُثْمَانَ يَقُولُ اجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَإِنَّهَا أُمُّ الْخَبَائِثِ فَإِنَّهُ
كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ خَلَا قَبْلَكُمْ يَتَعَبَّدُ وَيَعْتَرِلُ النَّاسَ

باب: شراب نوشی سے کون کون سے گناہ کا ارتکاب ہوتا
ہے نماز چھوڑ دینا ناحق خون کرنا جس کو اللہ عزوجل نے
حرام فرمایا ہے

۵۶۷۳: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بچو خمر سے (یعنی شراب سے) وہ تمام برائیوں کی جڑ ہے اگلے دور میں ایک شخص تھا جو کہ عبادت میں مشغول رہتا تھا اس کو ایک زنا کار عورت نے پھنسانا چاہا چنانچہ (سازش کر کے) اس کے پاس ایک باندی کو بھیجا اور اس سے کہوایا کہ میں تجھ کو گواہی کے لئے بلا رہی ہوں چنانچہ وہ شخص چل دیا۔ اس باندی نے مکان کے ہر ایک دروازہ کو جس وقت وہ اس کے اندر داخل ہوتا بند کرنا شروع کر دیا یہاں تک کہ وہ (عبادت گزار شخص) ایک عورت کے پاس پہنچا جو کہ حسین و جمیل عورت تھی اور اس کے پاس ایک لڑکا تھا اور ایک شراب کا برتن تھا۔ اس عورت نے کہا: خدا کی قسم! میں نے تجھ کو شہادت کے لئے نہیں بلایا لیکن اس واسطے بلایا ہے کہ تو مجھ سے ہم بستری کرے یا اس شراب کا ایک جام پی لے چنانچہ اس عورت نے اس شخص کو ایک گلاس شراب کا پلا دیا۔ اس شخص نے کہا مجھ کو اور (زیادہ شراب) دے (یہ بات شراب کے مزہ کی وجہ سے اس نے کہی) پھر وہ شخص وہاں سے نہیں بنا یہاں تک کہ اس عورت سے صحبت کی اور اس لڑکے کا خون کیا تو تم لوگ شراب سے بچو کیونکہ خدا کی قسم ایمان اور شراب کا ہمیشہ پینا دونوں ساتھ نہیں ہوتے یہاں تک کہ ایک دوسرے کو نکال دیتا ہے۔

۵۶۷۳: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا: تم لوگ شراب سے بچو (بالکل دور رہو) اس لیے کہ وہ (تمام) برائیوں کی جڑ ہے تم لوگوں سے قبل پہلے زمانہ میں ایک آدمی تھا جو کہ عبادت میں مشغول رہتا تھا پھر وہ ہی واقعہ نقل کیا اور فرمایا: تم لوگ شراب سے بچو کیونکہ خدا کی قسم شراب اور ایمان

ایک ساتھ جمع نہیں ہوں گے بلکہ ایک دوسرے کو نکال باہر کرے گا۔

فَدَكَرَ مِثْلَهُ قَالَ فَاجْتَبُوا الْخَمْرَ فَإِنَّهُ وَاللَّهِ لَا يَجْتَمِعُ وَالْإِيمَانُ أَبَدًا إِلَّا يُوْشِكُ أَخْلَعُ مَا أَنْ يُخْرِجَ صَاحِبَهُ۔

۵۶۷۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا جس کسی نے شراب پی پھر اس کو نشہ نہیں ہوا تو اس کی نماز قبول نہ ہوگی جس وقت تک کہ وہ شراب اس کے پیٹ یا رگوں میں رہی اور اگر وہ شخص اس حال میں مر جائے تو وہ کافر مرے گا اور اگر وہ شخص نشہ میں مست ہو گیا (یعنی شراب کے نشہ میں جمونے لگا) تو اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں ہوگی اور اگر اس حالت میں وہ شخص مرے گا تو وہ شخص کافر مرے گا۔

۵۶۷۵: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُرَيْحُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْعَلَاءِ وَهُوَ ابْنُ الْمَسَيْبِ عَنْ فَضِيلٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَلَمْ يَتَّشِ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ مَا دَامَ فِي جَوْفِهِ أَوْ عُرْوِقِهِ مِنْهَا شَيْءٌ وَإِنْ مَاتَ كَافِرًا وَإِنْ انْتَشَى لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَوْ بَعِثَ لَيْلَةً وَإِنْ مَاتَ فِيهَا مَاتَ كَافِرًا۔ خَالَفَهُ يَزِيدُ بْنُ أَبِي زَيْدٍ۔

۵۶۷۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کسی نے شراب پی اور اس کو پیٹ میں اتارا تو اس کی اللہ عزوجل سات دن کی نماز قبول نہیں کرے گا اور اگر وہ شخص اس زمانہ میں مر جائے تو وہ شخص کافر مرے گا (یعنی اس کا خاتمہ کفر پر ہوگا)۔

۵۶۷۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ بْنِ مَلِيحَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ يَزِيدِ بْنِ حَزْمٍ وَابْنِ أَبِي عَدَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ يَزِيدِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَجَعَلَهَا فِي بَطْنِهِ لَمْ يُقْبَلْ اللَّهُ مِنْهُ صَلَاةٌ سَبْعًا إِنْ مَاتَ فِيهَا وَقَالَ ابْنُ آدَمَ لِيَهِنَّ مَاتَ كَافِرًا فَإِنْ أَذْهَبَتْ عَقْلَهُ عَنْ شَيْءٍ مِنَ الْفَرَائِضِ وَقَالَ ابْنُ آدَمَ الْقُرْآنَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَوْ بَعِثَ يَوْمًا إِنْ مَاتَ فِيهَا وَقَالَ ابْنُ آدَمَ لِيَهِنَّ مَاتَ كَافِرًا۔

باب: شراب پینے والے کی توبہ

۵۶۷۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ اس وقت اپنے باغ میں (علاقہ) طائف میں تھے جس کو وہ بھٹ کہتے تھے اور

۲۵۲۰: باب توبة شارب الخمر

۵۶۷۷: أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ ح

وَأَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ عَثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بَقِيَّةَ عَنْ أَبِي عَسْرَةَ وَهُوَ الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ وَهُوَ فِي حَائِطٍ لَهُ بِالطَّائِفِ يُقَالُ لَهُ الرَّهْطُ وَهُوَ مُخَاصِرٌ فَتَى مِنْ قُرَيْشٍ يُزَنُّ ذَلِكَ الْفَتَى بِشُرْبِ الْخَمْرِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ شَرْبَةً لَمْ تُقْبَلْ لَهُ تَوْبَةٌ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ لَمْ تُقْبَلْ تَوْبَتُهُ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ تَكَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اللَّفْظُ لِعَمْرٍو۔

۵۶۷۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ وَالطَّوْبِيُّ بْنُ سَكِينٍ فِرَاءَةَ عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَ فِي الْأُخْرَةِ۔

۲۵۲۱: الرَّوَايَةُ فِي الْمُدْمِينِ فِي

الْخَمْرِ

۵۶۷۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَسْوُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ سَيْطِ بْنِ حَبَابَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو عَنِ نَسِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْحَنَّةَ مَنْ وَلَا عَاقِقٌ وَلَا مُدْمِئٌ حَمْرٍ۔

۵۶۸۰: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَسِيِّ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمَمَاتٍ وَ

قبیلہ قریش کے ایک جوان ان کے ہاتھ پکڑے ہوئے نبل رہے تھے کہ جس پر کہ لوگ شراب پینے کا گمان کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جو کوئی شراب کا ایک گھونٹ پئے گا تو اس کی چالیس دن تک کی نماز قبول نہ ہوگی پھر اگر وہ شخص توبہ کرے تو اس کو اللہ عزوجل معاف فرمادے گا پھر اگر وہ شخص شراب پئے تو اس کی چالیس دن کی توبہ قبول نہ ہوگی پھر اگر وہ شخص توبہ کرے تو اللہ عزوجل اس کو معاف فرمادے گا۔ پھر اگر شراب پئے تو چالیس دن تک کی اس کی توبہ قبول نہ ہوگی۔ لیکن اگر اس کے بعد وہ شخص توبہ کرے تو اللہ عزوجل اس کو معاف فرمادے گا پھر اگر وہ شخص (دوبارہ) شراب پئے تو اللہ عزوجل اس کو لازمی طور سے دوزخیوں کی شراب پلائے گا۔

۵۶۷۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دنیا میں شراب پئے گا پھر وہ شخص اس سے توبہ نہ کرے گا تو اس کو آخرت میں شرب نہیں ملے گی۔

باب: جو لوگ ہمیشہ شراب پیتے ہیں ان

کے متعلق

۵۶۷۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: احسان کر کے جتنائے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

۵۶۸۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دنیا میں شراب پی کر مر جائے اور وہ شخص ہمیشہ شراب پیتا ہو تو اس کو آخرت میں شراب نہیں

ملے گی۔

هُوَ يَذُّ مِنْهَا لَمْ يَتَّبِعْ مِنْهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ۔

۵۶۸۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دنیا میں شراب پی کر مر جائے اور وہ شخص ہمیشہ شراب پیتا ہو تو اس کو آخرت میں شراب نہیں ملے گی۔

۶۵۸۱: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرَّسَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يَذُّ مِنْهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ۔

۵۶۸۲: حضرت ضحاک بیہقی (تابعی) نے کہا: جو شخص ہمیشہ شراب پیتا ہو پھر وہ شخص مر جائے تو دنیا سے رخصت ہونے کے وقت اس کے منہ پر گرم پانی کا چھینٹا لایا جائے گا۔

۵۶۸۲: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ يَحْيَى عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ مَنْ مَاتَ مُدْمِنًا لِلْخَمْرِ نُصِّحَ لِي وَجْهَهُ بِالْحَمِيمِ حِينَ يُقَارِقُ الدُّنْيَا۔

خلاصہ الباب ✽ اس حدیث کا مطلب علماء کرام نے یہ بیان کیا ہے کہ اس دمرنے سے پہلے ہی اس چیز کا احساس دلا دیا جائے گا کہ اس کا ٹھکانہ دوزخ کا گرم اہلٹا ہو پانی ہے واللہ اعلم۔

باب: شرابی کو جلا وطن کرنے کا بیان

۵۶۸۳: حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ربیعہ بن امیہ کو شراب پینے کی وجہ سے خیبر کی جانب نکال دیا۔ وہ (روم) کے بادشاہ بقرقل کے پاس پہنچا اور عیسائی بن گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اب میں کسی مسلمان کو جلا وطن نہیں کروں گا۔

۶۵۲۲: بَابُ تَغْرِيبِ شَارِبِ الْخَمْرِ
۵۶۸۳: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْتَمِرِ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ غَرَّبَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَبِيعَةَ بْنَ أُمَيَّةٍ فِي الْخَمْرِ إِلَى حَيْبَرَ فَلَحِقَ بِهِ قَوْمٌ فَتَضَرَّ فَقَالَ عُمَرُ لَا أُغْرِبُ بَعْدَهُ مُسْلِمًا۔

باب: ان احادیث کا تذکرہ جن سے لوگوں نے یہ دلیل

لی کہ نشہ آور شراب کا کم مقدار میں پینا جائز ہے

۵۶۸۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ برتنوں میں پیو اور نشہ میں مست نہ ہو جاؤ۔ امام نسائی بیہقی نے فرمایا: یہ حدیث منکر ہے اور اس حدیث میں راوی ابو الاحوص سلام بن سلیم نے غلطی کی ہے اور کسی دوسرے نے اس کی متابعت نہیں کی۔ سناک کے اصحاب میں سے اور سناک راوی خود قوی نہیں ہیں اور وہ تلقین کو قبول کرتا تھا۔ امام احمد بیہقی نے فرمایا ابو

۲۵۲۳: بَابُ ذِكْرِ الْأَخْبَارِ الَّتِي أُعْتَلَّ بِهَا مَنْ أَهَانَ شَرَابَ الْمُسْكِرِ
۵۶۸۴: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ يَسْمَاعِيلَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْرَبُوا فِي الظُّرُوفِ وَلَا تَسْكُرُوا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ غَلِطَ فِيهِ أَبُو الْأَخْوَصِ سَلَامُ بْنُ سَلِيمٍ لَا تَعْلَمُ أَنَّ

الاحوص اس حدیث میں غلطی کرتا تھا۔ شریک نے اس حدیث کی اسناد میں مخالفت کی ہے اور الفاظ حدیث میں بھی مخالفت کی ہے۔

۵۲۸۵: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کدو کے توہے اور روغنی برتن سے لیکن ابو عوانہ نے اس کے خلاف کہا ہے۔

۵۲۸۶: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ شراب پیو لیکن شراب کے نشہ میں مست نہ ہو جاؤ۔ امام نسائی جزیہ نے فرمایا: یہ روایت بھی ثابت نہیں ہے۔ قرصاف نے اس کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا اور وہ مجہول ہے اور مشہور روایات عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اس کے خلاف ہیں۔

۵۲۸۷: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے لوگوں نے نبیذ سے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا: ہم لوگ صبح کے وقت کھجور بھگوتے ہیں اور شام کو اس کو پی لیتے ہیں اور شام کو بھگوتے ہیں اور صبح کو پیتے ہیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں حلال نہیں کہتی کسی نشہ لانے والی شراب کو اگرچہ روغنی ہی کیوں نہ ہو۔ یہ جملہ تین مرتبہ دہرایا۔

۵۲۸۸: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم کو منع ہے (کدو کے) توہے سے۔ تم کو منع ہے لاکھ کے برتن سے۔ تم کو ممانعت ہے روغنی برتن سے پھر خواتین کی طرف چہرہ کیا (یعنی متوجہ ہوئیں) اور فرمایا بچو تم لوگ ہرے رنگ کے گھڑے سے اور اگر تمہارے منگے کا پانی نشہ کرنے لگ جائے تو تم لوگ اس کو نہ پیو۔

أَحَدًا تَابَعَهُ عَلَيْهِ مِنْ أَصْحَابِ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ وَسِمَاكِ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَكَانَ يَقْبَلُ التَّلْقِينَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ كَانَ أَبُو الْأَخْوَصِ يُخَطِيءُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ خَالَفَهُ شَرِيكٌ فِي إِسْنَادِهِ وَفِي لَفْظِهِ۔

۵۲۸۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا بَرِيدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمَزَلَّتِ خَالَفَهُ أَبُو عَوَانَةَ۔

۵۲۸۶: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَنْبَأَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَجَّاجٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ امْرَأَةٍ مِنْهُمْ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اشْرَبُوا وَلَا تَسْكُرُوا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهَذَا أَيْضًا غَيْرُ قَائِمٍ وَقُرْصَافَةَ هَذِهِ لَا تَذَرِي مَنْ هِيَ وَالْمَشْهُورُ عَنْ عَائِشَةَ خِلَافَ مَا رَوَتْ عَنْهَا قُرْصَافَةَ۔

۵۲۸۷: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ قَدَامَةَ الْعَامِرِيَّةِ أَنَّ جَسْرَةَ بِنْتَ دِجَاجَةَ الْعَامِرِيَّةِ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ سَأَلَهَا أَنَسُ كُلُّهُمْ يَسْأَلُ عَنِ النَّبِيدِ يَقُولُ نَبِيدُ النَّمْرِ غُدْوَةٌ وَنَشْرَبُهُ عَيْشِيًّا وَنَبِيدُهُ عَيْشِيًّا وَنَشْرَبُهُ غُدْوَةً قَالَتْ لَا أَحَلُّ مُسْكِرًا وَإِنْ كَانَ خُبْرًا وَإِنْ كَانَتْ مَاءً قَالَتْهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

۵۲۸۸: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا كَرِيمَةُ بِنْتُ هَمَامٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ تَقُولُ نَهَيْتُمُ عَنِ الدُّبَاءِ نَهَيْتُمُ عَنِ الْحَنْتَمِ نَهَيْتُمُ عَنِ الْمَزَلَّتِ ثُمَّ أَقَلَّتْ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَتْ يَا كُنَّ

وَالْجَمْرَ الْأَخْضَرَ وَإِنْ أَسْكَرَ كُنَّ مَاءٌ حَبِئًا فَلَا تَشْرَبُهُ۔

۵۶۸۹: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ بِنْتِ بْنِ صَمْعَةَ قَالَ حَدَّثَنِي وَالِدِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا سُلِّتَ عَنِ الْأَشْرَبِيَّةِ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَاعْتَلُوا بِحَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ۔

۵۶۸۹: ائمہ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ جبرئیل سے روایت ہے کہ کسی نے ان سے شرابوں سے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتے تھے ہر نشہ والی چیز سے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ان حضرات نے یہ دلیل پکڑی ہے عبداللہ بن شداد کی روایت سے انہوں نے ابن عباس جبرئیل سے اور وہ یہ ہے۔

۵۶۹۰: حضرت ابن عباس جبرئیل نے فرمایا: خمر تو کم و بیش تمام حرام ہے اور باقی اور قسم کی شراب اس قدر حرام ہے کہ جس سے نشہ ہو۔

۵۶۹۰: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شُرْمَةَ يَذْكُرُهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ بْنِ الْهَادِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ قَلِيلُهَا وَكَثِيرُهَا وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ ابْنُ شُرْمَةَ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ۔

۵۶۹۱: حضرت ابن شرمہ نے کہا: مجھ سے ایک ثقہ نے نقل کیا: حضرت عبداللہ بن شداد سے اس نے سنا حضرت ابن عباس جبرئیل سے انہوں نے کہا: خمر (شراب) تو بکسر حرام ہے۔ باقی اور دوسری قسم کی شراب اس قدر حرام ہے جس سے نشہ ہو۔

۵۶۹۱: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ عَنِ ابْنِ شُرْمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الثَّقَفِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ بِعَيْنِهَا قَلِيلُهَا وَكَثِيرُهَا وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ۔ خَالَفَهُ أَبُو عَوْنٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيُّ۔

۵۶۹۲: حضرت ابن عباس جبرئیل سے روایت ہے انہوں نے کہا: خمر (شراب) تو بکسر حرام ہے۔ باقی اور دوسری قسم کی شراب اس قدر حرام ہے جس سے نشہ ہو۔

۵۶۹۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ ح وَأَبَانُ الْحُسَيْنِ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ بِعَيْنِهَا قَلِيلُهَا وَكَثِيرُهَا وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ الْحَكَمِ قَلِيلُهَا وَكَثِيرُهَا۔

۵۶۹۳: حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ روایت زیادہ صحیح ہے۔ حضرت ابن شبرمہ کی روایت سے اور ہشیم بن بشیر مدلیس کرتا تھا اور اس میں تذکرہ بھی نہیں ہے کہ اس نے ابن شبرمہ سے سنا اور روایت ابو یون کے بہت مشابہ ہے ثقاہت کی روایت کے (یعنی ثقہ راویوں کے) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔ بہر حال یہ روایت موقوفاً صحیح قرار پائی۔

۵۶۹۳ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكَ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ ذَرِيحٍ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ قَلِيلُهَا وَكَثِيرُهَا وَمَا اسْكُرَ مِنْ كَيْلِ شَرَابٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهَذَا أَوَّلِي بِالضَّرْبِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ شُبْرَمَةَ وَهَشِيمِ بْنِ بُشَيْرٍ كَانَ يُدَلِّسُ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِ ذِكْرُ السَّمَاعِ مِنْ ابْنِ شُبْرَمَةَ وَرَوَايَةُ أَبِي عَوْنٍ أَشْبَهُ بِمَا رَوَاهُ الثَّقَاتُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

۵۶۹۴: حضرت ابوالجوزیہ جرمی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا اور وہ اپنی پشت کعبہ شریف کی جانب کیے ہوئے تھے۔ باذق (شراب) سے۔ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باذق نکلنے سے قبل گزر گئے جو شراب نکلانے وہ حرام ہے۔ انہوں نے کہا: سب سے پہلے جس عرب نے باذق سے متعلق دریافت کیا وہ میں تھا۔

۵۶۹۴ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الْجَوْزِيَّةِ الْجَرْمِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُسْبَدٌ ظَهْرَهُ إِلَى الْكُعْبَةِ عَنِ الْبَاقِ فَقَالَ سَبَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَاقِ وَمَا اسْكُرَ فَهُوَ حَرَامٌ قَالَ أَنَا أَوَّلُ الْعَرَبِ سَأَلَهُ۔

باذق کیا ہے؟

باذق ایک قسم کی شراب کو کہا جاتا ہے جو کہ انگور کے شیرے کو کچھ دیر تک جوش دے کر تیار کی جاتی ہے۔

۵۶۹۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جس شخص کو اچھا لگے حرام کہنا اُس شے کو جسے حرام کیا اللہ اور اُس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تو وہ حرام کہے بغیر کو۔

۵۶۹۵ أَخْبَرَنَا اسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ وَالنَّضْرُ بْنُ شُعَيْبٍ وَرَهْبُ بْنُ جُرَيْجٍ قَالُوا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ يُحَدِّثُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُحْرِمَ إِنْ كَانَ مُحْرِمًا مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَلْيُحْرِمِ النَّبِيَّ۔

خلاصہ الباب واضح رہے کہ مذکورہ حدیث شریف میں وہ بغیر مراد ہے جس میں تیزی اور شدت پیدا ہو جائے اور اس میں نشہ پیدا ہو جائے۔

۵۶۹۶: حضرت عبدالرحمن سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت

۵۶۹۶ حَدَّثَنَا سُؤدَةُ بْنُ نَهْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا

اتن عباس سے۔ میں نے کہا کہ میں خراسان کا باشندہ ہوں اور تم لوگوں کا ملک بہت بڑا ہے۔ ہم لوگ ایک قسم کی شراب پی رہے ہیں۔ انور خشک تر اور پھلوں سے۔ مجھ کو یہ معاملہ مشکل معلوم ہوتا ہے۔ پھر اس نے کئی طرح کی شراب کی اقسام بیان کیں اور بہت زیادہ قسمیں بیان کیں۔ یہاں تک کہ میں نے گمان کر لیا کہ حضرت ابن عباس پرچو نے ان کو نہیں سمجھا۔ آخر حضرت ابن عباس پرچو نے فرمایا: تم اس شراب سے بچو جو کہ نشہ پیدا کرے چاہے کھجور کی ہو انگور کی ہو یا اور کسی بھی چیز سے تیار کی ہوئی۔

۵۶۹۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نقل کیا کہ گدڑی کھجور کی نبید برز حلال نہیں ہے بلکہ حرام ہے۔

۵۶۹۸: حضرت ابو جمرہ جیسید سے روایت ہے کہ میں ابن عباس پرچو اور دیگر لوگوں کے درمیان ترجمہ کی خدمت انجام دیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ ایک خاتون ان کے پاس آئی اور وہ لاٹھی گھڑے کے فیذ سے بارے میں دریافت کرنے لگی۔ انہوں نے اس سے منع کیا۔ میں نے کہا کہ ابن عباس! میں برز کے گھڑے میں فیذ بھگوتا ہوں، میں بھی میٹھی پھر میں اس کو پیتا ہوں تو میرے پیٹ میں ہلچل (ریح) سی ہوتی ہے انہوں نے کہا: تم اس کو نہ پیا کر چہ شہد سے زیادہ میٹھی ہو۔

۵۶۹۹: حضرت ابو جمرہ جیسید سے روایت ہے جن کا نام نصر تھا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس پرچو سے کہا کہ میری داوی نبید تیار کرتی ہیں اور وہ میٹھی ہوتی ہے۔ اگر میں اس کو بہت پیوں پھر لوگوں میں بیٹھ جاؤں تو مجھ کو یہ اندیشہ ہے کہ ایب نہ ہو کہ میں ذلیل و خوار ہو جاؤں (یعنی بھکی بھکی باتیں کرنے کیونکہ اگر نشہ ہوگا تو انسان ضرور بہک جائے گا) تو انہوں نے فرمایا مرحبا! ان لوگوں کو یہ نہ رسوا ہونے اور نہ ہی شرمندہ ہونے۔ پھر ان لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہمارے اور آپ ﷺ کے درمیان شریعتیں فی ایک جماعت ہے (جو کہ ہم

عبداللہ عن عیسیٰ بن عبد الرحمن عن ابيه قال قال رجل لابن عباس ابي امرؤ من اهل خراسان وان ارضنا ارض باردة وانا نتخذ شرابا نشربه من الزبيب والعب وغيره وقد اشكل علي فذكر له ضروريا من الاشرية فاكفر حتى ظننت انه لم يفهمه فقال له ابن عباس انك قد اكثرت علي اجيب ما اسكر من تمر او زبيب او غيره۔

۵۶۹۷: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَسْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَبَيْدُ الْبُرِّ سَخْتٌ لَا يَحِلُّ۔

۵۶۹۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ كُنْتُ أترجم بين ابن عباس وبين الناس فأتته امرأة تسأله عن نبيد الجوز فنهى عنه قلت يا أبا عباس إني أفتد في جرة خضراء نبيدا حلوا فاشربه منه فيقر قروطبي قال لا تشرب منه وإن كان أحلى من العسل۔

۵۶۹۹: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَتَابٍ وَهُوَ سَهْلٌ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَمْرَةَ نَصْرٌ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنْ جَدَّةٌ لِي تَبِيدُ بِنَيْدًا فِي جَرٍّ أَشْرَبْتُهُ حُلُوا إِنْ أَكْثَرْتُ مِنْهُ فَجَالَسْتُ الْقَوْمَ خَشِيتُ أَنْ أَتَضَخَّ فَقَالَ قَدِمَ وَقَدْ عَدِدَ الْقَيْسُ عَلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرَحَبًا بِالْوَلَدِ لَيْسَ بِالْحَزْرَايَا وَلَا النَّادِمِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ بَيْنَا وَبَيْنَكَ

الْمُشْرِكِينَ وَإِنَّا لَأَنْصِلُ إِلَيْكَ فِي أَشْهُرِ الْحَرَامِ
فَعَدِدْنَا بِأَمْرٍ أَنْ عَمِلْنَا بِهِ دَخَلْنَا الْجَنَّةَ وَنَدْعُو بِهِ
مِنْ وَرَاءِ مَا قَالَ أَمْرُكُمْ بِثَلَاثٍ وَأَنَّهَاكُمْ عَنْ
أَرْبَعٍ أَمْرُكُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ وَهَلْ تَذَرُونَ مَا
الْإِيمَانُ بِاللَّهِ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةٌ
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ
وَأَنْ تُعْطُوا مِنَ الْمَغَانِمِ الْخُمْسَ وَأَنَّهَاكُمْ عَنْ
أَرْبَعٍ عَمَّا يُنْبَذُ فِي الدُّبَاءِ وَالنَّقْبَرِ وَالْحَتَمِ
وَالْمَزَلَّتْ۔

لوگوں کو نہیں آنے دیتی) اور آپ کے پاس ہم لوگ نہیں آسکتے یقیناً
حرام مہینوں میں۔ تو آپ ہم کو فرمادیں ایک ایسی بات کہ اگر ہم لوگ
وہ کام کریں تو بخت میں داخل ہو جائیں اور ہم لوگوں کو اسی بات کی
جانب بلائیں گے۔ آپ نے فرمایا: میں تم کو تین باتوں کا حکم کرتا ہوں
اور تم کو چار باتوں سے منع کرتا ہوں۔ میں تم کو حکم کرتا ہوں اللہ پر ایمان
لانے کا اور تم لوگ واقف ہو کہ ایمان کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اللہ اور
اُس کا رسول (ﷺ) خوب واقف ہے۔ آپ نے فرمایا: اس بات پر
یقین کرو دل اور زبان سے اقرار کرو کہ علاوہ اللہ کے کوئی عبادت کے
لائق نہیں ہے اور نماز ادا کرنا اور زکوٰۃ دینا اور جو کچھ تم قیمت کا مال
کفار سے جہاد کر کے حاصل کرو اُس میں سے پانچواں حصہ داخل کرو
اور میں تم کو منع کرتا ہوں چار اشیاء سے: (۱) کدو کے توبے سے
(۲) چوبین (۳) لاکھی اور (۴) روغنی برتنوں کی نبیذ سے۔

خلاصۃ الباب ☆ کفار حرام مہینوں میں لڑائی، جھگڑے سے پرہیز کرتے تھے اور ان مہینوں میں امن وامان رہتا تھا۔ اس وجہ
سے ان لوگوں نے خدمت نبوی میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم لوگ حرام مہینوں کے علاوہ میں حاضر نہیں ہو سکتے اور حدیث سے
اختتام پر جن برتنوں کا تذکرہ ہے ان سے مراد عرب میں شراب کے استعمال ہونے والے برتن ہیں۔

۵۷۰۰: أَخْبَرَنَا سُؤدُ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ
سَلِيمَانَ النَّبِيِّ عَنْ قَبِي بْنِ وَهْبَانَ قَالَ
سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قُلْتُ إِنَّ لِي جُرَيْرَةً أَنْبَذْتُ فِيهَا
حَتَّى إِذَا عَلَى وَسَكَنْ شَرِبْتُهَا قَالَ مَذَّكُمْ هَذَا
شَرَابَكَ قُلْتُ مَذَّ عَشْرُونَ سَنَةً أَوْ قَالَ مَذَّ
أَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ طَالَمَا تَرَوْتِ عُرْوَةَكَ مِنَ
الْخَبَثِ۔

۵۷۰۰: حضرت قیس بن وہبان سے روایت ہے کہ میں نے حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ میرے پاس ایک چھوٹا سا گھڑا
ہے۔ میں اُس میں نبیذ تیار کرتا ہوں۔ جس وقت وہ جوش مار کر ٹھہر جاتا
ہے تو میں اُس کو پیتا ہوں۔ انہوں نے کہا: کتنے دنوں سے تم یہ پی
رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: بیس سال یا چالیس سال سے۔ اس پر
حضرت ابن عباس نے فرمایا: کافی دن تک تیری زگیں ناپاکی سے
سیراب ہوتی رہیں (یعنی تمہارے جسم میں ناپاکی خون دوڑتا رہے)۔

باب: جو لوگ شراب کا جواز ثابت کرتے ہیں ان کی دلیل

حضرت عبدالملک بن نافع والی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے

مروی حدیث بھی ہے

۵۷۰۱: حضرت عبدالملک بن نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن

۲۵۲۳: بَابُ وَمِمَّا اَعْتَلَوْا بِهِ حَدِيثُ

عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ عُمَرَ

۵۷۰۱: أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ

عمر بن الخطاب نے فرمایا: میں نے ایک شخص کو رسول اللہ ﷺ کے پاس دیکھا کہ وہ شخص نبیذ کا ایک پیالہ لے کر حاضر ہوا۔ آپ اُس وقت کھڑے ہوئے تھے۔ وہ پیالہ آپ کو پیش کیا گیا۔ آپ نے اُس کو منہ لگایا تو وہ تیز لگا۔ آپ نے وہ پیالہ اُس شخص کو واپس دے دیا۔ اسی دوران ایک دوسرا شخص بولا کہ یا رسول اللہ! کیا یہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا: جو شخص پیالہ لے کر آیا تھا اُس کو بلاؤ۔ پھر وہ شخص حاضر ہوا۔ آپ نے پیالہ اُس شخص سے لے لیا اور پانی منگا کر اس میں پانی ملا دیا۔ پھر اس کو منہ سے لگایا (اسکی شدت کی وجہ سے ذائقہ اب بھی کڑوا محسوس ہوا) اور پانی منگوا لیا اور اس میں ملایا پھر فرمایا: جس وقت ان برتنوں میں شراب تیز ہو جائے تو تم اس کی تیزی پانی سے ہٹا (کم کر) دو۔

قَالَ ابْنَانَا الْعَوَّامُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَأَيْتُ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فِيهِ نَبِيذٌ وَهُوَ عِنْدَ الرُّكْنِ وَدَفَعَ إِلَيْهِ الْقَدَحَ فَرَفَعَهُ إِلَى فِيهِ فَوَجَدَهُ شَدِيدًا فَرَدَّهُ عَلَى صَاحِبِهِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْرَامٌ هُوَ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الرَّجُلِ قَاتِبِي بِهِ فَأَخَذَ مِنْهُ الْقَدَحَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ فِيهِ فَرَفَعَهُ إِلَى فِيهِ فَقَطَّبَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ آيْضًا فَصَبَّهُ فِيهِ ثُمَّ قَالَ إِذَا اغْتَلَمْتُ عَلَيْكُمْ هَذِهِ الْأَوْعِيَةَ لَا تُكْسِرُوهَا مُتَوَنِّهًا بِالْمَاءِ۔

اگر نبیذ تیز ہو جائے؟

مذکورہ بالا روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر نبیذ میں تیزی پیدا ہو جائے تو اس میں پانی ملا کر اُس کو پی لینا درست ہے اور

حرمت کی علت دراصل نشہ پیدا ہونا ہے۔

۵۷۰۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایسی ہی روایت منقول ہے۔ امام نسائی بسید نے فرمایا: اس حدیث کی اسناد میں عبد الملک بن نافع سے جو کہ مشہور ہیں اور اس کی روایت دلیل پیش کرنے کے لائق نہیں بلکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے خلاف مشہور ہے۔

۵۷۰۲: أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ نَافِعٍ لَيْسَ بِالْمَشْهُورِ وَلَا يُحْتَجُّ بِحَدِيثِهِ وَالْمَشْهُورُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ خِلَافَ حِكَايَتِهِ۔

۵۷۰۳: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک آدمی نے شرابوں سے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: جو چیز نشہ کرے اُس سے بچو۔

۵۷۰۳: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ابْنَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَوَّانَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عَنِ الْأَشْرِيَةِ فَقَالَ اجْتَنِبْ كُلَّ شَيْءٍ يَنْشُرُ۔

۵۷۰۴: حضرت زید بن جبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: جو مشروب نشہ کرے اُس سے بچو۔

۵۷۰۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ ابْنَانَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْأَشْرِيَةِ فَقَالَ اجْتَنِبْ كُلَّ شَيْءٍ يَنْشُرُ۔

۵۷۰۵: ترجمہ حدیث سابق میں گزر چکا۔

۵۷۰۵: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ابْنَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنِ

سَلِيمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ قَالَ الْمُسْكِرُ قَلِيلُهُ وَكَثِيرُهُ حَرَامٌ۔

۵۷۰۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو چیز نشہ کرے وہ خمر (شراب ہے) اور جو شے نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔

۵۷۰۶: قَالَ الْخَرِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةُ عَلَيْهِ وَأَنَا
أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ
حَرَامٌ۔

۵۷۰۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل نے حرام فرمایا ہے خمر کو اور ہر ایک نشہ لانے والی شے حرام ہے۔

۵۷۰۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا
الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ شَيْبًا وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ
يَقُولُ حَدَّثَنِي مُقَابِلُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ سَالِمِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ حَرَّمَ اللَّهُ الْخَمْرَ وَكُلَّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۷۰۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ایک نشہ پیدا کرنے والی شے حرام ہے اور نشہ لانے والی شے خمر ہے۔ امام نسائی بیسیب نے فرمایا: یہ لوگ معتبر اور عادل ہیں اور مشہور ہیں صحت کے ساتھ (یعنی ان کی شہرت صحیح روایات نقل کرنے کی ہے) اور عبد الملک بن نافع ان لوگوں میں سے ایک کے بھی برابر نہیں اگرچہ عبد الملک کی تائید اسی جیسے دیگر لوگوں نے بھی کی۔

۵۷۰۸: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ يَعْنِي ابْنَ
جَعْفَرِ النَّيْسَابُورِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ قَالَ
أَبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ قَالَ أَبُو
عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهَذَا لِأَهْلِ الثَّبِتِ وَالْعَدَالَةِ
مَشْهُورُونَ بِصِحَّةِ النُّقْلِ وَعَبْدُ الْمَلِكِ لَا يَقُومُ
مَقَامَ وَاحِدٍ مِنْهُمْ وَلَوْ غَاضَدَهُ مِنْ أَشْكَالِهِ جَمَاعَةٌ
وَبِاللَّهِ التَّوَلُّيقُ۔

۵۷۰۹: حضرت رقیہ بنت عمرو بن سعید سے روایت ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمرو کی گود میں تھی ان کے لئے خشک انگور بھگوئے جاتے تھے پھر وہ اس کو دوسرے روز پیتے تھے پھر انگور خشک کر لیے جاتے تھے پھر وہ اس کو اگلے دن پیتے تھے پھر اس کو پھینک دیتے تھے اور ان لوگوں نے دلیل حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث شریف (۵۷۱۰) سے حاصل کی ہے۔

۵۷۰۹: أَخْبَرَنَا سُؤدَةُ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنِ
عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرِو السَّعِيدِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي رَقِيَّةُ بِنْتُ
عَمْرِو ابْنِ سَعِيدٍ قَالَتْ كُنْتُ فِي حَجْرِ ابْنِ عَمْرٍو
لَمَّا كَانَ يَتَّقِعُ لَهُ الزَّبِيبُ فَيَشْرَبُهُ مِنَ الْعَدِ ثُمَّ يَجْعَلُ
الزَّبِيبَ وَيُلْقِي عَلَيْهِ زَبِيبَ آخَرَ وَيَجْعَلُ فِيهِ مَاءً
فَيَشْرَبُهُ مِنَ الْعَدِ حَتَّى إِذَا كَانَ بَعْدَ الْعَدِ طَرَحَهُ
وَاحْتَجَرُوا بِحَدِيثِ أَبِي مَسْعُودٍ عَقِبَةَ ابْنِ عَمْرٍو۔

۵۷۱۰: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَلِيمَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ عَطِشَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْلَ الْكُعْبَةِ فَأَسْتَسْقَى فَأَتَى بِبَيْدٍ مِنَ السِّقَايَةِ فَشَمَّهُ فَقَطَبَ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ نُؤَيْبٍ مِنْ زَمْرَمَ لَقَبَ عَلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ فَقَالَ رَجُلٌ أَحْرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا وَ هَذَا خَبْرٌ ضَعِيفٌ لِأَنَّ يَحْيَى بْنَ يَمَانَ أَنْفَرَدَ بِهِ دُونَ أَصْحَابِ سُفْيَانَ وَ يَحْيَى بْنُ يَمَانَ لَا يَحْتَجُّ بِعَدِيدِهِ لِسُرْوَةِ حِفْظِهِ وَ كَثْرَةِ غَطِيهِ -

۵۷۱۱: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حِصْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَائِلٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ فِي بَعْضِ الْأَيَّامِ الَّتِي كَانَ يَصُومُهَا فَتَحَيْثُ لَطَرَةٌ يَنْبِيذٍ صَنَعْتُهُ فِي دَبَائِجٍ فَلَمَّا كَانَ الْمَسَاءُ جِئْتُهُ أَحْمِلُهَا إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكَ تَصُومُ فِي هَذَا الْيَوْمِ فَتَحَيْثُ لَطَرَتِكَ بِهَذَا النَّبِيذِ فَقَالَ آدِيهِ مِنِّي يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَرَفَعْتُهُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ يَنْشُ فَقَالَ خُذْ هَذِهِ فَاصْطِرْبْ بِهَا الْحَائِطَ فَإِنَّ هَذَا شَرَابٌ مِنْ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمِمَّا احْتَجُّوا بِهِ فَعَلَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -

۵۷۱۲: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنِ السَّرِيِّ بْنِ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ إِمَامٌ لَنَا وَكَانَ مِنْ أَسْنَانَ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي رَالِحٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ إِذَا خَشِيتُمْ مِنْ نَبِيذٍ شِدَّتَهُ

۵۷۱۰: حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ شریف کے نزدیک پیاس محسوس کی۔ آپ نے پانی منگوایا۔ لوگ مشک میں تیز لاتے گئے۔ آپ نے اس کو سونگھا اور منہ بنایا پھر فرمایا: میرے پاس آپ زحرم کا ایک ڈول لے کر آؤ۔ آپ نے اس پر پانی ڈالا پھر اس کو پی لیا۔ ایک شخص نے عرض کیا: وہ تو حرام ہے یہ رسول اللہ! آپ نے فرمایا: نہیں۔ امام نسائی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ اس کی سند میں یحییٰ بن یمان ہے جس نے کہ تمہا اس کو روایت کیا سفیان سے اور یحییٰ بن یمان کی روایت دلیل پکڑنے کے لائق نہیں ہے اس لیے کہ اس کا حافظہ بڑا ہے اور وہ بہت غلطی کرتا ہے۔

۵۷۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو علم تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس دن روزہ رکھتے ہیں (اور کسی دن نہیں رکھتے)۔ ایک مرتبہ آپ کے روزہ افطار کرنے کے لئے نبیذ تیار رکھی جس کو میں نے تو بنے میں (یعنی کدو کے تو بنے میں) بنایا تھا۔ جس وقت شام ہو گئی تو میں اس کو لے کر خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ کو علم تھا کہ آج آپ روزہ دار ہیں تو میں آج آپ کی انطاری کے وقت یہ نبیذ لے کر حاضر ہوا ہوں۔ آپ نے فرمایا: میرے پاس لاؤ اے ابو ہریرہ! چنانچہ میں اٹھا کر آپ کے پاس لایا تو وہ جوش مار رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: لے جاؤ اور اسے دیوار پر مار دو۔ اس کو تو وہ شخص پئے گا جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر یقین نہ رکھتا ہو۔ اس کے علاوہ ان لوگوں کی ایک دلیل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فعل بھی ہے۔ (جو کہ اگلی روایت میں آ رہا ہے)۔

۵۷۱۲: حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: جس وقت تم لوگ نبیذ کی شدت سے ڈرو تو تم اس کی تیزی توڑ ڈالو پانی سے۔ حضرت عبد اللہ نے کہا: یعنی تیزی سے قبل۔

فَاكْسِرُوهُ بِالْمَاءِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَشْتَدَّ.

۵۷۱۳: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَعْقِبَ قَالَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَعْقِبَ بْنِ

سَعِيدٍ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَبِّبِ يَقُولُ تَلَقَّتْ

ثَقِيفٌ عُمَرَ بِشَرَابٍ فَدَعَا بِهِ فَلَمَّا قَرَّبَتْهُ إِلَى فِيهِ

كَمْرَهُ فَدَعَا بِهِ فَكَسَرَهُ بِالْمَاءِ قَالَ هَكَذَا فافعلوا.

۵۷۱۴: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو

حَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ

جُعَادَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ

أَبِي حَازِمٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَرْقَدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ الَّذِي

يَشْرَبُهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَمَّا خَلَّلَ وَمِمَّا يَدُلُّ عَلَى

صِحَّةِ هَذَا حَدِيثِ السَّائِبِ.

۵۷۱۵: قَالَ الْحَرِثُ بْنُ مُسْكِينٍ قِرَاءَةٌ عَلَيْهِ

وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ

عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ

أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ عَلَيْهِمْ لَمَّا قَالَ إِنِّي

وَجَدْتُ مِنْ فُلَانٍ رِيحَ شَرَابٍ فَزَعَمَ أَنَّهُ شَرَابُ

الطَّلَاءِ وَأَنَا سَائِلٌ عَمَّا شَرِبَ لِيَأْنِ تَمَّانٌ مُسْكِرًا

جَلَدْتُهُ فَجَلَدَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْحَدَّثَ تَامًا.

۵۷۱۳: حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے

کہ (قبیلہ) ثقیف کے لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

سامنے شراب رکھی۔ انہوں نے شراب منگائی جس وقت اُس کو منہ

سے لگایا تو نہ لگا پھر پانی منگا کر اُس کی تیزی توڑ دی اور کہا: اس طریقہ

سے کرو۔

۵۷۱۴: حضرت عقبہ بن فرقد جیسی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی

اللہ تعالیٰ عنہ جو نبیذ پیتے تھے وہ سرک ہوتا تھا۔ امام نسائی ہسبہ نے

فرمایا: اس کی صحت پہ یہ روایت دلالت کرتی ہے۔

۵۷۱۵: حضرت سائب بن یزید سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کے پاس آئے اور

فرمایا: میں نے فلاں شخص کے منہ سے شراب کی بدبو محسوس کی ہے

وہ عبد اللہ تھے (اُن کے لڑکے) پھر ان سے کہا: یہ طلاء شراب ہے

لیکن تحقیق کروں گا اُس نے کیا پیا ہے؟ اگر نشہ لانے والی شراب

ہوئی تو میں اُس کو حد لگاؤں گا۔ پھر حضرت عمر جیسی نے اُس کو پوری حد

لگائی۔

شرابی پر حد:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں جس شخص کے منہ میں شراب کی بو پانے کا تذکرہ ہے وہ شخص عبد اللہ جیسی تھے یعنی عمر جیسی

کے اپنے لڑکے اور جس شراب کا تذکرہ فرمایا گیا ہے اُس سے مراد طلاء ہے جو کہ پکتے پکتے گاڑھا ہو جاتا ہے۔ مذکورہ بالا حدیث

شریف سے معلوم ہوا کہ شراب کم ہو یا زیادہ وہ بہر حال حرام ہے اور اس کے پینے والے شخص پر حد لگائی جائے گی۔ مزید تفصیل کے

لیے شروعات حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

۲۵۲۵: بَابُ ذِكْرُ مَا أَعَدَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

لِشَارِبِ الْمُسْكِرِ مِنَ الدَّلِّ وَالْهُوَانِ وَالْيَمِّ

الْعَذَابِ

۵۷۱۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَزْبَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ جَيْشَانَ وَجَيْشَانَ مِنَ الْيَمَنِ قَدِمَ فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَابٍ يَشْرَبُونَهُ بِأَرْضِهِمْ مِنَ الدَّرَّةِ يُقَالُ لَهُ الْجِزْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْهُ هُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَهْدَ لِمَنْ شَرِبَ الْمُسْكِرَ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْغُبَالِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا طِينَةُ الْغُبَالِ قَالَ عَرَقَى أَهْلِي النَّارِ أَوْ قَالَ عَصَاةَ أَهْلِ النَّارِ-

۲۵۲۶: الْحَثُّ عَلَى تَرْكِ الشُّبُهَاتِ

۵۷۱۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدَةَ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ ابْنِ عَرُونَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْحَلَالَ بَيْنَ وَإِنَّ الْحَرَامَ بَيْنَ وَإِنَّ بَيْنَ ذَلِكَ أُمُورٌ مُشْتَبِهَاتٌ وَرُبَّمَا قَالَ وَإِنَّ بَيْنَ ذَلِكَ أُمُورًا مُشْتَبِهَةً وَسَأْضِرُّبُ فِي ذَلِكَ مَثَلًا إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَمَى حَمَى وَإِنَّ حَمَى اللَّهِ مَا حَرَّمَ وَإِنَّهُ مَنْ يَرَعَ حَوْلَ الْحَمَى يُوْشِكُ أَنْ يُخَالِطَ الْحَمَى وَرُبَّمَا قَالَ يُوْشِكُ أَنْ يَرْتَعَ وَإِنَّ مَنْ خَالَطَ الرَّبِيَّةَ يُوْشِكُ أَنْ يَجْسُرَ-

۵۷۱۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَيْدُ اللَّهِ

بَابُ: أَسْ ذَلِيلٌ كَرُوِيْعِي وَآلِي عَذَابِ كَابِيَانِ

جُو كَاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ نِي شِرَابِي كَالِي

تِيَار كَر كِهَآ هِي

۵۷۱۶: حضرت جابر رضي الله عنه سے روایت ہے کہ ایک آدمی (قبیلہ) حیثان کا حاضر ہوا اور حیثان (ملک) یمن کا ایک قبیلہ ہے۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا 'اُس شراب کے متعلق کہ جو اُس کے ملک میں لوگ پیتے ہیں اور وہ شراب جو اُس سے تیار ہوتی ہے اس کو حرام کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: جو شراب نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے اور اللہ عزوجل نے یہ بات مقرر فرمادی ہے کہ جو شخص نشہ پئے گا تو اُس کو اللہ تعالیٰ طینۃ الغُبَالِ پلائے گا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! طینۃ الغُبَالِ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: دو زخیوں کا پسینہ یا اُن کے جسم کی پیپ ہے۔

بَابُ: حَسْ شِي فِي شِبْهِ هُوَ أَسْ كُوْجْهُوْزُ وَيِنَا

۵۷۱۷: حضرت نعمان بن بشیر رضي الله عنه سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے اور ان دونوں کے درمیان بعض کام ایسے ہیں کہ جن میں شبہ ہو کہ وہ حلال ہیں یا حرام اور میں اس کی ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ اللہ عزوجل نے ایک بازہ مقرر فرمائی ہے اور اس کی بازہ حرام ہے تو جو شخص بازہ کے نزدیک اپنے جانوروں کو گھاس چرائے وہ کبھی بازہ کو بھی پار کر جائیں گے۔ اسی طرح جو شخص شبہ کے کام کرتا رہے وہ جرأت کرے گا اور حرام کا بھی مرتکب ہو جائے گا۔ اس لیے شبہ و شک کے کاموں سے باز رہنا چاہیے۔

۵۷۱۸: حضرت ابوالحوراء رضي الله عنها سے روایت ہے کہ سعدی نے حسن رضي الله عنه

بُنِ إِدْرِيسَ قَالَ أَبَانَا شُعْبَةُ عَنْ بَرِيدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ
عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ السَّعْدِيِّ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ
عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَا حَفِظْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْهُ دَعْوَةَ مَا
يُرِيئُكَ إِلَى مَا لَا يُرِيئُكَ۔

۲۵۲۷: بَابُ الْكَرَاهِيَةِ فِي بَيْعِ الزَّبِيبِ لِمَنْ

يَتَّخِذُهُ نَبِيذًا

۵۷۱۹: أَخْبَرَنَا الْجَارُودُ بْنُ مُعَاذٍ وَهُوَ بَاوَرُودِيُّ
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سُوَيْبَانَ مُحَمَّدُ بْنُ حَمِيدٍ عَنْ مُعَمَّرِ
عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَبِيعَ
الزَّبِيبَ لِمَنْ يَتَّخِذُهُ نَبِيذًا۔

۲۵۲۸: بَابُ الْكَرَاهِيَةِ فِي بَيْعِ الْعَصِيرِ

۵۷۲۰: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ
سُوَيْبَانَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ
لِسَعْدِ كُرُومٍ وَأَعْنَابٍ كَثِيرَةً وَكَانَ لَهُ فِيهَا أَمِينٌ
فَحَمَلَتْ عِنَبًا كَثِيرًا فَكَتَبَ إِلَيْهِ ابْنِي أَخَانٍ عَلَى
الْأَعْنَابِ الضُّعْفَةَ لِأَنَّ رَأَيْتُ أَنْ أَعْصُرَهُ عَصْرَتُهُ
فَكَتَبَ إِلَيْهِ سَعْدٌ إِذَا جَاءَ لَكَ كِتَابِي هَذَا فَاعْتَرِضْ
ضِعْفِي قَوْلَ اللَّهِ لَا اتَّيْمُكَ عَلَى شَيْءٍ بَعْدَهُ أَبَدًا
فَعَزَلَهُ عَنْ ضِعْفِي۔

نبیذ کیا ہے؟

سے دریافت کیا کہ تم نے کونسی بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر یاد
کی ہے؟ تو انہوں نے کہا: میں نے یہ بات یاد رکھی کہ آپ نے
فرمایا: جو چیز تم کو شک و شبہ میں ڈالے، اُس کو چھوڑ دو اور غیر مشکوک کو
اختیار کرو۔

باب: جو شخص شراب تیار کرے، اُس کے ہاتھ انگور

فروخت کرنا مکروہ ہے

۵۷۱۹: حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ جو کہ تابعین میں سے ہیں اُس شخص کو جو
شراب تیار کرتا ہوں انگور فروخت کرنا مکروہ سمجھتے تھے کیونکہ اس میں
گناہ پر مد ہے اور اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ”ایک دوسرے کی گناہ کی
بات پر اور ظلم پر مدونہ کرو۔“

باب: انگور کا شیرہ فروخت کرنا مکروہ ہے

۵۷۲۰: حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد
رضی اللہ عنہ کے باغ میں انگور بہت ہوتے تھے اور ان کی جانب سے باغ میں
ایک شخص داروغہ تھا۔ ایک مرتبہ بہت زیادہ انگور لگے تو داروغہ (باغ
کے نگران) نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ مجھ کو اندیشہ ہے انگور کے
ضائع ہونے کا تو اگر تم اجازت دو تو میں اُس کا شربت نکال لو۔
حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا: جس وقت میرا یہ خط تم کو پہنچے تو تم باغ
چھوڑ دو۔ اللہ کی قسم! میں آج سے کسی بات پر تمہارا اعتبار نہیں کروں
گا۔ پھر اس کو باغ سے معطل کر دیا۔

شریعت کی اصطلاح میں نبیذ یہ ہے کہ پانی میں کھجور، چھوڑے، کشمش وغیرہ کو اس قدر دیر تک بھگو یا جائے کہ جس سے
پانی رنگدار اور میٹھا ہو جائے تو جب تک اُس میں نشہ نہ پیدا ہو اُس کا استعمال جائز ہے اور جب نشہ پیدا ہو جائے اور وہ گاڑھی ہو
جائے تو اس کا استعمال جائز نہیں ہے۔ چاہے مقدار کم ہو یا زیادہ۔ جیسا کہ نبیائے میں ہے: ”النبیذ ما يعمل من الاشریة من
التمر والزبيب والعسل وغير ذلك“ (نہایہ ابن اثیر) (منقول از حاشیہ نسائی ص ۸۲۵ نظامی، کانپور)

۵۷۲۱: حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا: (انگور کا) شیرہ اُس کے ہاتھ فروخت کرو جو کہ طلا، تیار کرے لیکن شراب نہ تیار کرے۔

باب: کس قسم کا طلا، پینا درست ہے اور کونسی قسم کا

نا جائز؟

۵۷۲۲: سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بعض عاملین کو تحریر کیا: مسلمانوں کو وہ طلا، پینے دو جس کے دو حصہ جل گئے ہوں اور ایک حصہ بچ گیا ہو۔

۵۷۲۱: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هُرُونَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ بَعْدَ عَصِيرٍ مِمَّنْ يَتَّخِذُهُ طَلَاءٌ وَلَا يَتَّخِذُهُ عَمْرًا۔

۲۵۲۹: بَابُ ذِكْرِ مَا يَجُوزُ شُرْبُهُ مِنَ الطَّلَاءِ

وَمَا لَا يَجُوزُ

۵۷۲۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُورًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ بُنَاتَةَ عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى بَعْضِ عَمَلِهِ أَنْ ارْزُقِ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الطَّلَاءِ مَا ذَهَبَ ثَلَاثًا وَبَقِيَ ثَلَاثًا۔

طلاء کیا ہے؟

طلاء اُس شراب کو کہتے ہیں جس میں انگور کا شیرہ لے کر اس کو اس قدر پکاتے ہیں کہ اس کے دو حصے جل جاتے ہیں اور

اس کا ایک حصہ گاڑھا ہو جاتا ہے۔ اسی شراب کو طلاء کہا جاتا ہے۔ ”الطلاء، هو العصير العنبی الذي قد طبخ فذهب ثلثا وصائر غليظا مالم يسكر“ (حاشیہ نسائی ص: ۸۳۳ بحوالہ محمود جواہر المذنبۃ فی مناقب ابی حنیفہ بیروت مطبوعہ نظامی کان پور)

۵۷۲۳: حضرت عامر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کتاب (تحریر) پڑھی جو کہ انہوں نے حضرت ابو موسیٰ کو تحریر کی تھی (جس کا مضمون یہ تھا): ”حمد و صلوة کے بعد معلوم ہو کہ میرے پاس ایک قافلہ ملک شام سے آیا۔ اُس کے پاس ایک شراب تھی گاڑھی اور سیاہ رنگ کی۔ اُس کا رنگ ایسا تھا جیسے اونٹ و لگانے کا طلاء ہوتا ہے۔ میں نے اُن سے پوچھا: تم اس کو کتنا پکاتے ہو؟ انہوں نے کہا: دو حصہ تک دونوں ناپاک حصے اس کے جل گئے ایک شرارت کا اور دوسرا بد بو کا تو تم اپنے ملک کے باشندوں کو اس کے پینے کا حکم دو۔“

۵۷۲۳: حضرت عبد اللہ بن یزید غنظلی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا: بعد حمد و صلوة کے معلوم ہو کہ شراب کو پکانا اس قدر

۵۷۲۳: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي مِجَلَزٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ قَرَأْتُ كِتَابَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِلَى أَبِي مُوسَى أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهَا قَدِمَتْ عَلَيَّ عِثْرًا مِنَ الشَّامِ تَحْمِيلُ شَرَابًا غَلِيظًا أَسْوَدَ كَطَّلَاءِ الْإِبِلِ وَإِنِّي سَأَلْتُهُمْ عَلَى كَمْ يَطْبُخُونَهُ فَأَجْرَبُونِي أَنَّهُمْ يَطْبُخُونَهُ عَلَى الثَّلَاثِينَ ذَهَبَ ثَلَاثًا الْأَخْبَتَانِ ثَلَاثَ بِيَمِيهِ وَ ثَلَاثَ بِيَمِيهِ فَمُرَّ مَنْ قَبْلَكَ بِشَرْبُونَهُ۔

۵۷۲۳: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ

ہے کہ اُس میں سے شیطان کے دو حصے چلے جائیں اس لیے کہ دو حصے اُس کے ہیں اور ایک حصہ تمہارا ہے۔

۵۷۲۵: حضرت شعبی سے روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالبؓ کو طلاء پلایا کرتے تھے اور وہ اس قدر گاڑھی ہوتی تھی کہ اگر اس میں کبھی پڑ جاتی تو پھر (دوبارہ) نہیں نکل سکتی تھی۔

۵۷۲۶: حضرت داؤد سے روایت ہے کہ میں نے سعید سے دریافت کیا کہ حضرت عمرؓ نے کیسی شراب کو حلال کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جو دو حصہ جلای جائے اور ایک حصہ باقی رہ جائے۔

۵۷۲۷: حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ شراب پیا کرتے تھے جس کے دو حصے جل جائیں اور ایک حصہ باقی رہ جائے۔

۵۷۲۸: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ طلاء نامی شراب پیا کرتے تھے کہ جس کے دو حصے جل جاتے تھے اور ایک حصہ (باقی) رہ جاتا۔

۵۷۲۹: حضرت سعید بن مسیبؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی شخص نے دریافت کیا کہ جس شراب میں سے آوا حصہ جل جائے اُس کا پینا درست ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی نہیں! جس وقت تک کہ اس کے دو حصے نہ جل جائیں اور ایک حصہ بچ جائے۔

۵۷۳۰: حضرت سعید بن مسیبؓ نے فرمایا: جس وقت جل کر تیسرا حصہ باقی رہ جائے تو اُس کو پی لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

الْخَطِيمِيُّ قَالَ كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَّا بَعْدُ فَاطْبُخُوا شَرَابَكُمْ حَتَّى يَذْهَبَ مِنْهُ نَصِيبُ الشَّيْطَانِ فَإِنَّ لَهُ اثْنَيْنِ وَلَكُمْ وَاحِدًا۔

۵۷۲۵: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَانَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَرْزُقُ النَّاسَ الطَّلَاءَ يَقَعُ فِيهِ الذُّبَابُ وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَخْرُجَ مِنْهُ۔

۵۷۲۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدًا مَا الشَّرَابُ الَّذِي أَحَلَّهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ الَّذِي يُطْبَخُ حَتَّى يَذْهَبَ ثُلُثَاهُ وَيَبْقَى ثُلُثُهُ۔

۵۷۲۷: أَخْبَرَنَا زَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ دَاوُدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ كَانَ يَشْرَبُ مَا ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَيَبْقَى ثُلُثُهُ۔

۵۷۲۸: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هُثَيْبٍ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّهُ كَانَ يَشْرَبُ مِنَ الطَّلَاءِ مَا ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَيَبْقَى ثُلُثُهُ۔

۵۷۲۹: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَسَأَلَهُ أَغْرَابِيُّ عَنْ شَرَابٍ يُطْبَخُ عَلَى النِّصْفِ فَقَالَ لَا حَتَّى يَذْهَبَ ثُلُثَاهُ وَيَبْقَى الثُّلُثُ۔

۵۷۳۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مَعْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ إِذَا طَبَخَ الطَّلَاءُ عَلَى الثُّلُثِ فَلَا يَأْسُ

۴۰

۵۷۳۱: حضرت ابو جہا نے فرمایا: میں نے حسن سے دریافت کیا کہ وہ طلائی پی لیا جائے کہ جس کا نصف حصہ جلا ہوا ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ (یعنی حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے طلائی پینے سے منع فرمایا)۔

۵۷۳۲: حضرت بشیر بن مہاجر سے روایت ہے۔ میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا وہ طلائی پی جائے کہ جس کا آدھا حصہ جلا ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں۔

۵۷۳۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نوح علیہ السلام اور شیطان کا انگور کے درخت کے بارے میں جھگڑا ہوا۔ وہ (شیطان) کہنے لگا: یہ میرا ہے یہ میرا ہے۔ آخر کار اس بات پر صلح ہوئی کہ شیطان کے دو حصے ہیں اور ایک حصہ نوح علیہ السلام کا ہے۔

۵۷۳۴: حضرت عبدالملک بن طفیل سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا: تم لوگ طلائی نہ پیو۔ جس وقت تک کہ اس کے دو حصے نہ جل جائیں اور ایک حصہ باقی رہ جائے اور ہر ایک نشہ لانے والی شے حرام ہے۔

۵۷۳۵: حضرت مکحول نے فرمایا: ہر ایک نشہ پیدا کرنے والی شراب حرام ہے۔

۵۷۳۱: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ قَالَ سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنِ الطَّلَاءِ الْمُصْفَى فَقَالَ لَا تَشْرَبُهُ

۵۷۳۲: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ بَشِيرِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَمَّا يُطْبَخُ مِنَ الْعَصِيرِ قَالَ مَا تَطْبَخُهُ حَتَّى يَذْهَبَ الثَّلَثَانِ وَيَبْقَى الثُّلُثُ۔

۵۷۳۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ نُوْحًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارَعَهُ الشَّيْطَانُ فِي عَوْدِ الْكُرْمِ فَقَالَ هَذَا لِي وَقَالَ هَذَا لِي فَأَصْطَلَحَا عَلَى أَنْ لِنُوْحٍ ثَلَاثَةٌ وَلِلشَّيْطَانِ ثَلَاثَةٌ۔

۵۷۳۴: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ طَفِيلِ الْجَزْرِيِّ قَالَ كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنْ لَا تَشْرَبُوا مِنَ الطَّلَاءِ حَتَّى يَذْهَبَ ثَلَاثَةٌ وَيَبْقَى ثَلَاثَةٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۷۳۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۲۵۳۰: بَابُ مَا يَجُوزُ شُرْبُهُ مِنَ الْعَصِيرِ

وَمَا لَا يَجُوزُ

۵۷۳۶: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي يَعْقُوبَ السَّلْمِيِّ عَنْ أَبِي ثَابِتِ التَّمَلِيّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَاءَهُ رَجُلٌ لَسَأَلَهُ عَنِ الْعَصِيرِ فَقَالَ أَشْرَبُهُ مَا كَانَ طَرِيًّا قَالَ إِنِّي طَبَخْتُ شَرَابًا

باب: کونسی طلائی پینا درست ہے اور

کونسی نہیں؟

۵۷۳۶: حضرت ابوثابت تملمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اسی دوران ایک شخص حاضر ہوا اور وہ شخص شیرے سے متعلق دریافت کرنے لگا۔ انہوں نے فرمایا: جس وقت تک وہ تازہ ہو تم اس کو پی لو۔ اس پر اس شخص نے

کہا: میں نے شراب کو پکایا ہے لیکن میرے دل میں اندیشہ ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اس کو پکانے سے قبل پی سکتے تھے۔ اُس شخص نے عرض کیا: جی نہیں۔ اس پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر آگ تو اُس شے کو حلال نہیں کر سکتی جو شے حرام ہے۔

طلاء کی حرمت:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ طلاء نامی شراب بھی حرام ہے اور جو لوگ اُس کو جائز کہتے ہیں اُن کی رائے غلط ہے اور آگ میں پک جانے کی وجہ سے اس میں حلت پیدا نہیں ہوتی۔ جو شے حرام ہے وہ حرام ہی رہے گی۔

۵۷۳۷: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قِرَاءَةً أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ وَاللَّهِ مَا تُحِلُّ النَّارُ شَيْئًا وَلَا تُحَرِّمُهُ قَالَ ثُمَّ فَسَّرَ لِي قَوْلَهُ لَا تُحِلُّ شَيْئًا لِقَوْلِهِمْ فِي الطَّلَاءِ وَلَا تُحَرِّمُهُ۔

۵۷۳۷: حضرت عطاء سے روایت ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا۔ وہ فرماتے تھے: اللہ کی قسم! آگ کسی شے کو حلال نہیں کر سکتی اور نہ وہ کسی شے کو حرام کر سکتی ہے۔ اس کے بعد انہوں نے حلال نہ کر سکنے کی تشریح بیان فرمائی کہ لوگ کہتے ہیں طلاء حلال ہے حالانکہ وہ حرام تھا اس کو پکانے سے قبل پھر اُس کو آگ حلال نہ کر سکے گی۔

فقہاء بیسبب کا تدبیر: فقہاء نے یہاں سے ایک بڑا باریک مسئلہ اخذ کیا ہے وہ یہ کہ لوگوں نے نشے وغیرہ کی چیزوں کو مختلف قسم کی دوائیوں بنا کر (یا نام دے کر) ان کو نشے کی تسکین کی خاطر استعمال کرنے کی کوشش کی تو (مقاوی دار العہود، یوہند) میں اس بابت فتویٰ ہے کہ ایسی دوائی جو محض طاقت وغیرہ کے لئے ہو اور اس کی کوئی افادیت نہ ہو اگر وہ نشہ پیدا کرتی ہو (یا اس میں نشے کے اجزاء پائے جائیں) تو ان کا پینا حرام ہے۔

۵۷۳۸: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ حَبِوَةَ بِنِ شُرَيْحٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُقْبَةُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اشْرَبِ الْعَصِيرَ مَا لَمْ يَرُبِدْ۔

۵۷۳۸: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شیرہ پو جس وقت تک اس میں جھاگ نہ پیدا ہو۔

۵۷۳۹: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَائِدٍ الْأَسَدِيِّ قَالَ سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْعَصِيرِ قَالَ اشْرَبْهُ حَتَّى يَغْلِي مَا لَمْ يَتَغَيَّرْ۔

۵۷۳۹: حضرت ہشام بن عائذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابراہیم سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم اس کو اس وقت تک پی لو جس وقت تک وہ نہ بگڑے (یعنی شدت و تیزی پیدا نہ ہو)۔

۵۷۴۰: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ عَطَاءٍ فِي الْعَصِيرِ قَالَ اشْرَبْهُ حَتَّى يَغْلِي۔

۵۷۴۰: حضرت عطاء نے بیان فرمایا کہ جس وقت تک اُس میں جھاگ نہ پیدا ہو جائے۔

۵۷۴۱: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ حَمَّادِ

۵۷۴۱: حضرت حماد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم شیرہ تین روز تک پو لیکن

ابن سلمة عن داود عن الشعبي قال أشربته ثلاثة أيام إلا أن يغلي۔
جس وقت اس میں جوش (شدت) آنے لگ جائے تو اس کو نہ پئے۔

۲۵۳۱: باب ذكرو ما يجوز شربه من الألبدة وما لا يجوز

باب: حلال نبیذ اور حرام
نبیذ کا بیان

۵۷۴۲: حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم لوگ انگور والے ہیں اور اللہ عزوجل نے شراب کو حرام قرار دیا ہے۔ پھر ہم لوگ کیا کریں؟ آپ نے فرمایا: تم لوگ صبح کے وقت ان کو بھگوؤ اور شام کے وقت اس کو پی لو اور شام کو بھگوؤ تو صبح کو پی لو۔ میں نے عرض کیا: کیا ہم لوگ اہل کورہنے نہ دیں یہاں تک کہ تیزی ہو جائے؟ آپ نے فرمایا: تم اس کو گھڑوں میں نہ رکھو (بلکہ) مشکوں میں رکھو اور وہ دیر تک رہے گا تو وہ سرکہ ہو جائے گا۔

۵۷۴۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ أَبِي فَيْرُوزٍ قَالَ لَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أَصْحَابُ حَرَمٍ وَ لَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ تَحْرِيمَ الْخَمْرِ فَمَاذَا نَصْنَعُ قَالَ تَصْبِدُونَهُ زَبِيحًا قُلْتُ فَصْنَعُ بِالزَّبِيحِ مَاذَا قَالَ تَنْقَعُونَهُ عَلَى عَدَائِكُمْ وَ تَشْرَبُونَهُ عَلَى عَشَائِكُمْ وَ تَنْقَعُونَهُ عَلَى عَشَائِكُمْ وَ تَشْرَبُونَهُ عَلَى عَدَائِكُمْ قُلْتُ أَفَلَا نُؤْتِرُهُ حَتَّى يَشْتَدَّ قَالَ لَا تَجْعَلُونَهُ فِي الْقَلْبِ وَ اجْعَلُونَهُ فِي السِّنَانِ فَإِنَّهُ إِنْ تَأَخَّرَ صَارَ خَلًّا۔

۵۷۴۳: حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہماری انگوروں کی بلیں ہیں ہم ان کا کیا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی کشمش بنا لو۔ ہم نے کہا: ہم اس کشمش کا کیا کریں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی صبح کو نبیذ بناؤ اور شام کو پی لو اور شام کو بناؤ اور صبح پی لو اور اس کی نبیذ مشکوں میں رکھو گھڑوں میں نہ رکھو کیونکہ ان میں دیر تک رہے گی تو سرکہ بن جائے گی۔

۵۷۴۳: أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو عَمْرِو بْنِ النَّعَّاسِ عَنْ ضَمْرَةَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَنَا أَعْنَابًا فَمَاذَا نَصْنَعُ بِهَا قَالَ زَبِيحًا قُلْنَا فَمَا نَصْنَعُ بِالزَّبِيحِ قَالَ يَغِيئُ الْبِدْوَةَ عَلَى عَدَائِكُمْ وَ اشْرَبُونَهُ عَلَى عَشَائِكُمْ وَ ابْدُونَهُ عَلَى عَشَائِكُمْ وَ اشْرَبُونَهُ عَلَى عَدَائِكُمْ وَ ابْدُونَهُ فِي السِّنَانِ وَلَا تَبْدُونَهُ فِي الْقَلْبِ فَإِنَّهُ إِنْ تَأَخَّرَ صَارَ خَلًّا۔

۵۷۴۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نبیذ بھگویا جاتا تھا۔ آپ اس کو نوش فرماتے۔ دوسرے دن اور تیسرے دن تک پھر تیسرے دن شام کو اگر کچھ بچ جاتا تو اس کو بہا

۵۷۴۴: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْحَرَابِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُطِيعٌ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ يُبَدُّ

لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَشْرَبُهُ مِنْ
الْعَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْعَدِ فَإِذَا كَانَ مَسَاءً الثَّالِثَةَ فَإِنْ بَقِيَ
فِي الْإِنَاءِ شَيْءٌ لَمْ يَشْرَبُوهُ أَهْرَاقَهُ۔

۵۷۳۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے لئے انگور بھگوئے جاتے پھر آپ اس کو اُس دن پیتے اور دوسرے
اور تیسرے روز تک پیتے رہتے۔

۵۷۳۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ أَدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ
يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الْبُهْرَائِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ كَانَ يَنْقَعُ لَهُ الزَّبِيبُ فَيَشْرَبُهُ يَوْمَهُ وَالْعَدِ وَ
بَعْدَهُ لَعْدِ۔

۵۷۳۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے لئے رات میں سوکھے ہوئے انگور بھگوئے جاتے تھے۔ پھر آپ
اُس کو ایک مشک میں بھرتے اور صبح کے وقت تمام دن نوش فرماتے پھر
دوسرے روز پیتے پھر تیسرے روز پیتے۔ جس وقت تیسرے دن ختم ہوتا تو
آپ دوسرے لوگوں کو پلاتے پھر صبح کو اگر کچھ بچ جاتا تو اُس کو (پوتے
روز) بہا دیتے۔

۵۷۳۶: أَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنِ ابْنِ
لُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْبِذُ لَهُ نَبِيذَ
الزَّبِيبِ مِنَ اللَّيْلِ لِيَجْعَلَهُ فِي سِقَاءٍ فَيَشْرَبُهُ يَوْمَهُ
ذَلِكَ وَالْعَدِ وَبَعْدَ الْعَدِ فَإِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ الثَّالِثَةِ
سِقَاءَهُ أَوْ شَرِبَهُ فَإِنْ أَصْبَحَ مِنْهُ شَيْءٌ أَهْرَاقَهُ۔

اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک عمل:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رات کو سوکھے ہوئے انگور بھگو دیئے جاتے اور اچھے خاصے پانی میں بھگوئے جاتے تھے۔ اس کو
آگ پر نہیں رکھا جاتا تھا بلکہ مشک میں بھر لیتے اور تمام دن اس پانی کا استعمال جاری رہتا گویا کہ جیسے مینھا پانی ہوتا ہے دوسرے اور
تیسرے روز بھی پیتے رہتے اور جو تھے دن اگر بچ جاتا تو اسے ضائع کر دیا جاتا نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نوش فرماتے تھے اور نہ صحابہ کرام صلی اللہ علیہم
کو اس کی اجازت مرحمت فرماتے۔

مطلب یہ ہے کہ جو تھے دن صبح ہی کے وقت اسے بہا دیا جاتا تھا چونکہ زیادہ دیر رکھنے سے اس میں شدت آنے کا اندیشہ
ہوتا تھا گویا کہ نمیدانمید نہیں رہتا اگر اس میں تیزی اور شدت آنے لگ جائے کیوں کہ نشہ کا اندیشہ ہو سکتا ہے اس لئے تین دن
استعمال کے بعد اسے ضائع کر دیا جاتا تھا اور اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو دین الہی کے بہت بڑے امین ہیں وہ تو جس چیز میں تھوڑا بھی
شبہ ہوتا اس سے پرہیز کرتے تھے اور یہ معاملہ تو پھر نازک تھا کہ نمیدانمید میں شراب کی تیزی آنا شروع ہو جائے۔

حاصل کلام ☆ میرے تمام مسلمان بھائی مذکورہ بالا حدیث سے خوب سبق حاصل کر سکتے ہیں کہ شراب نوشی کا معاملہ کس
قدر ناپسندیدہ ہے اور کتنا زیادہ قابل نفرت و حقارت ہے وہ لوگ جو مسلمان کہلاتے ہیں اور شراب بھی گن گن پیتے ہیں تجدید
ایمان کر کے (تَوْبَةٌ نَصُوحًا) کریں، سچی توبہ و رکنہ ممکن ہے کہ شاید انہیں موت بھی ایمان پر نصیب نہ ہو اور وقت موت سے ہی
عذاب شروع ہوگا اور تاقیامت قبر میں جاری رہے گا اور پھر یوم حشر میں تو جو ہوگا وہ کون بیان کر سکتا ہے اہل اسلام آج ہی سے اس
عمل خبیث سے توبہ کریں اور اعمال صالحہ کی طرف ہمہ تن مصروف ہو جائیں۔ (جامی)

۵۷۴۷: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ان کے لئے مشک میں صبح کو انگور بھگوئے جاتے۔ وہ رات کے وقت اس کو پی لیتے اور شام کو انگور بھگوئے جاتے وہ صبح کو پیتے اور مشکوں کو دھویا کرتے اور اس میں وہ تلخ نہیں ملا تے تھے۔ حضرت نافع بن سید نے بیان فرمایا کہ ہم نے وہ نبید پیا ہے وہ نبید شہد جیسا ہوتا ہے۔

۵۷۴۸: حضرت بسام بن جعفرؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر سے دریافت کیا نبید کے متعلق تو انہوں نے فرمایا: حضرت علی بن حسین کے لیے رات میں نبید بھگویا جاتا۔ وہ صبح کو اس کو پیتے اور صبح کو بھگویا جاتا تو شام کو اس کو پی لیتے۔

۵۷۴۹: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سفیان سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا: شام کو (نبید) بھگوؤ اور صبح کو پی لو۔

۵۷۵۰: حضرت ابو عثمان سے روایت ہے کہ حضرت ام فضلؓ نے حضرت انس بن مالکؓ سے دریافت کیا گھڑے (میں ہانکی گئی نبید) کے متعلق تو انہوں نے حدیث بیان فرمائی اپنے لڑکے نظر سے کہ وہ ایک منگے میں نبید بھگویا کرتے تھے۔ صبح کے وقت اور پھر اس کو شام کے وقت پیا کرتے۔

۵۷۵۱: حضرت سعید بن مسیبؓ سے روایت ہے کہ وہ نبید میں تلخ ملائے کو مکر وہ خیال کرتے تھے جبکہ تازہ نبید میں ملائی جائے اس کو تیز کرنے کیلئے۔

۵۷۵۲: حضرت سعید بن مسیبؓ نے فرمایا: نبید میں تلخ ملائے سے وہ خمر (یعنی شراب) بن جاتی ہے۔

۵۷۵۳: حضرت سعید بن مسیبؓ نے فرمایا: خمر کو اس وجہ سے خمر کہا جاتا ہے کہ وہ چھوڑ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ صاف صاف تمام ہو جاتا ہے اور نیچے کی تلخ باقی رہ جاتی ہے اور وہ ہر ایک قسم کی نبید کو مکر وہ خیال فرماتے جس میں تلخ شامل کی جائے۔

۵۷۴۷: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُبْنِدُ لَهُ فِي سِقَاؤِ الزَّبِيبِ غَدُوَّةً فَيَشْرَبُهَا مِنَ اللَّيْلِ وَيُبْنِدُ لَهُ عَشِيَّةً فَيَشْرَبُهَا غَدُوَّةً وَكَانَ يَغْمِلُ الْأَسْقِيَةَ وَلَا يَجْعَلُ فِيهَا دُرْدِيًّا وَلَا شَيْئًا قَالَ نَافِعٌ لَكُنَّا نَشْرَبُهَا بِمَلِّ الْعَسَلِ۔

۵۷۴۸: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ بَسَامِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَنِ النَّبِيدِ قَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ يُبْنِدُ لَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَشْرَبُهَا غَدُوَّةً وَيُبْنِدُ لَهُ غَدُوَّةً فَيَشْرَبُهَا مِنَ اللَّيْلِ۔

۵۷۴۹: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ سَأَلَ عَنِ النَّبِيدِ قَالَ انْبَدُ قَالَ انْبَدُ عَشِيًّا وَاشْرَبَهُ غَدُوَّةً۔

۵۷۵۰: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي عُمَرَ وَآلِهِ بِالنَّهْدِيِّ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ أَرْسَلَتْ إِلَى آتِسِ بْنِ مَالِكٍ تَسْأَلُهُ عَنْ نَبِيدِ الْخَمْرِ فَحَدَّثَهَا عَنِ النَّضْرِ أَنَّهُ كَانَ يُبْنِدُ فِي جَمْرٍ يُبْنِدُ غَدُوَّةً وَيَشْرَبُهَا عَشِيَّةً۔

۵۷۵۱: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَجْعَلَ نَطْلَ النَّبِيدِ فِي النَّبِيدِ لِشِدَّةِ النَّطْلِ۔

۵۷۵۲: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ أَنَّهُ قَالَ لِي النَّبِيدُ خَمْرٌ دُرْدِيَّةٌ۔

۵۸۵۳: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ إِنَّمَا سَمِعْتُ الْخَمْرَ لِأَنَّهَا تَرُكَّتْ حَتَّى مَضَى صَفْوُهَا وَبَقِيَ كَدْرُهَا وَكَانَ يَكْرَهُ كُلَّ شَيْءٍ يُبْنَدُ عَلَى عَكْرِ۔

۲۵۲۳: باب ذِکْرُ الْإِخْتِلَافِ عَلَى إِبْرَاهِيمَ

فِي النَّبِيذِ

۵۷۵۳: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ فَضْلِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ مَنْ شَرِبَ شَرَابًا فَسَكِرَ مِنْهُ لَمْ يَصْلُحْ لَهُ أَنْ يَعُودَ لِيهِ.

۵۷۵۵: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ أَبِي مَعْكُرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَا بَأْسَ بِنَبِيذِ الْبُهْتَجِ.

۵۷۵۶: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ أَبِي مَسْكِينٍ قَالَ سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ قُلْتُ إِنَّا نَأْخُذُ دُرُودِي الْخَمْرِ أَوْ الْبَلَاءِ فَتَسْبِطُهُ ثُمَّ نَنْقَعُ فِيهِ الزَّبِيبَ فَلَائِمًا ثُمَّ نَضْفِيهِ ثُمَّ نَدَعُهُ حَتَّى يَبْلُغَ لِنَشْرَبُهُ قَالَ يَكْرَهُ.

باب: نبیذ سے متعلق ابراہیم پر روایات

کا اختلاف

۵۷۵۳: حضرت ابراہیم نے فرمایا: لوگ اس طرح سے خیال کرتے تھے کہ جو شخص کسی قسم کی شراب پئے پھر وہ اس شراب کے نشہ سے جھوٹے لگ جائے تو اس کو دوسری مرتبہ نہ پئے۔

۵۷۵۵: حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبیذ یعنی شیرہ پینے میں کسی قسم کا حرج نہیں۔

۵۷۵۶: حضرت ابو مسکین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابراہیم سے دریافت کیا کہ ہم لوگ شراب یا بلاء کا تھمت پی لیتے ہیں۔ پھر ہم لوگ اس کو صاف کر کے تین دن انگوڑ کو اس میں بھگوئے رکھتے ہیں۔ پھر تین دن کے بعد اس کو صاف کر کے رہنے دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ اپنی حد کو پہنچ جائے (یعنی اس میں شدت اور تیزی پیدا ہو جائے)۔ حضرت ابراہیم نے فرمایا: یہ مکروہ ہے۔

نبیذ کے استعمال سے متعلق:

نبیذ کے بارے میں حکم یہی ہے کہ جب تک اس میں شدت اور تیزی نہ پیدا ہو اس کا استعمال درست ہے لیکن تیزی اور شدت پیدا ہونے کے بعد اس کا استعمال جائز نہیں۔ حضرت ابراہیم نے اسی کو مکروہ فرمایا ہے۔

۵۷۵۷: أَخْبَرَنَا اسْتِطِقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ أَبِي شُرْمَةَ قَالَ رَحِمَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ شَدَّدَ النَّاسُ فِي النَّبِيذِ وَرَخَّصَ لِيهِ.

۵۷۵۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ يَقُولُ مَا وَجَدْتُ الرُّخْصَةَ فِي الْمُسْكِرِ عَنْ أَحَدٍ صَحِيحًا إِلَّا عَنْ إِبْرَاهِيمَ.

۵۷۵۷: حضرت ابن شرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ ابراہیم پر رحم فرمائے۔ لوگ نبیذ کے بارے میں شدت سے کام لیتے تھے اور وہ اجازت دے دیتے تھے۔

۵۷۵۸: حضرت ابواسامہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مبارک سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے کسی شخص کو نشہ میں جھوم جانے والی شراب کی اجازت دیتے ہوئے نہیں سنا صحت کے ساتھ لیکن ابراہیم سے سنا۔

حضرت ابراہیم (تابعی رضی اللہ عنہ) کا قول:

واضح رہے کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ تابعین میں سے ہیں اور وہ حضرت حماد رضی اللہ عنہ کے اساتذہ میں سے ہیں اور حضرت حماد رضی اللہ عنہ حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے اساتذہ کرام میں سے ہیں۔

۵۷۵۹: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَسَامَةَ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَطْلَبَ لِلْعِلْمِ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الشَّامَاتِ وَمِصْرَ وَالْيَمَنَ وَالْحِجَازَ۔
۵۷۵۹: حضرت ابو اسامہ نے فرمایا: میں نے کسی شخص کو حضرت عبد اللہ بن مبارک سے زیادہ علم کا طلبگار نہیں دیکھا۔ ملک شام، مصر اور عرب میں۔

باب ۲۵۳۳: ذِكْرُ الْأَشْرِبَةِ الْمُبَاحَةِ

باب: کون سے مشروبات (پینا) درست ہے؟
۵۷۶۰: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک نگرہ کا پیالہ تھا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر ایک قسم کا مشروب پلایا ہے۔ پانی، شہد، دودھ اور نبید۔

۵۷۶۰: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ خَلَقْنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ خَلَقْنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانُوا لَمْ يَسْلَمُوا قَدْ دَخَلَ مِنْ عِدَانٍ فَكَلَّتْ مَقَبَتُ فِيهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كُلَّ الشَّرَابِ الْمَاءِ وَالْعَسَلِ وَاللَّبَنِ وَالنَّبِيدِ۔

۵۷۶۱: حضرت عبدالرحمن بن ابزئی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے نبید کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم پانی پی لو، شہد پی لو اور دودھ پی لو جس سے تم نے پرورش پائی ہے۔ میں نے ان سے پھر دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم شراب چاہتے ہو کہ میں تمہیں اس کی اجازت دے دوں؟

۵۷۶۱: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهْبَلٍ عَنْ ذَرِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابِزَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبِي بَنِي كَعْبٍ عَنِ النَّبِيدِ فَقَالَ أَشْرَبَ الْمَاءَ وَأَشْرَبَ الْعَسَلَ وَأَشْرَبَ السُّوَيْقَ وَأَشْرَبَ اللَّبَنَ الَّذِي نَجَعَتْ بِهِ لَعَاوِدَتُهُ فَقَالَ الْخَمْرُ تُرِيدُ الْخَمْرَ تُرِيدُ۔

۵۷۶۲: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے شراب نکال لی اور نہ معلوم انہوں نے کیا کیا؟ لیکن میری شراب تو بیس یا چالیس سال سے کچھ نہیں ہے۔ علاوہ پانی اور ستو کے اور انہوں نے (روایت میں) نبید کا تذکرہ نہیں فرمایا۔

۵۷۶۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِلْيَةَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ أَحَدَّثَ النَّاسُ أَشْرِبَةَ مَا أَدْرِي مَا هِيَ لِمَالِي شَرَابٌ مُنْذُ عَشْرِينَ سَنَةً أَوْ قَالَ أَرْبَعِينَ سَنَةً إِلَّا الْمَاءَ وَالسُّوَيْقَ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ النَّبِيدَ۔

۵۷۶۳: حضرت عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ لوگوں نے شراب نکال لی، نہ معلوم انہوں نے کیا کیا لیکن میری شراب تو بیس سال سے یہی ہے: پانی، دودھ اور شہد۔

۵۷۶۳: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَبْرِينَ عَنْ عُبَيْدَةَ قَالَ أَحَدَّثَ النَّاسُ أَشْرِبَةَ مَا أَدْرِي مَا هِيَ وَمَالِي شَرَابٌ مُنْذُ عَشْرِينَ سَنَةً إِلَّا الْمَاءَ وَاللَّبَنَ وَالْعَسَلَ۔

۵۷۶۳: أَخْبَرَنَا اسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ أَبِي شُرَيْمَةَ قَالَ قَالَ طَلْحَةُ لِأَهْلِ الْكُوفَةِ لِي النَّبِيذُ لِحَنَةً يَرَبُّونَ فِيهَا الصَّيْبُ وَيَهْرَمُ فِيهَا الْكَبِيرُ قَالَ وَكَانَ إِذَا كَانَ فِيهِمْ عُرْسٌ كَانَ طَلْحَةُ وَ زَيْنَةُ يَسْقِيَانِ اللَّبْنَ وَالْعَسَلَ فَبَقِلَ لِبَطْنِهِ إِلَّا تَسْقِيهِمُ النَّبِيذَ قَالَ إِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسْكُرَ مُسْلِمٌ فِي مَسْبِيٍّ۔

۵۷۶۴: حضرت ابن شبرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اہل کوفہ نبیز کے سلسلہ میں ایک قندہ میں ہتلا ہو گئے جس میں چھوٹا شخص بڑا ہو گیا اور بڑا آدمی اب بوڑھا بن گیا اور ابن شبرمہ نے فرمایا: جس وقت کوئی شادی ہوتی تھی تو طلحہ اور زینر لوگوں کو دودھ اور شہد پلایا کرتے تھے۔ کسی نے طلحہ سے کہا: تم لوگوں کو نبیز کیوں نہیں پلاتے؟ تو انہوں نے فرمایا: مجھ کو یہ لگتا ہے کہ میری بچہ سے کسی مسلمان کو نشہ ہو۔

اہل کوفہ کے لیے ایک قندہ: حاصل حدیث یہ ہے کہ کوفہ کے لوگ نبیز کے استعمال کی وجہ سے عظیم قندہ میں پڑ گئے ہیں اور ہر خاص و عام نبیز استعمال کرنے لگا ہے اور حدیث شریف کے الفاظ چھوٹے کے بڑا ہونے اور بڑے آدمی کے بوڑھا ہو جانے کا مطلب یہی ہے۔ کہ عام طور پر جوان اور بوڑھا سب ہی اس قندہ میں ہتلا ہو گئے ہیں لیکن واضح رہے کہ حدیث بالا کے راوی حضرت شبرمہ رضی اللہ عنہ کے عظیم فقہاء رضی اللہ عنہم میں سے ہیں۔ فقہ کی تاریخ سے متعلق کتب میں ان کے تفصیلی حالات معلوم کیے جاسکتے ہیں۔

۵۷۶۵: أَخْبَرَنَا اسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ قَالَ كَانَ أَبُو شُرَيْمَةَ لَا يَشْرَبُ إِلَّا الْمَاءَ وَاللَّبْنَ۔

۴۷۶۵: جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن شبرمہ رضی اللہ عنہ نبیز نہیں پیتے تھے (بوجہ تقویٰ) بلکہ پانی اور شہد کے علاوہ کچھ نہیں پیتے تھے۔

حضرت ابن شبرمہ رضی اللہ عنہ کا کامل درجہ کا تقویٰ:

مذکورہ بالا روایت میں حضرت ابن شبرمہ رضی اللہ عنہ جو کہ کوفہ کے عظیم فقہاء کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں ان کے تقویٰ کا تذکرہ ہے یعنی وہ کمال احتیاط اور غایت درجہ کے تقویٰ کی وجہ سے صرف دودھ اور پانی سے پیار کرتے تھے اور نبیز وغیرہ کے قریب بھی نہ جاتے تھے۔ واضح رہے کہ از روئے فتویٰ ایسی نبیز کہ جس میں شدت اور تیزی نہ پیدا ہوئی ہو چاہے وہ صرف کھجور کی ہو یا انگور کی ہو یا دونوں سے ملا کر تیار کی گئی ہو اس کا استعمال درست ہے بشرطیکہ نشہ کا احتمال نہ ہو۔ بہر حال اس کو شربت یا مشروب کے طور پر پی لینا درست ہے اور نبیز کے استعمال اور جواز اور صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رضی اللہ عنہم کے معمول کے مطابق حضرت امام نسائی رضی اللہ عنہ نے خاتمہ کتاب میں حاشیہ نسائی شریف پر متعدد روایات نقل فرمائی ہیں۔ جیسا کہ درج ذیل عبارت سے واضح ہے: عن الشعبي قال يا نعمان أشرب النبيذ و ان كان في تسفينه مقيرة ذكره العلامة الامام الهمام شيخ والسلام السيد مرتضى حسيني حاشية نسائي شريف ص: ۸۳۷ مطبوعہ نظامی کراچی

بجاء الله بفضله "سنن نسائی شریف" مترجم کا ترجمہ مکمل ہوا مورخہ ۱۶ ذی الحجہ ۱۴۳۳ھ بمطابق ۱۸/ فروری ۲۰۱۲ء بروز جمعرات

آج مورخہ ۲۳/۳/۰۶ء کو بندہ عاجز (عبدالرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ) کتاب سنن نسائی شریف کی نظر ثانی سے فراغت حاصل کر پایا۔ اللہ عزوجل اسے عوام و خواص کے لئے نافع بنائے بندہ نے اس ایڈیشن میں ہر ممکن صحیح (ترجمہ) و شرح کا اہتمام کیا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو نافع عوام و خواص بنائے۔ حلقہ دیوبند میں تو اس کو پذیرائی حاصل ہو ہی چکی ہے لیکن میں اللہ عزوجل سے امید رکھتا ہوں کہ یہ تمام حلقوں میں پذیرائی حاصل کر پائے گی۔ ان شاء اللہ